جناب الحاج واحسن تفسیر

درین زمان فرخی اقتران بفضل خداوند قدیر نسخہ بے نظیر کتاب لپذیر یعنی حصہ اول



بحسن اہتمام نامی نام حامی اسلام جامع المحامد والمناقب جناب منشی حاجی تیغ بہادر صاحب

در مطبع آنر محمدی واقع لکھنؤ مطبوع شد

بجناب الحی و احسن تفسیر آگیا

درین زمان فرخی اقتران بفضل خداوند قدیر نسخهٔ بے نظیر کتاب دلپذیر یعنی حصہ اول



بحسن اہتمام نامی نام حامی اسلام جامع المحامد والمناقب جناب منشی حاجی سید سجاد صاحب

مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کا ذکر کر تو دن رات
سب باتین ہین اچھی یہ کام کی بات

آجاے جو تجھکو بات کرنا
نعت شہ [illegible] کا سبب کرنا

ہی حاصل علوم علم قرآن
نادان ہے جو [illegible] ہے وہ نادان

احکام کا اسکا ہی مدار [illegible]
احکام کا [illegible]

فرماتے ہین دو جہاں کے سردار
قرآن کو چھوڑنا نہ زنہار

آیات پہ اسکے گر نظر ہو
دنیا مین [illegible]

جو طور پہ گفتگو ہوئی تھی
وہ کونسی بات تھی یہی تھی

قرآن پڑھو اگر ہے ایمان
ایمان ہے [illegible]

[illegible] ہان ہان ہی
اسکی برکت یہان وہان ہے

دنیا مین [illegible] مصلحت کوش
عقبے مین شفیع [illegible]

[illegible] اسے ڈرنیوالو
قرآن پر اک نظر تو ڈالو

وہ نام پہ جسکے تم ہو قربان
ایمان جہان و جان [illegible]

ہر چارہ [illegible] جنکا آسرا ہی
ہر شخص درود پڑھ رہا ہی

وہ احمد مصطفے محمد
وہ سرور انبیا محمد

[illegible] کی عرض ای رب
قرآن کو چھوڑ بیٹھے یہ سب

وقال الرسول [illegible]
[illegible] اتخذوا هذا القرآن مهجورا

[illegible] جواب کیا ہی
تدبیر دم عذاب کیا ہی

قرآن پڑھو پڑھاؤ قرآن
قرآن [illegible] اک آن

[illegible] سند نہین ہی
معنے نہین جو جدو کد نہین ہے

ارشاد خداے عزوجل ہی
قرآن ہے عبرت و عمل ہی

گر [illegible] زبان نہین عرب ہی
پڑھ سکین تو سمجھین یہ غضب ہے

اک مسئلہ روز یاد کر لو
مجموعہ [illegible] کسقدر [illegible]

[illegible] ہین تقدیر
حاضر ہی خلاصۃ التفاسیر

اردو بھی ہی اور مختصر ہے
آسان و صحیح و [illegible]

[illegible] ہین گو نرالے
گو انہین کا کونسے ہین نکالے

[illegible] نہین ہین [illegible] کالا
ہر جا ہی کتاب کا [illegible]

تفسیر [illegible] انتخاب آئین
شبہ ہونگی ہی ہین جواب آئین

تاویل پر اختلاف کی ہی
احکام کی بحث صاف کی ہی

[illegible] بھی لکھا ہی
آیات مین ربط جا بجا ہی

اب کونسا عذر رہگیا ہی
[illegible] کیا ہی

خوگر دہ معاصی [illegible] شیخ محمد تائب التماس کرتا ہی کہ ۱۳۰۵ ہجری مین جب مدرسہ [illegible] کھولا گیا اور اس ناچیز کو خدمت [illegible] کا افتخار حاصل ہوا دل سے اختیار چاہتا تھا کہ کوئی ایسی عام فہم مختصر [illegible] و تفسیر [illegible] قرآن [illegible] مطلب [illegible] یاد کر [illegible] پڑھین در حقیقت یہ کیسی [illegible] کہ مسلمان [illegible] مسلمان [illegible] اسلام یعنی قرآن [illegible] بھی تو بے معنی [illegible] نقصان کی ایک [illegible] ایسے [illegible] قرآن [illegible] ہزار [illegible]
[illegible]

چلے جاؤ اللہ ... تسرنا القرآن للذکر فهل من

... قرآن سمجھنے کے ... رحمت پکڑے حضرات آپ

... کی نسبت کیا فرماتے ہین جسپر یقین دلایا جاتا ہے کہ تمام عالم کے سردار اللہ کے

... وہ اقرو زہین چل تجھے یاد فرمایا ہی پھر وہ اپنی سستی و بدبختی سے

... آپ اسے کہنا چاہین پہلے دس حصے زیادہ ہمین کا لین اللہ تعالی ہمکو

... یے طلب فرماتا ہی اور ہم خاموش شاہنشاہ مطلق لیکر ہو او غلام اپنی فراموشکار ہین

... یال دلی ہین تہی کہ ۱۳۰۰ھ مین جماعت اسلام قائم ہوئی جسنے مسجد و نکو ملبہ

... ہوے احکام الٰہی پر کمر باندھے ہزارون کو نمازی کر دیا ایک دن حافظ عبد الستار خان صاحب

... بانی عیدگاہ جنکو جماعت سے خطاب (معین المساجد) عطا ہوا ہی فرمانے لگے اگر کسے

معتبر قدیم تفسیر کا اُردو ترجمہ کو اللہ سے شائع ہو غالب ہی کہ عموماً مسلمان فائدہ اوٹھائین قرآن سے

واقف ہو جائینگے اور قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ کی ہر طرف سے ندائے مرحبا بلند ہوئی مگر ترجمے کی نسبت

... فائدہ عوام کو نہوگا ایک تو اوسمین علمی مباحث دوسرے بعض جدید ضرورتین

... ایک مستقل تفسیر جو اپنے نام کی طرح معتبر تفسیرونکا لب لباب ہو

... بابت مین ... نافع اسکا مدرسہ رفاہ المسلمین و جماعت اسلام کے

ضروری کامون مین بحسب قرارداد تحریری صرف کیا جاوے پھر بقول حافظ (قرعۂ فال بنام من

دیوانہ زدند) ارشاد ہوا کہ تائب ناچیز آب عجز و خلوص سے غسل و وضو کرکے قلم کی طرح سر کے

قدم سے اس بارگاہ عالی مین حاضر ہو باعانت توفیق و فیضان غیب واسطے خدمت مین

مصروف رہی ہر چند یہ آوارہ مزاج لاابالی اور یہ پایۂ بلند و منصب عالی این عشق کہ ہست فارغ از ...

... شناسد نہ درویش ✤ آمد چو بہ ناتوان نوازی ✤ مورے بپرد بشاہبازی ✤ ولکے ولولون اور رحمت

کے امیدون نے حرص و بیم پست ہمتی کو ڈانٹ ڈپٹ کر نکالا اس دریاے ناپیدا کنار مین بسم اللہ

کہکر قدم ڈالا۔ الحمد للہ کہ جلد اول تمام و ثانی شروع ہوگئی واضح رہی کہ علم تفسیر مین پانچ

امرونکی ضرورت ہوتی ہی ۱ (ادب) یعنی نحو و صرف معانی و بیان سے لطائف قرآنی و تراکیب

دقیق کو حل کرنا ۲ (فن قرات) اور یہ دونو ہماری عام فہمی کی غرض کے موافق نہ تھین

... بجا ... نجوم و طلقت کے متعلق بعض عقلی علوم کی بحث میرے نزدیک نہ یہ مجموعی ... مقصود

... اسباب نزول و قصص) اسکے ... ارادہ ... مستند ہو جانا ہو

دل تو خوش ہو جاتا ہی سامع لطف واثر پاتا ہی اس سے احتراز لازم سمجھا گیا اوسط یعنی حد
وضعف سے بالا اور کمال صحت سے پست ۔ اس باب مین برکت اتباع بزرگان دین ا
فیضان ظاہر و باطن سے یہ تفسیر صورت پذیر ہوئی گو تاہی نہین کی گئی زبانیں اس حقیر کی طعن
کو تاہ رہین نہین تو آسمان کا تھو کا منہ پر آئیگا کلام پڑہتے پڑہتے در پیچ جائیگا ہمنے ایسے
ولیسون سے اخذ و انتخاب نہین کیا ہی پہلے کتب اور اونکی مصنفین کی علو قدر جلالت شان
وسعت نظر قوت روایت و درایت پر نظر فرماین بعد ازان اپنے خادم تائب کے
حال کی بھی عقربت کی کھونٹ کیطرح پی جائیگا کلمہ ترش زبان پر نہ لائیگا اہتمام
متعلقہ احکام نہایت صحیح و معمول بہ ہون اور اخبار ترغیب و ترہیب و شر
سے بچتے رہین اور قصص اسرائیلیات اصول مسلمہ کے خلاف نہ پڑنے
ضرر نہ پہنچائین اور ہر فن کا مسئلہ وہین سے نکالا [illegible] صحاح مقبول در
فقہ مین متون معمول اور اونکے متعلق کتب تصوف [illegible] الرسول [illegible] کیا گیا ہے
تفاسیر سے وہی بات لی گئی ہی جو خاص اوسکے فن کی ہی آپکو زیادہ لطف تب ایگا جب آپکا مقدمہ
جو در حقیقت آئینہ علم قرآن و معلم فہم دینیات ہوگا بعد اختتام ملاحظہ فرمائینگے عوام [illegible]
تھے اوسکی اعانت سے سمجھ جائینگے اور معلوم ہوگا کہ یہ تفسیر کس مستحکم اصول پر لکھی
مین بھی عجیب صنعت ہی جیسے کام کرنے والے ہی کا دل جانتا ہی ہر لفظ کے تحت
اوسپر لطف یہ کہ محاورہ کی رعایت تاکہ تھوڑی استعداد والے کو دو چار پارون مین خود
ترجمہ کرنے کی قوت آجائے اصل مین گو امام التراجم یعنی ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب رحمہ اللہ
کی اقتدا ہی مگر ذوق شوق اپنا اپنا جدا ہے اور تمام کتاب مین التزام ہی کہ جہانتک کوئی مضمون
انتخاب کیا جائے اوسکا نام اول یا آخر مین ضرور ہی ورنہ وہ مضمون بعد تمام فوائد از جانب مؤلف متصور ہوگے

لکھ رہا ہون معانی تنزیل
دست توفیق فتح باب کرے
جو زبان سے کلام جاری ہو
دل مین مقصود [illegible]

ساتھ گستر ہون حضرت جبریل
مجکو ہر بحث مین صواب کرے
ترجمان کلام باری ہو
تو ہے اور دوسرا ہے

عرش سے نور جان مین آئی
صورت حق نظر مین آئی فقط
ہو عنایت مجھے بحق رسول
دخل شیطان سے مانگتا ہون پناہ

روشنی کچھ بیان مین آئی
صفحہ دل سے حک ہو حرف غلط
عمل خالص اور حسن قبول
ابتدای سخن ہے بسم اللہ

[illegible] فی القرآن [illegible] الایات والذکر الحکیم

سُورَۃُ الْفَاتِحَۃِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے بڑا مہربان نہایت رحم والا

تلاوت قرآن سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لینا باتفاق سنت ہے تاکہ آلایش گناہ اور نجاست کلمات ممنوع اوراد عاصی عبادت سے پاک وصاف ہوجاے جسطرح دروازے پر پاسبان بٹھا دیتے ہین کہ خلوتسرا سے راز ونیاز مین بیگانے کو دخل نہو اور اسکی نظیر کلمۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مین موجود ہے کہ اولاً حق سبحانہ تعالیٰ نے نفی غیر کی تعلیم فرمائی پھر اثبات حق کی ہدایت کی اس سے معلوم ہوا کہ گناہون سے بچنا عبادت کرنے پر مقدم ہے اور ہر کام مین حق سبحانہ تعالیٰ کی مدد پر اعتماد اور شیطان سے احتراز لازم ہے اسکے مختلف صیغے وارد ہوے ہین **فرمایا** اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ جب تو قرآن پڑھے تو اللہ سے پناہ مانگ شیطان مردود سے اور فرمایا اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ کہ اے رب تجھسے پناہ مانگتا ہون شیطانون کی چھیڑ چھاڑ سے نماز کی پہلی رکعت مین قبل بسم اللہ اسکا پڑھنا سنت ہے اور قرآن مین لکھنا غیر ثابت

اَللّٰهُ اسم ذات رحمت نرم دلی اللہ کا بندون پر رحمت کرنا یہ ہے کہ انکے حق مین خیر کا ارادہ کرے یا بدون استحقاق کے سرفراز یا سزاوار عذاب سے عفو فرمائے **رحمٰن** کا لفظ خاص ہے خدا کے سوا کسیکو کہنا جائز نہین معنی اسکے عام ہین یعنی کافر ومسلم دونون کا کارساز یا ہر قسم کی نعمتین دینے والا قلیل ہون یا کثیر **رحیم** کا لفظ عام ہے نرم دل کو کہہ سکتے ہین اور معنی خاص ہین یعنی آخرت مین صرف مومنین پر مہربان **ف** حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ کو تمام نامون سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن زیادہ محبوب ہین اور فرمایا جو کام بسم اللہ سے شروع نکیا جاے ناقص وناتمام ہے علمانے اس آیت مین بہت اختلاف کیا ہے کہ جزء قرآن ہے یا نہ معالم سے تین ہی قول نقل کیے جاتے ہین ۱ قرای مکہ وکوفہ وحجاز کہتے ہین کہ بسم اللہ صرف سورۂ فاتحہ کی آیت ہے اسلیے کہ فاتحہ مین سات آیتین ہین پہلی بسم اللہ اور ساتوین صراط الذین سے آخر تک ۲ ایک جماعت کے نزدیک سورۂ برات کے سوا بسم اللہ ہر سورت کی جز ہے اسی لئے بخط قرآن لکھی جاتی ہے حالانکہ قدما قرآن مین دوسرا کلام ہرگز نملاتے تھے چنانچہ آمین آخر الحمد مین نلکھی گئی ۔ امام شافعی کا قول آخر یہی ہے ۳ قرای مدینہ وبصرہ وکوفہ کا مذہب ہے کہ بسم اللہ جزء قرآن تو ہے مگر کسی صورت کی آیت نہین (ایک جدا آیت ہے)

ابتدا مین تبرکاً لکھی جاتی ہی تاکہ ایک سورت دوسری سے نہ مل جائے اور اسلیے آنحضرت اور خلفای راشدین الحمد سے نماز شروع کرتے تھے ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب تک بسم اللہ نازل نہوئی تھی ہم سورتون مین فرق نکر سکتے تھے شعبی سے منقول ہی کہ پہلی آپ باسمک اللّٰھُمَّ لکھواتے تھے جب سورۂ ہود مین بِسْمِ اللهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اوتری بسم اللہ لکھوانے لگے پھر جب سورۂ مریم مین اِنَّهٗ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نازل ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی جانے لگی اگر بسم اللہ جزء سورت ہوتی تو لازم آتا کہ تا نزول بسم اللہ وہ سب سورتین ناتمام تھین اور ایسا نہین کیا مظہری سورۂ ملک باتفاق تیس آیت ہی اگر بسم اللہ اوسمین ملائیے تو اکتیس آتین ہو جائینگی تائب اور آمین کا قیاس بسم اللہ پر صحیح نہین اسلیے کہ آمین کلام خدا نہین اور نماز مین اوسکا ملانا سنت ہی اور بسم اللہ اللہ کا کلام اور ہر مقام پر سنت ہی اور قدما کا احتراز کلام غیر سے تھا نہ اللہ کے کلام پاک سے اور ہر سورت پر لکھنے سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ جزو سورت ہی اسلیے کہ ممکن ہی کہ کتابت مین سنت قرارت کے اتباع کا لحاظ ہو یا یہ کہ لکھنے سے طریق سنت قرارت یاد آجائیگا اور قاری کو سہو نہوگا اور اعوذ باللہ بھی اگرچہ سنت تلاوت ہی مگر بوجہ نہونے کلام خدا کی درج نکیا گیا **احکام** امام ابوحنیفہ کے نزدیک ابتدای وضو مین اور نماز مین الحمد سے پہلے بسم اللہ سنت ہی اور اگر ہر سورت پر نماز مین پڑھی جائے تو بھی مستحسن ہے (شامی) چونکہ اسکے جزو فاتحہ ہونے مین بڑا اختلاف تھا حنفیہ نماز مین وجوب و جہر کے قائل نہوئے اور سنت مان لینے سے اعتقادی اور عملی دونو احتیاطین ہوگئین ہر جائز کام مین بسم اللہ مستحب ہے **لطیفہ** اسم ذات یعنی اللہ کے مقدم کرنے مین بی انتہا اسرار ہین ۱ ذات صفات سے رتبے مین مقدم ہے ۲ ذات سے تعلق پیدا کرنے مین صفات سے بھی تعلق ہو جاتا ہی اسلیے کہ صفات ذات سی متعلق ہوا کرتے ہین ۳ اسے نام لینے والون کو خوشخبری سنادی کہ ہمارا نام لیا اور پا گئے ہم بنفس نفیس بلا واسطہ ملنے کے لئے آمادہ ہین اور کس طرح کہ رحمن یعنی ہر امر کے کارساز رحیم یعنی خاص نعمتین عطا کرنے والے ؎ چہ نامی کہ مولا ہی نام توام ٭ درم ناخریدہ غلام توام ٭ ۴ ذکر ذات سے شوق کی آگ زیادہ بھڑکتی ہی اہل دل کو وجد و ذوق و وجد حاصل ہوتا ہی خیال غیر پاس نہین آتا۔ پھر رحمن جو صفت خاص تھی مقدم کی گئی کہ اشتراک اور دوئی بر سے نام بھی باقی نرہی اور رحیم جو عام صفت ہی آخر مین ذکر فرمائے کہ اپنی حالون پر غور کرو اور ہماری صفات جلیلہ کے معرفت پیدا کرو۔ اور رحمن و رحیم دونو رحمت کی صفتین مکرر اسلیے بیان فرمائین کہ تمام امور کا مدار توجہ پر ہے کار بعنایت باقی بہانہ اور بار بار امید دلانے سے بندۂ ذلیل و دور افتادہ کو جرأت طلب حضور ہو ہمت و امید بڑھے۔ حضرت نوحؑ کی کشتی صرف بسم اللہ سے پار ہوئے اور ہمارے نبی رحمت کی امت کا بیڑا کیا ان دو زبردست مددگارون کے ہوتے ہوئے نہ پار ہوگا

لطیفہ رحمن و رحیم ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۙ اِیَّاکَ
سب تعریف واسطے اللہ کے پالنے والا تمام جہان کا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک دن قیامت کا تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۙ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
بندگی کرتے ہین ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین چلا ہمکو راہ سیدھی راہ اونکی

اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۧ
نعمت کی تونے جنپر نہ غضب کیا گیا جنپر اور نہ (راہ) گمراہون کی

یہ سورت اللہ تعالی نے اپنے بندون کی تعلیم کے لیے نازل فرمائی کہ ہمارے حضور مین یون عرض کیا کرین ہر قسم کی ثنا اور شکر تمام عالم کے پروردگار کے واسطے ہی جو بڑا مہربان نہایت خیرخواہ اور اوسدن کا مالک ہی جسدن مالک کیسی کسی کو اپنی خبر بھی نہو گی جسدن سب مطیع اور عاجز ہو جائینگی جسدن فرمانبردار انعام اور سرکش سزا پائین گے جسدن بڑے بڑے زبردست مغرور بادشاہ پہلوان - جن وانس و ملک تھرتھراتے کانپتے لرزتے حضور مین دست بستہ حاضر نہ مجال گفتار نہ طاقت عذر نہ پایے فرار صرف اوسی کے کرم و فضل کے امیدوار اپنی آنکھون مین خود ذلیل وخوار اپنی فنا کے مقر اوسی کے وجود کے قائل نہایت مفلس بیدست و پا بارگاہ عالی مین سائل ہون گے ہم تیرے سوا کسی طرف نہین جھکتے جب ہمارا وجود ہماری بہبود سب تیرے ہی اختیار مین ہی تو دوسرا کون ہے جس سے ہم برای نام تعلق رکھ سکین ہم خاص تیری ہی غلامی کرتے ہین اور اپنے تمام کامون مین تجھی سے مدد مانگتے ہین سر ما بجز این در حوالہ گاہی نیست + جز آستان توام درجہان پناہی نیست + (ایسی حمد و ثنا اور اس مجاہدے سے بوی فخر و دعوی کا خوف تھا لہذا ادب سکھایا اور فرمایا کہہ) دکھادے ہمین سیدھی راہ اون کی جنکو تونے اپنی نعمتین دین یعنی انبیا - اولیا - شہدا - علما - صلحا - مخصوص محمد رسول اللہ اور آپ کے اصحاب باصفا کی راہ - اور اونکی راہ پر نہ چلا جنپر تیرا غضب ہوا غرور و نافرمانی کی وجہ سے یا جو گمراہ ہو گئے خواہش نفسانی و اغوای شیطانی سے یہ دعا قبول کر ای میرے رب نام اس سورت کا فاتحۃ الکتاب - ام الکتاب - سبع المثانی ہی اسلیے کہ سبع کے معنی سات ہین اور اسمین سات آیتین ہین مثانی کے معنی مکرر اور یہ نماز مین مکرر پڑھی جاتی ہے یا پہلے مکے مین پھر مدینے مین نازل ہوئی مگر صحیح مذہب مین یہ سورت مکی ہی الحمد تمام حمد و ثنا اسلیے کہ اگر کسی شخص کی تعریف کی جاے تو وہ بھی اللہ کی تعریف ہی کیونکہ اوسکی فیضان و ربوبیت کا طفیل ہی عکس کی خوبی عین خوبی آئینہ دیکھنے والے کی ہی رب مالک پروردگار مجاز آرب کا استعمال اگرچہ غیر خدا مین شائع و جاری ہے مگر عام طور پر نہین جیسے رب العالمین تمام چیزون کا رب اور ایسی ہی آسمانی مخلوق مین بھی منع ہے جیسے رب العرش رب الملائکہ رب السموات وغیرہ اور خالی رب بھی کسیکو کہنا درست نہین اس قسم کی عام ربوبیت حقیقی اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے

عالمین اللہ کے سوا سب عالم ہی **معالم** بعضون نے ایکہزار اور بعضون نے اسّی ہزار اور بعضون نے اٹھارہ ہزار
عالم گنے ہین مگر مَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ اللہ کا لشکر اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا مالک و ملک دونو
قراتین ہین یعنی ایسا قادر جو نیست کو ہست کر سکے یوم الدین حساب - یا بدلی - یا اطاعت کا دن یعنی قیامت
حالانکہ حق سبحانہ تعالی ہر وقت مالک ہی مگر بظاہر اپنے بندونکو بھی مالک بنا رکھا ہی اوسدن یہ ملک ظاہری بھی
مٹ جائیگی **ف** بعد فنای عالم فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج ملک کسکا ہی کون ہی جو بولے - خود جواب دیگا
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ ہی کا ملک ہی جو واحد زبردست ہی اس صفت کا ذکر اسلیے تہا کہ بندے بامید رحمت
زیادہ گستاخ اور نڈر نہ ہوجائین **عبادت** غلامی قول یا فعل یا اعتقاد ہی دوسرے کی کمال بڑائی یا بزرگی کرنا اپنی ذلت
وعاجزی کے ساتھ اسکی دو قسمین ہین ۱ حقیقی یعنی کسیکو اوسکی ذاتی استحقاق سے معظم جاننا اسکو عبادت کہتے ہین
اور اسکا حق خاص پروردگار کے لئے ہی دوسرے کی عبادت شرک ہی ۲ اضافی یعنی کسی اعتبار سے بزرگ جاننا جیسے
باپ کو بیٹی سے بڑا اور اپنے باپ سے چھوٹا اور دوسرون کے برابر ہی یا اولیا اللہ کی بزرگی جو اللہ کی دی ہوئی
ہی ایسی تعظیم اگر صاف صاف شرع مین ممنوع نہو جیسے سجدہ یا بتون کی تعظیم تو عموماً جائز ہی اور مقبولان جناب باری
کے لیے واجب ہی جیسے بیت اللہ قرآن انبیا اولیا علما کی تعظیم مگر بعض تعظیمین شرعاً عبادت قرار پا چکی ہین وہ بھی
غیر کے لئے فعلاً حرام ہین اور اعتقاداً کفر جیسے سجدۂ تعظیمی طواف وغیرہ حرام ہی اور با اعتقاد استحقاق شرک **استعانت**
مدد چاہنا اسکے تین درجے ہین ۱ قولی جیسے دعا تعلیم - اعمال - سفارش وغیرہ ۲ فعلی جیسے امرا یا اطبا وغیرہ سے
درخواست چونکہ انتظام عالم انہین پر ہی جائز کئے گئے اور وہ جس سے اعانت مانگی جائے اگر اوس امر پر قادر نہو
تو لغویت اور غلط فہمی ہوگی گناہ نہین بشرطیکہ صریحی ممانعت یا فساد عقیدت نہو ۳ اعتقادی یعنی کسی کو اثر پر قادر
اور نفع وضرر کا مختار جاننا - یہ سوائے خدا کے کسی اور سے جائز نہین - پس ایسی چیزین جنمین سبب اور مخلوق
کو دخل نہین کسی اور سے نہ مانگے جیسے پانی برسا دو موت دو جلادو - اور جنکا تعلق اسباب سے ہی جیسے زید نے بکر کو
مار ڈالا بیشک اسباب موت یعنی قطع اعضا زید سے ہوا اسیوجہ سے اوسے مار ڈالنے والا کہنا جائز ہی ہدایت
کے طلب کرنیکا عام حکم اسلئے ہی کہ قطع منازل قرب مین ہمیشہ آمادگی رہی اور جسطرح جبروت جلال و مراتب
جمال حضرت الوہیت کی انتہا نہین اوسکے سالک کو ہادی سے استغنا نہین ہوسکتی ہی اگر گمراہ ہی تو وہ صرف
ایمان مانگے اگر مومن ہی تو کمال ایمان کی ہوس کرے اور ثبات ودوام کی راہ کا خواہان ہو اگر متقی وکامل
ہی تو شیطان کے فریب اور نفس کی تمناؤن کے سمجھنے کا سلیقہ طلب کرے اور مقربان بارگاہ مراتب کمال
اور حضور ذات کی ہدایت کے خواہان ہون صراط مستقیم سیدھی اور کھلی ہوئی راہ مراد اس سے اسلام
طریق سنت ہی اور مولانا نے صراط مستقیم اہل سنت کی راہ کو لکھا ہی اسلیے کہ نہ اس مین کجی اور افراط وتفریط

انعمت علیہم سے تمام نیک بندے مراد ہین مخصوص وہ جنکا خود ذکر فرمایا اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ
النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا وہ جنپر نعمتین کین اللہ نے
پیغمبر ہین اور ولی ہین اور شہید ہین اور نیک بندے ہین اور یہ کیا اچھے رفیق ہین اسمین کئی لطیفے ہین ۱ یہ کہ
صراط مستقیم سے صرف عقل اور تدبیر معاش اور انتظام دنیاوی نسمجھا جاے بلکہ اونکی راہ جو منزل مقصود پہنچ گئے
۲ یہ کہ خودسری چھوڑ و سلف صالح کی اتباع کرو اچھون کے ساتھ لگے رہو اور یہ کہ یہود و نصاری بلکہ تمام گمراہون
سے اور اون کے طریقے سے نفور رہو مشابہت اور متابعت اور موالات جدیدہ وشائعہ سے پناہ مانگنے کی دعا ہمارے
بزرگونکو سکھلادی گئی المغضوب علیہم سے یہود مراد ہین جیسا کہ وارد ہوا فَبَاءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ
یہود اللہ کے غضب مین آگئے اور ضالین بھکے ہوئے۔کھوئے ہوئے۔ہلاک ہونیوالی مراد نصاری
ہین یا تارکین طریق سنت اور اہل بدعت اہل ضلالت بھی ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ
ہر بدعت گمراہی ہی اور مغضوب بھی ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا
فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ جسنے کوئی نئی بات دین مین ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی
اوسپر اللہ کی لعنت اور فرشتون کی لعنت اور تمام آدمیون کی لعنت ہی اور حق یہ ہی ضال ہر بھکے ہوے خطاوار کو
کہہ سکتے ہین اور مغضوب صرف وہ عاصی ہی جسپر خدا کا غصہ ہوا اور ہمارے حضور کی طرف جو ضال کی خطاب
ہوی ہین وہ اور ہی راز ونیاز ہین ہم اوسکے علو اور عظمت کی راہ نہین پاسکتے تفصیل اسکی اپنے مقام پر آئیگی
انشاءاللہ تعالی **لطیفہ** ایاک نعبد اور ایاک نستعین کا پنجوقتہ معاہدہ اور صراط مستقیم کی دائمی طلب اور
ہماری فراموشکاری اور ہزارون عہد شکنیون پر امیدواری شرم کا مقام ہی **فضائل** معالم مین ابوہریرہؓ سے
مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبیؓ سے فرمایا کیا مین تمہین ایسی سورت سکھادون جسکا مثل
نہ تورات مین ہو نہ زبور مین نہ انجیل مین نہ فرقان مین اُبیؓ نے عرض کیا ہان یارسول اللہ آپ پر میرے
مان باپ فدا ہون آپ نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری ذات ہی سورۂ فاتحہ
وہ سورت ہی جسکا مثل تورات وانجیل وزبور وفرقان مین نہین ابن عباس سے منقول ہی کہ ایکدن جبرئیل امین
آپ کے پاس تھے کہ ایک آواز اوپر سے آئی جبرئیل نے نظر اوٹھائی اور کہا آسمان کا ایک دروازہ کھلا جو کبھی
نکھولا گیا تھا اور ایک فرشتہ آیا اور کہا یارسول اللہ آپ کو دو نورون کی بشارت ہو کسی پیغمبر کو نہ ملی تھی
ایک سورۂ فاتحہ ہی دوسرا خاتمہ سورۂ بقرہ ان کے ہر حرف پر ثواب عطا ہوگا **مظہری** بخاری مین ہی کہ اعظم
سورتہای قرآن فاتحہ ہی اور مسند بخاری مین ہی کہ فاتحہ دو ثلث قرآن کے برابر ہی اور آنحضرت نے اسی ہر
مرض کی شفا زہر کی دوا فرمایا ہی انس سے روایت ہی کہ لیٹتے وقت الحمد اور قل ہو اللہ پڑھ لے ہر چیز سے امن مین ہی

درمنثور مجاہد سے مروی ہی کہ شیطان چار بار بکمال اندوہ رویا ۱ جب ملعون ہوا ۲ جب زمین پر پھینکا گیا ۳ جب آپ مبعوث ہوے ۴ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی ابو امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ چار چیزین اوس خزانے سے اوتری ہین جو عرش کے تلے ہی ۱ سورۂ فاتحہ ۲ آیۃ الکرسی ۳ سورۂ بقر ۴ سورۂ کوثر **موطا** امام محمد نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی نماز مجھ مین اور میرے بندے مین آدھی آدھی ہی اور میرا بندہ جو مانگیگا پائیگا فرمایا بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العلمین ارشاد ہوتا ہی میرے بندے نے میری حمد کی عرض کرتا ہی الرحمن الرحیم فرماتا ہی میرے بندے نے میری ثنا کی عرض کرتا ہی مالک یوم الدین ارشاد ہوتا ہے میرے بندے نے میری بڑائی کی عرض کرتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہی یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مین ہی اور میرا بندہ جو مانگے پائے عرض کرتا ہی اھدنا الصراط الخ فرماتا ہی یہ میرے بندے کے لیے ہی اور میرا بندہ پائیگا جو مانگے۔ اور دوسری روایت مین ہی کہ جو نماز مین الحمد نہ پڑھے اوسکی نماز ناتمام ہی ناتمام ہی ناتمام **کتب صحاح** مین مروی ہی لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب بے الحمد کے نماز نہین ہی **احکام** ان حدیثون سے شافعیہ کے نزدیک نماز کی ہر رکعت مین الحمد پڑھنا فرض ہی اور حنفیہ کی تحقیق مین واجب ہی اور فرض کے شفعہ ثانی مین مستحب ہی مگر مقتدیون کے حق مین امام ہی کا پڑھ لینا کافی ہی تفصیل اسکی اپنے موقع پر آئیگی بعد الحمد کے آمین کہنا سنت ہی **مسلم** مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو جسکی آمین فرشتون کی آمین کے موافق ہوجائیگی اوسکی اگلے گناہ بخشدیے جائینگے اور ابو موسی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ آمین کہنے والے کو دوست رکھتا ہی **ابن کثیر** آنحضرت نے فرمایا مجھے آمین عطا ہوئی کسی پیغمبر کو نہوئی تھی مگر حضرت موسی جب دعا کرتے تو حضرت ہارون آمین کرتے **معالم** آمین اللہ کی مہر ہی اوسکے بندون پر تاکہ آفتون سے محفوظ رہین

سورۃ البقرۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے بڑا مہربان نہایت رحم والا

اس سورت کا نام سورۂ بقر ہے اسمین ۲۸۷ آیتین ہین مدینے مین اوتری جب طریقہ حمد وطلب اعانت وہدایت کے تعلیم ہوچکی تو اصلی ایمان کی تعلیم شروع ہوئی اور فرمایا

الٓمٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ

یہ کتاب نہین شک اسمین ہدایت ہی واسطے پرہیزگارونکے جو

حاشیہ: ۱ حدیث کا مفاد واجب قرار دیا گیا ۱۲ ۲ یہ سب امام اعظم کے مذہب مین ہی ۱۲ ۳ سدی حال معنی ذلک بالفعل محذوف سے ۱۲

حاشیہ (کنارہ): ۵ وجہ مطلق قرات قرآن مین اور اخبار احادی ازائد نہین ہوسکتی اور فرضیت قرآن لازم ہی ... [illegible]

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۙ

ایمان لاتے ہین غیب پر اور قائم کرتے ہین نماز اور اوس چیز سے کہ دی ہمنے اونہین خرچ کرتے ہین

یہ کتاب اسمین کسی قسم کا شک و شبہ نہین اللہ ہی نے اپنے پیغمبر محمد رسول اللہؐ پر جبرئیل کی معرفت نازل فرمائی اور اسمین جو کچھ ہی وہ یقینی اور حق ہی اسکے ذریعے سے ہدایت ہوتی ہی اون پرہیزگارون کو جو غیب پر یقین لائے یعنی حق سبحانہٗ تعالیٰ کے جمیع صفات عالیہ کو مانا اوسکے پیغمبرون کی تصدیق کی قیامت مین زندہ ہونے کو اور حساب و کتاب اور دوزخ و جنت کو سچ جانا اور نمازین قائم کرتے ہین اور ہمارے دیے رزق سے اپنی ذات اور عیال اور ادائے حقوق مین صرف کرتے ہین زکوٰۃ و صدقات دیتے ہین یا رزق حلال پر کفایت کرتے ہین زیادہ ہوس و حرام طلبی نہین کرتے **فضائل** (ابن کثیر) آنحضرتؐ نے فرمایا سورۂ بقر قرآن کا کنگرہ ہی اور کوہان اسکے ہر آیت کی ساتھ اَسّی فرشتے اوترے اور آیۃ الکرسی عرش کے تلے سے نکال کر اسمین ملائی گئی کوئی آدمی اللہ اور آخرت کے لیے اسے نہین پڑھتا مگر بخشدیا جاتا ہی تم اپنے مردون پر اسے پڑھا کرو۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہی کہ شیطان اوس گھر سے بھاگ جاتا ہی جہان سورۂ بقر سن پڑی اور اس مضمون کی متعدد حدیثین مختلف سندون سے ابن کثیر اور درمنثور وغیرہ مین منقول ہین اُسید بن حضیرؓ سے مروی ہی کہ وہ ایک رات سورۂ بقر پڑھتے تھے اور اونکا گھوڑا وہین بندھا تھا دفعۃً گھوڑا ابھڑکا تو یہ چپ ہو رہے گھوڑا بھی تھم گیا پھر پڑھنے لگے پھر گھوڑا ابھڑکا پھر خاموش ہوئے گھوڑا بھی ٹھہر گیا پھر تلاوت کرنے لگے پھر گھوڑے کا وہی رنگ ہوا اون کے بیٹے یحییٰ قریب تھے اونہین خیال ہوا کہ مبادا گھوڑا اونہین کچل ڈالے اوٹھکر گھوڑے کو پکڑا اور سر اوٹھایا تو ایک ابر سا دیکھا اوسمین چراغ چمک رہے تھے پھر وہ غائب ہوگئے صبح کو یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپ نے فرمایا تو جانتا ہی یہ کیا تھا اُسید نے کہا مجھے نہین معلوم فرمایا یہ فرشتے تیری آواز سُنکر جھک پڑے تھے اگر تو صبح تک پڑھے جاتا تو آدمی اونکو دیکھتے مختصر فضائل بیان مذکور ہوئے سورۂ آل عمران کے ساتھ اور بہت فضائل آئینگے **معالم** الم یہ اور جملہ حروف جو سورتون کی ابتدا مین آئے ہین انہین مقطعات و متشابہات کہتے ہین اگرچہ بعض مفسرون نے طرح طرح کے مطالب اور اشارے انسے نکالے ہین مگر حق یہی ہی کہ مراد اسکی اللہ ہی جانے ہم ان کے ظاہر پر ایمان لائے ہوئے ہین **ف** تمام اہل سنت کا یہی مذہب ہی اور قرآن مین اکثر لفظ اور آیتین متشابہات ہین اور فائدہ اون کے ذکر کا بظاہر یہ ہی کہ اگر تصدیق کامل اور ایمان راسخ ہی تو اپنے علم و دیانت کو بالائے طاق رکھکر ایمان لائینگے اسکی تفصیل ور متشابہات کا بیان سورۂ آل عمران مین آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ **ذٰلِكَ** (معالم) ابن کیسان نے کہا

یہ اشارہ اون سورتون کی طرف ہی جو اس سے پہلے نازل ہوئین اور مشرکین نے اوسکی تکذیب کی **ف** خواہ
مجموع قرآن کی طرف اشارہ ہی اور ذلک اگرچہ بعید کے لیے ہی مگر قرآن باعتبار عظمت قدر و دقت معنی فہم بشر سے
بعید قرار دیا گیا ابن عباس نے فرمایا کہ متقی وہ جو شرک اور گناہ کبیرہ اور فحش سے بچتا ہی شہر بن حوشب
کہتے ہین متقی وہ ہی جو مباحات سے ممنوع کی طرح حذر کرے (اسلیے کہ گو مباح مین گناہ نہین مگر اضاعت عمر
و محرومی ثواب کیا کم نقصان ہے) اور کہا گیا کہ تقوی سنت کے پیرو یکا نام ہی **تائب** ہو کبائر سے
متقی کو قرار ہ نہ صغائر پہ ہو اوسے اصرار **ف** تقوی سے عام تقوی مراد ہی یعنی ناقص ہو یا کامل
بالفعل ہو یا عزم و نیت مین۔ عملی ہو یا اعتقادی پس جس درجہ کا تقوی ہے اوسی درجہ کی ہدایت ہوگی
قرآن کی مثال بعینہ چراغ کی ہی جوان اور بڈھا اپنی اپنی بینائی کے موافق چراغ سے نورانیت حاصل
کرتا ہی اور اندھے کو کچھ نظر نہین آتا **سعدی** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
ایمان دل سے یقین لانا اور زبان سے اقرار کرنا اور **غیب** وہ شے جو نہ محسوس ہو نہ معقول یہان تمام
غیب ہی اور اصحاب نے اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مگر صفت رسالت دیکھنے کی شے نہ تھی۔
اور بعد ایمان اگر کسی مقبول بارگاہ پر بعض اسرار منکشف ہو جائین جیسے ملائکہ یا دوزخ و بہشت یا معاملات
حشر و نشر تو یہ برکت و نورانیت ایمانیہ ہی اوسے ایمان بالغیب سے خارج نہین کرتے اسلیے کہ بوقت ایمان
لانیکی یہ امور غائب تھی اور ایسے ہی خواب مین دیکھنے سے حکم غیب کا مرتفع نہین ہوتا البتہ دم نکلنے کے
وقت جبکہ ملائکہ عذاب نظر آجائین ایمان معتبر نہین اسلیے کہ اب وہ معاملات مشاہدہ ہو گئے **صلوۃ** سے
فرائض مراد ہین اسلیے کہ فرض نماز ایمان کے بعد تمام امور اسلامیہ پر مقدم ہے آنحضرت نے نماز کو
علامت ایمان اور عماد الدین فرمایا اور قرآن مین نماز کو ایمان کہا رزق جو نفع آدمی کمائے اہل سنت کے
نزدیک حلال اور حرام دونو رزق ہین ورنہ حرامخور کا رزاق کوئی اور ہوتا مگر یہان رزق حلال مراد ہے
اسلیے کہ ۱ اس رزق کو اللہ تعالی نے اپنی طرف منسوب فرمایا اور ایسی نسبت اکثر شرف و کرامت کے لیے
ہوا کرتی ہی ۲ محل مدح مین ذکر کیا ۳ اوس رزق کے مصارف کی تعریف کی اور حرام کمائی تو خود نجس اوسکے
مصارف مردود مین آور نفقہ مین مصارف۔ واجب جیسے زکوۃ و قربانی و فطرہ اور مصارف مستحب جیسے
صدقات و خیرات و حج و جہاد و بنای مسجد و دیگر امور خیر اور مصارف لازم مثل ضروریات ذات و عیال اسمین داخل ہیں

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ

اور جو ایمان لاتے ہین اوس پر کہ اوتارا گیا طرف تیرے اور جو اوتارا گیا پہلے تیرے اور پچھلے دن پر

ن ۚ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

یقین رکھتے ہین وہی راہ پر ہین اپنے رب کی طرف سے اور وہی نجات پانیوالے ہین

قرآن اور توریت وانجیل پر ایمان لائے اور آخرت پر یقین رکھتے ہین وہی راہ پر ہین اور فلاح پانیوالے ہین مفسرین کہتے ہین ما انزل الیک سے مراد قرآن اور ایمان لانے والے قریش اور اوس وخزرج[۱] جو اہل کتاب نہ تھے اور ما انزل من قبلک سے مراد توریت وانجیل اور ایمان لانیوالے وہ یہود ونصاری مراد ہین جو مسلمان ہوئے یا یون کہنا چاہیے جو اگلی پچھلی کتابون پر ایمان لائے

[۱] نام قبیلۂ انصار ۱۲

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

بیشک جو کافر ہوئے برابر ہے اونہین خواہ ڈرائے تو یا نہ ڈرائے وہ نہ ایمان لاینگے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

مہر کر دی اللہ نے دلونپر اونکے اور کانونپر اونکے اور آنکھونپر اونکے پردہ ہے اور واسطے اونکے مار بڑی ہے

بیشک جو لوگ مشیت ایزدی مین کافر لکھ گئے دیدہ ودانستہ حق سے منہ پھیرا اونکے حق مین برابر ہے کہ آپ ڈرائین سمجھائین یا خاموش رہین وہ ایمان نہ لائین گے کفر سے اہل شرک واہل کتاب دونو مراد ہین اون کے دلون اور کانون پر اللہ کی مہر ہے سمجھین اور سنین تو کیونکر اور انکی آنکھونپر پردہ ہے سوجھے کیا خاک ۔ اون کے لیے بہت بڑا عذاب ہے در منثور جن کفار کے حق مین یہ آیت اوتری تھی وہ سب بدر مین مارے گئے کسیکو ایمان نصیب نہوا زاہدی اللہ کا مہر کردینا یہ نہین کہ کفر پر مجبور کر دیا بلکہ اون کے کسب واختیار سے کفر پیدا کر دیا ف دروازہ توفیق کی بند کر دیے جب وہ غیب پر ایمان نہ لائے قرآن کی ہدایت سے محروم رہے آنکھ کان عقل نرکھتی تھی غلطی پر اطلاع بھی نہو سکی اب بجز کفر وضلالت کے کیا رہگیا ربط بعد ذکر مومنین وکفار منافقین کا بیان کیا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور بعض آدمی وہ ہے کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم اللہ پر اور دن قیامت پر اور نہین وہ ایمان والے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

فریب دیتے ہین اللہ کو اور اونکو جو ایمان لائے اور نہین فریب دیتے مگر جان کو اپنی اور نہین سمجھتے

بعض آدمی زبان سے کہتے ہین کہ ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے مگر وہ ایمان والے نہین اللہ سے اور ایمان والون سے فریب کرتے ہین اور حقیقت مین اپنی ہی جان کو فریب دیتے ہین مگر اونہین اسکا بھی شعور نہین کہ یہ وبال کدھر جائیگا آسمان کا تھوکا منہ پر آئیگا ۔ گویا منافق

یہ نہ سمجھتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی فریب کر سکتے ہین مگر چونکہ پیغمبر خدا سے کی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب فرمائے کہ کمال تقرب نبوی اور منافقین کی حماقت اور ناکامی غضبناک مضمون مین ظاہر کردی - اور مومنین کو فریب دینا یہ تھا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہکر مسلمانون کی تلوارون سے بچین اون کے احسانات مین شریک ہون

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ

دلون مین اونکے مرض تھا پھر بڑھادیا اونھین اللہ نے مرض مین اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہی اسلیے کہ جھوٹ بولتے تھے

یعنی اون کے دلون مین کفر و نفاق کا مرض ہی پس اللہ نے یہ مرض اونکا بڑھا دیا اور اون کیلیے بڑا عذاب ہی جھوٹ بولنے اور قرآن و پیغمبر کی نسبت غلط افترا کرنے کی شامت سے واضح رہی کہ جہان اضلال کی نسبت اللہ کی طرف ہو یہ معنی نہونگے کہ اللہ تعالیٰ کفر و گناہ سے راضی ہی یا اوسکا حکم دیتا ہی یا بندون کو کفر و گناہ پر مجبور کیا ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ توفیق خیر نہ دے یا برائی سے بچنے کے اسباب مہیا نفرمائے یا اون کے بد افعالی کا انتقام فوراً نلیا یا اونہین اون کے ارادون مین کامیاب کیا جس سے بجائے ندامت و رجوع کے اون کی جرءت او گستاخی بڑھتی گئی محاورات مین کہا جاتا ہی زید نے اپنے بیٹی کو عمرو نے اپنے غلام کو گستاخ بے ادب کردیا یعنی سرزنش اور گوشمالی نہین کی یا مہربانی زیادہ کرتا ہی اور مرض سے نفاق مراد ہی اس لیے کہ جسطرح مرض ایک حالت ہی درمیان موت اور حیات کے نفاق بھی نہ کفر ہی نہ اسلام اور مرض عدم اعتدال و اخلاط ردی سے پیدا ہوتا ہی نفاق بھی بزدلی فریب کاری دروغ بیانی سے جو اعتدال شرف انسانی و فضائل بشری کی مخالف مین پیدا ہوتا ہی **منافق** وہ جو زبان سے اسلام کا مقر ہو اور دلمین منکر منافق تمام احکام مین مسلمانون کے ساتھ ہی اور حدیث مین نفاق کی یہ علامتین ہین ۱ وعدہ جھوٹھا کرنا ۲ امانت مین خیانت ۳ لڑائی مین گالیان دینا ۴ دروغ بیانی اور ہدایہ مین نماز جماعت سے روپوشی بھی علامت نفاق قرار دی ہی مگر کسیکو یقینی منافق کہہ نہین سکتی اسلیے کہ دلکی خبر اللہ ہی کو ہی علامتو نپر ترتب حکم نہین ہوسکتا اور آخرت مین کفار کے ساتھ ہوگا جیسا کہ فرمایا اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بیشک منافق دوزخ کے نیچے کے درجے مین ہونگے

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○

اور جب کہا جاسے اونھین نہ فساد کرو زمین مین کہین نہین ہین ہم مگر اصلاح کرنے والے

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ

خبردار بیشک وہ مفسد ہین ولیکن نہین سمجھتے

اور جب یہود اور منافقین سے کہا جاتا ہے زمین مین فساد نہ کرو یعنی کفر و گناہ نکرو اور لوگون کو نہ بہکاؤ ایمان سے تو رد کرتے ہین ہم تو اصلاح کرنیوالے ہین جنکے رسول مقبول آپ اور آپکے تابعین خراب سمجھ رہے ہین کہدو بیشک مفسد ہین مگر ذہن اپنی اس غلطی سے بیخبر

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ

اور جب کہا جاتا ہے اونسے ایمان لاؤ جسطرح ایمان لائے آدمی کہتے ہین کیا ایمان لائین ہم جسطرح ایمان لائے احمق خبردار بیشک وہی احمق ہین مگر نہین جانتے

اور جب اون سے کہا جاتا ہی کہ ایمان لاؤ یعنی ایمان خالص جسطرح مہاجر و انصار ایمان لائے کہتے ہین کفار علانیہ یا منافق اپنے جلسون مین پوشیدہ کیا ہم ان کم عقلون کی طرح ایمان لائین جو اپنی ہستی اللہ اور اللہ کے رسول پر فدا کر بیٹھے اور شرف ظاہری و اصلاح معاش پر نظر ہی نہین کرتے آپ خبردار ہو جائین کہ وہی احمق ہین مگر کمال حمق سے یہ بھی نہین جانتے کہ وہ نادان ہین سفہا جمع سفیہ۔ کم عقل اول سے عقل دنیا دوسرے سے عقل دین مراد ہی جسطرح ایک مقام پر وارد ہوا هُمْ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ کفار چارپایون کے مانند ہین بلکہ اون سے بھی زیادہ گمراہ اور نادان **شانِ نزول** درمنثور مین ابن عباس سے مروی ہی کہ ایک دن عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اپنے یارون کے ہمراہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اپنے ہمراہیون سے کہا دیکھو مین ان نادانون کو کیسا بناتا ہون پھر بڑھکر حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا مرحبا اے بنی تیم کے سردار رسول کے یار غار جان و مال سے پیغمبر پر نثار پھر حضرت عمر کا ہاتھ تھاما اور کہا مرحبا اے سردار بنی عدی اللہ کے دین مین قوی پیغمبر پر جان و مال فدا کرنیوالے پھر حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر بولا مرحبا اے رسول اللہ کے داماد اور برادر عم زاد و سردار بنی ہاشم جب لوگ اپنی طرف گئے ساتھیون سے بولا دیکھا مینے کیسی باتین بنائین تم بھی اسیطرح میل جول کیا کرو۔ تو اللہ تعالے نے فرمایا

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ

اور جب ملین اون لوگون سے جو ایمان لائے کہین ایمان لائے ہم اور جب اکیلے ہون اپنی شیطانون کی طرف کہین ہم ساتھ تمہارے ہین ہم تو دل لگی کرتے

یعنی جب منافق ایمان والون سے ملتے ہین کہتے ہین ہم ایمان لاے ہین پھر جب علیحدہ اپنی شیطانون
کے پاس ہوتے ہین کہتے ہین ہم تو تمہارے ساتھ ہین صرف اون سے دلگی و مسخراپن کرتے ہین
استہزا مسخراپن کسیکو خفیف و ذلیل کرنے کی نیت سے بی اصل باتین کہنا **شیاطین** جمع
شیطان یعنی سرکش نافرمان جن ہو یا آدمی اور یہ پانچ سردار یہود کے تھے ۱ کعب بن اشرف
۲ ابوبردہ ۳ عبدالدار ۴ عوف بن عامر ۵ عبداللہ بن سودا ۔ یہ پانچون بڑے مفسد خدا اور رسول کے دلی دشمن تھے (مظہری)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝

اللہ استہزا کرتا ہی اونسے اور بڑھاتا ہی اونھین اونکی سرکشی مین بھکے ہوے

اللہ اون سے استہزا کرتا ہی اور اون کی سرکشی یعنی کفر و نفاق و تکذیب و فتنہ و فساد مین اونھین
اسطرح بڑھاتا ہی کہ وہ بھکی متحیر اپنی گمراہی سے بیخبر رہتے ہین بظاہر لفظ استہزا کے نسبت
حق سبحانہ تعالی کی طرف زیبا نہ تھی مگر ۱ محل جزا مین جائز ہی جیسا کہ فرمایا جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
برائی کا بدلا برائی ہی ۲ مقصود یہ تھا کہ جسطرح وہ دنیا مین ہنستے ہین آخرت مین ہنسے جائین جیسا کہ
درمنثور مین ابن عباس سے منقول ہی کہ قیامت مین منافقین سے استہزا یون ہوگا کہ اونکے لیے
جنت کا دروازہ کہولا جائیگا منافق خوش خوش اوس کے پاس جائین گے اور مومنین بہشتی تختون پر
بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہون گے اوپھر منافق دروازے کے قریب آئے اور پٹ بند ہوگئے دوزخ
مین پہینک دیے گئے اوسوقت مومن قہقہے مارینگے ۔ اور ابی صالح نے روایت کی دوزخ مین
اونسے کہا جائیگا دروازہ کہولا جاتا ہی نکل چلو جب دوزخی دروازہ کہلا دیکھین گے نکل چلنے پر
آمادہ ہون گے اور جنتی اپنے تختون پر بیٹھے ہوئے یہ تماشے دیکھ رہے ہونگے پھر یہ لوگ دروازے کے
پاس پہنچے اور پٹ بند ہوگئے اسیلیے حق سبحانہ تعالی نے فرمایا يَضْحَكُونَ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ
جنتی تختون پر بیٹھے ہوئے تماشے دیکھتے اور ہنستے ہون گے اور یہ استہزا پل صراط پر بھی ابن کثیر نے ذکر
کیا ہی یعنی جب مومن و منافق دونون ملے جلے پل صراط کی طرف چلین گے مومنین کو اللہ تعالی نور عطا
فرمائیگا منافق کہین گے ٹھہرو ہم بھی تمہاری روشنی سے اقتباس کرین اون سے کہا جائیگا اپنے
پیچھے پھر جاؤ وہین سے روشنی لے آؤ منافق سمجھین گے کہ جہان سے یہ روشنی لائے ہم بھی لائین اور
پھرینگے ۔ پھرتے ہی ایک دیوار کھڑی ہو جائیگی جو تھوڑی بہت روشنی دور سے دکھائی دیتی تھی
وہ بھی نرہی تاریکی مین ہلاک و تباہ ہونگے ۔ مظہری ۔ استہزا سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ دنیا مین
وہ تو سمجھے تھے کہ ہمنے مسلمانون کو دم دیا اگر یہ غالب و کامیاب ہونگے ہم بھی انکے شریک ہین اور

اللہ تعالٰے نے اپنے رسول کو فتحیاب کرتے ہی منافقین کا نفاق ظاہر فرما دیا ذلت خواری اکی رنا کامی ا کی طرف

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

وہی ہین کہ خریدے گمراہی ہدایت سے بس نہین بڑھی سوداگری انکی اور تھے نہ راہ پانیوالے

یعنی ان لوگون نے راہ راست چہوڑ دی اور گمراہی اختیار کی عقل جو ہر امر مین رہنما ہی قوت و عمر عزیز جو اصلاح احوال کے لیے عطا ہوئی دنیاوی فائدون نفسانی خواہشون کی خریداری مین صرف کی پس نہ اس سوداگری مین اونہین کچہ فائدہ ہوا کہ اپنے ارادون مین کامیاب ہوتے اور نہ وہ ان غلطیون سے مطلع ہونے والے ہین ورنہ ان خرابیون کی دفع کرنے کی تدبیر جانتے ہین ف اس ارشاد سے کہ (ضلالۃ یعنی کفر ہدایت یعنی ایمان سے خریدے) ظاہر ہی کہ استعداد ایمانیہ ہر بشر کو عطا کی گئی ہی اور وہ خواہ معاہدۂ روز ازل ہی کہ ہر انسان نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر لیا تہا یا عقل ہی جو بالطبع و بالذات ایمان کے رہنما ہی اگرچہ کدورت نفسانی و فریب شیطانی سے مغلوب کر دیجائے یا فیضان توفیق ازلی ہی جو ابر کرم کی طرح ہر اوسر اور اچھی زمین پر برس رہا ہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ

کہاوت اونکی مثل اوسکی ہی جسنے جلائی آگ بس جب چمکا دیا آگ نے گرداگرد اپنا

ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ

لیگیا اللہ روشنی اونکی اور چھوڑا اونہین تاریکی مین نہین دیکھتے

یعنی منافقین کی ایسی مثال ہی جیسے کوئی آگ جلائے اور اوسکی روشنی ہر طرف پہیل جائے اور امید ہو کہ سردی سے امن اندہیری سے نجات اصلاح طعام وغیرہ کے سامان غرض ہر قسم کی کارسازی ہوجائیگی دفعتہً غیب سے وہ روشنی جاتی رہی اور اندہیری مین ٹٹولتے بہکتے رہگئے یہان نیر بانی اسلام کو آگ سے تشبیہ دی جو آلۂ عذاب ہی اور گرداگرد کی روشنی معاملات ظاہر ہین کہ مسلمانون مین نشست برخاست شادی بیاہ غنائم مین حصے اون کے تلوارون سے حفظ حاصل ہوا مگر یہ صرف حالت جسمانی اور دنیاوی سے متعلق رہی نہ دل مین اثر ہوا نہ آخرت مین کام آئے پہر جب مسلمان غالب ہوئے اور غنیمتین آنے لگین دوست کامیاب دشمن ذلیل و خراب ہوئے اللہ نے اونکا نفاق اپنے پیغمبر کی زبان سے ظاہر کرکے بالکل محروم و خوار کر دیا اب کچہ سوجہہ نہین پڑتا حماقت و کفر کے تاریکی مین اودہر اودہر ٹھوکرین کہاتے اپنے منہ پیٹتے ہین پچہتاتے ہین ابن کثیر ابن عباس سے مروی ہی کہ قیامت مین ہر مسلم کو نور ملیگا خالص ہو یا منافق پہر منافقین کی روشنی مٹنے لگے گی

گمراہی کفر ... ایمان ... نور ایمان ... نور اسلام ... نفرت ... ۱۲

مومن گھبرا کر دعا کرینگے رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا اے رب ہمارا نور پورا اور کامل کر دے مفسرین باتفاق فرماتے ہین کہ یہ آیت منافقین کے شان مین نازل ہوئی مگر معالم مین ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود مراد ہین اسلیے کہ یہود قبل بعثت مشرکین سے کہا کرتے تھے کہ نبی موعود آتے ہین ہم اون کے ساتھ ہمیر جہاد کرینگے اور اللہ تعالی سے دعا کرتے کہ جلد پیغمبر آخر زمان آئین ہمارے اور مشرکین کے جھگڑے چکائین جب آپ تشریف لائے انکار کیا اون کی بیرونی روشنی سے کچھ نفع نہ دیا اندھیری مین بھٹکتے رہگئے **ف** یہ مثل یہود اور منافق دونون پر صادق آتی ہے

یعنی اون کے کفر و نفاق نے **صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ** کلمۃ الحق کے سننے اور کہنے سے اونہین روک دیا ہے دل کے
بہرے گونگے اندھے ہین پس وہ نہین رجوع کرتے
آنکھ عقل کی بینائی رکھتی ہے نہین کیونکر راہ پائین غلط کاری سے باز آئین در منثور مین مروی ہے کہ دو منافق مدینے سے بھاگے راہ مین پانی آیا گھٹا چھائی بادل گرجا بجلی کڑکی کبھی روشنی مین چلتے پھر اندھیری مین متحیر کھڑے ہو رہتے کانون مین انگلیان دیتے دلمین پچھتاتے کہنے لگے اگر بچے تو حضور سے بیعت جدید کرینگے جب پانی نکل گیا واپس آئے اور حضور مین توبہ کی اور پکے مسلمان ہو گئے بعض منافق ایسے بھی تھے کہ حضور کے دربار مین کانون مین انگلیان دے لیتے کہ احکام نہ سنین جسکے عمل کے ذمہ دار ہون بلیبالا قرآن مین اونکی مذمت ظاہر ہو جائے اور وہ سنین حق سبحانہ تعالی نے یہ واقعہ تمثیلاً نازل فرمایا

اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ
یا مثل مینہ کے ہے آسمان سے اوسمین اندھیری اور گرج اور بجلی رکھتے ہین اونگلیان اپنی

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَ اللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ۝
کانون مین بجلی سے بخوف موت کے اور اللہ گھیرے ہے کافرون کو

یا مثال اونکی ایسی ہے کہ مینہ کے جھڑی لگی ہو اور بدلی یا رات کی اندھیری چھا جائے اور بجلی چمکتی ہو بادل گرجتا ہو مینہ سے قرآن یا اسلام مراد ہے اور ابر سے من جانب اللہ ہونے کا اشارہ اندھیری سے مصائب صبر ایمان بالغیب۔ برق سے ہدایت نورانیت رعد سے احکام شدید عذاب کی وعید مراد ہے اس حالت مین جھوٹے مسلمان کافر کانون مین اونگلیان رکھتے تاکہ رعد کے صدمہ سے مر جائین تو جسطرح انگلیان اوس برق و باران سے بچا نہین سکتین یہ زبانی ایمان بھی اونہین مجاہدین کی تلوارون کی کاٹ اور ملائکہ کے عذاب کی مار سے نہ بچا سکیگا بلکہ مردانہ قدم جمانا اور ابر رحمت سے نفع اوٹھانا بکار آمد ہوگا۔ اور اللہ تو کافرون کو گھیرے ہوئے ہی ہے کہین

اوس سے بچ کر جا نہین سکتے ابر و رعد و برق و ظلمات مین ہلاک ہوتے ہین

یَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ

قریب ہی کہ بجلی اُوچک لے بینائی اونکی جب چمکے واسطے اونکے چلین اوسمین اور جب اندھیری کرے اونپر

قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ٹھہرین اور اگر چاہتا اللہ البتہ لیجاتا سماعت اونکی اور بینائی اونکی بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہی

یعنی نور اور غلبۂ اسلام یا غضب الٰہی اونہین اندہا اور بہرا بنانا چاہتا ہی جب کوئی آسان حکم نازل ہوا یا وعدۂ مغفرت و فتح کیا گیا یا مال غنیمت ہاتھ آیا منافق اوس کے ساتھ ہولئے اور اوس نور سے فائدہ اوٹھانیکا عزم کیا اور جب امتحان پیش ہوا یا احکام شدید مثل جہاد و قتال کے نازل ہوئے یا مصائب کا سامنا ہوا تو توقف اور تقاعد کرتے ہین جیسے ابن ابی منافق اپنے کئی سو آدمیون کے ساتھ جنگ اُحد سے پھر آیا مگر اللہ تعالیٰ نے اونہین چندی مہلت دی ہو کہ اونکی پوری شرارتین کھل جائین اور کوئی عذر و حجت باقی نہ رہے ورنہ اللہ چاہتا تو یہ اون کی وہ سبانہ یان حیل سازیان جنہین اپنی جان مال عزت کے سپر بنائی تھی کچھ بھی کام نہ آتین اون کی بینائی یعنی امن و راحت ابھی خاک مین ملا دیتا اور اس کے لیے برق و رعد کی ضرورت نہ تھی بلکہ چاہے آسمانی عذاب سے ہلاک کرے چاہے زمینی بلاؤن مین مبتلا فرمائے وہ تو ہر شے پر قادر ہی ابن کثیر اکثر مفسرین کے نزدیک مینہ سے شک کفر نفاق مراد ہی اور رعد سے وہ شے جو منافقین کا دل ہلا دے اور برق وہ جس سے اون کے دلون مین چمک پونہچی اور کانون مین انگلیان دینا کمال گھبراہٹ اور مجبوری کی طرف اشارہ ہی کہ کوئی آڑ اور بچاؤ نہین کر سکتے اسلیئے کہ انگلیون سے رعد و برق کا روک معلوم ہی اور "یکاد البرق" سے آیات قرآنی مراد ہین جو منافقین کی قلعی کھولتی ہین **مظہری** خالد بن معدان سے مروی ہی کہ پانی عرش سے آسمان دنیا پر بمقام (الاثرم) جمع ہوتا ہی - ابر پیتا ہی اور جہان حکم ہوتا ہی لیجاتا ہی **معالم** اکثر مفسرین نے روایت کی کہ رعد فرشتے کا نام ہی اور برق اوس کے کوڑے کی چمک ہی جس سے ابر کو ہنکاتا ہی جب غضبناک ہوتا ہی تو چنگاریان نکلتی ہین جسے صاعقہ کہتے ہین بعض روایت مین ہی کہ برق فرشتے کے آواز ہے بعض نے کہا فرشتے کی ہنسی ہے بعض نے کہا فرشتہ ہی **ربط** بعد ذکر مومنین و کفار و منافقین عموماً اپنی عبادت کا حکم دیا اور استحقاق کے دلائل بیان فرمائے

ع ۲ ۱۳

لے اضاءلہم مثال ایمان ہی کہ جب بھی ظاہر ہوا اونپر اطلاع پاتے مشو انہین فائدہ اٹھایا اذا اظلم علیہم یعنی اونپر اکفار ظاہری دینی تھی ۱۲ ابن کثیر

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ

ای لوگو بندگی کرو اپنی رب کی جسنے بنایا تمکو اور اونہین جو پہلے تھے تمسے

معالم کہا ابن عباس نے ایہا الناس سے مکہ والون کی طرف خطاب ہوتا ہی اور ایہا الذین امنوا سے مدینے والون کی طرف مگر یہان سب آدمی مراد ہین ف یہ باعتبار اکثر ہی کلیہ نہین کہا ابن عباس نے قرآن مین جہان لفظ عبادت ہی اوسکے معنے توحید کے ہین ف غالبا یہ وہان ہی کہ عبادت مطلوب و مامور بہ ہو ورنہ لا اعبد ما تعبدون مین یقینا توحید مراد نہین معالم خلق ایسی شئے کی ایجاد کو کہتے ہین جسکا مثل پہلے سے نہو اور اگلون سے تمام باپ دادے حضرت آدم تک مراد ہین ف اس آیت مین دلائل توحید و معبودیت و استحقاق الوہیت اس خوبی سے بیان ہوئے ہین کہ کسی منصف کو انکار نہو سکے اسلیے کہ ہر شئے اول وجود دوم پرورش و بقا کی محتاج ہی باقی ضرورتین نہین دونو امرون کی تابع ہین اور جب خلق و پرورش ہماری اور ہمارے باپ دادون کی اللہ تعالی کی طرف منسوب ہو چکی تو اسکی عبادت نکرنیکا کیا سبب اور دوسری طرف توجہ کی کیا ضرورت ربط جبکہ یہ استحقاق چاہتا تھا کہ خدمت و عبادت شکریے مین محسوب ہوا اور یہین آیندہ کسی فائدے کی امید نرہی ارشاد فرمایا

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

تاکہ تم ڈرو

کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ جس سے دوسرون پر بزرگی ملے اور انجام بخیر ہو جیسا کہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اللہ کے نزدیک زیادہ بزرگ وہی ہے جو بڑا متقی ہو اور فرمایا والعاقبۃ للتقوی آخر کار بہتر کامیابی تقوی سے ہی سیبویہ کے نزدیک لعل و عسی اگرچہ بمعنی امید کے آتا ہی مگر کلام الہی مین لزوم و یقین کا فایدہ دیتا ہی معالم اسلیے کہ کریم جب امید دلاتا ہی تو اوسی وعدے کی طرح وفا کرتا ہی ربط جبکہ کفار دو خالقون کے قائل نہ تھے صرف اسباب پرورش مین غیرون کو معین جانتے تھے لہذا فرمایا کہ آسمانی تاثیرین اور زمینی وسائل اللہ کی طرف سے ہین

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

جسنے بنائی واسطے تمہارے زمین فرش اور آسمان چھت اور اوتارا ابر سے مینہ

فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ

پھر نکالا بسبب اوسکے پھلون سے کہانا واسطے تمہارے

یعنی وہ اللہ جسنے تمہارے لیے زمین کا فرش اور آسمان کی چھت بنائی اور ابر سے پانی برسایا جسکے ذریعے سے طرح طرح کے پھل اور چارے پیدا کیے تاکہ تم اور تمہارے جانور کہائین معالم جعل یعنی خلق اور فراش بچھونا یا اندازیا بچھونا یعنی زمین ایسی نہین بنائی کہ ٹھہرنیکو ناگوار ہو اور بناء سے اونچی چھت مراد ہی اور من السماء سے ابر

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

پس مت ٹھہراؤ واسطے اللہ کے شریک حالانکہ تم جانتے ہو

جب ایسی پرورش اور یہ قدرت ہی تو نہ سمجھو اللہ کا شریک اور مثل قرار دو اللہ کی طرح معبود یا قادر یا حاضر و ناظر جب تم اور تم جانتے ہو کہ حقیقت اور حقیقت اللہ ہی کے لیے ہی سوا ان مجازی وسائل اور باطل معبود و شریکوں ان کو نظر کرنے سے ہے ضابطہ بعد اثبات توحید و معبودیت نبوت و قرآن کا ثبوت قطعی دلائل سے فرمایا

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

اور اگر ہو تم شک مین اوس سے کہ اوتارا ہمنے بندے پر اپنے تو لاؤ کوئی سورت مثل اوسکے

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور پکارو حمایتی اپنے سوای اللہ کے اگر ہو تم سچے

باوجود ان کھلے دلائل کے تمکو قرآن مین شک ہی جو ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور جانتے ہو کہ وہ اللہ کا بھیجا ہوا نہین بلکہ محمد صلعم دل سے گڑھ لاتے ہین تو کوئی چھوٹی سورت قرآن کی مثل بنا لاؤ اور اس کام مین اپنے معبودون یا حمایتیون اور ہمنشینون کو بھی بلاؤ اگر سچے ہو تو ایسا کرو معالم سورت قرآن کا وہ ٹکڑا جسکا اول و آخر معلوم و معین ہو اور کہا گیا کہ سورت بلند مکان کو کہتے ہین اور قرآن کے حصون کا نام سورت اسلیے ہوا کہ ہر سورت کی تلاوت سے قاری کو مرتبہ بلند ملتا ہی اور جب قرآن پورا ہو جاتا ہی تو اون مقامات علیا کی تکمیل ہو جاتی ہی مِّنْ مِّثْلِهٖ سے خواہ قرآن مراد ہی خواہ آنحضرت یعنی محمد صلعم کے ایسے بے لکھے پڑھے سے ایک سورت قرآن کی بنوا لاؤ ف یہ آیت اثبات قرآن و نبوت مین دلیل مسکت و معجزہ باقی ہی جسکا انکار منکرین سے بھی نہین ہو سکتا اسلیے کہ عرب شعر و سخن مین یگانہ فصاحت و بلاغت مین مشہور زمانہ تھے پھر بھی زبان نہ کھل سکی اگرچہ ایسے ایسی غیرت انگیز اشتہار کئے بار ہوئے چنانچہ قرآن مین کئی مقام پر اسی قسم کے دعوی مذکور ہین اور سچ تو یہ ہی کہ ایسا زبردست اور عام دعوی سوائے ذات قادر و علیم کے کسی سے صحیح نہو اور نہ اب ممکن ہے

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

پس اگر نہ کیا تمنے اور ہرگز نکر سکوگے تو ڈرو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا جن وانس اور پتھر ہین

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

تیار کی گئی ہے واسطے کافرونکے

یعنی اگر تم قرآن کی سی سورت نہ بنا سکے اور ہرگز نہ بنا سکوگے تو اوس آگ سے بچنے کی تدبیر کرو یعنی ایمان لاؤ جسکے ایندھن گنہگار آدمی اور بت یا پتھر ہین اور کافرون کے لیے پہلے ہی سے تیار کی گئی ہی معالم فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا یعنے زمانۂ گذشتہ مین وَلَنْ تَفْعَلُوْا یعنی آیندہ زمانے مین ہر زمانے کی نفی اسلیے کی کہ عجز اچھی طرح ظاہر ہو جائے

ابن عباسؓ اور اکثر مفسرین نے کہا کہ حجارہ سے گندہک مراد ہی جسمین بھڑک زیادہ ہوتی ہی ابن جریر
کہا مجاہد نے کہ پتھر گندہک کے ہین مردار سے زیادہ بدبودار اور کہا بعضون نے کہ تمام پتھر مراد ہین
اور اس سے آتش دوزخ کی شدت و عظمت ظاہر ہوتی ہی اور کہا گیا کہ حجارہ سے بت مراد ہین اسلیے
کہ بت اکثر پتھر سے تراشے جاتے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم اور جنہین تم پوجتے ہو غیر خدا کے
دوزخ کے ایندہن ہین **ف** حجارہ کی تفسیر مین تینون قول ہین بت نص قرآن سے اور پتھر نفت
سے اور گندہک حدیث سے اور مطابقت یون ہی کہ آگ بھڑکانے کے لیے گندہک اور عذاب و عبرت
و ذلت کفار کے لیے بت اور اونکی اصل یعنی پتھر اور کفار ہمیشہ جہنم بنا لیے جائین چنانچہ ابن مسعودؓ نے
اسی آیت کے تحت مین فرمایا کہ یہ پتھر گندہک ہین آسمان و زمین کے ساتھہ پیدا ہوئے اور کافرونکے
لئے مہیا کے گئے ۔ اور محمد ہاشم سے مرفوعاً مروی ہی کہ جب یہ آیت اوتری آپ نے اصحاب کو سنائی
ایک نوجوان بیہوش ہو کر گر پڑا حضور نے بکمال شفقت و ترحم اوسکا سر گود مین رکھہ لیا تھوڑی دیر بعد
ہوش آیا آنکھہ کھولتے ہی پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون وہ پتھر کیسا ہی فرمایا یہ غشی
تجھے کافی نہ تھی ایک پتھر اگر اوسکا رکھا جاوے پہاڑون پر تو وہ سب پگھل جائین
اور ایسا ہی ایک پتھر اور ایک شیطان ہر آدمی کے ساتھہ ہوگا ۔ (ترغیب)

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ
اور خوشخبری سنادو اونھین جو ایمان لائے اور کین نیکیاں کہ واسطے اونکے باغ ہین

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
جاری نیچے اونکے نہرین جب دیجاتی ہی اونمین سے (جنت کے) پھل

رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ
رزق کہتے ہین یہ وہ ہی کہ دیے گئے تھے ہم پیشتر سے اور دیے جاوینگے وہ پھل ہمصورت

یعنی اے محمد جو آپ کو ہمارا رسول اور قرآن کو ہماری کتاب مانتے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اونہین
خوشخبری سنا دیجیے کہ اون کے واسطے جنتین ہین جنکے تلے نہرین جاری جب اون بہشتون سے مومنین
کو کوئی میوہ دیا جائیگا کہینگے یہ تو وہی ہے جو اس سے پہلے ملا تھا **معالم** معاذ نے کہا کہ عمل صالح
وہ ہی جسمین چار باتین ہون ۱ علم ۲ صبر ۳ نیت ۴ خلوص ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ عمل
صالح سے یہان مراد ادائے فرائض و حقوق عباد ہین جیسا کہ روایت کی بخاری اور مسلم نے
ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے آپ وہ کام بتائین جن کے

ف من تحتہا سے مراد یہ ہے کہ درختون اور مکانون مین نہرین جاری ہین ۱۲
ف عمل یہ جانکر کرین خدا کی رضا اور حکم ہے بغیر ناشکری ... یعنی ... رضا کا ... تعمیل حکم مقصود ہو ۱۲

کرے سے جنت مین داخل ہون فرمایا اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا شریک نکر اور فرض نماز پڑہ اور
زکوۃ دے اور روزے رمضان کے رکھ **ف** جنت عوض ہی ایمان کا مگر عمل صالح سے دو فائدے
ہین ۱ یہ کہ ابتدا مین بھی اوسپر عذاب نہو ۲ یہ کہ مدارج علیہ عطا ہون - اور کفر سے خلود نار کا مستحق
ہوجاتا ہی گناہون سے عذاب زیادہ ہوتا ہی اور مومن عاصی اگرچہ ابتدا دوزخ مین جائے مگر
ہمیشہ نرہیگا جنات جمع جنت باغ **عزیزی** جنتین آٹھ ہین ۱ فردوس جسمین قسم قسم کی پہول ہین
اور یہ عرش کے تلے ہی ۲ عدن (ہمیشہ رہنے والی) ۳ جنت الماوی جائے پناہ ۴ خلد ۵
دار السلام (سلامتی کا گہر) ۶ دار المقام (جائے قیام) ۷ علیین ۸ جنات النعیم (عیش
ونعمت والے باغ) **درمنثور** ابو ہریرہ نے کہا یا رسول اللہ جنت کا بیان کیجیے فرمایا ایک اینٹ
سونے کی ایک اینٹ چاندی کی - موتی کی کنکریان - زعفران کی مٹی - مشک کا گارا جو اوس مین
داخل ہو مزے اوڑائے کبھی ملول نہو ہمیشہ رہے موت نہ آئے نہ اوسکے کپڑے مین کہنگی کا دخل ہی
نہ شباب مین ضعیفی کا ذکر امام منذری نے انس سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ نے جنت عدن اپنی قدرت سے پیدا کی ایک اینٹ سفید موتی کی ایک اینٹ یاقوت سرخ کی ایک اینٹ
زبرجد سبز کی گارا مشک کا گہاس زعفران کی کنکریان موتی کی اور مٹی عنبر کی پہر کہا اوس سے باتین کر
عدن نے عرض کیا قد افلح المومنون ایمان والے رستگار اور کامیاب ہوئے پہر فرمایا اللہ عزوجل
نے قسم ہی اپنی عزت وجلال کی تجہمین بخیل میرا ہمسایہ نہوگا - اور فرمایا کہ جنت مین ایک کوڑا رکہنے
کے یا بالشت بہر جگہہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہی انہار جمع نہر - **ترغیب** ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی نہرین مشک کے پہاڑون سے نکلی ہین ابن عباس
سے مروی ہی کہ ہمنے آنحضرت سے پوچہا کیا جنت کی نہرین گہرائی مین بہتی ہین فرمایا نہین وہ زمین کے
اوپر بہتی ہین نہ ادہر بانی جاتا ہی نہ اودہر فرمایا کہ جنت مین دریا ہی پانی کا اور دودہ کا اور شہد کا
اور شراب طہور کا اوسی سے نہرین نکلی ہین **درمنثور** ابن عباس سے منقول ہی کہ بیذخ نامی
ایک نہر جنت مین ہی اوسپر یاقوت کے خیمے ہین اوسمین لڑکیان اوگتی ہین جنتی کہین گے آؤ بیذخ پر
چلین جب جائینگے وہ لڑکیان خوش ادائیان کرینگی پہر جس مرد کو وہ اچہی معلوم ہونگی اونکا پونہچا
پکڑ لیگا وہ ساتہہ ہو لینگی اور دوسری وہین اوگ آئینگی - ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ جنت کی
لنبائی مین ایک نہر ہی دو رویہ باکرہ عورتین آمنے سامنے کہڑی ہین نہایت خوش آیند آواز سے
گا رہی ہین جنتی سنکر جانینگے کہ جنت مین کوئی لذت اسکے برابر نہین - لوگون نے کہا اے ابو ہریرہ

وہ راگ کیا ہی فرمالتسبیح والتقدیس - انس رضہ سے مروی ہی کہ جنت مین ایک نہر ہو اوسپر سونیکا شہر آباد ہی
ستر ہزار دروازے سونے چاندی کے ہین یہ اہل قرآن کے لیے ہی (علاوہ اسکے کوثر و سلسبیل وغیرہ
انہار جنت کا ذکر اپنے اپنے موقع پر آئیگا) اور اہل جنت کا یہ کہنا کہ یہ میوے وہی ہین جو پہلے ملے تھے
ابن کثیر نے ابن عباس وابن مسعود اور کئی اصحاب سے روایت کی ہی کہ مراد ثواب عمل ہی یعنے یہ
وہی ہین جو نیک کام ہمنے دنیا مین کیے تھے - یا یہ کہ دنیا مین بھی اسنے رنگ و صورت کے میوے
ہمکو ملا کرتے تھے یا جنت مین جو میوے اس سے پہلے عطا ہوئے تھے وہ بھی ایسے ہی تھے جیسا کہ
یحیی بن ابی کثیر سے مروی ہی کہ بہشتی لڑکے میوے لیئے ہوئے بہشتیون کے آس پاس پہرتے ہین جب
کوئی میوہ کہا لیتے ہین تو پہر ویسا ہی میوہ وہ لڑکے دیتے ہین بہشتی کہتے ہین یہی تو تمنے ہمین پاہا نیچے
کہتے ہین کُلُوْا فَاللَّوْنُ وَاحِدٌ وَالطَّعْمُ مُخْتَلِفٌ کہاؤ رنگ الکسان اور مزے جدا جدا ہین

یعنی بہشتیونکو حورین حیض سے پاک ملینگی اور جنتی

وَلَهُمْ فِيهَآ أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ

اور واسطے انکے اوسمین (جنت) جوڑے پاک ہین اور وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

دنیا کی عورتین حیض و نفاس ہمیشہ جنت مین رہینگی

ف ازواج کا لفظ مرد اور عورت دونون کو شامل ہی یعنی مردون کو دنیا کی عورتین اور حورین اور عورتونکو
مرد ملینگے **ترغیب** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنی جنتی کو
بہتر حورین دنیا کی بیبیون کی علاوہ ملینگی - اور عبداللہ بن ابی اوفی نے آنحضرت سے روایت کی ہی
کہ پانچسو حورین اور چار ہزار کنواری عورتین اور آٹھ ہزار ثیبہ عورتین عطا ہونگی - انس نے آنحضرت
سے روایت کی کہ اگر ایک جنت کی عورت زمین کی طرف جہانکے تو زمین سے آسمان تک نور اور خوشبو
سے بہر جائے - اور جنتی عورت کی سر کی اوڑہنی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہی - **طہارت** سے مراد یہ ہی
کہ حیض نہ آئیگا باوجود مباشرت و ہمبستری کے جنابت نہوگی پاخانہ پیشاب تہوک ناک وغیرہ سے بالکل
پاک و صاف ہونگے - مسلم مین ہی کہ کہانے کے بعد ڈکار آجائیگی - **معالم** بری عادتین برے اخلاق سے
جنتی پاک ہونگے - اور خالد سے مراد یہ ہی کہ جنت اور اوسکے رہنے والے نہ کبہی فنا ہونگے نہ کبہی
اوس سے جدا - **ترغیب** حضرت علی نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ایک مقام ہی
جہان حورین جمع ہوکر گائینگی نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ ہم ہمیشہ رہنیوالیان ہین نہین فنا ہونگے نَحْنُ النَّاعِمَاتُ
فَلَا نَبْأَسُ ہم چین کرنیوالیان ہین ملول و رنجیدہ نہونگی - نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ ہم خوش
رہنیوالیان ہین ناخوش نہونگی طُوبَىٰ لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ مبارکبادی اوسی جو ہمارے لیے ہی اور ہم اوسکے لیے
ربط جمہور مفسرین نے کہا جب منکرین قرآن کے جواب سے عاجز ہوئے تو کہنے لگے کہ اگر

اللہ کا کلام ہوتا تو یہ ناچیز اور رکیک مثالین نہوتین جسطرح آگ اور مینہ کی مثال یا سورۂ عنکبوت مین مکڑی کے مثل اور سورۂ حج مین مکھی کی نظیر اللہ تعالی نے اون کو زعم باطل کی تردید فرمائی

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ

بالتحقیق اللہ نہین شرماتا یہ کہ بیان کرے مثل کوئی مچھر ہو یا وہ شی کہ زیادہ ہو اوس سے پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے جانتے ہین

أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ

کہ وہ ہر آئینہ حق ہے رب سے اونکے اور وہ لوگ جو کافر ہوے کہتے ہین کیا ارادہ کیا اللہ نے اس مثل سے گمراہ کرتا ہے اوس سے (قرآن کے)

كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۝ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

بہتونکو اور راہ پر لاتا ہے اوس سے بہتونکو اور نہین بہکاتا اوس سے مگر نافرمانونکو جو توڑتے ہین وعدہ اللہ کا بعد مستحکم کر چکے

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

اور قطع کرتے ہین اوسے کہ حکم دیا اللہ نے ساتھ اوسکے یہ کہ ملایا جاے اور فساد کرتے ہین زمین مین وہی گھاٹا پانیوالے ہین

اللہ شرماتا نہین کہ کوئی مثال مچھر کی یا اوس سے جسم مین یا ضعف مین زائد چیز کی بیان کرے ایمان والے جانتے ہین کہ یہ مثال اللہ کے پاس سے حق ہے اور کافر کہتے ہین اللہ نے اس مثل سے کیا مراد لی ہے اللہ قرآن کے انکار اور گستاخی سے بہتونکو گمراہ کرتا ہے اور اتباع و تعظیم سے بہتونکو رہنمائی فرماتا ہے

ف ۱ امر حق اگرچہ حقیر اور عام خیالون مین رکیک ہو مگر اظہار اور اختیار مین شرم و عار نچاہیے ۲ اسرار و احکام الٰہی مین گفتگو اور اشتباہ موجب حرمان و خسران ہے اور قرآن سے اونہین کو بہکاتا ہے جو نافرمان ہین اللہ سے عہد باندہکر توڑتے ہین اور جس کے ملانیکا حکم کیا ہے اوسے قطع کرتے ہین یہی لوگ گھاٹا پانے والے ہین۔ یعنی قرآن گمراہ کرنے کے لیے نہین بلکہ وہ ہدایت ہے مگر یہ بدنصیب اپنی بداعمالیون سے گمراہ ہو جاتے ہین۔ بہکانے سے مراد یہ ہے کہ توفیق خیر نہ عطا کی کفر و ضلالت کے سامان مہیا کر دیے اور اپنی طرف نسبت اسلیے کی کہ انتقام کامل و تذلیل تمام ہو **فاسق** (اطاعت سے باہر ہونیوالا) **مظہری** فاسق سے خواہ کافر مراد ہین یا گناہ کبیرہ پر اصرار کرنے والے **اللہ کا عہد** توریت و انجیل کی وہ خبرین جو آنحضرت کی نبوت اور اطاعت کے باب مین تہین۔ یا توحید اور ایمان کی عہد شکنی یہ ہے کہ محکمات قرآن و سنت سے انکار یا اونکی تحقیر کرے **ان یوصل** بہ سے صلۂ رحم اقارب سے احسان مراد ہے یا یہ کہ سب پیغمبرون پر ایمان لاؤ یا کتاب و سنت دونوکو پورا پورا مانو مثل یہود و نصاری کے بعض پیغمبر ونسے

انکار اور بعض کتاب پر عمل نکرو یا قتل فرقہا سے ضالہ خوارج و روافض و نواصب کے قرآن و حدیث مین ایسے معنی نہ پہناؤ کہ محکمات مین تخالف و تعارض پڑجاسے اپنے ایمان و اعمال کو صحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملائے رہو تفسیر کبیر مومنین سے اتصال و اتحاد کفار سی قطع و عناد مراد ہے
ف جسطرح عہد شکنی کے مراتب مختلف ہین ہدایت و ضلالت کے مراتب بہی متفاوت ہین

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ

کیونکر انکار کروگے ساتہ اللہ کے حالانکہ تھے تم بیجان پہر زندہ کیا تمہین پہر ماریگا تمکو پہر

يُحْيِيكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

زندہ کریگا تمکو پہر اوسکی طرف پہروگے تم

اللہ تعالی سے تم کفر کیونکر کروگے جسم عطا کی زندہ کیا پہر اریگا پہر زندہ کریگا بیجان یا مضغہ گوشت تہی اونہی جان پہر اوسکے حضور مین جانا ہوگا ایسے زبردست قدرت والے بے غرض احسان کرنیوالے سے کفران نعمت حق پوشی کسی فہمیدہ آدمی سے ہو ہی نہین سکتے

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوٰى

وہی ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے جو ہے زمین مین سبکا سب پہر قصد کیا

اِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

طرف آسمان کے پس درست کیا اونہین سات آسمان اور وہ ہر شی سے خبردار ہے

وہی ایسا ہے جسنے تمہارے نفع کے لیے تمام چیزین زمین کی پیدا کین پہر آسمان کی طرف قصد کیا اور سات آسمان بنادئے اور سب کچہ جانتا ہے۔ پہلا احسان آغاز و انجام سے متعلق تہا دوسرے مین درمیانکی حالت بیان کی اسلیے کہ زمینی چیزین اور آسمانی تاثیرین انسان کی زندگی سے متعلق ہین پہر ظاہر کردیا کہ جب اللہ تعالی آسمان بنانے پر قادر ہے اور تمام چیزون سے خبردار تو کیا تمہارے جلانے سے عاجز اور تمہارے اعمال سے غافل رہسکتا ہے ف انسان کے فائدے اگرچہ آسمان سے بہی تعلق رکہتے ہین فرشتون کے انتظام تدبیر عالم۔ آسمانی تاثیرین رات۔ دن۔ باران تبدیل موسم وغیرہ مگر زمین کا ذکر اسلیئے فرمایا ۱ زمینی فائدون پر معا نظر پہونچ جاتی ہے ۲ آسمانی مخلوق کسیکی مملوک نہین ہوسکتی اور زمینی چیزین سب کی سب انسان کے مملوک ہین ش ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اشیاء زمین کے بعد آسمان بنایا گیا حالانکہ دوسرے مقام پر فرمایا والارض بعد ذلك دحاها زمین آسمان کے بعد پہیلائی جواب اسکا در منثور مین ہے کہ مراد خلق سے تسخیر ہے یعنے ان سب کو تمہارا مطیع و مملوک کردیا عزیزی خلق سے مراد اندازہ ہے یعنے تمہارے لئے معین و مقدر کردیا پس تقدیم و تاخیر سے اس آیت کو تعلق نہین رہا ف اسمانون مین عرش و کرسی کا شمار

[illegible] آسمان [illegible] لطیف [illegible] کرسی و عرش [illegible] مشہور ہے عبد اللہ
بن عمر سے منقول ہے حق تعالی نے پہلے پانی پیدا کیا اور اپنا عرش اوسپر رکھا پھر ہوا بنائی [illegible] پانی میں [illegible] لگا [illegible]
حرارت اور حرارت سے دہوان اور دہوئین سے آسمان پیدا کیے تلچھٹ سے زمین زمین سے پہاڑ
بنائے الجبال تک ابن عباس نے فرمایا زمین سات ہین طبقہ اول مین آدمی - دوم مین ہوا - سوم مین
جہنم کے پتھر - چہارم مین جہنم کی گندھک پنجم مین جہنم کے سانپ ششم مین بچھو ہفتم مین ابلیس اور اوسکا لشکر ہے
اور ابن عباس سے دوسری روایت ہے کہ چوتھی زمین مین جن ہین اگر ظاہر ہون تو کثرت سے آفتاب
کو چھپا لین اور ہر کنارے پر اللہ کی مہر ہے اور فرشتہ محافظ ہے مشہور عباس فرماتے ہین آپ نے فرمایا
جانتے ہو زمین سے آسمان تک کسقدر فاصلہ ہے بیٹھے کہا واللہ ورسولہ اعلم فرمایا پانچسو برس کی
راہ اور ہر آسمان اسیقدر گندا ہے ایک آسمان سے دوسرے تک اسیقدر فاصلہ اور اسی قدر مثانی ساتوین
آسمان پر ایسی ہی دو دریا جنکی گہرائی پانچسو برس کی راہ اوسپر آٹھ بکرے کوہی ہین جنکے زانو سے
کھر تک پانچسو برس کی راہ اوسپر عرش ہے اوسکے اعلی و اسفل مین اسیقدر بُعد اوسپر حق جل علا اپنے
بندون کے اعمال سے خبردار - ایک روایت مین ہے کہ آسمان پر کرسی اوسپر پانی اوسپر عرش ہے
ربیع ابن انس سے مروی ہے کہ آسمان اول رُکی ہوئی موج ہے - دوسرا شفاف تیسرا لوہے کا چوتھا تانبے کا
پانچوان چاندیکا چھٹا سونیکا ساتوان یاقوت سرخ کا - اوسپر نور کے صحرا - اور ملک سوکل حجابات
کا نام میطاطروس ہے اور سلمان فارسی سے منقول ہے کہ پہلا آسمان زمرد سبز کا ہے نام اوسکا رقیعا
دوسریکا نام ازقلون سفید چاندیکا تیسریکا نام قیدوم سرخ یاقوت کا چوتھے کا نام عونا
چلکتے ہوئے موتی کا ہے پانچوین کا نام دبقا ارسرخ سے بنا ہے چھٹے کا نام دفنا زرد یاقوت کا ہے
ساتوین کا نام عربا نور کا آسمان ہے اور فرمایا علی نے کہ پہلے کا نام رقیع اور ساتوین کا
صراح ہے ربط پھر ان تمام احسانون کے بعد اون نعمتون کا ذکر کیا جس سے
انسان تمام مخلوق پر فائق ہو گیا اور وہ احسان جسپر ایک جان کیا ہزار جان قربان ہے

اے خدا قربان احسانت سوم + اینچہ احسانست قربانت سوم

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

اور جب کہا رب نے تیرے فرشتونکو مین بنانیوالا ہون زمین مین نائب

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ

کہا کیا بنائیگا اوسمین وہ کہ فساد کرے اوسمین (زمین مین) اور گرائے خون

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

اور ہم تسبیح کرتے ہین تیرے حمد کی اور پاکی بیان کرتے ہین تیری کہا اللہ نے مین خوب جانتا ہون جو تم نہین جانتے

ای حبیب آپ ہماری نعمتین یاد کرین اور ہمارے بندون کو بھی یاد دلائین کہ جب تیرے پروردگار نے فرشتون سے کہا ہم زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بنائینگے وہ تعجب سے بولے کیا تو ایسے شخص کو بنائیگا جو گناہ اور خونریزی اور فساد کرے ہم تو تیری تسبیح اور حمد اور تقدیس کرتے ہین فرمایا جو ہم جانتے ہین تم نہین جانتے کہ اسمین کیا حکمت ہی اور اونکی عصیان مین کیسی طاعت **شعر** درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ٭ ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیان ٭ **معالم** زمین و آسمان بنانے کی بعد فرشتون کو آسمان پر رکھا جنون کو زمین مین بسایا بعد مدت دراز جنون سے بغض حسد ظلم فساد بغاوت ظاہر ہوئی اللہ تعالی نے فرشتون کا گروہ بھیجا جنکا سردار عزازیل تھا جنون پر جہاد ہوئے مارے گئے زمین چھوڑکر دریاؤن اور پہاڑون کی طرف بھاگے ۔ یہ فرشتے خزانہ دار جنت تھے اسلیئے انکا نام ۔ جن ہوا عزازیل کو زمین اور پہلے آسمان کی بادشاہت ملی کبھی جنت مین عبادت کرتا کبھی آسمان پر کبھی زمین مین ۔ رفتہ رفتہ اسے تکبر پیدا ہوا کہ میرے برابر کون ہی کسی یہ سلطنت اور عزت ملی ہی حق جل وعلی کا فرمان جاری ہوا کہ ہم زمین مین اپنا نائب خلیفہ بنائینگے فرشتے تعجب سے کہنے لگے حق تعالی حکیم ہی اور بری باتون سے ناخوش ایسے مخلوق کو کیونکر خلیفہ کرے گا جو فساد و گناہ کریگی رہی عبادت وہ ہم کر ہی رہے ہین مفسرین باتفاق فرماتے ہین کہ یہ قول ملائکہ کا بوجہ حسد و اعتراض کی نہ تھا بلکہ اس حکمت کو نہ سمجھے پوچھنے لگے **ف** بیشک یہ عطیہ عظمی کہ زمین و آسمان کا شاہنشاہ ایک خاکی نژاد کو اپنے احکام جاری کرنے والا اپنی کمالات کا آئینہ محرم اسرار مخصوص بارگاہ بنالی کسی طرح خیال مین نہ آسکتا تھا ملائکہ کو تعجب ہوا تو کیا عجب ہی **ابن کثیر** ملائکہ نے حضرت آدم کو نہین کہا کہ یہ مفسد ہونگے بلکہ یہ کہا کہ خاکی نژاد کی شان سی ہی کہ فساد و عصیان کری لطیفہ جوہر خاک کو شرف خلافت اسلیئے عطا ہوا کہ کثافت قابل فیضان اتم و لائق تحمل نورانیت ہی جیساکہ قاضی ثناء اللہ رح تفسیر مظہری مین اکابر صوفیہ سے نقل کرتے ہین کہ نور آفتاب کا فیض مین پاک کامل و ذاتی ہی بوجہ کمال کثافت کے اور آب و ہوا و آتش پر صفاتی اسلیئے کہ اونمین مادہ کثافت کم ہی اور اجرام علویہ بوجہ کمال لطافت کے صرف سایہ و عکس نورانیت سے مستفیض ہوسکتے ہین پس جبکہ جسم آدم عناصر سفلی سے اور اخلاق اوسکے عالم ملکوت سے اور روح اوسکی عالم امر و نور سے ہی ہر قسم کی فیضان کا مستحق اور قابل قرار دیا گیا تمائب اس کثافت کی چمک دیکھو ٭ جامی انسان عرش تک دیکھو

فرمایا بعض مفسرین نے کہ حق تعالیٰ ہمسے بہتر مخلوق نہ پیدا کریگا اور ہم ہی توعلم ہمارا اوس سے بڑا ہوگا
اسلیے کہ جو ہم دیکھ چکے ہیں اوسنے نہیں دیکھا لہذا علم ہی کا امتحان پیش ہوا تاکہ زعم باطل اوٹھ جاوے
ذکر آدم ثعلبی نے کہا کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا
کرنا چاہا عزرائیل کو حکم دیا کہ مشت خاک حاضر کرو آپنے ہر مقام سے مٹی لیکر پیش کی (اسیوجہ سے
اولاد آدم نیک و بد کالے گورے ہر قسم کے ہوتے ہیں) پھر وہ مٹی پانی سے خمیر کی گئی اور چالیس
سے فرمایا کہ صاف مٹی قلب زمین سے لاؤ جبرئیل امین آنحضرت کی قبر شریف کی مٹی لے گئے آب تسنیم
سے گوندھی گئی اور جنت کی نہروں میں غوطے دلوائے اور آسمانوں اور زمینوں میں پھرائی گئی آپ کو
فرشتوں نے آدم سے پہلے پہچان لیا پھر یہ آدم کی مٹی کے ساتھ ملا دی گئی اور جسم شریف آدم کا
تیار کیا گیا پھر روح عطا فرمائی اور بہشتی پوشاک پہنائی اور نور محمدی آپ کی پیشانی پر چمکایا پھر تخت پر
بٹھا کر فرشتوں نے آسمان کے عجائبات دکھائے یہ سیر سو برس میں تمام ہوئی پھر ایک گھوڑا مشک کا
بنایا گیا جسکا نام (المیمون) تھا بازو اوسکے موتی مونگے کے جبرئیل نے لگام لی داہنی طرف میکائیل
بائیں جانب اسرافیل حضرت آدم سوار آسمانوں کی سیر فرماتے رہے فرشتے انہیں سلام کرتے اور یہ فرشتوں کو
کنیت آپکی جنت میں ابو محمد ہے اور دنیا میں ابوالبشر ہے پھر علم اسماء کی تعلیم ہوئی اسیکو ملائکہ نے
ابن ماجہ نے جابر سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں نے کہا اے اللہ
آدم کھاتے پیتے نکاح کرتے ہیں سوار ہوتے ہیں انہیں دنیا عطا کر ہمیں آخرت ارشاد ہوا کیا جسے
ید قدرت سے بنایا اپنی روح پھونکی وہ اوس مخلوق کے برابر ہو جائیگا جسے صرف کن سے پیدا کر دیا

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ
اور سکھا دیے آدم کو نام سب پھر پیش کیں وہ چیزیں فرشتوں پر پس فرمایا بتادو تم مجھے نام
هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ
انکے اگر ہو تم سچے بولے فرشتے پاک ہے تو نہیں ہمکو علم ہمیں مگر جو سکھایا تونے ہمیں بیشک تو
أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ
دانا ہے پختہ کار کہا اے آدم بتادو تم انہیں نام انکے پس جب بتادیئے (آدم نے) انہیں نام انکے فرمایا
أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝
کیا نہیں کہا تھا میں نے تمسے بیشک میں خوب جانتا ہوں اسرار آسمانوں اور زمین کے اور جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

پھر آدم کو سب نام سکھا دیئے اور وہ چیزیں فرشتوں کے سامنے پیش کیں اور کہا ان کے نام ہمیں بتادو

اگر تم سچے ہو فرشتے بولے تو پاک ہے ہمین تو وہی معلوم ہے جو تو نے بتایا اور تو ہی دانا و پختہ کار ہے
فرمایا اے آدم تم انہین بتادو (تاکہ ہماری حکمت بالغہ و عطیات عالیہ اچھی طرح ظاہر ہون) آدم نے
اون کے نام بتا دیے تو فرمایا اے فرشتو ہمنے نہین کہا تہا کہ ہم زمین و آسمان کے اسرار مخفی جانتے ہین
اور جو تم ظاہر کرو اور جو دل مین چھپاؤ اوس سے بہی آگاہ ہین **مظہری** ابن عباس نے کہا کہ
جب جسد آدم تیار ہوا کئے اور طائف کے درمیان مین ڈالدیا گیا ابلیس ادہر نکلا اور منہ سے گھسا
نیچے سے باہر آیا اور فرشتون سے کہا اگر یہ تم سے افضل بنایا گیا اور اسکی اطاعت کا تمہین حکم ہوا
تو کیا کروگے بولے فرمانبردار رہینگے ابلیس نے جی مین کہا مین اسپر غالب ہوا تو اوسے ہلاک کرونگا
اور مطیع بنایا گیا تو اطاعت نکرونگا اسلیے فرمایا کہ فرشتونکا قول ظاہر اور ابلیس کی نیت مخفی ہمین معلوم ہے
مفسرین ابن عباس اور مجاہد اور قتادہ سے روایت کرتے ہین کہ آدم کو علم لغات ۔ یا تمام چیزونکے
نام ۔ جو کچھ ہونیوالا تہا یا فرشتون کے نام سکہائے گئے تھے **مظہری** صرف علم لغات و اسما سے
یہ فضیلت و اختلاف خلاف قیاس ہے حالانکہ فخر عالم و آدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لغت معلوم
نہ تہے اور خود فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ تم لوگ دنیاوی کام خوب جانتے ہو ہان وہ
تعلیم اسماے صفات باریتعالی کے ہوگے جو سرمایہ نفاخر و خزانہ فضائل ہے **ف** ملائکہ سے یہ ارشاد کہ
ہمین بتادو عاجز کرنے کے لیے ہے اور آدم سے یہ ارشاد کہ انہین سکہاؤ بغرض اظہار کرامت آدم
و شاگردی ملائکہ ہوا اور خود امتحان نلیا تاکہ اضطراب و سکوت ہو **ف** اس آیت سے تین امر ثابت
ہوے ۱ علم افضل ہے عمل سے اسلئے کہ فرشتون نے تسبیح و تقدیس پر ناز کیا اور آدم کی طرف سے
فضل علمی پیش ہوا ۲ تائب جب کیا آدم کو حق نے سرفراز ؛ اور ملائک کو ہوا اطاعت پر ناز ؛
امتحان مین فیض علم پاک سے ؛ دب گئے نوری فروغ خاک سے ؛ ۳ اللہ تعالی کے نزدیک تسبیح
و تقدیس زیادہ تر محبوب اور خونریزی و فساد نہایت مغضوب ہے اسلیے ملائکہ نے اون کا ذکر کیا
۴ خاصان بارگاہ کی طرف بدگمانی اور تحقیر موجب ہلاک و مذلت ہے ملائکہ باوجود ندامت و اقرار
خطا عتاب مین آئے اور عزازیل تو کمین کا نرہا ابن کثیر نے ایک ضعیف روایت سے
ذکر کیا کہ یہ سب دس ہزار فرشتے تھے ایک آگ پیدا ہوئی اور سبکو جلا دیا ع

خلاف رائے سلطان رائے جستن		بخون خویش باشد دست شستن	

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اور جب کہا ہمنے فرشتون سے سجدہ کرو آدم کا پس سجدہ کیا سب نے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور کیا اور تھا (شیطان) کافرون سے

یعنی جب فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کا سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار اور تکبر کیا زاہدی حضرت آدم کے لئے ایک ممبر نور کا بنایا گیا اور فرشتے انہیں اوٹہا کر عرش پر لیگئے وہان ارشاد ہوا کہ انکا سجدہ کرو اس آیت مین بہت اختلاف منقول ہین ۱ معالم اس سجدے مین پیشانی زمین پر نہ رکہی گئی تہی زاہدی ابن جریج نے کہا کہ یہ سجدہ بطور تواضع و خضوع تہا مگر صحیح یہ ہی کہ پورا سجدہ کیا گیا جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد ہوا فقعوا لہ ساجدین گرے آدم کے لئے سجدے مین ۲ آدم قبلہ ملائکہ تہے یا علت سجود یا خود مسجود یعنے سجدہ اللہ کا اور منہ جسطرح کعبے کی طرف ہوتا ہی آدم کی طرف تہا یا یہ کہ آدم کی تحقیر و معارضی کے پاداش مین فخلا ذلت دیکئی سجدے کا حکم ہوا یا یہ کہ آدم کا سجدہ کیا گیا اکثر مفسرین تیسری صورت پر زور دیتے ہین اسلیے کہ قبلہ بننا یا سبب سجود ہو جانا دلیل خیریت و فضیلت کی نہین اور نہ اس سے شیطان کو انکار اور غرور کے کوئی وجہ تہی بلکہ حضرت آدم کا تعظیماً سجدہ کرایا گیا جسطرح حضرت یوسف کے بہائیون نے کیا تہا ہمارے اسلام مین غیر خدا کا سجدہ احادیث سے حرام ہوگیا ۳ صرف زمین ہی کے فرشتون نے سجدہ کیا یا سبنے نور الانوار فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ محکم ہی اور کوئی فرشتہ مخصوص نہین عزیزی کوئی وجہ نہین کہ کہا جاوے بعض فرشتون نے سجدہ کیا سبنے نہین درمنثور کہا عمر بن عبدالعزیز رح نے سب سے پہلی حضرت اسرافیل نے سجدہ کیا اوس کے انعام مین مراتب علی و کمال تقرب عطا ہوا قرآن پیشانی پر لکہدیا گیا ۴ ابلیس فرشتہ تہا یا جن صحابہ سے دونو روایتین منقول ہین کہا بعضون نے ایک قسم کے فرشتے ہین جو خزانہ دار جنت ہین اسلیے اونہین جن کہتے ہین ابن عباس فرماتے ہین کچہ فرشتے آگ سے پیدا ہوئے ہین شیطان اونہین سے تہا کہا گیا کہ اگر شیطان ملائکہ سے ہوتا تو اوسکی اولاد و ذریت نہ ہوتی اور نہ کچہ کہاتا پیتا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوا ہی اور اوسکا جواب ہو سکتا ہی کہ بعد لعنت و کفر شرافت ملکی سلب ہو گئی رذالت طبیعت جنی دی گئی واللہ اعلم ثعلبی نے کہا کہ حضرت آدم کو اگرچہ تمام و کمال فضائل عطا ہوئے مگر تنہائی مین گہبرائے کوئی ہمجنس و غمگسار نہ تہا ایکدن سو رہے تہے کہ آپکی بائین پسلی سے حضرت حوا کو حق سبحانہ تعالی نے خلق فرمایا اور حلہاے بہشت پہنائے آپ جاگے آپ کا نکاح حوا سے ہوا اور دس بار درود مہر قرار پایا اور ارشاد ہوا کہ

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا

اور کہا ہمنے ای آدم رہ تو اور بی بی تیری جنت مین اور کہاؤ اوس سے بافراغت جسطرح چاہو اور نہ نزدیک جاؤ

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا

اس درخت کے پس ہو جاؤ گے ظالم پھر پھسلایا اونہین شیطان نے اوس علم سے پس نکالا اونہین جگہ سے

كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝

تھے جہان اور کہا ہم نے اترو ایک تمہارا دوسرے کا دشمن ہے اور واسطے تمہارے زمین مین قرارگاہ ہے اور برتنا ہے ایک وقت تک

تم اور تمہاری زوجہ حوا دونو جنت مین رہو اور جہان اور جسطرح جی چاہے کہاؤ پیو مگر اس درخت کے قریب نجاؤ نہین تو ظالم و عاصی ہو جاؤ گے پہر شیطان نے اونہین بہکا کر ثمرۂ ممنوعہ کہلوایا حضرت رب العزت سے خطاب ہوا کہ تم سب یعنی آدم و حوا و ابلیس و طاؤس و مار وغیرہ جو جو اس معصیت مین شریک و معین تہے یہان سے اوتر جاؤ تم مین باہم دشمنی رہیگی جسطرح طاؤس و مار و آدم و انسان مین عناد ہے اور تہوڑے دنون زمین مین کہاؤ پیو کہا ثعلبی نے کہ شیطان بتقریب اعزاز دیکہکر جل گیا بہشت کے دروازے پر اسی راہ سے عبادت کرنے لگا کہ کسی فریب سے آدم کو زک دینا چاہیے طاؤس دروازے پر آیا شیطان زار زار رونے لگا وہ سمجہا کوئی فرشتہ ہے رونے کا سبب پوچہا شیطان بولا افسوس ہے تمسا صاحب جمال بلاے زوال مین گرفتار ہو اوس نے کہا کیا میرا حسن زائل ہو جائیگا شیطان بولا ہر مخلوق فانی ہے مگر وہ جو شجرۃ الخلد کو کہائے ہمیشہ باقی رہیگا طاؤس نے کہا مجہے وہ درخت کیونکر ملے ابلیس بولا مجہے لیچل طاؤس نے کہا بے اذن رضوان کوئی نہین جاسکتا مگر سانپ دربان ہے شاید اوس سے کچہ کام نکلے چنانچہ وہ بہی اسی طمع مین پہنسا پہر ابلیس ہوا کی صورت بنگیا اور سانپ کے منہ مین چہپکر داخل جنت ہوا حضرت آدم کے قریب گیا اور رونے لگا قسم کہائی خیرخواہی کا دعوی کر کے کہا تم اس درخت سے اسی لئے روکے گئے ہو کہ فرشتے نہ بنجاؤ یا ہمیشہ نہ رہو حضرت آدم کو قسم کہانے پر یقین آگیا بعضون نے کہا کہ حضرت حوا کی وجہ سے اور بعضون نے کہا کہ شراب کے نشے مین گیہون کہا لیا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا یہان سے نکلو لباس بہشتی اوتارو آدم سراندیپ مین اور حوا جدی مین گرین راہب اہل سنت کے نزدیک وہ جنت جسمین آدم تہے جنت الخلد تہی اور بعض گمراہ خیال کرتے ہین کہ وہ ایک باغ تہا فلسطین مین ورنہ جنت مین داخل ہو کر نکلنا کیسا اور امر و نہی کے تکلیف کی کیا معنی۔ تو یہ اونکی غلط فہمی ہے اسلیے کہ یہ حکم دنیا دی ہین یعنی بعد موت کے جنت سے جاکر نکلنا ممتنع اور تکلیف ناروا ہے ورنہ آنحضرت کا معراج مین جاکر دنیا مین تشریف لانا ثابت ہے شجرہ مین اختلاف ہے معالم ابن عباس کے نزدیک سنبلہ اور ابن مسعود کی روایت مین انگور اور ابن جریج کی

بیان مین انجیر اور معاذ کی حدیث مین شجرۃ العلم جسمین ہر قسم کے پہل ہین اور علیؓ کی روایت مین
کافور ہے جلالین گندم مراد ہو یا انگور ابن عباس سے روایت ہی کہ آدم اور حوا نے
چالیس برس نہ کچہ کہایا نہ پیا اور تین سو برس تک شرم سے سر نہ اوٹہایا اور مدتون روتے رہے

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

پھر سیکھ لین آدم نے رب سے اپنے کچھ باتین پھر توبہ قبول کی اوسکی بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی

یعنی اللہ تعالی نے آدم کی گریہ وزاری پر رحم فرمایا اور توبہ کرنیکا طریقہ یا جن لفظون سے توبہ کرنا چاہیے وہ لفظ
سکہلائی اور توبہ قبول فرمائی در منثور اور عزیزی مین عمر بن خطاب سے مروی ہی کہ آدم نے آنحضرت کے طفیل سے
عفو خطا کی درخواست کی ارشاد ہوا محمد کون ہین عرض کی اے رب جب مین پیدا ہوا عرش پر دیکہا لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ خیال کیا کہ محمد سے بڑہکر تیری حضور مین کسیکی عزت نہین ارشاد ہوا اے
آدم وہ ختم الانبیا اور تمہارے فرزند ہین ولولاہ ما خلقناک اگر محمد نہوتے تو تمہین پیدا نکرتا
اور ابن عباس و قتادہ سے مروی ہی کہ ربنا ظلمنا الخ تعلیم ہوا مفسرین نے مختلف روایتین
نقل کین ہین بہرکیف توبہ کی توفیق اور قبول کی سند عطا ہوئی اور بغرض تسکین او بشارت بہی فرمایا

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کہا ہمنے اترو یہانسے سبکے سب پھر جب آئی تمہارے پاس ہماری طرف سے ہدایت تو جو پیروی کرے ہماری ہدایت کی نہین ڈر ہی اونپر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور نہ وہ غمناک ہونگے اور جنہون نے کفر کیا اور جھٹلائین نشانیان ہماری وہی ناری ہین وہ اس (دوزخ) مین ہمیشہ رہینگے

یعنی ہمنے حکم دیا کہ تم سب جنت سے اترو اور جب تمہاری اولاد کے پاس ہماری طرف سے ہادی
رہنما اور احکام آئین جو اونہین مانے اور اتباع کرے اوسے نہ قیامت کا خوف ہوگا نہ دنیا مین غم
کہائیگا اور جو کافر ہوگئے اور پیغمبرون اور کتابون کو جھٹلانے لگے وہ دوزخ مین ہمیشہ رہینگے
اس آیت مین تسکین و تنبیہ دونون ہین یعنی گہبراؤ نہین تم اور تمہاری اولاد سکی سب بشرط اطاعت و
فرمانبرداری اسی جنت مین جگہہ پائیگی اور تم اس جنت کے چھوٹنے پر رنجیدہ خاطر نہو اور آئندہ کسی بلا مین
گرفتار ہو جانیسے نڈرو وہان بہی تنہائی اور بیکسی کا خوف نکرو مگر یہہ بہی سمجھے رہو کہ اس مرتبہ تو
اتنا ہی ہوا کہ جنت سے نکالدیا اگر تمہاری اولاد کفر و بغاوت کریگی تو جہنم مین معذب و محبوس ہوگی

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ

اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمتین میری جو کین میننے تمپر اور پورا کرو عہد میرا پورا کرونگا مین

اے بنی اسرائیل ہماری تمہین ملک مصر عطا فرمایا	بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ عہد تمہارا اور مجھے سے ڈرو	نعمتین یاد کرو ہمنے کیونکر فرعون کو غرق کیا نبوت

تم مین رکھی بڑے بڑے سلاطین اور علما تم مین ہوئے من وسلوا اوتارا اور ہمارے وعدی پورے کرو جو توریت وانجیل مین ہین کہا مفسرین نے وہ وعدہ یہ تہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ ہم بہی تمہارے وعدے پورے کرین گے دنیا مین تمہین غلبہ وعزت دینگی اور آخرت مین ثواب جنت اور ہمین سے ڈرا کرو ف حضرت ابراہیم کے دو بیٹے تھے ١ اسمٰعیل ٢ اسحٰق اسحٰق کے بیٹے یعقوب انکی اولاد بنی اسرائیل ہے

وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۝

اور ایمان لاؤ جو اوتارا ہمنے تصدیق کرتا اوسکی جو تمہارے ساتھ ہے اور نہ ہوجاؤ پہلے پہل منکر اوس سے اور نہ خریدو میری آیتون سے قیمت کم اور مجھی سے بس ڈرو

قرآن پر ایمان لاؤ کہ تمہاری پاس کے کتابونکی تصدیق کرتا ہے یعنی توریت وانجیل اور صحائف انبیا کو کلام ربانی واحکام آسمانی بتاتا ہے اور تمہین سب سے پہلے انکار نہ کر بیٹھو یعنی تم جان بوجھکر منکر ہوئے تو دوسرے تمہارے پیرو ہون گے بخلاف اہل مکہ کے کہ اونکا کفر بوجہ جہل کے اسقدر موثر و معتبر نہ تہا - اور ہماری آیتونکی عوض مین ثمن قلیل نخریدو اور ہمین سے ڈرو **ثمن قلیل** سے نفع دنیا مراد ہے جیسا کہ فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ کہدیجیے متاع دنیا کم قدر ہے **ف** اس آیت سے دین فروشی وحق پوشی حرام ہوگئی جیسے حکام کی رشوت ستانی اور علما کی غلط بیانی - ظالم کی تعریف - بطمع دنیا احکام مین تشدد یا تخفیف مگر عبادت یا پارسائی وعظ وغیرہ بغرض حصول مال وجاہ اس سے متعلق نہین **عزیزی** کسے عبادت واجب یا سنت موکدہ پر بدون کسی دوسری حیثیت کے اجرت لینا جائز نہین پس صرف اذان یا اقامت یا تعلیم علوم دینی کے اجرت نا - واہی اور اس اعتبار سے کہ ایک وقت خاص یا مقام معین ہی مشروط ہے مضائقہ نہین اور علاوہ اسکے مثل اجرت دعا وتعویذ وغیرہ کے جائز ہے **ف** اگر اس نیت سے کہ امور خیر ہی کا اشتغال رہے یا مسلمانون کی نفع رسانی پر قدرت حاصل ہو یا کوئی اور مصلحت مسلمانون کی ملحوظ ہے تو ایسی اجرتین موجب ثواب ہین وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ہر آدمی کو نیت کا پہل ملیگا

اور حق کو باطل سے نبوت اور فضائل بطمع	وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اور نہ ملاؤ حق جھوٹ مین اور نہ چھپاؤ حق اور تم جانتے ہو	نہ ملاؤ آنحضرت کی دنیا وانکو شیطان

٤١ وآمنوا [illegible] ایمان بالقرآن اور اقتضاء الفوت ترک عقائد باطلہ سے بھاگنا اسلئے کہ صحت ایمان بالقرآن عقلاً وشرعاً ترک عقائد [illegible] ٤٢ [illegible] مین [illegible] اور ابطال و اخفائی حق [illegible] [illegible]

مخفی نکرو اور تم تو جانتے ہو آسمانی کتابین انبیا کے اخبار تمہارے پاس ہین **ف** حق کو باطل سے چھپانے سے مراد یہ کہ غلط تاویل اور حق پوشی محل بیان مین خاموشی نکرو حدیث مین وارد ہوا کہ جو عالم ضرورت پر خاموش رہیگا قیامت مین آگ کے لگام اوس کے منہ پر چڑہائی جائیگی ربط توحید اور ایمان کے بعد اون اعمال کا ذکر فرمایا جنکی بدون ایمان و اسلام ایسا ہی جیسے طعام بے نمک

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝

اور قائم کرو نماز اور دو زکوٰۃ اور رکوع کرو ساتہ رکوع کرنیوالوں کے

نماز پڑہو زکوۃ دو جماعت کے پابند رہو **مظہری** چونکہ یہود کی نماز مین رکوع نہ تہا لہذا بالخصوص رکوع کا ذکر فرمایا **ف** نماز کے سب ارکان ایک جا بیان نفرمائے بلکہ کبہی رکوع کبہی سجدہ کبہی ذکر کبہی استقبال کا مذکور ہوا تاکہ معلوم ہو کہ ہر رکن اسکا مستقل عبادت اور مامور بہ ہے تارک انکا فاسق اور منکر کافر ہے حدیث مین تارک نماز کے حق مین کفر کا لفظ آیا ہے اور مانعین زکوۃ پر حضرت ابوبکر رض نے جہاد کیا اور جماعت کو بعضون نے فرض بعضون نے واجب کہا اور صحیح قول مین سنت موکدہ ہے ترمذی شریف مین ابن عمر سے منقول ہے کہ اکیلے سے جماعت کا ثواب ستائیس حصے زاید ہے اور منذری نے ابن کعب سے روایت کی وکلما کثر فہو احب الی اللہ جماعت جسقدر بڑہتی جائیگی اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہوگی اوزاعی نے کہا ماں باپ کی اطاعت ترک جمعہ و جماعت مین نہین ہے ابن عباس سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص دنکو روزے رکہتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے مگر جمعہ و جماعت مین حاضر نہین ہوتا فرمایا هُوَ فِی النَّارِ وہ جہنم مین ہے ربط اے اہل کتاب ایمان لاؤ نماز و زکوۃ ادا کرو مسلمانون کے ساتہ رہو اور ایسا نکیا تو کیا

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کیا حکم کرتے ہو آدمیونکو نیکی کا اور بہلاتے ہو ذاتین اپنی اور تم پڑہتے ہو کتاب کیا نہین عقل رکہتے

صرف دوسرون کو نیکی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم کرتے ہو اور اپنا کچہ خیال ہی نہین اور کتاب پڑہتے امید و خوف کی آیتین جزا و سزا کی خبرین دیکہتے ہو اور یہ خود فراموشی تو کیا عقل ہی نہین رکہتے سیوطی نے کہا بعض یہود دوسرون کے ایمان کی ترغیب دلاتے اور خود ایمان نہ لاتے حق سبحانہ تعالی نے ایسے تمام آدمیون کو جو خود فضیحت اور دیگر انرا نصیحت ہون غیرت و شرم دلائی ابن ابی الدنیا میں ابو درداء نے فرمایا کہ آدمی پورا دانشمند تب ہوتا ہے کہ دوسرون کو عذاب سے ڈراکر اپنے نفس کو سب سے زیادہ ڈرائے آنحضرت نے فرمایا جو عالم آدمیون کو نیکی بتائے اور خود عمل نکرے چراغ ہے کہ غیرونکو روشنی دیتا ہے اور آپکو جلا رہا ہے اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً حَتّٰی یَغْفِرَ لِلْعَالِمِ مَرَّۃً

جاہل پر اللہ کی ستر بخششیں ہوتی ہیں تو عالم پر ایک مگر امر بالمعروف واجب ہی اور عمل غیر واجب اگر ایک ادا ہو
ترک ہو تو دوسرا ترک نکرے یعنی بہتر تو یہی ہی کہ نصیحت کرے اور خود بھی عمل کرے مگر عمل نہ ہو سکی تو نصیحت ہی چھوڑے
خیر ایک ہی ثواب سہی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ جو ذرہ برابر نیکی کرے اوسکو دیکھ لیگا

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ

اور مدد مانگو بذریعہ صبر اور نماز کے اور یہ البتہ بھاری ہی مگر اون ڈرنیوالوں پر جو

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

یقین کرتے ہیں کہ وہ ملینگے رب سے اپنے اور وہ اوسکی طرف پھرنیوالے ہیں

اپنے کاموں میں اللہ سے مدد مانگو صبر کرکے نماز پڑہ کے اور صبر و صلوٰۃ گران و دشوار ہی مگر اون
ڈرنے والوں پر گران نہیں جو یقین کرتے ہیں کہ پروردگار سے ملنا اور اوسکی طرف پھر جانا ہی جیسا کہ فرمایا
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى متقیوں کے لیے دین آسان کر دیتے ہیں اور وجہ یہ ہی کہ مشتاق حضور طالب حضور
و حضور چاہتا ہی کہ بے نمازی کا وہاں گذر نہیں اس شوق میں مشقت مزا دیتی ہی اور بازپرس
آخرت سے ڈرنے والے صبر کو بچاؤ اور موجب نجات جانکر تلخ نہیں سمجھتے ابن کثیر صبر سے صوم مراد ہی
حضرت عمر نے فرمایا کہ صبر مصیبت میں اچھا ہی اور اللہ کے منع کی ہوئی باتوں سے بچنا بہت اچھا صبر ہے
ور منثور حضرت علی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر تین ہیں ا مصیبت پر صبر
۲ ترک معصیت پر صبر ۳ فرمانبرداری پر صبر عزیزی حضرت علی نے فرمایا صبر ایمان کا سر ہے
اور فرمایا جسے صبر نہیں ایمان نہیں اسلیے کسی زبردست کا خوف مصائب و حوادث کی تلخی نفس کے
مخالفت بلکہ قضای الٰہی پر رضامندی بدون صبر کے ہو ہی نہیں سکتے ع صبر تلخ ست ولیکن
بر شیرین دارد جیب آدمی سے مروی ہی پیغمبروں کا قاعدہ تہا کہ جب کوئی خوفناک امر پیش آتا نماز کیطرف
متوجہ ہو جاتے آنحضرت جب پریشان ہوتے نماز پڑہتے کسوف خسوف میں کوئی خوفناک امر ملاحظہ فرماتے تو نماز میں مشغول ہو جاتے معلوم ہوا
کہ تقویٰ اور توکل اور عبادت سے ہر امر میں کامیابی ہوتی ہی اور یہ امور ضعیف الایمان آدمیوں پر گران ہیں اب بعد اسکے جب
ایمان و اعمال کی تعلیم ہو چکی تو عبرت اور ترغیب دلاکر اپنے احسانات یاد دلائی کہ اب بھی کچھ سمجھو تو جہد

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمتیں میری جو کیں میں نے تم پر اور میں نے افضل کیا تمکو

الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

جہانوں والوں پر اور ڈرو اوس دن سے کہ نہ کفایت کریگی کوئی جان کسی جان سے کچھ بھی اور نہ قبول ہوگی اوس سے سفارش

واتقوا امر سے واجب ہوا قیامت کے دن اور عذاب سے ڈرنا اور یہ آیت بوجہ خبر کے محکم ہے ۱۲

وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

اور نہ لیا جاے اوس سے بدلا اور نہ وہ مدد کیے جائین

ہماری نعمتون کا شکر کرو کہ تمہین ہمنے تمہارے ہمعصرونپر فضیلت دی ہی تم سے کفران نعمت اور حق پوشی اگر ہو تو کمال غیرت کا مقام ہی اور اگر یون نسمجھو تو اوسدن کی مصیبتون سے ڈرو جسدن نہ کوئی کسی کے کام آیگا نہ سعی وسفارش مانی جائیگی نہ عوض دیکر جان بری ہوگی اور نہ کوئی مجرمونکا مددگار نہ عذاب الٰہی سے بچانیوالا ہوگا **جلالین** اِنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ کے معنی یہ ہین کہ تمہارے باپ دادون کو جو انبیا تھے اوس زمانیکی تمام لوگونپر فضیلت دی جسطرح یَسُوْمُوْنَکُمْ اور نَجَّیْنَاکُمْ کی حضرت موسیٰ اور فرعون کے زمانے کی بنی اسرائیل مراد ہین اور تمام عالم مین تو حضرت ابراہیم اور آنحضرت بہی داخل ہین ان سے افضلیت قطعاً ممنوع اور محکمات قرآن کے خلاف ہی جناب فخر الھند ابو الحسنات مولانا محمد عبد الحی رحمہ اللہ نے اس مقام کے سبق مین فرمایا کہ فضیلت جزئی اور مخصوص ہی فضیلت کلی کو مانع نہین ہوسکتی یعنی اگر فضلتکم سے تمام بنی اسرائیل اور عالمین سے تمام عالم مراد ہو تب بہی یہ جواب کافی ہی کہ اون کے فضائل معین و مخصوص ہین جسطرح میراث نبوت اور نبی زادگی اور نزول من و سلوی و مائدۂ آسمانی و تخصیص کلام ربانی وغیرہ اور اس امت کی خیریت مطلقا و عموما ہی پس امت محمدی تو ہر طرح اور ہر حیثیت سے خیر ہی اور بنی اسرائیل بعض صورتون مین اون سے افضل ہین تو جسطرح ایک سوداگر کے پاس دو ایک قسم کے جواہر ایسے ہون کہ خزانہ شاہی مین نہ نکلین تو اوسے بادشاہ پر فضیلت نہین ہوتی اور کسی عامی کو ایک مسئلہ خوب یاد ہو تو اوس عالم سے جسے اوس مسئلے کے سوا ہزارون مسائل یاد ہین بزرگی نہوگی اسے ہی جزئی فضیلت کلی پر سبقت نہین لیجاسکتی اور بنی اسرائیل ہین جو پیغمبر نہین اونکی فضیلت انبیاے بنی اسرائیل کے ضمن وطفیل مین ہی اور اس امت کی خیریت مستقل و بالذات مذکور ہوئے اور اسی طرح انکی فضیلت اون پیغمبرونپر جو بنی اسرائیل نہ تہی مثل حضرت آدم و حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق علیہم الصلوٰۃ والسلام کے غیر معتبر ہی اسلئے کہ جزئی وضمنی ہی البتہ فضیلت انبیای بنی اسرائیل کے بمقابل دوسرے پیغمبرون کے اس آیت سے بحیثیت مجموعی نکل سکتی ہی یعنی جسطرح انبیای بنی اسرائیل آباً و جداً پیغمبر ہوتے آئے اور انمین نبوت کی کثرت و میراث رہی دوسرون مین نہین اور یہ فضیلت ذاتی فضیلت کو مانع و معارض نہین ہی

وَاِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ

اور جب چھڑایا ہمنے تمہین فرعونیون سے کہ چکھاتے تھے تمکو برا عذاب ذبح کرتے تھے

أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ

لڑکے تمہارے اور زندہ چھوڑتے لڑکیاں تمہاری اور اسمین آزمایش تھی تمہارے رب کی طرف سے بڑی

ہمنے تمکو فرعون والون سے چھڑالیا جو سخت تکلیفین دیتے تھے تمہارے لڑکون کو ذبح کرتے اور لڑکیون کو زندہ چھوڑ دیتے اور اسمین تمہارے پروردگار کا بڑا امتحان تھا آل سے اوس کے تابعین اور مدد گار مراد ہین معالم فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا نہایت سخت کام لیتا بعضون پر خراج مقرر کیا تھا اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے نہ ادا کرین تو مشکین باندہی جائین اور کاہنون کے بیان سے اسے معلوم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا جو میرے ملک و دین کو تہ و بالا کر دیگا اوسدن سے حکم تہا کہ جو لڑکا پیدا ہو قتل کیا جائے اور لڑکیان چھوڑ دیجائین

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ

اور جب پہاڑ دیا ہمنے تمہارے لیے دریا پہر نجات دی تمکو اور ڈبو دیا گروہ فرعون کو اور تم دیکھ رہے تھے

ہمنے تمہارے لیے دریا مین راہین کردین اور فرعونیون کو ڈبو دیا اور یہ ہمارے احسانات تم آنکھون سے دیکھ رہے تھے اوسپر جھٹلاتے ہو جس قادر نے تمہین فرعون سے جابر کے ہاتھ سے رہائی دی کیا اپنے پیغمبر اور اون کے اصحاب کو غالب نہین کر سکتا ہی ثعلبی جب حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر مصر سے چلے جائین اور فرعون نے تعاقب کیا صبح ہوتے ہی بنی اسرائیل کو جا لیا آگے دریاے نیل پیچھے فوج فرعون لوگ گہبرا گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم سے فرمایا عصا دریا مین مارو پہر کیا تہا دریا پہٹ گیا بارہ راہین ہوگئین پانی بیچ مین دیوار کی طرح قدرت کاملہ سے قائم تہا بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے ہر قبیلے کے ایک راہ ہوگئی جب یہ دریا مین داخل ہوے ہر گروہ کو اپنے دوسرے ساتھیون کی فکر تہی پانی کو حکم ہوا اوسمین روشندان بنگئے ایک دوسرے کو دیکھتا باتین سنتا دریا سے پار ہو گیا ادہر فرعونی جھجکے حضرت جبرئیل مادہ اسپ پر سوار سامنے سے نکلکر دریا مین داخل ہوے فوج کے گھوڑے مادی کی بو سے پیچھے ہولیے اور حضرت میکائیل عقب سے لشکر کو بڑھاتے اور کہتے چلو چلو الغرض جب سب کے سب دریا مین آگئے ارشاد ہوا کہ ہمارے دشمنون کو لے او دوزخ مین پونہچا دریا برابر اور فرعون غرق ہو گیا جل جلالہ و جل شانہ ○

نگہہ دارد ز تاب آتش خلیل	گروہی با تش برد ز آب نیل

وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ

اور جب وعدہ کیا ہمنے موسیٰ سے چالیس راتون کا پہر بنا لیا تمنے گوسالہ بعد اوسکے اور تم ظالم تھے

یاد کرو جب ہمنے موسی سے وعدہ کیا کہ چالیس راتون مین کتاب عنایت ہو گی پھر تمنے بعد موسی کے گوسالہ پرستی اختیار کی اور ظالم ہو گئے۔ ثعلبی حضرت موسی نے بعد غرق فرعون کے درخواست کی ای پروردگار ایک کتاب عطا ہو جسپر کاربند ہون ارشاد ہوا تیس دن روزے رکھو پھر کوہ طور پر حاضر ہو جب یہ تیس روزے پورے ہو گئے حضرت موسی نے مسواک کر لی ملائکہ نے کہا آپکے منہ سے مشک کی بو آتی تھی مسواک سے آپ نے زایل کر دی ارشاد ہوا دس دن اور روزے رکھو تاکہ اوسکا عوض ہو جاے چالیس دن بعد آپ کو توریت عطا ہوئی ادہر سنئے جو مال اور زیور فرعونیوں کا بنی اسرائیل نے پایا تھا وہ ایکے کیا گیا اسلیے کہ غنیمت کا مال مجاہدین کو اپنے خرچ مین لانا اون کے دین مین جائز نہ تھا اوس زیور سے سامری نے ایک گاے کا بچہ تیار کیا اور قصہ اوسکا اسطرح بیان کیا جاتا ہی کہ بنی اسرائیل مین منجا نامی ایک زرگر تھا جسے عرف مین سامری کہتے ہین اوسنے فرعونیون کے ڈوبتے وقت دیکھا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑی جہان قدم رکھتی ہے زمین سرسبز ہو جاتی ہی تھوڑی مٹی اوٹھالی اور اوس موقع پر گوسالہ بناکر اوسمین رکھے اوس گوسالہ سے ایک آواز پیدا ہوئی گویا گاے کا بچہ بول رہا ہی۔ جب حضرت موسی کو تیس کے چالیس دن ہوے وقت معینہ سے دیر ہوئی کہنے لگا موسے بہک گئے تمہارے معبود نے چاہا کہ خود تمپر ظاہر ہو اس گوسالہ کی صورت مین جیسے کلام کرتا ہی لوگ نافہمی سے اوسکے فریب مین آ گئے حضرت ہارون نے ہر چند وعظ و نصیحت کی مگر کون سنتا تھا صرف ساٹھ ہزار اون کے تابع رہے باقی گوسالے کی طرف جھکے

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

پھر درگزر کیا ہمنے تمسے بعد اسکے شاید تم شکر گزار ہو جاؤ اور جب دی ہمنے موسی کو کتاب اور

الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

فیصلہ تاکہ تم راہ پاؤ

پھر ہمنے یہ گناہ معاف کر دیا تاکہ تم لوگ شکر گزار ہو جاؤ اور موسی کو حق و باطل کی علیحدہ کرنے والی کتاب عطا کی کہ اوسکے ذریعے سے تمہین راہ راست ملے۔ یعنی جب حضرت کلیم توریت شریف لیے ہوئے واپس آئے یہ حال دیکھکر بہت غضب مین آئے ہیبت موسوی سے سبکی سٹ نا دم اور خطا کے مقر ہوے حق سبحانہ تعالی نے اونکی توبہ قبول فرمائی اور گناہ بخشدیا عزیزی کتاب و فرقان بعض مفسرین کے نزدیک ایک ہی ہی یہ کہ کتاب توریت ہی اور فرقان ہی وہ شواہد مین جس سے مومن و کافر مین امتیاز ہو جسطرح ہمارے دین مین نماز فارق ہے کفر و ایمان مین

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ

اور جب کہا موسی نے قوم سے اپنی ای قوم بیشک تمنے ظلم کیا جانو نپر اپنی بسبب بنا لینے گوسالے کے پس تم توبہ کرو طرف اپنے خالق کے

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اور قتل کرو اپنی جانین یہ (توبہ اور قتل) بہتر ہی واسطے تمہارے خالق کے نزدیک پہر توبہ قبول کی تمہاری بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی

وہ احسان یاد کرو جب موسی نے اپنی قوم سے کہا تمنے گوسالہ پرستی کرکے اپنی جانون پر ظلم کیا مستحق عذاب الٓہی ہوئے اب خالق سے توبہ کرو اور اپنی جان کو ہلاک کرو یہ خدا کے نزدیک تمہارے حق مین بہت اچھا ہی۔ پہر حق سبحانہ تعالی نے اونکی توبہ قبول فرمائی وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی عرائس التیجان جب بنی اسرائیل نادم ہوئے حضرت موسی نے بارشاد الٓہی کہا کہ آپکو قتل کرو گناہ بخشدیے جاینگے یہ راضی ہو گئے مومنین نے خنجر نکالے مگر عزیز و اقارب پر ہاتھہ نہ اوٹھہ سکتا تھا حق سبحانہ تعالی نے ابر تاریک بہیجدیا اور حکم ہوا کہ جو شخص اپنے قاتل کیطرف نظر اوٹھائی یا ہاتھہ سے وار روکے وہ ملعون ہی اور توبہ مردود پہر تلوار چلنے لگی اور ستر ہزار بنی اسرائیل قتل ہوگئے حضرت موسی و حضرت ہارون زار زار روتے اور جناب احدیت سے عفو و ترحم کی درخواست کرتے تھے کہ دریاے رحمت نے جوش مارا ابر ہٹ گیا مجرمون کی جان بخشی ہوئی اور ارشاد ہوا کہ قاتل و مقتول دونو بہشتی اور باقی ماندون کے گناہ معاف ہین ف حکم الٓہی مین سر رکہدینا موجب نجات و سلامت ہی مگر ہماری شریعت مین کسی غرض کے لیے دینی ہو یا دنیوی خودکشی جائز نہین ثعلبی پہر حضرت موسی کو حکم ہوا کہ ستر آدمی قوم سے چنکر حضور مین حاضر کرو تاکہ سبکی طرف سے عذرخواہی کرین آپ اونہین روزے رکہوا کر طور پر لائے ایک ستون نور بصورت ابر سپید نمودار ہوا اور تمام پہاڑ کو ڈہانک لیا آپ اوسمین در آئے اور یہ ہمراہی سجدہ مین گر پڑے چونکہ بوقت کلام الٓہی حضرت موسی کے چہرے پر فرۂ چمک ہوتی کہ کوئی دیکہہ نہ سکتا آپ کی اور بنی اسرائیل کے درمیان مین ایک حجاب ہوگیا لوگون نے سنا کہ رب العزت سے خطاب ہوتا ہی پہر تمنا ظاہر کی کہ ہم بہی اس دولت سے مشرف ہوتے ابر سے ایک نور چمکا اور یہ کلمہ طیب سنا اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا ذُوْ بَكَّةَ اَخْرَجْتُكُمْ مِّنْ اَرْضِ مِصْرَ فَاعْبُدُوْنِیْ وَلَا تَعْبُدُوْا غَيْرِیْ اس سے ان سب امور کے بعد وہ لوگ کہنے لگے کہ جب تک آنکہون سے نہ دیکہہ لین کیونکر یقین آسکے

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

اور جب کہا تمنے اے موسی ہرگز نہ یقین کرینگے تجہپر جبتک نہ دیکہلین اللہ کو ظاہر طور پر پہر لیا تمہین بجلی نے اور تم دیکہتے رہگئے

اور جب تمنے کہا اے موسی ہم یقین نہ لائینگے جب تک اللہ کو ظاہر طور پر نہ دیکہہ لین تو ہلاک کیا تمہین بجلی نے اور تم دیکہہ رہے تھے عزیزی اس گستاخی پر ایک برق اوس ابر سے چمکی

۵۰ یعنی باعتبار نجات از دوزخ ۵۱ پیدا کرنیوالا ۵۲ قادر جزا دہندہ محدودفہ کی یعنی فاقتلوا اور واتاب ۵۳ رجم مین اشارہ ہون مین معبود ... سوا ...

۵۴ یعنی ... و دیکہنے

اور ایک ایک کو دوسرے کے سامنے ہلاک کر ڈالا اور اسی طرح رات دن پڑے رہے
پھر موت کے بعد **ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** تمہیں زندہ کیا کہ
پھر زندہ کیا تمکو تمہاری موت کے بعد شاید تم شکر کرو
تم ہماری نعمتوں کی شکر گذاری کرو
جب یہ لوگ ہلاک ہوئے تو حضرت موسی نے رو رو کر عرض کی اور دیر تک واسطے دلائی حق سبحانہ تعالی
نے پھر ایک ایک کو زندہ فرمایا تاکہ کیفیت موت وحیات و قدرت خالق کائنات دیکھیں
اور سایہ کیا اونپر بدلی کا۔حضرت **وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ** موسی بنی اسرائیل کو عمالقہ کی لڑائی
اور سایہ کیا ہمنے تمپر ابر کا
کے لیے لیچلے تیہ (میدان) مین اس لشکر نے ہمراہی سے عذر کیا
حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ چالیس برس تک تم اسی میدان مین رہوگے کہین نہ جا سکوگے ہرچند
چاہتے کہین نہ جا سکتے باوجودیکہ جرم کی پاداش تھی تاہم دھوپ کے لیے ایک ابر سایہ گستر رہتا
عزیزی جنگ بدر مین فرشتے اسی ابر مین نازل ہوے تھے اور قیامت مین بھی
حق جل جلالہ اسی ابر مین نزول اجلال فرمائیگا مفسرین نے لکھا ہی کہ علاوہ سائبان
کے رات کو ایک ستون نور قائم ہو جاتا۔ناخن اور سر کے بال نہ بڑھتے۔جو لڑکا پیدا
ہوتا لباس اوس کے بدن پر ہوتا اور جون جون لڑکا بڑھتا لباس بھی بڑھتا جاتا

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
اور اوتارا تمپر من اور سلوی کھاؤ پاک چیزون سے جو دین ہمنے تمکو

اور اوتارا تمپر من اور سلوی کھاؤ اچھی چیزین جو ہمنے تمہین دین معالم من ترنجبین۔مجاہد نے کہا کہ
ایک شی تھی مثل گوند کے رات کو درختوں پر گرتے تھے۔آنحضرت نے فرمایا کہ کماۃ من ہی جس کے
عرق سے آنکھ کو شفا ہوتی ہی **عزیزی** سلوی۔جانور تھے فجر سے طلوع آفتاب تک دریا سے
آ آکر گرتے لوگ اونہین اوٹھا لیتے اور ذبح کرکے کہاتے **ثعلبی** ابو عالیہ نے کہا کہ یہ جانور آسمان سے
برستے تھے ایک میل عرض وطول مین عکرمہ نے کہا سلوی ایک چڑیا ہی کہ ہندوستان مین ہوتی ہی
گرگریا سے بڑی۔من شیرین تھا جب بنی اسرائیل میٹھا کھاتے کھاتے گھبرائی تو سلوی نمکین ملا۔
حکم یہ تھا کہ کھاؤ جمع نکرو مگر حرص انسانی سے کئی کئی دن کا جمع کرتے گوشت سڑ جانے لگا اسی لیے
حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہوتی تو گوشت نہ سڑتا یہ بلا اوسیوقت سے شروع ہوئی لہذا ارشاد ہوا
ہمپر ظلم نہین کیا وہ تو خود **وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ** اپنے اوپر ظلم کرتے تھے
اور نہین ظلم کیا ہمپر لیکن تھے وہ جانون پر اپنی ظلم کرتے
یعنی گناہوں ہی رحمت کو بیدل بے رحمت کرتے تھے

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا

اور جب کہا ہمنے داخل ہو اس شہر مین پس کہاؤ اوس سے جسطرح چاہو تم بافراغت اور داخل ہو

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ط وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○

دروازے مین سجدہ کرتے ہوئے اور کہو حطۃ بخشدینگے ہم تمہاری خطائین اور زیادہ کرینگے ہم نعمتین احسان کرنیوالونکی

جب ہم نے اجازت دی کہ اس شہر مین جاؤ اور جو جی چاہے کہاؤ مگر سجدہ کرتے ہوئے دروازے مین داخل ہو اور عفو خطا کی لیے کہو حطۃ (یعنی ہمارے گناہ عفو کر) ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور ہم شکرگزارون کے لیے نعمتین زیادہ کرینگے **معالم** یہ قریہ بیت المقدس یا اریحا یا ایلیا یا رملہ وار دن و فلسطین و تدمر تہا **ابن کثیر** صحیح یہ ہے کہ بیت المقدس تہا **معالم** سُجَّدًا سے مراد یہ ہے کہ جھکے ہوئے رکوع کی صورت مین داخل ہون وہب نے کہا سجدۂ شکر بجالاؤ

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا

پس بدل دیا اونہون نے جو ظالم ہوئے قول خلاف اوسکے جو کہا گیا تہا اونسے پس اوتارا ہمنے اونپر جنہون نے ظلم کیا عذاب

مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ع

آسمان سے بسبب اسکے کرتے نافرمان

بدل دیا ظالمون نے جو اونسے کہا گیا تہا پہر ہمنے بسبب اون کے نافرمانبرداریون کے آسمان سے عذاب اوتارا **معالم** بجای حطۃ حنطۃ کہنے لگے مجاہد نے کہا بجائے سجدے کے چوتڑون کے بہل داخل ہوئے **ابن کثیر** ابن مسعود نے کہا سر اوٹھائے متکبرانہ داخل ہوئے رِجز سے عذاب آسمانی یا مرض طاعون مراد ہے **ثعلبی** بعد انتقال حضرت کلیم و خلاص تیہ یوشع بن نون پیغمبر ہوئے بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ شہر مین آؤ جو جو طلب کرتے ہو خوشی خواہ کہاؤ بنی اسرائیل بجای حطہ کے تمسخر سے (حنطہ) کہنے لگے اور سجدے کے عوض مین چوتڑون کے بہل چلے اللہ تعالی نے مرض طاعون مسلط کیا جسنے ایک گہڑی مین ساٹھ ہزار ہلاک کرڈالے **ف** اس آیت سے اہل بدعتیون کا ظالم اور سزاوار غضب ہونا ثابت ہوگیا اس لیے کہ بدعت دین مین ایسے نئے امر پیدا کرنیکو کہتے ہین جسکا نشان اصول اربعہ مین نہو پس بدعت تبدیل طریق مشروع و آئین مسنون کا نام ہے اور مسئلہ یہ کہ احکام خدا اور رسول مین تمسخر بے پروائی گستاخی حرام ہے

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ط فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ط

اور جب پانی مانگا موسی نے اپنی قوم کے لیے تو کہا ہمنے مار عصا اپنا پتہر کو پس پہوٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ط كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○

پہچان لیا ہر گروہ نے گہاٹ اپنا حکم دیا کہاؤ اور پیو رزق سے اللہ کے اور نہ پہرو زمین مین فساد پہیلاتے

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے پیاسوں کے لیے پانی مانگا ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پر مارو تو
اوسمین بارہ چشمے جاری ہو گئے ہر گروہ نے اپنی پینے کی جگہہ پہچان لی اور ہمنے اجازت دی
کہ کہاؤ من وسلویٰ اور پیؤ آب شیرین اللہ کا دیا ہوا جو بے مشقت و انتظار تمہین عطا ہوتا ہی
اور زمین مین فساد اور معاصی نہ پہیلاؤ مطیع و منقاد بنے رہو معالم جب من و سلوا ملنے لگا
پیاس کی شکایت ہوئی حق سبحانہ تعالی نے فرمایا اے موسیٰ اپنا عصا پتھر پر مار دا وسمین سے
بارہ چشمے نکل آئے بنی اسرائیل بارہ سبط (قبیلے) تھے ہر سبط کے لیے ایک چشمہ خاص ہو گیا
چہہ لاکہہ آدمی سیراب ہو جاتے تھے کہا بعضون نے یہ پتھر حضرت آدم جنت سے ساتھ لائی
تھے ابن عباس نے کہا مربع تہا آدمی کے سر کے برابر مقاتل کے نزدیک کوئی خاص پتھر تہا
اسمین دو شاخین تہین رات کو شمع کی طرح چمکتین

وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

اور جب کہا تم نے ای موسی　صبر کرینگے ہم　کہانے پر　ایک قسم کے　بس پکار ہمارے لیے اپنے رب کو نکالے ہمارے لیے اوس چیز کو کہ اگاتی ہی

الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

زمین　ساگ اپنے　اور ککڑی اپنی اور لہسن اپنے اور مسور اپنی　اور پیاز اپنی　کہا اللہ نے　کیا بدل لوگے

الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَکُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ

وہ جو　حقیر ہی اوس سے　جو اچھی ہی　اترو　کسی شہر مین پس بیشک تمہارے لیے ہی جو مانگو　تم

یعنی جب بنی اسرائیل من و سلویٰ کہاتے کہاتے گہبرا گئے تو کہنے لگے ہم کو ایک قسم کے کہانے پر صبر نہین ہے
ای موسی آپ پروردگار سے عرض کرین کہ غلے اور ترکاریان ہمین عنایت فرمائے موسی نے کہا آسمانی
رزق تمہاری مانگی چیزون سے بہتر ہی۔ کیا اعلی کو ادنی سے بدلوگے اور تم تو چالیس برس کے لیے
اس میدان مین محبوس ہو اگر جا سکو تو کسی شہر مین جاؤ اور جو مانگتے ہو کہاؤ۔ یہ حکم نہ تہا طنز اور اونکی نافہمی
کا بیان تہا۔ پہر حضرت موسی کے بعد اونہون نے بڑے بڑے گناہ کئے آیات آلہی سے انکار بغاوت اور شرارت و نیز
اصرار انبیا کا خون ناحق حضرت یحیی و حضرت زکریا وغیرہم کا قتل حضرت عیسی پر افترا و اتہام چنانچہ ارشاد ہوا

وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْکَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ

اور ماری گئی اونپر　ذلت　اور خواری　اور پہر آئے غضب مین　اللہ کے یہ اسلیے تہا کہ وہ　تہے　انکار کرتے

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۠

آیتون سے اللہ کی اور قتل کرتے　پیغمبرونکو　ناحق　یہ　اسلیے تہا کہ نافرمانی کی اور　تہے　حد سے بڑہ جاتے

اونپر ذلت وخواری کا عذاب نازل ہوا اور اللہ کے غضب مین آگئے یہ اسلیے ہوا کہ وہ آیتون سے انکار کرتے تھے اور پیغمبرون کو ناحق قتل کرتے یہ شقاوت اسلیے پیدا ہوئی کہ نافرمانی کی اور حد سے بڑھتے تھے **ف** یہ لوگ یہود تھے اللہ تعالی نے اونہین دنیا مین ایسا خوار کیا کہ نام کو بھی حکومت اونکے پاس نرہی خصوصًا ہمارے حضور کے زمانے مین رہی سہی شیخی نکل گئی اگر کہین کوئی یہودی تجارت وغیرہ سے مالدار بھی ہو تو قومی ذلت اور تابعداری کا دھبا نہین ہٹ سکتا **مترجم** کوئی یہ نسمجھے کہ مسکین وفقیر ہونا موجب علامت ذلت وغضب الٰہی ہے معاذ اللہ تمام پیغمبرون کے بادشاہ محمد رسول اللہ اور اونکے اصحاب اور ہزارون اولیا وصلحای سابق وحال مسکین ہو گزرے ہین اور حضور نے تو تمنا کی اور فرمایا اے اللہ دنیا مین مسکین رہون مسکین مرون مسکینون کے ساتھ حشر ہو البتہ کفر معصیت کے ساتھ مسکنت سخت عذاب ہی

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

بیشک جو ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصاری اور صابی جو ایمان لایا اللہ پر اور دن قیامت پر اور کی

صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

نیکی پس واسطے انکے مزدوری اونکی ہے اونکے رب سے اور نہ خوف ہے اونپر اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے

محمدی اور یہودی اور نصارا اور صابی جو کوئی ہو جب اللہ پر ایمان لائے اور قیامت کو آنیوالی جانے اور اچھے کام کرے نہ اوسے بازپرس آخرت کا خوف ہے نہ دنیا مین رنج **مظہری** لفظ یہود خواہ عربی ہے یعنی راہ پانیوالا۔ خواہ یہودا کے نام پر ہے جو حضرت یعقوب کے بڑے بیٹے تھے کہا ابو عمر بن علا نے کہ یہود بمعنی متحرک کے ہین یہ لوگ توریت پڑھنے مین ہلتے اور کہتے کہ جب توریت موسی کو ملی تھی زمین وآسمان مین جنبش آگئی اسلیے انکا نام یہودی ہو گیا۔ نصارا بمعنی مددگار۔ صابی یعنی ایک دین سے نکل کر دوسرے دین مین جانیوالا کہا مجاہد نے صابی شام مین ایک قوم ہے آدہی یہودی آدہے مجوسی۔ اہل کتاب نہین کلبی نے کہا آدہے یہودی آدہے نصاری ہین قتادہ نے کہا زبور پڑھتے ہین کعبے کیطرف نماز پڑھتے ہین ملائکہ پرست ہین۔ ہر دین سے کچھ کچھ لے لیا ہے در منثور کہا ابن منذر نے مشرک ہین اہل کتاب نہین وہب نے کہا اللہ کو ایک جانتے ہین کفر نہین کرتے ابو حنیفہ کے نزدیک ونکی عورتون سے نکاح جائز ہے اسلئے کہ اون کے نزدیک کتابی ہین۔ صاحبین نے کہا نکاح نہین جائز ہے اسلیے کہ مشرک ہین **ف** مراد یہ ہے کہ کوئی ہو مسلمان یا کتابی یا غیر کتابی جب ایمان لائے اور اچھے کام کرے اوسے خوف نہین پس پہلا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بطور علم کے ہے جیسے ہمارے زمانے مین مسلمان کی اولاد مسلمان سمجھی جاتی ہے کچھ بھی کیون نکرے حق سبحانہ تعالی نے اسے رد کر دیا کہ خالی نام کام نہ دیگا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اور جب لیا ہمنے　عہد تمہارا　اور بلند کیا　تمپر　پہاڑ (اور کہا) پکڑو　جو دیا ہمنے تمہیں مضبوطی سے اور یاد کرو　جو اوسمین ہی تاکہ تم ڈرو

اے بنی اسرائیل یاد کرو وہ واقعہ جب ہم نے تم سے عہد لیا اور پہاڑ تمہارے سر پر کھڑا کر دیا اور کہا کہ جو ہم حکم دیتے ہین اچھی طرح اُسے منظور کرو اور جو توریت مین لکھا ہی اوسے پڑھو اور سوچو ایسا کرنے سے تم پرہیزگار ہو جاؤ گے معالم حضرت موسی توریت لائے بنی اسرائیل اوسکے احکام اور قیود دیکھکر عذر کرنے لگے حق سبحانہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا پہاڑ جڑ سے اوکھاڑ کر قد آدم سے اونچا سائبان کی طرح کھڑا کر دیا کہا ابن عباس نے کہ پیچھے سے سمندر اور آگے سے آتش سوزان نے اونہین گھیر لیا اور کہا گیا منظور کرو جو توریت شریعت مین لکھا ہی نہین تو ابھی کہین بتانگے گا بنی اسرائیل سجدے مین گر پڑے اور کنکھیون سے دیکھتے جاتے کہ کب پہاڑ ہٹے اور ہم بے غم ہو جائین مجبوری ہان کرنا پڑا زبان سے اقرار کیا چونکہ معاملہ دنیا ظاہر پر ہے پہاڑ ہٹ گیا

ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝

پھر منہ پھیر لیا تمنے　بعد　اسکے　پس اگر نہوتا فضل　اللہ کا　تمپر　اور رحمت اوسکی بیشک ہو جاتے تم نقصان پانیوالو

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝

اور بیشک جان لیا تمنے　جو　حد سے بڑھے　تم مین سے　شنبے کے دنمین　پس کہا ہمنے اونسے　ہو جاؤ　بندر　پھٹکارے

پھر تم نے پہاڑ ہٹتے ہی منہ پھیر لیا اگر اللہ کا فضل اور رحمت نہوتی تو تم نقصان پانے والے یعنی گرفتار عذاب ہو جاتے اور تم کو تو معلوم ہی جن لوگون نے زیادتی کی شنبے کے دن مین ہمنے اون سے کہا بندر ہو جاؤ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے مین دریا کے کنارے ایلیا ایک شہر تھا اوسمین ستر ہزار بنی اسرائیل تھے اونہین حکم تھا کہ ہفتے کے دن سواے عبادت کے اور کچھ نکرین اور اسی دن مچھلیان پانی پر آتین اور دنون مین مچھلیون کا پتا بھی نہ ملتا آدمیون نے دریا کنارے گڑھے کھود دیے جمعے کو راستہ کھول دیتے ہفتے کو مچھلیان بھر جاتین اتوار کو نکال لیتے ایک دن کسی نے ایک مچھلی پکڑ کر تاگے مین باندھ دی اتوار کو بھونے لوگ کہنے لگے تجھپر عذاب نازل ہوگا جب کچھ نہوا تو جرأت بڑھتی ہوتے ہوتے کھلم کھلا شنبے کو شکار کرتے اور کہتے ہمارے لئے یہ دن حلال ہی اب انہین تین گروہ ہو گئے ۱ بارہ ہزار یہ باغی سرکش ۲ وہ جو نہ شکار کرتے نہ منع کرتے ۳ جو خود بھی باز رہتے اور دوسرون کو بھی منع کرتے آخر کو اس تیسرے گروہ نے اپنا محلہ الگ کر لیا

بیچ مین دیوار اوٹھا دی دو برس یونہین گذرے اللہ تعالی نے حضرت داؤد سے انپر لعنت کروائی ایک دن یہ تیسرا گروہ گھر سے نکلا تو دیکھتا ہی کہ اون گناہ گارون کے دروازے بند ہین جب دن چڑہا لوگ دیوارون سے چڑھ چڑھ کر جھانکنے لگے دیکھا تو سب بندر ہو گئے تھے قتادہ نے کہا کہ جوان بندر اور بڈہی سور ہو گئے تھے تین دن جیتے پھر مر گئے

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

پھر بنایا ہمنے اوسکو خوف واسطے اوسکے جو سامنے اوسکے تھے اور جو پیچھے تھے اور نصیحت واسطے ڈرنیوالونکے

ہمنے یہ حادثہ مانع اور عبرت دلانیوالا بنادیا اوس قوم کے لیے جو موجود تھے اور جو اس حادثے کے بعد ہونگے اور نصیحت ڈرنے والون کے لئے ف کئے امر معلوم ہوئے ۱ حرام کو کسی حیلے سے حلال کی صورت مین دکھانے سے جانبری نہین ہوسکتی ۲ کسی گناہ کا معاً مواخذہ ہونا ضرور نہین بلکہ مہلت دیجاتی ہی کہ سعادت مند باز آئے بدبخت اچھی طرح ماخوذ ہوجائے ۳ اللہ کے نافرمانبردارون سے مل جل کے رہنا بھی بغاوت اور نافرمانبرداری ہی ۴ نہی عن المنکر واجب اور اسکا ترک وبال عام ہی جیسا کہ معلوم ہوا ۵ افضلترین نعمت یہ ہی کہ ہمین اللہ تعالی نے آدمی بنایا اسلیے کہ جانور بننا عذاب وغضب کی صورت مین واقع ہوا مظہری بنی اسرائیل سے ایک شخص عامیل نامے بڑا مالدار تھا اوسکے چچازاد بھائی نے اوسے بطمع میراث مارڈالا اور دوسرے گانو مین لاش ڈال آیا صبح کو ان بیگناہون پر دعوی کیا وہ لوگ انکار کرنے لگے لوگون نے حضرت موسی سے درخواست کی کہ آپ حق سبحانہ تعالی سے دعا کرین کہ یہ راز ظاہر کردے حضرت موسی نے بحسب وحی آلہی فرمایا

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

اور جب کہا موسی نے قوم سے اپنی بیشک اللہ فرماتا ہی تمہین کہ ذبح کرو ایک گای کہا کیا لیتا ہی تو ہمین ہنسی مین کہا موسی نے پناہ اللہ کی

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

کہ ہوجاؤں مین نادانونسے بولے پکار ہمارے لیے رب کو اپنے بیان کرے ہمارے لیے کیا ہی وہ کہا اللہ فرماتا ہی کہ وہ ایک گای ہی

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا

نہ بڈہی اور نہ بچہ سیانی ہی بیچ مین اسکے پس بجالاؤ جو تم حکم دیے جاتے ہو بولے پکار ہمارے لیے

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

رب کو اپنے بیان کرے ہمسے کیا ہی رنگ اوسکا کہا وہ فرماتا ہی کہ وہ ایک گای ہی زرد شوخ ہی رنگ اوسکا اچھی لگتی

۱ نکالا عذاب وبال یہان مراد مانع و عبرت ۱۲ ۲ بقرہ گای کو کہتے ہو یا مادہ اور بقر جمع اور واحد دونو ۱۲ ۳ اعوذ بنانا کو سے اس سے ... نہین کروہ اور رسالت مین ... لہذا فرمایا کہ اللہ مجھے اس جہالت سے ... ۱۲ ۴ ... حقیقت ... ۵ فارض ... بکر اوسکو ... عوان ... اور ... ۱۲ اور بکر کی دلالت ظاہر ہو لفظ پر بہی اور لفظ فارض و بکر کے لانے سے اشارہ ہی کہ بقر مین نر و مادہ دونو مساوی ہین ۱۲ ۶ ... یعنی جوانی اور ... ہین ۱۲

لَمُهۡتَدُوۡنَ ۞ قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا هِىَ اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيۡنَا ؕ وَاِنَّاۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ

دیکھنے والیکو کہا پکار ہمارے لیے رب کو اپنے کہو لدے ہمارے لیے کیا ہی بیشک گای مشتبہ ہی ہمپر اور ہم اگر چاہا اللہ نے

لَمُهۡتَدُوۡنَ ۞ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوۡلٌ تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ وَلَا تَسۡقِى

البتہ راہ پانیوالے ہین کہا بیشک اللہ فرماتا ہی وہ ایک گای ہی نہ محنت کش کہ جوتے زمین اور سینچے

الۡحَـرۡثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيۡهَا ؕ قَالُوا الۡــٴٰنَ جِئۡتَ بِالۡحَـقِّ ؕ فَذَبَحُوۡهَا وَمَا كَادُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ

کھیت مسلم ہی نہین عیب اوسمین بولے اب لایا تو حق بات پس ذبح کیا اوسے اور نہ تھے کہ کرتے

جب موسی نے اپنی قوم سے کہا اللہ فرماتا ہی کہ گاے ذبح کرو وہ لوگ تعجب باگستاخی سے بولے کیا آپ ہم سے دل لگی کرتے ہین کہان مقتول کا فیصلہ کہان گاے کی قربانی - حضرت موسی نے فرمایا خدا کی پناہ کیا پیغام رسانی مین مزاح کر کے مین جاہل بن جاؤنگا - جب وہ سمجھے کہ قربانی سے چارہ نہین بولے پروردگار سے پوچھیے کہ وہ گاے کیسی ہی فرمایا اللہ فرماتا ہی وہ ایک گاے ہی نہ بڈھی اور نہ بچہ جوان ومیانہ ہی بچپن اور بڑہاپے کے بیچ مین جو تمہین حکم ہوتا ہی بجالاؤ بولے اپنے رب سے دعا کیجیے رنگ گاے کا بتاوے کہا ارشاد ہوتا ہی کہ وہ گاے زرد ہی شوخ رنگ دیکھنے مین اچھی معلوم ہوتی ہی بولے پروردگار سے پوچھیے ہمین اچھی طرح بتاوے کہ وہ کیسی ہی ہمین گاے مین اشتباہ ہوتا ہی کہ ایسا نہو دوسرے قسم کی گاے ذبح ہو جاے اور ہم انشاء اللہ راہ پر آنیوالے ہین کہا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وہ ایسی گاے ہی جس سے کام نہین لیا گیا کہ زمین جوتے یا کھیت سینچے مسلم ہی کوئی عیب اوسمین نہین ہی کہا اب آپ نے سچی اور صاف بات کہی پھر ذبح کی اور کرتے ہوے نظر نہ آتے تھے **مظہری** اگر بنی اسرائیل بحث نکرتے تو جو گاے ذبح کر دیتے کافی ہوتی مگر تکرار کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک خاص گاے نہایت بیش قیمت ذبح کرنا پڑی ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد صالح تھا اوسکے پاس ایک گاے کا بچہ تھا مرتے وقت دعا کی اے اللہ یہ بچہ اپنی بیٹے کے لیے تیرے سپرد کرتا ہون مرد مرگیا اوسکا بیٹا بڑا عابد اور ماکا فرمانبردار تھا رات کو تین حصے کیے تھے ایک حصے مین ماکی خدمت کرتا دوسرے مین عبادت تیسرے مین سوتا اور دن کو لکڑیان جنگل سے لاتا جو قیمت ملتی اوسکی تہائی خیرات کرتا اور تہائی ماکو دیتا اور تہائی اپنے صرف مین لاتا ایک دن اوسکی ما نے کہا تیرے باپ نے تیرے لیے ایک گاے اللہ کے سپرد کی تھی جنگل مین جا اور ابراہیم و اسمعیل و اسحق کے معبود سے دعا کر اور شناخت اوسکی یہ ہی کہ جب تو اوسے دیکھے گا معلوم ہوگا کہ آفتاب کے شعاع اوسکی جلد سے نکلتی ہی - غرض لڑکا گیا اور وہ گاے اوسکے پاس آئی

لڑکا لیکر گھر چلا گاے نے کہا اے نیکبخت لڑکے سوار ہولے اوسنے کہا ما نے یہ حکم نہین دیا ہے
گاے بولی اگر تو مجھپر سوار ہوتا تو مین تیرے قبضے مین نہ رہ سکتے جب گھر آیا ما نے کہا تو اسے بیچ ڈال
اوس زمانے مین گاے کی قیمت تین دینار تھے ما نے کہا مجھسے پوچھکر تین درم کو بیچنا - راہ مین
ایک فرشتے نے کہا کہ تین درم مجھسے لے لڑکے نے ماکے مشورے کا حوالہ کیا وہ بولا چھہ درم لے
مگر اسیوقت معاملہ کر لڑکے نے نانا اور ما سے حال بیان کیا اوسنے کہا اچھا مجھسے پوچھکر بیچنا
فرشتہ پھر ملا اور کہا کہ بیچ اوسنے کہا چھہ درم لونگا بشرطیکہ ما سے اذن لے لون فرشتہ بولا
بارہ درم لیکر اسیدم فیصلہ کر دے لڑکا پھر ما سے پوچھنے گیا ما نے کہا بیٹا وہ فرشتہ ہی
اوس سے کہو میری ما نے تجھے مختار کیا ہی تب فرشتے نے کہا اس گاے کو نہ بیچ اسکی قیمت
تجھے بہت ملی گی حضرت موسی خرید فرمائینگے تب اوس کے کہال بھر کے دینار لینا الحاصل جس صفت
کی گاے ارشاد ہوئی تھی سواے اسکے اور نہ ملے تب بنی اسرائیل نے یہ گاے خرید کر ذبح کی

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ
اور جب قتل کی تمنے ایک جان پھر ایک دوسرے پر الزام دینے لگا اوسمین اور اللہ ظاہر کرنیوالا تھا اوسے کہ تھے تم چھپاتے پھر کہا ہمنے مارو تم اوسپر

بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝
ٹکڑا اوس (گای) کا ایساہی جلاتا ہی اللہ مردے اور دکھاتا ہی تمہین نشانیاں اپنی تاکہ تم بوجھیان کرو

جب تمنے ایک شخص یعنی عامیل کو مار ڈالا اور دوسرے پر الزام لگایا اور جو تمنے چھپایا تھا اوسے اللہ
ظاہر کرنے والا تھا پھر ہمنے فرمایا کہ اوس گاے کا کوئی ٹکڑا اس مقتول پر مارو یونہی اللہ جلاتا ہی
مردے اور دکھاتا ہی تمہین قدرت اپنی تاکہ تم سوچو - مفسرین نے گاے کے اوس ٹکڑے مین بہت
اختلاف کیا ہی عامیل کو چھوایا گیا ظاہری یہ ٹکڑا چھوانا تھا کہ عامیل زندہ ہوگئے اور اپنے قاتل کا نام بتلایا پھر گر پڑے
یہ قدرت دیکھی پھر بھی وہ مثل پتھر کے تھے

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً
پھر سخت ہوگئے دل تمہارے بعد اسکے پس مثل پتھر کے یا زیادہ سخت

اور تمہارے دل سخت ہوگئے اوس سے زیادہ سخت
عامیل کے زندہ ہونے کے بعد بھی قاتل انکار کرتے رہے یا اون کے دل پتھر ہوگئے کہ کچھہ اثر ہی نہین ہوتا تھا کہ

وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
اور بیشک بعض پتھرون سے وہ ہی کہ پھوٹ نکلتی ہین اوس سے نہرین اور بیشک اون سے وہ ہی کہ پھٹجاتا ہی پس یہ نکلتا ہی اوس سے

الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
پانی اور بیشک اونسے وہ ہی کہ گر پڑتا ہی خوف سے اللہ کے اور نہین اللہ غافل اوس سے جو تم کرتے ہو

ط ادارا ایک دوسرا پر ڈالنا لعمود بروزن ... ع بعضہا رہی بعض البقرۃ

بعض تپہر تو ایسے ہین جنسے نہرین پہوٹ نکلتی ہین اور بعض تپہر وہ ہین کہ شق ہو جاتے ہین اور اونسے پانی یعنے چشمے نکلتے ہین اور بعض وہ ہین کہ اللہ کی عظمت و جلال کی ہیبت سے گر پڑتے ہین یعنے تپہرون مین تو ایک طرح کی صلاحیت بہی ہی مگر انمین یہ بہی نہین معالم پہلے حجر سے وہ حجر مراد ہی جسمین ببرکت عصای موسوی پانی نکلتا تہا اور دوسرے سے وہ پہاڑ جنسے چشمے نکلتے ہین۔ یا پہلا وہ جس سے چشمے بہتے ہین دوسرا وہ جس سے سوتے نکلین درمنثور ابن عباس نے کہا جو تپہر پہاڑ سے گرتے ہین اگر اونسے بہت سے پہلوان او کہاڑتے تو نہ اوکہڑتا مگر عظمت و ہیبت جناب باری سے گر پڑتے ہین بعض احادیث بتاتی ہین کہ تپہرمین بہی احکام الٰہی کا اثر ہے احادیث مین صحیح اسناد سے وارد ہوا کہ تپہرون نے آپ کو سلام کیا شہادت دی اور کوہ احد کی نسبت آپ نے فرمایا ھذا جبل یحبنا ونحبہ یہ پہاڑ ہی جو ہمین دوست رکہتا ہی اور ہم اوسے دوست رکہتے ہین اور قرآن مین وارد ہوا کہ یہ قرآن اگر پہاڑ پر اوترتا تو وہ خوفناک اور شق ہو جاتا

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَہٗ

اب کیا تم امید رکہتے ہو کہ کفار مطیع ہونگے تمہارے اور بیشک تہا ایک گروہ اونمین کہ سنتا کلام اللہ کا پہر بدلڈالتا اوسے

مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ۝

بعد ازانکہ کہ جانلیا اوسے اور وہ جانتے ہین

ای مسلمانو کیا تم امید رکہتے ہو کہ یہود تمپر ایمان لائین حالانکہ اونکی بہت آدمی توریت سنتی ہین پہر اوسے بدل دیتے ہین آنحضرت کی اخبار اور فضائل اور اطاعت کی احکام جان بوجہکر مخفی و متغیر کر دیتے ہین اور وہ جانتے ہین سہو سی نہین

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَھُمْ

اور جب ملین اونسے جو ایمان لائے کہین ایمان لائے ہم اور جب تنہا ہو ایک اونکا طرف دوسرے کے کہین کیا تم کہتے ہو مسلمانون سے

بِمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ لِیُحَآجُّوْکُمْ بِہٖ عِنْدَ رَبِّکُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝ اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ

وہ راز کہ کہولدیا اللہ نے تمپر تاکہ حجت پکڑین تمپر اوس سے تمہارے رب کے پاس کیا تم عقل نہین رکہتے کیا نہین جانتے کہ بیشک

اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ۝

اللہ جانتا ہی جو چہپاتے ہین اور وہ جو ظاہر کرتے ہین

جب یہان والون سے ملین کہین ہم ایمان لائے اور جب آپسمین تخلیہ ہو تو کہتے ہین کیا تم مومنین سے بتا دوگے جو اللہ نے تمپر کہولدیا (یعنے امر حق و نبوت آنحضرت) تاکہ وہ قیامت مین تمپر حجت قائم کرین کیا اتنا بہی نہین سوچتے۔ یہود اپنی نادانی سے کہتے کہ اگر وہ خبرین جو توریت مین ہین مسلمانون سے بتا دوگے تو قیامت مین کہین گے کہ ہمارے سامنے اونہون نے نبوت کا اقرار کیا اور ایمان نہ لائی کیا اتنا بہی نہین جانتے کہ اللہ تعالی واقف ہے جو تم چہپاؤ یا دکہاؤ

یعنی نہین اللہ تعالے سے اخفا ہے

یعنی اللہ کی طرف سے جو حدیث اور اکی بیان نبی کی خبر جبر تبادیا ہو ادا کا صحابی کہ بیان نبی امی کی خبر اور مسلمانون سے ظاہر کی اور ان کی طرف

۱۲

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

اور اونمین سے ان پڑھ ہین نہین جانتے کتاب کو مگر ارمان اور نہین ہین وہ مگر گمان کرتے

اور اونمین بعضے ان پڑھ جاہل بھی ہین توریت نہین جانتے مگر تمنائین کرنا وہ صرف گمان ہی کرتے ہین مظہری امانی سے مراد کذب ہے یعنی غلط باتین مشہور کرتی ہین اور یہ سب انکی اٹکل اور خیال خام ہین

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا

پس افسوس ہی اونکو جو لکھتے ہین کتاب ہاتھون سے اپنے پھر کہتے ہین یہ ہی پاس سے اللہ کے تاکہ خریدین

بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝

عوض اوسکے دام تھوڑے پس حسرت ہی اونمین اوس چیز سے کہ لکھی ہاتھون نے اونکے اور افسوس ہی واسطے اونکے اوس سے کہ کماتے ہین

پھر ہلاکت ہی جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھین اور لوگون سے کہین کہ اللہ نے کتاب نازل کی اور ہلاکی ہی جو کمار ہی ہو در منثور یعنی وہ بھی تھی جو کتاب لکھکر کہتے تھے کہ یہ اللہ کے بھیجی ہوئی ہی تاکہ کچھ مل جاوے ویل دوزخ ایک جنگل یا کنوئین کا نام ہی جسمین عذاب نہایت سخت ہی در منثور اس آیت سے متعدد علمانے کہا کہ خریدنا اور بیچنا قرآن کا جائز نہین اور بعضون نے کہا خریدنا جائز اور بیچنا ناجائز ہی اور بعضون نے کہا بیچنا اور خریدنا دونو جائز ہین ف یہی مذہب صحیح ہی اسلیے کہ یہ بیع کاغذ اور اجرت کی ہی کلام پاک نہ اسمین آگیا ہی نہ اوسکا مبادلہ ہوتا ہی باقی رہی اجرت کتابت قرآن اوسپر بھی بمصلحت شرعی فتوی دیا گیا ہی۔ اور یہ آیت جھوٹھی مسئلے بنانے والون اور حدیث موضوع بیان کرنیوالونکے حق مین بھی وعید شدید ہی

یہود کہتے تھے وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ کہ دوزخ کی آگ

اور کہا نچھو جائیگی ہمین آگ مگر کئی دن گنتی کے

ہمین نہ چھو جائیگی مگر چند دن مظہری عطانے کہا کہ وہی چالیس دن جنمین گوسالہ پرستی تھی ابن عباس نے کہا یہود کہتے تھے عمر دنیا کی سات ہزار برس ہی ہر ہزار برس کے عوض ایک برس ہمین دوزخ مین رہنا ہوگا

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

کہدے کیا لے لیا ہی اللہ سے وعدہ پس ہرگز خلاف کریگا اللہ وعدہ اپنا یا کہتے ہو اللہ پہ جو نہین جانتے

آپ کہدیجیے کیا تم نے اللہ سے وعدہ لیا ہی کہ اللہ اوسکے خلاف نکریگا یا اللہ تعالی پر بے سمجھے بوجھے افترا کرتے ہو

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓــــَٔــتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

ہان جسنے کی برائی اور گھیر لیا اوسے خطاؤن نے اوسکی پس وہ ناری ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

امانی جمع امنیہ کی ... امی ... یعنی ان پڑھ ... الامیون لا امانی ... ویل ہلاکت اور ایک کنوان ہی دوزخ مین ... یعنی چند دن ... ہم دوزخ کی آگ ... داخل ...

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝

اور جو ایمان لائے اور کین نیکیان وہی لوگ جنتی ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

بلکہ یون ہی ہے جسنے برائی کی اور اوس کے گناہون نے اوسے گھیر لیا وہی دوزخی ہین ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ جنتی ہین اوسمین ہمیشہ رہینگے **ف** یعنی تمہارا گمان غلط ہے جنت دوزخ اعمال پر ہے ع بندگی باید پیمبرزادگی درکار نیست + جو لوگ ایسی بیہودہ باتین بنایا کرتی ہین سو جیسی ہو سمجھین کہ اگر سوء عمل کے اور ذریعہ بخشش کا ہوتا تو نبی آخرالزمان سے جو نبی زادے تھے اور کون زیادہ مستحق تھا

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ

اور جب لے لیا ہمنے عہد بنی اسرائیل کا کہ نہ پرستش کروگے سوای اللہ کے اور والدین سے احسان کروگے اور

ذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون سے اور کہو لوگون سے اچھی بات اور قائم کرو نماز اور دو

الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ۝

زکوۃ پھر منہ پھیر لیا تمنے مگر تھوڑے تم مین سے اور حالانکہ تم روگردان تھے

اور یاد کرو جب ہمنے بنی اسرائیل سے توریت مین عہد لیا کہ سوائے خدا کے کسی اور کی پرستش نکرنا اور نیکی کرتے رہنا ماں باپ سے اور قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون سے اور آدمیون سے اچھی بات کہنا اور نماز قائم رکھنا اور زکوۃ دیتے رہنا پھر تمنے عہدے کے بعد روگردانی کے مگر تھوڑے لوگ ثابت قدم رہے اور تم منہ پھیرنے والے تھے **مظہری** اچھی بات امر بالمعروف **ف** حقوق اللہ و حقوق العباد یا عبادات اور طرز معاشرت دونو امرون مین عہد لے لیا تھا۔ اور یہ تمام امور بعینہ ہمارے شریعت مین بھی ضروری اور مستحسن رکھی گئی ہین

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ

اور جب لے لیا ہمنے عہد تمہارا کہ نہ گراؤ خون آپس کے اور نہ نکالو اپنونکو وطن سے اپنے پھر اقرار کیا تمنے

وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ

اور تم شاہد تھے پھر تم سب قتل کرتے ہو اپنونکو اور نکالتے ہو ایک گروہ کو اپنون سے وطن سے اونکے

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ

غلبہ کرتے ہو اونپر گناہ اور ظلم سے اور اگر آئین تمہارے پاس قیدی فدیہ دیتے ہو اونکا حالانکہ وہ حرام ہے تمپر نکال دینا اونکا

وانتم حال ہوکرہ ہما ضمیر از تم سے ۱۲ تشہدون حال ہوکرہ ہے ضمیر از تم سے ۱۲ و اذ ... ضمیر شان بدل ہے اخراجہم سے (مبتدا) محرم خبر ہے ۱۲

وہ بات یاد کرو جب ہمنے تم سے عہد مستحکم لے لیا کہ خونریزی نہ کرنا اور اپنی قوم کو وطن سے نہ نکالنا
پھر تم نے اس امر پر اقرار کیا اور تم موجود تھے **ف** یہ احکام سب توریت مین تھے پھر تم اپنون کو
قتل کرتے ہو اور بعضون کو وطن سے نکال دیتے ہو اور زبردستی کرتے ہو اور گناہ اور ظلم سے
اور تم مین سے کچھ لوگ قید ہو جائین تو فدیہ دیکر چھڑا لیتے ہو حالانکہ تمپر اونکا نکالدینا حرام ہے
مظہری آپ کے تشریف آوری سے پہلے بنو نضیر اور قبیلہ خزرج مین دوستی تھی اور اوس
و بنو قریظہ ہم عہد تھے - جب آپسمین لڑائی ہوتی تو اپنی اپنی قیدی روپیہ دیکر چھڑا لیتے
اللہ تعالی نے فرمایا کہ گو خونریزی اور وطن سے نکالنا اور اخلاق و احسان کو بدلے یہ ظلم و زبردستی
تمہارا طریقہ ہو گیا مگر دماغ مین جنت کی ہوس باقی ہے ع این خیالست و محالست و جنون

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ
کیا ایمان لاتے ہو بعض　کتاب پر　اور انکار کرتے ہو بعض کا　پس نہین بدلا اوسکا جو کرے　یہ　تم مین سے　مگر رسوائی
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
زندگی مین　دنیا کی　اور دن　قیامت کے ڈالے جائینگے　طرف سخت عذاب کے　اور نہین اللہ غافل　اوس سے کہ کرتے ہین

تو کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار ہے مطلب کی بات لی لی
اور جو جی چاہا چھوڑ دیا ایسے شریرون کی کیا سزا ہے مگر یہ کہ دنیا مین رسوا و خوار ہون (جسطرح
بنو قریظہ سب کے سب قتل کر ڈالے گئے اور بال بچے مملوک ہو گئے اور بنو نضیر و قینقاع وطن سے نکالدیے
گئے) اور قیامت کے دن سخت عذاب مین گرفتار ہونگے اور اللہ تمہارے کامون سے بیخبر نہین ہے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝
وہی ہین　جنھون نے　خریدی　زندگی　دنیا کی بعوض آخرت کے پس نہ ہلکا ہوگا اونسے　عذاب　اور　نہ وہ مدد دیے جائینگے

یہ وہی بدنصیب ہین جنہون نے آخرت بیچکر دنیا کی زندگی خریدی پس اب نہ عذاب مین تخفیف ہوگی
نہ مدد ملیگی یعنے نہ تخفیف ہو نہ رہائی **ف** اگرچہ آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ دنیا مول لینے کے بعد
اونکی ملک ہو جاے مگر بکمال خوبی فرمایا کہ اس تجارت میں وہ نہین خسارہ ہے اسلیے کہ نہ آخرت پر وہ قابض
ہین اور نہ دنیا پا سکینگے جسطرح مبیع پر بدون اداے ثمن قبضے کا حق نہین ہے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ
ربط نعمتون کا ذکر کرکے اون کی ناشکریان بیان کین پھر الزامون کی تکرار فرمائے

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ
اور بیشک دی ہمنے موسی کو کتاب　اور مدد دی ہمنے　بعد اوسکے　پیغمبرونکی

یعنی موسی کو توریت عطا فرمائی تاکہ حق و باطل کا امتیاز ہو سکے اور جو جو احکام حضرت موسی نے

لائے تھے اور جو دین سکھایا تھا اوسکی اشاعت اور تعلیم کے لیے اون کے بعد پیغمبرون سے مدد
دی جیسے حضرت داؤد حضرت سلیمان وغیرہ ہزارہا پیغمبر صرف توریت کے تعلیم کے لئے آئے
اور جب افراط و تفریط تمہاری حد سے گذر گئے بمقتضائے مصلحت اصلاح فرمائی
اور عیسے بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا کین (جیسے خود اونکا بے باپ پیدا ہونا

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ
اور دیے ہمنے عیسے بن مریم کو معجزے اور مدد کی ہمنے اوسکی روح قدس سے

اندھون کی بینائی - مریضون کی شفا بچپن مین کلام وغیرہ) اور مدد کی ہمنے عیسی بن مریم کی روح قدس
سے ابن کثیر کہا ابن جریر سے کہ روح بمعنے انجیل ہی جیساکہ قرآن کے حق مین فرمایا وَاَوْحَيْنَا اِلَيْكَ
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا بھیجا ہمنے تمپر قرآن اپنے حکم سے - اور قدس اللہ یعنی کتاب اللہ اور وہ انجیل تھی
معالم روح - ظاہر ہی جبرئیل مراد ہو اسلیے کہ جبرئیل ہمیشہ ملازم و محافظ حضرت عیسیٰ کے رہتے تھے
ابن جریر نے کہا کہ یہ تاویل اولی ہی - اکثر احادیث مین روح القدس بمعنی جبرئیل مستعمل ہوا ہے -
یا روح القدس بمعنی روح اللہ یعنی اللہ کے زندہ کئے ہوئے یا امر الٰہی - اور یہ اضافت تشریفی ہی
یعنی بلا واسطہ غیر اللہ تعالیٰ نے اونہین زندہ فرمایا اور بحسب نظم عالم وسائل و اسباب کا تعلق نہوا
اور اسیطرح حضرت آدم کی نسبت فرمایا نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ہمنے اُسمین اپنی روح پھونکدی اور
فرمایا وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ اللہ اپنا نور یعنے دین حق کامل ہی کریگا اور اسیطرح آنحضرت کو نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ
کہتے ہین یعنی مستفیض اور منور خاص نور الٰہی سے دوسرے انوار سے تعلق نہین ہی اور یہ نہین ہوسکتا کہ
روح اللہ سے عین اللہ مراد لیجاے ورنہ حلول ذات باریتعالیٰ حضرت آدم مین لازم آئیگا اور اگر
روح سے صفات مراد لیجاے جیسے اللہ کا کلام یا علم یا ارادہ تو اثر و فیضان صفات باریتعالیٰ مراد
ہون گے اسلیے کہ عین صفات کا نقل ذات سے محال ہی اور اگر کوئی دوسرے معنی لیے جائین تو حق تعالیٰ
مین ترکیب لازم آئیگی اسلیے کہ اضافت چاہتی ہی مغایرت کو پس روح ایک شی اور اللہ دوسری شی ہوگی
یہ بھی باتفاق عقل و نقل باطل ہی الحاصل عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور نور من نور اللہ کے یہی معنی ہین کہ بلا واسطہ
غیر اللہ سے انکا تعلق ہی اور یہ ترکیب کمال تخصیص و تقرب و شرف و کرامت پر دلالت کرتے ہی

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○
کیا پھر جب لایا تمہارے پاس کوئی رسول وہ چیز کہ نہ چاہتا تھا جی تمہارا تکبر کیا تمنے پس ایک گروہ کو جھٹلایا تمنے اور ایک گروہ کو قتل کرتے تھے تم

کیا ایسا نہین کہ جب لایا تمہارے پاس کوئی پیغمبر وہ حکم کہ نہین پسند کرتے تمہارے نفس تو تکبر اور انکار کیا تمنے یہ کیسے ایک گروہ کو جھٹلایا
جیسے حضرت عیسیٰ و جناب محمد رسول اللہ صلعم ایک گروہ کو تمنے قتل کیا جیسے حضرت زکریا و حضرت یحییٰ وغیرہما علیہم الصلوٰۃ والسلام

م ۲ بیعت ...
...
ڈ ریعت
مفعول بہ
...

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور بولے دل ہمارے غلاف مین بلکہ لعنت کی اللہ نے اونپر اونکے کفر کے سبب پس تہوڑا ہی جسپر ایمان لاتے تھے وہ

اوسپر لطف یہ کہ شرارت سے کہتے ہو) ہمارے دلونپر غلاف ہی (یہ تمہارے عذر لغو ہین) بلکہ اللہ کی پھٹکار ہو اسلیے ایمان ہی نہین لاتے **ف** یہود کہا کرتے تھے کہ ہمارے دل غلاف ہورہے ہین یعنی وہ محفوظ ہین کسیکی نہین سنتے کوئی بات اونپر اثر نہین کرتی اور اگر اچھی بات ہوتی تو ہم کیون نہ مانتے ۔ ارشاد ہوا کہ یہ سبا ہی اللہ کے غضب و لعنت سے جم گئی ہے

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى

اور جب آئی اونکے پاس کتاب پاس سے اللہ کے تصدیق کرتی اوسکی جو ساتھ ہی اونکے اور تھے پہلے سے فتح مانگتے اونپر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ښ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

جو کافر ہوئے پھر جب آیا اونکے پاس وہ کہ پہچان رکھا تھا انکار کیا اوس سے پس لعنت ہی اللہ کی کافرون پر

اور جب قرآن اللہ کے پاس سے آیا جو اونکی پاس کی آسمانی کتابونکی تصدیق کرتا تھا (یعنی انکی باتین اور وحشت دلانیوالی امور اوس مین نہ تہی) اور یہود پہلے کفار پر فتح طلب کیا کرتے تھے جب آگیا اونکے پاس وہ جسے پہچان لیا انکار کیا پس اللہ کی لعنت ہی انکار کرنیوالونپر ابن کثیر محمد بن اسحٰق نے کہا آنحضرت کے مبعوث ہونیسے پہلے یہود مشرکین سے کہا کرتے تھے کہ بہت جلد نبی موعود آتے ہین ہم اہل کتاب ہین اونہین پہچان لینگے اون کے ساتھ تمپر جہاد کرینگے اور تمپر غالب ہوجائینگے پھر جب حضرت مبعوث ہوئے اور مدینے مین تشریف لائے اوس و خزرج جو بت پرست تھے اور جنہین یہود ڈرایا کرتے تھے مشرف باسلام ہوے اور یہود سے کہنے لگے کہ اب تم کیون مسلمان نہین ہوتے وہ بولے یہ وہ پیغمبر نہین ہین جنکا ذکر ہم کرتے تھے ۔ **اسباب نزول** یہود دعا کیا کرتے تھے کہ ای اللہ بحق نبی امی ہمین انپر غالب کر ۔ پس حق سبحانہ تعالیٰ نے وہ باتین یاد دلائین

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

بری ہی وہ کہ بیچین بعوض اوسکے جانین اپنی یہ کہ کفر کیا اوس سے کہ اوتارا اللہ نے حسد سے یہ کہ اوتارا اللہ نے فضل سے اپنے

عَلٰي مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰي غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

جسپر چاہا بندونسے اپنے پس پھرے غضب مین غضب پر اور واسطے کافرونکے عذاب ہی ذلت کا

بہت بری ہی وہ شے جس سے تمنے اپنی جان کو بیچا ہی (یعنی جو امر اختیار کیا ہی اور جسکی وجہ سے آپ کو عذاب دائم کا سزاوار کردیا وہ بہت برا ہی اور وہ) اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب سے

کفر کرتا ہی اس بغاوت اور حسد پر کہ اللہ نے جس بندے پر (یعنی محمد رسول اللہ پر) چاہا اپنے فضل سے نازل فرمایا (اور بنی اسرائیل کو جو بنی زادے ہوتے آئے ہین محروم رکھا اس انکار اور بغاوت سے غضب پر غضب اونپر آگیا اور انکار کرنے والون کے لئے ذلت کی مار ہی معالم پہلا غضب بوجہ انکار توریت اور دوسرا غضب آنحضرتؐ کے انکار سے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ

اور جب کہا جاے اونسے ایمان لاؤ اوسپر جو اوتارا اللہ نے کہتے ہین ایمان لاتے ہم اوسپر جو اوتارا گیا ہمپر اور انکار کرتے ہین اوس سے کہ اسکے سوا ہی

وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ

اور وہی حق ہی سچا کرنیوالا اوسکا کہ اونکے ساتھ ہی

اور جب اونسے کہا جاتا ہی کہ جو اللہ نے اوتارا اوسپر ایمان لاؤ کہتے ہین جو اللہ نے ہمپر اوتارا یعنی توریت اوسپر ہم ایمان لائے اور اوسکے سوائے جو کچھ ہو (یعنی قرآن) اوس سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ حق ہی اور اونکی پاس کی کتاب کو سچا کرتا ہی - ان سب سوالون اور جوابون کے بعد فرمایا

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

کہد یجیے پھر کیون قتل کرتے تھے پیغمبرونکو اللہ کے پہلے سے اگر تھے تم مومن

کہد یجیے آپ پھر کیون قتل کرتے تھے اللہ کو پیغمبرونکو اگر ہو تم مومن یعنی اگر تم سچے ایمان والے ہوتے تو قتل انبیا جو اکبر الکبائر ہے تمسے نہوتا جسطرح وہ فعل قبیح تمہارے کفر و شرارت سے ہوا پیغمبر آخر الزمان کا انکار بھی کفر و بغاوت سے ہی

وَلَقَدْ جَاءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ۝

اور بیشک لائے تمہارے پاس موسی معجزے پھر بنا لیا تمنے گوسالہ اوسکے بعد اور تم ظالم تھے

اور موسی تو تمہارے پاس کہلی نشانیان لیکر آچکے تھے پھر جب وہ طور پر گئے تمنے گوسالہ پرستی اختیار کی اور تم ظالم تھے

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ

اور جب لیا ہمنے عہد تمہارا اور اوٹھایا تمپر طور اور کہا لو جو دیا ہمنے تمکو مضبوطی سے اور سنو

قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ

بولے سنا ہمنے اور نافرمانی کی ہمنے اور گہب گیا اونکے دلونمین گوسالہ اونکے کفر کے سبب

قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

کہد یجیے برا ہی وہ کہ حکم کرتا ہی اوسکا تمہین ایمان تمہارا اگر ہو تم مومن

اور جب ہمنے تمہارا اقرار لے لیا اور پہاڑ تمہارے سر پر اوٹھا لیا (اور حکم دیا) مضبوط پکڑو جو ہمنے تمکو دیا اور سنو (یعنی احکام توریت کے پابند ہو جاؤ) بولے ہمنے سنا (باواز بلند) اور نافرمانی کی

(آہستہ کہا) اور حال یہ تھا کہ اون کے دلون مین گوسالے کی محبت پلا دی گئی تھی اونکے کفر کی شامت سے کہدیجئے آپ برا حکم کرتا ہی تم کو تمہارا ایمان اگر تم ہو مومن (یعنے اگر تم مومن فرض کیے جاؤ تو ایمان تمہین بری باتین بتاتا ہی اور ظاہر ہے کہ ایمان بری بات کا حکم نہین کرتا ہی تو یہ برائی تمہاری بے ایمانی سے ہوئی اور تمہارے دعوی باطل ہوگئے

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

کہدیجئے اگر ہی واسطے تمہارے گھر آخرت کا پاس اللہ کے خالص سوای اور آدمیونکے تو تمنا کرو مرنیکی

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اگر ہو تم سچے

کہدیجئے آپ اگر آخرت کا گھر تمہارے لیے خاص ہوگیا اور آدمیون کا اوسمین حق نہین تو بہر مرنے کی خواہش کرو اگر سچے ہو **ف** بعد ان تمام الزامات کے بہی اگر تم کو یہ زعم ہے کہ عالم آخرت مین ہم نجات پانے والے ہین تو موت کی آرزو کرو تا کہ وہ نعمتین تمہین مل جائین اگر سچے ہو تو ایسا ضرور کروگے **معالم** یعنے اگر تم اپنے دعوون مین سچے ہو تو دعا کرو کہ خدا جہوٹے کو موت دے کہا ابن عباس نے اگر یہود ایسے دعا کرتی تو ایک یہودی زندہ نرہتا سب مرجاتے

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

اور نہ چاہینگے اوسے کبھی اسوجہ سے کہ آگے بہیجا ہاتون نے اونکے اور اللہ جانتا ہی ظالمونکو

یہود کبھی موت کی تمنا نہ کرینگے بسبب اون گناہون کے جو اونہون نے کیے ہین اور اللہ تو ظالمونکو خوب جانتا ہی

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ

اور بیشک پائیگا تو اونہین بڑا حریص آدمیون سے جینے پر اور اونسے جو مشرک ہوئے چاہتا ہی ہر ایک اونکا

لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

کاشکے جیتا ہزار سال اور نہین ہی وہ بچانیوالا اوسکو عذاب سے اگرچہ جیے اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتے ہین

اور آپ زیادہ زندگی پر حریص یہود کو پائیگا تمام آدمیون سے اور مشرکین سے ہر ایک اونمین کا تمنا کرتا ہی کہ ہزار برس جیتا اور یہ زیست اونہین عذاب سے بچانیوالی نہین ہی اگرچہ زندہ رہین اور جو وہ کرتے ہین اللہ سو دیکہ رہا ہی **شان نزول** علامہ سیوطی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ مین یہود کے پاس جاتا اور توریت سنتا اور تعجب کرتا کہ یہ قرآن کی کیسی تصدیق کرتے ہین ایک دن آنحضرت اودہر سے نکلے مین نے یہود سے کہا کہ تمہین خدا کی قسم سچ کہو یہ اللہ کے رسول ہین اون مین سے جو بڑا عالم تہا بولا ہان ہم جانتے ہین کہ یہ رسول خدا کے ہین مین نے کہا پہر کیون نہین اتباع کرتے بولا ہمنے پوچہا تہا کہ آپ کے پاس کون وحی لاتا ہی فرمایا کہ جبرئیل وحی

ع ۱۱

ع ۵ و من الذین اشرکوا

عطف ہی

معا

لاتے ہین اور وہ ہمارے دشمن ہین اور وہ عذاب نازل کیا کرتے ہین - مینے کہا پہر تمہارا دوست کون ہی یہودی بولا کہ میکائیل دوست ہین جو باران اور رحمت نازل کیا کرتے ہین مین نے کہا اللہ کے پاس اون دونون کا کیا مرتبہ ہی بولا ایک داہنی طرف دوسرا بائین طرف مینے کہا پہر تو نہ جبرئیل کو میکائیل کی مخالفت جائز ہی نہ میکائیل جبرئیل کے دشمن سے صلح کرینگے اور مین گواہی دیتا ہون کہ جبرئیل و میکائیل اور اون کے رب نے اوس سے صلح کی جسنے اون سب سے صلح کی اور دشمن ہوئے جسنے اونسے دشمنی کی پہر مین آنحضرت کی خدمت مین آیا اور چاہا کہ یہ واقعہ عرض کرون آپ نے فرمایا کیا مین وہ آیتین نہ پڑہون جو مجہپر ابہی اوتری ہین اور فرمایا

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

کہدیجیے جو ہوا دشمن جبریل کا پس بیشک اوسنے اوتارا اوسے (قرآن) دلپر آپکے حکم سے اللہ کے سچا کرنیوالا اوسے کہ جو سامنے ہی

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ

اور ہدایت اور خوشخبری واسطے مؤمنون کے جو ہوا دشمن اللہ کا اور اوسکے فرشتون کا اور اوسکے رسولونکا اور جبریل

وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

اور میکائیل کا پس بیشک اللہ دشمن ہی واسطے کافرونکے

کہدیجیے جو دشمن ہوا جبرئیل کا ہو کہ اپنے غصے مین مرجاے بیشک جبرئیل ہی نے اوتارا قرآن آپ کے دلپر اللہ کے حکم سے سچا کرنیوالا اگلی کتابون کا اور ہدایت کرنے والا خوشخبری سنانیوالا ایمان والون کو - جو ہوا دشمن اللہ کا اور اوسکے فرشتون کا اور اوسکے پیغمبرون کا اور جبرئیل اور میکائیل کا پس بیشک اللہ دشمن ہے کافرون کا یعنی وہ کافر ہین اور اللہ اونکا دشمن اسلیے کہ فرشتے وہی کرتے ہین جو حکم ہوتا ہی پس اونسے مخالفت اللہ سے مخالفت کرنا ہی **لطیفہ** یہود نے حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل کا نام لیکر اپنی عداوت اور رغبت کا اظہار کیا حق سبحانہ تعالی نے بہی اونہین دونون کے نام سے اونہین جواب دیا اور احتیاطاً عام ملائکہ کا ذکر فرمایا کہ پہر کسی کو ایسی بیجا جرأت نہ پڑے - یہ آیت اون آیات سے ہی جو قبل نزول حضرت عمر رضہ کے زبانپر جاری ہوے جیسا کہ خبر مین ہی اللہ عمر رضہ کی زبانپر کلام کرتا ہی **ف** اس سے کئی امر معلوم ہوے ۱ یہ کہ یہود دیدہ و دانستہ شرارت سے انکار کرتے تھے ۲ مقبولان بارگاہ الٰہی سے عداوت موجب کفر ہی انبیا و ملائکہ کی عصمت اور مقبولیت نصوص قطعیہ سے ثابت ہی انکی مخالفت مین قطعی کافر اور دوسرون کی مخالفت مین سخت گناہگار اور دائرۂ اہل سنت سے خارج ہوگا پس خلفاے راشدین بعد اون اصحاب کی عداوت جنکے فضائل قریب تواتر پہنچ گئے ہین اور اون اولیاء اللہ اور علماے ربانی کی دشمنی جنکی خداپرستی باتفاق امت مسلم ہوگئی ہی اسی حکم مین ہی

۳ کسی عالم یا واعظ کا قول اس خیال سے کہ یہ رذیل ہی یا ہم سے اس سے مخالفت ہی نہ ماننا اسی قبیل سے ہوگا **اصل** یہ ہی کہ جو تنفر اور توہین حق سبحانہ تعالی کی طرف بواسطہ یا بلا واسطہ منسوب ہو وہ بہت بڑا گناہ ہی اور جسکا اثر آدمی ہی کی ذات پر ختم ہو جاے وہ اس بحث سے متعلق نہوگا **الجبائک** جبریل افضل الملائک ہین پیغمبرون پر پیغام لانا نافرمانبردارون پر عذاب نازل کرنا جہاد مین مسلمانون کی مدد کرنا ان سے متعلق ہی نام انکا عربی مین عبداللہ ہی **میکائیل** یہ بہی نہایت بزرگ ملک ہین نام انکا عربی مین عبیداللہ باران اور تقسیم رزق اور اعمالنامۂ خلائق پیش کرنا انسے متعلق ہی جبسے دوزخ پیدا ہوئی آپ پر ایسا خوف غالب ہی کہ کبہی ہنسے نہین حضرت علی سے منقول ہی کہ جبریل آسمان کے موذن ہین اور میکائیل امام ہین بیت المعمور کے پاس ملائکہ کو نماز پڑہاتے ہین

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا

اور بیشک اوتاری ہمنے آپکی طرف آیتین ظاہر اور نہین انکار کرینگے اوس سے مگر نافرمان کیا یہ نہین کہ جب کیا اونہون نے

اور ہمنے آپکی کہلی انکار گنہگار ہی

عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

کوئی عہد پہینکدیا اوسے ایک گروہ نے اونمین سے بلکہ اکثر اونکے ایمان نہین لاتے

آیتین بہیجین جنسے کرتے ہین اور یہود جب

کوئی عہد کرتے ہین تو اونکا ایک گروہ اوسے توڑ ڈالتا ہے نہین بلکہ اکثر اونمین بے ایمان ہین

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ

اور جب آیا اونکے پاس کوئی پیغمبر پاس سے اللہ کے سچا کرنیوالا اوسے جو پاس اونکے ہی پہینکدیا ایک گروہ نے اونسے جو

أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

دی گئی کتاب کتاب کو اللہ کے اپنی پیٹھ کے پیچھے گویا وہ نہین جانتے

اور جب کوئی پیغمبر جیسے حضرت عیسیٰ اور محمد رسول اللہ اللہ کی طرف سے اون کے پاس آیا اور وہ توریت کے مضامین کی تصدیق کرتا تہا ان کتاب والون نے اللہ کی کتاب یعنی توریت کو پس پشت پہینکدیا یعنی اوسپر نظر کی نہ عمل کیا۔ (اسلیے کہ اگر نظر کرتے تو انبیا سے انکار روا نہ رکہتے) اور وہ ایسے ہوگئے گویا کچہ جانتے ہی نہین **ف** ہرچند مخاطب اسکے یہود ہی ہین مگر مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ سے ایک قسم کا عموم نکل آیا اور جملہ اہل کتاب یہود ہون یا نصارا سب داخل ہوگئے اور یہ بہی لطف ہی کہ اہل کتاب ہوکر کتاب سے انکار کیسے بے انصافی ہی **مظہری** ابن عباس سے مروی ہی کہ جب آنحضرت نے یہود کی معاہدونکا ذکر فرمایا تو مالک بن ضیف بولا آپکی نبوت اور ایمان کی باب مین تو ہمسے کوئی عہد نہین لیا گیا تہا حق سبحانہ تعالی نے تہدید فرمائی کہ ایک اسی قرار پر کیا منحصر ہے تم تو ہمیشہ عہد شکنی کرتے آئے اور جو پیغمبر آیا اور تمہاری توریت کے

جسکے تم قایل ہو تصدیق بھی کی مگر تمنے کمال شرارت اور تعصب سے توریت کو بھی نمانا اور پیغمبر سے انکار کیا

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

اور پیچھے پڑے ہیں اوسکے جو پڑہتے تہے شیطان ملک مین سلیمان کے اور نہین کفر کیا سلیمان نے اور لیکن شیطانون نے

كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ

کفر کیا سکہاتے تہے آدمیونکو جادو

اور اون باتونکی پیروی اختیار کی جو شیاطین سلیمان ؑ کے زمانے مین بتایا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہین کیا بلکہ شیطانون نے کفر کیا سکہاتے تھے آدمیون کو سحر یعنی جو افترا و اتہام تم حضرت سلیمان پر کرتے ہو اور اونہیں ساحر کہتے ہو جو موجب کفر ہے تو یہ فعل حضرت سلیمان کا نہ تہا بلکہ شیاطین کا کام تہا اور تم شیطان کے پیرو بن گئے عزیزی اور کتب سیر مین ہی کہ حضرت سلیمان کے زمانے مین جنات آدمیونمین مل جل کر رہتے تھے اور سحر سے اونہین عجیب عجیب شعبدے دکہاتے تھے اور اُن جادوون مین کفر و شرک کی باتین بہی تہین حضرت سلیمان نے اپنے وزیر آصف بن برخیا کو حکم دیا کہ شیاطین کو حاضر کرین اور اون کے پاس جسقدر ایسے عمل ہین ایک کتاب مین لکہوا کر میری کرسی کے تلے دفن کردین اور تاکید کردی جاکہ جن آدمیون کے ساتہہ نہ نشست و برخاست کرین نہ کچہ اونہین سکہائین جبتک آپ زندہ رہی ایسا ہی ہوا کیا جب حضرت سلیمان ؑ و آصف بن برخیا نے انتقال کیا جنون نے آدمیون سی کہا کہ یہ تمام ملک و مال سلیمانی سحر کے بدولت تہا اور وہ جادو انکی کرسی کے تلے دفن ہے اگر تم ادسے نکالو اوسیطرح کی حکومت و قدرت حاصل ہو جائیگی الغرض آدمیون نے وہ دفتر ضلالت نکالا اور توریت شریف کو چہوڑ کر سحر و افسون پر جہک پڑے جسطرح ہمارے زمانیکے مسلمان سچے عبرت انگیز قصے انبیا اور صلحا کے چہوڑ کر داستان امیر حمزہ اور حاتم طائی وغیرہ خرافات پر متوجہ ہوگئے ہین اور قرآن و حدیث کے ادعیہ و اذکار منقولہ سے قطع نظر کرکے واہی تباہی اعمال جو عاملون یا جوگیون کی ایجاد کردہ ہین یا ساحرون کی تعلیم ہی اختیار کرتے ہین اور اسی بنا پر یہود و نصارا حضرت سلیمان کو ساحر کہنے لگے جب تک ہمارے حضور دنیا مین تشریف نہین لائے حضرت سلیمان ؑ سے یہ الزام نہ اوٹہا جب عالم نور حق سے منور ہوا وہ طلسم باطل ٹوٹ گیا اور آپکی نبوت اور بریت ثابت ہوگئی **تعریف سحر** حضرت شارع سے اسمین کچہ مسموع نہین ہوا مگر اسیقدر کہ وجود سحر کا یقینی ہی البتہ اخبار اور اقوال اور قرائن پر نظر کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ جسطرح دواؤن مین اللہ تعالی نے اثر دیا ہی الفاظ اور افعال اور ترکیبون مین بہی تاثیر ہوتی ہی پس اون الفاظ اور افعال کا مجموعہ جو بشروط معینہ اظہار امور خلاف عادت کا ذریعہ قرار دیا جائے اگر امور مباح و مستحب سے مرکب ہی **اعمال علویہ** کہین گے اور اگر سب باتین اوسکی مباح ہین

ما اور اکثر ... دنیا میں کثرت سے ... اون نصاری اور ... منصب علام ... منصوبون کے ... جنکی طرف ... ترجیح دیتے ... اور شیخ ... حب ... اعمال ... بعض عمل ... خیالات پر اعتماد کیا ہے اور ہم وا عیظ مفیدہ قرآن و احادیث یاد میں سے نکالے ہوئے بزرگان دین کے نصائح سے غافل ہین ۱۲

خواہ شعبدہ یا طلسم یا ٹوٹکا ہو اور بعض یا کل امور ممنوع ہین تو سحر ہے اس سے نفس انسانی مین ایسا ملکہ پیدا ہو جاتا ہی جس سے امور عجیب کے واقع کرنے پر قادر ہو حکم سحر سحر بذاتہ کفر نہین البتہ اسکے افعال والفاظ مین اکثر کفریہ امور ہوا کرتے ہین لہذا بعضون نے باعتبار غالب کفر کا حکم دیدیا اور ظاہر ہے کہ شیاطین بدون کفر کے انسان سے خوش اور اونکی معین و مطیع نہین ہوتے اور قرآن پاک مین بھی بکلمہ کفر تعبیر فرمایا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا مگر جس سحر مین کوئی کفر کی بات نہو وہ فسق و حرام ہوگا کفر نہو گا جیسا کہ فرمایا شیخ ابو المنصور ماتریدی نے کہ ہر سحر کو کفر کہنا خطا ہی مظہری ساحر جب سحر کرے اور کسی کے جان یا مال یا بدن کو ایذا دی مثل خناق[1] اور قطاع الطریق[2] کے قتل کیا جاے مدارک ساحر مرد حنفیہ کے نزدیک مرتد کی طرح قتل کیا جاے اور عورت محبوس رہے ف اعمال علوی یا ٹوٹکے کسی جائز غرض کے لئے کرنا مضایقہ نہین جیسے شفای مریض ۔کشادہ رزق خلاصی مظلوم اور کبھی کبھی تو ثواب بھی ملتا ہی اور اگر غرض فاسد ہو جیسے حب ۔بغض ۔اعانت ظالم ۔اثبات حق منکر کی ضرر نفس ۔قتل ۔اضاعت مال ۔ وایذا وغیرہ تو حرام ہی فرمایا وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ٥ جو لوگ مومن مرد یا عورت کو بے خطا ایذا دیتے ہین تو لادلیتے ہین بہتان اور گناہ بڑا اور صحیح حدیث مین وارد ہوا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ مسلمان وہی ہی جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت اور امن مین ہین

وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ

اور جو اوتارا گیا دو فرشتون پر بابل مین ہاروت اور ماروت اور نہین سکھاتے تھے کسیکو یہانتک کہ

يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ

کہتے نہین ہین ہم مگر آزمانیوالے پس کفر کر

اور پیروی کرتے تھے اوس سحر کی جو اوتارا گیا دو فرشتون پر ملک بابل مین جنکا نام ہاروت و ماروت تھا اور وہ کسی کو سحر نہین سکھاتے تھے جب تک یہ کہہ نہ لیتے کہ ہم آزمائش اور امتحان کے لئے ہین تو کفر نکر ۔یعنی یہود حضرت سلیمان کو جادوگر کہتے تھے اور اتنی خبر نہین کہ جنون کا بتایا ہوا اور ہاروت و ماروت کا سکھایا ہوا جادو سیکھتے اور کرتے ہین حالانکہ ہاروت و ماروت کہدیتے تھے کہ تم اس سے نہ سیکھو یہ صرف امتحان ہے احمد بن حنبل و محمد بن حمید نے اپنی مسانید مین ذکر کیا ۔جب حق سبحانہ تعالی نے آدم کو خلیفہ کیا فرشتون نے کہا کہ ہم تیری تسبیح کرتے ہین اور آدم خاکی سے سوائے فساد و خونریزی کے کیا ہوگا اونکو حکم ہوا کہ دو فرشتے زمین پر جائین اور اون کے اعمال کی نگرانی کرین اور بیہقی نے ذکر کیا کہ جب ملائکہ نے دیکھا آدمی گناہ کرتے ہین تعجب سے کہا کیسے جاہل ہو رہا ہے ہم ہین آدمیونکی عمر یا نہ پرورد گا رسے آدمیونکی

---

[1] خناق ۔ گلا گھونٹ کر مار ڈالنیوالا
[2] قطاع الطریق ۔ راہزن بعدد بیجا
[3] باختیار خود ہیں ہاتھ خالی ہاتھ
ف ۔ زنا عطف نکر
ف ۔ من زائد ہے

طرف سے فرشتوں کو جواب دیا کہ تم اونکی جگہ پر ہوتے اور اونکی سی خواہشیں تم مین ہوتین تو معلوم ہو جاتا
فرشتون نے عرض کیا اے پروردگار کسطرح بندہ اپنے رب کی نافرمانبرداری کر سکتا ہے اور ہم تو تیری
تسبیح و تقدیس کرتے ہین ارشاد ہوا کہ اسکا امتحان ہونا چاہیے تین فرشتے جو بڑے متقی اور عابد تھے چھانٹے
گئے - ابو حاتم سے روایت ہے کہ پہلے آسمان کے فرشتے زمین والون کے گناہ دیکھا کرتے تھے اور کہتے تھے
اے رب زمین والے گناہ کرتے ہین - پروردگار زمین و آسمان نے اپنی خاکی بندون کی طرف سے
جواب دیا کہ اے فرشتو تم میری حضور مین ہو اور وہ بیچارے غائب و دور - غرض کہ انہین وجوہ سے
یہ تین فرشتے انتخاب کیے گئے ہاروت و ماروت و عزائیل - انکو آدمی کی ایسی خواہشین اور ضرورتین
دی گئین عزائیل یہ حال دیکھکر رب العزت مین عرض کرنے لگے کہ مجھے آسمان پر بلا لے مین اس امتحان کے
لائق نہین اور چالیس برس تک سجدے مین پڑے رہے اور حیا سے پھر کبھی سر نہ اوٹھایا - یہ دونو فرشتے
زمین پر آئے اور شرک و قتل نفس و شراب نوشی سے انکو ممانعت کر دی گئی - دونو فرشتے مقدمونکا تصفیہ
کیا کرتے تھے اور رات کو اسم اعظم پڑھکر آسمان پر چلے جاتے تھے کسی دن ایک حسین نوجوان دلفریب
محبوبہ نے جسکا نام زہرہ تھا اور بعض کہتے ہین کہ فارس کی شاہزادی تھی ان کے پاس حاضر ہو کر
اپنے شوہر کا جھگڑا پیش کیا ان کے دلون مین خواہش نفسی بڑی اور طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی
ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ کیا تیرے دلمین بھی وہی جوش و خرش ہے جو میرے دلمین ہے اوسنے کہا
ہان میرا بھی یہی حال ہے ایک نے کہا کہ کیا ہم اسکے شوہر کے خلاف فیصلہ کر دین کہ زہرہ راضی ہو دوسرے
نے کہا اللہ تعالی کا عذاب شدید ہے اوسنے کہا کہ وہ غفور و رحیم بھی تو ہے اب یہ دونون گرفتار اوس سے
لگاوٹین کرنے لگے زہرہ نے کہا کہ ایسا تب ہو سکتا ہے کہ تم میرے شوہر کو قتل کر ڈالو تو ایک نے کہا
کہ اللہ کا عذاب سخت ہے دوسرے نے کہا اوسکی رحمت وسیع ہے غرض کہ اوسے قتل کیا اور امیدوار ہوے
کہ اونکے حوصلے نکلین تب زہرہ نے کہا کہ میرا ایک بت ہے تم اوسکی نماز پڑھو تو البتہ کامیاب ہو سکتے ہو
ہنوز بت پرستی کی نوبت نہ آئی تھی کہ زہرہ مسخ ہو کر شہاب بنگئی - دوسری روایت یون ہے کہ زہرہ نے
کہا مجھے وہ دعا بتا دو جسے پڑھکر تم آسمان پر جاتے ہو وہ دعا سیکھ کر زہرہ آسمان پر گئی اور مسخ ہو گئی
مگر یہ قول کہ یہ وہی زہرہ ہے جسے تارہ کہتے ہین ضعیف ہے ایک روایت یہ ہے کہ ہاروت و ماروت نے
پہلے شراب پی اور زہرہ سے ہمصحبت ہوئے ایک آدمی نے اس بیجا حرکت کو دیکھ لیا غیرت مین آکر
اوسے قتل کر ڈالا جب ہوش آیا سوچے اور نادم ہوئے بہرکیف جب آنکھ کھلی اور اپنی خطا پر مطلع ہوے
نہایت خوف اور ندامت سے حضرت ادریس علیہ السلام کے حضور مین حاضر ہوئے اور خواستگاری کی

کہ آپ ہمارے حق مین دعا فرمائین کہ توبہ ہماری مقبول ہو حضرت ادریس کی شفاعت وسفارش سے یہ حکم ہوا کہ عوض ضرور لیا جائیگا مگر اختیار رہے کہ مصیبت دنیا قبول کرین یا عذاب آخرت آخر فرشتے اچھے سوچے اور عذاب دنیا کو فانی اور ناچیز سمجھکر سر جھکا دیا کہ حاضر ہین جو حکم ہو مگر خاتمہ بخیر ہو انکی کیفیت عذاب مین بھی اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ اپنی اپنے بالون سے لٹکا دیے گئے اور بعض کہتے ہین کہ اوسلٹے لٹکے ہین اور لوہے کے کوڑون سے مارے جاتے ہین واللہ اعلم

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَارِّينَ

پھر سیکھتے تھے اون دونوسے وہ کہ جدائی ڈالین اوس سے مرد اور اوسکی بی بی مین اور نہین وہ ضرر رسانی

بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ

اوس سے کسیکو مگر حکم سے اللہ کے اور سیکھتے ہین وہ کہ ضرر دے اونھین اور نہ فائدہ دے اونھین

اور وہ بات سیکھتے تھے جس سے مرد اور اوسکی بی بی مین جدائی ہو جائے حالانکہ وہ کسیکو ضرر بے حکم خدا نہ پہونچا سکتے تھے اور وہ بات سیکھتے تہی جو ضرر پہونچائے اور نفع نہ دے **عزیزی** تفرقۂ زن وشوہر دو طرح پر ہی ۱ جادو کے اثر سے آپسمین لڑائی ہو ۲ یہ کہ ساحر بوجہ سحر کافر و مرتد ہو اور عورت نکاح سے باہر ہو جاے **ف** کئی امر معلوم ہوئے ۱ جبکہ بے حکم خدا کچھ نہین ہو سکتا تو ایسے کام سے جسمین اللہ تعالی ناراض ہو کیا حاصل ۲ کام تین قسم کے ہوتے ہین اول نفع محض دوم نفع وضرر دونو سوم ضرر محض پس جبکہ جادو ضرر محض ہی اور اثر بہی اسکا بے حکم خدا نہین ہو سکتا تو کون دانشمند ایسے بیفائدہ امر کے ارتکاب سے حق سبحانہ تعالی کے غضب کو خرید کریگا اور ساحر بوجہ خبث طبیعت وایذا رسانی خلق مین ذلیل رہتا ہی لوگ اوس سے حذر کرتے ہین اسلیے ساحر دنیا مین بہی کامیاب کم دیکھے گئے ہین اور کچھ ہو جسطرح چوری قمار بازی کا نفع وضرر دونو ضرر ہی شمار کیے جاتے ہین سحری سر سر ضرر **شامی** سحر سیکھنا حرام ہی اگر اس نیت سے بہی سیکھے کہ ساحران دار الحرب کے سحر کو رد کرون یہ قول صحیح اور دواجب القتل ہی اسلیے کہ قول اللہ تعالی کا فلا تکفر دلالت کرتا ہی حرمت مفہوم پر اور وہ سحر ہی

وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ

اور بیشک جان لیا کہ جسنے خرید اوسے نہین اوسکے آخرت مین کوئی حصہ اور بیشک برا وہ کہ بیچین اوس سے اپنی جانین

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ خَيْرٌ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

اگر ہین جانتے اور وہ ایمان لاتے اور ڈرتے تو بدلہ اللہ کے پاس کا اچھا تہا اگر جانتے

اور بیشک وہ نہین معلوم ہو کہ جو ایسے امور کا طالب ہوا اوسے دنیا مین کچھ فائدہ ہوا نہو مگر آخرت مین

فیتعلمون اصالۃً فاعل اہل بابل ہین اور یہود بالتبع یعنے اہل بابل سے سیکھ کر ... سے اور اہل بابل ... سے یہود ... سیکھتے

ع ۷ ۱۲

کچھ ثواب ملے گا پس وہ شئے نہایت بری ہی جسکے عوض اپنی جان بیچی یعنے اپنی جان ہلاکت اور عذاب مین ڈالی سزاوار جہنم ہوے کاشکے وہ اپنی اس غلطی کو جانتے اور باز آتے اور کاشکے وہ لوگ ایمان لاتے اور پرہیز گاری کرتے تو ثواب اور بدلا اللہ تعالی کے پاس کا اون کے حق مین اس دنیاوی فائدون سے بہت اچھا تھا کاشکے وہ اس بات کو جانتے **ف** بار بار فرمایا کہ وہ کاشکے جانتے اشارہ کر رہا ہی کمال خوف اور اون کی گمراہی پر یعنی جو لوگ دنیا ہی کے طالب نکلے اور اوسکی خریدار ہوے اور سحر اور اعمال باطلہ کرنے لگے اون کے لیے نہایت مصیبت اور بڑا عذاب ہی **اسباب نزول** لفظ راعنا کے دو معنی ہین ۱ ہمارا رعایت کیجئے ہماری اور توجہ فرمائیے ۲ احمق اور صاحب رعونت یہود جب آپ سے کلام کرتے تو (راعنا) کہتے اور دوسرے معنی مراد لیتے اونکی دیکھا دیکھی سادہ دل مسلمان بھی راعنا کہنے لگے حق سبحانہ تعالی نے تنبیہ فرمائی اور کہا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اے ایمان والو نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنو تم اور واسطے کافرونکے عذاب دردناک ہی

اے ایمان والو راعنا کہو انظرنا کہو اور آپ کے احکام سنو اور کافرون کے لیے عذاب دردناک ہی **ف** کئی امر ثابت ہوئے ۱ کلمہ راعنا سے معلوم ہوا کہ جس امر مین آنحضرت کی گستاخی کا احتمال بھی ہو وہ کفر ہی ۲ جب دو دلیلین معارض ہوجائین اور ایک سے حرمت اور دوسرے سے حلت نکلے تو دلیل حرمت راجح اور واجب العمل ہوگی اور یہی اصول ہی حنفیہ کا ۵ جبکہ ہون لفظ کے کئی معنی اور بعض اون مین توگنہ جانے + تا بمقدور اوس کلام سے بچ + اشتباہ اور اتہام سے بچ ۳ ایسی صورتون مین اس امر کا فیصلہ کہ مراد امر خیر ہی یا شر - واضع کی نیت پر ہوگا تابع پر پورا اعتبار نہین صحابہ گو اس سوء ادبی سے بری تھے مگر یہود کی نیتون پر حکم کرکے ممانعت کی گئی - پس وہ ملی جو کفر و عصیان کی غرض سے معین ہون اور وہ رسمین جو کفار کی تشبیہ و تقلید یا استرضا یا معاصی پر مبنی ہون اور وہ امور جو اصل مین بدعت و معصیت تھی تابعین کی نیک نیتی سے جائز نہونگی اور وہ کام جو اصل وضع مین خیر ہین اور ہماری فساد نیت سے ممنوع کی صورت مین آجائین تو منع ہو جاینگے اسلئے کہ پہلی صورت مین باعتبار عرف و اصل وضع اتہام معصیت و توہین احکام شریعت والزام تقلید شر باقی رہتا ہی لہذا اوسکا اعتبار مقدم کیا گیا اور دوسری صورت میں اسکی نیت کا فساد اللہ کے نزدیک اسے رسوا کریگا

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ

نہین پسند کرتے جو کہ کافر ہوے کتابیون سے اور نہ مشرک کہ اوتاری جاے تمپر کوئی نیکی

ع ۱ رکوع ۱۳ آیات ۵ / ۱۳ / ۱۰۴ ع ۲ انظرنا ہماری طرف نظر کیجئے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

تمہارے رب کی طرف سے اور اللہ مخصوص کرتا ہی اپنی رحمت سے جسے چاہے اور اللہ بڑا فضل والا ہی

اہل کتاب ور مشرک نہین پسند کرتے کہ تمکو پروردگار کی طرف سے کوئی بہتری حاصل ہو اور اللہ جسے چاہے اپنی رحمت سے خاص کرے وہ بڑا فضل کرنیوالا ہی یعنی نہ یہود ونصارا پسند کرتے ہین کہ نبوت اونکی خاندان سے دوسری جگہہ جائے اور نہ مشرک خوش ہوتے ہین کہ کوئی اون کے دین باطل کا مٹانیوالا ہو مگر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا فضل جو آپ پر مخصوص ہی کسی کے روکنے سے نہ رکیگا۔ رحمت سے مراد نبوت ہی۔ ربط اسلامی احکام بحسب مصلحت بدلا کرتے ہین کفار کہنے لگے اگر آپ پیغمبر خدا اور قرآن کتاب اللہ ہے تو یہ تبدیل وتغیر کیسی ارشاد ہوا

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

جو منسوخ کرتے ہین ہم کوئی آیت یا بھلاتے ہین ہم آوتو لاتے ہین ہم اچھی اوس سے یا مثل اوسکے کیا نہین جانا تو نے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہی

ہم جو آیت منسوخ کرتے ہین یا بھلا دیتے ہین تو اوس سے بہتر یا ویسی ہی دوسری نازل کر دیتے ہین (یعنی بحسب مصلحت عباد دوسرا حکم دیا جاتا ہی اور ایسا نہین کہ حکم جدید قدیم سے سخت یا فائدہ مین کم ہو) کیا تو نے نہین جانا کہ اللہ ہر شی پر قادر ہی ف نسخ سے یہ غرض نہین کہ آمر ایسی را آگے سے نادم ہوا بلکہ مدت حکم کے اظہار کا نام ہی اسلئے کہ بعض حکم دائمی ہین اور بعضے ایک وقت تک جیسی ترک جہاد ووجوب ہجرت وحلت خمر مگر یہ وقت اللہ کے علم مین تہا جب ضرورت ہوئی اور وقت آگیا اللہ تعالی نے اوسے ظاہر کر دیا اور اوسکی چار صورتین ہین نور الانوار ۱ حکم بہی منسوخ اور تلاوت بہی نہ عمل کرو نہ پڑہو جیسے عشر رضعات معلومات یحرمن رواہ بخاری ومسلم ۲ تلاوت منسوخ حکم باقی جیسے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما الخ محصن مرد وعورت جب زنا کرین تو اونہین سنگسار کرو اسکا حکم عمل در آمد ہی اور قرآن مین نہ لکھی جاتی ہی نہ پڑھی جاتی ہی (یہ دونو قسمین دل سے بہلا دیجاتی ہین ننسہا سے اسی طرف اشارہ ہی) ۳ حکم منسوخ تلاوت باقی جیسے لکم دینکم ولی دین ۴ منسوخ الوصف یعنی آیت کا کوئی جزو وصف یا قید یا اطلاق منسوخ ہوگیا جیسے قرآن سے وضو مین پانو نکا دہونا مطلقاً فرض ہی اور حدیث نے مقید کر دیا یعنی فرض ہی پانو دہونا جب تم موزے نہ پہنے ہو اور اخبار اور اصول دین منسوخی سے محفوظ ہین صرف احکام فروعی مین ایسی تبدیل ہوئی ہی اور شرط ہی کہ منسوخ سابق ہو اور درمیان مین کچھ توقف بہی ہو اور حنفیہ کے نزدیک قرآن کا نسخ قرآن اور حدیث دونو سے ہو سکتا ہی اور حدیث حدیث اور قرآن سے منسوخ ہو سکتی ہی

مسئلہ نسخ مین علما نے بہت اختلاف کیا اور اکثر آیتین ایک حیثیت سی منسوخ اور دوسری تاویل سی غیر منسوخ قرار دی گئین ہین۔ امام شافعی کے نزدیک قرآن کا نسخ احادیث سی جائز نہین ہے کیونکہ علم اسکا ضروریات قرآن سی ہی

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

کیا نہین جانتا تو کہ اللہ اوسکے لیے ملک ہے آسمانونکا اور زمینونکا اور نہین واسطے تمہارے سوای اللہ کے حمایتی اور نہ مددگار

کیا تو نہین جانتا کہ اللہ ہی کے لئے آسمان اور زمین کی ملکیت ہی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی ہی نہ مددگار

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ

کیا تم چاہتے ہو کہ سوال کرو اپنے رسول سے جسطرح سوال کیے گئے موسی پہلے سے اور جو بدلاوے کفر کو

بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

ایمان سے پس بیشک گم کی سیدہی راہ

ای مسلمانو کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے ویسے ہی سوال کرو جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سی کئے تھے

اور جو کفر ایمان سے بدلیگا یعنی ایمان چھوڑکر کافر ہوگا وہ سیدھی راہ بھول جائیگا در منثور کہا ابو العالیہ نے کہ آنحضرت سے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ جسطرح بنی اسرائیل مین گناہون کے کفارے معین تھی ہمارے لیے بھی ہونا چاہیے ارشاد ہوا وہ جب گناہ کرتے اون کے دروازے پہ لکھ جاتا تھا اگر کفارہ دیتے تو دنیا مین رسوا ہوتے اور نہ دیتے تو آخرت مین عذاب ہوتا اور تمہارے لیے تو نماز پنجگانہ ایک وقت سے دوسرے وقت تک کفارہ ہی اور نماز جمعہ ایک جمعہ سی دوسرے جمعہ تک کفارہ ہی۔ اور سدی نے کہا بعضون نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کو آنکھون سے دکھلا دیجیے۔ کہا مجاہد نے کہ قریش نے درخواست کی کہ کوہ صفا سونے کا کر دیجیے ارشاد ہوا اچھا مگر تمہارے حق مین یہ ویسا ہی ہوگا جیسا بنی اسرائیل کے لئے مائدہ آسمانی کہ مخالفت حکم کرتی ہو مبندر اور سور ہوگئی یہ سنکر سائلون نے انکار اور رجوع کیا۔ الحاصل اللہ تعالیٰ نے ان سوالات کی نسبت فرمایا تم کیون ایسی درخواستین کرتے ہو ف یہ ارشاد کہ جو ایمان چھوڑکر کفر اختیار کرے اسلئے ہوا کہ ان باتون سے شرارت اور مصلحت الٰہی مین مداخلت اور دین سے ناخوشی پائی جاتی ہی اور یہ سب نشانیان کفر کی ہین

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

چاہتے ہین بہت اہل کتاب کاشکے پھیر دین تمہین بعد ایمان کے کافر (اور یہ چاہنا) از روی حسد کے ہی اونکے دلون سے

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

بعد ازان کہ ظاہر ہوگیا واسطے اونکے حق پس معاف کرو اور درگزر کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا بیشک اللہ ہر شی پر قادر ہی

بہت اہل کتاب چاہتی ہین کہ کاشکے تمکو ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف پھیر لائین اور یہ اوس حسد

لطف تبدیل ... سوال ازراہ تعنت سوال ... بدعت

بالکفار و کفر پہنچا دیتا ہی اور ایمان مسدود یا ضعیف ہوجاتا ہی ۱۲

الثلثۃ ارباع

وجہ سے ہی جو اونکی جانون مین حق ظاہر ہونے کے بعد بھی بھرا ہوا ہی یعنی حسد بیجا اونکو دلونمین خود بخود موجود ہی نہ ناحق ہی نہ کوئی اونکا نقصان پس معاف کرو اور چشم پوشی کرو یہان تک کہ اللہ تعالی اپنا فیصلہ بھیجی اللہ ہر شئے کر سکتا ہی - اس آیت کی تفسیر مین بہت غلط ہی معالم اور مظہری مین ہی کہ بعد جنگ احد یہود مسلمانون کو طعن کرتے اور کہتے اگر دین تمہارا حق اور محمد پیغمبر ہوتے تو ایسی شکست نملتی ارشاد ہوا جبتک حکم قتال نہ اوترے صبر کرو مگر دوسری تفسیرون مین یہ قصہ مذکور نہین ہوا - درمنثور مین ہی کہ یہود مسلمانون کو بہکاتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم ابھی صبر کرو اور یہ آیت آیت جہاد سے منسوخ ہی **ف** شہید بدر اور غزوات متعدد اور قتل کعب بن اشرف یہودی تو جنگ احد سے سابق اور قرآن قتال و جہاد پر ناطق پھر کس حکم کا انتظار رہا ۲ اس روایت سے سکوت کیا جائے اور آیت حکم جہاد سے سابق مانی جائے تو بھی یہ وہم ہو سکتا ہی کہ آیت قتال سے صرف ظاہری بغاوت فرو ہوتی ہی دلون کی خواہش نہین بدلتی نہین تو ذمی بنا لینا اور جزیے کی منظوری بے ضرورت ہو جاتی ہی اور ظاہر آیت مین تو یہی ہی کہ اونکے دلون مین آرزو تھی کوئی فعل یا تقریر ایسی مذکور نہین جسکے انتقام کی امید بوقت فرضیت جہاد ہوتے بعد غلبۂ اسلام بھی کفار ذمی اپنی تصانیف - مواعیظ - عبادات وغیرہ سے کبھی نہین روکے گئے اگر یہ کہا جائے کہ گو صراحۃً ذکر نہین مگر اقتضای کلمۂ عفو سے سمجھا جاتا ہی کہ کوئی خطا قابل گرفت ضرور تھی ورنہ عفو و صفح عقلاً و نقلاً صحیح نہوتی اور معنی یہ ہونگے کہ اہل کتاب تمنا بھی رکھتی تھی اور ہاتھہ پانون زبان سے وہ حرکات کرتے تھے جسکے سزا آیت قتال پر اوٹھا رکھی گئی **اقول و باللہ التوفیق** یہ آیت ۲ حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی کی خوشخبری سناتی ہی کہ ای مسلمانو اسوقت تو صرف اونکی بغاوت فرو کرنے پر کفایت کرو دلمین جو کچھ خیال کریں اوس سے چشم پوشی رہے ایک زمانہ وہ آتا ہی کہ نہ کفار کو پناہ ملیگی نہ کسی حیلے اور قوت سے جان بچے گی فیصلہ کامل اور حکم ناطق آ جائیگا اس تقریر سے روایت بھی صحیح اور آیت بدون تاویل و تکلف اپنے سیاق پر محمول رہیگی **نظامی** میانجی چنان کن برای صواب + کہ ہم سیخ بر جا بود ہم کباب اور قید اہل کتاب نے عجیب لطف سے اہل رفض کی سر کوبی کی کہ آیت اہل کتاب کے حق مین خاص ہی دوسرے مطاعن و اہاجی اور اوہام فاسدہ کے اسمین گنجایش نہین

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور قائم کرو نماز اور دو زکوۃ اور جو آگے بھیجو گے اپنی ذات کیلیے نیکی سے پاؤگے اوسے اللہ کے پاس بیشک اللہ جو کرتے ہو تم دیکھتا ہی

ف۱ یہ خیال بھی کہ تاویل جدید بمقابلہ تفسیر محض دیکھ سکے اسلئے کہ مخالفت تاویلات مخالف سلف کی ہمیشہ نہ یہ کہ علم قرآن محدود ہو گیا ہے اسکی تفصیل مقدمہ مین آ چکی ۱۲

ع اہل کتاب تا کہ اہل اسلام خارج ہو جائیں اور اہل رفض اور گمان نفاق و کفر جو بعض اصحاب کی طرف کرتے ہین غلط ٹھہری ۱۲ + + +

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو جو نیکی اپنے لیے آگے بھیج گے اوسی اللہ کے پاس پاؤ گے یعنی اوسکا ثواب ملیگا اور اللہ دیکھتا ہی جو تم کرتے ہو ف اقیموا الصلوٰۃ سے ظاہر ہی کہ صرف نماز پڑھ لینا کافی نہین بلکہ اچھی طرح اطمینان اور تعدیل ارکان سے پڑھنا چاہیے اسیلیے فقہانے فرمایا کہ سرسری نماز پڑھنے سے فرض ساقط اور گناہ ثابت ہوتا ہی

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اور بولے نہ داخل ہوگا جنت مین مگر وہ کہ تہا یہودی یا نصاری یہ ارمان اونکا ہی کہدیجیے لاؤ دلیل اپنی اگر ہو تم

صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

سچے ہان جسنے مطیع کردی ذات اپنی واسطے اللہ کے اور وہ نیکوکار ہی پس اوسکے لیے مزدوری اوسکی ہی اوسکے رب کے پاس اور نہ خوف ہی اونپر اور نہ وہ رنج کہاینگے

بولی جنت مین نہ جاینگی مگر یہودی یا نصارا (یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمین جنت مین جاینگے اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمین جاینگے تو فرمایا) یہ اونکی تمنائین ہین کہدیجیے آپ اُنسے ای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاؤ اس دعوی کی دلیل اگر سچے ہو۔ ہان جسنے مطیع کردی اپنی ذات اللہ کے لیے اور وہ نیکوکار ہی اوسکے لئے مزدوری ہی پروردگار کے حضور سے اور نہ اونپر خوف ہی (قیامت مین) اور نہ وہ رنج کہاینگے۔ دنیا اور اوسکی نعمتون کے چھوڑنیکا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ

اور کہا یہود نے نہین نصاری کسی شے پر اور کہا نصاری نے نہین یہود کسی شے پر اور وہ

يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ

پڑھتے تھے کتاب ایسی ہی کہی اونھون نے جو نہین جانتے اونکی سی بات پس اللہ

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

حکم کردیگا اونمین قیامت کے دن جسمین وہ تھے اختلاف کرتے

یہود نے کہا نصارا کوئی چیز نہین اور نصارا نے کہا یہود کچھ نہین اور وہ سب توریت و انجیل پڑھتے ہین (یعنے باوجودیکہ کتاب اللہ اونمین موجود ہی اوسپر اونہین سمجھ نہین آتے) اور ایسا ہی اختلاف کیا نادانون نے اور وہ بات کہی جو یہود و نصارا کہتے ہین پس اللہ تعالی بروز قیامت اوس امر کا فیصلہ کردیگا جسمین وہ باہم جھگڑا کرتے ہین معالم نجران کی نصارا جب حضور مین آئے تو یہود سے جھگڑا ہوا اور ایک نے دوسرے کو کہا کہ تم باطل پر ہو ارشاد ہوا تم دونو نا فہم ہو اور نافہم ایسی ہی باتین کرتے ہین قیامت مین حقیقت معلوم ہوجائیگی

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ

اور کون بڑا ظالم اوس سے جسنے روکی مسجد اللہ کی کہ ذکر کیا جاوے اوسمین نام اوسکا اور کوشش کی بربادی مین اوسکی یہ لوگ نہین واسطے انکے کہ داخل ہون اوسمین مگر ڈرتے

ع ۹ ۱۳

اور کون ظالم زیادہ ہی اوس سے جسنے اللہ کے مسجد کو اللہ کے ذکر سے روکا اور اوسکی بربادی
وخرابی مین کوشش کی - انھین حق نہین کہ اوسمین داخل ہون مگر خائف وترسان بعضون نے کہا
یہ آیت مشرکین قریش کے حق مین نازل ہوئی اور بعضی نصارا کو اسکا مخاطب بتاتے ہین مگر سیاق
عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ جب یہود ونصارا آپس مین لڑنے لگے ارشاد ہوا اپنی اپنی طرف دیکھو
اور شرمندہ ہو اے قریش تمنے مکہ معظمہ کی مسجد سے اللہ کے پیغمبر کو نکالدیا اور مومنین کو عبادت وذکر خدا سے
روکا اور اس سبب سے کہ عبادت وذکر کعبہ مین موقوف رہا تم اوسکے ویران اور خراب کرنے مین ساعی
ٹھہرے - یا اے نصارا تمنے محض یہود کے عداوت سے بیت المقدس کی بربادی مین کوشش کی
ایک بار طرطوس رومی کو جو ایک بادشاہ تہا اور دین نصرانیت قبول کئے تہا بیت المقدس پر چڑہا لاے
اور اوسے خراب کرایا اور مسجد شریف کو نجاسات سے پاٹ دیا صرف حضرت عیسی کی ولادت گاہ کو معبد قرار
دیا پس تم دونو اس قابل نہ ہو کہ مسجد مین جانے پاؤ اور قریش کی نسبت یہ خبر حضرت ابوبکر کے
زمانے مین صادق ہوگئی کہ مسجد کعبہ کیسی کوئی بت پرست جزیرۂ عرب مین نہ رہنے پایا اور یہود
ونصارا کی نسبت خلافت اول سے ابتدا اور خلافت ثالث مین تکمیل ہوگئی کسیکی یہ مجال نہ رہی کہ
بدون اطاعت وفرمان برداری قدم رکھ سکے اور اسوقت تک بتائید ایزدی ملک شام وعرب
اہل توحید کے قبضے مین ہی جو مشرک وکافر جاے ہی تو خائف وذلیل ومطیع ہو کر **ف** آمین کئی امر ہین
اول یہ کہ من اظلم اور مقام پر بہی آیا ہی تو سب سی زیادہ ظالم ہونا کیونکر صادق آئیگا **دوم** جبکہ
سعی کا عطف اظلم پر ہی تو ۱ صرف مسجد کا روکنا ۲ مسجد کو ذکر سے روکنا ۳ صرف مسجد کو خراب کرنا
۴ ذاکر کو صرف مسجد مین آنے سے روکنا ۵ ذاکر کو ذکر سے روکنا اور مسجد مین آنے سے نہ روکنا
فردا فردا حرام نہو گا ۶ اور دوسری عبادتون سے جسمین نام پاک نہو روکنا بہی منع نہوگا **سوم** اگر مسلمان
ایسا کام کرے تو اوسے یہ سزا کہ مسجد مین جانے نہ پاے کیونکر ملیگی **چہارم** اور ایسے اذکار سے
جنمین افعال ممنوع وحرام مختلط ہوگئے ہین روکنا بہی ظلم ہوگا - اور **جواب** یہ ہی کہ ۱ جہوٹون مین
خدا پر افترا کرنے والا اور مانعین خیر مین مسجد کا روکنے والا بڑا ظالم وشقی ہی اور بربادی مسجد
مستلزم ہی منع کو یعنی جب مسجد منہدم اور ویران ہوگئی نماز اوسمین نہ پڑہی جائیگی منع ذکر خود بخود لازم
آئیگا - اور خرابی عام ہی انہدام وانسداد سے ہو یا بوجہ ترک نماز واذان وجماعت یا کسی اور طرح سے
اور یہ سب امور ممنوع ہین اسیلئے فقہانے فرمایا کہ غصبی لکڑی اگر مسجد مین لگائی جاے تو مالک کو
قیمت لینے کا حق رہیگا مسجد کہودی نہ جاے گی - اور ایسے ہی کسی ذاکر کو روکنا بہی منع مسجد کو

مستلزم ہی یعنی جب ذاکر روکا گیا تو مسجد کی خرابی اور مسجد کا روکنا بضرورت ثابت ہو گیا پس یہ
دونون امر یعنی صرف خرابی مسجد اور ذاکر کی ممانعت اقتضا اور ضرورۃً حرام قرار پائی ہین۔ البتہ منع
مسجد مین دوام مشروط ہو نگی ۱ بربادی مسجد متصور نہو ۲ منع ذکر مقصود نہو تو کوئی مضایقہ نہین پس
ایک وقت تک مسجد کا روک رکھنا۔ مرمت یا تعمیر یا کسی شر قوی یا مصالح شرعی یا حفظ اشیائے مسجد کے
لئے جائز ہی اور اذان و جماعت کے معینہ وقتون سے پہلی جماعت یا اذان کا روکنا یا منتظم مسجد کو کسی امر
انتظامی کے لیے کوئی امر کرنا جسمین منع کا شائبہ مفہوم ہو سکے۔ اور ایسی امام کو جس سے مقتدی تنگ ہون
یا تقلیل جماعت کا خوف ہو تو باوجود منع مسجد و منع ذکر کوئی مضائقہ نہین اسلئے کہ یہ امور موجب
بربادی و ویرانی مسجد نہین بلکہ عین اصلاح و آبادی ہین اور وہ اذکار جنمین حرام یا بدعت مخلوط
ہو یذکر فیہا کی اطلاق سے اس حکم مین داخل نہونگی اور اشعار حمد و نعت وغیرہ کا مسجد مین گانا
اور اذان مخترعہ روافض اور اون کے خطبات جو سب صحابہ سے خالی نہین ہوتے روکے جاینگی
اسلیے کہ جسطرح اللہ کے ذکر سے مسجد آباد ہوتی ہی ممنوعات و بدعات کے ارتکاب سے برباد
سمجھی جاتی ہی (البتہ کسی شخص کو علاوہ مسجد کے ذکر سے روکنا اس آیت سے متعلق نہین ہی۔ اور
یذکر فیہا اسمہ سے تخصیص نام پاک جناب باریتعالی نہین ہی بلکہ نماز بدرجۂ اولی مقصود اور دوسری عبادتین
ضمناً داخل ہین اسلیے کہ مقصود تعظیم و عبادت ہی نہ مطلق ذکر اور جو مسلمان ایسے فعل کا مرتکب ہو
اوسکی نسبت سزائے موعود یعنی مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ اسطرح سمجھنا چاہیے کہ اگر اوسنے
توبہ نکی تو اوسے توفیق ہی نہ ہوگی کہ مسلمانون کے ساتھ مسجد مین آئے ہان کسیکی لعنت ملامت خوف
یا کسی مصیبت کے وقت آئے بھی تو چور کے طرح وقت نماز کے جی چرالے اور جان بچائے ہوئے
پس یہ وعید یہود و نصارا کے نسبت بحق مکہ معظمہ و بیت المقدس مشاہدہ ہو گئے اور دوسری مسجدون
یا کسی کم نصیب مسلمان کے حق مین دعاے بد ہی۔ اور سمجھ لینا چاہیے کہ وہ تمام امور جو موجب تقلیل جماعت کی
نماز و بربادی مسجد ہون اس آیت کی تحت مین داخل ہین اہتمام و تعظیم مساجد مین مسلمانونکو سعی بلیغ و احتیاط کامل شرط ہی
اسلیے فقہانے فرمایا کہ مسجد کا دروازہ کسی مملوک زمین مین نہ ہونا چاہیے اور مسجد مین اذن عام شرط ہی

یعنی جو لوگ روکتے ہین | لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ | کہ اللہ کی مسجدونکو اس سے کہ
اونکے لیے دنیا مین رسوائی ہی اور واسطے اونکی آخرت مین عذاب بڑا ہی

اوسمین اللہ کا نام لیا جائے اور سعی کرتے ہین اوسکی خرابی اور بربادی مین ون کے لیے دنیا مین
رسوائی و ذلت ہی اور آخرت مین بھی عذاب عظیم ہے یعنے دوزخ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور واسطے اللہ کے ہی مشرق اور مغرب پس جدہر مُنہ کرو وہین وجہ اللہ ہی بیشک اللہ گنجایش والا دانا ہی

مشرق و مغرب سب اللہ کا مملوک ہی جدہر منہ کروگے وہین اللہ ہی بیشک اللہ ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہی اور ہر امر سے خبردار ہی **مظہری** کلمہ (وجہ) متشابہات سی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد رضا ہی بہرکیف ہمین یون ایمان لانا چاہیئے کہ جو مراد اسکی اللہ کے نزدیک ہی وہ حق ہی کہا حاکم نے یہ آیت نماز نفل مین نازل ہوئی ہدایہ سوار شہر سے باہر نفل پڑھ سکتا ہی منہ جدہر چاہے رکھے بعض کے نزدیک نزول اسکا ایسی حالت مین ہی کہ جانب قبلہ معلوم نہو **ف** اور صاحب مظہری نے روایت اول کو صحیح کہا اور دوسرے کو ضعیف قرار دیا اور وجہ ضعف ظاہر ہی اسلئے کہ جب جانب قبلہ معلوم نہو تو یہ جائز نہین کہ جدہر چاہے منہ کرے بلکہ تحری اور غور واجب ہی **ف** یہ آیت اصل تصوف و خداپرستی و مراقبہ کی دلیل و رنفی غیر کا عمدہ ثبوت ہی یعنی جدہر چاہو التفات کرو جلوۂ قدرت اور نور الٰہی نظر آئیگا جہان ڈہونڈوگے مل جائیگا **سعدی** رہ عقل جز پیچ در پیچ نیست + بر عارفان جز خدا ہیچ نیست

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

اور کہا اختیار کیا اللہ نے بیٹا پاک ہی وہ بلکہ اوسکے لیئے ہی جو آسمانون اور زمینون مین ہی سب واسطے اوسکے باادب ہین

کہا یہود و نصارا نے اللہ نے بیٹا بنا لیا یعنے یہود نے کہا عزیر بن اللہ ہین اور نصاری نے کہا مسیح بن اللہ ہین اور مشرکین نے کہا کہ فرشتے اللہ کے بیٹیان ہین ارشاد ہوا وہ پاک اور بری ہی بلکہ اوسکی مملوک ہی جو شئے کہ آسمانون ور زمینون مین ہی اور سب اوسی کے مطیع اور اوسکی توحید شہادت پر قائم ہین ابن عباس سے مروی ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی آدم کے بیٹے نے مجہے گالی دی اور اوسے یہ سزاوار نہ تہا اور گالی یہ ہی کہ کہتا ہی اللہ کے لیئے لڑکا ہی فسبحانی ان اتخذ صاحبۃ ولا ولدا مین پاک ہون اس امر سے کہ کوئی ہمصحبت یا اولاد اختیار کرون **ف** جب کہ تمام چیزین اللہ کی مخلوق و مملوک ہین تو بی بی اور لڑکا جو ہمسر اور ہمجنس ہوتے ہین کسطرح ہونگے

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

ایجاد کرنیوالا آسمانون کا اور زمین کا اور جب کرے کوئی کام صرف یہی کہتا ہی اوسے کن ہوجا پس وہ موجود ہوجاتا ہی

ایجاد کرنیوالا آسمانون کا اور زمینون کا ہی جب کسی امر کو چاہتا ہی تو فرماتا ہی (ہوجا) پس وہ ہوجاتا ہی یعنی سوائے امر کسی اصل و مادے کی ضرورت ہی نہین **ف** جو پروردگار امر سے سب کچہ پیدا کرسکتا ہی اوسے کیا پڑی ہی کہ توالد و تناسل کا محتاج ہو۔ اول فرمایا کہ جو زمین آسمان

ہین ہر وہ مملوک ہی پہر صاف صاف کہدیا کہ زمین و آسمان بہی ہمارے مخلوق و مملوک ہین اور
جسطرح چاہتی ہین خلق فرماتی ہین عیسیٰ بے باپ تو آدم بے ماں و باپ کی ہین اور بعض مخلوق بے اصل و مادہ کی پیدا ہوئے

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ

اور بولے جو نہین جانتے کیون نہین کلام کرتا ہمسے اللہ یا کیون نہین لاتا کوئی نشانی ایسی ہی کہی اونہون نے جو

قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

پہلے تھے اونسے انکی سی بات ایکسے ہوگئے دل اونکے بیشک ظاہر کردین ہمنے نشانیان واسطے قوم یقین والی کے

اور ناوانون نے کہا کیون نہین ہمسے اللہ تعالیٰ باتین کرتا اور امر حق بتا دیتا یا کوئی ایسی صاف دلیل آجاتی
کہ ہمین شبہ نرہے ایسے ہی حمق اور شرارت سے کہا ہی اگلون نے انکی بے اصل و بے معنی کلام کی مثل
اون کے دل کفر و بغاوت و نافہمی مین متشابہ اور مماثل ہوگئے اور ہمنے تو صاف صاف نشانیان یقین
لانے والون کے لئے بیان کردین بے ایمان مانین یا نمانین اب کسی دلیل و رحجت کی ضرورت نہین ہے
یعنی ایس حالت مین کہ دلائل توحید قائم اور شواہد نبوت معائن ہوگئے اونکی فضول گوئی قابل التفات ہرگز
نہین اے نبی مقبول آپ کیون ملول و محزون ہوتے ہین انکی اگلی بہی ایسی ہی بے تکے گایا کئے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ

بیشک ہمنے بہیجا تجہے ساتہ حق کے بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا اور نہ پوچہا جائیگا تو جہنم والون سے

ہم نے تو آپکو حق کے ساتہ بہیجا ہی کہ ایمان لانیوالون کو جنت کی خوشخبری سنادین اور بے ایمانون کو
دوزخ سے ڈراوین اور آپ سے دوزخیون کی بغاوت کا سوال نہوگا اسلئے کہ آپ رسول و مبلغ ہین اون
ہین اون کے ذمہ دار نہین مظہری نافع نے کہا کہ لا تسأل صیغہ نہی ہی ایک قراءت ہی یعنی آپ
دوزخیون کا حال نپوچہئے آپکو کیا پڑی ہی کہ اون بد نصیبون کا [illegible] انکے حصہ میں بیکمال [illegible]
و تغلیظ ہی کہ آپ اونکا حال کچہ نپوچہین [illegible] سے کہا کہ [illegible] الیمین کا حال دریافت
کیا تو یہ ممانعت آئی وہ قابل التفات و اعتنا نہین ف بیشک [illegible] منکرین [illegible]
مخاطب ہون [illegible] دل دکہانیوالا ذکر کیا ہی [illegible] تبشیر و تنذیر مین [illegible] بیان [illegible]
ہی کہ [illegible] جنت کی بشارت سنا دو [illegible] بشیر [illegible]
کیون کرتے [illegible] ایمان لاسے آپ تو [illegible] ڈرانیوالی بہی ہین اگر منکر ہون تو آپ [illegible]

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ

اور نہین خوش ہونگے تجہسے یہودی اور نہ نصاریٰ جب تک پیروی کرے تو اونکے دین کی کہہ بیشک راہ بتانی اللہ کی وہی رہنمائی ہی اور اگر

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ

پیروی کی تونے اونکی خواہشون کی بعد اوسکے　آیا تیرے پاس　علم　نہین ہی واسطے تیرے اللہ سے　کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار

تجھسے نہ یہود راضی ہون گے نہ نصارا جبتک اون کے دین کی پیروی نہ اختیار کرے آپ فرما دیجیے که ہدایت وہی ہی جو اللہ نے نازل فرمائی اور علم آنے کے بعد اگر تونے کبھی اونکی پیروی کرلی (تو یاد رہے کہ) نہین ہی اللہ کے غضب و گرفت سے کوئی حمایتی اور مددگار **ف** ۱ جبتک بالکل ویسی ہی نہو جاؤ کفار سے یہ امید که تجھسے خوش ہون نص قرآن کے خلاف ہی ۲ کتاب اللہ و کتاب رسول بس ہی نہ دنیا مین کسی دوسرے قانون کی ضرورت نہ آخرت مین احتیاج ۳ یہ سب باتین جان بوجھکر اگر اونکی خواہشون کی پیروی کرو تو اشتہار غضب آثار کا خیال رہی اللہ کے غضب سے بچاؤ تجویز کرلو۔ نہ دنیا مین تمہارا کوئی ولی ہوگا نہ دین مین معین ۴ یہ بھی معلوم ہوگیا کہ علاوہ مذہبی امور کے یون بھی کفار کے مراسم اونکی استرضا اون کی مشابہت اون کے موالات ممنوع اور موجب غضب الٰہی ہی۔ اور کلمہ ولی و نصیر کی تکرار سے اشارہ ہی کہ دنیا و دین دونو برباد **ف** بیشک مسلمانون مین جسقدر ضعف و تباہی و مسکنت ہی یہ کفار ہی کی مصاحبت و اختلاط و مشابہت و اتباع کے بدولت ہی

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

وہ جنہین دی ہمنے کتاب　پڑھتے ہین اوسکو پورا پڑھنا　وہی ایمان لاتے ہین کتاب پر اور جسنے کفر کیا اوس سے وہی ٹوٹا پانیوالے ہین

ہمنے جنہین کتاب یعنی توریت و انجیل قرآن عطا فرمایا وہ اوسے پڑھتے ہین جو حق پڑھنیکا ہی وہی ویسے ایمان لائے ہوے ہین اور جو انکار کرتے ہین اوس کلام منزل سے وہ نقصان پانیوالے ہین مظہری جب جعفر بن ابی طالب حبشی سے آئے اون کے ہمراہ چالیس مسلمان ور مقاموں کی بھی تھی حبشی کے بتیس اور آٹھ راہب شام کے یہ آیت اون کے حق مین نازل ہوئی **ف** گو قرآن مجید جملہ علوم و فنون کا ماخذ ہی مگر کلمہ حق تلاوت سے مختلف مذہبون کی فضیلت اور ضرورت صاف طور پر ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ اصحاب ان تمام فضائل کے جامع تھے ۱ علم تجوید یعنی صحت الفاظ و مخارج حروف و تحسین صوت ۲ علم تفسیر یعنے فہم معانی و محل ورود آیت ۳ علم فقہ یعنے احکام ۴ علم اخلاق و مواعیظ یعنے نفس کی اصلاح اور مفید نصائح کا استخراج ۵ عرفان و تقرب باللہ یعنے اس تصور و یقین سے پڑھنا کہ گویا حق سبحانہ تعالی کی ارشاد بلا واسطہ سن رہا ہی اور جہان بندون کی طرف سے دعائین ہین وہ بلا واسطہ عرض کی جاتی ہین اور ہوسکتا ہی کہ عمل بالقرآن بھی اشارۃً مراد لیا جاوے بہرکیف کمال ایمان موقوف ہی کتاب اللہ کی قرارت اور فہم اور عمل پر

۵۳ ضرورت اسلئے کہ حق تلاوت یہ ہی کہ خوب سمجھے اور قرآن خوب سمجھنے مین بہت سے علوم کے حاجت ہوتے ہین ۱۲

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا

اے بنی اسرائیل یادکرو نعمتین میری جو کین تمپر اور یہ کہ مینے ہی فضیلت دی تمکو تمہارے زمانے والونپر اور ڈرو

يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ

اوسدن سے کہ نہ کفایت کرے کوئی کسیکو کچھ اور نہ قبول کیا جاے اوس سے بدلا اور نہ نفع دے اوسے سفارش اور نہ وہ مدد دیے جائین

اے بنی اسرائیل ہماری نعمتین جو تمپر ہین یاد کرو اور اوسکا شکریہ ادا کرو اور ہمنے تمہین تمہارے معاصرین پر فضیلت عطا کی یا تمکو باعتبار کثرت انبیا و کثرت عطیات و برکات آسمانی کے دوسرونپر بزرگی دی اور اوس دن سے ڈرو جسدن کوئی کسی کے کام نہ آئیگا اور نہ بدلا لیا جاے نہ سفارش فائدہ دے اور نہ کوئی بچاسکے ف شفاعت و عوض و حمایت کی نفی سے اوسدن کی ہیبت جلال کا اظہار اور اپنے بندون کی تخویف منظور تھی اور یہ بتانا منظور تھا کہ قیامت کے دن نہ تمہاری طرف سے کوئی تدبیر پیش جاے گی نہ کوئی اور کچھ مدد کرسکیگا ہان عمل پر حسب وعدہ و کمال و فضل پر توجہ ہوگی باقی رہی شفاعت صالحین اولاً اون کے ترحم پر موقوف ہے ثانیاً یہ بھی کسی عمل صالح اور ایمان سلامت کا نتیجہ ہے ۳ یہ امر استحقاقاً نہین بلکہ محض فضل ہے پس اسپر ایسا بھروسا کہ بے فکر ہوجائین جائز نہین ہے ربط فضائل و رذائل بنی اسرائیل کے بعد مسلمانون کی اصل و کمال کا اظہار منظور ہوا اور یون مقابلہ کیا گیا کہ جو احسانات تمہارے ساتھ ہوے تھے تمنے اوسکی یون ناشکری کی اور جو احسانات انکے ساتھ ہوے یہ کیسے اوسکے شکر گزار ہوے فرمایا

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَ

اور جب آزمایا ابراہیم کو رب نے اوسکے چند باتون سے پس پورا کیا اونکو کہا اللہ نے مین بنانیوالا ہون تجھے واسطے آدمیونکے امام کہا ابراہیم نے اور

مِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ

اولاد سے بھی میری کہا نہ پہنچیگا وعدہ میرا ظالمونکو

اور ابراہیم کے رب نے ابراہیم کو کئی باتون سے آزمایا اونہین پورا کر دیا اور تعمیل حکم مین سرمو فرق نہوا ہمنے بعد امتحان فرمایا اے ابراہیم ہم تمہین آدمیون کا پیشوا بنانے والے ہین حضرت ابراہیم یہ رحمت یہ احسان دیکھ کر عرض کرنے لگے یہ دولت میری اولاد کو بھی عطا ہو ارشاد ہوا ہمارا وعدہ ظالمون کو شامل نہین بکلمت کی تفسیر مین مختلف روایتین مذکور ہین جسکا خلاصہ مظہری مین یون کیا ہے کہ امتحان یہ تھا کہ اللہ کے احکام بجا لاؤ منہیات سے بچو اپنی رنج و راحت خوشی ناخوشی پر نظر نکرو اور ابراہیم نے سرمو اونمین فرق نکیا اور امام سے مراد نبوت ہے اور پیشوائی نہ سلطنت۔ اور من ذریتی سے مراد بعض اولاد ہے اور ظالمین سے مراد فاسق اور کافر مگر عصمت مطلقاً شرط امامت نہین ہے اسلیئے کہ سواے پیغمبر کے اور کسی کی عصمت پر دلیل شرعی قائم نہین ہوسکتی اور امامت بمشاہدہ ثابت اور قائم ہے ف

یہ آیت حضرت ابراہیم کی کمال عصمت اور فضل و اتقا پر عبارۃً و دلالۃً شاہد ہی ۱ اتمام احکام الٰہی اعلی درجہ عبودیت کا ہی ۲ امتحان مین ثابت قدمی سے زیادہ کوئی کمال نہین ۳ للناس سے یہان مراد جمیع آدمی ہین کسیکو خصوصیت نہین اسیلئے حضرت ابراہیم تمام ادیان مین محمود اور معتقد علیہ رہی چنانکہ ہمارے حضور کو حکم ہوا کہ آپ بھی اپنے دادا ابراہیم کے ملت کی اتباع کرین پس امامت عامہ و فضیلت تامہ حضرت ابراہیم کے ثابت ہو گئی باقی رہی افضلیت ہمارے حضور کی یہ مختلف مقامات اور دلائل سے باعتبار مجموع و کلیت ثابت ہی اور امام ہونا آپکا شب معراج مین اسکا شاہد ہی اسکی تفصیل اپنے مقام پر آئیگی ۴ آپ کی دعا آپ کی اولاد صالح کے حق مین مقبول ہوئی بنی اسحٰق مین ہمیشہ بادشاہت رہی بنی اسرائیل دولت نبوت کے مخزن بنگئے اور ہمارے حضور نے تو اس دعا کی تکمیل ہی کر دی سلطنت خلافت نبوت امامت اجتہاد رہنمای و ہدایت تمام اوصاف آپ مین اور آپ کی امت مین بوجہ کمال پائے گئے ۵ ظالمین سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم معصوم تھے ورنہ اس عہد کے مستحق نہوتے ۶ یہ معلوم ہوا کہ رحمت زحمت کی بعد ہوتی ہی اور کامیابی مصائب کا نتیجہ ہی ۷ اتمام و تعمیل اوامر الٰہی آدمی کو پیشوا و سردار عالم بنا دیتی ہی جسطرح علما و اولیا مقتدای عالم ہوتی آئی ہین ۸ عمل معتبر ہے نسب کام نہین دیتا ورنہ ظالم خارج نہوتے اور یاد کرو وہ قصہ جب ہمنی

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا

اور جب بنایا ہمنے کعبے کو مجمع واسطے آدمیونکے اور جای پناہ

کعبہ شریف کو آدمیون کی جمع ہونے اور پناہ پانیکی جگہ مقرر کیا عن انس ابن عباس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کعبہ شریف جنت کے سرخ یاقوت کا تھا اسمین دو دروازے زمرد سبز کے ایک شرقی دوسرا غربی حضرت آدم سے پہلے زمین پر اوتارا گیا تھا اور جنت کی قندیلین اوسمین روشن تھین بیت المعمور جو آسمان پر ہے اسکی مقابل و محاذی ہی۔ اور ایک روایت مین ہی کہ آدم کو حکم ہوا تھا کہ ہمارا گھر بناؤ ایک فرشتہ کی رہنمائی سے یہ جگہ اونہین بتائی گئی اور آپ نے دعا کی کہ میری اولاد سے اسکے معمار و خادم بنائے جائین جواب عنایت ہوا کہ ابراہیم اس کار خیر کے لیے خاص کیے گئی ہین (معالم مین ہی کہ بیت المعمور اوتارا گیا تھا اور وہی کعبہ تھا) اور رکن اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت کی ہین اگر مشرکون کے مس نکرتے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جاتا الحاصل حجر اسود آسمان سے آیا اور معاہدۂ بنی آدم جو ازل مین لیا گیا تھا اوسمین سپرد کیا گیا پھر حضرت نوح کے طوفان مین کعبہ شریف آسمان پر اوٹھا لیا گیا حجر اسود جبرئیل نے جبل ابو قبیس مین امانتاً رکھدیا اور حضرت ابراہیم کے وقت تک یہ مقام خالی رہا پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوا کہ کعبے کی بنا ڈالین ایک ابر آیا

اور اس مقام پر سایہ گستر ہوا اور غیب سے آواز آئی کہ بقدر سایۂ ابر خانۂ کعبہ بناؤ کہا بعض نے کہ ایک ہوا کے ذریعے سے جگہہ معلوم ہوئی اور بعض روایتون مین ہی کہ جبرئیل نے جگہہ بتادی اور پانچ پہاڑون کے پتھرون سے تیار ہوا ۱ طور سینا ۲ طور زیتا ۳ طور بینا ۴ لبنان ۵ جودی۔ حضرت اسمٰعیل پتھر ڈہوتے اور ابراہیم دیوارین بناتے اور وہ پتھر جسپر ابراہیم کھڑے ہوکر دیوار بناتی تھے اور جسقدر ضرورت ہوتی بلند و پست ہوجاتا تہا آج بنام (مقام ابراہیم) مشہور ہی اور جب کعبہ تیار ہوا تو جبل ابو قبیس سے آواز آئی آپکی امانت میرے پاس ہی حجر اسود وہین سے نکالکر اپنے مقام پر چسپان کیا گیا حضرت جبرئیل نے مناسک حج تعلیم کیے پہر حضرت ابراہیم نے بحسب ارشاد رب العباد منادی کی کہ اللہ کا حج تمہارے ذمے ہی وہ آواز مشرق سے مغرب تک سب جگہہ پہنچ گئی جنکی قسمت مین حج لکھا تھا بولے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کے گرداگرد حرم کردیا جسکی گھاس وکھاڑ ناشکار کہیلنا سب حرام ہی پس مثابۃ سے مراد اجتماع بغرض حج ہی اور امن سے مراد خواہ یہ ہی کہ حاجی کو عذاب سے امن عطا ہوتی ہے یا یہ کہ گرداگرد اوس کے حرم ہے وہانکی باشندونکو متبرک و قابل تعظیم سمجھکر لوگ لوٹتے نہ تھے اور کفر و اسلام ہر حالت مین کعبے کی تعظیم ہوتی آتی ہے اور جنگ و جدال حرام سمجھا جاتا ہے

اور بنالو تم مقام ابراہیم سے **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط** جا نماز در منثور حضرت عمر نے کہا کہ مین اپنے رب کے احکام سے تین مقامون پہ

اور حکم دیا بنالو　مقام ابراہیم سے　جای نماز

موافق ہوگیا یعنی جو آپ کی زبان سے نکلا وحی مین نازل ہوا جسطرح یہی آیت ف تین کے قید خواہ ایسلیے ہی کہ اسوقت تک تین ہی واقعی ہوئے تھے یا یہ کہ عدد ساقط الاعتبار ہو ورنہ اور بہی ایسی موافقتین حضرت عمر کی مروی ہین۔ حضرت علی نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود اور مقام ابراہیم قیامت مین کوہ احد کے برابر ہوجائینگے اور اون کی دو دو آنکھین اور منھ ہون گے جنہون نے عہد پورا کیا اون کی شہادت باواز بلند ادا کرینگی لطیفہ ۱ اشارہ کل آیا کہ ابراہیم کی تذکرہ ۲ ارباب تصوف یہ بہی مراد لیسکتی ہین کہ طریق محنت و محبت اور خود فراموشی طلب رضا کمال پابندی اوامر و نواہی و عرفان حق و قطع غیر و توحید وغیرہ اختیار کرنا تمپر واجب ہی اسلیے کہ مقام ابراہیمی یہی تہا

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

اور اقرار لیا ہمنے　ابراہیم اور اسمعیل سے کہ پاک کرو تم گہر میرا واسطے طواف کرنیوالون اور اعتکاف کرنیوالون اور رکوع کرنیوالون سجدہ کرنیوالون

اور ابراہیم و اسمعیل سے عہد لے لیا کہ ہمارا گہر طواف کرنے والون اور اعتکاف بیٹھنے والون اور رکوع و سجدے کرنے والون کے لیے پاک و طاہر رکہین معالم طہارت سے مراد یہ ہی کہ شرک و بدعت اور

معاصی سے دور توحید و ذکر و عبادت سے معمور رکھو اور فرض ہے کہ مکہ معظمہ اور دوسری مسجدین اسکی
قیاس پر نجاسات سے پاک و صاف رکھے جائین ف طہرا صیغہ تثنیہ یعنی اے ابراہیم و اسمٰعیل تم
دونو اس حکم کی تعمیل کرو اس خطاب سے عموم پر اشارہ ہی یعنی ہر مسلمان ذمہ دار ہی متبوع ہو مثل
ابراہیم کے یا تابع مثل اسمٰعیل کے۔ اور اگر یہ کہا جاے کہ یہ دونو بزرگوار بانی کعبہ ہین تو خطاب
خاص ہوگا اور حکم عام مگر سلطان اسلام و بانی و متولی مسجد اصالتًا ذمہ دار ہون گے اور دوسرے
مسلمان بالتبع - اور طہرا بالتشدید مبالغہ کے لئے یعنی خوب طاہر کرو لہذا پاک کرنا مسجد کا افعال کفر و شرک
و محرمات اور پیشاب پاخانے شراب وغیرہ سے فرض ہوا اور ایسی چیزین جنسے طبیعت کو کراہت
آئے صفائی مین خلل ہو جیسے افعال ذمیمہ و روائح کریہہ کوڑا کرکٹ وغیرہ انسے صاف رکھنا مستحب
و افضل و موجب اجر عظیم ہے ۱۲ مسجد مخصوص ہی عابدین کے لئے دوسرے مشاغل جیسے بیع و تجارت
کلام دنیاوی وغیرہ جائز نہونگی اسلئے کہ لام تخصیص کا ہی اور خصوصیت کا مقتضا یہ ہی کہ دوسرے کو
دخل نہو اور بیشک مداخلت غیر موجب اشتغال قلب و ورود خطرات و انتشار حواس ہوتا ہی اور مسجد جلوت گاہ
عابدین ہی نشست گاہ عام ۱۳ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد گو عبادت کے لئے خاص ہی تاہم کسی ایک کا
حق نہین ہوسکتا جیسا کہ منشا عموم الفاظ کا ہی اور جب مسجد خاص نہین تو اوس کے توابع یعنی چٹائی
بدھنی وغیرہ بھی مخصوص نہونگی لہذا فقہا نے جائز نہین رکھا کہ کوئی شخص مسجد کے کسی جگہہ یا کسی چیز
کے ساتھہ ایک خصوصیت ظاہر کرے البتہ حق سبقت جیسا کہ مباحات کا اصول ہی باقی رہیگا یعنی
جو پہلے جہان بیٹھہ جاے جو شخص جو چیز پہلے اوٹھاے وہ اوسپر قابض سمجھا جایگا اور جب علیحدہ ہو
کوئی حق باقی نہین رہا ۱۴ کعبے کے طرف اشارہ نفرمایا بیت کے وصف سے یاد فرمایا تاکہ یہ حکم جمیع
مساجد کو جو اللہ کے گھر اور اللہ کے عبادتخانے قرار دیے جائین شامل رہو ۱۵ لفظ عابد یا ذاکر نفرمایا
تاکہ تخصیص و تعظیم طواف و اعتکاف و رکوع و سجود ظاہر ہو اور معلوم ہو کہ یہ امور افضل العبادات
ہین یا یہ کہ اور اذکار تو مکانون مین جائز یا افضل ہین مگر یہ عبادتین مسجد سے خصوصیت یا
افضلیت رکھتے ہین **ترغیب** حضرت علی رضی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے رمضان مین اعتکاف کیا اوسے دو حجون اور دو عمرون کا ثواب عطا ہوگا - اور وارد ہوا کہ
طواف کرنا کعبہ شریف مین نماز ہی - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ
مِنْهَا مُهُوْرُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اور مسجد سے کوڑا نکالنا حور جنت کا مہر ہی یعنی حور کا استحقاق
ہوجاتا ہی اور فرمایا جسنے مسجد سے گندگی نکالڈالی اوسکے لئے اللہ ایک گھر جنت مین بنائیگا

اور حضرت عایشہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنْ تُنَظِّفَ وَتُطَيِّبَ یعنی
مسجدین بناؤ اونہین ستھری اور صاف رکھو اور فرمایا اپنی مسجدون کو بچاؤ بچون سے (کہ اونمین نجاست
اور بی تمیزی نکرین) اور دیوانون سے اور خرید و فروخت سے اور آپس کے جھگڑون سے
اور غل شور کرنے سے اور حدود کے جاری کرنے سے (یعنی کسی پر مسجد مین حد جاری نکرو) اور
تلوارین تیز کرنے سے اور اوسکے دروازے پر طہارت گاہ بناؤ اور مسجد کو خوشبودار کرو جماعتون مین
ایک شخص نے امامت کی اور اپنے سامنے نماز پڑھنے مین تھوکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا
اب یہ امامت نکرے پہر جب اوس شخص نے نماز پڑھانیکا قصد کیا لوگون نے اوسے مطلع کیا وہ حضور
مین حاضر ہوا آپ نے فرمایا ہان مین نے یہ حکم دیا ہی راوی کہتا ہی میرا گمان یہ ہی کہ آپ نے یہ بھی فرمایا
اِنَّكَ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ تو نے تو اللہ اور اوسکے رسول کو ایذا دی اور ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ آپ نے فرمایا جسے تم مسجد مین خرید فروخت کرتے دیکھو کہو اللہ تیری تجارت
مین نفع نہ دے اور جو کوئی اپنی گم ہوئی چیز مسجد مین ڈھونڈھتا ہو کہو اللہ اوسے نہ لوٹاے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور جب کہا ابراہیم نے ای رب بنا یہ شہر جای پناہ اور دے اہل کو اوسکی پہل وہ جو ایمان لایا انمین سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر

اور جب دعا کی ابراہیم نے ای رب اس شہر یعنی مکے کو جاے پناہ بنادے اور یہان جو رہین اور
اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائین اونہین میوے اور غلے کہلا یہ دعا اسلیے تھی کہ کعبہ شریف
ایسے مقام پر ہی جہان نہ کہیتی ہوتی ہی نہ پانی ہی نہ اور سامان معیشت دستیاب ہوتے ہین
حضرت ابراہیم نے شفقۃً دعا فرمائی کہ اسکے خادم و مجاور بہوکہہ سے ہلاک نہون

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

فرمایا اور جو کافر ہوا پس فائدہ دونگا اوسے تہوڑا پہر مجبور کرونگا مین اوسے طرف عذاب نار کے اور بُری جگہ ہی

ارشاد ہوا جو کافر ہوگا اوسے بھی تہوڑے دنون تک برخوردار کرینگی (اور قلیل سے مراد حیات دنیا ہی)
پہر مجبور کرینگے اوسے عذاب جہنم کی طرف اور جہنم برا ٹھکانا ہی یعنی ہم رزق تو مومن و کافر دونون کو
دینگے مگر انکا رزق قلیل یعنی تہوڑی دیر کے لیے ہی اور آخر کار انہین جار ناچار دوزخ مین جانا ہی
اور خوشی سے نہین بلکہ بجبر واکراہ فرشتے کہینچکر دوزخ مین ڈال دینگے معالم و عزیزی طائف
جو اب مکے قریب ہی اور اوسکے میوے نہایت لطیف و لذیذ ہوتے ہین یہ شام کے شہرون کا ایک
ٹکڑا تہا حضرت ابراہیم کی دعا سے جبرئیل آئے اور اوس زمین کو اوکھاڑ کر مکہ معظمہ کے گرد سات بار

گھایا اسلیئے اسکا نام طائف ہوا ہیہ جہان اب ہی قائم کردیا اسیوجہ سے وہان کے میوے نہایت عمدہ ہوتے ہین اور امن یہ ہوا کہ گرداگرد مکہ کے حرم قرار پاگیا جسکی تعظیم ہر زمانے مین ہوتی رہی اور یون ہی اللہ تعالی نے لوگون کے دل ادہر مائل کردیئے اسکے لیے مصر اور یمن اور شام سے غلہ برابر آتے تھے ان کے قافلے لوٹ مار سے محفوظ رہتے تھے ف دعای خلیل اللہ اشارہ کر رہی ہی کہ جو لوگ مثل خدام و مجاوران کعبہ عبادت و ذکر اللہ کے لئے اپنی سامان و اسباب سے قطع کر کے گوشہ نشین ہو جائین تو اونہین رزق کہانیکا حق اوسیوقت ہی کہ اپنی کام پر پورے طور پر قائم ہون جیسا کہ قید ایمان سے ظاہر ہوتا ہی مگر ارشاد یہ ہوا کہ دنیا مین عابدان ریا کار کو بہی فائدہ ہوگا اور انجام نار و عار ہی

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور جب اوٹہاتے تہے ابراہیم نیو گہر کی اور اسمعیل کہتے تہے ای رب ہمارے قبول کر ہمسے بیشک تو سننے والا جاننے والا ہی

اور جب اوٹہاتے تھے ابراہیم اور اسمعیل نیو مکے کے (اور کہتے تھے) ای رب ہمارے قبول فرما ہماری خدمت بیشک تو تو ہماری دعا کا سننے والا اور ہمارے ضعف اور عجز و نیاز اور حاجتون اور خدمتون کا دیکہنے والا ہی ف ا معلوم ہوا کہ کسی نیک کام کے بعد دعا کرنا نشان مقبولیت ہی چنانچہ بعد نماز و وقت افطار صوم دعائین ماثور ہین ۲ اپنے عمل کو حقیر و ذلیل جاننا موجب برکات دائمی ہی اسلیئے حضرت ابراہیم نے تقبل کا کلمہ عرض کیا جسکے معنی یہ ہین گو قابل قبول نہین ہے تو تکلف اظہار قبول فرما

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ

ای رب ہمارے اور بنا ہمین فرمانبردار اپنا اور اولاد سے ہماری ایک گروہ فرمانبردار تیرا اور دکہا ہمین ارکان ہمارے اور تو قبول کر ہماری

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

بیشک تو توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی

ای رب ہمارے بنا ہم دونون کو فرمانبردار اپنا اور ہماری اولاد سے گروہ فرمانبردار اپنا اور ہمکو ارکان حج اور شرائع و عبادات سکھا دے اور ہماری توبہ قبول فرما تو تواب و رحیم ہی عزیزی حضرت علی سے منقول ہی کہ اس دعا کی بعد جبرئیل امین آئے اور مناسک حج اور آداب بیت سب آپ کو سکھا دیئے ف یہ دعا ہی اس امت مرحومۂ مسلمہ کے حق ہین

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ای رب ہمارے اور بہیج اونمین ایک رسول انہین مین سے کہ پڑہی اونپر آیتین تیری اور سکہائی اونہین کتاب اور مضبوط باتین اور پاک کرے انہین بیشک تو غالب ہی حکمت والا

ای رب بہیج اونمین پیغمبر اونکی قوم سے جو اونپر تیری آیتین پڑھے اور اونہین کتاب اور فقہ سکھائی اور اونہین اخلاق ذمیمہ اور عقاید باطلہ سے پاک و صاف کرے اون کے دل ایمان سے نورانی کرے زنگ کفر و نفاق و حسد و بغض و بخل و حرص دور کرے تو غالب و رحیم کا رہی ف ا رسول سے

ربع

۱۵ ع ۱۵

مراد آنحضرت ہین اور آیات مین قرآن مجید اور حکمت سے فہم قرآن یا حدیث مقصود ہی اور تزکیہ سی علوم تصوف و معارف و فیضان باطن و برکات تعلم مراد ہین **ف** یہ دعا ہمارے حضور کی تشریف آوری کی ہی اور دلائل اسکے ظاہر ہین ١ اس دعا مین حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل دونو شریک تھے پس اولی یہ ہی کہ وہ ذریت ابراہیمی مراد ہو جو اسمعیل کی اولاد مین بھی ہو اور اونہین مین سے پیغمبر نہو گا مگر بنی اسمعیل سے ٢ تنوین رسولا کے گو تنکیر و تعظیم کا فائدہ دے مگر معنی وحدت علیحدہ نہین ہو سکتے اور ایک رسول کا آنا بنی اسمعیل ہی پر صادق آتا ہی بنی اسرائیل کو اس سے کیا تعلق اور ایسی ہی وہ رسول جو ہمہ نوع معظم ہو اور جسکی عظمت تعریف و تحدید سے زاید ہو سوائے پیغمبر آخر الزمان کے اور نہین ہو سکتا اسلیے کہ بنی اسرائیل مین کئی پیغمبر اولو العزم گزرے ہین ایک پیغمبر کی نسبت سب سے زائد عظمت و فضیلت تسلیم کر لینا دعوی بلا دلیل ہی اور کچھ یہی کیون نہو بنی اسرائیل کی نسبت ایک نبی کی دعا گویا بد دعا ہی بفضلہ تعالیٰ اونمین تو ہزارون پیغمبر ہوے ٣ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ حضرت ہی پر صادق آتا ہی اسلئے کہ قرآن مجید سبقا سبقا و ترا و ترا اور آیتی آیت سنایا اور توریت تو دفعۃً واحدۃ او تری اور دیدی گئی ٤ حکمت یہ امر بھی اسی امت مین بدرجہ اتم ظاہر ہوا اسلئے کہ جسطرح تعلیم کتاب اور حکمت ہماری حضور نے فرمائی کہ ایک ایک مسئلہ قرآن مجید کا اپنی احادیث شریفہ سے بطور تفسیر حل کر دیا دوسرے دینون مین سنا نہین گیا نہ کسیکو جمع احادیث پیغمبر اسطرح نصیب ہوا اور نہ فہم و حفظ کتاب الہی کسی سے ہو سکا بہت بڑی دلیل تعلیم کتاب یہ ہی کہ آجتک آپکے شاگردون مین کیسے علوم وسیع اور دلائل قوی موجود ہین جنکا مقابلہ نکسی سے ہو سکا ہی اور نہ اب انشاء اللہ ہو سکیگا ٥ تزکیہ یہ تو اس امت کے حصے مین ہی مجتہد ہوئے تو ویسی ہی محدث ہوے تو اوسی درجے کی عارف صوفی اولیای روشن ضمیر تعداد سی زیادہ اور ہر عصر مین ہوتی آئی ٦ اسلئے فرمایا کہ مین دعا ہون ابراہیم کی یعنی میری ہی لئے ابراہیمؑ نے بعد بنا کعبہ دعا کی تھی

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ

اور کون پھرے گا ملت ابراہیم سے مگر جسنے کہ احمق بنایا اپنی ذات کو اور بیشک برگزیدہ کیا ہمنے اوسے دنیا مین

وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ

اور بیشک وہ آخرت مین نیکون سے ہی

اور کوئی منہ نہ پھیریگا ملت ابراہیم اور صراط مستقیم سے مگر وہی جو اپنی ذات کو بھولا اور اپنی نفع اور نقصان سے غافل ہوا اور بیشک ہمنے ابراہیم کو دنیا مین برگزیدہ کیا آگ کو گلزار دشمن نمرود کو ہلاک و خوار کیا مال کثیر عطا فرمایا اونکی اولاد مین سلطنت و نبوت رکھی وہ تمام اسباب جو دنیا دی عزت کے موجب ہون

عنایت فرمائے اور اسکے ساتھ آخرت مین وہ نیکون کے گروہ سے ہین یعنی انبیای مرسل سے ہین جب ابراہیم کو ایسی مقبولیت اور تقرب حاصل ہی اور دنیا مین وہ مقبول اور آخرت مین محمود ہین تو اونکی ملت اور راہ سے روگردانی حماقت و کم نصیبی کی نشانی ہے معالم مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ سے ظاہر ہی کہ معرفت نفس معرفت رب ہی اور جہل نفس جہل رب ہی یعنی جبتک اپنی عجز اپنی حدوث اپنی فنا اپنی حاجت کا امتیاز نکرے قدرت و قوت و عظمت باری تعالی پر نظر کب پڑ سکتی ہی

جب فرمایا ابراہیم سے اوسکے رب نے کہ اسلام لا اور مطیع و سراپا تسلیم بنجا

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

جب کہا اوس سے رب نے اوسکے کہ حکم مان کہا حکم بردار ہو گیا مین پروردگار عالم کا

عرض کیا مین پروردگار کا فرمانبردار ہون معالم اسلم یعنی سپرد کر دی اپنی ذات یا خالص کر دی یا مطیع بنجا ف معلوم ہوا کہ اسلام ایسا پیارا نام ہی جو اللہ نے اپنے دوست ابراہیم کے لئے پسند فرمایا اور یون فرمایا کہ تمہاری جماعت اپنا ہی کہ نام یہی مسلمان رکھو اور کام بھی اسلام کر دغنیمت ہے اے جان جان از روئے جان ٭ مسلمان کن مسلمان کن مسلمان ٭

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ

اور نصیحت کی اسکی ابراہیم نے اپنی اولاد کو اور یعقوب نے اے میرے بیٹو بیشک اللہ نے پسند کیا واسطے تمہارے دین پس نہ مرو مگر اس حالمین کہ تم فرمانبردار ہو

اور وصیت کی اسلام کی ابراہیم نے اپنے بیٹون کو اور یعقوب کو اے میرے بیٹو بیشک اللہ نے پسند فرمایا تمہارے لیے دین اسلام پس نمرو تم مگر بحالت اسلام ف آیت مین ممانعت موت کی نہین بلکہ اون امور سے منع فرمایا ہی جو اسلام کے منافی ہون یعنی کسیوقت کفر تمہارے قریب آئے اور جبکہ وقت موت کا نہ معلوم ہی نہ معین نہ موت سے آتے وقت کسی قسم کی اطلاع ہو جانا ضرور ہی تو ہر وقت بحالت اسلام رہو نہین معلوم موت کب آجائے اور اسی بنا پر اصول مین قرار پایا کہ ایمان کسی وقت ساقط نہین ہو سکتا بخلاف دوسرے اعمال کے کہ بعض وقت بعض عذرون سے ساقط ہو سکتی ہین فرمایا حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ نے وصیت کی مجھے میرے دوست محمد رسول اللہ صلعم نے کہ تو شرک خدا سے نکرنا اگرچہ قتل کیا جائے یا جلایا جائے اس آیت سے کئی امر ثابت ہوے ۱ یہ کہ اسلام ہی دین مقبول و محمود ہی اور تمام انبیا اسی دین پر تھے گو نام دوسرا ہوا اور کچھ کچھ فروعات مین اختلاف ہوا اسلیے کلمہ بنیہ کے بعد حضرت یعقوب کا ذکر بالتخصیص فرمادیا کہ تمام بنی اسرائیل اور انبیاے مرسل اصالۃ اور قصداً داخل ہو جائین اور تاکید ضمیر جمع یعنے لکم فرمائی اب کوئی دین بعد ابراہیم کے مخالف اسلام بلکہ غیر اسلام ایسا نرہا جسے اللہ نے پسند فرمایا ہو اگرچہ نام اور فروع مین اختلاف ہوا اصول ایک ہین ۲ دوام و قیام یعنی کسی وقت اسلام ترک نکرو

۳ یہ کہ اسلام و ایمان ایک شی ہی ورنہ ۱ وصیت ایمان کے ہوتے ۲ وہ تکلیف مالا یطاق لازم آتی جسکا نظیر کسی دین مین نہین ہی اسلیے کہ انسان پر بہت وقت ایسے گذرتے ہین کہ سوائے ایمان یعنی اعتقاد صحیح کے اور کوئی علامت دینداری کی اوسمین نہین رہتی ہی اور ہر وقت ایسی حالت پر رہنا جسمین گناہ اور ترک طاعت نہو امر بالعصمت ہی اور باتفاق ثابت ہی کہ عصمت مخصوص ہی انبیا علیہم السلام کے لئے - پس ضرور ہی کہ اسلام و ایمان ایک سمجھا جاسے ربط بعد بیان وصایای خلیل جلیل بنی اسرائیل کی طرف پھر خطاب فرمایا کہ تمھین اپنے پدر بزرگوار حضرت یعقوب علیہ السلام کا واقعہ اور اونکی اولاد کا معاہدہ جو تمہارے باپ داوے تھی یاد ہی یا نہین

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ

کیا تھے تم گواہ جب آئی یعقوب کو موت جب کہا اپنے بیٹون سے کسی پوجوگے تم بعد میرے بولے پوجینگے

اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

معبود کو تیرے اور معبود کو تیرے باپ دادا کے جو ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق ہین معبود اکلا اور ہم اوسیکے فرمانبردار ہین

تم موجود تھے (یعنی گو موجود نہ تھے مگر تمہارے پاس خبرین صحیح موجود ہین اور نہون تو اب ہی سنو) جب یعقوب کی موت کا وقت آگیا اور اپنی اولاد سے دریافت فرمایا کہ تم میرے بعد کسکی بندگی کروگے وہ سب بولے ہم آپکے معبود اور آپکے باپ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحق کے معبود کی پرستش کرینگے جو معبود اکلا اور واحد ہی نہ کوئی اوسکا شریک نہ مثل اور ہم تو اوسے معبود واحد کے فرمانبردار ہین یہ معاہدہ حضرت یعقوب نے اپنی اولاد سے مرتے وقت لے لیا تاکہ اتمام منصب نبوت و اثبات حجت ہو جائے - اور اسمٰعیل کو بھی باپ اسلیئے کہا کہ عرف مین چچا کو بھی باپ کہتے ہین -

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہ ایک گروہ تھا کہ گزر گیا اوسکے لیے جو کما گئے اور واسطے تمہارے وہ ہی جو کماؤ تم اور نہ پوچھے جاؤگے تم اوس سے کہ تھے وہ کرتے

یہ ایک گروہ مقدس انبیا اور صلحا کا تھا اور جو انہون نے کیا وہ اونکے لیے تھا نہ اونکی برائیون کی تمسے بازپرس ہی نہ اونکی نیکیان تمھین مل جائینگی اور تمہارے لیے تو وہی ہی جو تم کماؤ اور تم سے پوچھا نہ جائیگا جو وہ لوگ کرتے تھے - ای یہود و نصارا تمہارا یہ دعوی یہ زعم کہ ہم نبی زادے اور اللہ کے دوست ہین ہمارے آبا و اجداد مین ایسے ایسے فضائل تھے کچھ کام نہ آئیگا اور ایسے ہی اگر کسیکے باپ دادے مین کوئی خبث ہو تو اوسپر عار و بار نہین لا تزر وازرۃ وزر اخری کوئی کسیکا بوجھ نہ اوٹھائیگا اپنی اپنی فکر خود کرو ف ۱ یہ کہ باپ دادا کی کمال پر اترانا - پیرون

اوستادون پر پورا بھروسا۔ نبی زادگی۔ پیرزادگی۔ مولوی زادگی پر فخر غلط ہی ۲ ایسی ہی کسی شخص کو ادس کے باپ دادے کے بد افعالیون پر رزالت نسب سے ذلیل یا اسلام مین حقیر جاننا ممنوع ہی بندگی یا پیغمبر زادگی درکار نیست چہ باقی رہا ثواب اعمال صالحہ اولاد وغیرہ کا جو احادیث مین مذکور ہی اس آیت مین داخل نہین اسلیئے کہ ۱ وہ خاص ہی اعمال صالحہ مین اور کسیکی فضلی کی رہائی دست نہین پڑتی ۲ وہ محض فضل احسان ہی استحقاق نہین ور یہان جواب دعوی استحقاق و نازش یہود و نصارا کا تھا سابط یہود و نصاری اپنے اپنے مذہب کی طرف ترغیب لایا کرتے یہود کہتے یہود ہو جاؤ نصرانی کہتے نصرانی ہو جاؤ اور دوسرے ادیان کی تکذیب کرتے اونکی سرکوبی اور الزام کے لیے دلائل قاہرہ و براہین باہرہ نازل فرمائے

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور کہا ہو جاؤ تم یہودی یا نصاری راہ پاؤگے کہدیجیے نہین بلکہ اختیار کیا طریقہ ابراہیم حنیف کا اور نہ تھا وہ مشرک

کہا ہو جاؤ یہودی یا نصرانی تو راہ راست پاؤگے فرمادیجیے آپ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کچھ نہین بلکہ اختیار کرو ملت ابراہیم کی (حنیف) یعنی جو باطل سے نفرت کرنیوالے اور حق کیطرف راغب تھے اور نہ تھے شرک کرنیوالون سے۔ یعنی یہودی و نصرانی ہونے کی کیا ضرورت ہی آؤ ہم تم سب ملکر ابراہیم کی ملت اختیار کرین جو ہمارے تمہارے باپ اور باتفاق پیغمبر مقبول ہین پس یہ سب اختلاف اوٹھ جاے اور خوب سمجھ رکھو کہ ابراہیم حق کے طالب و رباطل سے نافر تھے اور مثل یہود کے عزیر کو ابن اللہ کہکر یا مثل نصارا کے مسیح کو ابن اللہ کہکر یا مثل قریش کے ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کہکر مشرک نہ تھی پس تمہین شرک کی بو موجود ہی اوسے ابراہیم سے کیا تعلق ای لوگو ابراہیمی ہم ہین جو خدا کو احد صمد لم یلد ولم یولد جانتے ہین سابط بعد ان دلائل کے خواہ عموماً تمام آدمیون کو حکم ہی یا اہل کتاب و رمومنین کو اور ظاہر یہ ہی کہ مومنین سے فرمایا کہ دوسرے جو چاہی کیا کرین تم تو ہی مسلمان یون

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور جو اوتارا گیا ہمپر اور جو اوتارا گیا طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اونکی اولاد کے

وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

اور جو دیے گئے موسی اور عیسی اور جو دیے گئے تمام پیغمبر اپنے رب کیطرف سے نہین فرق کرتے ہم کسی مین اون مین سے اور ہم اوسکے لیے فرمانبردار ہین

کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور جو ہمپر اوترا (یعنی قرآن) اور جو صحیفے اوتارے گئے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اون کی اولاد پر اور جو دیا گیا یعنی (توریت و انجیل) موسی اور عیسی کو اور جو

ع منہم کا ضمیر ... تمام ... و انبیا ... ۱۲ اعلم حنیف حق کی طرف مائل باطل سے نفرت کرنے والا ۱۲

احکام عنایت کیے گئے تمام پیغمبرونکو اُنکے رب کی طرف سے ہم ان سب پر ایمان لائے اور ہم تفریق نہین کرتے ان پیغمبرون یا کتابون مین یعنی ایسا نہین کرتے کہ بعض انبیا یا کتب کی تصدیق کرین اور بعضون کو جھٹلائین جیسا کہ یہود و نصارا نے کیا اور ہم تو مخصوص اللہ کے فرمانبردار ہین ف ۱ ایمان اللہ کی ذات و صفات پر اور تمام پیغمبرون پر اور تمام کتابون پہ فرض ہوگیا ۲ تفریق سے مراد یہ ہی کہ کسیکو پیغمبر جانے اور کسیکو نہ جانے اور یہ مراد نہین کہ باہم انبیا مین فرق مراتب نہ تہا اسلئے کہ صاف ارشاد ہوا فضلنا بعضکم علی بعض ایک کو تم مین سے دوسرے پر بزرگی عطا کی۔ ہان نبوت اور تصدیق اور وجوب ایمان مین سب برابر ہین ۳ اور اگر خلاف ظاہر یہ مراد لی جاے کہ ہم فرق نہین کرتے درمیان کتب آسمانیکے تو یہی ہوسکتا ہی کہ بحیثیت حق اور ہدایت اور کلام آسمانی ہونے کے سب برابر ہین اگرچہ بعض منسوخ اور بعض ناسخ ہون یا بعضے کسی وجہ سے ایک خاص شرف رکہتی ہون (ایسا ہی سمجہا گیا فقہ اکبر سے)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ

پہر اگر ایمان لائین جسطرح ایمان لائے تم بیشک راہ پائی اور اگر منہ پہیرین تو نہین ہین وہ مگر اختلاف مین پس اب کافی ہوگا تجہے ان سے

اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۚ

اللہ اور وہ سننے والا جاننے والا ہی

پس اگر وہ بہی ایمان لائین جسطرح تم ایمان لائے تو راہ راست پا جائینگے اور اگر روگردانی کرین تو وہ مخالفت مین ہین یعنی اللہ تعالی سے بغاوت و خلاف کرتے ہین ایسے دلائل کے بعد بہی انصاف نہین کرتے قائل ہوتے ہین مگر مائل نہین ہوتے پس ای محمد آپ کو اور آپ کے تابعین کو اللہ تعالی اون کی شر اور عداوت سے کافی اور بچانیوالا ہی اور اللہ آپ کی دعائین اور راست بیانی اور کفار کے بہتان اور کلمات کفر سنتا ہی اور آپ کی عجز و استقامت اور اون کے غرور و شر اور قوت کو دیکہہ رہا ہی یہ نہ سمجہو کہ اللہ ہمارے حال سے بےپروا ہی اب ہم کیونکر تمام دنیا کی زبردست قومون سے پیش پائینگے۔ بلکہ وہ متوجہ اور معین ہی لطیفہ ۱ مثل کے لفظ سے اشارہ ہی کہ وہ ادیان منسوخ ہوگئے اب وہی دین اختیار کرین جو تمہین بتایا گیا اور وہ اس امر مین تمہارے تابع و مقلد رہینگی ۲ فسیکفیکہم خاص حضور کی طرف خطاب اسلئے فرمایا کہ آپ کے خادم جان نثار آپ کے ساتہہ ظل حمایت اور دائرہ عنایت مین آجائین صرف اسقدر مقصود ہی کہ وہ اپنی خواہشین اپنے خیال آنحضرت کے اتباع مین مٹادین پہر دوسری صلاحیت اور استحقاق کے انہین حاجت نہین ۳ ایک اہل حق مجموع اہل باطل کے شر و عناد سے مغلوب و مجبور نہوگا عزیز ہی جب حضرت عثمان کے قتل پر مفسدون نے تلوارین کہینچین آپ یہی آیت شریف کو پڑہ رہے تہے آپکا خون قرآن مجید پر گرنے لگا اللہ رے ادب اور تعظیم کلام الٰہی ہاتہ سے تلوار روکنے کے بدلے

مصحف پاک کو چھپانے لگے اور فرماتے واللہ کہ ہی پہلا ہاتھ ہو جسنے اس کلام مقدس کو لکھا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝

رنگ اللہ کا اور کون اچھاہی اللہ کے رنگ سے اور ہم اوسکے لیے عبادت کرنیوالے ہین

اختیار کرو اللہ کا رنگ اور اللہ سے کسکا رنگ اچھا ہو اور کہو ہم تو اوسی کے پرستش کرنے ہین معالم کہا ابن عباس نے کہ صبغۃ اللہ سے مراد دین اللہ ہی کہا مجاہد نے فطرۃ اللہ اور بعض نے کہا سنۃ اللہ ہی اور چونکہ نصاری اپنے لڑکون کو اور وہ جو اون کے دین مین داخل ہون (ماءِ معمودیہ) مین جسکا رنگ زرد تھا غوطے دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا ارشاد ہوا کہ تم تو اللہ کے رنگ مین غوطہ کہائے ہوئے ہو جو سب رنگون سے نفیس لطیف ہی **ف** اس آیت مین بے انتہا لطائف ہین ۱ دین کو صبغ فرمانے سے یہ اشارہ ہی کہ جسطرح رنگ تمام عیوب چھپا دیتا ہی اسلام سے گناہ عفو ہو جاتے ہین ۲ جسطرح رنگین کپڑا کم میلا ہوتا ہی مومن گناہ سے نفرت رکھتا ہو ۳ جسطرح پختہ رنگ نہین چھوٹتا ایمان کامل دل سے نہین نکلتا ۴ احسن سے اشارہ ہی کہ جسطرح عمدہ رنگ رنگنے کے لیئے تین امر ضرور ہین ایک یہ کہ کپڑا میلا نہو دوسرے یہ کہ عمدہ قسم کا ہو تیسرے یہ کہ کوئی رنگ اوسمین نہو یعنی سپید ہو پس ضرور ہی کہ مومن صادق کا دل طمع۔ ریا۔ بخل حسد۔ تکبر وغیرہ کے آلایش سے صاف ہو اور اس کے لیئے ظاہری اور باطنی تقوی کی ضرورت ہی ۲ علوی ہمت۔ خلوص نیت۔ محبت۔ توکل۔ صبر۔ سخاوت۔ تقوی۔ زہد۔ اور تمام اخلاق حمیدہ جو جوہر انسانیت اور کمال بشریت ہین یہ صفات موجود ہون پست ہمت کم ظرف بخیل گو متقی ہو مگر شرف قرب و مراتب حضور کے قابل نہین ہو سکتا شاید اسی حکمت سے فرمایا الائمۃ من القریش خلیفہ اور امام قریشی ہونا چاہیے تاکہ ببرکت فیضان نسب شریف غالبا صاحب اخلاق محمودہ ہوگا اور ۳ بے رنگے یعنی رنگ کفر و شرک و نفاق و شوق معاصی سے بھی مبرا ہو پس اس صفت کا طالب اللہ کے رنگ مین رنگ جانی کے قابل ہو جایگا اور اوسکی ہستی نابود مظہر جبروت جلال و آئینۂ انوار جمال بن سکتی ہی اسی بنا پر حضرات صوفیہ نے طریق وصول کے دو صورتین قرار دین ہین ۱ سیر فی اللہ کہ ذات بحت سے تعلق (وہان تعلق کیسا فنائے محض) پیدا کرے نہ دوزخ و جنت کا واسطہ نہ کشف و کرامات کا ذکر نہ نفع و ضرر پر نظر (دل ہی نہین رہا ہی جو کچھ آرزو کرین) **تائب** ہوا ہی خودی دل سے گرد و رہو ۔ حباب بدن گنبد نور ہو ۔ زمین و زمان تجھپہ شیدا رہی ۔ تو محبوب کا اپنے جویا رہی ۔ طلبگاری بے نیازی رہی ۔ نہ معشوقی و عشقبازی رہے ۔ جو توفیق دکھلاہی یہ دن تجھے

۵ جمع ہذہ ہیں نصب علی الاغراء ۱۲ ۶ ظاہر ہی کہ جیسا رنگ ... [illegible]

کرے شرع احمد کے مومن تجھو سیر الی اللہ۔ اس مرتبے مین عجائبات علوم وغرائب اسرار منکشف ہوتے ہین رفتہ رفتہ سالک جلال جبروت وہیبت لاہوت مین حقیر وفنا ہوکر آئینہ صفات بن جاتا ہے خود گم ہوکر جو چاہتا ہی دکہلاتا ہی **شعر** جمال دوست چندان سایہ انداخت + کہ سعدی ناپدیدست از حقیری + اس آیت شریفہ مین خزائن اسرار وجواہر علوم مخفی ہین جیسے خدا سمجہا دے حضور سرور کائنات نے حدیث قدسی مین اشارہ فرمایا کہ جب بندہ نوافل کے ذریعے سے اپنے پروردگار کا تقرب ڈہونڈہتا رہتا ہی آخر کو حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ولان سألنی لاعطینہ وان استعاذ بی لاعیذنہ (رواہ البخاری) یعنی یہان تک کہ مین خود اوسے چاہنے لگتا ہون اور اوسکی سماعت بنجاتا ہون جس سے سنتا ہی اور آنکھہ بن جاتا ہون جسے دیکھتا ہی اور ہاتھہ بن جاتا ہون جس سے کام کرتا ہی اور اگر مجھسے مانگے عطا کرون اور طلب مغفرت کی خطرہ غیر وغفلت سے کرے تو معاف فرماؤن صبغۃ اللہ مین فعل اسلیئے مقدر رکہا یعنی الزموا صبغۃ اللہ اختیار کرو اللہ کا رنگ تا کہ مرغوب تقدیری وباطنی ہی

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ

کہدیجیے کیا جھگڑا کرتے ہو ہمسے اللہ کے باب مین اور وہ ہی رب ہمارا اور رب تمہارا اور ہمین عمل ہمارے ہین اور تمہین عمل تمہارے اور ہم اوسیکے لیے اخلاص کیے ہوئے ہین

کہدیجیے آپ تم ہم سے مباحثہ اور جھگڑا کرتے ہو اللہ کے معاملے مین حالانکہ وہ ہمارا بہی رب ہی اور تمہارا بہی رب ہی اور ہمکو ہمارے اعمال کی جزا اور تمہین تمہارے اعمال کی سزا ملیگی اور ہم تو اوسے اللہ کی توحید اور خلوص کرتے ہین نہ اوسکے ساتھہ کسیکو شریک کرتے ہین نہ اوسکے سوا اور کچہ ہمین مقصود ہی اس مین کمال درجے کا الزام اور عار ہی یعنی جبکہ اللہ کو ہم تم دونون پروردگار مان چکے تو پہر جھگڑا کیون ہی اور یہ بہی نہین کہ ایک دوسرے کے اعمال لیگا بلکہ نہین مانتے تو اپنا کام کرو قیامت مین معلوم ہو جائیگا **ترغیب** ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایمان کیا شے ہی فرمایا اخلاص اور ثوبان رض سے روایت ہی کہ مین نے سنا کہ حضور اقدس فرماتے تھے طوبیٰ للمخلصین اُولٰئِكَ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی تَنْجَلِیْ عَنْھُمْ کُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَآءَ بشارت ہو اخلاص والونکو یہ لوگ رہنمائی کے چراغ ہین انکی برکت سے ہر فتنۂ تاریک روشن ہو جاتا ہی **ربط** یہود کہتے تھے کہ ابراہیم یہودی تہی نصاریٰ کہتے کہ نصرانی تھے اللہ تعالیٰ نے اونکی اس خلاف بیانی پر تعجباً ارشاد فرمایا

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ کَانُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی قُلْ

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اونکی اولاد تہی یہودی یا نصاری کہدیجیے آپ

ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَتَمَ شَهَادَةً عِنۡدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور کون بڑا ظالم اوس سے کہ چھپائی گواہی کہ پاس اوسکے ہے اللہ کی طرف سے اور نہیں اللہ غافل اوس سے

تَعۡمَلُوۡنَ ۝ تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ ۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

کہ کرتے ہو تم یہ ایک گروہ ہے کہ گذر گئی اوسکے لیے جو کمائی کی اور واسطے تمہارے ہے جو کماؤ تم اور نہ پوچھے جاؤگے جو تھے وہ کرتے

ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

کیا وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور اسمٰعیل و یعقوب و اولاد اونکی اولاد یہودی یا نصارا تھی آپ اون سے پوچھیے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ (یہ تو کہی نہیں سکتے کہ ہم زیادہ جانتے ہیں اور اللہ نے تو صاف صاف توریت و انجیل اور دوسری آسمانی کتابون مین فرما دیا ہی کہ حضرت موسی جنسے یہودیت کی بنا ہے اور حضرت عیسی جنسے نصرانیت کی ابتدا ہی ان بزرگون کی اولاد مین ہیں اور صدہا برس کے بعد پیدا ہوے) اور اوس سے زیادہ ظالم کون ہی جسنے وہ گواہی چھپائی جو اللہ کے پاس سے اوس کے پاس موجود ہو (یعنی توریت و انجیل مین اخبار انبیا اور ذکر اسلام ابراہیم و اسماعیل و فضائل محمد مصطفی موجود ہین اونہین مٹانے اور چھپانے سے زیادہ ظلم اور بغاوت اور کیا ہی) اور اللہ بیخبر نہین ہے اون کے کامون سے اور یہ حضرات یعنی ابراہیم و اسماعیل وغیرہ تو ایک گروہ تھے اونہین وہ ملگیا جو اونہون نے کیا اور تمہین وہی ملیگا جو تم کروگے اور تم سے اون کے کامون کی کچھ پرسش نہوگی پھر کیون تم اونپر افترا کرتے ہو اور اس غلط نسبت اور بیجا تعلق سے اپنا فخر ظاہر کرتے ہو **ترغیب** عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ مَنۡ سُئِلَ عَنۡ عِلۡمٍ فَكَتَمَهٗ اُلۡجِمَ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جاے اور وہ چھپاے تو قیامت کے دن آگ کی لگام اوس کے منہ پر چڑھائی جائیگی اور ابن عباس سے مروی ہی کہ آپ نے فرمایا علم مین ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو بیشک علم مین خیانت کرنا مال مین خیانت کرنے سے زیادہ گناہ ہو اور بیشک اللہ تعالی تمسے باز پرس فرمائیگا

ف یہان دو شبہے ہین **شبہ اول** ایک کی کمائی دوسرے کو نملیگی حالانکہ حدیث مین وارد ہوا کہ باپ کو نیک لڑکے کی دعا کا ثواب ہمیشہ ملا کرتا ہی **جواب** حدیث مین وارد ہوا ہی کہ لڑکے تمہاری کسب سے ہین پس ولد نیک بھی گویا باپ کی کمائی ہی اور یہ ثواب ایسا نہین کہ لڑکے کی نیکی کم ہوکر باپ کو ملی بلکہ باپ کو اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے عنایت فرماتا ہی **شبہ دوم** آپ سے اون کے گناہونکی باز پرس نہوگی حالانکہ حدیث مین وارد ہوا کُلُّكُمۡ رَاعٍ وَكُلُّكُمۡ مَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَّعِيَّتِهٖ تم سب چرواہی ہو اور تم سب اپنی گلی یعنی متعلقین کے حال ہی پوچھے جاؤگے حضور اقدس تو تمام عالم کے سردار اور داعی ہین **جواب** اس حدیث کا منشا یہ ہی کہ سردار رعایا کی نگرانی اور اونکی ہدایت مین سستی کرنے سے اوس سے پرسش ہوگی اور حضور نے تغافل کیا نہ خود اشاد ہوا آپ زیادہ فکر کرین یا وین خوشخبری سنا دین پھر وہ جانین اور اونکا کام

پارہ سیقول ۲

ذکر تحویل قبلہ عزیزی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین اسطرح نماز پڑہتے تہے کہ بیت المقدس بہی سامنے رہتے اور کعبہ بہی پہر جب مدینے مین آئے تو بروایت بخاری سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے مگر آپکے دل مین کعبۂ ابراہیمی کی محبت بہری تہی معالم مسجد بنی سلمہ مین ظہر کی دو رکعت آپ پڑہ چکے تہے کہ جبرئیل آئے اور خوشخبری سنائی کہ آپ کعبے کی طرف منہ کرلین اوسیطرح آپ پہر گئے وہ مسجد ذو قبلتین مشہور ہوئی بخاری مین ہے کہ پہلی نماز آپ نے جو کعبے کی طرف پڑہی وہ عصر کی نماز تہی اور ایک نمازی آپ کے مقتدیون سے کسی مسجد کی طرف گذرا کچہ لوگ نماز پڑہتے ہوے نظر آئے یہ خبر سنائی سب کے سب کعبے کی طرف پہر گئے - اور بخاری مین یہ بہی ہے کہ مسجد قبا مین بوقت نماز صبح خبر پہونچی - ممکن ہے کہ کہا جاے ظہر مین حکم آیا اور ابتدا سے جو رو بکعبہ نماز ہوئی وہ عصر کی تہی اور خبرین مختلف وقتو مین لوگون کو ملتی گئین الحاصل تحویل قبلہ پر یہود بہت کچہ جلے اور کفار نے طعنہ زنی کی کہ آپ کا کچہ ٹہیک نہین نماز جو جوہر عبادت ہے وہ کبہی ادہر ہوتی ہے کبہی اودہر اور مشرکین کہتے تہے کہ اب آپ کو اپنی غلطیان معلوم ہونے لگین پہلے یہود کی دیکہا دیکہی بیت المقدس کی طرف منہ کیا اب اوس خطا سے روگردانی کی اسیطرح ایک دن اپنا دین آبائی (یعنے بت پرستی جسے وہ زعم باطل مین دین ابراہیمی سمجہتے تہے) قبول کرین گے حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیغمبر کی طرف سے جواب دندان شکن نازل فرمایا

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ

اب کہینگے بیوقوف آدمی کسنے پہیرا او نہیں اپنے قبلے سے کہ جسپر تہے او کہہ واسطے اللہ کے ہے پورب

وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اور پچہم چلائے جسے چاہے سیدہی راہ کی طرف

اب بیوقوف آدمی کہین گے کس چیز نے مسلمانون کو بیت المقدس سے پہیر دیا جسکی طرف نماز پڑہا کرتے تہے آپ کہدیجیے پورب پچہم یعنی تمام اطراف اور اشیا اللہ ہی کے ہین جسے چاہے راہ راست دکہاے یعنی یہ احکام تعبدی ہین کسی جانب طرف وغیرہ کی خصوصیت نہین رکہتے بلکہ ہدایت اللہ کی اختیار رہے اور جس جانب منہ کرنیکا حکم دے وہی حق ہے ابن کثیر سفہا مشرک ہین یا علماے یہود معلوم ہوا کہ ۱ جو کوئی احکام الہی مین قیل وقال کرے وہ سفیہ واحمق ہے ۲ نماز مین منہ کرنے سے یہ لازم نہین آیا کہ بیت المقدس یا کعبے مین کوئی ذاتی استحقاق تعظیم کا ہے بلکہ یہ امر تعبدی ہے تاکہ

بندہ ہی آزاد اور خود مختار نہین بادشاہ اگر کسی مکان یا وقت کو خدمت اور حاضری کے لیئے خاص کردے تو وہ اطاعت سلطانی ہیہ نہ اعزاز مکانی ہے تعین جانب قبلہ مین ایک تو آزادی نہین رہتی دوسرے مادۂ اتفاق باہمی پیدا ہوتا ہی تیسرے اللہ کا رنگ یعنی یکرو ہو جانا خوب کھلتا ہی چوتھے تصور حضور حق کے لیے یہ بہی عمدہ زینہ ہی علاوہ اسکے فوائد بیشمار ہین جنکی تفصیل علوم معارف مین ہی پہر جب یہود جل جل کر مسلمانونکو برا کہتے اور طعن کرتے تھے کہ بیت المقدس تمام انبیا کا زیارت گاہ اور نہایت مقدس مقام ہی اور کعبے سے افضل و بہتر ہی مگر اپنی ہوس نفس اور خواہش نفس سے اعلی کو چھوڑ کر ادنی اختیار کیا اور مشرکین کو بہی موقع گفتگو ملا ارشاد ہوا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

اور ایسے ہی بنایا ہمنے تمہین گروہ متوسط تاکہ ہو جاؤ گواہ آدمیونپر اور ہو پیغمبر تمپر گواہ

جسطرح تمہین ہدایت کی یا جسطرح تمہارا قبلہ قبلۂ یہود سے بہتر ہو ایسے ہی تمکو بہی امت وسط بنایا تاکہ تم تمام آدمیونپر گواہ ہو جاؤ اور رسول تمپر گواہ ہو۔ وسط درمیان کی چیز اور بہتر اور عادل یعنی جب تم بہتر اور منصف ہو تو اتباع نفس و ترک اولی اور حد سے تجاوز کیونکر ہو سکتا ہو اور یہ توسط اسلیے عطا ہوا ہی کہ صلاحیت شہادت کی پیدا ہو جبا تک قیامت مین سب سے پہلے حکم ہوگا کہ لوح حاضر کیا جاوے وہ کانپتا تہرتہراتا حاضر ہوگا ارشاد ہوگا ہمارے احکام کیا کیئے عرض کریگا اسرافیل کو بتا دیے پہر اسرافیل کی طلبی ہوگی وہ بہی ترسان و لرزان حاضر ہو کر لوح کی تصدیق کرینگے اور عرض کرینگے تیرے غلام نے تیرے احکام جبریل کو سنا دیے حضرت احکم الحاکمین سے لوح کی رہائی اور جبریل کی حاضری کا حکم ہوگا جبریل با این قوت و امانت و منصب جلیل روتی کانپتی حضور مین آئینگی اور اسرافیل کی تصدیق کرکے التماس کرینگے بندہ نے حرف حرف پیغمبرونکو پہنچا دیا جبریل امین بعد ازاں انبیا علیہم السلام بری ہونگے اب پیغمبرونکی امت مین بعض تصدیق کرینگے بعض تکذیب کہ ہم تیرے احکام سنتے اور نہ مانتے پیغمبرون سے گواہ طلب کیے جائینگے تب یہ امت پیش ہوگی اور گواہی دیگے کہ بیشک پیغمبرون نے تمام احکام سنائی اور بغایت جدو سعی سے سمجہایا کفار کہین گے کہ یہ اوس وقت کہان تھے جو شہادت دیرہی ہین ہمارے حضور اپنی امت کے گواہ یعنی مزکی اور معدل ہونگے اور انبیا بری اور کفار ماخوذ ہو جائینگے درمنثور ابو الاعلی نے آنحضرت سے روایت کی کہ جس مسلمان کے لئے چار یا تین یا دو مسلمان کہین کہ اچھا آدمی ہی اللہ اوسے جنت مین داخل کرتا ہی اور انس نے روایت کی کہ ایک جنازہ نکلا جسکی لوگون نے

تعریف کی آپنے فرمایا وجبت پہر دوسرا جنازہ نکلا اوسے لوگون نے برا کہا آپ نے فرمایا وجبت حضرت عمر نے پوچہا فرمایا پہلی کے لیئے جنت واجب ہوئی اور دوسری پر دوزخ تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین ف کلمۂ وسطاً سے اشارہ ہی کہ اس اُمت کی خیریت میانہ روی مین ہی جیسا کہ ارشاد ہوا خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا بہتر کام درمیان کا ہی اور کلمۂ شہداء تنبیہ ہی کہ تمکو بداخلاقی دروغ بیانی کم وتعی فسق وفجور سے بچنا چاہیے ورنہ شہادت کے قابل نہ ہوگے اور یہ آیت کمال درجے کے فضائل اس اُمت کو ثابت کر رہی ہی احمدی کہا شیخ ابو المنصور نے کہ اجماع کا حجت ہونا اس آیت سے ثابت ہی

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ

اور نہین بنایا ہمنے قبلہ اوسے کہ تو تہا اوسپر مگر اسلیئے کہ جانین ہم اوسے کہ پیروی کرتا ہی رسول کی اوس شخص سے کہ پہرتا ہی اپنی ایڑیون پر اور اگرچہ

كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ

تہا (یہ) گران مگر اوپر (گران نہتا) جنہین ہدایت کی اللہ نے

اور جدہر آپ نماز پڑہتے تھے اوسے ہمنے قبلہ اسلیئے بنایا کہ جانچین کون رسول کا ساتہہ دیتا ہی اور کون دین سے پہر جاتا ہی اور یہ امر اگرچہ بہت گران تہا اسلیئے کہ اپنا آبائی کعبہ یا وہ قبلہ جسکے عادی ہوگئے تھے چہوڑنا گران گزرتا ہی مگر اونپر جنہین اللہ نے راہ راست کی توفیق دی کچہ دشوار نہین وہ جانتے ہین کہ اللہ اور اللہ کا رسول جو فرمائے گا وہی حق اور مصلحت ہی یا یہ مطلب ہی کہ بیت المقدس کو اسلیئے قبلہ بنا دیا تہا کہ مسلمانون کا امتحان ہو اپنا آبائی قبلہ یعنی کعبہ چہوڑ کر رسول کے حکم سے بیت المقدس کو قبلہ بناتے ہین یا نہ یا یہ کہ دوبارہ کعبے کو قبلہ اسلیئے بنایا کہ مسلمانون کی جانچ ہو چنانچہ کئی ضعیف الایمان یہود کے دم مین آگئے اور مرتد ہوگئے ف اسی بنا پر عقائد مین قرار پایا ہی کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیے کیونکہ اس سنگین امتحان مین تو پورے نکلے۔ سعادتمند کو اتباع احکام مین سہولت اور بدنصیبون کو مصیبت رہتی ہی۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

اور نہین ہی اللہ کہ ضائع کرے ایمان تمہارا بیشک اللہ آدمیون پر مہربان رحیم ہی

اور اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنیوالا نہین ہی وہ تو آدمیون پر مہربان اور رحیم ہی معالم ایمان سے مراد نماز ہی مفسرین نے فرمایا کہ یہود مسلمانون سے کہتے کہ اگر وہ قبلہ خلاف تہا تو جو نمازین تمنے پڑہین اونکا انجام کیا ہوگا اور بعض مومنین کو بہی یہ وہم ہوا کہ جو مسلمان انتقال کر گئے اور کعبے کی طرف نماز کا حکم نہین سنا تو اونکی نمازونکا کیا حال ہی ارشاد ہوا ہم تمہارے ایمان اور نمازون کو ضائع نہین کرینگے اسلیئے کہ اوسوقت تک وہی منظور ومامور تہا ف یہ آیتین مقدم ومؤخر ہین معالم جب حضور نے

مدینے مین بیت المقدس کی طرف منہ کیا بار بار قبلۂ ابراہیمی کو یاد فرماتے (اور کیون نہ یاد کرتے ابنای خلیل و اول بیت ہے۲ آپ اتباع مذہب ابراہیم کے مامور ہے۳ بوجہ کمال شرف اوسکی طرف توجہ مین جو قربت و لذت حضور تہی اور جانب کہان) چنانچہ ایکدن آپ نے جبریل سے اپنا شوق بیان کیا تاکہ وہ جناب باری مین سفارش کرین جبریل نے کہا مین آپکی طرح ایک بندۂ بارگاہ ہون وانت کریم علی ربک اور آپ اللہ کے محبوب۔ آپ سے استرضا کے وعدے۔ تمام خلق سے اکرم واشرف آپ دعا فرمائین یہ کہکر جبریل آسمان پر گئے ادہر بار بار آسمان کی طرف منتظر ہن اودے لگین کہ اب نزول اجابت ہو اب جبریل خوشخبری سنائین کہ عین نماز مین نازل ہوا

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

بتحقیق دیکھ لیا ہمنے پہیرنا منہ کا تیرے طرف آسمان کے پس ضرور پہیر دینگے تجھے اوس قبلے کیطرف کہ پسند کیا تو اوسے پس پہیر منہ اپنا طرف مسجد حرام کے

ہمنے دیکہ لیا بار بار آسمان کی طرف تیرا منہ پہیرنا البتہ ہم تجھے پہیر دینگے اوسی قبلے کی طرف جس سے تو خوش ہے (یعنی یہ امر آپہی کی رضا پر محول کیا جو آپ پسند کرین ہم بہی اوسی پر راضی ہین اور آپ اسیوقت سے) منہ پہیر لین مسجد حرام کی طرف (اور زیادہ وسعت دیجاتی ہے کہ کعبے کا حضور بہی شرط نہین بلکہ) جہان کہین ہو منہ اوسکی طرف کر لیا کرو (اور یہود و نصاری گو کچہ باتین بنائین عداوت و شرارت سے جان بوجہ کر جہٹلائین مگر) وہ ضرور جانتے ہین کہ یہ حکم یا یہ قبلہ یا یہ تحویل حق ہے اون کے رب کی طرف سے آپکی دلکی گڑہی بات نہین اور اللہ بہی اون کے ان بیجا کامون سے غافل نہین ہے

ف ۱ بوقت اضطرار دعا آسمان کی طرف منہ کرنا موجب قبول ہے اسلیے کہ علوی نسبت اور فیضان نورانیت و مصاحبت ملائکہ سے تصفیۂ قلب و کمال یقین مین مدد ملتی ہے اور خود بہی اپنی تجلیات خاصہ کو آسمان کی طرف منسوب فرمایا ہے ۲ اور کلمہ نری یعنے ہمنے دیکہ لیا اور لنولینک جسمین دو تاکیدین ہین بغرض کمال تسکین و رفع اضطرار محبوب فرمایا کہ آپ کیون مضطر ہین ہم ضرور ایسا کرینگے پہر معاً حکم سنایا تاکہ بشارت سے تلذذ اور حکم سے رضا حاصل ہو ۳ یہ نفرمایا کہ کعبے کی طرف منہ کر لیجیے بلکہ یون فرمایا جس قبلے کو آپ پسند کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ ہم یہ حکم حاکمانہ طور پر نہین کرتے بلکہ آپ کی خوشنودی منظور ہے اور یہ کمال درجہ فنا و قبولیت ہے کہ مولی طالب رضای عبد ہو جاسے اسلیے فرمایا

کہ جسنے رسول کی اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی ہے اسلیے کہ جانب کعبہ مختار و محبوب پیغمبر ہو اہل قبلہ سے الزام کفر اوٹھا لیا گیا تا زمین کعبے کی طرف منہ کرنے والا باتفاق مسلمان قرار پایا **مسائل** ا لفظ شطر المسجد الحرام سے نکل آیا کہ کعبے کی طرف سینہ کرنا فرض ہے اور منہ کرنا سنت اس لیے کہ جبتک سینہ نہ پھرے صرف گردن پھیرنے سے منہ بالکل نہیں پھرتا ۲ من حیث سے معلوم ہوا کہ تمام زمین ہمارے لیے جانماز ہے کسی مسجد کا ہونا شرط نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے جعلت لی الارض مسجدا تمام زمین ہمارے لیے جانماز ہے ۳ کوئی شخص کعبے کی چھت پر نماز پڑھے تو استقبال ثابت اور نماز جائز اور وہاں ادب بوجہ بے ادبی گنہگار ہوگا ۴ مسافر و مقیم مکے میں حاضر و غائب کے لیے استقبال کا حکم ایک ہے مختلف نہیں ہوتا ۵ خارج نماز میں قبلہ رو ہونا بھی مستحب ہے اسلیے کہ مشابہت ہے محبوب جانب مطلوب کے مگر فرض نہیں اسلیے کہ استقبال نماز ہی میں مشروط ہے

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ

اور جہاں ہو تم پس پھیرو منہ اپنے طرف اوسکے اور وہ لوگ کہ دی گئی کتاب بیشک جانتے ہیں کہ وہ حق ہے

اور جہاں کہیں ہو تم پھیرو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور بیشک اہل کتاب جانتے ہیں (کہ یہ حکم اور استقبال)

مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝

اونکے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ غافل جو وہ کرتے ہیں

حق ہے اون کے رب کی طرف سے اور اللہ اون کے کاموں سے بیخبر نہیں ہے۔ اسلیے کہ اہل کتاب جانتے تھے کہ حضرت ابراہیم کا قبلہ کعبہ تھا اور آپ دین ابراہیم پر ہیں پھر انکار کیوں کرتے ہیں **ف** تکرار اسلیے فرمائی کہ حکم قبلے میں کوئی شبہ اور احتمال نسخ باقی نہ رہے **ربط** کفار کے بیہودہ اعتراضوں کی دندان شکن جواب دیکر بغرض اطمینان مومنین ارشاد فرمایا

وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ

اور اگر دے تو اونکو جو دی گئی کتاب ہر قسم کی نشانی نہ پیروی کرینگے قبلے کی تیرے اور نہ تو ماننے والا ہے

قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا

اونکے قبلے کو اور نہ بعض اونکے ماننے والے ہیں قبلہ کو دوسرے کے اور اگر پیروی کرے تو اونکی خواہشوں کے بعد اسکے کہ

اگر آپ اہل کتاب کے پاس ہر قسم کی دلیلیں اور معجزے بھی لائیں مگر وہ آپ کے قبلے کی اتباع نکرینگے اور

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝

آگیا تیرے پاس علم بیشک تو اسوقت ظالموں سے ہے

راہ راست پر نہ آئینگے اور تو بھی اون کی راہ پر آنے والا اون کے قبلے کی طرف منہ کرنیوالا نہیں ہے (اور یہ ایک قاعدہ ہے) کہ ایک دوسرے کے طریق کو اختیار نہیں کرتا نہ یہود نصارا کا قبلہ اختیار کرینگے نہ نصارا یہود کا۔ اور اگر کبھی (خدانخواستہ) تو نے اونکی خواہش کی پیروی علم آنے اور ہمارے

سمجھانے کے بعد کرلی بیشک تو ظالم اور حد سے بڑھ جانے والا ہو جائیگا گو یہ خطاب حضور کیطرف ہی
مگر مؤمنین مراد ہیں اور اس سے کمال تاکید و تخویف سمجھی جاتی ہی کہ جب نبی معصوم اسطرح ڈرائے جائیں
تو یا و شما کس حساب میں ہیں ۲ قبلے کی تخصیص دلالت کرتی ہی کہ انکار قبلہ کفر ہے

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ

وہ لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب پہچانتے ہیں اوسے جیسے پہچانتے ہیں بیٹوں کو اپنے اور بیشک ایک گروہ انسے چھپاتا ہے

الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝

حق کو اور وہ جانتے ہیں حق تیرے رب کی طرف سے ہی پس نہ ہو جا شک کرنیوالوں سے

جنہیں ہمنے کتاب عطا کی اس حکم کو یا آپکی نبوت کو اسطرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔ اور بیشک
ایک گروہ اونمیں کا چھپاتا ہی حق بات کو جان بوجھ کر اور حق تو تیرے رب کی طرف سے ہی پس تو شک
کرنیوالا نہ بن **معالم** حضرت عمر نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی عبد اللہ نے کہا
بیشک ہم نے حضور انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور اپنے بیٹوں میں تو ہمیں عورتوں کی غلط بیانی کا
احتمال بھی ہو سکتا ہی اور آپکی نبوت اللہ اور اللہ کے پیغمبروں کی تصدیق سے ثابت ہی حضرت عمر
نے فرمایا اللہ نے عبد اللہ بن سلام کو توفیق عطا فرمائی ف ۱ ضمیر ہُم کو مذکر یعنی مردوں کے لیے ہی
مگر مرد اور عورتیں سب مراد ہیں جیسا حکم نماز و زکوۃ وغیرہ میں مردوں کے ساتھ عورتیں مذکور ہوتی ہیں
پس عورت تو انکا پہچاننا اپنے بیٹوں کی نسبت بالکل یقینی ہی ۲ باپ کی شناخت بھی نسبت بیٹی کی دوسرے
اقارب سے زیادہ یقینی ہوتی ہی ۳ بیٹا بوجہ کمال محبت کے کبھی فراموش نہیں ہوتا اور تصدیق پیغمبر بھی سی قوت فراموش نہ ہونا چاہئیے

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا

اور ہر شخص کو ایک جانب ہی وہ منہ کرنیوالا ہی اوسکی طرف پس سبقت کرو تم نیکیوں میں جہاں کہیں ہو تم

يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

لائیگا تمکو اللہ سب کے سب بیشک اللہ ہر شی پر قدرت رکھنے والا ہی

اور ہر ایک کے لیے ایک جانب ہی کہ اوسکی طرف منہ کرتا ہی پس تم اے گروہ محمدی نیک اعمال کیطرف پیش قدمی
کرو اور تم جہاں ہو مقام محبوب یا مغضوب میں اللہ تم سب کو (میدان حشر میں) جمع کریگا بیشک اللہ
ہر شے پر قدرت رکھتا ہو **مظہری** کہا اخفش نے ھُوَ سے مراد (اللہ) یعنی اللہ ہی پھیرنے والا ہی

حاصل ہر امت کے لیئے ایک قبلہ اللہ نے معین کر دیا یہود کے لیے بیت المقدس کا ایک جانب اور نصارا
کے واسطے دوسرا جانب اور مسلمانون کے لیے کعبہ اور یہ سب احکام اللہ ہی کی طرف سے تھے اسمین کسیکو دخل نہین
جب جیسا چاہا حکم دیا آپ خیرات یعنی نیک باتونکی طرف پیشقدمی کرین اور اللہ تعالی نیک بد دونکو
میدان حشر مین جمع کریگا نہ کوئی اوس سے بھاگ سکتا ہی نہ بچ سکتا ہی خیرات سے امور رضاء الٰہی موافق شرع

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ
اور جہان سے نکلے تو پس پھیر منہ اپنا طرف مسجد حرام کے اور بیشک وہ حق ہے
مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ
تیرے رب کی طرف سے اور نہین اللہ بیخبر اوس سے کہ تم کرتے ہو اور جہان سے نکلے تو پس پھیر
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
منہ اپنا طرف مسجد حرام کے اور جہان کہین ہو تم پس پھیرو اپنے منہ طرف اوسکے
لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا
تاکہ نہ ہو آدمیون کو تمپر حجت مگر وہ جو ظالم ہوے اونمین سے تو نہ
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۚ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
ڈرو تم اونسے اور ڈرو مجھسے اور تاکہ پوری کردون نعمتین اپنی تمپر اور تاکہ تم راہ پاجاؤ

اور تو جہان سے نکلے اور جہان ہو مسجد حرام کی طرف منہ کرلے اور یہ منہ کرنا اللہ کی طرفسے حق ہے
اور یہ اسلیے ہے تاکہ آدمیون کو آپ پر حجت اور اعتراض کا موقع نرہے مگر ظالم دائرۂ انصاف سے
بڑھ جانے والے سخن پرست متعصب اگرچہ بکین تو آپ اون سے خوف نکیجیے اور مجھسے ڈریے تاکہ
اس اطاعت اور ڈر اور کعبے کی طرف منہ کرنے سے ہم اپنی نعمتین آپ پر کامل کردین اور آپ ان
اچھے کامون کی برکت سے راہ راست پاجائین لطیفہ یہ اسرار کہ حکم استقبال قبلہ چہ مرتبہ کیون
ہوا خدا جانے ظاہرا یہ ارشاد بغرض تشفی و استرضای نبی محبوب تھا اسلیے کہ جب آپنے بیت المقدس
کی طرف منہ کیا یہود کہنے لگے کہ مسلمانون کا کوئی قبلہ نہین ہمارے قبلے کی اتباع کرتے
ہین۔ مشرکین کہتے تھے دعوی یہ کہ ہم ابراہیم کے دین پر ہین اور اون کے قبلے سے
روگردانی۔ ان بیہودہ باتون سے آپ کو ملال اور ہمیشہ قبلۂ ابراہیم کا خیال تھا حق سبحانہ تعالی
نے آپ کے خوش کرنے کو پہلے فرمایا آپ جدہر خوش ہون ہم بھی اوسی جانب کا حکم بھیجین
پہر اس خیال سے کہ آپ کو کعبہ شریف کا نہایت شوق ہی بار بار فرمایا کہ اوسی طرف منہ کیجیے

تاکہ کمال رضا و اطمینان حاصل ہو اور جائز ہی کہ ہر حکم سے ایک فائدۂ خاص کی طرف اشارہ ہو مثلاً
۱ حکم وجوب قبلہ ۲ تعمیم احوال یعنی سفر مین ہو یا حضر مین ۳ تعمیم مکان یعنے نزدیک ہو یا دور
حاضر ہو یا غائب ۴ تعلیم ادب یعنی بہتر تو یہ ہی کہ قبلہ رو رہا کرو ۵ توجہ قلبی یعنی ہر حال مین
اوسیطرف دل لگا رہی جدہر تمہارے پروردگار کی توجہ خاص ہی ۶ رفع احتمال النسخ یعنی ملے
حبیب آپ خوش رہین اور یہ وہم بہی نکرین کہ یہ حکم کبہی منسوخ ہوگا۔ اسی تاکید و اہتمام کی نظر
سے اہل قبلہ مومن اور منحرف کافر قرار پا گئے سمجہتے یعنے یہود و نصارا نہ کہہ سکین کہ اپنے اس
متبرک گہر کو جو قبلۂ انبیای بنی اسرائیل تہا چہوڑ دیا یا یہ نکہین کہ کتب آسمانی و اخبار انبیا سے تو یون
ثابت تہا کہ پیغمبر آخر الزمان کا قبلہ کعبہ ہوگا اور یہ بیت المقدس کی طرف منہ کرتے ہین ظلموا سے
مشرک یا متعصب انصاف دشمن سخن پرست مراد ہین یعنی وہ اگر کچہ کہین تو کہا کرین اونکا اعتبار نہین
اسلیے کہ قریش کہنے لگے کہ جسطرح آپ کو مسئلہ قبلہ مین اپنی غلطی ظاہر ہوئی اور ہمارے مذہب کو
حق سمجہے ایسے ہی تمام امور مین ہماری مخالفت چہوڑنا پڑیگی۔ اور یہود متعصب تو جل کر کباب ہی
ہوگئے ارشاد ہوا آپ انکی مطاعن اور دشمنی سے نڈرین اور ہم سے ڈرین ہمارے خلاف نکرین
ہم اپنی نعمتین اپنی برکتین آپ کو کامل طور پر عطا فرمائینگے معالم کہا حضرت علی نے کہ تمام نعمت
یہ ہی کہ خاتمہ بخیر ہو کہا بعض نے تمام نعمت استقبال کعبہ ہے اسلیے کہ نماز افضل العبادات اور کعبہ
محل نزول رحمت و تجلیات ان دونو نکا ملجانا عبادت کی تکمیل ہی اور تکمیل عبادت سے ثواب کامل
ہوتا ہی اسلیے فرمایا کہ تمہین راہ راست ملجائیگی بہ بیت خلیل واسطۂ قرب رب جلیل ہی ف چند امر ثابت
ہوے ۱ آنحضرت کی کمال محبوبیت اور پروردگار عالم کی طرف سے رضا طلبی ۲ مکہ معظمہ کے فضائل
۳ یہ کہ اللہ کی مخالفت مین دوسرون کی اطاعت و خوشنودی یا خوف نچاہیے جیسا کہ ارشاد ہوا
لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانبرداری مین جائز نہین

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ
جسطرح بہیجا ہمنے تم مین پیغمبر تم مین سے پڑہتا ہو تمپر آیتین ہماری اور
يُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۞
پاک کرتا ہی تمہین اور سکہاتا ہی کتاب اور حکمت اور سکہاتا ہی تمکو وہ کہ نہ تہے تم جانتے

جسطرح ہمنے تمپر یہ احسان کیا کہ تمہاری ہی جنس سے تم مین ایک عالیقدر پیغمبر بہیجا اگر فرشتہ یا
جن یا اور کسی جنس سے پیغمبر ہوتا تو ۱ تمہین غیر جنس کی اطاعت کرنا پڑتی ۲ یہ خیال آتا کہ وہ

غیر جنس ہمارا دکھ درد کیا جانے اور جب پیغمبر آدمی ہی تو جو حال تمہارا وہ اونکا پوری ہمدردی کر احکام معین کیے جائینگے اور ہمیشہ تمہاری حاجتون اور ضعف پر نظر کر کے تمہاری سفارش کرتا رہیگا ۳ ہمارا قرآن تمہین سناتا ہی ۴ تمہین شرک و کفر و جہل و اخلاق بد سے پاک و صاف کرتا ہی ۵ قرآن اور سنت یا کلیات عقلی و نقلی اور قواعد مستحکم سکہاتا ہی ۶ اور وہ اسرار ربانی اور علوم آسمانی تعلیم کرتا ہی جو تم کسی طرح جان ہی نہ سکتے تھے **ف** ۱ رسول سے باتفاق محمد رسول اللہ مراد ہین اسلیے کہ رسول علیہ السلام عرب مدرا اور اکیلے رسول ہمارے حضور ہی ہین نہ آپ کی قوم مین کبھی کوئی پیغمبر ہوا اور نہ اب قیامت تک ہو سکیگا ۲ تیلو سے تعلیم ظاہر کی طرف اشارہ ہی و یعلمکم سے تعلیم فقہ و ملکۂ راسخہ مراد ہی جو رگ و ریشے مین در آئے کتاب سے قرآن یا وہ امور جو تلاوت اور لفظ سے تعلق رکھتے ہین جنہین لکھنے پڑھنے کو دخل ہی اور حکمت سے خواہ وہ احکام و تعلیم مراد ہی جو زبان مبارک سے ارشاد ہوتی جنہین حدیث کہتے ہین یا وہ قواعد مستحکم جو ہر وقت اور ہر حال مین کام آئین نہ منسوخ ہون نہ بیکار یا فقہ و فہم معانی و اصول اجتہاد مراد ہین جس سے اس دین کو ہر نئی حادثے اور اعتراض مین دوسرے علوم کی طرف پروا نہین یا اسرار توحید و تصوف و معرفت مراد ہے۔ اور تزکیہ بظاہر عقائد باطلہ سے بچانا اور حقہ کا سکھانا ہی مگر حقیقت مین وہ نسبت خاص اور فیضان باطن ہی جسکی ادنی توجہ سے آپ کے دیکھنے والے سراپا نور ہو گئے اور عالم تکونوا تعلمون سے عقائد حقہ اور ایمان بالغیب یا وہ مسائل جو اہل کتاب نے چھپا دیے تھے اور رفتہ رفتہ کتابون اور دلون سے محو ہو گئے تھے مراد ہین یا وہ علم جسنے تمام معلومات کو مٹا دیا عقل نے عاجز فہم کو قاصر نادانی کو دانائی بے خودی کو وجود فنا کو مقصود بنایا حضرت موسی کی تمنا اور مصاحبت خضر بلکہ مجاہدے اور مصائب سفر سے بھی اوسکے دقائق حل نہوے بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ مین نے حضور اقدس سے دو علم سیکھے ایک تم مین ظاہر کرتا ہون دوسرا اگر بیان کرون تو حلق کٹ جائے ۵ گر ازان علم بہم برد دم زنم ✤ این جہان و آن جہان برہم زنم ✤ بار بار نسبت تعلیم بجانب نبی کریم دلالت کرتی ہی کہ آپکی تعلیم کامل اور آپ کی سب شاگرد کامیاب تھی اور قیامت تک فیضان حضور جاری رہیگا ۵ ہنوز ان ابر رحمت در فشانست ✤ می و میخانہ با مہر و نشانست ✤ کیسے کیسے مجتہدین ہمہ دان اور صوفیان ہمہ بین ہوتے آئے صفائی قلب تحسین اخلاق تحقیق حق تخریج مسائل مین کیا کیا کمال دکھائے۔ نظر کردگان حضور نے جبرئیل و اسرافیل کو پاکر اپنی آنکھوں سے دکھلا دی اور تعلیم یافتگان خاص سے پیغمبرون کے کام ظہور مین آئے

تم ہمین یاد کرو ہم تمہین تمہیں وہ احسانات کیے | فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ
پس یاد کرو مجھے یاد کرونگا مین تمکو اور شکر کرو میرا اور نہ ناشکری کرو | یاد کرین یعنی جسطرح ہمنے تم بھی ہمارا ذکر کیا کرو

اور یہ نسمجھو کہ یہ خدمت اوس عنایت کا معاوضہ ہی بلکہ ہم تمہین محبوب بنا لینگے اور تمہارا ذکر فرمائینگے اور ہمارا شکر کرو ناشکری نکرو ذکر یاد کرنا زبان سے ہو یا دل سے یا تصور سے یا اطاعت سے جیسا کہ در منثور مین روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ فَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ جسنے اللہ کی اطاعت کی اللہ کا ذکر کرچکا بخاری ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ اگر میرا بندہ مجھے دل مین یاد کرتا ہی مین بھی اوسے تنہائی مین یاد کرتا ہون اور اگر وہ مجھے مجمع مین یاد کرتا ہی مین اوسے اوس مجمع مین جو اوس سے بہتر ہی یاد کرتا ہون (یعنی ملائکہ) ترغیب معاذ بن جبل سے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کون عمل افضل ہی ارشاد ہوا أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ مرتے دم تیری زبان اللہ کے نام پاک سے تر ہو در منثور ابو موسی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ کا ذکر کرتا ہی وہ مثل زندہ کے ہی اور جو ذکر نہین کرتا وہ مردہ ہی معاذ بن جبل نے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جنت والون کو کوئی افسوس نہوگا مگر جو وقت اونکا دنیا مین ذکر سے خالی گزرا ہی اوسپر حسرت کرینگے ۔ ابو سعید سے مروی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ذکر کرنے والون کو چار چیزین عطا ہوتی ہین ۱ اونپر سکینہ و اطمینان نازل ہوتا ہی ۲ رحمت الٰہی اونہین ڈھانک لیتی ہی ۳ فرشتے اونہین گھیرے رہتے ہین ۴ اللہ اوسکا ذکر اوس مجمع مین کرتا ہی جو اوس سے بہتر ہی عزیزی جابر بن عبد اللہ سے مروی ہی کہ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہی اور افضل شکر الحمد للہ ابن کثیر مکحول نے ابن عمر سے روایت کی کہ اگر اللہ کا ذکر زانی اور شرابی وغیرہ کرین آپ نے فرمایا اللہ اونکا ذکر بکلمہ لعنت کرتا ہی یہانتک کہ وہ سکوت کرین اور شکر یہ ہی کہ اللہ کی دی نعمتونکو ضائع نکرے جسطرح فرمایا ہی عمل کرے مثلاً مال ۔ اعضا ۔ علم عقل وغیرہ اوسکی رضا کے تابع رکھی در منثور کہا مخلد نے شکر گناہ کا چھوڑ دینا ہی ۔ حضرت جنید نے کہا کہ ایک دن مجھسے سری سقطی نے پوچھا شکر کیا ہی مینے کہا اللہ کی دی ہوئی نعمتون سے گناہ پر مدد نہ لینا ف یہ آیت آنحضرت کے فضائل و رحالات اور معجزات کے بیان اور آپکی اتباع و محبت پر دلالت کرتی ہی اسلیے کہ دی ہوئی نعمتونکا خوبی سے ذکر کرنا اور اونہین غنیمت جاننا اسے کو ذکر و شکر کہتے ہین ابن کثیر نے حضرت عباس سے نقل کی کہ آپ نے فرمایا کہ آیت مین نعمت سے مراد

وجود باجود نبی محمود ہی اور شکر آپ کی تصدیق۔ پس آپ کی نبوت اور اتباع کو سعادت اور غنیمت سمجھنا آپ سے محبت نہ رکھنا آپ کے ذکر سے خاموشی دلیل محرومی و شقاوت و کفر ہے سے زبان نابود و رد بان جلے گیر ثنائے محمد بود دلپذیر ۞ تمہید جب مومنین غیر کی استعانت اور مخلوق کے خوف سے منع کے گئے اور اونکی کمال خدا پرستی ذا ذہنین ظاہری تدبیر ولنسے بے پرواکر دیا ارشاد ہوا

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

ای ایمان والو مدد مانگو بوسیلہ صبر اور نماز کے بیشک اللہ ساتھ ہی صبر کرنیوالوں کے

ای ایمان والو اللہ سے مدد مانگو صبر کرکے نماز پڑھ کے اور اللہ صابرین کے ساتھ ہی یعنے محافظ و مددگار انیس و غمخوار ہی ۱؎ حکم استعانت تمام ہی یعنی ہر حال اور ہر کام مین اور یہ استعانت کبھی حقیقی ہوتی ہی جیسے دشمن کے مقابلے مین صبر مصیبت اور مشقت مین صبر یا نماز پڑھکر حاجت طلب کرنا اور کبھی حکمی ہوتی ہی جیسے ہر وقت یہ عزم کہ ہم رضائے الٰہی کے مخالف ارتکاب معصیت نکرینگے گو ہمارے نفس کے خلاف ہو اور فائدے فوت ہون اور ایسے ہی ایک نماز سے دوسری تک جو وقت ہی وہ اعانت بالصلوۃ مین داخل ہی جیساکہ ارشاد ہوا کہ نماز پنجگانہ ایک وقت سے دوسرے وقت تک اور نماز جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اون گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہی جو درمیان مین ہون گر کبیرہ گناہ نکرے ۲؎ صبر وہ صفت ہی جس سے کوئی اچھی بات خالی نہین مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ سخاوت۔ شجاعت۔ تحمل۔ عفو۔ توکل اداے حقوق۔ خدمت والدین۔ ترک معاصی۔ محرمات۔ بی صبر کچھ نہین ہوسکتا تو جسطرح کلمہ صبر سے دوسرے تمام نیکیان مراد لے لی گئین نماز ہی علٰحدہ نکی جاتی مگر نماز کے مستقل ذکر سے ثابت ہوا کہ نماز بالقصد مطلوب ہی ضمنی نہین اور اسکا ترک کسیطرح جائز نہین اور یہ کہ تنہا نماز مقابل ہی تمام نیکیون کی اسلیے فرمایا کہ افضل الاعمال نماز ہو اور فرمایا کہ قیامت مین پہلی نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہی تو بہتر ورنہ دوسری نیکیاں اسکے پورے کرنے مین محسوب ہوجائینگی ۳؎ صبر کے متعلق فرمایا کہ ہم صابرین کے ساتھ ہین نمازیون کا ذکر نکیا اسلیے کہ نماز تو کھلی کھلی حضوری اور تقرب ہی عیان راچہ بیان اور نماز مسلمان ہی پڑھتے ہین اور صبر کی صورت تو مومن و منافق و کافر سب سے ظاہر ہوتی ہو پس صبر کے ساتھ اپنی معیت بیان فرمانا ضرور تھا ۴؎ معیت سے وہ معیت مراد نہین جو هُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ مین ہی اسلیے کہ یہان معیت سے اعانت و حفاظت و توجہ خاص مراد ہی بشرطیکہ صبر شرعی ہو ۵؎ صبر سے استعانت ظاہر ہے کہ کوئی کام دنیا کا ہو یا دین کا بے صبر دل سے نہین بن آتا نہ شیطان کے فریب نفس کی خواہشین دفع کر سکتا ہے

نہ اچھے اخلاق کا برتاؤ نہ عبادت و اطاعت کی برداشت نہ تدبیر نہ تحمل جہانتک غور کیا جائے بے صبر کے کہین کامیابی نہین اسی لیے الصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ آگیا یعنے صبر کشود کار کے کنجی ہے - اور قرآن پاک مین وعدہ فرمایا ہی کہ اگر تم صابر و متقی ہوے تو پانچہزار فرشتون سے تمہارے مدد کرینگے ۲ نماز سے استعانت اسکی کئی قسمین ہین اول امور دنیاوی حفظ صحت - تمدن - سیاست - چالاکی تحمل مشقت - باہمی اتفاق عزت - اعتماد - طہارت وغیرہ یہ سب امور نمازیکو بدرجۂ اولی حاصل ہوتے ہین خصوصًا جماعت کی پابندی مسجدون کی حاضری اول وقات کا لحاظ اسکے اعلی درجہ کی کامیابی ہوجاتی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ جب باران سخت یا آندہی یا سورج گہن ہوتا یا بجلی تڑپتی بادل گرجتا آپ نماز مین مشغول ہوجاتے اور نماز استخارہ و نماز حاجت انہین امور کے لیے ہین - اور قبولیت دعا مین بہی نماز کو بڑا دخل ہی جیسا کہ آپنے فرمایا فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ یعنی بحالت سجدہ دعا زیادہ کیا کرو ابی امامہ نے آنحضرت سے روایت کی ہی جسنے صبح کی نماز بجماعت پڑہی وہ اللہ کے ذمے مین ہی - اور فرمایا جو نماز صبح کے لیے چلا ایمان کا جھنڈا اوسکے ساتھہ ہوتا ہی (ترغیب) عبدالرحمن بن عوف بیماری سے ایسے بیہوش ہوے کہ لوگ سمجھے انتقال فرمایا کپڑا اوڑہا ڈہانک دیا گیا اونکی بی بی ام کلثوم مسجد مین گئین اور بحسب ارشاد رب العباد نماز سے استعانت کی تہوڑی دیر گزری تہی کہ عبدالرحمن کو ہوش آگیا (در منثور) دوم دینی ۱ تحفظ ایمان فرمایا الصلوۃ عماد الدین نماز دین کا ستون ہی اور فرمایا ہمارے اور لوگون کے درمیان مین نماز ہی عہد ہی جسنے نماز ترک کی کفر کیا اور فرمایا لَا سِهَامَ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ - بے نماز کا اسلام مین حصہ نہین ۲ کثرت ثواب بخاری مین ہی کہ معراج مین پانچ وقت کی نماز مین پچاس وقت کے ثواب کا وعدہ ہوا ہی اور ترمذی مین ہی کہ نماز بجماعت مین ستائیس حصے ثواب زیادہ ہی اور قرآن مین ہی کہ ہر نیکی مین عموماً دس حصہ ثواب زائد ضرور عطا ہوتا ہی اب جو اور کوئی تخصیص نماز کی نخیال کی جاے تو بہی تیرہ ہزار پانچسو کا ثواب نماز پنجگانہ مین عطا ہوتا ہی جس سے نمازی ہر روز ایک مہینے کی رات دن کے برابر عبادت کے ثواب کا امیدوار ہوسکتا ہی ۳ عفو جرائم ارشاد ہوا اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ نیکیان برائیان مٹادیتی ہین - اور فرمایا کہ نماز پنجوقتہ ایسی ہی جیسے پانچ وقت نہر مین غسل کرنا جیسے تمام گناہون سے پاک کردیتی ہی اور فرمایا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ فِي خَيْرٍ وَمَاتَ فِي خَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (ترغیب) جسنے نماز کی

محافظت کی اچھائی مین جیا اور اچھائی مین مرا اور اپنے گناہون سے ایسا پاک صاف ہو گیا جیسے ابھی اوسکی ماں نے جنا - ابن مسعود رض نے آنحضرت سے روایت کی کہ ہر وقت تمہارے گناہ تمہین جلا دیتے ہین مگر نماز سے گناہ معاف ہو جاتے ہین پہر عشا پڑہکر جب نمازی سوتا ہے جتبک بیدار ہو کوئی گناہ نہین لکھا جاتا ہے سرکشی شیطان اذان کی آواز سے تو شیطان کا بہاگنا ثابت ہے اور قرآن مین وارد ہوا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز ہر قسم کے گناہون سے بچاتی ہے ۵ عذاب قبر شرح الصدور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو عجیب امور مین نے دیکھے میری امت کے ایک آدمی پر عذاب قبر ہوتا تہا کہ اوسکا وضو آیا اور اوسے بچا لیا - دوسری کو عذاب کے فرشتون نے گہیر لیا تہا نماز نے اوسے چہڑایا - اور کعب سے مروی ہے کہ جب ملائکہ عذاب قبر مین آتے ہین تو سر کیطرف سے روزی اور پانون کی طرف سے نماز اونہین روکتی ہے ۲ حشر آپنے فرمایا کہ نمازی کے لیے قیامت مین نور اور رحمت اور نجات ہوگی اور فرمایا مین کوثر پر تشنگان امت کے لیے موجود ہونگا صحابہ نے عرض کی حضور اپنے کروڑون خادمون کو کیونکر پہچانین گے ارشاد ہوا اون کے ہاتہ پانو - منہ - وضو کے پانی سے نورانی ہونگے بے نمازی فکر کرین کہ جب شناخت ہی نہو گی تو شفاعت کا کیا ذکر قرب و حضور یہ تو نماز کا حصہ ہے ارشاد ہوا اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ فِی السُّجُوْدِ بحالت سجدہ نہایت قرب و حضور ہو جاتا ہے - بحالت نماز حجاب بندے اور مولی کے درمیان سے اوٹہ جاتے ہین - اور فرمایا جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین بنائی گئی الحاصل یہ تمام مقام وہ ہین جنمین نماز سے اعانت طلب کرنیکی ضرورت ہے اسی لیے ارشاد ہوا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرُ مَوْضُوْعٍ تمام مشروع امور مین نماز بہتر ہے اور آپنے بوقت انتقال پچھلی وصیت حفظ نماز کی فرمائی بیشک یہ وہ دو اصول ہین جنکا پابند نہ دنیا مین ذلیل نہ آخرت مین محروم بلکہ یہان اور وہان ہر جگہ اور ہر کام مین کامیاب ہوتا ہے اگر کہا جاے کہ یہ اتمام نعمت کا بیان اور تعلیم حکمت کا اظہار ہے تو بجا ہے تعلیم ان دو قاعدون کی تعلیم مین اشارہ ہے کہ تمہاری اصلاح تمہاری کامیابی تحسین اخلاق و اتباع اوامر و ترک معاصی سے ممکن ہے اور دوسری صورت نہین پس ربط اخلاق اور عبادات کے بعد پہر صبر کرنیوالون کی آداب تعلیم فرمائی تاکہ صبر کی رغبت اور جراءت صابرین کی تمنا پیدا ہو اور مصائب صبر شوقین گران نگزرین فرمایا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

اور نہ کہو جو قتل کیا گیا راہ مین اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہین لیکن نہین سمجھتے تم

تم اپنی حالت پر قیاس کر کے ہمارے جان نثارون کو یہ نکہو کہ وہ مرگئے وہ تو زندہ ہین لیکن تم نہین سمجھتے یعنے اونکی حیات ایسے لطیف اور عالی ہی جسے تم سمجھ بھی نہین سکتے ف آیت نے دلالۃً تعلیم کر دیا کہ اللہ کے راہ مین جان۔ مال۔ نثار کرنیوالے اپنی ہستی خاک مین ملانے والے۔ آلودگان حیات فانی و گرفتاران ہوای نفسانی کے برابر نہین ہے کشتگان خنجر تسلیم را ؎ ہر زمان از غیب جانی دیگرست مظہری یہ حیات شہیدونکی لیے مخصوص نہین بلکہ انبیا اور اولیا بھی زندہ ہین بلکہ بتواتر معلوم ہوا کہ ارواح اولیا سے نصرت۔ ہدایت۔ فیضان۔ تصرفات ظاہر ہوتے ہین اور خاص شہیدونکا ذکر اسلیے ہے کہ جنگ بدر مین چودہ مسلمان شہید ہوے لوگ کہنے لگے کہ فلان مرگئے فلان سے دنیا کی لذتین فنا ہوگئین غیرت الٰہی نے تادیب و تہدید فرمائی کہ ارواح شہدا عرش کے تلے رکوع و سجود کرتی ہین۔ حدیث مین ہی کہ غازی جب شہید ہونے لگتا ہی اللہ تعالیٰ ایک خوبصورت جسم بہیجتا ہی اور اوسکی روح سے کہا جاتا ہے اسمین آجا وہ اپنی پہلے جسم کو دیکھتے ہی اور اوس سے باتین کرتی ہے اور جانتی ہے کہ وہ جسم اوسے دیکھتا ہی اور اوسکی بات سنتا ہی اسے اثنا مین اوسکی زوجہ حور جنت آجاتی ہے اور اسے لیجاتی ہے صحیح مسلم مین ابن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا شہیدون کی روحین اللہ کے حضور مین سبز جانورون کے جسد مین ہوتی ہین جنت مین سیر کرتے پہرتے ہین پہر عرش کی قندیلون کے پاس بسیرا کرتے ہین ترغیب ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جنت کے دروازونپر نہرونکی کنارے شہدا اپنا رزق صبح شام پاتے ہین ربط کنایہ و تمہید کے بعد صاف صاف صبر و امتحان کا مضمون بیان فرمایا

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

اور البتہ ہم آزمائینگے تمھین کسی شے سے خوف اور بہوکہ سے اور کمی سے مالون اور جانون اور پہلون کے

تمہارا امتحان ایک نہ ایک چیز سے ہم ضرور لینگے خوف ہو یا نقصان مالی ہو یا بدنی دینئے ہین تمام امور جنکا امتحان ہو سکتا ہی داخل ہین قلیل ہون یا کثیر جسکا تقرب زائد مراتب اعلیٰ اوس کے امتحان سخت ہین لیکین کوئی مسلمان بلکہ آدمی اللہ کی آزمائش سے بری نہین کلمۂ توحید کا اقرار اور شرک و باطل سے فرار یہ پہلا امتحان ہی عوام سے شرک جلی اور خواص سے شرک خفی کی آزمایش ہوتی ہی خوف مین ہر قسم کا ڈر داخل ہے۔ زکوۃ مین مالی اور روزے مین بدنی اور جہاد مین جان کا ڈر ہے جاڑون کے مین غسل وضو حق گوئی مین ظالمون اور حاسدون کا خوف۔ تقوی و طہارت مین برادری کی مخالفت امرا کی نفرت دوستون کی مفارقت دنیا پرستونکی مطاعن

دشمنوں کی عداوت کا خوف جوع فقر و فاقہ روزہ اپنا ہو یا اہل و عیال کا۔ مال حرام سے باوجود
حاجت بچنا۔ نقصان مال کسب حرام کا ترک کرنا۔ رشوت۔ سود۔ خیانت۔ دغا بازی۔
بیوع فاسدہ غرض کہ جس ناجائز طور سے مال ملنے کی امید ہو اوسے چھوڑ دینا اور آسمانی اتفاقی
اتفاقی بلا جیسے آگ چوری غرق وغیرہ نقصان جان موت بیماری جہاد سفر حج اور وہ تمام
خوفناک امور جنمیں ضرر جسمانی ہو اور مشقت شاقہ جو اختیار معروف یا ترک معاصی میں اوٹھانا پڑے ثمرات
اولاد مراد ہی یا درختوں کے پھل تجارتوں کی نفع مکاسب و تدبیر و نکی فائدے ناموری نیکنامی اور ہر قسم کے فائدے

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

اور خوشی سنا اون صابرین کو کہ جب پہونچے اونہیں کوئی مصیبت کہیں ہم مملوک ہیں اللہ کے اور ہم اوسکی طرف پھرنے والے ہیں

اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

وہی ہیں کہ اونپر شاباش ہے اونکے رب کی اور رحمت اور وہی ہیں راہ پانیوالے

اے رسول اللہ آپ خود خوشخبری سنادیں اون صبر کرنے والوں کو جو مصیبت کے وقت انا للہ الخ
کہتے ہیں یعنے ہم اور ہمارے مال اولاد احباب تمام مخلوق اللہ کے مملوک ہیں ہمیں کسی قسم کے
شکوہ و شکایت کا حق نہیں اور ہم سب کے سب اوسکی طرف پھرنے والے ہیں آج یا دس دن بعد
یہ وہی ہیں جنکی سچی سمجھ ثابت قدمی سلامت عقل۔ پوری اطاعت پر اونکی رب کی طرف سے
آفرین و شاباش ہے اور اون کے حال پر رحمت نازل ہوتی ہے اور دنیا میں اپنی رضا و اطاعت
اور پیغمبر کی اتباع و محنت کی سیدھی راہ اور آخرت میں کمال عفو و مغفرت لقاے بہشت کے
آسان راہ اونہیں مل جاتی ہے واضح رہے کہ یہ آیت اصل ایمان و کلید کامیابی اور خزانہ سعادت ہے
مظہری فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ شَیْءٍ سَآءَ الْمُؤْمِنَ فَهُوَ مُصِيْبَةٌ جو امر
مسلمان کو ناگوار ہو وہ مصیبت ہے ۲ صبر یعنی عقل کو اپنی خواہش پر ترجیح دینا دائرہ شریعت
سے قدم باہر نہ نکالنا پس کسی ناگوار امر کا ایسا اثر جس سے دلمیں اللہ کی شکایت یا قول و فعل سے
رضای الہی کی مخالفت پیدا ہو بے صبری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادے

ابراہیم کے انتقال مین آنسوون سے روی اور فرمایا کہ یہ رحمت ہی اور ابن مسعود کو جب اپنے
بھائی کی موت کی خبر ملی آنکھون سے آنسو بہ چلے اور کہا یہ رحمت ہی جو اللہ نے پیدا کی ہے
اسے آدمی روک نہین سکتا۔ اور ربیعہ سے منقول ہی کہ فرمایا صبر یہ کہ مصیبت سے پہلے جو حالت
تھی وہی رہی یعنی دائرہ عقل وشرع حد تسلیم ورضا سے قدم باہر نہ نکلے اور وہ تغیر جو
بمقتضای انسانی ہوتی ہین مانع صبر نہین حضور کا رونا اور مرض مین مضطر ہونا ہوک مین
اضمحلال بروایات صحیحہ منقول ہی اور یہ تغیر تو مقتضای نرم دلی وترحم وعجز بشری سے ہے
۳ صبر کا وقت فرمایا الصَّبرُ عِندَ الصَّدمَۃِ الاُولیٰ جب پہلے پہل رنج کا صدمہ دل پر آمی
صبر کرے اگرچہ ثواب دوسری وقت بھی ملتا ہی جیسا کہ درمنثور مین بروایت امام حسین آنحضرت
سے منقول ہی کہ جو مسلمان اپنی گذشتہ مصیبت یاد کرے اور انا للہ کہے وہی ثواب عطا ہوگا
جو مصیبت کے وقت ملتا (پس روایت اول مین وقت صدمہ مراد ہی اور دوسرے مین وہ
وقت جب اوسکا رنج وملال تازہ ہو) ۴ احکام صبر جس امر کے ترک یا اختیار مین صبر کی ضرورت
ہو اگر وہ واجب ہی تو صبر بھی واجب ہی جیسے اداے صوم وحج وجہاد واطاعت والدین وامام
وغیرہا اور مستحبات یا مباح مین مستحب ہی جیسے نوافل وحسن اخلاق کے لیے صبر کرنا یا غریب
قرضدار یا ظالم سے درگزر وغیرہ اور عملی تدبیرون اور جائز غصے کے فرو کرنے مین
صبر مفید ہی اسلیے کہ غصہ کسی قسم کا ہو عقل کو مغلوب کر دیتا ہی تدبیر اچھی نہین بن پڑتی
اور دنیاوی امور مین موقع پر صبر وعفو مضر بھی ہو جاتا ہی ف گو صبر دل سے متعلق ہے
مگر زبان سے انا للہ الخ کہنا موجب اجر عظیم وبرکات موعود وامتثال امر معبود واتباع
سنت نبی محمود ہے درمنثور ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ میری امت کو ایک وہ نعمت دی گئی ہو جو کسی کو اون سے پہلے نہ ملی تھی یعنے
انا للہ الخ بوقت مصیبت پڑھنا اور سعید بن جبیر نے کہا کہ کسی پیغمبر کو بھی یہ عطیہ نہ ملا
تھا ورنہ حضرت یعقوب یَا اَسَفیٰ عَلیٰ یُوسُفَ نہ فرماتے۔ عبد اللہ بن عمر نے آنحضرت سے
روایت کی جسمین چار صفتین ہین اوسکا جنت مین گھر بنایا جاتا ہی ۱ حفظ دین مین لا الہ الا اللہ
۲ مصیبت مین انا للہ ۳ خوشی مین الحمد للہ ۴ گناہ پر استغفر اللہ کہنا۔ اور آنحضرت سے
چراغ بجھنے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹنے پر انا للہ فرمانا منقول ہی اور فرمایا کہ جسکے جوتی کا تسمہ ٹوٹے اور
انا للہ کہے اوسے ثواب ملتا ہی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ آنحضرت کی

انگوٹھے مین ایک کانٹا لگ گیا آپ انا للہ بار بار فرمانے لگے مین قریب گئی اور دیکھا تو وہ بہت ہی خفیف تہا مین ہنسی اور کہا آپ پر میرے مان باپ فدا ہون اسقدر انا للہ اسکے لیے تہا آپنے تبسم فرمایا اور میرے کاندہے پر (محبت سے) مارا اور فرمایا اے عایشہ اللہ جب چاہتا ہی کسی چھوٹی چیز کو بڑا کرنا تو اوسے بڑہا دیتا ہی اور جب چاہتا ہی بڑی کو چھوٹا بنا دیتا ہی (یعنی اس چھوٹی مصیبت پر اوسکے فضل سے بڑے ثواب کی امید ہے) حضرت عمر نے جوتیکی تسمہ ٹوٹنے پر اور سعید ابن مسیب نے جماعت فوت ہونے پر انا للہ کہا۔ فرمایا جسنے اسقدر صبر کیا کہ مصیبت کا جوش فرو ہو جاے اوسے جنت مین تین سو درجے ملینگے ہر درجے مین زمین و آسمان کے برابر فرق ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے حضرت سے سن رکہا تہا کہ جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اللہ اوس صبر کا ثواب اور گم ہوئی شے سے بہتر عطا فرماتا ہی پہر جب میرے شوہر اول حضرت ابو سلمہ رض شہید ہوے مین نے حسب تعلیم حضور یہ کلمات کہہ لیے مگر دل مین یہ تہا کہ ابو سلمہ سے مبارک اور مقبول اور خوش اخلاق شوہر کہان مل سکتا ہی کہ خیر خلق اللہ محمد رسول اللہ نے مجہے اپنے نکاح مین قبول فرمایا اور حضرت ام سلمہ مجمع خیرات و ام المومنین والمومنات ہو گئین تا اب یہ تجربہ ہی کہ انا للہ پڑہنے سے نعم البدل ضرور مل جاتا ہی مسلمان ہر چہوٹے اور بڑے مصیبت پر اسے کہہ لیا کرین اور اسکی خصوصیت موت پر ہرگز نہین ف قالوا سے یہ غرض نہین ہی کہ صرف زبان سے کہہ لو بلکہ اسکی تین صورتین ہین ۱ کامل یعنی دل مین بھی معنی آیت منتقش ہون اور زبان سے یہ کلمہ جاری ہو اور دوسرے اعضا بھی اسکے موافق رہین ۲ ادنی یعنی اوسوقت دل مین کوئی اثر نہو مگر اسوجہ سے کہ مومن ہی اوسکا اعتقاد یہی ہی اقرار محض زبانی نہین ۳ اوسط دل مین معنی کا خیال کرکے صبر کرے اور زبان سے نہ کہے ۴ غیر معتبر دل سے خلاف اور زبان سے اقرار تمہید چونکہ آیات حج کا سمجھنا مسائل حج کے جاننے پر موقوف تہا لہذا ایک بیان مسلسل و مختصر کیا جاتا ہی حج مین تین فرض ہین ۱ احرام ۲ عرفات مین وقوف ۳ طواف زیارت اور چار واجب ہین ۱ وقوف مزدلفہ ۲ صفا و مروہ مین سعی کرنا ۳ رمی جمرۂ عقبہ ۴ جو مکی نہو اوسے طواف صدر طریق حج ۱ گہر سے یا میقات سے خارج احرام باندہکر کعبے مین آئے اور سات بار طواف قدوم کرے اور مقام ابراہیم پر یا جہان ہو سکے دو رکعت واجب نماز پڑہے پہر صفا

ومروہ مین سات بار سعی کرے پہر مکے مین بحالت احرام مقیم رہے ساتوین ذی الحجہ کو امام کے
ساتھ خطبہ سنے آٹھوین کو منی مین آکر نوین کے صبح تک رہے پہر عرفات پر جاے اور
وقوف کرے پہر شام کو امام کے ساتھ مزدلفے مین آے دسوین کو بعد نماز فجر جبل قزح کے
پاس وقوف کرے اور دہوپ نکلے منی مین آئے اور جمری مین سات کنکریان مارے اور
ہوسکے تو قربانی کرے اور حلق یا قصر جو چاہے کرے عورتون کے سوا سب حلال ہوگیا احرام
کہول ڈالے پہر اوسیدن یا دوسرے یا تیسرے دن یعنی ۱۰ سے ۱۲ تک آکر سات بار بیت اللہ کا
طواف کرے اب عورتین بھی حلال ہوگئین پہر منی مین آکر ٹھہرے اور مسجد خیف کے پاس والے
جمرے مین رمی کرے پہر دوسرے جمرے پر پہر جمرہ عقبہ پر رمی کرے دوسرے دن پہر
تینون جمرون کی رمی کرے کعبے مین آکر طواف صدر کرکے رخصت ہو ربط بعد بیان امتحان
وصبر جزئیات مسائل جنکے امتحان وصبر کی ضرورت تہی احکام حج مین شروع فرماے کہ
یہ باعتبار سفر واحرام وغیرہ بڑی آزمایش کی چیز ہو اور امر تحویل قبلے سے مناسب

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
بیشک صفا اور مروہ نشانیان اللہ کی ہین پس جسنے حج کعبہ کیا یا عمرہ کیا پس نہین گناہ

عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝
اوسپر اگر طواف کرے اونکا اور جو زیادہ کرے نیکی پس بیشک اللہ قدردان دانا ہی

صفا ومروہ دونو شعائر اللہ کے ہین جو حج یا عمرہ کرے اوسے مضائقہ نہین کہ صفا ومروہ
مین سعی کرے اور جو خوشی سے کوئی نیکی کرے تو اللہ قدردان اور دانا ہی معالم زمانہ
کفر مین صفا پر اساف نامی بت اور مروہ پر نائلہ تہا اہل مکہ اونکی تعظیم کے لیے سعی وطواف
کرتے جب نور اسلام چہا گیا مراسم جہالت کی تاریکی کافور ہوئی مسلمان ڈرے کہ رسم جہالت کے
اتباع کیونکر کیجاے حق سبحانہ تعالے نے فرمایا یہ تو شعائر اللہ سے ہین جسطرح بتون سے
تعظیم کم نہوی انکی سعی جو حضرت ابراہیم کے زمانے سے مشروع تہی ممنوع نہین ہوسکتی اسلیے کلمہ
لا جناح فرمایا یعنی کوئی گناہ نہین اسلیے کہ وہ گناہ سمجہ گئے تہے علما مختلف ہین کہ یہ سعی سنت ہی
یا واجب امام ابوحنیفہ وجوب کے قائل ہین مگر حدیث اور آیت مین کوئی ایسی بات نہین
جس سے واجب ہونے مین تردد ہو اور یہ ارشاد کہ کوئی گناہ نہین اون کے خیالونکا جواب ہی
شعائر علامت یعنی اللہ کے حکمون کی نشانیان ہین عمرہ یہ ہمیشہ ہوسکتا ہی احرام مین

عمرہ کی نیت کرے اور طواف قدوم اور سعی صفا و مروہ کرکے حلق یا قصر کرکے احرام کھولڈالے عمرہ تمام ہوا خیر ایمان عام ہی عبادت فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل یعنی اللہ ہر نیکی کا عوض دینے والا ہی تو سعی بین الصفا و مروہ کے نیکی کم نہوگی ربط بعد بیان کلیات واحکام اونکی طرف خاص توجہ ہے جو اس علم حق کے چھپانی مٹانیوالے ہین چنانچہ روایت ہی کہ بعض یہودی علما سے کچھ پوچھا گیا تو اپنی توریت کے لکھے ہوئے کو چھپایا **سبب نزول** علماے یہود سچی باتین کعبہ شریف کے فضائل آنحضرت کے اخبار چھپاتے جھوٹھی باتین بتاتے اللہ تعالی نے ایسون کی سزا بیان فرمائی

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ

بیشک جو چھپاتے ہین اوسے کہ اوتاری ہمنے نشانیون اور رہنمائیون سے بعدازان کہ بیان کرچکے او

لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ

آدمیون سے کتاب مین یہ وہ ہین کہ لعنت کی اونپر اللہ نے اور لعنت کی اونپر لعنت کرنیوالون نے

جو چھپاتے ہین ہماری اوتاری ہوئی ہدایتین اور احکام بعد ازانکہ توریت مین اونکا بیان ہوچکا ہی یہ وہی ہین جنپر اللہ لعنت کرتا ہی اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہین ٹھہری بینات سے شہادت نبوت اور آپ کے فضائل مراد ہین اور ہدی سے احکام حق صراط مستقیم مقصود ہی لعنت رحمت سے دور کرنا لاعنون سے ابن عباس کے نزدیک سوای جن و انس کے تمام مخلوق مراد ہے کہا قتادہ نے فرشتے ہین۔ کہا عطانے آدمی اور جن مراد ہین حسن نے کہا بندگان خدا۔ مجاہد نے کہا چارپاے ہین جو قحط یا پانی نہ برسنے کو بنی آدم کی نحوست پر محمول کرتے ہین اور گنہگارون پر لعنت کیا کرتے ہین۔ اور یہ ارشاد کہ بعد ازان کہ ہمنے وہ باتین کتاب یعنی تورات مین بیان کردین) اسلیے ہی کہ کمال تعصب۔ حماقت وہ سخت انکار کر نیک و بد سے بے خبر کرے ثابت ہو اکیونکہ جب توریت مین ذکر آگیا ہزارون آگاہ ہوگئے تو اب انکار سے فائدہ نہ خدا کے حضور مین عذر پیش جائے گا نہ آدمی مانینگے

ف چھپانا دو طرح سے ہے سکوت محض جسکی سزا ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت مین آگ کی لگام منہ پر چڑھائی جائے گی ۲ خلاف بیانی اسمین خوف کفر ہے اور آیت مین اسیکا ذکر ہے اسلیے کہ یہود بجاے حق بیانی کفریات بکتے اور لوگون کو بہکاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے

ربع حزب

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

مگر جنہون نے توبہ کی اور اصلاح کی اور بیان کردیا بس وہ ہین کہ توبہ قبول کیا ہمنے اونکی اور ہم قبول توبہ کرنیوالے مہربان ہین

مگر جنہون نے توبہ کی اور اصطلاح بھی کی خالی زبانی جمع خرچ پر کفایت نہ کی جو چھپایا تہا اوسکا اظہار اور حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اونکی توبہ ہم قبول فرمائینگے اور ہم توبہ قبول کرنے والے مہربان ہین در منثور عمر بن جریر نے کہا کہ جو پہلے اللہ نے لکہا یہ تہا اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَأَتُوبُ عَلَىٰ مَنْ تَابَ مین توبہ قبول کرنے والا مہربان ہون اور توبہ قبول کرتا ہون جو توبہ کرے **ف** قرآن مین جابجا مطلق توبہ مذکور ہے یعنی جو توبہ کرے ہم قبول کرتے ہین اور یہان اصلاح وبیان سے مقید ہی یعنی جو فساد پہیلایا تہا اوسکی اصلاح اور جو چھپایا تہا اوسکا اظہار بھی کرین اور کوئی ایسا قرینہ نہین ہی جس سے ہم یقین کہ ہر جگہ یہی قید ہو اور مطابقت یون ہی کہ گناہ دو قسم کے ہین ۱ وہ جسمین صرف اللہ تعالی کی خطا بندگی مین کمی اطاعت مین بغاوت کی جیسے ترک صوم صلوۃ کفر پس وہ بے پرواہی بندہ نے عاجزی کی اور معاف فرما دیا اسلیے حدیث مین آیا ہی کہ بندہ توبہ کرے اور پہر وہی قصور ہو پہر توبہ کرے اللہ تعالی ہر بار عفو فرماتا ہے بندہ توبہ کرتے کرتے تہک جاے مگر وہان بخشش مین توقف نہین ہوتا ۲ وہ جس سے کوئی حق متعلق ہو جیسے قتل غصب رشوت ستانی سود خواری گالی جسمین خاص حقوق ہوتے ہین اسمین شرط ہی کہ ان حقدارون کو راضی کرے ورنہ صرف اللہ کا گناہ معاف ہوگا اور بندون کا مواخذہ باقی رہیگا یا فتنہ و فساد عام بغاوت اضرار خلق اللہ ہو جیسے غلط مسئلہ بیان کرنا عقائد باطلہ کا اعلان کسی راہ کو خوفناک کردینا امن خلائق مین خلل ڈالنا انمین جب تک اس فساد کے اصلاح نکرے یعنی وہ ضرر رسان امور جہان تک ہوسکے دور کرے اون عقائد و احکام باطلہ سے اسطرح انکار کرے کہ لوگ مطلع ہوسکین معافی نہوگی جیسا کہ حضور نے معاذ بن جبل کو منجملہ دوسری نصیحتون کی یہ بھی فرمایا الحدیث لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةٌ اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ ہر گناہ کی ایک قسم کی توبہ کہ چھپی گناہ کے چھپے توبہ اور کہلی گناہ کہ کہلی توبہ۔ البتہ اگر کسی نے بقدر امکان اداے حقوق و رفع اضرار و فساد مین سعی کی اور پورے طور پر نہو سکا تو اللہ تعالی سے امید عفو و ترحم ہی اور توبہ باز آنا نادم ہونا اور بعزم ترک عذر خواہی کرنا ہی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

جو کافر ہوے اور مرے درانحالیکہ وہ کافر تہے اونپر لعنت ہی اسکی اور فرشتون کی

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

اور آدمیونکی سب کے سب ہمیشہ رہینگے اوسی (لعنت) مین نہ ہلکا کیا جائیگا اونسے عذاب اور نہ وہ مہلت دیئے جاوینگے

جو کافر ہوکر بحالت کفر مرے اوپر اللہ کی لعنت فرشتون کی لعنت تمام آدمیون کی لعنت اوس لعنت یا عذاب مین ہمیشہ رہینگے نہ عذاب مین تخفیف ہو اور نہ عذر کرنے کی مہلت ملی اور نہ نظر رحمت ہو

ف یہ حکم اون کافرون کا ہی جو بے توبہ مرے - اونپر دائمی عذاب ہی اور تخفیف سے مراد یہ ہے کہ جس عذاب مین وہ گرفتار ہون گے پہر اوسمین کمی نہو گی **مظہری** ظالم و کافر بہی کہتے ہین کہ بہرون پر لعنت ہو پس پہ لعنت کرنا ہی کافر کا اپنی ذات پر اور اس طریقے سے تمام آدمیونکی لعنت کفار پر ہوسکتی ہی **ربط** بعد ذکر لعنت و خلود نار اپنی عظمت و جبروت کا ذکر فرمایا تاکہ ایسے عذاب شدید اور سخت وعید کی وقعت دلون مین در آئے پس فرمایا

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی رحمن ہی رحیم ہے

اور تم سب کا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی واحد رحمن و رحیم ہے

در منثور فرمایا کہ ان دو آیتون مین اللہ کا اسم اعظم ہے ایک یہی آیت دوسری الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ انس نے آنحضرتؐ سے روایت کی کہ سرکش جنون پر اس آیت سے زیادہ اور کوئی چیز سخت نہین ہی **شان نزول** مشرکین تعجب کرتے تھے کہ کسطرح ایک معبود تمام زمین و آسمان مین ہوسکتا ہی اور کہتے کہ آپ سچے ہین تو دلیل بیان فرمائیے اور در منثور مین ہی کہ قریش نے یہود سے حضرت موسی کے معجزے پوچھے تو عصا اور ید بیضا وغیرہ کا ذکر کیا اور نصارا سے سوال کیا تو حضرت عیسی کے معجزے بیان کیے کہ وہ مردے کو زندہ کوڑھی اور اندھے کو اچھا کرتے تھے تو آنحضرتؐ سے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لیے کوہ صفا سونیکا کر دیجے تاکہ یقین ہمارا بڑھ جاوے اور اپنے دشمنون کے مقابل مین قوت ہو آنحضرت نے اللہ سے عرض کی وحی آئی کہ پہر اونہون نے کفر کیا تو وہ عذاب کرون گا جو کسی پر نکیا تہا حضرت نے کہا اے اللہ میرے قوم کو چہوڑ دے پہر یہ آیتین اوتریں کہ دیکھو ہماری قدرت

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ

بیشک پیدا کرنے مین آسمانون کے اور زمین کے اور بدلنے مین رات اور دن کے اور اوس کشتی مین

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا

کہ بہتی ہے دریا مین اوس چیز کو کہ نفع دے آدمیونکو اور اوسمین کہ اوتارا اللہ نے آسمان سے پانی پہر زندہ کی

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ
اوس سے زمین بعد مرنے کے اور پھیلائے اوسمین ہر قسم کے دابے اور پھیرنے مین ہواؤن کے

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
اور بدلیون کے جو گھری ہوئی ہین آسمان اور زمین مین بیشک نشانیان ہین قوم عاقل کے لیے

آسمان وزمین کے پیدا کرنے مین رات دن کے بدلنے مین یعنی کبھی رات بڑی ہی کبھی دن بڑا اورکشتی مین جو آدمیون کے فائدے کی چیزین تجارتی مال خانہ داری کے اسباب اور خود اونہین لیکر دریا مین پانی پر چلتی ہی نہ ڈوبتی ہی کہ ہلاک ہوجائین نہ کھڑی رہتی ہی کہ پار نہون اور آسمان سے مینہ برسنے مین جس سے زمین مردہ یعنی خشک زندہ و سرسبز ہوجاتی ہے طرح طرح کے سبزے دانے۔ درخت نکلتے ہین اور مختلف جانورون مین جو زمین مین پھیل پڑی ہین اور ہر قسم کے فائدے اون سے حاصل ہوتی ہین بعض ایسے زبردست خونخوار ہین کہ اگر خدا اونہین بند رکھے نہو تو ایک آدمی زندہ نچھوڑین اور ہواؤن کے ایر پھیر مین یعنے پوربی ہوا ہی کبھی پچھیاؤ اون کی مختلف تاثیرین مختلف فائدے ہین اور ابر مین جو مسخر ہی آسمان وزمین کے بیچ مین نہ اوپر جاسکے نہ زمین پر گرسکے معلق ہی۔ بیشک نشانیان ہین دانشمندونکی لیے یعنی اگر سمجھین اور غور و نظر سے دیکھین تو سمجھ سکتے ہین کہ یہ تمام طلسمی کارخانے بنانا بدون ایسی ذات کے جو واحد ہو ممکن ہی نہین اسلیے کہ زمین و آسمان اور اوسکے طلسمی کارخانے بتارہے ہین کہ وہ خود نہ موجود ہوسکتے ہین اور نہ باقی رہسکتے ہین پس بضرورت ماننا پڑا کہ ایک ایسی ذات ہی جو خود بخود قائم ہر شے پر قادر ہر امر سے عالم ہماری قیاس و مشابہت سے منزہ ہی اوسی نے یہ سب کیا ہی اور وہی پرورش و پرداخت فرماتا ہی پھر اب ایسی کئی ذاتین فرض کرنا اگر بلا ضرورت ہی تو دلیل پیش کرنا چاہیے اور دلیل نہی نہ ہوسکتی ہی اور اگر کوئی ضرورت ہی تو یہ کہا جائیگا کہ ایک ذات ان تمام امور کے لیے کافی نہ تھی عجز ثابت ہوگا اور عاجز خالق نہین ہوسکتا پس بضرورت دوسرے کا خیال ممنوع ہوا اور جو ذات قادر و خالق ہی نہ اوسے خود پروردگار بننے مین تردد ہوگا نہ دوسرے کی ہمسری یا معبودیت پسند آئیگی پس عقلی طور پر بھی خالق واحد اور رب واحد اور الله واحد وہی ایک ذات پاک ہی جسے ہم مسلمان بکمال تعظیم اپنی دل و جان بلکہ ہر ہر رگ و ریشے سے کہتے ہین (الله) ربط انعامات اور صناعت اور قدرت کا بیان کرکے تہدید کا بیان فرمایا کہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

اور بعض آدمی وہ ہین کہ اختیار کرتے ہین سوای اللہ کے شریک دوست رکھتے ہین انکو مثل محبت اللہ کے اور جو ایمان لائے سخت ہین محبت مین اللہ کی

بعضی آدمی وہ بھی ہین کہ اللہ کے سوا دوسرے کو شریک قابل معبودیت قرار دیتے ہین اور معتقد نہین اوسے چاہتے ہین جسطرح اللہ کو چاہنا چاہیے اور ایمان والے تو اللہ کی محبت مین حد سے گذر گئے ہین اور اوس ذات پاک پر زمین و آسمان کیا اپنی خودی فنا کئے بیٹھے ہین نہ غیر پر نظر ہے نہ اپنی خبر **سعدی** بدیدار جانان زجان مشتغل + بذکر حبیب از جہان مشتغل + **معالم** سعید بن جبیر نے کہا کہ قیامت کے دن ارشاد ہوگا جسنے ہتو نیر جان جلالی ہے آج دوزخ مین جاے کوئی قدم نہ بڑھائیگا پھر کفار کے سامنے مومنین سے خطاب ہوگا اگر ہمارے چاہنے والے ہو تو دوزخ مین جاؤ یہان کیا تھا آمادہ ہوجائینگے عرش کے تلے سے پکارنیوالا پکاریگا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ہمارے چاہنے والے ہمکو بہت چاہتے ہین **مظہری** حضرات صوفیہ فرماتے ہین جو محبت دینی یا دنیاوی فائدہ کیلیے ہو وہ محبت نہین ہے (اسلیے کہ محبت کیفیت اضطراری ہے اور نفع نقصان پر نظر اختیار اور خود غرضی کی نشانی ہے) محبت ایک آگ ہے کہ عاشق کے دل مین بھڑکتی ہے اور ماسوائے محبوب کو جلاکر خاک کر ڈالتی ہے کیسا نفع اور کہان کا ضرر **ف** مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مین گو عام مخلوق داخل ہے مگر محبت کی چار صورتین ہین ۱ کسی کو مجبور و مخلوق سمجھکر دوست رکھنا جیسے اولاد یا عزیز واحباب ۲ ربوبیت یا اوسکی کسی جز کا مستحق جاننا ۳ تقرب یا حاجت روائیکا وسیلہ سمجھنا مگر تعلیم شرعی جیسے انبیا و صلحا و پیران طریقت کی محبت ۴ یہ توسل تعلیم شیطانی و حماقت نفس قرار پائی جیسا کہ کفار کہا کرتے ہین لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى پس اول مباح اور سوم واجب مستحب اور دوم و چہارم حرام اور اس آیت مین افعل ہے اور کحب اللہ سے یہ مراد کہ اوسی محبت جیسے ربوبیت کا مستحق سمجھے

وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

اور اگر دیکھین وہ جنہون نے ظلم کیا وقت دیکھنے عذاب کے کہ بیشک قوت واسطے اللہ کے ہے سب

اور جب دیکھین ظالم وقت عذاب ہونگی کہ تمام قوتین اللہ ہی کے واسطے ہین

وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝

(تو جانین) کہ بیشک اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے

اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے (تو اپنے اعتقاد اور افعال سے نادم ہون) نافع و ابن عامر و یعقوب نے (یری) تا ہی مجہہ بھی پڑھا ہے تو اب یہ معنے ہوے کہ اے نبی محبوب کبھی آپ

دیکھیں کفار کو عذاب کی حالت میں تو آپکے دل سے یہ غصہ اور جوش جو اونکی گستاخیوں سے پیدا ہوتی ہیں نکل جائیں اور معلوم ہو جائے کہ انکی چنان چنین کچھ بکار آمد نہیں تمام قوتیں اللہ کو ہیں اور اللہ کا عذاب بہت سخت ہے اس صورت میں رویت سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے یعنی یون تو مومنین جانتے ہیں مگر یہ اعتقادے امور پیش نظر ہو جائیں

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ
جب بیزار ہوں وہ جنکی پیروی کی گئی اونسے جنہوں نے پیروی کی اور دیکھیں عذاب

وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا
اور کٹ جائیں اونسے تعلقات اور کہیں جنہوں نے پیروی کی کاشکے میسر ہوتا ہمیں

كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ
پہرنا تو ہم بیزار ہوتے اونسے جسطرح بیزار ہوے وہ ہمسے ایسا ہی دکہاتا ہے انہیں

اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝
اللہ انکے اعمال حسرت اونپر اور نہیں وہ نکلنے والے آگ سے

جب وہ لوگ جنکی کفار پرستش کرتے تھے اپنے اپنے تابعین سے بیزاری ظاہر کریں جب کہ کفار عذاب کو دیکھیں اور منقطع ہو جائیں آپسکے تعلقات صحبت قرابت وسائل اور کہیں پیروی کرنیوالی کاشکے ہمیں دنیا میں جانا ملتا تو ہم بھی اونسے بیزاری اور نفرت کرتے جسطرح یہ آج مصیبت میں ہمسے علیحدہ ہوتے ہیں اللہ اسیطرح کفار کے عمل اونکے لیے حسرت و وبال کر کے دکھاتا ہے امید یہ کہ شفاعت ہو نتیجہ یہ کہ خود ہی نفرت کریں اور وہ اس بیزاری و ندامت کی وجہ سے دوزخ سے نکل نہیں سکتے ابن کثیر فرشتے کہینگے یہ جنوں کی پرستش کرتے تھے ہمسے اونسے کچھ تعلق نہیں اور جن کہینگے ہم اونسے بیزار ہیں مظہری کفار کو جنت کے باغ دکہائے جائینگے اور کہا جائیگا کہ تم اگر اطاعت کرتے تو یہ تمہارے لیے تہی اس سے اونہیں کمال حسرت ہوگی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
اے آدمیو کہاؤ جو زمین میں ہے حلال پاک اور نہ پیروی کرو اقدام

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝
شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے

اے لوگو کہاؤ جو زمین میں حلال اور پاک چیزیں ہیں اور شیطان کی پیروی مکرو وہ کہلا ہوا تمہارا دشمن ہے یعنے جسطرح یہود اور مشرک حلال چیزوں کو حرام ٹھیرا لیتے ہیں تم ایسا نکرو

یا غیر حلال کہا کہ شیطان کی پیروی نہو ترغیب ابن عباس نے فرمایا حضرت کے سامنے یہ آیت یعنی
یَا اَیُّھَا النَّاسُ کُلُوا مِمَّا الخ پڑھی گئی تو سعد بن وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آپ دعا
کریں کہ اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے فرمایا اے سعد رزق حلال کھا مستجاب الدعوات ہو جا
قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکی قبضۂ قدرت مین محمدؐ کی جان ہے بندہ ایک لقمہ حرام پیٹ مین
ڈالتا ہے تو اوس سے چالیس دن کی عمل مقبول نہین ہوتے اور جسکا گوشت لقمہ حرام سے بڑہا
اوسکے لیے تو آگ ہے سزاوار ہے حلال وہ جسکی شرع مین ممانعت نہو یا جسکا حکم دیا گیا ہو
طیب پاک طاہر فرمایا حسن بصری نے طیب وہ جسکا قیامت مین حساب نہو عالو طیب لذیذ
غرض نزدی حلال سے وہ چیزین مراد ہین جو حرام نہون اور طیب وہ جنمین غیر کا حق نہو جیسے بیع
فاسد اجرت فاسد ملک ناجائز وغیرہ احمدی حلال جسکا فتوی دیا جاے طیب جسے دل بھی
گوارا کرے ف اکثر عامل ترک لذات وحیوانات کردیتے ہین مگر جب تک اونہین حرام و ناجائز نسمجھین
مورد الزام نہین اسلیے کہ یہ ترک ویسا ہی سمجھا جاے گا جیسا کہ طبیب ممانعت کردے

اِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
نہین حکم کرتا تمکو (شیطان) مگر برائی اور بیحیائی کا اور یہ کہ کہو تم اللہ پر وہ جو نہین جانتے

شیطان برے کامون اور بیحیائی کی فرمایش کرتا ہے اور یہ کہ اللہ پر وہ بہتان باندہو جو تم نہین جانتے
ف کلمہ امر سے تحکم کا اشارہ نکلتا ہے پس دشمن غالب سے بچنا نہین ہو سکتا جبتک کسی زبردست کی
پناہ مین نہ آئے اور وہ سنت پیغمبر ہے سوء افعال قبیح فحشاء جمع فحش اخلاق بد و بیحیائی
اور اللہ کی نسبت کلام تین طرح ہے ۱ اوسکی ذات وصفات مین ۲ احکام مین ۳ ایسی خبرین
یا وعدے اللہ کی طرف منسوب کرنا جو اللہ نے نہین کیے ف معلوم ہوا کہ دین مین محض راے سے کچھ کہنا اتباع شیطانی ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا
اور جب کہا جاے واسطے اونکے پیروی کرو اوسکی کہ اوتارا اللہ نے بولے بلکہ پیروی کرینگے ہم اوسکی کہ پایا ہمنے
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ
اوسپر باپ دادا کو اپنے کیا اگر ہوتے باپ دادے اونکے نہ جانتے کسی شے کو اور نہ راہ پاتے

اور جب اون سے کہا جاے کہ اللہ کی اوتاری ہوئی حکمون کی پیروی کرو کہتے ہین ہم تو وہی
کرینگے جو ہمارے باپ دادا کی رسم تہی (فرمایا) اور اگر ہون اون کے باپ دادے بے عقل گمراہ کیا تب
بہی او نہین کی پیرو رہینگے یعنے باپ دادا کی پیروی بشرط عقل وہدایت ہو سکتی ہے

۸ محض رسم پرستی سے **مظہری** یہود سے جب کہا گیا کہ ایمان لاؤ بولی ہم تو اپنے باپ دادون
کے طریقے پر ہین وہ بڑے دانا تھے اور بعض نے کہا کہ مشرکین قریش کی شان مین ہی **ف**
اگر کہا جاوے کہ یہود صاحب کتاب تھے اون کے اگلے نادان وگمراہ نہ تھے تو جواب یہ ہی کہ یہود
بوجہ تحریف توریت وانکار عیسی وقتل انبیا وغیرہ اس خطاب کی سزاوار ہوگئے اور یہان تو
الزام مشروط ہی یعنے اگر وہ ایسے ہون تو بھی اتباع کروگے یہ نہین فرمایا کہ وہ سب نادان و
گمراہ تھے ۲ عقل وہدایت دو وصف اسلیے جمع فرمائے کہ عاقل گمراہ شیطان ہی اور نادان وبراہ
تیر ہوائی نہ اوسکا وقار نہ اسکا اعتبار اور عقل سے یہان معرفت دین مراد ہی پس یہ وہم کہ جبتک نادانی
وگمراہی دونون نہ پائی جائین اتباع منع نہوگی باقی نرہا ۳ سیاق والزام آیت سے معلوم ہوا کہ اون
بزرگون کی تقلید جو امر دین مین ہو نا اور خود بھی عامل تھے قابل ترک نہین جبتک صاف طور پر اونکی غلطی
ظاہر نہو **ربط** ای نبی محبوب آپ اون کی کجرویون سے مکدر نہون آپکو معلوم ہی کہ انکی حالت کیا ہی

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً صُمٌّ
اور مثال اونکی جو کافر ہوے مثل اوسکے ہی کہ پکارے اوسے کہ نہ سنے مگر پکار اور آواز بہرے ہین

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
گونگے ہین اندھے ہین پس وہ نہین جانتے

اہل کتاب کو سمجھانے کی مثال اوس شخص کی سی ہی جیسے کوئی پکارے اور وہ صرف پکار اور
آواز سنے مطلب نہ سمجھے بہرہ وہ کیونکر جواب دیگا یا خود ایسی لفظون سے پکارے جسے خود نہین سنتا
یعنے نہین سمجھتا اور بے سمجھے بات کہتا ہی یعنے اون کے جواب ایسے بے تکے ہین جسکے معنی وہ بھی خود
نہین سمجھتے یا بت پرستون کی ایسی مثال ہی کہ کوئی ایسے شخص کو پکارے جو کچھ نہ سنے اور سنے تو نہ سمجھے
پہر اس پکارنے والے کو کیا فائدہ ہوگا ایسی ہی اونہین اپنے معبودونکے پکارنے سے صرف آواز اور پکار کے
سوا نہ ثواب ہے نہ جواب (آپ کیون ملول ہوتے ہین) کچھ سنین تو مانین یہ تو بہرے ہین۔

زبان ہو تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہین - یہ گونگے ہین - آنکھ ہو تو چراغ ہدایت سے رہنمائی ہو سکے یہ اندہے ہین پس وہ محض نافہم و نادان ہین - دوسرے مقام پر فرمایا ھُمْ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ کا فر مثل چارپایون کے ہین بلکہ ان سے بھی زیادہ بہکے ہوے نا سمجھ ہین ربط اور تم اے مسلمانو یہود و مشرکین کی طرح کوئی شے اپنی طرف سے حرام نکرو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ
ای ایمان والو کہاو پاک چیزین جو دی ہمنے تمکو اور شکر کرو اللہ کا اگر

کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ
تم ہو اوسیکی بندگی کرتے

ای ایمان والو پاک چیزین کہاو جو ہمنے تمہین دین اور اللہ کا شکر کرو اگر خاص اوسیکی بندگی کرتے ہو اسلیے کہ کمال تعظیم دلی اوسیکے لیے ہو سکتی ہی جسکے انعام و احسان ثابت ہون **ترغیب** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا اللہ پاک ہی اور پاک ہی چیز قبول کرتا ہی اور ابو سعید سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جسنے پاک چیز کہائی اور سنت پر عمل کیا اور آدمیونکو اپنی بدی سے محفوظ رکہا جنت مین داخل ہوا **ف** اسمین دو نعمتین ذکر فرمائین اعطای رزق کے رزق حلال لہذا فرمایا کہ ان نعمتون کے بعد بہی ناشکری کرو تو صاف سمجہا جایگا کہ تم ہماری عبادت کرنیوالو نہین ہو

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ
نہین حرام کیا ہمنی تمپر مگر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور وہ کہ پکارا جاے اوسپر نام غیر اللہ کا

تمپر تو مردار اور خون اور گوشت خوک حرام ہی اور وہ حلال جانور جسپر غیر خدا کا نام پکارا جاے میتہ وہ جو بدون ذبح کے مرا ہو مسئلہ زندہ جانور سے اگر کوئی عضو یا پارہ گوشت کا کاٹا جاے وہ میتہ کے حکم مین ہی مسئلہ مردار کی ہڈی بال ناخن دانت اور کہال بعد دباغت طاہر ہے دم - خون جو بہی اور گوشت مین خون کی نمی خون نہین ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردار یعنی ٹیڑی اور مچہلی اور دو خون یعنی کبد اور تلی حلال ہین لحم خنزیر جمیع اجزائہ نجس اور حرام ہی اوس سے کسی قسم کا نفع جائز نہین زندہ ہو یا مردہ اور گوشت کا ذکر اسلیے فرمایا کہ آیت مین صرف کہانیکا بیان ہی اور وہ گوشت سے تعلق رکہتا ہی ورنہ ہڈی چمڑا بال دانت وغیرہ کوئی شے اسکی جائز النفع اور طاہر نہین ہی وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ مطلق ہی کسی وقت اور حال کے ساتہ خاص نہین ہو سکتا قبل ذبح ہو یا وقت ذبح غیر اللہ کے نام سے مشہور ہوا اور حرمت آگئی اسلیے کہ آیت مین کوئی ایسا لفظ نہین جس سے یہ اشتہار اور پکار ذبح

کے وقت سے مخصوص ہو جاتی ہیں جو جانور کسی مخلوق کے نام سے پالی یا مشہور یا ذبح کیے
جاتے ہین یہ فعل شرک اور جانور حرام ہو جاتا ہی بسبب ذکر غیر اللہ کے اور جبکہ وہ مشرک جسکی
رد مین آیت اوتری وقت ذبح اپنے بتون کے نام سے پکارا کرتے تھے جمہور مفسرین نے اوسکی
موافق وقت ذبح کے قید بڑہا دے مگر کسی خاص محل پر آیت کا نزول اوسی عام حکم سے
نہین روکتا جب اسلام کا شیوع ہوا اور وقت ذبح بسم اللہ کہنے کے عادی ہوگئے تو وہی
اطلاق جو آیت مین ہی عود کر آیگا جسطرح اذان جمعہ کہ وقت نزول کے صرف خطیب کے سامنے
ہوتی تہی جب دوسرے اذان بضرورت نکلے تو حکم سعی و ممانعت بیع و شرا بہی اسکے ساتھ
صحیح مذہب مین قرار پاگئی یہ آیت غیر مذبوح کے احکام سے ساکت ہی اور صرف چار ہی چیزون پر
منحصر کیا گیا کہ بمقابلہ یہود و مشرکین اسی کی ضرورت تہی مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے
اپنی تفسیر مین بہت تشدد کیا اور فرمایا کہ نذر کرنیوالا مرتد اور وہ ذبیحہ مرتد ہے
(اگرچہ کوئی اور ذبح کرے) اور تفسیر احمدی مین کوئی صاف فیصلہ نہین ہی صرف اسقدر
ہے کہ جو جانور بزرگون کے ایصال ثواب کے لیے ذبح کیے جائین وہ حلال ہین اس سے یہ نہین
ظاہر ہوتا کہ بزرگون کے نام سے بطور نذر ممنوع مشہور کرنے کے بعد کیا حکم ہے غالبًا یہ بلا
اون حضرات کے وقت مین پیدا نہوئی ہوگی اسی لیے تفسیرین اس بحث خاص سے خالی ہین

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پس جو بیقرار ہوا نہ بغاوت کرنیوالا اور نہ حد سے بڑہ جانیوالا پس نہین گناہ اوسپر بیشک اللہ غفور رحیم ہے

جو مجبور و بیقرار ہو الذت طلب اور حد سے بڑہنے والا نہو وہ یہ چیزین کہائے تو اوسپر گناہ نہین
اللہ غفور رحیم ہی مضطر کی کی قسمین ہین یا بہوک سے دم نکلتا ہو یا کسی مرض یا افلاس وغیرہ
کی وجہ سے اور چیز نہ کہا سکے یا ظالم قتل یا قطع عضو سے ڈرائے **باغی** طالب لذت یا دوسرے پر
ظلم کرنے والا **عاد** حد شرعی سے بڑہ جانے والا **اصل** ایسی مجبوری مین اگر کوئی حرام
چیز کہائے تو بشرطیکہ لذت مطلوب نہو یا کسی دوسرے پر ظلم واقع نہو اور ضرورت سے زائد
نکہائے تو مضائقہ نہین۔ امام شافعی رح کے نزدیک باغی یعنے امام برحق پر خروج کرنے
والے اور عاصی اس تخفیف سے محروم ہین اور حنفیون کے نزدیک یہ تخفیف عام ہی بعض
بعضے کہتے ہین کہ وہ چیزین مباح ہوجاینگی اگر کہالے تو معاف اور نہ کہائے تو گناہ نہین
اور اکثر کا مذہب یہ ہی کہ وہ چیز حلال ہوجایگی اور نہ کہانے مین گنہگار ہوگا اور فلا اثم علیہ

اعانت ہو اور بعضون کے نزدیک نہو ۱۲

ایسا ہی جیسا کہ صفا و مروہ کی سعی مین جو واجب ہے فرمایا فلا جناح علیہ یہان بہی گناہ کا خوف تہا اوسکی نفی فرمائی اور غفور و رحیم باعتبار نعمت تخفیف و رفع ثقالت مشقت فرمایا مسئلہ اگر مضطر غیر کا مال نکہائے تو باتفاق عاصی ہوگا اور کہائے تو ادا کرنا واجب ہوگا

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ
بیشک جو چہپاتے ہین اوسے کہ اوتارا اللہ نے کتابون سے اور خریدتے ہین ساتہ اوسکے

ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ
ثمن تہوڑا وہ نہین کہاتے اپنے پیٹون مین مگر آگ اور نہ کلام کریگا اونسے اللہ دن

الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
قیامت کے اور نہ پاک کریگا اونہین اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہے

جو چہپاتے ہین اللہ کے اوتارے ہوئے احکام اور اوس کے عوض مین دنیا کا مال جو قلیل و کم قدر ہے خریدتے ہین وہ اپنی پیٹ مین آگ بہرتے ہین قیامت کے دن نہ اونسے اللہ تعالی کلام کریگا یعنی عزت کی بلاواسطہ ملائکہ عتاب و سرزنش ہوگی شرف خطاب حضور سے محروم رہیگا اسلیے کہ دنیا مین خطابات شاہنشاہی کو چہپایا اور اوسکی قدر نکی زاہدی و معالم یعنے رحمت و بشارت سے کلام نہوگا اور نہ اونہین گناہون سے پاک کریگا اور اون کے لیے دردناک عذاب ہو مستافر پہلے یہود حضور کے آمد آمد کی خبرین بیان کیا کرتے تہے جب آپ مبعوث ہوئے اون کے نفسون نے یہ بات سمجہائی کہ آپ کی اطاعت مین یہ پرستش و تعظیم یہ تحف و ہدایا یہ رشوتین کہان فضائل و اخبار چہپانے لگے ارشاد ہوا یہ مال حرام جو اس پرستش اور تعظیم مین بطور نذر و نیاز کہاتے ہین یا مسائل غلط بیان کرکے امرا کو مرید بناتے ہین آتش سوزان ہے جو ان کے اعمال کو جلا کر خاک کردینگے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ
یہ وہ ہین کہ خریدے گمراہی ہدایت سے اور عذاب کو مغفرت سے

فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ
پس کیسے صبر کرنے والے ہین آگ پر یہ اسلیے ہے کہ اللہ نے اوتاری کتاب

بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ
ساتہ حق کے اور جنہون نے اختلاف کیا کتاب مین ہر آیۃ مین اختلاف بعید مین

ع الربع

یہ وہی ہین جنہون نے گمراہی ہدایت کے عوض مین خریدے اور عذاب بعوض مغفرت کے

مول لیا پس یہ کتنے صابر ہین آگ پر اور یہ عذاب اسلیے ہی کہ اللہ نے کتاب حق نازل فرمائی
اور جو اوسمین مختلف ہوئے یعنے ایک مقدار پر ایمان لائے اور ایک مقدار پر نہ لائے یا بعض
کتابون کو کلام خدا بعض کو کلام بشر قرار دیا وہ حق سے دور پڑ گئے ف مضمون مین تکرار
نہین بلکہ آیت اولی مین فرمایا کہ ہمارے احکام چھپا کر دنیا کا بقدر مال خریدتے ہین دوسرے
مین اوسکی تصریح کردی کہ یہ مبادلہ ضلالت وعذاب کا ہی ہدایت ومغفرت سی پھر بکمال
تعجب ارشاد ہوا اہی ایمان والو دیکھو تو یہ لوگ دوزخ پر کسقدر صبر کرنے والے ہین
با وجودیکہ ان فعلون کی خوفناک نتیجے معلوم ہین اوسپر ایسی شوخ چشمی مگر یہ غفلت اسلیے
پیدا ہوگئی ہے کہ اللہ کے سچے کلام مین نفسانیت سے اختلاف کرکے راہ سے دور بہک گئی

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ
نہین نیکی یہ کہ پھیرو منہ اپنے طرف مشرق اور مغرب کے مگر نیکی

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى
اوسکی ہی کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے اور فرشتون کے اور کتاب کے اور پیغمبرون کے اور دیا

الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَ
مال محبت پر اوسکے قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافر کو اور مانگنے والون کو اور

فِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي
گردن چھڑانی مین اور قائم کی نماز اور دی زکوۃ اور پورا کرنیوالے ہین اپنے عہد کو جبکہ عہد کرین اور صبر کرنے والے ہین

الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
محتاجی اور بیماری مین اور وقت لڑائی کی وہی ہین جو سچ بولے اور وہی پرہیزگار ہین

یہ نیکی نہین کہ صرف مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرلو نیکی تو اوسکی ہی جو ایمان لایا اللہ پر اور قیامت
کے دن پر اور فرشتون اور اللہ کی کتابون اور پیغمبرون پر اور اللہ کی محبت مین قرابت وارون
یتیمون مسکینون مسافرون مہمانون پر مال خرچ کیا اور غلام آزاد کرائے نماز پڑھی زکوۃ دی
وعدے پورے کیے اور صبر کرنے والے ہین افلاس در بیماری اور جہاد مین یہی لوگ سچے
اور پرہیزگار ہین۔ معالم یہود بیت المقدس کے مغربی جانب و نصارا شرقی طرف نماز مین
منہ کرتے ہر ایک کو اپنے قبلے پر افتخار تھا اور بعضون نے کہا کہ ہجرت سے پہلے جب نماز و استقبال
فرض نہ تھا مسلمان ہر طرف منہ کرتے تھے جب قبلہ معین ہوا تو ارشاد ہوا کہ ادہر اودہر فقط

منہ کرنے سے کچھ نہین ہوتا یہان تو دلی توجہ اور جانب یقین پر نظر ہی البتہ نیکی یہ ہی کہ اللہ پر ایسے
ایمان لاؤ اور قیامت آنا برحق جانو حساب پل میزان دوزخ جنت پر یقین کرو اور تمام فرشتونکو
اللہ کے فرمانبردار نوری بیگناہ بندے سمجھو جو کچھ اللہ نے نازل فرمایا اور جتنے پیغمبر بھیجے سب کے
تصدیق کرو دلی اعتقاد اسطرح ہو اور مال جسے تم جان سے عزیز رکھتے ہو اپنی زندگی کا سامان
راحت کا وسیلہ سمجھتے ہو اس حال مین خرچ کرو کہ تم کو اوسکی محبت ہو جیسا کہ فرمایا لَن تَنَالُوا البِرَّ
حَتّٰی تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ تم نیکی نہ پاؤگے جب تک اپنی پیارے مال سے خرچ نکرو۔ اور آنحضرت
سے کسی نے پوچھا زیادہ ثواب کس صدقے مین ہی فرمایا اَن تَصَدَّقتَ وَاَنتَ صَحِیحٌ شَحِیحٌ ایسے
حال مین دی کہ تو تندرست ہو مرتے وقت جب خود بخود چھوٹی جاتیگا دیا تو کیا اور حریص ہو یعنی
اوسکی محبت اوسکی ضرورت اوسکی حرص تجھ ہو یا یہ کہ اللہ کی محبت مین مال خرچ کرے جیسا کہ
فرمایا اِلَّا ابتِغَاءَ وَجهِ رَبِّهِ الاَعلٰی یعنی ابو بکرؓ نے اسی لیے اپنا مال خرچ کیا کہ رضاے الٰہی
حاصل کرین یا محبت سے اللہ کی اطاعت مراد ہی کہ دیتے ہیں پہلے صلہ رحم کرین اپنی قرابت والون کو دین
جیسا کہ بخاری نے روایت کی اَجرُ القَرَابَةِ وَاَجرُ الصَّدَقَةِ یعنے رشتہ دار کو دینے مین دو
ثواب ہین ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحم کا ترغیب آپ سے پوچھا گیا کون صدقہ افضل ہے
فرمایا عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الکَاشِحِ ایسے رشتہ دار پر جو دل مین عداوت رکھتا ہو اسلیے کہ اس مین
نفس کا لگاؤ نہین محض اللہ کے خوف اور محبت سے مال دیتا ہی اور اس احسان سے اوس کی دلی
عداوت بھی کم ہو جائے گی یہ دوسرا ثواب ہوا) پھر غیرو مین سے اوسے دی جو یتیم ہون اور ابن ماجہ
نے ابن عباس سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کسی یتیم کے کھانے
پینے کی خبرگیری کی اوسے اللہ جنت مین داخل کرے گا اگر ایسا کام نہ کرے جو بخشا نہین جاتا
یعنی شرک۔ کفر۔ یا حق عباد (جو بلی توبہ یا بلی رضاے مظلوم معاف نہین ہوتے) پھر محتاجونکی خبرگیری
کرے جیسا کہ بخاری نے روایت کی کہ آپنے فرمایا هَل تُنصَرُونَ وَتُرزَقُونَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُم
تمہین نہ رزق ملتا ہی نہ مدد مگر محتاجونکی برکت سے عزیزی فرمایا مسکین وہ نہین جو در در
مانگتا ہو بلکہ مسکین وہ ہی جسکی آمدنی خرچ سے کم اور خلق اوسکی حال سے بیخبر ہو اور مسافرون
کے اعانت اور مہمانون کی دعوت کرے حضرت عایشہؓ سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا اَلمَلٰئِکَةُ
تُصَلِّی عَلٰی اَحَدِکُم مَا دَامَت مَائِدَتُهُ مَوضُوعَةً فرشتے ہمیشہ اوسکی بخشش کیا کرتے ہین
جب تک تم مین سے کسیکا دسترخوان بچھا رہتا ہی اور فرمایا فَلیُکرِم ضَیفَهُ چاہیے کہ اپنے

ابن سبیل مین مہمان بھی داخل ہین ۱۲

مہمان کا اکرام کرے۔ اور مانگنے والون کو بھی دے مظہری امام حسینؓ نے آنحضرت سے روایت کی
لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ سائل کا حق ہو اگرچہ گھوڑے پر چڑھ کے بھی آئے (بطور مروت
وسخاوت وہمدردی واعانت انسانی بھی مال خرچ کرنا چاہیے حاجتمند ہو یا نہ) بعد بیان مصرف
صحیح عام قاعدہ ارشاد ہوا کہ جو مانگے کچھ دیدو اور غلام کو آزاد کرو یا روپیہ دیکر آزاد کرادو اسلیے
کہ فرمایا کہ جو کوئی غلام یا لونڈی آزاد کرے تو ہر ہر عضو کے عوض مین اسکا عضو دوزخ سے آزاد
ہوتا ہی اور اسی کی تحت مین مصیبت زدہ قرضدار۔ تاوان شاہی وحقوق العباد مین گرفتارون
کی رہائی داخل ہی۔ اور بدن سے نماز اچھی طرح ادا کیا کرے جیسا کہ فرمایا اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ
نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہی اور زکوۃ بھی دی یعنی وہ مصارف خیر تو بوجہ مزید ثواب و
علو درجات و رضای الہی وشکر نعمت ہین مگر صَرفِ واجب زکوۃ سے غفلت نہو اور یہ نسمجھو کہ منجملہ
اونھین خرچون کے ایک زکوۃ بھی ہی بلکہ اسکے لیے مدارج خاص ومراتب عالی ہین اور اپنے
وعدے بھی وفا کرتے ہین ترغیب ﷺ نے فرمایا تم چھ چیزون کے ذمہ داری کر دین تمہارے لیے جنت کا
ذمہ دار ہون ۱ جب بولو سچ بولو ۲ جب وعدہ کرو پورا کرو ۳ جب امانت دار بنائی جاؤ ادا کرو
۴ اپنی شرمگاہ محفوظ رکھو ۵ نگاہ نیچی رہے ۶ اور ہاتھ کسی کو ایذا دینے سے روکے رکھو
اور عبدالرحمن بن الحارث کہتے ہین کہ ہم حاضر خدمت تھے آپ نے پانی منگایا اور ہاتھ ڈالکر
وضو کیا ہمنے بھی ویسا ہی کیا فرمایا کیون ہم بولے اللہ اور اوس کے رسول کی محبت سے فرمایا
اگر چاہتے ہو کہ تمہین اللہ اور رسول دونو دوست رکھین تو امانت ادا کرو اور بات سچ کہو اور
ہمسایون کے ساتھ نیکی کیا کرو۔ سب سے پہلا عہد توحید واتباع قرآن مجید ہی۔ اور بکمال
ثابت قدمی ہر قسم کی سختیون مین صبر کرتے ہین اور اللہ صبر والون کے ساتھ ہی اور جہاد مین
صبر وشجاعت کرتے ہین جیے تو غازی مرے تو شہید ہر حال مین کامیاب وسعید ہین انہین لوگون نے
وعدہ سچا کیا اور راستبازی کی فرمایا یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ قیامت مین سچون کی سچائی
بڑا نفع دیگی اور یہی پرہیزگار ہین ۵ کہ جنت بود جائے پرہیزگار = یعنی نیکوکار یہ لوگ ہین صرف
پورب پچھم منہ کرنیوالے ف ۱ معلوم ہوا کہ بدون ایمان کوئی عمل مقبول نہین یہان تک کہ کعبہ
کی طرف منہ کرنا جو علامت ایمان قرار پا چکا ہی قبل از ایمان لاشئی ہی ۲ نہ صرف ظاہری تقلید
بکار آمد ہی نہ محض باطنی اعتقاد کافی بلکہ دلمین ایمان اور ظاہر مین اطاعت ہونا چاہیے پس یہ آیت
اصل طریقت ومدار شریعت ہی ربط حسنات کے ذکر کے بعد لوگون برائیون سے جو کفر کے قریب پہنچا دین

اور موجب عذاب شدید و فساد عالم ہون بچانیکی تدبیر اور ایسے مجرمون کی سزا کی مصلحتون کی نسبت فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ

اے ایمان والو لکھا گیا تمپر عوض مقتولون مین آزاد بمقابلہ آزاد اور

الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ

غلام بمقابلہ غلام اور عورت بمقابلہ عورت

اے ایمان والو فرض کیا گیا تمپر قصاص مقتولون مین آزاد کے مقابلے مین آزاد اور غلام غلام کے بدلے اور عورت عورت کی عوض (ماری جاوے) امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک غلام کے عوض مین آزاد اور عورتون کے عوض مین مرد اور ذمی کے قتل سے مسلم نہ مارا جائیگا جیسا کہ ظاہر آیت سے مفہوم ہوتا ہے اور حنفیہ جان کی عوض جان کا حکم دیتے ہین احمد ہی جو لڑائیان اور کشت و خون اسلام سے پہلی ہوئی تہی اونمین زبردست قوم زیردستون سے قصاص پر راضی نہ تہے بلکہ غلام کے عوض آزاد اور ایک کے بدلے دو خونون کے خواہان تہی حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ایسا نکرو بلکہ برابری کا خیال رکھو علاوہ اسکے آیت مین مخالفت نہین ہے کہ عورت کے عوض مرد اور غلام کے بدلے آزاد مارا نہ جاوے اور اگر ایسا ہوتا تو لازم آتا کہ آزاد کو عوض غلام بہی قتل نہو اور یہ کہنا کہ آیت ظاہر ہے قصاص مین نفس ہے مساوات مین پس اعلی خارج اور ادنی داخل ہے یعنی غلام کے مقابلے مین آزاد قتل نہوگا اسلیے کہ آزاد مساوی نہین پس حکم آیت سے خارج ہے اور غلام بمقابلہ آزاد بدرجہ اولی قتل ہوگا اسلیے کہ جب آزاد کے مقابلے مین آزاد کا قتل جائز ہے تو غلام کا قتل بدرجہ اولی جائز ہوگا صحیح نہین اسلیے کہ مساوات اگر وصف مین ہے تو مریض صحیح صغیر و کبیر رذیل و شریف جاہل و عالم مین قصاص نہونا چاہیے اور یہ باتفاق باطل ہے یہان تک کہ بادشاہ سے بہی قصاص معاف نہین اور اگر مساوات نفس مین ہے تو سب جانین برابر ہین اور اسکی تائید ہوتی ہے آیۂ اَلنَّفْسَ بِالنَّفْسِ اور حدیث اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ اور یہی یہ آیت منسوخ بہی قرار دیگئی ہے اور ذمی کے قتل سے مسلم کا بہی قتل لازم آئیگا مگر حربی کے قتل مین قصاص نہین عزیزی البتہ دیت مین وصف کا لحاظ رہیگا یعنے خون بہا مین یہ سب برابر نہین بلکہ عورت کا خونبہا مرد کا آدہا اور غلام کا خونبہا اوسکی قیمت ہے

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ

پس جو کہ معاف کیا گیا واسطے اوسکے (طرف سے) اوسکے بہائی کے کچہ پس تقاضا کرنا شرعی طور پر اور ادا کرنا ہے طرف مدعی کے ساتہ نیکی کے

جسے اوسکے مدعی نے کچہ معاف کر دیا یعنی بعض مدعیون نے معاف کیا یا کچہ خون بہا معاف کر دیا تو باقی مدعی یا باقی خونبہا مین تقاضا اور تشدد بحسب شرع کرین زیادتی اور ظلم نکرین عفو کے بعد

دوبارہ غصہ نہ آئے اور قاتل کو بھی چاہیے کہ بدون تقاضا و تشدد خوش اسلوبی اور نرمی سے ادا کرے دشمن و مخالف سمجھکر شرعی حیلہ۔ دغابازی زبردستی۔ نادہندی نکرے۔

ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

یہ (حکم) آسانی ہے ربسے تمہارے اور رحمت پس جسنے زیادتی بعد اسکے پس واسطے اوسکو عذاب دردناک ہے

یہ حکم یعنی عفو یا قصاص کا خون بہاسے بدل دینا قاتل کے حق میں تخفیف ہے کہ جان بچی مال پر ٹل گئے بالکل گلو خلاصی ہوگئی اور مدعیوں کے حق میں رحمت ہے اس لیئے کہ ہ تواپ کے اختیار و مصلحت بینی دونوں ہیں کیونکہ کبھی وارث مقتول محتاج بیکس ہوتے ہیں اونکی حق میں مال زیادہ مفید ہے اور کبھی قاتل مقتول سے زیادہ یا برابر عزیز و محبوب ہوتا ہے مثلاً قاتل و مقتول بھائی بھائی ہوں یا باپ بیٹا کہ کوئی دوسرے کو قتل کروانا کسطرح پسند نکریگا مظہری قتادہ نے کہا اللہ نے اس امت پر رحم فرمایا اور دیت کا مال حلال کرکے مقتول کو دلا دیا اسسے پہلے کسی پر خون بہا لینا روا نہ تھا یہود پر صرف قصاص تھا اور نصاریٰ پر عفو اور جو کوئی اسکے بعد ظلم کرے یعنی معاف کرنے یا خون بہا لینے کے بعد پھر کچھ ایذارسانی کرے یا بعد فیصلہ و صلح عداوت اور دشمنی رکھے یا اوسے خونبہا میں روپوشی کرے بہرحال فیصلہ شرعی کے بعد پھر دونو مسلمان بھائی بھائی ہوجائینگے جیسا کہ خود فرمایا (من اخیہ) باہم عداوت و کینہ کشی حرام ہے ایسی حدسے بڑھنے والے کے لیے دردناک عذاب ہے

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اور واسطے تمہارے عوض میں زندگی ہے اے صاحبان عقل تاکہ تم ڈرو

اور تمہارے لیے قصاص کے حکم میں ایک ڈھنگ کی زندگی ہے اے دانشمند و شاید تم ڈرو اور قتل و خون یا دعوے میں تعدی اور جواب میں فریب نکرو ف حکم قصاص میں کئی فائدے ہیں ۱ انتظام و انسداد قتل ۲ ورثائے مقتول کے کچھ تشفی و تسکین ۳ باہمی کشت و خون اور آئندہ عداوتوں کا خاتمہ ۴ درصورت عفو یا صلح بمال بہت کچھ مصلحتیں ہیں۔ لہذا فرمایا کہ اگر قصاص نہوتا تو تمہاری زندگی اور امن میں فتور آتا تفصیل قتل خواہ قصداً اسکو مارا ہو یا بے قصد۔ قصد میں اگر ایسے آلے سے مارا جو غالباً قتل میں مستعمل ہوتا ہے جیسے تلوار لٹھ وغیرہ تو قتل عمد ہے دنیا میں جان کی عوض جان اور آخرت میں جہنم مگر ورثہ کو معاف یا صلح کرنیکا بھی اختیار ہے اور اگر وہ آلہ قتل کے لیے موضوع نہیں جیسے ڈھیلا یا چھڑی تو شبہ عمد ہے اسمیں عاقلہ یعنی اوسکی برادری ہم پیشہ پر خون بہا اور قاتل پر کفارہ اور گناہ عظیم ہوگا اگر

بے قصد ہو یس خواہ فعل اسکا ہو جیسے شکار کیلئے مین کوئی آدمی زخمی یا قتل ہوگیا یا
سوتے مین کوئی چیز اوس پر گرے کہ دوسرا مر گیا انمین قاتل پر کفارہ ہو اور عاقلہ قاتل پر خون بہا مگر گناہ نہین اور اگر
اسکا فعل نہین جیسے زمین غیر مین بدون اجازت کنوان کھودا اور کوئی گر کر مر گیا انمین
صرف عاقلہ پر دیت ہو (ہدایہ) ربط تمام تصرفات انسانی حالت حیات مین نافذ اور بعد موت
منتہی ہو جاتی ہین مگر وصیت جسکا وقت بعد موت ہو لہذا احکام قتل کے بعد فرمایا

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
لکھا گیا تمپر جب آئے ایک کو تم سے موت اگر چھوڑے مال وصیت واسطے ماں باپ کے

وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝
اور رشتہ والون کے شرعی طور پر حق ہے پرہیزگارون پر

تمپر فرض ہے کہ مرتے وقت اگر کچھ مال ہو تو اوسے ماں باپ عزیز و اقارب کو وصیت سے جاؤ مگر
بطور انصاف و عنوان مشروع ہو نیتی کمی نکرو اور ایسے منصفانہ وصیت کرنا پرہیزگارون پر حق
لازم ہے اوائل اسلام میراث نہ تھی وصیت فرض کی گئی جب آیت میراث اوترے تو وصیت منسوخ ہوگئی
مگر ورثہ کے حق مین جواز بھی نرہا اسلیے کہ محل وصیت یعنی مال وہ بطور میراث اون کے ملک
مین آگیا اب نفاذ کسپر ہو اور اگر وارث کے لیے وصیت جائز ہوتی تو فائدہ تعیین میراث کا
باطل ہو جاتا اور اغیار کے لیے جواز بلکہ استحباب باقی ہے مظہری حق تو یہ ہے کہ وجہ نسخ مجھکو
ملی ہو گی بظاہر ایمہ اربعہ کا اجماع و اتفاق اسکی منسوخیت کا باعث ہو اور متعدد حدیثین
موجود ہین احکام وصیت یعنی نصیحت اور شرع مین وہ امر جو بعد موت عمل در آمد ہونے کے
قابل ہو اور یہ ۱ واجب ہے جیسے ادائے حقوق عباد مثل دین و امانت و حقوق اللہ مثل زکوۃ و
نذر و کفارات و فدیہ وغیرہ ۲ مستحب جیسے کسی رشتہ دار کے لیے جو میراث نہ پا سکے یا اور کسی کار خیر
کی وصیت کرنا ۳ جائز جیسے کسی مرد مباح یا ذمی وغیرہ کے لیے وصیت ۴ غیر مستحسن جیسے
کم سرمایہ والا آدمی وصیت کرے یا ایک رشتہ دار کو کم دوسرے کو زاید دے ۵ موقوف جیسے
تہائی مال سے زیادہ یا کسی وارث کو وصیت کرنا یہ دوسرے ورثہ کی رضا پر موقوف ہے
۶ ممنوع جیسے کافر حربی یا کسی امر ممنوع کے لیے وصیت کرنا۔ بعد موت و تجہیز و تکفین و
ادائے دیون و حقوق واجبہ تقسیم میراث سے پہلے ایک تہائی مال سے ادای وصیت لازم ہے

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ
پس جسنے بدل دیا اوسکو بعد اوسکے کہ سنا اوسکو پس نہین گناہ اوسکا مگر اونپر جو بدلین اوسے

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ
بیشک اللہ سنتا ہو جانتا ہو پس جو ڈرا وصیت کرنے والے سے ظلم یا گناہ کو پس اصلاح کرادی

بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
اونمین پس نہین گناہ اوسپر بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۶

جسنے وصیت سنکر بدلدی یعنی بیش و کم کیا یا وصیت بجا نہ لایا یا گواہ تہا اور اوسے شہادت مین تغیر تبدل کیا تو اسکا گناہ بدلنے والی ہے پہر وصی کو کچہ واسطہ نہین اللہ وصی کا قول اور اوسکی دلی نیت اور اس بدلنے والی کے بددیانتی سنتا اور جانتا ہو **ف** اس حکم سے جب گواہون اور وصیون کو احتیاطاً خوف غالب ہوا اور احتمال تہا کہ ایسے معاملون سے کنارہ کشی کرین اور معاملات مین تنگی واقع ہو تسکیناً فرمایا پس جو ڈرا کہ وصیت کرنے والا سہواً یا عمداً ایک جانب میلان کریگا یا صراحةً ظلم و حق تلفی ہی پہر آپسمین اصلاح کردی یعنی موصی کو سمجہا دیا اور وصیت کرنے والے اور مستحقین وصیت مین اصلاح کرا دے اوسپر کوئی الزام نہین اللہ غفور رحیم ہے ۔ اس آیت کی تفسیر مین عجب خلط ہو احمدی موصی کو فہمایش کرکے اوس تجویز سے پہیر دیا اور اصلاح و اتباع انصاف پر متوجہ کیا اس صورت مین موصی پر پچہلی غلطی کا الزام نرہا اللہ تعالی غفور رحیم ہے **ف** یہ تقریر نہایت صاف اور تمام شکوک سے پاک ہو جمہور مفسرین اس تبدیل تغیر مین بدلنے والے پر الزام نہین اور اسکی کئی صورتین ہین ۱۔ موصی کو فہمایش کردے ۲۔ یا اوسکے بعد مستحقون مین اصلاح اور انصاف کرادیا یہان تک بجا ہو مگر جبکہ اپنے اختیار سے وصیت کو بدل ڈالا تو اس اصلاح مین مال غیر پر تصرف پایا گیا اور ایسے حقوق امام کے سوائے دوسرے کو حاصل نہین ورنہ لازم آیگا کہ وکیل یا کسی آمر کا کفیل و متوسط موکل آمر کے معاملات باطلہ و عقود و شروط فاسدہ کے اصلاح کرلیا کرے اور اسکے نظیر نظر مین نہین گذری البتہ جملہ شروط و عقود و امور ممنوعہ مین توکیل و توسط قابل عمل نہوگا (جنف) ایک طرف میل کرنا مراد اوس سے سہو یا خطای فہم یا گونہ زیادتی ہو اور اثم سے کہلی کہلی حق تلفی مراد ہے اور اصلاح سے مراد یہ ہو کہ شرعی طور پر کردے اور چونکہ یہ اصلاح بظاہر مخالفت اور تبدیل یا کسی کے حق مین مضر تہی باعتبار صورت فرمایا کہ اوسپر گناہ نہین ورنہ ایسا مصلح باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ثواب پایگا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ

اى ايمان والو لكهے گئے تمپر روزے جسطرح لكهے گئے تهے اونپر

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۙ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ

جو پہلے تهے تمسے تاكہ تم پرہيزگار ہوجاؤ دن گنتے كے پس جو

كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

ہو تمين سے بيمار يا مسافر تو گنتی ہى دوسرے دنون سے

اى ايمان والو تمپر روزے فرض كرديے گئے (مگر يہ مشقت تمهين پرنہين پڑى بلكہ) اسيطرح تمہارے اگلونپر بهى فرض ہوے تهے اور فائدہ يہ ہى كہ تم متقى ہوجاؤ اور ہميشہ كے لئے نہين بلكہ گنتى كے دن ہين پس جو كوئى تم مين سے بيمار يا مسافر ہو تو دوسرے دنونمين قضا كرے ف امم سابقہ كى مشابہت صرف فرضيت مين ہى مقدار اور ثواب اور احكام مين نہين روزے مكسر شهوات اور مقلل لغويات ہين پس روزہ دار غالبا صاحب تقوى ہوجاتا ہى حديث مين ہى ليے جو اون نكاح نكرسكو تو روزے ركها كرو معدودات سے اشارہ اسطرف ہى كہ چاند ديكهكر رمضان شروع كرو اور چاند ديكهكر ختم كرو جيساكہ حديث مين آيا ہى اسليے كہ تعين روزونكى وہى طرح ہوسكتى تهى اعتبار اوسكا ذكر ہى نہين ہفتے يا مہينے وغيرہ سے پس ہى متعين ہوگيا مہينا ٢٩ دنكا ہو يا ٣٠ دنكا اور يہ بهى سمجها گيا كہ اگر ابر وغيرہ سے ايك دن رمضان كا شعبان سے مل جاے تو شوال كے دن سے پورا نہين كرسكتے اسليے كہ رمضان تو معين تها وہ ہوگيا البتہ قضا جب چاہو كرو مظہرى جب آپ مدينے مين آئے تو دسوين محرم اور ہر مہينے تين تين روزے ركها كرتے جنگ بدر سے كچہ دنون پہلے رمضان فرض ہوا وہ روزے منسوخ ہوگئے مگر جواز باقى ہے

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ

اور اونپر جو طاقت نہين ركهتے اوسكى فديہ ہى كهانا غريب كا

اور جو روزہ ركهہ سكين بانہ اون كو فديہ يعنى ايك مسكين كا كهانا ہى علما اسكى تفسير مين بہت كچہ مختلف ہوے بعض نے كہا كہ معنے يہ ہين جو روزہ ركهہ سكتے ہين وہ بهى فديہ دينے كے مجاز ہين اور يہ حكم ابتداے اسلام مين تها جب لوگ روزے كے عادى نہ تهے پهر منسوخ ہوا اور كہا بعض نے معنى يہ ہين كہ جو روزہ نہ ركهہ سكے فديہ دے اور آيت

منسوخ نہین البتہ یہ حکم شیخ فانی کے حق مین مخصوص ہو مگر صاحب تفسیر احمدی اور تفسیر مظہری کے اقوال ملانے سے نہایت نفیس معنی حاصل ہوتے ہین یعنے جو طاقت نہین رکھتے فی الحال اور نہ آیندہ وہ فدیہ ادا کرین پس مقیم و تندرست فی الحال قادر ہین اور مسافر اور مریض کو قدرت کی امید ہو صرف شیخ فانی جو عادۃً جوان نہین ہوسکتا اس حکم مین بدون گفتگو باقی رہگیا اور آیت بھی منسوخ نہوئی اور نہ کوئی اصولی اعتراض نہ معتبر اختلاف پیش آیا علما متفق ہین کہ اسکا کوئی قادر فدیہ دیکر بری نہین ہوسکتا ہے عاجز سے شیخ فانی مراد ہو مریض و مسافر عاجز نہین فدیہ وہ مال جسکے عوض قیدی کو چھڑالین مقدار اوسکی حنفیہ کے نزدیک صدقۂ فطر کے برابر ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ باوجود طاقت فدیہ جائز ہو اور یہ آیت پیش کرے تو باجماع مردود ہوگا۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

پس جسنے زیادہ کی نیکی پس وہ اچھی ہو واسطے اوسکے اور یہ کہ روزہ رکھو تم بہتر ہو واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے

پس جسنے زیادہ کی نیکی یعنی مقدار فدیہ بڑھادی تو اوسکے حق مین اچھا ہو اور اگر روزہ رکھو تو فدیہ سے بھی تمہارے حق مین اچھا ہو اگر تم جانتے ہو ف آیت مین تصریح ہو کہ روزہ رکھنا مسافر اور مریض کے حق مین بھی اچھا ہو ممنوع نہین اور بعض حدیثون مین جو ممانعت وارد ہو اوس کے دو جواب ہین ۱ بعض حدیثون مین اجازت بھی آگئی ہو ۲ وہ ممانعت کسی ضرر کی وجہ سے ہو مثلاً ایسا مریض یا مسافر جسے جانکا خوف ہو یا حاجی یا مجاہد جسکی غرض اصلی فوت ہوجائے آیت ہماری مقصود پر اشارہ کر رہی ہو اس لیے کہ اگر یسر و عسر سے جو آگے مذکور ہوگا دینی یسر و عسر مراد ہو تو روزہ موجب آسانی ہو اور اگر دنیاوی ہو تو اختیار مین یسر ہے اور اضطرار و مجبوری مین عسر و تنگی پس ظاہر ہوگیا کہ مریض و مسافر کو افطار جائز ہے واجب نہین

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ

مہینا رمضان کا وہ کہ اوتارا گیا اوسمین قرآن ہدایت ہو واسطے آدمیون کے اور کھلی نشانیان ہین رہنمائی کی اور فیصلے کے

رمضان کا مہینا جسمین قرآن اوترا آدمیون کے لیے ہدایت ہو اور قول فیصل کی دلیل و حجت یعنی احکام اور دلائل اور ہر شبہے اور سوال کا جواب شافی قرآن مین ہو در منثور عطیہ نے ابن عباس سے کہا میرے دل مین تردد ہو کہ ایک جگہ فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کہین فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور دوسری جگہ کہا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اور قرآن تمام مہینون مین برابر اوترا گو کہا تھا فرمایا شب مبارک وہی شب قدر ہو اور یہ مضامین

ف اسلیے کہ آدمی کو ... اور مریض سے بعض ... قرآن مین ۱۲

ہوتی ہی اس رات لوح محفوظ سے بیت المعمور مین اکبار آیا وہان سے آپ پر بحسب ضرورت
اوترتا تہا کہا شعبی نے جبریل آپ پر ہر رمضان مین قرآن عرض کرتے تھے ابن کثیر فرمایا کہ صحف
ابراہیم رمضان کے پہلے کو اور توریت چھٹے کو اور زبور بارہوین اور انجیل تیرہوین یا اٹھارہوین
کو اور قرآن چوبیسوین کو اوترا ہے دوسری کتابین مجموع اور قرآن متفرق نازل ہوا ہے
ف رمضان کے فضل کی دلیل نزول قرآن پاک قرار پایا اس سے معلوم ہوا کہ ۱ تلاوت
قرآن رمضان مین افضل ہی ۲ اور اس حدیث سے کہ حضرت جبریل آنحضرت پر رمضان مین
قرآن عرض کرتے تھے ایک اشارۂ لطیف تراویح مین قرآن پڑہنے کا نکلتا ہی ۳ کسی امر مقبول
ومتبرک کی وجہ سے اوس کے وقت اور مکان مین بہی برکت آجاتی ہی جسطرح نزول قرآن سے
رمضان مین اور چونکہ شب قدر خاص وقت نزول ہی زائد متبرک قرار پائے اس سے روز
ولادت وشب معراج اور دوسرے اوقات جنمین کسی مقبول بارگاہ کا تعلق ہوا اور ایسے
مقامات ضرور ہی متبرک سمجھے جائینگے **ترغیب** فرمایا میری امت کو رمضان مین پانچ نعمتین
ملی ہین جو کسی کو نملی تہین ۱ اول شب رمضان کو اللہ اپنے بندون پر نظر رحمت کرتا ہی اور جسپر
نظر رحمت کی اوسپر کبہی عذاب نہوگا ۲ روزہ دار کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے
زیادہ خوشبودار ہی ۳ فرشتے رمضان کی ہر رات دن ہین اونکے لیے استغفار کیا کرتے ہین ۴ جنت کو
رمضان مین حکم ہوتا ہی کہ مستعد اور آراستہ ہوجا میرے بندون کے لیے شاید وہ دنیا کی مشقتون سے
میری بخشش وفضل کی گہر مین آرام پکڑین ۵ آخر شب رمضان مین سب گناہ بخشدے جاتے ہین
ابوہریرہ نے روایت کی کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہونکا کفارہ
ہوجاتا ہی اگر کبائر سے بچا رہے اور ابوسعید خدری سے مروی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ رمضان کی
پہلی کو آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پہر آخر رمضان تک بند نہین ہوتے کوئی مومن
رمضان کی رات مین نماز نہین پڑہتا مگر اوسکے لیے ہر سجدے مین پندرہ سو نیکیان
لکہی جاتی ہین اور جنت مین ایک گہر یاقوت سرخ کا بنایا جاتا ہی جسکے ساٹھہ ہزار دروازے
ہین ہر دروازے پر سونیکا محل یاقوت سے مرصع۔ پہلے ہی روزے مین سب اگلے گناہ
بخشدیے جاتے ہین اور ایسا ہی ہر روز ہوا کرتا ہی اور ہر دن صبح سے شام تک ستر ہزار
فرشتے اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور ہر سجدے کے عوض ایک درخت جنت مین
اوگتا ہی جسکے سایے مین سوار پانچسو برس چلا جائے مسلم رحمت کے دروازے کشادہ

ع اکیسوین تیئیسوین پچیسوین ستائیسوین انتیسوین شب بھی لیلۃ القدر ہی ۱۲

جہنم کے دروازے بند اور شیطان پابزنجیر کیے جاتے ہین فرمایا الصَّوْمُ لِیْ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ روزہ میری لیے ہی اور مین ہی اوسکا عوض دونگا یعنی دنیا توسط بلا تکلف خود اور روزہ دار کی حالت پر توجہ خاص یا مین خود ہی اوسکی جزا ہون

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
پس جو پائی تم مین سی مہینے کو رمضان کے پس چاہیے روزہ رکھے اوسمین اور جو ہو بیمار یا مسافر پس گنتی ہے

مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
دوسرے دنون مین چاہتا ہے اللہ تمپر آسانی اور نہین چاہتا تمپر تنگی

پس جو کوئی تم مین سے یہ مبارک مہینا پائی چاہیے کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر یا مریض ہو تو دوسرے دنون مین بعد دفع عذر قضا کرے اللہ تعالے تمہارے حق مین آسانی چاہتا ہے اور تنگی کا ارادہ نہین کرتا یعنے حکم فدیہ یا قضا سے تمپر آسانی ہوگئی یا رمضان کی فرضیت تمہاری اخروی مصائب کے آسان کرنے کے لیے ہے اور یہ غرض نہین کہ تمپر سختی و مشقت پڑ جاے اسی آیت کو آیت سابق یعنی وعلی الذین یطیقونہ کا ناسخ قرار دیا ہے **مظہری** مسافر اور مریض تو قرآن ہی سے معذور و مستثنیٰ ہوگئے اور حائضہ و نفاس والی عورتین اجماع اور احادیث مشہورہ سے مخصوص ہین **ف** حاملہ اور دودھ پلانے والیونکا مریض پر قیاس کیا گیا اس لیے کہ جسطرح مرض مین جان کا ڈر یا طول مرض کا خوف معتبر ہے انہین بھی اپنا یا بچے کا ڈر ہے اور اسی بنا پر وہ مریض جسے روزہ مضر نہو اور وہ مسافر جسکا سفر مقدار شرعی سے کم ہو معذور نہین اس لیے کہ استدلال لغت سے نہین ہوسکتا بلکہ معنی اور اصطلاح شرعی معتبر ہین پھر سفر مین بھی اختلاف ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ سفر معتبر ہے جو عادۃً تین دن کا ہو یعنی اکثر اوسکی عادت یہ ہو کہ تیسرے روز طے کرے پھر اگر کوئی شخص ایک دن مین جاے یا ایک منزل کئی دن مین چلے تو اوسکا اعتبار نہین اور سواری بھی وہ معتبر ہے جو اوس مقام پر رائج و مناسب ہو جیسے دریا مین کشتی اور پہاڑ پر اونٹ خچر وغیرہ ہمارے زمانے کی ریل یا دودی جہاز کا اعتبار نہین ہے اور اسیطرح جبتک مسافر پندرہ دن رہنے کا عزم نکرے یا اپنے وطن مین واپس نہ آئے مقیم نہ سمجھا جائیگا فقط قصد ہی معتبر وقوع نہین پس سفر بے کیے شروع نہین مدتون بغیر قصد اگر تو رہی نہ شریعت تجھے مقیم لکھے اور دلیل ہماری مدت مسح موزہ ہی جسمین تین دن معین ہین اور ایام اخر سے مفہوم ہوا کہ اگر مریض یا مسافر بعد فراغت زندہ رہے تو قضا واجب ہوگی ورنہ ساقط **مسئلہ** زید دس دن بیمار رہکر اچھا ہوا پھر دو دن بعد مرگیا

یا مریض یا مسافر ہوا اور اوسی حالت مین مرگیا تو اب وہی دنکی قضا واجب الادا ہی اسلیے کہ ایام اخر ادسے نہین ملے مسئلہ قضا کا برابر کہنا ضرور نہین اسلیے کہ آیت مطلق ہی جیسا کہ دارقطنی مین آنحضرت سے مروی ہی اِنْ شَاءَ فَرَّقَ وَاِنْ شَاءَ تَابَعَ چاہے جدا جدا رکھی یا پے درپی مسئلہ میت کے ذمہ فدیہ یا روزے باقی ہون تو دو شرطون سے وارثپر اونکا فدیہ دینا واجب ہوگا ۱ وصیت کے ہو ۲ اسقدر مال چھوڑا ہو ورنہ وارث کی خوشی ہی

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
اور تاکہ پوری کرو گنتی اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس نعمت پر کہ رہنمائی کی تمہاری اور تاکہ تم شکر کرو

پس جب اللہ تعالی کا ایسا فضل ہی اور وہ تمہارے آسانی وراحت کا خواہان ہے تو تمہین بھی لازم ہی کہ رمضان کے روزے پورے پورے رکھو کم نکرو اور قضا ہو تو وہ بھی ادا کرو اور اللہ کی بڑائی کیا کرو تاکہ تم اسلام یا رمضان یا سہولت کی ہدایت پر شکر گزار ہو جاؤ مظہری عموم فرضیت سے مسافر اور مریض کو تو قرآن نے خاص کر دیا اور حائضہ اور نفاس والیان احادیث مشہورہ اور اجماع امت سے مخصوص ہو گئین اور تکبیر سے شافعی کے نزدیک شب عید کے بالجہر تکبیرین مراد ہین اور حنفیہ کے نزدیک تکبیر سے مراد نماز عید ہی جسمین تکبیرات زائدہ موجود ہین مگر اس احتمال سے فرضیت نماز عید مفہوم نہین ہوتے وجوب اوسکا احادیث مشہورہ اور حضرت کے فعل دائمی سے مستفاد ہی **اسباب نزول** ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا رب قریب ہو تو ہم چپکی چپکی دعا کیا کرین اور دور ہو تو آواز بلند پکارین ارشاد ہوا

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
اور جب سوال کرین تجھے بندے میرے پس مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون دعا دعا کرنیوالے کی جب

دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝
پکارے مجھے پس قبول کرین میرا حکم اور ایمان لائین مجھپر تاکہ وہ راہ پائین

جب ہمارے بندے آپ سے ہماری کیفیت پوچھین تو بتا دیجیے کہ ہم قریب ہین جب دعا کرین قبول کرینگے پس ہمسے مانگا کرین اور ہمپر ایمان لائین تاکہ منزل مقصود پر پہونچین امام زاہدی نے کہا کہ جہان جہان غیر خدا سے سوال ہوا ہی جواب مین پیغمبر سے فرمایا (قل) مگر یہان ذات پاک سے سوال ہی لہذا کلمہ قل محذوف کیا یعنی ہم خود جواب کے لیے حاضر ہین ف

ع ۷ شیخ نہین رکھی وہ سفر نہیں ۔۔ صفر ربیع ۱۷ ع ۲۲ بیان لیکن ادا اور ان ماں بیان ۔۔ دیکھیں داد را دین ہونا چاہیے

معنی قرب سمجھانے کے لیے اپنے حبیب کی زبان سے تکلم فرمایا کہ کچھ تو سمجھ مین آئے اور یہ
اشارہ کیا کہ معرفت اور تقرب اور ولایت کے مضامین مین حضور کا وسیلہ شرط ہی لطیفہ اشارہ
ہی کہ علوی مراتب مین امتیاز و تغایر کی ضرورت نہین مظہری قریب باعتبار کمال علم یہ قرب
وہ معانی نہین ہین جو حرف و آواز سے ادا ہو سکین اللہ جانے اور اوسکے مقرب بیچارے
تو اپنی ہستی ہی سے دور اور مستغرق حضور ہین کیسے معانی اور کہا نکی سمجھ ۵ قرب کا اونکی
گو شعور نہین ﴿ ہر جگہ ہی کسی سے دور نہین **ف** یہ ارشاد کہ جب ہمارے بندے پوچھین تو
بتادو مشیر ہے کہ ۱ قرب و قبول طلب پر موقوف ہی ۲ ک خطاب اسلیے اختیار کیا کہ باعتبار
وصف و اسم و ذکر پر گمان نہو یہ توسط تو مخصوص جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
۳ سوال بواسطہ اور جواب بلا واسطہ سے معلوم ہوا کہ توسل شیخ گو ابتدا مین ضروری ہی
مگر وہ عین توسل الٰہی ہو جاتا ہی ۴ جواب مین اولاً کلمہ (قریب) جو ہمارے فہم سے بعید ہی
اسلیے ارشاد ہوا کہ شوق کی آگ بھڑکی تار و پود خودی جلکر نیست ہوا جبکہ مشتاق سوختہ دل
یہ سنے کہ محبوب قریب ہی اور معانی نسمجھے تو اہل دل بتائین کہ اوپر کیا گذرے گی سعدی
دیدار مینمائی و پرہیز میکنی ﴿ بازار خویش و آتش ما تیز میکنی ﴿ ۵ معاً (اجیب) اسلیے فرمایا کہ مبادا
کمال اضطراب و شوق مین تڑپکر نہ مرجاے ارشاد ہوا گبرا نہین ہم دینگے جو مانگیگا ۶ پھر
(اذا دعان) کی قید بڑہائی کہ کچھ مانگو عاشقانہ آرزو مین غلامانہ سوال پیش کرو جیسا کہ وارد ہوا
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِ اللہ مومن کی دعا کو محبوب رکھتا ہی ۷ (فلیستجیبوا لی)
یعنے میرے لیے مانگو اپنی نسبت اسلیے کہ یہ نسمجھو دعا محض خود غرضی ہے طالبان رضا تارکان
تمنا اسکے قریب نہین جاتی بلکہ یہ ہماری خوشنودی اور عبادت ہی جیسا کہ وارد ہوا اَلدُّعَاءُ مُخُّ
الْعِبَادَةِ دعا عبادت کا مغز ہی ۸ اور یہ بھی اشارہ ہی کہ اے طالب مسکین جب تو نے ہماری
محبت مین اپنی خودی مٹادی تو تیری حاجت کہان رہی وہ بھی ہمارے ہی لیے ہی جیسا کہ وارد
ہوا کہ بندہ کمال تعبد اور خدا پرستی سے اوس مقام پر پہنچ جاتا ہی کہ اوسکے سمع و بصر و مشی (چلنا)
و بطش اللہ کی طرف منسوب ہو جاتی ہین ۹ طلب ایمان سے یہان وہ ایمان مراد نہین جسپر ہم
(پکڑنا) امیدون کی نجات کا مدار ہی یا جسکی جزا حور و قصور ہو بلکہ یہ گرویدگی خاص و اصل عرفان و ذوق
معانی قرب و قبول ہی ۱۰ اب کامیابی یہ ہی فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اپنی
بادشاہ قدرت والے کے حضور مین مقام صدق و صفا پر لذت حضور اور دید اکبر سے کامیاب ہی

ادب مظہری جو مسلم اللہ سے دعا کرتا ہی اور گناہ یا قطع رحم او سمین نہو تو اللہ تعالی خواہ اوسکی
مراد بر لاتا ہی خواہ آخرت کے لیے اوسکا ثواب جمع کرتا ہی خواہ اوس سے کوئی آنے والی بلا ٹال دیتا ہے
(سبحان اللہ یہان بہی ہماری ہی مصلحتون پر نظر ہے) در منثور حضرت انس سے روایت کی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دعا سے عاجز نہو اس لیے کہ دعا کرنے والا ہلاک
نہین ہوتا اور فرمایا جب دعا کرو تو یون کہو کہ اے پروردگار ایسا ہی کردے اور یہ نکہو کہ
چاہے تو ایسا کرے اس لیے کہ اسے اللہ تعالی برا جانتا ہی (ایک قسم کی بے پروائی ثابت
ہوتی ہی) اور فرمایا جب اللہ چاہتا ہو کہ اپنے بندے کی دعا قبول کرے اوسے مانگنے کی توفیق
دیجاتی ہی اور فرمایا جسکے لیے دعا کا دروازہ کہل جاتا ہی یعنی توفیق دعا کی عطا ہوتی ہے
رحمت کا بہی دروازہ کہل جاتا ہی مظہری اللہ مومن کی دعا کو محبوب رکہتا ہے اور کبہی
اوسکی مراد کو موخر کردیتا ہی تاکہ اوسکا مانگنا سنے اور جس سے نہین محبوب رکہتا اوسکی مراد جلد
عطا فرماتا ہی تاکہ اوسکی آواز مکروہ حضور مین پیش نہو اور تفسیر زاہدی مین ہی کہ اولا رمضان
مین سو جانے کے بعد ہمبستری جائز نہ تھی ایک دن حضرت عمر رض اپنی بی بی کے پاس تشریف
لیگئے اونہون نے کہا مین سو گئی تہی آپ سمجھے کہ یہ معمولی عذر عورتون کے ہین اور وہ سمجھین
کہ شاید حکم منسوخ ہوگیا ہوگا ورنہ آپ اور خلاف ورزی ۔ الغرض بعد فراغ جب آپ کو تحقیق
معلوم ہوا کہ وہ سچی تہین غسل کیا اور تمام رات گریہ و بکا مین بسر کی صبح کو بامید سفارش
حضور مین گئے آپ نے انکا حال پریشان دیکہا استفسار فرمایا حضرت عمر نے اپنی غلطی عرض
کی ارشاد ہوا اے عمر تم تو اس قابل نہ تھے پہر اور اصحاب بہی کہڑے ہوئے اور
عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم بہی ایسی ہی خطاؤن مین گرفتار ہین اب حضور نہایت
متردد ہوے اور بنظر کمال ترحم بحال امت رونے لگے معاً یہ آیت نازل ہوئی
کہ ہم تمہاری سستی ہین اور عذر قبول فرماتے ہین اور صرف یہ خطا ہی نہین بخشتے بلکہ

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ
حلال کیے گئے واسطے تمہارے شب رمضان مین مباشرت تمہاری عورتون سے عورتین پردہ ہین واسطے تمہارے اور

أَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ
تم پردہ ہو واسطے اون کے جان لیا اللہ نے کہ بیشک تم تھے خیانت کرتے اپنی جانون مین

یعنی مباشرت بعد نیند رمضان مین جو موجب گناہ سمجھے ۱۲

فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

پس توبہ قبول کی تمہاری اور معاف کیا تمسے پس اب سے مباشرت کیا کرو عورتونسے اور طلب کرو جو لکھا اللہ نے تمہارے لیے

تم کو اپنی عورتون سے رمضان کی راتون مین ہم بستری حلال ہو گئی وہ تمہارے لیے اور تم اون کے لیے لباس اور موجب راحت ہو ہم نے جانا کہ تم سے خیانت ہوتی ہی پس توبہ قبول فرمائی اب مباشرت کرو تم اون سے اور جو تمہارے حق مین مقدر ہے طلب کرو یعنی (اولاد) **مظہری** مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ سے مراد اولاد ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ بوقت ہمبستر طلب ولاد کیا کرو تاکہ ثواب ملے اور فرمایا مین قیامت مین اپنی امت کی کثرت سے فخر کرونگا پس چاہیے کہ ایسی عورتون سے نکاح کرو جنکے لڑکے زیادہ ہوتے ہون اور لباس اس لیے فرمایا کہ زن و شو باہم پردہ دار اور موجب تسکین ہوتے ہین حدیث مین آیا مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ ثُلُثَيْ دِيْنِهٖ جس نے نکاح کیا تو اوسنے گھیر لیا دو تہائی کو اپنے دین کے معالم اول رمضان کی راتون مین سو جانے کے بعد کھانا پینا ممتنع تھا قیس بن صرمہ گھر مین آئے اور سوقت تک کھانا نہ تھا آپ کی بی بی کچھ بند و بست کرکے پکانے لگین اور یہ تھکے ماندے عشا پڑھکر سو رہے تھے جب کھانا تیار ہوا یہ جگائے گئین مگر قیس نے کھانا نکھایا اور بخوف خدا و رسول بھوکے پیاسے سو رہے دوسرے دن دوپہر کے قریب غش آگیا جب ہوش آیا حضور مین آئے آپنے فرمایا تمہارا کیا حال ہی کیفیت عرض کی آپ نہایت غمناک ہوئے حق سبحانہ تعالےٰ نے نازل فرمایا

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

اور کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے ڈورا سفید سیاہ ڈورے سے فجر سے

اور کھاؤ اور پیو جب تک سفیدۂ صبح تاریکی شب سے ظاہر نہو خیط الابیض سے وہ خط مراد جسے صبح صادق کہتے ہین اسلیے کہ ایک خط مستطیل کنارۂ شرقی سے بلند ہوتا ہی اوسکے گرد گرد سیاہی ہوتی ہی وہ صبح کاذب ہی پھر ایک خط سفید شرقی کنارے سے اوتر دکھن مین پھیلا ہوا منتشر ہوتا ہی اور سفیدی بڑھتی جاتی ہی اوسے صبح صادق کہتے ہین یہی وقت صوم و صلوۃ ہے **مظہری** عدی بن حاتم نے ایک سفید اور ایک سیاہ تاگا تکیے کے تلے رکھ لیا تھا دیکھا تو کچھ فرق نظر نہ آیا صبح کو حضور مین عرض کیا ارشاد ہوا تمہارا تکیا بہت چوڑا ہی کہ رات دن اوسکے تلے آجاے اور یہ کنایہ تھا کمال حمق سے۔ پھر فرمایا وہ خط سپیدۂ صبح اور سواد شب ہے مگر عدی کا اسلام ۹ھ ہجری مین ہے اور یہ آیت دوسرے سال کی کچھ دنون بعد

نازل ہوئی تو یہ قول کہ کلمہ من الفجر اس قصہ کے بعد اوترا البتہ محل کلام ہی

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ

پھر تمام کرو روزے رات تک اور نہ مباشرت کرو اونسے اور تم اعتکاف مین ہو مسجد مین یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

حدین اللہ کی ہین پس نہ قریب جاؤ اوسکے یون ہی بیان کرتا ہی اللہ آیتین اپنی واسطے آدمیونکے تاکہ وہ ڈرین

پھر تمام کرو روزہ رات تک ورنہ مباشرت کرو عورتون سے جب تم مسجد مین معتکف ہو یہ اللہ کی حدین ہین ان کے قریب نجاؤ اللہ یون ہین اپنے احکام بیان کرتا ہی کہ وہ پرہیزگار ہوجائین مسئلہ دن تمام ہوتی ہی رات آنے سے پہلے افطار کرنا چاہیے جیسا کہ وارد ہوا جب ادہر (مشرق) سے رات بڑہی اور اودہر (مغرب سے) دن پیٹھ پہیرے اور آفتاب غروب ہوا روزہ کہل گیا وقت مغرب اور افطار کا ایک ہی - جو سیاہی شرقی کنارے سے پہیلی ہوئی بلند ہو نشان غروب ہی بخاری لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ آدمی ہمیشہ خیر مین رہینگے جب تک افطار مین عجلت کرینگے ترغیب فرمایا جب تک آدمی افطار کے لیے تارونکی منتظر رہینگے میرے طریقے پر ہین اور فرمایا اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا میری نزدیک محبوب ترین وہ بندہ ہی کہ افطار مین عجلت کرے اور فرمایا یہ دین ہمیشہ غالب رہیگا جب تک افطار مین عجلت کرتے رہینگے (اور وجہ یہی بیان فرمائی) کہ یہود و نصاری تاخیر کرتے ہین - عجلت سے غرض یہ ہی کہ وقت آنے پر ذرا توقف نہو مسئلہ کلمہ اتموا سے اقتضاءً سمجہا گیا کہ نیت شرط ہی اسلیے کہ بقصد تمام کرنا شروع کرنے پر موقوف ہی اور نیت اسی قصد کا نام ہے مگر اسکا کوئی وقت معین نہین اور آیت سابقہ مین اسیقدر مذکور ہوا کہ طلوع فجر سے کہانا پینا چہوڑ دو اسی لیے فقہانے فرمایا کہ اگر کوئی امر روزہ توڑنے والا نکیا ہو تو رات سے نیت افضل ور دوپہر سے پہلے جائز ہوگی اسلیے کہ اکثر یوم کل یوم کے حکم مین ہی اور اسکی شہادت حدیث سے بھی نکلتی ہے اور ایسے ہی صرف یہ قصد (کہ مین روزہ رکھتا ہون) کافی ہی رمضان کی قید شرط نہین اسلیے کہ مقتضاے نص مطلق ہی یعنی شروع کرو اور اتموا سے افطار کرنیکا وجوب ثابت ہوا مگر مطلقاً یعنے مجبوری کی حالت مین بنیت افطار کرلو اور اختیار ہو تو کسی کہانے پینے والی چیز سے افطار کرو اعتکاف یعنی مسجد مین بنیت کرکے بحالت صوم مقیم ہونا اور یہ رمضان مین سنت ہی ترغیب فرمایا جسنے عشرہ رمضان مین اعتکاف کیا تو وہ مثل دو حجون اور دو عمرونکے ہی

ہوگا اور اگر عبارت عبد اوسکو بالکل باطل کرتا ہو وجوب نیت واقتضا سے ثابت ہوا ہی باطل ہوجائیگا پس عبارت عبد بھی باطل ہوجائیگی اور بس حاجتی کا کوئی فائدہ نہ نکلیگا لہذا تغیر عبد معتبر نہوگا پھر یہ حکم اطلاق روزہ کفارہ و قضا و نذر کو شامل نہین اسلیے کہ مقتضے مین عموم نہین ۱۲

مسئلہ اعتکاف مین مباشرت حرام ہوگئی اور بوس وکنار کی ممانعت کے لیے بہی یہی آیت کافی ہی اگر معنی یہ لیے جائین کہ نہ مصروف اور ملتبس ہو عورتون سے بطور بوس وکنار یا بطور جماع مسئلہ اعتکاف مین مسجد کی پابندی ظاہر ہے اور بضرورت باہر جانا اشارۃً ثابت ورنہ مباشرت کی ممانعت کی ضرورت نہوتی اس لیے کہ مسجد محل مباشرت نہین پس معنی یہ ہوگئے کہ بحالت اعتکاف اگر بضرورت مسجد سے نکلو تب بہی عورتون سے متلوث نہو مسئلہ ممکن ہے کہ اعتکاف مین اسی آیت سے روزے کی شرط ثابت ہوجاے جبکہ اسی اگلی آیت سے ملحق کرکے کہین تمہین رمضان کی راتون مین مباشرت کی اجازت ہے مگر اون روزونمین جو بحالت اعتکاف رکہی جائین اجازت نہین اب اعتکاف مقید بصوم ہوگیا اعتکاف مظروف اور صوم ظرف زمان قرار پایا مسئلہ صرف مباشرت کی ممانعت ہے وہ تمام امور جو روزونمین جائز تھے بحالہ جائز رہے لہذا معتکف بیع وشرا اور تمام معاملات کرسکتا ہی بشرطیکہ حرمت مسجد مین مخل نہون حدود جو منع کرین اور روکین پس یہ احکام مخالفت اور مداخلت بیجا سے روکنے والی ہین

وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا
اور نہ کہاؤ مال اپنے آپسمین بطور باطل اور نہ لیجاؤ مال کو طرف حاکم کے تاکہ کہاؤ تم

فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ○
ایک مقدار مال سے آدمیون کے ساتہ گناہ کے اور تم جانتے ہو

آپس مین ایک دوسرے کا مال ناجائز اور باطل طور پر نکہاؤ اور نہ جہوٹے مقدمے بناکر اونہین حکام کے پاس لیجاؤ کہ اپنی چرب زبانی یا شہادت زور یا انکار سے آدمیون کا کچہ مال کہا لو اور تم جانتے بہی ہو یعنے اگر سہو وخطا سے ایسا ہوجاے تو خیر امید عفو ہی جان بوجہکر تو ایسا نکرو اسباب نزول عبدان نے امرء القیس پر ایک زمین کا دعوی کیا گواہ نہ تہی حضور نے فرمایا مدعا علیہ کی قسم پر کفایت کر امرء القیس نے قسم کہانیکا قصد کیا کہ آیت نازل ہوئی اور آپنے فرمایا مین بہی تمہاری طرح آدمی ہون تم مین بعضی چرب زبان بہی ہوتے ہین تو جو شخص میرے پاس مصنوعی دعوی لائے اور فریب سے اوسے ثابت کردے تو مین بحسب ظاہر حکم دیدون گا مگر اِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔ اوس کے حق مین یہ آگ کا ٹکڑا ہی زاہدی نے کہا کہ امرء القیس نے قسم کہائی تہی مگر حضور کے ڈرانے سے توبہ کی اور زمین پہیر دی اور بعوض اون فائدون کے جو حاصل کئے تھے کچہ زمین اور بہی دیدی تو حضور نے فرمایا کہ تمہین مبارک ہو

اللہ تعالیٰ نے خطا معاف کی اموالکم یعنے ایک دوسرے کا مال بینکم سے تمام آدمی مراد ہین
مسلم و کافر کی تخصیص نہین اسلیے کہ ناجائز طور پر کسیکا مال کہانا حلال نہین اور جو طریقے کفار حربی کے
لیے معین ہین وہ باطل نہین باطل خلاف شرع - ناجائز - کذب - جعل سازی حکام سے
مراد وہ جو فیصلہ کردے پنچ ہو یا حاکم مومن ہو یا مسلم اور مراد یہ ہی کہ کسی ناجائز طریقے سے
حرام خوری پر کمر نہ باندہو جیسے بیوع فاسدہ - ربوا - خیانت - فریب - جعل سازی - چوری
غصب - اجرت غنا و زنا قیمت مسکرات و محرمات یا جہوٹی گواہی یا وہ وکالت جسمین مقدمے
بنائے جائین یا دیدہ و دانستہ فریق کاذب و ظالم کی وکالت کرنا - کسی کے حق مین انکار
کر جانا - رشوت لینا دینا کسی عذر لغو سے حق ساقط کر دینا جیسے حد سماعت وغیرہ ف
۱ نادانستہ غلطیان اس آیت مین داخل نہین ۲ سمجھا جاتا ہے کہ حاکم کا فیصلہ شہادت
زور یا تدبیر باطلہ کے بنا پر گو دنیا مین نفع دے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک گلوخلاصی نہوگی
بلکہ دو الزام ہین ۱ حق تلفی ۲ حاکم کو فریب دینا **اسباب نزول** چونکہ تمام تارون مین
ایک چاند کی عجب کیفیت ہی کبھی کامل و روشن کبھی باریک و تاریک کبھی مشرق سے ظاہر کبھی
مغرب سے طالع آدمی حضور سے پوچھنے لگے جنمین معاذ بن جبل و ثعلبہ بن غنم انصار بھی تہے ارشاد ہوا

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ

سوال کرتے ہین تجھسے　ہلال سے　کہدیجیے　یہ　وقت ہی　واسطے آدمیون کے　اور حج کے

آپ سے ہلال کی کیفیت پوچھتے ہین کہدیجیے کہ یہ تمہارے معاملات داد و ستد تجارت اور حج کو
مہینون اور تاریخون کے لیے وقت و تعین ہی یعنی اس کے ذریعے سے حساب تاریخ و ماہ
معلوم ہوتا ہی **مظہری** سوال حکمت و ماہیت سے تہا جواب مین فائدے بیان ہوے تاکہ
لوگ ادب سیکہین اور سوال کرنے کے طریقے سمجہین سائل کو اپنی ضرورت اور فہم سے زاید بات
پوچھنا نچاہیے بندیکو حکمت الٰہی و مصلحت شاہنشاہی مین کیا دخل لہذا اونکی کام کی باتین بتادین
ف فائدے اور بھی تھے لیکن دو باتو نپر اکتفا فرمائی ایک وہ جو تمہارے معاملات سے
متعلق ہی اسی لیے فرمایا (للناس) آدمیون کے فائدون کے لیے دوسرا وہ جو تمہارے دین سے
متعلق ہی (والحج) اسپر رمضان وغیرہ کا قیاس تم کر سکتے ہو اور یہ بھی تنبیہ کر دی کہ علوم غریبہ
و نکات لایعنی اور تحقیقات ماہیت او رہیات وغیرہ مین انہماک نکرو تمہین اوس سے کیا تعلق ہے
سہ امور مصلحت ملک خسروان دانند * گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش * معالم زبانہ جابلیت

مین دستور تہا کہ جب کوئی حج یا عمرے کا احرام باندہتا گہر مین دروازے سے نہ آتا۔ پیچھے والے سوراخ کرتے اور مکان والے خواہ نقب لگاتے خواہ سیڑہی یا چہت پر سے ہوکر گہر مین آتے مگر چند قبیلے کے آدمی جنہین (حمس) کہتے تھے۔ دروازے ہی سے آتے جاتے اور ابتدا سے اسلام مین بہی یہی طریقہ باقی تہا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گہر مین تشریف لیگئے قطبہ بن عامر آپکے ساتھ دروازے سے داخل ہوئے لوگون نے کہا حضور یہ تو جاہر ہی احرام مین دروازے سے آتا ہی آپنے پوچھا کہ تمنے یہ کام کیون کیا وہ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے آپکو دیکہا آپ کی پیروی کی ارشاد ہوا کہ ہم حمسی ہین وہ جان نثار بولا مین بہی حمسی ہون آپ کی بتلائی ہوئی راہ پر چلتا ہون آپکا دین اختیار کیا ہی آپ کا دامن دولت پکڑا ہے اس عاشق صادق وفائی کامل کی تصدیق مین حضرت رب العزت سے خطاب ہوا

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ
اور نہین نیکی اسمین کہ آؤ تم گہرون مین پچہواڑے سے اوسکے لیکن نیکی اوسکی ہی کہ ڈرا

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝
اور آؤ گہرون مین دروازون سے اوسکے اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ

نیکی یہ نہین ہی کہ گہر مین پچہواڑے سے آؤ مگر نیکی اوسکی ہی جو اللہ سے ڈرا اور گہر مین دروازے ہی سے آیا اور تم سب اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ۔ اس آیت سے وہ رسم منسوخ ہوگئے اور دروازون سے آنا جانا جائز ہوا **ف** اس قصے مین اشارہ ہی کہ حضور کا پیرو فہمیدہ ہو یا نافہم ہمیشہ کامیاب ہی حضرت قطبہ بظاہر تو بہک گئے تھے دروازے سے اونہین آنا جائز نہ تہا مگر بوجہ کمال اتباع سنت رسول خطا صواب اور ضلالت ہدایت ہوگئے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی اوسی کے ساتھ ہی جسے چاہی **شان نزول** آپ سے حدیبیہ مین اس امر پر صلح ہوئی تہی کہ آیندہ سال حج کرنا دوسرے برس آپ تشریف لیگئے مگر یہ خیال تہا کہ مبادا کفار لڑبیٹہین تو یہ قتال شہر حرام مین ہونا اچہا نہین ارشاد ہوا وہ لڑین تو تمہین بہی اجازت ہی مگر کفار دب گئے اور مجال روک ٹوک کی نہوئی

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝
اور لڑو راہ مین اللہ کی اونسے کہ لڑتے ہین تمسے اور نہ حد سے بڑہو بیشک اللہ نہین دوست رکہتا ہی حد سے بڑہنے والون کو

لڑو اللہ کی راہ مین اون سے جو تمسے لڑین اور حد سے نہ بڑہو اللہ حد سے بڑہنے والون کو دوست نہین رکہتا **سراج** (حد سے بڑہنا) لڑائی مین پہل کرنا۔ اس صورت مین یہ آیت منسوخ ہی

مظہری حد سے بڑھنا عورتون بچون بڈھون دیوانون کو قتل کرنا (مثلہ کرنا گوشہ نشین بدنکو قتل کرنا عذر رو بدعہدی بھی اسمین داخل ہی اس تقریر سے آیت منسوخ نہین اسلیے کہ یہ امور ابھی منع ہین ف شرع مین فساد و خونریزی اور قتال کسی طرح حلال نہین مگر لیے جہاد جیسا کہ فرمایا فی سبیل اللہ ۲ تحفظ جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ جو اپنے مال کے بچانے مین مارا جاے وہ شہید ہی ۳ عوض جیسا کہ فرمایا کتب علیکم القصاص و سیاست امام عادل بھی حفظ امن و نظم عام سے متعلق ہے اور یقاتلونکم سے یہ غرض نہین کہ جب دشمن سر پر آجاے یا مارنے لگے بلکہ اوسکے ارادے نیت آمادگی کا گمان کافی ہی اور یہ ارشاد کہ ہم حد سے بڑھنے والون کو دوست نہین رکھتے خواہ اسلیے ہی کہ حالت جنگ حالت احتیاط و عدل نہین لہذا سزا خفیف رکھی گئی یا یہ کہ مجاہد محجوب ہوتا ہے اور یہ محجوب نہو گا

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

اور قتل کرو اونکو جہان کہین پاؤ تم اونہین اور نکالو اونہین جسطرح نکالا تمکو اور فتنہ سخت ہی قتل سے

لڑو اون سے جہان یا جسطرح پاؤ تم اونہین اور نکالو تم اونہین جہان سے اور جسطرح تمہین نکالا یعنے مکے سے بظلم و تعدی اور فتنہ یعنے شرک و کفر بھکانا لڑائی سے سخت اور برا ہی یعنی گو تمہاری نظرون مین جہاد ظلم ہو تاہم شرک و کفر اور خدا کی راہ سے روکنے سے کم ہی ف اگر حیث کے معنے جگہ کے لیے جائین تو عموم (یعنے جہان پاؤ) اور خصوص یعنے مکے سے نکالو دوسری آیتون سے منسوخ ہی اس لیے کہ حرم مکہ مین قتال اب بھی حرام ہے اور اخراج کفار جزیرۂ عرب سے آپکے سامنے اور آپ کے بعد ہوا بخاری آنحضرت سے پوچھا گیا کہ کون عمل افضل ہی فرمایا اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ پر ایمان لانا اور راہ خدا مین جہاد کرنا اور فرمایا مثال مجاہد کی مثل قائم اللیل و صائم النہار کے ہی جبتک کہ واپس نہ آئے ترغیب فرمایا ذروۃ سنام الاسلام الجهاد لا يناله الا افضلهم کنگرۂ اسلام جہاد ہے نہین پاتا اوسے مگر وہ جو افضل ہے اور فرمایا مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ جسنے راہ خدا مین جہاد کیا اوسپر جنت واجب ہو گئی۔ پھر جبکہ حرم مین قتال حرام تھا بنظر مجبوری مومنین فرمایا

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ

اور نہ مارو اونکو پاس مسجد حرام کے یہان تک کہ لڑین تمسے اوسمین پس اگر لڑین تمسے پس مارو تم بھی

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

یہی بدلا ہو کافرون کا پس اگر باز آئین پس اللہ غفور رحیم ہے

مسجد حرام یعنی مکے مین اون سے نلڑو اور اگر وہ خود لڑین تو تم بھی وہین قتل کرو اوسکافرونکی سزا یہی ہی اور اگر وہ لڑائی سے ابتداءً یا انتہاءً باز آئین تو تم بھی حرم مین دست اندازی نکرو اللہ غفور رحیم ہے وہین تک یہ حکم ہی کہ وہ شرارت کرین۔ جب آنحضرت نے مکہ فتح کیا تو فرمایا کہ جسدن سے زمین و آسمان پیدا ہوے مکہ حرام تھا اور رہیگا مگر میرے لیے ایک ساعت کو حلال ہوگیا تھا

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا

اور لڑو تم اون سے یہان تک کہ نرہے فتنہ اور ہوجاے دین واسطے اللہ کے پس اگر باز آئین

فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

پس نہین زیادتی مگر ظالمین پر

اور لڑو کفار سے یہانتک کہ کفر و شرک باقی نرہے اور تمام دین و فرمانبرداری اللہ ہی کی ہوجاے خواہ اسلام لائین خواہ جزیہ دین پہر اگر کفر یا قتال سے باز آئین تو زیادتی روا نہین مگر ظالمون پر یعنی حکم قتال تو کفار یا سرکش پر ہی مسلم و مطیع کے لیے نہین۔ یا جو ظلم و تعدی کرین پہر اونہین سخت گیری روا ہوگی **حاصل** جب تک مسلمان ہنون یا جزیہ ندین تلوار میان مین نکرو اور اگر اسلام یا اطاعت قبول کرین تو پہر اوپر زیادتی نکرو یہ امور تو ظالم سرکش باغی عہدشکن کے لیے ہین فرمایا اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جہاد قیامت تک جاری رہیگا اور فرمایا مجھے حکم ہوا ہی کہ آدمیون سے لڑون یہان تک کہ کہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور نماز قائم کرین زکوۃ دین پہر جب ایسا کرین تو اونکا خون و مال محفوظ ہوگیا مگر کسی اسلامی حق مین اور اللہ قیامت مین حساب کریگا **ف** جو تخصیصات اوپر کی آیت مین تھے وہ اس سے اوٹھ گئے اب تو ہر حال مین لڑائی جائز ہی ابتدائی ہو یا انتہائی مگر [1] جبکہ جزیہ دین [2] جبکہ مسلمانون سے معاہدہ یا صلح ہو [3] جب حرم مین ہون ابتدا انکے [4] ماہ حرام مین بھی خود لڑنا بعض کے نزدیک جائز نہین ہی [5] جزیرۂ عرب مین مشرک جزیہ دیکر بھی نہین رہسکتا [6] مرتد کا زندہ چھوڑدینا جائز نہین باقی بطور صلح و اطاعت کفار سے ترک جہاد جائز ہی

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

ماہ حرام مقابل ہی ماہ حرام کے اور حرمتونکا بدلا ہی پس جسنے زیادتی کی تمپر پس زیادتی کرو تم

شوال ذی القعدہ ذی الحجہ ۱۲ ربیع ۲۱ دن

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○
اوسپر مثل اوسکے کہ زیادتی کی تمپر اور ڈرو اللہ سے اور جان تو بیشک اللہ ساتھ ہی پرہیزگارون کے

ماہ حرام کا بدلا ماہ حرام ہوگیا اور حرمتون مین مساوات ہی لیئے جیسا ماہ حرام تمہارے لیئے ویسا ہی اونکے لیے دونون کو برابر ہین مظہری حدیبیہ کے دوسرے سال جب آپ عمرۃ القضا کے لیے گئے خبر مشہور تھی کہ کفار روکین گے آنے نہ دینگے مسلمان گھبرائے کہ ماہ حرام مین کیونکر لڑین ارشاد ہوا کہ جب وہ لڑین توتم بھی لڑو جسطرح اوس مہینے کی عظمت اونہین سے تمہین تھی پس جیسے زیادتی کی تمپر تم بھی اوسپر زیادتی کرو مگر مثل دمساوی اور اللہ سے ڈرو قصاص عوض مین بڑھا نکیا کرو اور جان لو کہ اللہ تقوی والون کے ساتھ ہی اگر تم حق ستانے مین ظلم کروگے تو تمہین مدد نملیگی

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ
اور خرچ کرو راہ مین اللہ کے اور نہ ڈالو ہاتھون کو اپنی طرف ہلاکت کے

اللہ کی راہ مین مال خرچ کرو اور اپنی ذات کو ہلاکت مین نہ ڈالو بخل واساک سے

وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○
اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہی نیکو کارونکو

اور نیکی کرو اللہ نیکون کو دوست رکھتا ہی۔ ہلاکت سے مراد بخل یا ایسا کام جو آخرت مین مستحق عذاب اور دنیا مین ذلیل وخراب کردے در منثور اصحاب نے حضور کی خدمت مین ایسی کمر باندہ لی تھی کہ تجارتین اور کھیتیان اونکی تباہ ہوگئین جب مسلمان زیادہ ہوے اور قوت بڑھ گئی بعضون نے کہا آؤ اب کچھ اپنا کام دیکھین تجارت اور زراعت کو سنبھالین ارشاد ہوا دیدہ دونستہ دولت ابدی چھوڑکر ہلاکت مین نہ پڑو مظہری ایک سال گرانی ہوئی تو اصحاب نے ہاتھ روکا ارشاد ہوا خرچ کرو اور ہلاکت مین آپ کو نہ ڈالو اور اللہ نیکو کارون کو دوست رکھتا ہی اور احسان سے حضور قلب یقین راسخ مراد ہی جیسا کہ فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَهُوَ يَرَاكَ رواہ البخار اپنے اللہ کی عبادت اس ادب اور خوف اور امید اور ذوق وشوق اور مشغولی سے کر کہ گویا تو اوسے دیکھتا ہی پس اگر تو اوسے نہین دیکھتا تو وہ تو ضرور تجھے دیکھ رہا ہے اور معاملات مین احسان یہ ہی کہ فرمایا تُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رواہ احمد جو اپنے لیے پسند کرو دوسرون کے لیے بھی پسند کرو اور جو کچھ بر خود پسندی بدگیری پسند

اللہ کے لیے حج وعمرہ پورا کرو یعنی بہ نیت خالص تمام ممنوعات سے پاک تمام افعال

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ
اور پورا کرو حج اور عمرہ واسطے اللہ کے

ادا کرو ناقص وفاسد نہو

ترغیب فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہی درمیان کے گناہون کا اور حج مبرور
کی تو جزا یہی ہی کہ جنت عطا ہو۔ عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اِنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ
مَا کَانَ قَبْلَہٗ حج اگلے گناہون کو گرا دیتا ہی اور ام المؤمنین ام سلمہ سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا
اَلْحَجُّ جِھَادُ کُلِّ ضَعِیْفٍ ہر کمزور کا جہاد حج ہی۔ ابو موسیٰ نے آنحضرت سے روایت کی کہ حاجی اپنے
گھر کے چار سو آدمیون کی شفاعت کریگا اور اپنے گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہی گویا آج ہی اوسکی ماں نے جنا
پھر اگر روک دیے جاؤ

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ ج
پس اگر روکے جاؤ تم پس وہ شے کہ میسر آئی ہدی سے

یعنی حج نکر سکو تو جو ہدی سے میسر آسکے نذر کرو

صورت احصار جب آدمی نے احرام باندھ لیا پھر کسی دشمن زبردست نے روک دیا
یا ایسا بیمار ہوا کہ جا نہین سکتا یا خرچ بالکل نرہا یا عورت کا ہمراہی محرم مرگیا یا بادشاہ ظالم
نے مخالفت کردی الغرض ایسے تمام عذرون مین اوسے چاہیے کہ ہدی یعنی اونٹ یا گاے
یا بکری کسیکے ہاتھہ کعبہ شریف مین بہیجدی اور تاریخ ذبح مقرر کردی بعد ازان احرام کہولڈالے
اور جب وہ عذر رفع ہو جاے تو بعوض عمرہ عمرہ اور حج ہو تو حج وعمرہ اور قران ہو تو ایک حج
دو عمرے قضا کرے یہ ہدی سواے مکے کے اور کہین ذبح کرنا یا اسکی قیمت دینا جائز نہین (ہدایہ)
مظہری امام شافعی کے نزدیک حصر دشمن ہی کی وجہ سے ہوسکتا ہی اسلیے کہ جب آنحضرت نے
مدینے سے کعبے شریف کا عزم فرمایا اور بمقام حدیبیہ کفار قریش نے مزاحمت کی یہ آیت نازل ہوئی
اور آپنے ہدی بہیجے اور احرام کہولڈالا پھر دوسرے سال اوسکی قضا کی اور بعض حدیثون مین
آپنے یون بہی فرمایا کہ بوقت احرام شرط کرلو کہ اگر کوئی مانع پیش آیا تو مین حلال ہو جاؤن گا
پس اگر سواے دشمن کے اور امر موجب حصر ہوسکتا تو اس شرط کی کیا ضرورت تہی اور جواب
یہ ہی کہ قرآن محل نزول پر خاص نہین ہوتا حکم اوسکا عام رہتا ہی بیشک آنحضرت بوجہ دشمن
کے حلال ہوے مگر علت وہی مجبوری تہی جسطرح پیش آئے **ف** اور حدیث مین کوئی
ایسا لفظ نہین جس سے یہ معلوم ہو کہ حصر سواے دشمن کے نہین ہی فرمایا قُوْلِیْ اِنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ
تو کہہ کہ جاے حلال میرا وہین ہی جہان کوئی روک لے۔ اسمین جسطرح مرض ہے ایسی خوف دشمن بہی داخل
ہی تو جو جواب وہ دینگے وہی جواب ہمارا ہو **مظہری** ہدی امام مالک کے نزدیک صرف اونٹ
کی جائز ہے اور حنفی عام لیتے ہین اس لیے کہ ہدی وہ جانور ہی جو مکہ معظمہ مین بغرض
قربانی بہیجا جاے کلمہ استیسر آسانی کے لیے ہی اور اونٹ کا خاص کر دینا تشدد ہے اور ایسے ہی

صدقہ یا روزہ وغیرہ ہدی کے قائم مقام نہین ہو سکتی جیسا کہ شافعیون سے منقول ہے

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ

اور نہ منڈاؤ سر اپنے یہانتک کہ پہونچے ہدی اپنی جگہ کو

اور سر نہ منڈاؤ جبتک ہدی کا ذبح نہولی عبارت سے معلوم ہوا کہ بدون ذبح حلال ہونا جائز نہین اور اشارۃً سمجھا گیا کہ ذبح حلق پر مقدم ہے امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک (محلہ) سے حرم ہی مراد ہے اقتضائً ہدی کا مکہ پہنچنا بھی ثابت ہوگا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اقتضائً ذبح کا دن مقرر کردینا بھی چاہیے اسلیے کہ وہ کہتے ہین کہ دسوین سے پہلے بھی یہ قربانی ہو سکتی ہے تو بدون تعین یوم حلال ہونیکا وقت معلوم نہین ہو سکتا مگر ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذبح دسوین ہی کو ہونا چاہیے پس تعین یوم پر حلال ہونا موقوف ہوگا نہ آیت اوسکی مقتضی ہوگی اور امام شافعی و امام مالک کے نزدیک محصر کے لیے وہی (محلہ) ہے جہان روکا جاوے تو اونکے نزدیک آیت ان معنونکی مقتضی نہین **اسباب نزول** کہا ابن عباس نے کہ ہم حدیبیہ مین تھے کہ کعب بن عجرہ آئے اونکے سر کی جوئین منہ پر رینگ رہی تھین آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوؤن نے مجھے کہا لیا تو یہ آیت اوتری

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ

پس جو ہو تم مین سے بیمار یا اوسے درد سر ہو پس فدیہ ہے

صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ

روزونسے یا صدقے سے یا قربانی سے

جو بیمار ہو یا اوسکے سر مین ایذا رسان ہو اور سر منڈاوالی درد یا زخم یا کوئی اور شے تو اوسپر فدیہ واجب ہے یعنی تین روزے رکھے یا کچھ صدقہ دے یا قربانی کرے **ف** یہ مطلب نہین کہ ان تینون چیزون مین مختار ہے بلکہ جنایت اور اوسکے فدیہ کی تفصیل احادیث اور اقوال مجتہدین مین کردی گئی ہے

فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

پھر جب بیخوف ہو جاؤ تم پس جسنے تمتع کیا عمرہ لیے طرف حج کے تو جو آسان ہو (ذبح کرے) ہدی سے

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ

پس جو نہ پاوے (قربانی) پس روزے (رکھے) تین دن حج مین اور سات (دن) جب پھرو تم

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ

یہ دس (روزے) کامل ہین یہ (تمتع) اوسکے لیے ہے کہ نہ ہون اہل وعیال اوسکے رہنے والے مسجد

الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

حرام کے اور ڈرو اللہ سے اور جان لو کہ بیشک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

پھر جب خوف جاتا رہے یعنی مانع باقی نرہے پھر جسنے تمتع کیا اوسپر وہ ہدی کہ میسر ہو واجب ہے اور کسی وجہ سے ہدی نپاوے تو تین روزے ایام حج مین رکھے یعنی ساتوین آٹھوین نوین کو اور سات روزے بوقت رجوع رکھے یہ دس روزے کامل ہین اور یہ تمتع اوسکے لیے ہے جو مکے کا رہنے والا ہو اور اللہ سے ڈرو افعال حج مین بیشی کمی نکرو معصیت سے بچو اور بخیال عظمت خانۂ خدا زیادہ تر عبادت مین مصروف رہو اور جان لو کہ وہ سخت عذاب کرنیوالا ہے رجوع سے امام ابو حنیفہ اور امام احمد یہ مراد لیتے ہین کہ حج سے فارغ ہو جائے اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک مکے سے نکل جانا مراد ہے اور تمتع و قران مکے کے رہنے والون کے لیے منع ہے **اقسام حج** اگر احرام مین صرف حج کی نیت کی تو یہ حج مفرد ہوا اور شافعیون کے نزدیک یہی افضل ہے اور اگر احرام مین حج و عمرے دونون کی نیت کی مگر درمیان مین حلال ہوجانیکا ارادہ نکیا تو **قران** ہے اور یہ حنفیون کے نزدیک افضل ہے اور درمیان مین حلال ہوجانیکا قصد کیا تو یہ **تمتع** ہے اور قران اور تمتع کے احکام ایک سے ہین دونون مین دم شکر یعنی قربانی واجب ہے اس لیے کہ اللہ تعالی نے ایک سفر مین دو ثواب ایک حج کا دوسرا عمرے کا عطا فرمایا اور اگر قربانی نکر سکے تو دس روزے رکھے

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ

حج کے لیے کئی مہینے ہین جانی ہوے پس جسنے فرض کرلیا ان مین حج پس نہ رفث ہے اور نہ گناہ اور نہ جھگڑا حج مین

حج کے کئی مہینے معین ہین **احمدی** شوال ذیقعدہ اور دسوین تک ذی الحجہ کے دو ماہ دس یوم اشہر حج و اشہر حرام ہین انہین مین حج کا احرام باندھنا جائز ہے اور اصل حج ذی الحجہ کی نوین کو ہوتا ہے پس نہ رفث ہے نہ فسوق ہے نہ جدال حج مین یعنے یہ سب باتین حرام ہین **رفث** کہا ابن عباس نے عورتون سے جماع کے کنائے رفث ہین۔ کہا ابن عمر نے عورتون کے سامنے ذکر جماع کرنا اور یہ کلمہ بوس و کنار و جماع کو بھی شامل ہے **فسوق** نافرمانبرداری فرمایا آنحضرت نے فسق کذب ہے کہا ابن عباس نے ہر گناہ فسق ہے **جدال** غصہ گالی دینا آپس مین جھگڑنا لڑنا **ف** یہ امر اگرچہ ہمیشہ منع ہین مگر حج مین اور زیادہ ممانعت ہے اور بنا اسکی ایک انتظامی مسئلے پر ہے اسلیئے کہ حج مین مختلف ملکون اور خیالونکے آدمی مجتمع ہوتے ہین اور ہجوم و ازدحام مین خواہ مخواہ خونریزی لڑائی مار پیٹ ہر قسم کے فسادات بکثرت ہونگے تو زمین حرم اور عبادت جو محل برکات و حسنات ہے

ف قران یعنی ملانا عمرے کا اور حج کا ۱۲
ف تمتع یعنی نفع اوٹھانا درمیان عمرہ اور حج کے احرام کھولنے سے ۱۲
ف عمرہ یعنی مسنون اعمال بجا لانا
ف رفث یعنی الصورت منع سے ایسی بکنا
ف فسق بکنا ۱۲

جامع معاصی و سیئات ہو جائیگا لہذا وہ ضوابط باندھ دیے کہ کسی منتظم اور محافظ کی ضرورت ہی
نرہی اور جب فحش و بدکاری اور باہمی نفسانیت اور نزاع معدوم ہو گی تو عام امور خود بخود منتظم
ہو جائینگے اور جسطرح رمضان مین غیبت لڑائی جو ہمیشہ سے حرام ہین بالخصوص منع ہوئے
ایسے ہی حج مین یہ امور از سر نو یاد کرا دیے گئے در منثور ابو ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے حج کیا اور رفث اور فسق نکیا اپنے گناہون سے ایسا پاک ہو گیا گویا آج ہی اوسکی
ماں نے اوسے جنا ابن مسعود نے آنحضرت سے روایت کی سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے
اور فرمایا زمین و آسمان مین جہاد کے بعد کوئی عمل حج مبرور سے افضل نہین جسمین رفث اور فسق و جدال نہو

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ
اور جو کرو تم نیکی جانتا ہے اوسے اللہ اور زاد راہ لیا کرو پس بیشک بہترین زاد راہ کا تقوی ہے

اور تم جو نیکی کروگے اللہ اوسے
اور سب زادراہون سے بہتر

وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝
اور ڈرو مجھسے اے صاحبان عقل

جانتا ہے اور زادراہ لے لیا کرو
تقوی ہے اور مجھسے ڈرو اے دانشمندو

معالم ابن عباس نے کہا کہ یمنی بے زاد راہ حج کرتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہین اور جب
مکے مین آتے تو بھیک مانگتے ارشاد ہوا کہ زاد راہ لیا کرو تاکہ ارتکاب محارم سے بچو اور تقوے
سے بہتر زاد راہ ہی یعنی جبکہ اطمینان موجب تقوی ہے تو زاد کی وجہ سے اطمینان حاصل کرنا
بہت اچھا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ زاد راہ لو تو اختیار ہے مگر تقوی و توکل سب سے بہتر ہے
اور کلمہ تقوی سے تمام ممنوعات خارج ہو گئے ف آیت سے عبارۃً زاد راہ لینے کا وجوب اور
اشارۃً ہر سوال کی ممانعت ثابت ہی اسلیے کہ مالدار پر سوال کسی طرح جائز نہین خصوصاً متقی
تو کسیطرح زاد راہ ہوتے ہوئے سوال نکریگا اور اولو الالباب اسلیے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے زائر اللہ کے
مہمان ہون وہ نہین ایسے کریم غنی حمید مہمان نواز کی ہوتے ہوئے دوسرے ذلیل و عاجز سے مانگنا عقلاً کیسی شرم ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ
نہین ہے تمپر گناہ اگر ڈھونڈھو تم رزق رب سے اپنے پھر جب پھرو تم عرفات سے
فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ
پس یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر حرام کے اور یاد کرو اوسے جسطرح رہنمائی کی تمہین اور اگرچہ تھے تم

تمپر کچھ الزام نہین اگر فضل
عرفات سے پھرو تو مشعر حرام

مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝
پہلے اس سے بہکے ہوؤن سے

یعنی رزق طلب کرو پھر جب
کے پاس اللہ کا ذکر کرو جسطرح

تمھین اوسنے ہدایت کی اگرچہ تم اسکے پہلے بہکے اور نادان تھے **فضل** درمنثور مین ہے کہ فضل سے مراد فائدہ ہی دنیاوی تجارت وحرفت سے اور اخروی حج اور عبادت سے یعنی حج مین اگر دنیاوی فائدے بھی حاصل کرتے جاؤ تو کچھ الزام نہین چونکہ بازار عکاظ اور ذوالمجاز موسم حج مین عام تجارت گاہ تہا لوگ خرید فروخت کرتے جب نور اسلام چہا گیا اور طبایع حقیقی فائدون کی طرف متوجہ ہوے حضور مین عرض کی کہ مبادا دنیاوی غرضین یالی فائدے ہمارے خلوص اور قبول مین مخل ہون ارشاد ہوا ایسا نہین ہے **ف** عرفات پر وقوف کے بعد آفتاب غروب ہوتے ہی امام حج مزدلفے کی طرف آتا ہی اسے پہرنیکو افاضہ کہتے ہین **مشعر** علامت ونشانی **مشعر حرام** وہ مقام جو مزدلفے کے دو پہاڑون مین ہی آور ذکر سے نماز اور تسبیح وتہلیل وغیرہ مراد ہے

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

پہر　پہرو　جہانسے　پہرین　آدمی اور استغفار کرو اللہ سی بیشک اللہ غفور رحیم ہے

پہرو جہان سے سب آدمی پہرین اور گناہو نسے بخشش طلب کرو یا جو کمی اور خطا ادائے افعال حج مین ہوئی ہو اوسکی معافی مانگو درمنثور تمام آدمی عرفات مین وقوف کیا کرتے تھے اور قریش مزدلفے مین وقوف کرتے اور کہتے کہ ہم اللہ کے اہل اور مجاور ہین ہم اوس کے حرم سے باہر نہ نکلین گے جب اسلام غالب ہوا اور مراسم کفر مٹے تو ارشاد ہوا کہ یہ بیجا امتیاز کیسا اللہ کے سب بندے ایک حالت اور ایک مقام پر ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے مقام مین کسیکو امتیاز نہین ہی جیسا کہ بعض امرا یا درویش مسجد مین اپنی جگہ خاص کر لیتے ہین تاکہ عوام سے ممتاز وعلیحدہ رہین اس آیت سے ممنوع وباطل قرار پایا البتہ جہان جہان شرع مین کوئی تخصیص وارد ہوئی ہے تو بقدر ورود شرع جائز ہو گی جیسے امام کے لیے مقام خاص۔ یا یہ کہ علما امام کے قریب ہون اسلیے کہ آپ نے فرمایا اہل علم ودانش نماز مین میرے قریب رہا کرین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حج محل قبول دعا ہی اسلیے کہ حکم استغفار عین وعدۂ عفو ہے درمنثور مجاہد سے روایت ہی کہ عرفے کے دن حق جل وعلی آسمان دنیا پر نزول فرماکر ملائکہ سے خطاب کرتا ہی یہ میرے بندے میرے وعدے پر ایمان لائے میرے پیغمبرون کی تصدیق کی انکی مزدوری کیا ہی وہ عرض کرتے ہین مزدوری یہ ہی کہ تو انہین بخشدے حضرت ام المومنین عایشہ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن ایسا نہین جس مین یوم عرفہ سے زیادہ بندے آگ سے آزاد کیے جائین

اسدن حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے غلامون سے قریب ہوجاتا ہی پہر فخر کرتا ہی فرشتون پر اور فرماتا ہی یہ میرے غلام مجھسے کیا مانگتے ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ حاضرین عرفات سے آسمان کے فرشتون پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہی دیکھو میرے غلامون کو میرے حضور مین آئے ہین بال الجھے ہوئے غبار آلودہ اور فرمایا کہ افضل دعا سے یوم عرفہ ہے

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ
پہر جب ادا کرچکو تم ارکان اپنے یاد کرو اللہ کو باپ دادا کی طرح یاد کرنا یا زیادہ یاد

پہر جب تم ارکان حج ادا کرچکو تو اللہ کا ذکر کرو جسطرح اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے ہو یا اوس سے بہی زیادہ عرب ایام جاہلیت مین بعد فراغ جمع ہوکر اپنے باپ دادون کے بڑائیان بیان کیا کرتے تھے ارشاد ہوا اللہ کا ذکر کرو معالم مراد یہ ہے کہ جسطرح چہوٹے بچے ہر رحمت و مصیبت مین باپ کو پکارتے ہین اور اوسیکو اپنی تمام حاجتون مین کافی تصور کرتے ہین باپ چاہے مارے چاہی پیار کرے اوسکا دامن نہین چہوڑتے بندی اپنے پروردگار کو اسیطرح بلکہ اس سے زیادہ اور اکثر یاد کرین ربط چونکہ حج کرکے لوگ دنیا کے فائدونکے لیے دعائین کرتے تہی ارشاد فرمایا

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ
پہر بعض آدمی وہ ہین کہ کہتے ہین اے رب ہمارے دے ہمین دنیا مین نیکی اور نہین واسطے اوسکے آخرت مین کوئی حصہ اور اون مین سے

مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
وہ ہین کہ کہتے ہین اے رب ہمارے دے ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اور بچا ہمکو عذاب سے آگ کے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝
یہ واسطے اونکی ہی حصہ جو کمایا اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہی

حسنہ خوبی اور بہلائی اور وہ چیز جو انسان کو فائدہ دے اور سریع الحساب سے مراد یہ ہے کہ وہان حساب اور فہم مین دیر ہوتی ہی نہ سہولیش عطاے ثواب مین انتظار ہوگا نہ وقوع عذاب مین احتمال - یا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت مین تمام مخلوق کا حساب کردیگا در منثور ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کبہی رکن پر نہین گزرا مگر اوسپر ایک فرشتہ کھڑا آمین کہہ رہا ہی تو جب تم اوسپر گزرو کہو ربنا آتنا الخ اور ابن عباس نے کہا کہ جب اللہ نے آسمان و زمین بنائی رکن یمانی پر ایک فرشتہ معین ہی آمین آمین کہا کرتا ہی تو تم بہی کہو ربنا آتنا الخ حضرت عمر اور حضرت عبدالرحمن

خلاصہ

عرفات مین مشعر حرام قزح پہاڑ ... [illegible]

اکثر یہی دعا مانگتے انس رض سے مروی ہے کہ ایک مرد آنحضرت کے پاس آیا اور عرض کیا کون دعا
افضل ہے فرمایا اپنے رب سے عفو اور عافیت مانگ پھر دوسرے دن آکر یہی سوال کیا فرمایا اپنے
رب سے عفو و عافیت دنیا و آخرت مین مانگ ف ۱ احادیث سے اس دعا کی خوبیان بہت
ثابت ہین اور اس دعا مین سلامتی ہے اس لیے کہ امتحان و ابتلا دنیاوی ہو یا دینی بہت سخت ہے
اور یہ دعا تمام حاجتون کو جامع ہے ۲ معلوم ہوا کہ جو محض دنیا مانگتے ہین نہ اونہین ثواب
ملتا ہے نہ اون کی دعا کی نسبت قبول کا وعدہ فرمایا گیا ہے اور جو لوگ دنیا و دین
کی خیر طلب کرتے ہین اون کے حق مین ارشاد ہوا کہ اون کی مزدوری عطا ہوگی

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ج
اور یاد کرو اللہ کو گنتی کے دنوں مین پس جو جلدی کرے دو دنون مین نہین گناہ اوسپر

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
اور جو دیر کرے نہین گناہ اوسپر جو ڈرا اور ڈرو اللہ سے اور جان رکھو کہ بیشک تم طرف اوسکے جمع کیے جاؤگے

ایام معدودہ مین اللہ کو یاد کرو پھر جسنے دو دونون مین تعجیل کی یا تاخیر اوسپر کوئی گناہ نہین
اور یہ حکم پرہیزگارون کے لیے ہین اور جان رکھو کہ اوسی کی طرف جمع کیے جاؤگے احمدی
ذکر سے مراد خواہ وہ تکبیرین ہین جو نوین ذی الحجہ کی صبح سے تیرہوین کی عصر تک ہر نماز
کے بعد ہوتی ہین یا وہ تکبیرین مراد ہین جو رمی جمار کے وقت کہی جاتی ہین درمنثور ایام معدودہ
ابن عمر کے قول مین ذی حجہ کی دسوین سے بارہوین تک ہین اور ابن عباس کے نزدیک
ایام تشریق یعنی نوین سے دسوین تک یا تیرہوین تک ہین ہدایہ جب طواف زیارت سے
واغت ملی احرام کھل گیا گیارہوین کو منی مین آے اور دوسرے دن پھر تیسرے دن
رمی کرکے چاہے عجلت کرے اور مکہ چلا آئے اور چاہے تاخیر کرے اور رہے اور یہ افضل ہے
مظہری جاہلیت مین بعض عجلت کرنے والون کو گنہگار اور بعض ٹھہرنے والے کو عاصی خیال
کرتے تھے لہذا ارشاد ہوا کہ کسی صورت مین گناہ نہین لیس اختیار بیان جواز کے لیے ہے مساوات
مقصود نہین اس لیے کہ قیام بہتر ہے ف آیت مین اشارہ ہے رمی جمار کے ثبوت پر ربط عباد
مومنین کے فرائض اور فضائل اور تقوی بیان فرماکے بدکارون کا ذمیمہ اور نفاق کا بھی ذکر شروع فرمایا اور کہا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى
اور بعض آدمی وہ ہین کہ اچھی لگتی ہے تجھکو بات اوسکی زندگی مین دنیا کی اور وہ گواہ کرتا ہے اللہ کو اوسپر

---

۱ معدودات باعتبار قلت یعنی گنتی کے دن اور بہ تحت ۔۔۔ دن اور یہ بھی مجمل ہے ۱۲
۲ من متعلق ہے محذوف کا یعنی ہذا لمن اتقی ۱۲
۳ اسوقت ... ہوگا ۱۲
۴ اس تقریر ... (ذکر) ... [illegible]

مَا فِیْ قَلْبِہٖ لا وَ ھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝
جو دل میں وسکے ہی اور وہ بڑا جھگڑالو ہی

اور ایک وہ ہی کہ خوش کرتا ہی آپ کو اوسکا قول دنیا کی زندگی مین (یعنے میٹھی میٹھی باتین بناتا ہی محبت وایمان کا جھوٹا دعوی کرتا ہی آپ کو یقین آجاتا ہے اور خوش ہوجاتی ہین) مگر یہ سب دنیاہی مین ہی آخرت مین اس حسن مصنوعی اور غلط بیانیون کی قلعی کہل جائیگی) اور گواہ بناتا ہی اللہ کو اپنے دل کی خلوص واعتقاد پر اور حال یہ ہی کہ وہ سخت مخالف و بدخواہ ہی معالم اخنس منافق آپکے حضور مین باتین بناتا اور آپ اوسسے عزت سے بٹہاتی وہ قسمین کہا کر کہتا کہ مین بدل آپ سے محبت رکہتا ہون حق سبحانہ تعالے نے اوسکی تکذیب نازل فرمائی اور اَلَدُّ الْخِصَامِ بڑا جھگڑالو۔ دین مین جھگڑا اور بدخواہی کرنے والا در منثور فرمایا کَفٰی بِکَ اِثْمًا اَنْ لَّا تَزَالَ مُخَاصِمًا تجھے یہی گناہ کافی ہی کہ ہمیشہ جھگڑالو رہے اور فرمایا مَنْ کَثُرَتْ خُصُوْمَتُہٗ لَمْ یَسْلَمْ دِیْنُہٗ جسکے جھگڑے اور خصومت زیادہ ہوجائیگی اوسکا دین سلامت رہنا مشکل ہی ف اس لیے کہ اگر دین مین ناحق جھگڑا کرتا ہی تو سرکشی وگناہ ظاہر ہے اور اگر حق پر ہی تو بہی زیادہ خصومت کا انجام سخن پرستی تعصب حق فراموشی تفاخر عیب بینی ہے

وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ ۹۳
اور جب منہ پہیرے کوشش کرے زمین مین کہ فساد پہیلاوے اوسمین اور خراب کرے کہیتی اور نسل

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۝
اور اللہ نہین چاہتا فساد کو

اور جب پشت پہیرے زمین مین فساد پہیلانے کی کوشش کرے اور کہیت اور جانورون کو ہلاک کرے (یعنے سامنے یہ باتین اور پیٹھ پیچھے یہ شرارتین کہ آدمیون کے امن وراحت اور مال کے درپے ہو) اور اللہ فساد کو پسند نہین فرماتا معالم اخنس اور بنی ثقیف مین دشمنی تہی رات کو وہان رہا اون کے کہیت جلادے اور مواشی مار ڈالے مقاتل نے کہا کہ (تولی) سے مراد ولایت ہی یعنی اگر اوسے حکومت ملجاے تو ظلم کرے یا اوسکی ظلم وبدافعالی سے قحط اور بلائین نازل ہون اور کہیت اور حیوان ہلاک ہوجائین اسلیے کہ اللہ فساد سے راضی نہین اور جس سے اللہ راضی نہو پہر اوسکا ٹہکانا کہان ہی ف بہرحال خواہ اوس واقعہ مین آیت نازل ہوئی ہو یا نہ ان آیتون مین فساد اور ضرر رسانی اور غلط بیانی کی برائیان مذکور ہین اللہ تعالی نے اپنی ناخوشی ایسے کامون مین ظاہر فرمائی جو صراحت سے زیادہ ہی اسلیے کہ لفظ عذاب گو صریح ہی مگر یہ بہی احتمال رہتا ہی کہ کسی خاص وجہ سے عذاب ہو مجہ سزا یا اللہ عفو وکرم جلوہ فرما ہی اور جب ناخوشی ہوئی تو کسی امر کی امید نہ ہی فتدبر

(حاشیہ: ظاہر میں خوش رکھنا دل میں دشمنی رکھنا، جھوٹی قسمیں کھانا، زیادہ جھگڑنا، اور فساد اور ایذا رسانی وغیرہ سب گناہ ہیں)

معاصی و مظالم و ضرر رسانی اور وہ امور مراد ہین جو شرعاً یا عقلاً قبیح ہون

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ
اور جب کہا جاے اوس سے ڈر اللہ سے آمادہ کرے اوسے عزت گناہ پر بس کافی ہی اوسے

جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ٥
دوزخ اور بڑا ٹھکانا ہی

اور جب اوس سے کہا جاے کہ اللہ سے ڈر تو غلبہ اور قوت ظاہری اوسی گناہ اور سرکشی پر آمادہ کرتا ہے اور ندامت و توبہ و اطاعت کی طرف آنے نہین دیتا پس ایسے سرکش کے لیے جہنم ہے کافی اور سزاوار ہی اور وہ برا مقام ہی **درمنثور** ابن مسعود نے کہا کہ بڑا گناہ یہ ہی کہ جس سے کہا جاے (اِتَّقِ اللّٰهَ) یعنے اللہ سے ڈر تو جواب دے کہ تو اپنی فکر کر تو مجھے نصیحت کرتا ہی جیسا کہ متکبرین کا قاعدہ ہی اور حضرت عمر سے ایک شخص نے کہا اتق اللہ آپنے فرمایا مَا فِيْنَا خَيْرٌ اِنْ لَّمْ يَقُلْ لَنَا وَمَا فِيْهِمْ خَيْرٌ اِنْ لَّمْ يَقُوْلُوْا لَنَا اگر ہمین لوگ نصیحت نکرین تو نہ ہم مین خیر ہے نہ اون مین اور معالم مین ہی کہ آپنے بوجہ کمال عجز و فروتنی کے اور عظمت و ہیبت جناب رب العزت سے اپنے رخسارے زمین پر رکھدیے **درمنثور** ایک شخص نے مالک بن مقول سے کہا اتق اللہ تو آپ گر پڑے اور رخسارہ زمین پر رکھدیا اللہ کے سامنے عجز و غلامی ظاہر کرنے کے لیے **ف** معلوم ہوا کہ نصیحت کرنے والے کو جواب ترش کبھی نہ دے بلکہ ندامت و عجز و توبہ ظاہر کرتا ہی **ربط** منافق کا حال بیان کر کے خالص اور سچے غلامونکی طرف التفات فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ٥
اور بعض آدمی وہ ہین کہ بیچتے ہین جان اپنی بطلب رضای اللہ کی اور اللہ مہربان ہی بندونپر

بعضے ہمارے عاشق وہ بھی ہین جو اپنی جان بیچتے ہین کہ اللہ جل جلالہ کی خوشی حاصل کرین اور اللہ تو مہربان ہی اپنے غلامون پر **درمنثور** یہ مبارک خطاب حضرت صہیب کی طرف ہی جب جذبۂ عشق محمدی نے انہین کھینچا اور تاب ضبط اور مجال صبر نہ رہی گھر بار مال و عیال چھوڑ کر مکے سے مدینے چلے کفار نے گھیرا اور کہا کہ اے صہیب جب تم مکے مین آئے تھے مفلس و رذیل تھے اب مالدار ہوے تو جاتے ہو ایسا نہو گا صہیب اپنی سواری سے اوتر پڑے اور ڈانٹا کہ اے قریش تم جانتے ہو کہ مین کیسا تیر انداز ہون خدا کی قسم تم میرے قریب نہ آسکو گے جب تک یہ سب تیر نہ مار لون پھر یہ تلوار ہی اور تمہاری گردنین بعد ازان اگر تم غالب ہوجانا تو جو چاہنا کرنا ہان اگر تم چاہو تو اپنا مال تمہین دیدون اور تم مجھے چھوڑ دو وہ راضی ہو گئے یہان مال و ملک نظر یہی

کب مجتبیٰ تھے جو تہا اون کے حوالے کیا اور اپنی جان مصطفیٰ لیکر حاضر ہوے حضور نے دوبار فرمایا رَبِحَ الْبَيْعُ یہ سوداگری بڑے نفع کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری سنائی ف انکے علاوہ اور بہی اصحاب جانبازکے ایسے ہی واقعات منقول ہین بہرکیف جو شخص اللہ کے لئے مال جان صرف کرے وہ اس خطاب کا مستحق ہو جائیگا اب پہر ذکر نفاق و خلوص کے مومنین سے ارشاد ہوا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو در آؤ اسلام مین پورے طور پر اور نہ پیروی کرو قدمونکی شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن کہلا ہوا ہے

ای ایمان والو پورے پورے اسلام مین آجاؤ اور شیطان کی پیروی نکرو وہ تو تمہارا کہلا کہلا دشمن ہی اسباب نزول عبد اللہ بن سلام اور دوسری یہود جو مشرف باسلام ہوئے تھے کہنے لگے کہ ہفتہ متبرک دن تہا آپ فرمائین تو ہم اوسکی تعظیم کیا کرین اور توریت بہی کلام الٰہی ہی ہم اوسے رات کو پڑہین ارشاد ہوا کہ یہ خیال چہوڑدو نبی محبوب اور قرآن حمید کے ہوتے ہوے اِدہر اُدہر کے خیال جائز نہین معالم ایک دن حضور مین حضرت عمر آئے اور کہا مین یہود کی باتین اور توریت کے مضامین سنتا ہون آپ فرمائین تو بعض خبرین لکہ لون فرمایا کیا تم بہی یہود و نصاریٰ کیطرح ہوجاؤگے مین تمہارے پاس روشن اور واضح دلیل یعنے قرآن مجید لایا ہون وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ اور اگر موسیٰ کلیم اللہ بہی زندہ ہوتے تو اونہین سوائے میری پیروی کے اور کچہ نہ بن پڑتا ف سباق قرآنی اور مضامین حدیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ اسلام کی وسعت ایسی نہین ہے کہ ہمین دوسرے دینوں اور کتابوں سے مدد لینے کی ضرورت ہو اور جب آسمانی کتب و ارشاد انبیا کی نسبت یون فرمایا جامی تو بیچارے حکیم دانا کس شمار و قطار مین ہین شعر نام کی تیری ہے ابہجان ہے فقط گنجایش + وسعتِ دل ہی ہو ماتند نگین تھوڑی سی + کتب قدیمہ کی کتابت اور اونسے استفاضہ اس مقام سے ممنوع ہوگیا - اور اگر اسپر بہی تم ٹالتو

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

پہر اگر پہسلو تم بعد اوسکے کہ آگئین تمہارے پاس دلیلین پس جان لو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہی

پہر اگر پہسل گئے کہلی نشانیون کے آنے کے بعد تو خوب جان رکہو کہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے (جسطرح چاہے انتقام لے اور جو چاہے کرے تم اوسکے عذاب کو ٹال نہ سکوگے) حکمت والا اور پختہ کار ہے کوئی فریب بہی نچلیگا اور جو حکم اوسنے دیے ہین اور جس سے منع کیا ہے اسکے فائدون کے پونہچادینے اور فرمانبردار بندون کی محافظت اور کارروائی اور حسن آغاز

ذخیر الجام پر غالب و قادر ہی اور ہر امر کی مصلحت اور حقیقت سے خوب واقف ہی ایسے زبردست
اور حکیم کے احکام مین دم مارنا سراسر حماقت اور ہلاکت ہی زللتم پھسل گئے تم اسلیے فرمایا
کہ پھسلنا بے اختیاری سے ہوتا ہی گویا ارشاد ہوا کہ عمداً مخالفت تو بڑا گناہ اور وبال ہے اگر
غلطی سے بھی بہک گئے تب بھی عذاب اور انتقام کا خوف ہی بینات یعنی قرآن اور معجزے اور
دلائل واضحہ اور مخصوص ذات بابرکات صاحب البینات والمعجزات علیہ السلام والصلوٰۃ

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ
نہین منتظر ہین مگر یہ کہ آجاوے اونکے پاس اللہ سایبان مین ابر کے اور فرشتے

وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ
اور فیصل کر دیا جاے امر اور طرف اللہ کے رجوع کرینگے کام

ع ۲۵ ۱۴ ۹

ایسے نبی محبوب اور کتاب حکیم کے بعد شبہے اور تردد کرنے والی اور کچھ انتظار نہین کرتے مگر یہ کہ آجاوے
اللہ جل شانہ ابر کے سائبان مین اور اوسکے فرشتے اور ہر امر کا فیصلہ کردیا جاے اور اللہ کی طرف
تو سب کامون کی بازگشت ہی در منثور ظلل جمع ظلہ جو شے سایہ کرے غمام ابر رقیق وسفید مگر
یہ ابر نہین ہی اسکی ہم صورت ہی تیہ مین بنی اسرائیل پر یہی سایہ گستر تھا اور بدر مین فرشتے اسی
مین اوترے تھے معالم ایسی جسقدر آیتین ہین انکے ظاہر لفظ اور مراد مین تجسس نہ کرنا چاہیے
اور جو مراد اسکی اللہ کے نزدیک ہو اوسپر ایمان لانا چاہیے اسلیے کہ یہ متشابہات سے ہی ورنہ ذات
باریتعالی کے لیے ظرف ومحل نہین ہی قضاء امر بندون کے اعمال کا فیصلہ اور بدکارون کے لیے
حکم عذاب اور نیکون کے واسطے انعام وعطیات۔ حق سبحانہ تعالی بروز قیامت غمام مین نزول
اجلال فرمائیگا اور ملائکہ ہفت آسمان اوسکے عرش کے گرد گرد صف بستہ تسبیح وتہلیل مین مصروف
ہونگے اور انسان عاجز دست بستہ حاضر کیا جائیگا حضرت شاہنشاہ رب الارباب جو چاہیگا
اپنے فرمانبردار اور سرکش غلامون کے حق مین فیصلہ کردیگا لہذا ارشاد ہوتا ہی کہ کیا اس حکم کے
منتظر ہو مگر اوسدن عذر وندامت سے کچھ فائدہ نہوگا واضح رہی کہ یا ایہا الذین سے
یہان تک مومنین مراد تھے اسی لیے کمال ترحم ونوازش سے خطاب ہوے کہ شیطان کی پیروی نکرو اور
کیا اللہ کے فیصلہ قطعی کا اب انتظار ہی اور یہ بھی کہا کہ پھسلنے مین بھی پکڑ لیے جاؤگے تاکہ مومنین پورے
طور پر اسلام مین داخل ہو جائین اور الفاظ نرم کرنے سے کہ مبادا آپکا قلب خائف شق اور جان ضعیف فنا ہو جاے

سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ
پوچھو بنی اسرائیل سے کسقدر دی ہمنے انہین نشانیان ظاہر اور جو بدلے نعمت کو اللہ کے

مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
بعد اوسکے کہ آئے اوسکے پاس پس بیشک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

آپ بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھیے ہمنے اونہیں کسقدر کھلی کھلی نشانیاں دین یعنی پیغمبروں نے کیسے کیسے معجزے دکھائے اور وہ سب آپکی نبوت کے گواہ ہین پھر جسنے اللہ کی نعمت یعنی نبی محبوب کی تصدیق یا آسمانی کتابین بدل ڈالین یعنی آپکی تصدیق اور کلام الٰہی کی اتباع نکی اور کب جبکہ ان کے پاس وہ نعمت آگئی اور وہ اوسے پہچان گئے تو اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے
ف نِعْمَةَ اللّٰهِ کی اطلاق سے معلوم ہوا کہ ہر نعمت کا بدلنا موجب عذاب ہے پس اگر نعمت دینی ہے جیسے توحید تصدیق واتباع شریعت تو اوسکے ترک سے عذاب کا ہونا ظاہر ہے اور اگر نعمت دنیاوی ہے جیسے انتظام خوش سلیقگی۔ خوش اخلاقی۔ دانشمندی مصلحت بینی وغیرہ تو اسکے ترک سے دنیاوی عذاب یعنی ناکامی افلاس تذلیل مصائب کا سزاوار ہو جاتا ہے بہرکیف جتنی عمدہ چیزیں اور اچھی باتیں ہین اللہ کی نعمتیں ہین ان کے بدلنے مین کچھ نکچھ نقصان ضرور حاصل ہوتا ہے

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ
خوشنما دکھائے گئے اونکو جو کافر ہوئے زندگی دنیا کی اور مسخرا پن کرتے ہین اونسے کہ ایمان لائے اور جو

اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
پرہیزگار ہوے اوپر انکے ہین دن قیامت کے اور اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب

اچھی دکھادی گئی کافروں کو دنیا کی زندگی اور ہنستے ہین ایمان والوں سے اور پرہیزگار اونسے بالا رہینگے قیامت کے دن اللہ جسے چاہے رزق دے بے حساب زُيِّنَ زینت دیا گیا حقیقت مین زینت دینے والا اللہ ہے مگر اس زینت سے مغالطہ اور سبز باغ دکھانا مراد ہے یعنے حیات دنیا جو فانی اور زائل چیز ہے یہ کفار کی نظروں مین شیطان نے دوسرے طور پر محبوب اور باقی کر کے دکھائی ہے فَوْقَهُمْ سے یہ مراد ہے کہ گو آج مسکین و خوار نظر آتے ہین آخرت مین مدارج بلند اور مقامات اعلیٰ انہین عطا ہونگے انکا مقام علیین اور کفار کی جگہ اسفل السافلین ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی کثیر معالم کفار قریش مساکین مومنین سے ہنسا کرتے تھے جیسے ابن مسعود اور عمار وصہیب و بلال وخباب وغیرہ مقاتل نے کہا منافقین کی شان مین نازل ہوئی عطا کے قول مین اہل یہود اسکے مخاطب ہین بہرحال دنیا پرست جو فقراء دیندار پر ہنستے ہین اور دنیا پر جان دیے ہوے ہین وہ جان لین کہ آخر کار غلبہ اور عزت اور راحت مومنین کے لیے ہے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ
تھے آدمی گروہ واحد پھر بھیجے اللہ نے پیغمبر خوشی سنانے والے اور ڈرانے والے

وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا
اور اوتارے ساتھ انکے کتاب ساتھ حق کے تاکہ حکم کرے درمیان آدمیوں کے اس امر میں کہ مختلف ہوئے انہیں اور نہیں

اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ
مختلف ہوے اوسمیں مگر وہ جو دیگئی کتاب بعد ازان کہ آگئیں اونکے پاس نشانیان بغاوت سے آپسمین

آدمی ایک گروہ تھے ورمنثور یعنی حضرت آدم کے وقت مین ایک دین تھا بعض نے کہا آدم اور نوح کے درمیان مین سب ایک دین پر تھے کعب نے کہا کہ فطرت مین ایک طریقہ تھا پس سب کافر ہوگئے اور راہ راست سے بہکے تو اللہ نے پیغمبر بھیجے جو فرمانبرداروں کو جنت کی بشارت دیتے تھے اور سرکشون کو دوزخ سے ڈراتے تھے اور اون کے ساتھ کتاب بھی اوتاری جو حق بات بتانے والی تھی تاکہ آدمیون مین حکم کردین اور جو کچھ امر حق سے اختلاف کیا ہی اوسکا فیصلہ کردین پھر اونہین لوگون نے جنکو کتاب دیگئی کھلی دلائل اور معجزات کے بعد کتاب مین اختلاف کیا اور یہ سبب بغاوت اور رشک باہمی کے تھا تعجب سے فرمایا کہ جہالت اور نادانی سے جو جہالت کیا کیا مگر جب پیغمبر آئے اور کتابین لائے تو اہل کتاب کو اختلاف کی کیا ضرورت رہی کہ جان بوجھ کر بغاوت سے

فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي
پھر ہدایت کی اللہ نے اونہیں جو ایمان لائے اوس چیز کی طرف کہ مختلف ہوے اوسمین حق سے اوسکے حکم سے اور اللہ راہ دکھاتا ہے

مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
جسے چاہے طرف راہ کشادہ کے

پھر راہ دکھادی اور توفیق خیر و فہم سلیم اللہ نے عطا کی ایمان والون کو جسمین وہ لوگ حق سے مختلف ہوگئے تھے اور یہ اللہ کے حکم سے ہوا اور اللہ جسے چاہے راہ راست کی ہدایت کرے ف اعطا بعد طلب کے اور ہدایت بعد اطاعت وخدمت کی ہوتی ہی اختلاف کا اصلی موجب حسد اور بغاوت ہی سوال بعد ایمان کے ہدایت کیسی اسلیے کہ ایمان تو خود ہی ہدایت ہی جواب ایمان سے خواہ قصد وصلاحیت مراد ہی یعنی جنکی تقدیر مین ایمان تھا اور جو ایمان کے جویا ہوے اونہین رہنمائی کی پس خطاب (آمنوا) باعتبار مایؤل الیہ کے ہی خواہ یہ کہ جب نفس تصدیق وایمان اون مین آگیا تو مراتب یقین و دفع شکوک مین ہدایت اور خطرات واہیہ سے حفاظت فرمائے

(حاشیہ) فبعث کا معطوف علیہ محذوف ہی کان یعنی اسوقت پر کہ سب کافر تھے اور اگر فعل مقدر پر عطف کریں یعنی فاختلفوا تو یہ معنی ہونگے کہ سب مومن تھے پھر مختلف ہوے تب پیغمبر بھیجے گئے ۱۲ مبشرین و منذرین دونو حال ہیں ۱۲ من الحق بیان ہی ما کا یعنی معقول ہی لیحکم سے متعلق ہی بما انزل سے یا حال ہی بین وفیہ دونو ظرف ہیں یا حال ہی سیحکم یعنی کتاب ہی اور مستثنیٰ مختلف فیہ کا مستثنیٰ منہ ہی بعد ظرف مختلف کا بغیاً مفعول لہ ہی یا حال ۱۲

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
کیا تم نے سمجھ لیا کہ داخل ہو جاؤ گے جنت میں اور نہیں آئے تمہارے پاس مثال اونکی جو گذر گئی پہلے تم سے

مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ
چھو گئے اونھیں مصیبت اور مرض اور ڈگائے گئے یہان تک کہ کہا پیغمبر نے اور جو

آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ
ایمان لائے ساتھ اوسکے کب ہوگی مدد اللہ کی بیشک مدد اللہ کی نزدیک ہی

ایمان والو کیا تم یہ جانتے ہو کہ جنت مین چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کا سا معاملہ پیش نہین ہوا اونہین محتاجی کی مصیبت اور مرض چھو گئی اور وہ طرح طرح کے بلاؤن سے ڈگائے گئے یہان تک کہ رسول اور اوسکے ساتھی ایمان والون نے کہا اللہ کی مدد کب ہوگی (تو اونسے کہا گیا) کہ خبردار رہو اللہ کی مدد قریب ہی یعنی جب ایسی سخت بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار ہوے اور پورے امتحان دیچکے تب مدد کا وعدہ کیا گیا اور تم جانتے ہو کہ جنت مین جانا یونہین ہو جائیگا درمنثور غزوۂ احزاب مین جب قریش نے بہت بڑی فوج سے مسلمانونکا محاصرہ کیا تھا اور نہایت سختی اور نا امیدی چھا گئی تھی اللہ تعالی نے دل بڑھانے اور اطمینان دلانے کے لیے فرمایا کہ کیا تم جنت مین جانا آسان سمجھتے ہو تم سے پہلے جو پیغمبر اور اونکی تابعین گذری ہین اونکی مصیبتین یاد کرو ابھی تو تم پر وہ سختی نہین ہی **ف** آیت مین اشارہ ہی کہ تم پر ہر قسم کی بلائین آئینگی اور تمھارے پیش ہون گے جسطرح اگلی امتون پر ہوئین ہین سو بمقتضای بشریت اضطرار تو ہوتا ہے مگر ثابت قدمی اور اتباع احکام الٰہی اگر باقی رہے تو اللہ کی مدد دور نہین مظہری فرمایا حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جنت ناپسند چیزون سے گھری ہوئی ہی یعنی جب تک اون ناگوار امور کے برداشت نکرو جنت نہ پاؤگے اور دوزخ دلخوش کن چیزونسے گھری ہوئی ہی یعنی لذتین اور خواہشین موجب دخول نار ہین جلالین ابتدای اسلام مین زکوۃ واجب نہ تھی تو عمرو بن جموح نے جو بڈہے اور مالدار تھے عرض کیا کہ ہم کیا چیز راہ خدا مین صرف کرین

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
سوال کرتے ہین آپ سے کیا خرچ کرین کہدیجیے جو خرچ کرو تم مال پس واسطے ماباپ کے اور رشتہ دارون کے

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ
اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافرون کے اور جو کرو تم اچھائی پس بیشک اللہ اوسے جانتا ہی

آپسے پوچھتے ہین کیا چیز خرچ کرین آپ کہدیجیے جو مال تم خرچ کرو وہ مان باپ اور رشتے دارون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کے لیے ہی اور جو نیکی تم کروگے مالی ہو یا بدنی اللہ اوسے جانتا ہی ف جواب مین سوال کی اصلاح فرمادی کہ مقدار خرچ ومحل صرف دریافت کرنا چاہیے تہا اوسکی ہدایت بدون درخواست کیجاتی ہی اور یہ سوال (کہ کیا خرچ کرین) بیسود ہے اسلیے کہ خرچ تو مالی ہوتا ہی اسکا پوچھنا کیا - اور (ما تفعلوا) سے اشارہ کردیا کہ جسقدر مال خرچ کروگے یا علاوہ اسکے جو نیکی کروگے وہ سب اللہ کو معلوم ہی ربط بعد بیان مصائب وعدہ نصرت ومصارف مال جہاد وقتال کا ذکر فرماکر مطمئن کردیا کہ گہبراؤ نہین مصلحت تمہاری ہمین معلوم ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

لکھا گیا تمپر جہاد اور وہ ناگوار ہی تمہین اور شاید کہ برا جانو تم ایک شیٔ کو اور وہ بہتر ہو واسطے تمہارے

وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

اور شاید پسند کرو تم ایک چیز اور وہ بری ہو واسطے تمہارے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے

فرض کردی گئی تمپر لڑائی اور وہ تمپر گران اور ناگوار ہی (اس لیے کہ مقتضای طبع انسانی یہ ہی کہ جان ومال کو عزیز رکہی اور امن وراحت کو طلب کرے مگر) ممکن ہی کہ تم ایک امر کو برا جانتے ہو اور وہ تمہارے حق مین خیر ہو (اسمین اشارہ ہی کہ قتال تمہارے حق مین اچہا ہی زندگی مین فتح وغلبہ حصول غنیمت دشمنون کی سرکوبی عزت ملک ومال اعوان وانصار کی افزونی آخرت مین ثواب وجنت) اور شاید تم ایک چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق مین شر اور مضر ہو (اسمین اشارہ ہی کہ تمکو مصارف مالی اور جہاد بدنی کا ترک دنیا مین ذلیل وخوار ومفلس اور آخرت مین دولت ثواب ومدارج مخصوصہ شہدا سے محروم کردیگا اور اللہ ہر مصلحت اور ہر چہپی ہوئی بات اور ہونے والی امر کو جانتا ہی تم نہین جانتے ف ۱؎ اس لیے خود فرمادیا کہ خاموش ہو رہین

مشقت اور مصائب سنکر شکایت بیجا یا عذر بے محل نہ کر بیٹھیں کہ مورد عتاب و سزا اور عذاب ہو جائیں اس لیے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور اللہ کی راہ مین لڑا نہ دل مین اسکی تمنا کی وہ صفت نفاق پر مرا۔ ظاہر آیت سے فرضیت جہاد کی خبر دی اور اشارۃً بتا دیا کہ تم کو مصالح اور مفاسد کی شناخت نہین انجام کار سے بیخبر ہو پس ضرور ہے کہ شرعی احکام بلا گفتگو تسلیم کر لو اور صرف مان لینا ہی نہین اسمین اپنا فائدہ تصور کرو ہمیشہ راضی برضا رہو ربط بعد حکم جہاد اوسکے متعلق مسائل پر توجہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۲ ہجری مین عبد اللہ بن جحش اپنی پھپی زاد بھائی کو چند مسلمانون کے ہمراہ روانہ فرمایا اور ایک خط لکھدیا اور کہا کہ دو منزل طی کرنے کے بعد اسے کھولنا جو لکھا ہو اوسپر عمل کرنا عبد اللہ نے وقت معینہ پر نامۂ نامی کھولا اوسمین لکھا تھا کہ اپنے ساتھیون کو لیکر بطن نخلہ کیطرف جاؤ وہان قریش کے قافلے کی تاک مین لگے رہو امید ہی کہ کچھ مال غنیمت حاصل ہو عبد اللہ نے حکم قبول کیا اور اپنے ساتھیونکو سنایا اور کہا مجھے جبراً ہمراہ لیچلنے کا حکم نہین جو مشتاق شہادت ہو بسم اللہ آئے یہ جان نثار ہمراہ ہو لیے اور بطن نخلہ مین قریش کے قافلے سے ملے اور عکاشہ کا سر منڈوا دیا تاکہ قریشی وحشت نکرین اور سمجھین کہ یہ عمرہ لائے ہین اتفاق سے اوسدن جمادی الثانی کی تیسوین تھی مسلمانون نے مشورہ کیا اور کہا کہ اگر توقف کرتے ہین تو رجب کا مہینا آجائیگا پھر لڑائی جائز نہوگی یہ سمجھکر تیراندازی شروع کی اور واقد کو قتل اور حکم بن کیسان اور عثمان بن عبد اللہ کو قید کیا باقی لوگ بھاگ گئے یہ قیدی اور غنیمت لیکر آنحضرتؐ کی خدمت مین آئے اودہر بھاگے ہوے مکے مین گئے اور مشہور کر دیا کہ یکم رجب مین یہ لوٹ مار ہوئی جو مسلمان مکے مین تھے اونپر اعتراض کرتے کہ دیکھو تمہارے پیغمبر نے اللہ کے حرام مہینون کو حلال کر لیا اور حضور اقدس مین یہ شکایتین پونہچی آپ نے فرمایا کہ مین نے تمہین شہر حرام مین لڑنے کو نہین کہا تھا ان بہادرون کو یہ امر گران گذرا کہ اجر و ثواب ضائع ہوا اور الزام و گناہ سر پڑا حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌۢ

پوچھتے ہین آپسے (حکم) ماہ حرام کا لڑائی اوسمین کیسے ہی کہدیجئے لڑائی اوسمین گناہ کبیرہ ہی اور روکنا راہ اللہ سے اور کفر اللہ

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

اور مسجد حرام سے اور نکالنا وہانکے رہنے والونکا وہان سے بہت بڑا گناہ ہی اللہ کے پاس اور فتنہ بڑا گناہ ہی قتل کرنے سے

آپ سے پوچھا جاتا ہی کہ شہر حرام مین لڑنا کیسا ہی آپ فرما دیجیے کہ شہر حرام مین لڑنا گناہ کبیرہ ہی

اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام یعنی کعبہ شریف سے روکنا اور اہل مکہ (یعنے آنحضرت اور اون کے اصحاب مہاجرین) کو وہان سے نکالدینا بہت بڑا گناہ ہی اور فتنہ یعنے دین سے بہکانا اور شرک و کفر قول لڑنے سے بہی زیادہ گناہ ہی یعنی یہ قتل جسکا تم الزام دیتے ہو اگر ہوا بہی تو جمادی الثانی کی تیسوین کے دہوکے سے ہوا تم اپنی خبر لو کہ دیدہ و دانستہ پیغمبر اور اون کے اصحاب کو کعبے سے نکالا اللہ کے ذکر و عبادت سے روکا اللہ سے کفر کیا یہ تو اوس سے بہی بدرجہا بڑا ہوا ہی ف چار مہینے زمانہ جاہلیت میں بہی حرام سمجھے جاتے تھے انمین لڑائی حرام تھی رجب ذی قعدہ ذی الحجہ محرم جمہور کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے اور بعض کے نزدیک ان مہینوں میں ابتدائی قتال بدستور ممنوع ہے جیسا کہ قاضی صاحب نے اپنی تفسیر میں اسکو بدلائل ثابت کیا ہی اور مین نے ایسا ہی پڑہا تہا اپنی استاد فخر الہند مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی نور اللہ مرقدہ سے اور آیات اور احادیث اسپر شاہد ہین ف سیاق آیت سے ثابت ہی کہ یہ لڑائی شہر حرام مین ہوئی تہی ورنہ قرآن مین رد وارد ہوجاتا خلوص نیت اور شبہے سے احکام مین تخفیف بلکہ تبدیل بہی ہوجاتی ہی اسی لیے نہ اس لڑائی مین مجاہدین پر سرزنش ہوئی نہ اونکی غنیمت رد کی گئی بلکہ وہی احکام جو دوسرے دنون کی لڑائی کی تہی باقی رہے اسلیے کہ نہ فعل عمداً ہوا تہا نہ بدنیتی سے بلکہ بغرض تقویت اسلام و انکسار کفر اور اتباع امر رسول ایسا کیا گیا شعر کار پاکان را قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر مگر ایسے احکام اور عفو کی حقیقت عوام پر نہ منکشف ہوسکتی ہی اور نہ یہ اوس کے مجاز ہین

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ

اور ہمیشہ لڑا کرینگے تم سے یہانتک کہ پہیر دین تمکو تمہارے دین سے اگر قدرت رکہین

وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

اور جو پہر سے تم مین کا دین سے اپنے پہر مرجائے اور وہ کافر ہو پس وہی ہین کہ ضایع ہوگئے

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝

کام اون کے دنیا مین اور آخرت مین اور وہی دوزخی ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

اور انہین شرارتون پر کیا ہی کفار تو تم سے لڑائی کرینگے جبتک تمہین تمہارے دین سے نہ پھیر دین اگر اونہین قوت ہو اور اگر کوئی اون کے فریب یا خوف یا طمع سے دین کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا اور بحالت کفر مرا یعنی ایسا ہی نہوا کہ بعد مرتد ہونے کے نادم ہوتا اور توبہ کرتا بلکہ اوسی حالت مین مرگیا تو اوسکی اچھے کام ضایع کردیے گئے دنیا مین اوسکی بی بی دوسرا نکاح کرلے گی میراث تقسیم ہو جایگی لونڈی غلام آزاد ہو جاینگی مثل مردونکی اوسکا شمار ہوگا نہ اوس سے جزیہ مقبول نہ صلح و امان منظور ہے اور آخرت مین اوسکی تمام اعمال ضایع نیکیان برباد ہو جاینگی یہ لوگ دوزخی ہین ہمیشہ اوسمین رہینگی **ف** اسمین تسلی اور ترغیب ہی کہ اے مومنین جانباز کفار تم سے ہمیشہ ہی لڑینگے اور تمہین بہی اونسے ہمیشہ ہی لڑنا ہی تو ایسے احتیاط سے جسمین قتال و جہاد ملتوی و نابود ہو جاے ضرور نہین پھر مجاہدین ملول و نادم کے خوش کرنے کو ارشاد ہوا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ
بیشک جو ایمان لائے اور جنہون نے ہجرت کی اور جہاد کیا راہ مین اللہ کے وہ امید رکھتے ہین

رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
رحمت اللہ کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی۔

اور جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہین اور اللہ اونکی خطاؤنکا معاف کرنے والا اون کے حال پر مہربان ہی۔ اس آیت کے اوترنے کے بعد آنحضرت نے غنیمت تقسیم کی معالم ابتداے اسلام مین قمار حلال اور مسلمان بدستور سابق اسکے عادی تہے حضرت عمر اور حضرت معاذ اور بعض انصار نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب عقل زائل کرتی ہی اور قمار مال کہو دیتا ہی اسباب مین آپ کیا ارشاد فرماتی ہین تو نازل ہوا

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
پوچھتے ہین آپ سے حکم شراب اور جوے کا کہدیجیے ان دونون مین گناہ بڑا ہی اور نفع ہی واسطے آدمیونکے

وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ
اور گناہ انکا بڑا ہی نفع سے ان کے

آپ سے شراب و قمار کے باب مین پوچھتے ہین کہدیجیے کہ انمین گناہ کبیر ہی اور نفع قلیل **ف** اس آیت مین چند مذہب اور مختلف مباحث ہین مذہب اول یہ آیت شراب و قمار کے مذمت مین ہی موجب تحریم نہین جیسا کہ معالم مین ہی کہ اس باب مین چار آیتین اوترین اور ہر بار اسکی نسبت تنبیہ اور تہدید ہوئی ۱ وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا خرمی اور انگور کے پہلون سے سکر اور اچہا رزق بناتی ہو۔ ہر چند یہ آیت حلت خمر پر دلالت کرتی ہی تاہم مقابل ہی

رزق حسن کے جس سے مفہوم ہوتا ہی کہ رزق حسن سکر کا غیر ہے اور غیر حسن قبیح بالضرورت ہوگا
مگر اسلیے کہ مفہوم مخالف نصوص مین معتبر نہین اباحت باقی رہی ۲؎ یہ آیت جسمین گناہ اور نفع
قلیل کا ذکر فرمایا اور یہ بھی کہدیا کہ گناہ نفع سے بہت زائد ہی یہ بھی کنایہ تھا کہ غالبًا حرام ہوجائگی
ورنہ غیر محمود اور مکروہ تو ضرور ہے چنانچہ بعض صحاب نے اسی خیال سے شراب چھوڑدی اور
بعض تاویل نفع پیتی رہے ۳؎ جب عبدالرحمن بن عوف نے ایک دعوت مین بعض اصحاب کو
بلایا دعوت کھائی شراب پی نشے مین چور مغرب کی نماز کو آئے تو قل یا ایہا الکافرون کی
(لا) ندارد کردی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی نازل ہوئی - نماز کے پاس بھی نجاؤ
جب تم نشے مین ہو اسمین کمال زجر اور مذمت بیان فرمائی جس سے بعض اصحاب کہنے لگے
کہ جب یہ نماز سے مانع ہی تو اسمین کوئی خیر نہین اور بعضون نے صرف نماز کے وقتون مین پینا
چھوڑ دیا بعد عشا یا بعد فجر پیتے تاکہ نماز کے وقت تک نشہ اوتر جاے ۲؎ مگر عتبان بن مالک
کی دعوت مین سعد بن وقاص نے بحالت کیف وسرور شراب قصیدہ پڑہا اور انصار کی ہجو
کی ایک انصاری نے اونہین اونٹ کی ہڈی ماری سر پھٹ گیا حضور مین شکایت پیش ہوئی
آپ نے دعا کی اے اللہ شراب کے باب مین کوئی حکم آجاے سورۂ مائدہ مین قطعی حرمت آگئی
اور شراب پینا بیچنا سب حرام ہوگیا اور یہی مذہب جمہور مفسرین کا ہی مذہب دوم
یہی آیت محرم خمر ہے اسپر صاحب تفسیر کبیر نے بدلائل واضحہ زور دیا ہی ۱؎ شراب کو گناہ
فرمایا اور گناہ ہر حال مین حرام ہی جیسا کہ ارشاد ہوا قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ - اللہ نے بیحیائی کہلی ہو یا چھپی اور گناہ اور
بغاوت حرام کی ہے ۲؎ سوال صحابہ کا کیفیت اور ماہیت اور نفع ونقصان سے نہ تھا بلکہ
حکم کا استفسار منظور تھا جو منصب نبوت کی شایان ہی ورنہ ایسے محسوسات مین حضور کو تکلیف
دینی تو ضرور ہے کہ جواب بحسب سوال محرم ہو یا مبیح اور اسمین تو بظاہر اوسکے اوصاف
مذکور مین اب ضرور ہی کہ اوصاف قبیحہ دلیل اور موجب حرمت قرار دیے جائین چنانچہ
ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آیت تحریم خمر مین اوتری اور یہ ذکر کہ لا تقربوا الصلوۃ اسکے
بعد نازل ہوئی نہین فرمایا - اور ربیع بن انس نے کہا کہ یہ آیت شراب حرام ہو جانے کے بعد
اوتری ہی اور یہ تقریر صاحب تفسیر کبیر کی نہایت صاف اور تسکین بخش ہے اس مقام پر
چند بحثین ہین بحث اول اللہ تعالی نے یہ نہین کہا کہ شراب وقمار گناہ ہی بلکہ فرمایا

انہین گناہ ہی یعنی ایسے فعل در نتیجے انسے پیدا ہوتے ہین جو گناہ ہو جاتے ہین اور یہ نسبت موجب
حرمت نہین ہوا **جواب** جب شراب آلہ و محل معاصی قرار پائی تو مثل خلوت اجنبیہ کے خود بھی
گناہ ہو گئے اور کلمہ (اثمہما) مین تو صاف صاف گناہ کی نسبت شراب و قمار کیطرف ہے
بحث دوم اگر شراب گناہ ہوتی تو کسی دین مین حلال نہوتی اس لیے کہ گناہ کسی مذہب
مین مباح نہ تھا **جواب** گناہ کا اطلاق حرام ہونے کے بعد ہی جب حلال تھی گناہ نہ تھا
اس لیے کہ حسن و قبح باعتبار عقاب و ثواب شرعی ہی عقلی نہین **بحث سوم** اگر گناہ تھا تو صحابہ
کیون پیتے رہے اور حضور اقدس نے انہین نہ روکا **جواب** یہ امر موقوف ہی اس پر کہ ہم
روایت مذکورہ شان نزول بعینہ اس سے متعلق مان لین حالانکہ ابن عباس اور ربیع کے
قول مین اسکا پتا نہین **بحث چہارم** لا تقربوا الصلوٰۃ مین حرمت خاص مقتضی ہے
کہ شراب حلال ہو **جواب** یہ امر بھی شان نزول پر مبتنی ہی اور ممکن ہے کہ نماز مین بنظر اہتمام
شان بالتخصیص تاکید فرمائی جائے جیسا کہ حج مین فرمایا فلا رفث ولا فسوق ولا جدال
فی الحج حالانکہ یہ امر خارج حج بھی ممنوع ہین تو اس سے حلت و حرمت پر استدلال نہین ہو سکتا
اور نہ مفہوم مخالف حجت ہی **بحث پنجم** اگر اسی آیت سے حرمت ثابت ہوتی تو سوال
کسلیے ہوتا **جواب** یہ شبہ صرف ربیع کی روایت پر ہو سکتا ہی کہ وہ کہتے ہین یہ آیت بعد
حرمت خمر کے نازل ہوئی اور ممکن ہے کہ بعض صحابہ نے باعتبار عادت و تلذذ و منافع تجارت
وغیرہ مصلحت اور وجہ تحریم کا سوال کیا ہوتا کہ انکا دل مطمئن ہو جاوے اور قدیمی عادتین اور
تاسف و تحسر باقی نرہی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا تھا رَبِّ اَرِنِیْ
کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ای اللہ مجھے دکھا کہ تو کیونکر مردے جلائیگا اور جب ارشاد ہوا اَوَلَمْ تُؤْمِنْ
کیا تجھے یقین نہین ہی عرض کی بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ای رب یقین کیون نہین ہی مگر میرا
دل مطمئن ہو جاوے **بحث ششم** شے حرام مین عقلاً و نقلاً نفع ممتنع ہی عقلاً اسلیے کہ
پروردگار حکیم اپنے بندون کو فائدے سے انہین روکتا اور نقلاً حدیث مین وارد ہوا مسلم
ابن سعید جعفی سے روایت ہی کہ مینے حضور مین عرض کیا کہ شراب سے دوا کیجاوے فرمایا اِنَّہٗ لَیْسَ
بِدَوَاءٍ وَّلٰکِنَّہٗ دَاءٌ شراب دوا نہین ہی بلکہ مرض ہے ہدایہ شراب کی تلچھٹ سے بھی دوا
کرنا اپنے زخم یا جانور کے یا کسی ذمی کافر یا بچے کو پلا دینا جائز نہین اسلیے کہ لَا انْتِفَاعَ بِالْمُحَرَّمِ
حرام چیز سے نفع لینا حرام ہی اور آیت مین منافع للناس مذکور ہے **جواب** یہ نفع

قبل حرام ہونے کے تھا حرام ہونے کے بعد نفع کا ذکر نہین ہے **بحث ہفتم**
حلت وحرمت سے احکام اخروی ثابت ہوتی ہین یعنے عذاب وثواب یا اجازت نہ یہ کہ تبدیل
خاصیت وانقلاب ماہیت ہو حیوان مذبوحہ اور مقتولہ مین کوئی فرق دنیاوی نہین ہے
جواب اشیای متقابلہ مین نفع ونقصان اور حسن وقبح کا اندازہ مقابلے پر ہوتا ہی جو
زائد وغالب ہو وہ موجود اور ناقص ومغلوب معدوم سمجھا جاتا ہی جیسے مفلس وناتوان کے
یہ معنی نہین کہ ایک پیسا اور سر موزور نہین ہی بلکہ مال کافی اور قوت کافی نہین پس جبکہ
گناہ غالب ورزائد تھا نفع اعتباری اور حقیر نابود ہوگیا اور مصلحت اظہار کی یہ تھی کہ
طبائع مین شراب وقمار کے فوائد اور خوبیان بھری تھین انکار مطلق سے متردد اور آمادۂ تکذیب
ہوجانیکا اندیشہ ہی اور مطلق نفع کے نفی مشاہدے کے بھی خلاف ہی اسلیے کہ ربوا اور رشوت
اور بیوع فاسدہ اور تدابیر باطلہ سے بھی کچھ فائدہ ہو جاتا ہی اور اگر ایسے خفیف فائدے بھی
نہون تو ترک حرام بدون نص خود بخود ہو جاے پس منافع فانی اور دنیاوی ہین جو محض
عادت اور تلہی اور تلذذ پر مبنی ہین اور گناہ باقی اور اُخروی نہایت عظیم ہی اور ممکن ہے
کہ قبل تحریم منافع ہون اور بعد حرمت اسکی تاثیر اور خاصیت مسخ کردی گئے ہو جسطرح
بنی اسرائیل کا من وسلوا جب انھون نے خلاف حکم آلہی جمع کرنا شروع کیا تو وہ بھی
سڑنے لگا اور عموماً گوشت مین سڑنے کی خاصیت پیدا ہوگئی جیسا کہ پارہ الٓم مین ذکر ہوا
اور بعد زمان طویل کے حکماے فرنگ قائل ہوگئے کہ شراب نافع نہین بلکہ مضر ہے لیکن جبکہ
جمہور نے شان نزول سے آیت کو متعلق کیا اور کہا کہ یہ دوسری آیت سے ہے تو ضرور ہی کہ
اونکے مذہب پر بھی اعتراض دفع کردی جائین پس ۱ آیت مین اطلاق عصیان نہ خمر پر
ہے نہ قمار پہ بلکہ اونکی نتائج اور آثار پر یعنے جب دماغ مین فتور اور عقل مین نقصان آیا
تو البتہ ایسے فعل جو شرع مین ممنوع ہون سرزد ہو جائینگے اور شیطان جسے عقل دفع کرتی
تھی پورا قابو پا جائیگا لہذا فرمایا کہ اونمین گناہ ہی جسطرح سبب کا اطلاق مسبب پر کرتے
ہین اور دلیل حکم کے قائم مقام ہوتی ہے اور ایسے نسبت اگر موجب حرمت ہو تو ایک
بھاگنے والے سپاہی کو معین کفار بلکہ مخالف وقاتل مومنین کہنا صحیح ہوجاوے ۲ دو حال
سے خالی نہین خواہ شان نزول مسلم اور اس آیت سے متعلق ہے یا نہ اگر ہے تو جناب
سرور کائنات اور آپ کے اصحاب کی سمجھ ہماری لیے کافی ہے کسی دلیل کی ضرورت نہین

اور اگر متعلق نہین ہی تو ان تکلفات کی کوئی حاجت نہین آیت محرم ہو یا نہ احکام ۱
امام ابو حنیفہ کے نزدیک خمر وہ ہی جو عرق انگور سے بنائی جاوے اور جمہور ہر سائل مسکر کو خمر
کہتے ہین لیکن بعد اختلافات و مباحث کے صحیح مذہب پر نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ امام ابو حنیفہ کے
نزدیک ذات خمر حرام اور نجس ہے کسی وصف کا اسمین اعتبار کرنا ضرور نہین پس وہ شراب
جسکا حلال جاننے والا کافر اور ایک قطرہ پینے والا سزاوار حد ہو یہی شراب انگوری ہی
اور دوسری شرابین باعتبار سکر حرام ہین نہ اونکا بتاویل حلال جاننے والا کافر اور نہ ایک
دو قطرہ اونکا پینے والا سزاوار حد ہی اور امام شافعی ہر مسکر کو ایسا ہی فرماتے ہین اونکے معقول
دلائل اپنے مقامون پر مذکور ہین عوام کو اونکی ضرورت نہین ہے ۲ شراب قطعی حرام اور نجس
غلیظہ ہی نہ قلیل جائز ہی نہ کثیر نہ اسکے بیع صحیح ہی نہ ثمن حلال نہ ضائع کرنے والے پر ضمان
نہ پکانے سے حکم بدلتا ہی نہ فائدہ اوٹھانا جائز البتہ جب آدمی مجبور و مضطر ہو اور سوا
اسکے اور کوئی وجہ بقای حیات نظر نہ آئے بقدر ضرورت حلال ہو جائیگی جیسا کہ صفحہ (۱۱۱)
مین مذکور ہوا ۳ جس مسکر مین ذاتی سیلان ہو وہ حرام بھی ہی اور نجس بھی اور سائل نہو تو
نجس نہین جیسے بنگ افیون وغیرہ انکا استعمال دوا مباح ہی اور بقصد تلذذ و تلہی و بسبیل
عادت یا بقدر نشہ ممنوع اور بیع و شرا وغیرہ حلال ہی اور جب تک نشہ نکرین حد بھی واجب
نہو گی **ف** ہمارے زمانے مین بعض انگریزی مائعات جنہین وہ اپنی اصطلاح مین
شراب کہتے ہین مگر نہ وہ پینے کے لیے بنائے گئے ہین اور نہ پینا اونکا ممکن ہی اسلیے کہ وہ
(بہنے والی چیزین ۱۲)
سم قاتل اور تیزاب ہین نہ خمر ہین نہ نجس اونکا حکم بعینہ زہر کا حکم ہے ۱ شراب نوشی کی سزا
مین جو حدیثین آئین ہین بہت سخت ہین سورۂ مائدہ مین مذکور ہونگی یہان اسقدر جان لینا
کافی ہی کہ فرمایا بخاری لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ شرابی شراب
پینے کے وقت مومن نہین رہتا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسکا ایمان اوس سے علیحدہ
ہو کر اوسپر سایہ کیے رہتا ہی بعد فراغت ضعیف ہو کر آجاتا ہی اور فرمایا اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ
فَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يُقْبَلْ صَلَاتُهٗ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ مَاتَ وَهِيَ فِيْ بَطْنِهٖ مَاتَ مِيْتَةً
جَاهِلِيَّةً شراب سب برائیون کی جڑ ہی جسنے شراب پی اوسکی چالیس دن کی نماز مقبول
نہین ہوتی پھر اگر مر گیا اور شراب اوس کے پیٹ مین تھی تو موت جاہلیت یعنی کفر کی پائی
میسر یعنی قمار ابو سعود زمانۂ جاہلیت مین یہ دستور تھا کہ کسی چیز یا اونٹ کے

دس حصے کرتے اور اونکے پاس دس پانسے یا تیر تھے جنپر کچھ الفاظ لکھی تھے وہ تیر ایک تھیلی مین ڈالدیتے اور ایک مرد امین کے حوالے کرتے ایک ایک پانسا ایک ایک شریک کے نام سے نکالتے جسکے نام پر جو پانسہ نکلتا اوسکا حصہ معینہ دیتے اور جسکے نام پر خالی پانسہ نکلتا وہ اپنے حصے کی قیمت دیتا اور کچھ نہ پاتا پھر وہ لوگ یہ حصے محتاجونکو دیدیتی اور اس امر کو موجب تفاخر سمجھتے اور یہ صورت بعینہ ہماری زمانے کی چٹھی کے مثل ہی بلکہ چٹھی اوس سے بھی بدتر ہی اس لیے کہ وہان باوجود گناہ کے کچھ فقرا کو ملجاتا تھا علاوہ اسکے ہارجیت بھی تھی جیساکہ منقول ہی کہ حضرت ابوبکرنے اس آیت سے پہلے کفار سے شرط کی تھی کہ رومی ایرانیونپر غالب ہونگے اور باہم ہارجیت قرار پائی تھی مظہری عطا اور طاؤس اور مجاہد نے کہا جس شے مین ہارجیت ہو وہ میسر ہے یہان تک کہ کعب اور جوزسے لڑکونکا کھیل بھی اسمین داخل ہی الحاصل ہر ایسا کھیل اور شرط جسمین ہارجیت ہو قمار مین داخل اور بنص قرآن سے حرام ہی اور جیتنے والے کا نفع اوسکے گناہ اور اصلی ضرر کے مقابلے مین جو ایسی شرطون سے خلق خدا کو ہوا کرتا ہی بہت کم بلکہ کالعدم ہی حضرت علی سے مروی ہی کہ نرد اور شطرنج قمار ہی اور حدیث مین ہی مَلْعُوْنٌ مَنْ لَعِبَ بِالشِّطْرَنْجِ وَالنَّاظِرُ اِلَيْهَا كَالْاٰكِلِ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ ملعون ہی جو شطرنج کھیلی اور اوسکا دیکھنے والا سور کا گوشت کھانیوالا ہی شطرنج حنفیہ کے نزدیک مطلق حرام اور امام شافعی کے نزدیک ایک قول مین بشروط مباح ہی اور کہا صاحب مظہری نے کہ صحیح یہ ہی کہ امام شافعی نے جواز شطرنج سے رجوع کی ابوہریرہ سے مروی ہی کہ آپنے دیکھا ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے پڑا ہی فرمایا شیطان شیطان کے درپے ہی مسلم مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ كَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ دَمِ خِنْزِيْرٍ جسنے نردشیر کھیلی اپنا ہاتھ سور کے خون مین رنگا فرمایا جسنے نرد کھیلی اللہ اور رسول کے نافرمانبرداری کی ترغیب جمہور کے نزدیک نرد سے کھیلنا حرام ہی اور بعض کے نزدیک اسپر اجماع بھی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ کسی شے سے کیون نہو کھیل حرام ہی **ف** کھیل سے اگر وہ سب امور مراد لیے جائین جو محض دل خوش کرنے کے لیے ہوتے ہین اور اونمین کوئی دینی یا دنیاوی نفع نہین تو حرام باعتبار اضاعت وقت ہی اور یہ حرام بجاے ترک اولی کے ہی اور اگر وہ کھیل مراد لیے جائین جنمین جوا یا کسی اور قسم کی شرعی ممانعت ہو یا ایسی محویت غالب ہو کہ آدمی تدبیر معاش و فکر سے بے پروا یا معطل رہے جس طرح

لنگوٹی یا کبوتر وغیرہ میں آدمی محو اور خود فراموش ہو جاتا ہے تو اونکی حرام یا مکروہ ہونے میں کچھ تردد نہیں
ربط چونکہ شراب و قمار کی ممانعت سے زیادہ تر مالی کفایت اور فائدہ مقصود تھی لہذا بعض مصارف خیر کا بھی ذکر فرمایا

وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ
اور پوچھتے ہیں آپسے کیا خرچ کریں کہدیجیے زائد مال ایسی ہی بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہاری

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ
نشانیاں تاکہ تم غور کرو دنیا اور آخرت میں

آپسے پوچھتے ہیں کہ کسقدر مال راہ خدا میں صرف کریں آپ بتا دیجیے کہ جو حاجت ضروری سے بڑھی اوسے زاد آخرت بناؤ اللہ تعالیٰ یونہیں اپنی نشانیاں تمپر ظاہر کرتا ہے کہ تم دنیا اور آخرت کے معاملات میں غور کرتے رہو اور جان لو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور اسکی نعمتیں اور لذتیں فانی ہیں تو ہر امر میں اصلاح آخرت مقدم رکھو اور دنیا پرست نہ بنو یا یہ کہ قرآن مجید صرف دینی امور میں تمہارا رہبر نہیں بلکہ تمہاری دنیاوی مصلحتیں بھی اسی میں ہیں تم غور کرو اور سمجھ لو **اسباب** جب حکم ہوا کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو بعضوں نے عرض کی کسقدر خرچ کریں **مظہری** معاذ ابن جبل اور ثعلبہ نے حضور میں عرض کی ہمارے ذمی غلام اور عیال کے بھی مصارف ہیں تو ہم کسقدر اللہ کی راہ میں اور کسقدر اپنے عیال میں خرچ کریں ارشاد ہوا کہ ضرورت سے زائد راہ خدا میں دو یعنی جو دنیا میں اوٹھایا وہ یہاں تمہارے کام آیا اور جو بچا وہ خیرات کرو کہ وہاں کام آئے مال ضائع نہو **ف** ظاہر آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ کل مال خرچ کر ڈالنا ممنوع ہے اور نہ زائد خرچ کرنا واجب تاکہ کہنا پڑے کہ یہ حکم آیت زکوٰۃ سے منسوخ ہے جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا بلکہ مسلمانوں کی سوال کی جواب میں فرما دیا کہ عام طور پر اولی تو یہ ہے کہ نہ مفلس ہو جاؤ اور نہ مالدار ہو کھا پیکر جو بچے وہ اللہ کے حفظ و امانت میں سپرد کر دو اور عفو ابن عباس کے نزدیک وہ مال ہے جو اہل و عیال کے نفقات سے بڑھی اور طاؤس کہتے ہیں کہ جسمیں آسانی ہو اور عمرو بن دینار کے نزدیک عفو یہ ہے کہ نہ اسراف ہو نہ بخل بہر حال آیت نے ایک طریقہ متوسط جسمیں دینی و دنیاوی مصلحتیں دونوں ہیں تعلیم کر دیا اور وہ احادیث جنمیں کل مال خرچ کرنے کی ممانعت سمجھی جاتی ہے جیسا کہ ابو داؤد سے روایت کی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی ذات پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر اوٹھا کہا ایک اور ہے فرمایا اپنے

اہل پر خرچ کر کہا ایک اور ہی فرمایا خادم کی صرف مین اوٹھا کہا ایک اور ہی فرمایا تو جان آور جابر نے روایت کی ایک شخص کو غنیمت سی کچھ چاندی ملگئی اوسنے کہا یا رسول اللہ آپ اسی میری طرف سے صدقہ کر دین آپنی منہ پھیر لیا اوسنے پھر کہا اور پھر کہا آپنے غضبناک ہو کر فرمایا لا اور لیکر اسطرح پھینکا کہ اگر اوسکے لگتا تو وہ زخمی ہوجاتا اور فرمایا بعض آدمی کل مال تصدق کرتے ہین پھر دوسرے دن ہاتھ پھیلاتے ہین صدقہ تو وہی ہی جو غنا اور فراغت کے ساتھ ہو اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ ایک صحابی اہل صفہ سے مرے اونکے پاس ایک دینار تھا آپنے فرمایا هٰذِہٖ كَيَّةٌ مِّنَ النَّارِ یہ آگ کا داغ ہی دوسرے کے پاس دو دینار نکلے فرمایا كَيَّتَانِ یہ دو داغ ہین اور حضرت ابو بکر صدیق کے کل مال خرچ کر ڈالنے کی فضیلت مشہور ہے اور اللہ تعالی نے اونکے قرآن مین مدح کی جو اپنے حاجت روک کر دوسرون کو کھلاتے تھے اور جہد المقل یعنے مفلس کم مایہ کی صدقی کی بہت کچھ فضیلت آئی ہی پس اول روایت مین کل مال خرچ کرنیکی کراہت اور دوسرے مین فضیلت نکلتی ہی لیکن یہ امور عام احکام سے متعلق نہین آپ حکیم تھے جیسی مصلحت دیکھتے حکم دیتے جسے جانتے تھے کہ عیال دار ہی یا فقر و فاقی کا متحمل نہوگا اوسے منع فرماتے اور جسے متحمل اور قانع عالی ہمت طالب آخرت پاتی اوسے رغبت دلاتے اور بیشک قانع متوکل مجرد کو مال کے وبال سے کیا تعلق ہی ربط مالی اصلاح اور جسمانی فلاح کے سلسلے مین خانگی معاملات اور اندرونی انتظام پر توجہ فرمائی اور اوس حکم کی تصریح کر دی جو در باب تحفظ واجتناب مال یتیم وارد ہوا تھا لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ یا اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى اور صحابہ منتشر تھے کھانا پینا یتیمو نکا علٰحدہ کر دیا تھا اگر اونکا کھانا بچ رہتا تو نہ کھاتے گو وہ سڑ جاے اور آنحضرت سے اس سختی کے اور مشقت کے باب مین عرض کرتے تو فرمایا

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ
اور سوال کرتے ہین تجھسے یتیم سے کہدے تجھے درستی واسطے اونکے اچھی بات ہی

وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ
اور اگر میل جول کرو اون سے تو بھائی ہین تمہارے اور اللہ جانتا ہی بگاڑنے والے کو

مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝
بنانے والے سے اور اگر چاہتا اللہ تو البتہ مشقت میں ڈالتا تمکو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہی

آپ سے یتیمون کی پرورش اور اونسے برتاؤ کا حکم پوچھتے ہین بتا دیجیے کہ اونکی اصلاح
اچھی بات ہی اگر مل جل کر بسر کرو تو وہ تمہارے بھائی ہین کچھ ہرج نہین مگر اللہ مفسد کے
بدنیتی اور مصلح کی خیرخواہی جانتا ہی اور اللہ چاہتا تو باعتبار ظاہر و احتیاط تمہین ایسی
وسعت اور اختلاط کی اجازت نہ دیتا اور تم مشقت مین پڑجاتے **بخاری** آپنے بیچ کی
اونگلی اور کلمے کی انگلی ملا کر فرمایا مین اور یتیم کا پرورش کرنیوالا جنت مین اسطرح یعنے
قریب قریب ہونگا **ترغیب** فرمایا اِنَّ اَحَبَّ الْبُیُوْتِ اِلَی اللّٰہِ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ مُکْرَمٌ
اللہ کو محبوب زیادہ وہ گھر ہے جسمین یتیم کی نازبرداری ہو **احکام** اصلاح شامل ہے
اصلاح جسمانی کو جیسے حفظ صحت کھانا پینا اور اصلاح مالی جیسے حفظ مال یا تجارت یا کفایت
شعاری اور اصلاح اخلاقی جیسے ادب تمیز اور اچھی باتین اور اصلاح تعلیمی جیسے علوم فنون کے تعلیم
اور اصلاح دینی جیسے قرآن فقہ حدیث نماز روزہ وغیرہ کی تعلیم اور تاکید اور گناہون سے
بچانا اور اسی سے سمجھا گیا کہ تہدید و تنبیہ جو ضروریات تعلیم سے ہی جائز ہی اور ایسے تصرفات
جنمین فائدہ ہی فائدہ ہو یا فائدہ مقصود ہو اور نقصان کا بھی احتمال ہو جیسے تجارت ولی
کے اختیار مین ہین اور جنمین ضرر محض ہو جیسے صدقہ دیدینا غلام آزاد کرنا ہبہ کرنا کسی
سے کوئی اقرار کرنا یہ ولی کے اختیار سے باہر ہے اسلیے کہ وہ مصلح ہی اور ان مین فساد ہی
اصلاح نہین ۲ تخالطوہم سے ایک مین کھانا پینا نکاح کرلینا تجارت وغیرہ مین شراکت
مگر بہ نیت اصلاح یتیم جائز ہی ۳ گو نیت پر ہر امر کا مدار ہی مگر یتیم کا بالکل معاملہ حسن نیت
پر ہی اسلیے کہ ولی ہی اور دوسرا نگران نہین اور زیادہ احتیاطی کارروائیان بن نہین پڑتین
معالم آنحضرت نے ابو مرثد کو کعبہ شریف مین بھیجا کہ وہان سے بعض مسلمانون کو نکال
لائین انسے اور عناق سے جو ایک حسین عورت تھی اسلام لانے سے پہلے تعلق تھا جب
اوسنے سنا کہ ابو مرثد آئے ہین عشق قدیم کی کشش اوسے لیگئی جب انہین دیکھا کہ
نظر ہی نہین اوٹھاتے اس بے اعتنائی کا سبب پوچھا ابو مرثد نے کہا تجھے نہین معلوم
کہ میری اور تیرے درمیان مین اسلام حائل اور مانع ہے بولی اچھا نکاح کرلو کہا ہان یہ
ہوسکتا ہی مگر ہادی اور پیشوا سے پوچھ لون جب حضور مین آنے عرض کیا حق تعالی نے نازل فرمایا

وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَۃٌ مُّؤْمِنَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَۃٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْکُمْ

اور نہ نکاح کرو مشرکہ عورتونسے یہانتک کہ ایمان لائین اور ہر آئینہ لونڈی مومنہ بہتر ہی مشرکہ سے اگرچہ اچھی لگین تمکو

مشرک عورتوں سے نکاح نکرو جب تک ایمان نہ لائیں اور لونڈی ایمان والی مشرکہ سے
اچھی ہی اگرچہ تمہیں اونکا حسن وجمال اچھا معلوم ہو شرک اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرنا
مگر قرآن مین مشرکہ اوسی کا ذکر فرمایا ہی جو کتابی نہو پس یہود و نصاریٰ کی عورتین نہ اس
آیت سے حرام ہوتی ہین نہ اونکی حلت کے لیے آیت کو منسوخ کہنے کی ضرورت ہی جیسا کہ
بعضوں نے زعم کیا ہی مسئلہ جب نکاح حرام ہونیکی علت شرک ٹھیرا تو جسطرح ابتدا
مین مشرکہ سے نکاح نہین درمیان مین بھی اگر مرد یا عورت مشرک ہوجاے تو نکاح
ٹوٹ جائگا مسئلہ اگر کوئی مسلمان عورت نصرانی یا یہودیہ ہوجای تو یہ نہ سمجھا جاے گا
کہ وہ کتابیہ ہی بلکہ مرتد کا کوئی مذہب ہی نہ اوسے ہم ذمی بنا سکتے ہین لہذا وہ بیدین
اور نکاح سے باہر سمجھی جائیگی امۃ سے اگر عورت مراد ہی آزاد ہو یا کنیز جیسا کہ کہا صاحب تفسیر
مظہری نے اسلیے کہ جس طرح سب مرد عبد اللہ ہین تمام عورتین امۃ اللہ ہین تو انکا بہتر ہونا
ظاہر ہے اور اگر لونڈی مراد لیجاے تب بھی باعتبار اسلام مشرکہ سے اشرف اور افضل ہی
فرمایا تُنْكَحُ الْمَرْءَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ
بِذَاتِ الدِّيْنِ عورت چار وجہوں سے نکاح مین لائی جاتی ہی مالدار ہو یا بڑی ذات والی
ہو یا حسینہ وجمیلہ ہو یا دیندار پارسا ہو پس تو دیندار پر کامیاب ہو یعنے دینداری کو
مقدم کر اور ایک روایت یہ بھی ہی کہ دیندار اور صاحب خلق ہو در منثور کہا ابن عباس
نے کہ عبد اللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی سیاہ رنگ تھی ایکدن اوسے مارا پھر دل مین
ڈری اور حضرت سے عرض کیا آپ نے اوسکا حال پوچھا کہا نماز پڑھتی ہی روزہ
رکھتی ہے آپ کو پیغمبر اور اللہ کو معبود جانتی ہے فرمایا یہ تو مومنہ ہے عبد اللہ نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اوسے آزاد کردیا پھر اوسکے ساتھ نکاح کیا
تو بعض مسلمان ہنسنے لگے کہ لونڈی کسے نکاح کیا اور لوگ انکا میلان مشرکہ عورتوں کی
طرف زیادہ تھا نازل ہوا ولامۃ مومنۃ الخ اور مشرک مردوں کے حق مین فرمایا

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
اور نہ نکاح کرو مشرکوں کو یہانتک کہ ایمان لائیں اور بندہ مومن بہتر ہی مشرک سے

وَلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ
اگرچہ اچھا معلوم ہو تمہیں یہ بلاتے ہین طرف آگ کے اور اللہ بلاتا ہی طرف جنت کے

وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور بخشش کی اپنے حکم سے — اور ظاہر کرتا ہے نشانیاں اپنی واسطے آدمیوں کے تاکہ وہ — سوچیں

اور مشرک مردوں سے نکاح نکرو جب تک ایمان نلائیں اور عبد مومن بہتر ہے مشرک سے باعتبار فضل اسلام و شرافت دین کے اگرچہ مشرک تمہیں اچھا معلوم ہو۔ یہ یعنی مشرکہ عورتیں اپنی کید اور محبت اور اندرونی مداخلت سے اور مشرک مرد اپنی حکومت اور اقتدار سے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور کافر بنا لیتے ہیں اور کچھ نہو تو محبت و موالات کفر سے چارہ نہیں اور اللہ تمکو راہ بتاتا ہے کہ جنت میں داخل ہو اسلیے کہ نکاح وصف دین ہے جیسا کہ فرمایا مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ اِمْرَاَةً صَالِحَةً فَقَدْ اَعَانَهٗ عَلٰی شَطْرِ دِیْنِهٖ جسے اللہ نے عورت نیکبخت دی آدھی دین میں اوسکی مدد فرمائی اور اپنے احکام تمپر ظاہر کرتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو مولانا صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند ربط چونکہ ممنوعات نکاح سے جماع اور حیض کو بہت تعلق تھا جو ابا تصریح کر دی احمد عمر ابن وحداح نے کہا یا رسول اللہ جاڑہ سخت اور اوڑھنا کم حالت حیض میں عورتونکو علیحدہ کر دیں یا نہ ارشاد ہوا

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ

اور پوچھتے ہیں آپسے — حیض کا حکم کہدیجیے وہ نجاست ہے پس کنارہ کرو عورتونکو — حیض میں

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ

اور نہ پاس جاؤ اون کے یہانتک کہ پاک ہوں

آپ سے حیض کے مسائل پوچھتے ہیں بتلا دیجیے کہ حیض گندگی ہے عورتوں سے مباشرت نکرو جب تک خوب پاک نہولیں چونکہ یہود عورتوں سے حیض میں بہمہ وجوہ متنفر رہتے کھانا پینا نشست و برخاست ایک طرف گھر سے باہر کر دیتے صورت تک نہ دیکھتے اور نصارا ان کے برعکس انہیں جماع سے زیادہ رغبت کرتے جبراً ہمبستر ہوتے حق سبحانہ تعالی نے طریق متوسط تعلیم فرمایا کہ نہ نصارا کی طرح نجاست میں ملوث ہو نہ یہود کی طرح خواہ مخواہ ایک آدمی کو نجاست میں بنا لو ف آیت اپنے ظاہر پر محمول نہیں ورنہ کنارہ کشی عورتوں کو لازم آتی بلکہ اعتزال اور قرب کنایہ ہے جماع سے اسلیے کہ مقصود اہم عورتوں سے جماع ہے تو اون کی علیحدگی جماع سے علیحدگی اور قرب کو جماع قرار دیا اور زاہدی میں ہے کہ کلمہ اذی اسکی طرف اشارہ کرتا ہے اسلیے نجس محل حیض ہے یا دم حیض تمام عورت نجس نہیں پھر اوس سے اجتناب کے کیا وجہ اور یہ معنی کہ مراد اس سے ترک جماع ہے باجماع امت وشہادت سنت مسلم ہے بخاری اور مسلم نے روایت کی کہ آپنے بعد نزول آیت فرمایا اِصْنَعُوْا كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ سب کام کرو مگر جماع نکرو اور آپ کی بعض ازواج سے منقول ہے کہ آپ حالت

حتی یطھرن بتشدید پڑھا ایک قراءت ہے مبالغہ اسلیے دن سے اندر غسل لازم کیا اور تخفیف بھی ایک قراءت ہے لہذا دس دن کے بعد انتظار غسل ضروری نہیں ۱۲

حیض مین ہمبستر ہوتے اور مخالطت کرتے مگر جماع نکرتے ایک بار حضرت عایشہ سے کپڑا مانگا وہ بولین مین حائضہ ہون فرمایا اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین ہی اور حضرت عایشہ فرماتے ہین کہ آپنے میری گود مین قرآن کی تلاوت فرمائی اور مین حائضہ تھی اور مین سنے برتن سے جہان منہ رکھکر پانی پیا آپنے بھی وہین منہ رکھکر پانی نوش فرمایا کہا امام ابوحنیفہ نے کہ ناف سے تلی اور زانو سے اوپر اختلاط نکرے اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ محل مخصوص کے سوا سے ہر جگہ مخالطت جائز ہی اور اسی پر متعدد حدیثین شاہد ہین مسلم اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ سب باتین کرو سوائے مباشرت کے اور لاتقربوا سے بھی جماع مراد ہی مگر مسئلہ یون ہی کہ اگر حیض دس دن کے بعد موقوف ہوا ہو تو معاً جماع کرنا جائز ہو جائیگا اور اگر دس دن کے اندر موقوف ہو تو بقدر غسل مہلت دینا شرط ہی غسل کرے یا نہ **تفصیل** حیض ایک خون ہی جو عورت بالغہ کے رحم سے نکلتا ہی اور سرخی رنگ ہونا شرط نہین یہ حیض دس دن سے زاید اور تین دن سے کم نہین ہوتا تین دن سے کم اور دس دن سے زائد استحاضہ ہی **حیض** مین جماع اور نماز اور روزہ اور دخول مسجد مس قرآن اور تلاوت قرآن جائز نہین اسلیے کہ بدون انقطاع عورت نہائیسے پاک نہین ہو سکتی اور استحاضہ ایک مرض ہی اسمین کوئی امر ممتنع نہین صرف نماز کے لیے ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے اور نفاس کا حکم بعینہ حکم حیض کا ہی اوسکے مدت چالیس دن سے زیادہ نہین کم چاہے جسقدر ہو **مسئلہ** ہندوستان مین حائضہ سے پرہیز خصوصاً لڑکا پیدا ہونے کے بعد تا ایام نفاس کھانے پینے نشست برخاست سے نفرت اوس کے برتن یا کپڑے کو نجس جاننا یہ رسم بیہودہ اور معمولات ہنود سے ہی مسلمان کو ایسا کرنا کبھی جائز نہین **مسئلہ** نفاس مین حیض کی طرح مباشرت حرام ہی درمنثور ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب حیض مین ہمبستر ہو اگر خون سرخ آتا تھا تو ایک دینار صدقہ دے اور اگر خون زرد تھا تو آدھا دینار کفارہ دے **قیاس** چونکہ حیض مین بوجہ نجاست وطی حرام ہوئی لہذا دخول فی الدبر اسی پر قیاس کیا گیا کہ وہ محل نجاست ہی بخلاف مستحاضہ کے کہ وہ اگرچہ نجس ہے مگر مریضہ ہی اور مرض عذر ہے اور حیض عارضی ہے اور استحاضہ کبھی دائمی ہو جاتا ہے

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ

پس جب اچھی طرح پاک ہو جائین پس آؤ تم اونہین جس طرح حکم کیا تمکو اللہ نے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝
بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالون کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونیوالون کو

پھر جب اچھی طرح پاک ہو جائین یعنی بعد قطع حیض غسل کرلین یا اسقدر وقت گزر جائے تو اون سے ہم بستر ہو مگر جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنے دخول فی الدبر منہوا اللہ توبہ کرنے والون کو دوست رکھتا ہے مظہری اشارۃ النص سے معلوم ہوا کہ وطی فی الدبر حرام ہے اسلیے کہ اللہ اچھی طرح پاک ہونے والون کو دوست رکھتا ہے اور دبر موضع نجاست ہے اور فرج اگرچہ موضع نجاست سمجھی جائے مگر اعظم منافع اوسکے توالد و تناسل ہین لہذا قلیل نجاست ضرورۃً معتبر نہوگی

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ
عورتین تمھاری کھیتیان ہین واسطے تمھارے پس آؤ تم کھیت مین اپنے جسطرح چاہو تم

تمھاری بی بیان تمھاری کھیتیان ہین جسطرح چاہو آؤ یعنی تمھین اختیار ہے جسوقت اور جس عنوان سے چاہو ہم صحبت ہو حرث کھیت یہان تناسل و توالد کے اعتبار سے فرمایا انّی جسطرح جب بعض اصحاب کو شبہ ہوا اور اختلاف کیفیت جماع مین متردد ہوئے حق سبحانہ تعالیٰ نے اختیار دیدیا کہ یہ تو تمھارے مملوک اور محل زراعت ہین احمدی کلمۂ انّی مشکل ہے اسکے دو معنی ہین ۱ جہان ۲ جسطرح بعد غور و تامل کے بقرینۂ حرث معلوم ہوا کہ یہان دوسرے ہی معنی مراد ہین اور پہلے معنون مین دخول فی الدبر بھی شامل تھا اوسمین معنی حرث بالکل لغو ہوئے جاتے ہین صاحب مظہری نے اس مقام پر نہایت بسیط تقریر سے تمام احتمالات کے جواب اور ایمہ کے اقوال کی تصحیح کردی اور ثابت کردیا کہ کسی امام کے قول معمول بہ مین دخول فی الدبر حلال نہین ہے مسئلہ اطلاق آیت نے عورتون سے عزل کرنا ثابت کردیا مگر بوجہ نقصان معنے حرث کے مکروہ ہے

وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم
اور آگے بھیجو اپنی جان کے لیے اور ڈرو اللہ سے اور یقین کرو کہ تم

مُّلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝
ملوگے اوس سے اور آپ خوشخبری سنادیجیے ایمان والونکو

اور نکاح سے صرف حظ نفس ہی کے خواہان نہ ہو بلکہ اولاد کی تمنا کرو جسکا فائدہ تمھین دنیا مین بقاے نام و سرور دل و اعانت و خدمت وغیرہ سے ملے اور آخرت مین بشرط عمل صالح تمھارے لیے یہ بھی

وسیلہ بنجائین اور مرین توصبر اور سکوت سے اور جئین تو اونکی پرورش و تعلیم سے تمہین ثواب عظیم ملیگا پس آگے بہیجو اپنی جانون کے لیے اور اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ تم اللہ سے ضرور ملوگے اور اے ہمارے حبیب ہماری ذات اور احکام کے ماننے والون کو ہماری رضا ہمارے ثواب ہماری جنت کی خوشخبری سناؤ

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا
اور نہ بناؤ اللہ کو نشانہ واسطے اپنی قسمون کے یہ کہ بری ہو

وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝
اور ڈرو اور اصلاح کرو آدمیون مین اور اللہ سنتا جانتا ہے

اسکے مطلب مین علما مختلف ہین بیضاوی اللہ کا نام قسمونکا نشانہ نہ بناؤ تاکہ صاحب بر و تقوی ہوجاؤ اور آدمیون مین اصلاح کرد و احمدی اللہ کا نام اپنی قسمونکا نشانہ نہ بناؤ کہ ہم نیکی اور احسان اور اصلاح نہ کرینگے مظہری جب مسطح رض حضرت عائشہ پر افترا کرنیوالونکے ساتھہ معتوب ہوئے ابوبکر صدیق نے جو ان کے ماموا اور متکفل تھے قسم کہائی کہ اب مین اونہین کچہ نہ دونگا احمدی عبداللہ بن رواحہ اور اون کے بہنوئی بشیر بن نعمان مین کچہ لڑائی ہوئی تو عبداللہ نے قسم کہائی کہ نہ اون سے بات کرونگا نہ اون کے ساتھہ احسان کرونگا نہ اونکی اور اون کے دشمنون مین اصلاح کراؤنگا حق سبحانہ تعالی نے منع کیا کہ ایسا نکرو دوسری جگہہ فرمایا وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ زیادہ قسم کہانے والے کا ساتھہ نہ دے مسلم مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ حاصل جو ایسی بات پر قسم کہائے جسکا توڑڈالنا اچہا ہو تو قسم توڑڈالے اور کفارہ دیدے جہوٹہی قسم کی خرابیون کے علاوہ سچی قسم کہانے مین اولاً دنیا مین سبکی اور رزق مین تنگی ہوتی ہے ترغیب جبیر بن مطعم نے دس ہزار پر سچی قسم نکہائے اور کہا اگر مین قسم کہا جاتا تو وہ سچ ہوتی مگر اس مال سے اپنی قسم کا فدیہ دیدیا اور اشعث بن قیس نے کہا کہ ایکبار مین نے اپنی قسم ستر ہزار پر خریدی کہ یعنے قسم نکہائی مال دیدیا اسلیے امام ابوحنیفہ قسم کہانے سے انکار کو بدل مرفوع ہین

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ
نہ پکڑ کریگا تمہے اللہ ساتہ لغو کے قسمون مین تمہارے لیکن پاخوذ کریگا تمکو ساتھ اوسکے کہ کمایا

اللہ تعالی تمہاری لغو قسمونکا قسم کہانے او پر گرفت ہے

قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝
دلون نے تمہارے اور اللہ غفور رحیم ہے

مواخذہ نہین کرتا کہ جو بیجا اور وہ غفور رحیم ہے

تفصیل قسمین تین ہین ۱ غموس یعنی ایک بات کو جھوٹھ جانکر بقسم بیان کرنا اسمین شافعیہ کے نزدیک کفارہ ہی اور حنفیہ کے نزدیک گناہ ہی کفارہ نہین ۲ منعقدہ یعنے بقسم کسی امر کا ارادہ ظاہر کرنا کہ ایسا کرونگا یا نہ اگر پورا کیا تو خیر ورنہ باتفاق کفارہ وجب ہوگا ۳ لغو اسمین باتفاق مواخذہ نہین ہی مگر اسکی تفسیر مین خلاف ہی امام شافعی فرماتے ہین کہ لغو وہ قسم جو بدون قصد عادۃً کہا کرتے ہین اور حضرت عائشہ اور ابن عباس کے اقوال بھی یہی ہین اور ابی قلابہ نے کہا یہ عرب کا محاورہ ہی قسم نہین اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین اسمین مواخذہ ہی اور لغو وہ ہی جو ایک جھوٹ بات کو سچ جانکر قسم کھا بیٹھے پھر اس آیت مین دو مذہب ہین شافعیہ فرماتے ہین کہ مواخذے سے مراد عذاب آخرت یا کفارہ ہی اسلیے کہ سورۂ مائدہ مین مواخذے کو کفارے سے مقید کردیا ہی اور کَسَبَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ سے غموس اور منعقدہ دونو مراد ہین اسلیے سورۂ مائدہ مین اسی کو (عقدتم) کرکے فرمایا اور یہ باتفاق منعقدہ ہی اور حنفیہ کا قول یہ ہی کہ یہان مواخذہ مطلق ہی مقید پر محمول نہوگا اور کسبت قلوبکم مقابل لغو کے مذکور ہے پس مراد غموس ہوگی یعنے لغو مین مواخذہ معاف اور غموس مین ثابت ہی ہان توبہ و استغفار کرو اللہ چاہے تو بخشدے وہ غفور رحیم ہے اور منعقد کا ذکر اس صورت مین مناسب نہ تھا اسلیے کہ ہر منعقدہ مین مواخذہ نہین بلکہ جب قسم توڑ ڈالے تو کفارہ ہی مسئلہ سوای خدا کے دوسری قسمین کھانے سے کفارہ لازم نہین آتا مگر سخت گناہ ہی مسئلہ رات دن واللہ باللہ جو عادۃً زبانون پر جاری ہی امام شافعی کے نزدیک عفو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قابل اخذ ہین ترغیب ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلۡیَمِیۡنُ الۡفَاجِرۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ قسم جھوٹی ملک کو ویران کردیتی ہی اور فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہی کہ مین ایک مرغ یعنی فرشتہ کی بات بیان کرون اوسکے دونو پانو زمین کی تہ مین پہنچ گئے ہین اور گردن عرش کے تلے ہی اور وہ کہتا ہی سبحانک ما اعظمک - تو اوسے جواب ملتا ہی جو جھوٹی میری قسم کھاتا ہی اوسے یہ عظمت معلوم نہین اور فرمایا مَنِ اقۡتَطَعَ مَالَ امۡرِءٍ مُسۡلِمٍ بِیَمِیۡنِہٖ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ الۡجَنَّۃَ جسنے مال مسلمان کا جھوٹی قسم سے لے لیا اللہ اوسپر جنت حرام کردیتا ہی اور فرمایا فَاَوۡجَبَ لَہُ النَّارَ اوسپر دوزخ واجب ہوگی صحابہ نے کہا اگرچہ تھوڑا اور حقیر مال ہو فرمایا اگرچہ پیلو کی چھڑی ہی ہو ربط نکاح اور قسم کے بعد بعض متعلق مسائل کا ذکر ضروری تھا لہذا مسئلہ

اور مطلق کو حمل مقید پر نزدیک حنفیہ کے جائز نہین ۱۲

اسلیے کہ مستلزم ہی ہو فرد کامل کی نفس منعقدہ اور اکمل افراد کا غموس ہے ۱۲

ایلا وطلاق کے اصلاح فرمائی اور اوکی تعدیان روک دین اسلیے کہ عرب مین وہ مرد جنہین عورت سے ناخوشی ہوتی اور یہ بہی نچاہتی کہ طلاق پاکر دوسرے مرد سے نکاح کرلے قسم کہالیتے کہ اس سے ہم بستر نہونگی پہر وہ بیچاری نہ اودہر کے نہ اودہر کے ایک مصیبت اور مجبوری مین بسر کرتے ارشاد ہوا

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ
واسطے اونکے جو ایلا کرتے ہین عورتون سے اپنی انتظار کرنا ہے چار مہینے پس اگر رجوع کرین پس بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝
غفور رحیم ہے اور اگر قصد کرین طلاق کا پس بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے

اون کے لیے جو عورتون سے ایلا کرتے ہین چار مہینے کی مہلت ہے اگر رجوع کرین تو اس قسم کہانیکا آخرت مین مواخذہ نہوگا اور طلاق کا قصد کرین تو اللہ اونکی بات سنتا اور ارادے جانتا ہے ہدایہ ایلا یہ ہے کہ مرد قسم کہا کر کہے کہ تجہسے چار مہینے ہمبستر نہونگا پہر اس مدت مین وطی کرے تو کفارہ دے نہین تو چار مہینے کے بعد خود بخود طلاق بائنہ پڑجائے گی۔ ان دونو صورتون مین قسم تمام ہوجائیگی اور کچہ اوسکا اثر نہ باقی رہیگا مگر دائمی ایلا مین جب تک کفارہ ندے اثر باقی رہیگا اور چار مہینے سے کم مین ایلا نہین اسلیے کہ آنحضرت نے ایک ماہ کے لیے علیحدگی فرمائی اور وہ ایلا نسمجہا گیا احمدی شافعیہ کے نزدیک ایلا چار ماہ سے کچہ زیادہ ہونا چاہیے اور طلاق چار مہینے گذرتی ہی نہ پڑے گی بلکہ قاضی کے حکم سے طلاق پڑے گی ف آیت مین دو امر مذکور ہین ۱ رجوع ۲ عزم طلاق تیسری صورت نہین۔ رجوع مین فرمایا کہ اللہ غفور رحیم ہے اسلیے کہ قسم کہا کر حانث ہونا موجب عصیان تہا اور طلاق مین فرمایا کہ ہمنے تمہاری بات سنی اور نیت جانلی مگر احکام شرع بحسب ظاہر ہوتے ہین اگر اسکے موافق عورتون سے دور رہے تو جو ارادہ کیا ہے واقع ہوگا قاضی کی کیا ضرورت ہے اور اگر فعل عزم کے خلاف ہوا یعنے وطی کے یا کسی عذر سے مثل سفر و مرض کے وطی پر قدرت نہ تہی مگر زبان سے رجوع کا اقرار کیا تب بہی حکم طلاق ملتوی رکہا جائیگا

[illegible]

جب عذر جاتا رہے وطی کرے اور کفارہ دے **طلاق** اسکے تین قسمین ہین رجعی یعنی ایک یا دو بار طلاق دینا اسمین مرد کو اختیار ہے کہ عدت مین جب چاہے رجوع کرے نہ تجدید نکاح کسی کی ضرورت نہین **بائنہ** اسمین عورت بالکل اجنبی ہو جاتی ہو مگر دوبارہ نکاح بتراضی طرفین ہو سکتا ہی اور یہ طلاق مختلف طریقون سے واقع ہوتی ہے تفصیل مطولات فقہ مین ہے مگر ۱ رجعی کے عدت گزر جاے ۲ لفظ بائنہ کہے ۳ مال کے عوض طلاق دی ہو جیسے خلع ۴ حاکم کی طرف سے تفریق کرا دی جاے ۵ کنائی مین طلاق دی ۶ مرد اسکے طلاق معلق کردے مثلاً ایسا ہو تو تجھے طلاق ہو **مغلظہ** یعنے تین بار طلاق دینا اسمین عورت سے دوسرا نکاح بھی حلال نہین ہان دوسرے مرد سے نکاح کرے اور بعد صحبت طلاق پاکر پھر چاہین تو نکاح کرسکتے ہین **مسئلہ** نابالغ یا مجنون کی طلاق لغو اور مجبوری اور نشے اور دل لگی کی طلاق واقع ہوگی **عدت** یعنی عورت ترک زینت کرکے خانہ نشین ہو اگر شوہر مرگیا ہو تو چار ماہ دس دن اور اگر دوسری وجہ سے تفریق ہوئی ہو تو تین حیض اور لونڈی کے لیے دو ماہ پانچ دن یا دو حیض اور حاملہ ہر حال مین تا وضع حمل عدت مین بیٹھے قبل دخول یا خلوت صحیح کے عدت نہین

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ
اور طلاق والیان روکین جانین اپنے تین حیض اور نہین حلال انکے لیے کہ چھپائین

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
جو پیدا کیا اللہ نے رحمون مین انکے اگر ہین ایمان لاتین اللہ پر اور دن قیامت پر

طلاق پائی والیان تین قروء تک اپنی نفس کو روکین اور انہین جائز نہین کہ اپنی رحم کی چیز یعنی حیض یا حمل چھپائین اگر وہ اللہ اور قیامت پر ایمان لائین ہین اسی لیے فقہا نے فرمایا کہ ان امور مین عورتون ہی کے قول پر کفایت کی جاے قروء جمع قرء یہ لفظ دو معنون مین مشترک ہے ۱ حیض ۲ طہر ہر مجتہد نے باعتبار قرائن ایک مراد لی ہی امام شافعی نے طہر سے تاویل کی اور اقوال صحابہ اور دلائل قویہ سے تمسک کیا اور امام ابوحنیفہ نے حیض سے تاویل کی اور اصول دلائل اور احادیث پیغمبر و عمل خلفای راشدین پر اعتماد کیا اور نتیجہ یہ ہے کہ امام شافعی عدت طہر سے شمار کرتے ہین اور حنفیہ حیض سے مباحث اسکے کتب اصول اور تفسیر احمدی اور تفسیر مظہری مین نہایت شرح وبسط سے ہین

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ
اور شوہر اونکے زیادہ مستحق ہین لوٹانے مین اونکے اسمین اگر چاہین وہ اصلاح

اور شوہر اونکی اس رجعی طلاق کے بعد حقدار ہین چاہین تو اونہین پھر لیلین اور طلاق اونکی اگر پھر اصلاح کا قصد ہو یہ نہین کہ خواہ مخواہ عورت کو پریشان تباہ کرین پھر باہمی حقوق کے مساوات بیان فرمائی

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
اور واسطے اونکے مثل اوسکا ہے کہ اونپر ہے شرعی طور پر اور مردونکے لیے عورتونپر مرتبہ ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے

عورتون کا حق یعنی روٹی کپڑا مردون کے ذمے ویسا ہی ہی جیسا مردونکا حق یعنے اطاعت وخدمت عورتون پر ہی اور مردون کو عورتون پر ایک قسم کی بزرگی اور حکومت حاصل ہے اور اللہ تعالی غالب ہی جسے چاہے مخدوم بنائے جسے چاہے خادم کردے اور حکمت والا ہے یہ سب مصلحتین خوب سمجھتا ہی در منثور ترمذی و ابن ماجہ نے عمرو بن احوص سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہوجاؤ تمہارا حق عورتونپر اور عورتون کا حق تمپر ہے تمہارا حق عورتونپر یہ ہی کہ وہ تمہارا فرش دوسرے مرد سے نروندوائین اور نہ کسی کو گھر مین تمہارے خلاف آنے دین یعنی عصمت وپاکدامنی و اطاعت سے بسر کرین اور اونکا حق تمپر یہ ہے کہ اونکے کہانے کپڑے مین اچھائی کرو ابن ماجہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ تم مین اچھا وہ ہی جو اپنی عورتون سے اچھا ہو اور مین تم سب سے زیادہ اپنی اہل سے اچھا سلوک کرنے والا ہون فرمایا لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ اپنی عورت کو قصور وخطا پر ایسا نمارو جیسے غلام لونڈیکو مارتے ہو ف یہ ارشاد کہ مردون کو عورتونپر درجہ ہی عجیب مصلحت پر مبنی ہی اسلیے کہ اگر مرد کم التفاتی کرے تو عورت اوسکی بزرگی اور حق زائد کے لحاظ سے کمی نکرے اور عورت کمی کرے تو مرد اپنی بزرگی اور فضل پر نظر کرکے احسانات سے درگذر نکرے اور جب ایسا ہوا تو اصلاح وسازگاری خواہ مخواہ ہوگی احمدی چونکہ عدد طلاق کی جاہلیت مین مقرر نتھی جسقدر چاہتے طلاق دیتے یہانتک کہ ایک عورت ام المومنین عایشہ کے پاس آئی اور اپنے شوہر کی بار بار رجوع کرنے کی شکایت کی یعنے طلاق دی جب عدت پوری ہونے آئی رجوع کیا پھر طلاق دیدی یہ نہین اوسے معلق چھوڑ دیا تھا حضرت صدیقہ نے حضور مین عرض کیا حق سبحانہ تعالی نے نازل فرمایا

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ
طلاق　دو بار ہے　پھر روکنا ہے　اچھی طرح　یا رخصت کرنا ہے　ساتھ نیکی کے

طلاق رجعی دو ہی بار ہے پھر خواہ حسن معاشرت اور محبت سے اوسے رکھو یا احسان اور حسن سلوک سے رخصت کردو تسریح باحسان اکثر روایتوں میں تیسری طلاق ہے مگر حنفیہ کہتے ہیں کہ تیسری طلاق خبر ہی احسان سے اوسے کیا واسطہ بلکہ مراد یہ ہے کہ دوسری طلاق کے بعد اگر رجوع کرنا اور محبت سے بسر کرنا ہے تو بہتر نہیں تو خاموش رہو عدت پوری ہو جاوے عورت بائنہ ہو کر گھر چلی جاوے پھر اگر دونو کا جی چاہے تو نکاح کر سکیں یہی اون کے حق میں احسان ہے اور عمدہ دلائل اسکے صاحب تفسیر مظہری نے ذکر فرمائے ہیں اور اگلی آیت میں بھی تسریح کے معنی ہمارے ہی معین ہیں احمدی و مظہری اس آیت میں مذہب حنفی کے عمدہ تائید نکلتی ہے اور بیان اوسکا یہ ہے کہ طلاق دینے کے تین طریقے ہیں احسن یعنی ایک طلاق ایسی طہر میں دی جسمیں صحبت نکی ہو تاکہ شبہہ حمل نہ پایا جاوے حسن یہ کہ زن مدخولہ کو تین طلاقیں اسطرح دے کہ جب حیض سے پاک ہو قبل وطی پہلی طلاق دے پھر منتظر رہے دوسرے حیض کے بعد دوسرے اور تیسرے کے بعد تیسرے دیکر قصہ چکا دے اور عورت کو حیض نہ آتا ہو یعنی صغیرہ ہو یا بہت بڈہی تو ہر مہینے کے بعد ایک طلاق دے بدعی ایک وقت یا ایک طہر میں تین طلاقیں دے یہ پڑ جاوینگی مگر مرد گنہگار ہوگا اس طلاق کے پڑنے میں بعض کو کلام ہے مگر ابن عمر کی حدیث مرفوع ہماری شاہد ہے۔ اور حیض میں بھی طلاق پڑ جاتی ہے مگر رجوع کرنا واجب ہے پس ارشاد باریتعالی کہ طلاق دو بار ہے یہ ہے کہ اور مسنون تو یہی ہے کہ ایک بار دی پھر دوسری بار دی بعد ازان خواہ رجوع کرے خواہ تیسری طلاق دے (اسکا ذکر آتا ہے) ایکبار دو طلاقیں دینا اچھا نہیں اسی لیے مرتان یعنی دو بار فرمایا تاکہ تعدد اور تفرق پر اشارہ کرے

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا
اور نہیں حلال واسطے تمہارے یہ کہ لیلو　اوس چیز سے کہ دیا تمنے عورتونکو　کچھ　مگر یہ کہ ڈریں دونوں یہ کہ نہ قائم رکھینگے

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ
حدیں　اللہ کی　پس اگر ڈرو تم　یہ کہ نہ قائم رکھینگے دونوں حدیں اللہ کی تو نہیں گناہ　اونپر اوس میں کہ بدلا دیوے عورت ساتھ اوسکے

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
یہ　حدیں　اللہ کی ہیں پس نہ بڑھو اون سے　اور جو بڑھے　حدوں سے اللہ کے　پس وہی　ظالم ہیں

تمھین حلال نہین کہ عورتون سے کچھ دیے ہوے مال سے پھیر لو ہان اگر یہ خوف ہو کہ حدود اللہ قائم نہ کر سکو گے یعنے مرد سے عورت کے حقوق اور عورت سے مرد کی اطاعت مین کمی ہوگی اور پنج یا حکام کو بہی اون کے قول یا فعل سے خوف پیدا ہو تو کچھ ہرج نہین کہ عورت کچھ مال دیکر علیحدگی حاصل کر لے یہ احکام آلہی ہین انسے تجاوز نکرو اور جو تجاوز کرے ظالم ہے یہ آیت احکام خلع مین ہے خلع یہ ہے کہ عورت مال کے عوض مین مرد سے طلاق کی درخواست کرے اور مرد راضی ہو کر طلاق دیدے اس صورت مین بائنہ طلاق پڑجاتی ہے اور جسقدر مال قرار پایا وہ دینا پڑتا ہے مگر مرد کا قصور ہو تو مہر چھڑالینا اور عورت کی خطا ہو تو مہر سے زیادہ لینا مکروہ ہے دیے ہوے مال سے مہر اور وہ سب مال مراد ہے جو عورت کو دیڈالا ہو حدود احکام آلہی اور یہان حقوق زوجین مراد ہین فدیہ وہ مال جو قیدی کے چھڑانے مین دیا جاے اور یہان عورت کی گلوخلاصی اور قید نکاح سے آزادی مراد ہے خفتم سے عام مفسرین نے حکام یا پنج مراد لیے ہین یعنی اونہین قرائن اور ظاہری حالت سے پایا اسی ہو جاے کہ موافقت اور سازگاری نہوگی تو ایسے فیصلے کے اونہین اجازت ہے مگر تفسیر احمدی مین ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے عموماً ازواج ہین یعنی اے گروہ رجال و نسا اگر تمھین خوف ہو کہ مروت و انصاف سے بسر ہو سکیگی تو لینے دینے والے پہ کچھ الزام نہین

شان نزول کتب تفسیر مین مذکور ہے کہ جمیلہ یا حبیبہ حضور کی خدمت مین آئین اور اپنے شوہر ثابت بن قیس کی شکایت کی اور مار کے نشان جو منہ پر تھے دکھاے اور کہا میرا اوسکا اب ساتھ نہوگا آپنے ثابت کو بلا کر سبب پوچھا عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکی قبضہ قدرت مین میری جان ہے مین اس عورت سے زیادہ کسیکو دنیا مین محبوب نہین رکہتا سواے حضور کے کہ آپ کی محبت تو آپکے مشتاقون کے رگ و ریشہ مین خون کی طرح در آئی ہے بلکہ جوہر روح اور لطف حیات ہے آپ نے جمیلہ سے فرمایا اب کیا کہتی ہے وہ بولین مین ایسی بات نکہونگی جسکے خلاف حضور پہ وحی نازل ہو جانے بیشک ثابت اپنی زوجہ سے سلوک کرنے مین تمام مردون سے اچھا ہے مگر مجھے بالطبع نفرت ہے اور بعض روایتون مین ہے کہ بدصورتی کا بھی ذکر کیا آپنے فرمایا وہ باغ جو مہر مین لیا ہے پھیر دیگی بولین باغ اور کچھ زائد حاضر ہے آپنے فرمایا الا الزیادۃ فلا مہر سے زیادہ تو نہ لیا جائیگا پھر ثابت سے کہا اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ باغ لو اور طلاق دو

ف آیت بدل خلع کے احکام مین ہی اور اسمین کئی بحثین ہین بحث اول جب کوئی مال اگر دیکر پہلا
جبراً لے لینا جائز نہین پہر یہ خصوصیت کہ زوجہ کا مال یا مہر نہ لو کیون کی گئی جواب احتیاط
اور تاکید مقصود ہی اسلیے کہ آدمی اپنی دی ہوئی چیز کے پہیر لینے مین اوسقدر پروا نہین کرتا
جیسا دوسرے کی مال چہیننے مین کرتا ہی خصوصاً غصے اور عداوت کی حالت مین لہذا
ممانعت فرمادی بحث دوم (فیما افتدت بہ) عام ہی یعنے جسقدر چاہے عورت دیکر گلو خلاصی
کرالی اوسپر کوئی گناہ نہین اور مرد والے اسپر بہی الزام نہین پہر یہ تعین اور تقسیم جو فقہا نے کی
ہی کہان سے ثابت ہوگی خصوصاً حنفی مذہب پر ہو ہی نہین سکتے اور صورت یہ ہی کہ اگر
مرد کی طرف سے ظلم و زیادتی ہو تو مہر چہڑا لینا اور اگر عورت کی شرارت ہی تو مہر سے زیادہ
لینا جائز ہی مگر مکروہ پس یہ کراہت عموم قرآن سے ثابت نہین جواب اسکی چار صورتین ہین
مرد کی طرف سے ظلم ہونا عورت کی شرارت ہونا دونو کی خطا ہونا کسی طرف سے بی لطفی نہو
پس یہ چوتہی صورت نہ خلع سے متعلق ہی نہ اس سے کوئی حکم متعلق۔ باقی رہی تین صورتین
پہر قرآن نے عورت کا مال لینا اس شرط پر حلال کیا کہ جب دو طرف سے ظلم و تعدی کا خوف
ہو جیسا کہ فرمایا (ان یخافا الا یقیما) تو یہ صورت اول کہ صرف مرد ظلم و تعدی کرے آیت سے
متعلق نہین اور عورت کے مال کی حرمت بدستور باقی رہیگی اور اسکے متعلق دوسرے مقام پر
تصریح فرمائی اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ اگر ایک بی بی کو طلاق دیکر
دوسرے سے نکاح کرنا چاہتے ہو فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا تو دیا ہوا مال عورت سے کچہ بہی نلو
اور جب مرد کا قصور ہے تو گویا یہی اوسے چہوڑنا چاہتا ہی۔ پس لائق یہ تہا کہ مہر چہڑا لینا
بہی حلال نہو مگر اس وجہ سے کہ ہر حلال مال مالک کے اذن سے لینا جائز ہی گو دینے والا
کسی مصلحت یا مجبوری سے دی یا خوشی سے۔ یہان عورت اپنے اختیار اپنے فائدے کے
لیے اپنا مال صرف کرتی ہی اور اوسکے عوض مین آزادی کا فائدہ حاصل کرتی ہی۔ ان دونو
وجہون پر نظر اور عمل کرنے سے لینا جائز مگر مکروہ قرار دیا گیا۔ اور اس صورت مین خلع
ہبہ کے مشابہ ہی اس لیے کہ صرف مرد کے ظلم سے عورت آمادہ خلع و صرف مال ہوی ورنہ
اوسکی طرف سے کوئی درخواست نہ تہی پس ایسا مال لینا خصوصاً مرد کو جسے اللہ نے عورت پر
فضیلت دیا ہی کیونکر زیبا ہوگا اور اس حیلے سے اپنا دیا ہوا مال پہیرنا کسطرح خوش آئیگا
پس مہر نہ لینا عورت کا دلیل ہی جواز کی اور ایسے حیلے اور تحکم سے لینا دلیل ہی کراہت کی

شبہہ یہ مال دینا عورت کی طرف سے مثل رشوت کے ہی اور یہ حرام **جواب** رشوت اوس
مال لینے کو کہتے ہین جس سے کسی کا حق تلف کیا جاوے یا رشوت دینے والے کا وہ حق ادا کیا جاوے
بدون کسی عوض کے رشوت لینے والے کے ذمی واجب تھا اور یہان طلاق دینا ہرگز زوج کو
ذمی نہین البتہ دفع ظلم و ترک تعدی اوسکے ذمے ہی اور نہ اسکی درخواست ہی نہ اسکا معاوضہ
صورت دوم یعنی عورت کی شرارت - بظاہر یہ بہی معاملہ یکطرفہ اور حکم آیت سے فارغ ہی
مگر مرد کو طلاق کا اختیار اور ہر قسم کی حکومت حاصل ہی ایسے شریر متنفر عورت کے رکہنے سے اوسکی غرض
خواہ ایذا رسانی و انتقام ہی خواہ امید اصلاح - یہ امید تو قابل اعتماد نہین البتہ قصد انتقام
کے لحاظ سے دو طرفہ کی چہیڑ چہاڑ فرض کے گئے اور آیت کا حکم عمل در آمد ہوا - پہر آیت سے
جو مال عورت دینا قبول کرے جائز ہی اور حدیث پیغمبر سے زیادہ لینے کے نفی پاے گئے
جیسا کہ ثابت کی قضیہ مین ارشاد ہوا اما الزیادۃ فلا مگر مہر سے زیادہ تو لیا جاوے گا
اگر کوئی کراہت نہوتی تو آپ ثابت کا حق ناقص نکرتے - پہر جواز اور کراہت مین منافات
نہین ہی کہ عموم قرآن کا ابطال لازم آئے - دیکہو نماز ایک درم نجاست کے ساتھ جائز مگر
مکروہ تحریمی ہی (شامی) اور بدون تعدیل ارکان جائز مگر واجب الاعادہ ہی (نور الانوار)
ایسی ہی یہ زیادتی جائز ہی مگر مکروہ - اور دلیل معقولی یہ ہی کہ خلع بمنزلہ اقالہ ہی اسلیے کہ
دونون کی رضامندی پر موقوف ہی اور ملک ثابت باطل کی جاتی ہی پس جسطرح اقالہ مین مبیع مستعمل ہو
یا نہ ثمن اول سے پہیرا جائیگا خلع مین بھی مہر جو بعض احوال مین مشابہ ثمن قرار پاتا ہی پہیرنا چاہیے
عورت نے جو پایا تھا اوس سے زیادہ لینے کی کیا وجہ **صورت سوم** اگرچہ کتب مین
مذکور نہین مگر انشاء اللہ تعالی مثل دوم کے ہی اور قرآن مجید کا تو پورا عمل اسی پر ہے
بحث سوم خلع طلاق ہی یا فسخ اگر طلاق ہی تو عدد طلاق کم کردیگا اور خود بھی
تیسری طلاق ہوسکیگا اور اسکے بعد بھی طلاق پڑسکیگی اور اگر فسخ ہی تو نہ عدد کم ہوگی نہ
حق طلاق آیندہ باقی رہیگا ابو حنیفہ کے نزدیک خلع طلاق ہی اور احمد کے نزدیک
فسخ ہی اور شافعی ایک قول مین احمد کے ساتھ اور صحیح قول مین ابو حنیفہ کے ساتھ ہین
ابن عباس و عثمان سے بھی فسخ مروی ہی اور یہی شبہہ ہی کہ اگر خلع طلاق ہی تو اسکے بعد
آنے والی آیت مین چوتھی طلاق ہوجائیگی جو (والطلاق مرتان) کے ایک خلع کے
ایک (فان طلقہا) کے اور تین سے زیادہ طلاق کا نشان شرع مین نہین ہے

جواب الطلاق مرتان - اور آیت خلع - اور آنی والی آیت فان طلقہا مین ترتیب ہو یا نہین اگر ترتیب ہی اور خلع طلاق ہی تو وہ چوتھی طلاق ہو گی اور خلع فسخ ہے تو بعد فسخ طلاق لازم آئیگی اور یہ سب باطل ہی اور اگر ترتیب نہین تو بحسب رائے صاحب تفسیر احمدی آیت خلع ایک علیحدہ آیت ہی جسے نہ سابق سے واسطہ نہ لاحق سے تعلق اور معنی یہ ہین کہ دو طلاقونکی بعد اگر چاہو تو مال لیکر بہی طلاق دی سکتی ہو اور بے مال بہی اور آیت طلاق درمیان مین لانے سے یہ فائدہ ہوا کہ خلع بہی طلاق ہوئے اور بعد ایک یا دو طلاق کے بہی خلع ہو سکتا ہی - اور ابتدا مین بہی اسلیئے کہ ترتیب ذکری قابل استدلال نہین اور آیت مین کوئی ایسی وجہ نہین جس سے سمجھا جاے کہ خلع دو طلاقون کے بعد ہی ہو سکتا لیکن طلاق ہونا خلع کا حدیث منقولہ سے ثابت ہوا جیساکہ فرمایا باغ لو اور طلاق دو ف مفہوم آیت نے بوجہ مختلف تاویلون کی صورت اجمال پیدا کی اور تفسیل اسکی احادیث و آثار کی بنا پر ہو گی اور ہر مجتہد نے ایک جانب اختیار فرمایا بحث چہارم گناہ تو مرد ہی پر تہا اگر وہ عورت سے ظلما کچہ لیتا قرآن مین علیہما کا کلمہ کیون فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ دونو گناہ تہا جواب منظہری مین ہی کہ خلع مین دونو پر گناہ تہا مرد کی نسبت تو نذکور ہو گیا عورتون کے حق مین بہی وارد ہوا ایّمَا امْرَءَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ - جس عورت نے اپنی زوج سے بوجہ طلاق طلب کی اوسپر جنت کی بو تک حرام ہی (ترمذی) اور فرمایا اَلْمُخْتَلِعَاتُ مِنَ الْمُنَافِقَاتِ (رواہ ترمذی) خلع لینے والیان منافقہ ہین بحث پنجم کیا قاضی جبرًا خلع کرا سکتا ہے جیساکہ ظاہر حدیث سے سمجھا گیا کہ آپنے بدون اقبال ثابت خلع کرا دیا جواب قاضی کو یہ حق نہین ہے اور حضور تو اپنے خادمون کی جان و مال کے مختار تہے یہ معاملہ آپکا ثابت نے منظور کر لیا اور کہا قَبِلْتُ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی حضور کا حکم قبول کیا اور اگر حاکما نہ طور پر ہوتا تو خواہ آپ ثابت کے خطا ثابت کرتے یا یون سمجھا جاتا کہ طلاق عورت کی بہی اختیار مین ہی اور یہ دونو امر اجماعًا ممتنع ہین بدون رضای زوج حاکم ایسا فیصلہ نہین کر سکتا ہان عدت کی بجا شکایت ہو تو اسکا تدارک کرا سکتا ہو

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا
پس اگر طلاق دی عورت کو نہین حلال واسطے مرد کے بعد یہان تک کہ نکاح کرلے شوہر دوسرے سے پہر اگر طلاق دیدی اوسے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
پس نہین گناہ اون دونو پر یہ کہ رجوع کرین دونون اگر جانین کہ قائم کرینگے حدین اللہ کی اور یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
حدین اللہ کی ہین بیان کرتا ہے انکو واسطے قوم جاننےوالی کے

پھر اگر مرد نے تیسری بار طلاق دی تو نکاح سے بھی حلال نہو گی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نکرے پھر یہ شوہر دوم طلاق دیدے تو شوہر اول اور اس عورت پر رجوع کر لینے مین کوئی گناہ نہین جب اونکی نیت اور ظن غالب مین ہو کہ اللہ کے حدود قائم رکھین گے یہ اللہ کے احکام مین جاننے والون کے لیے بیان کیے جاتے ہین۔ اس آیت مین طلاق مغلظہ کا ذکر ہے اسکے بعد نکاح حلال نہین ہان عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور باہم ہمبستری ہونے کی بعد طلاق دیجای تو عدت گزرنے پر عورت پہلی مرد پر بنکاح حلال ہو جائیگی ان ظنا سے مراد علم ویقین نہین ہی بلکہ قرائن اور ارادے سے یہ خیال کہ آیندہ موافقت ہو گی کافی ہے تاہم ایسا ارادہ صحت نکاح ثانی مین مشروط نہین نکاح تو ہو جائیگا البتہ بہتر نہین کہ باوجود خوف نزاع پھر نکاح کرے (ابو سعود) **ف** اس مسئلے مین علما متفق ہین کہ جب تک شوہر ثانی مباشرت نکرے تحلیل نہو گی اور یہ قید قرآن سے مفہوم ہوتی ہی فرمایا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ نکاح لغت مین جماع کرنا اور اصطلاح مین ملجانا۔ یہان معنی لغوی مراد ہین اس لیے کہ نکاح اصطلاحی یعنے ایجاب وقبول زوج سے نہین ہوتا اور آیت مین کلمہ زوج مذکور ہے اب معنی یہ ہونگے کہ دوسرا نکاح کرے اور اس دوسرے زوج سے نکاح یعنی جماع واقع ہو سلہ حدیث مشہور کہ جب رفاعہ کی زوجہ کو طلاق مغلظہ ملی اور اونہون نے عبد الرحمن سے نکاح کیا پھر آنحضرت سے شکایت کی کہ عبد الرحمن سست ہین آپنے فرمایا کہ کیا تم رفاعہ کی طرف رجوع کرنیکا ارادہ کرتے ہو ایسا نہو گا جب تک باہم ہمبستر نہو مسئلہ اس تحلیل کے لیے نفس جماع کافی ہی حیض مین ہو یا طہر مین انزال ہو یا نہ زوج مراہق ہو یا بالغ مسئلہ اس نیت و شرط سے نکاح کرنا کہ بعد وطی طلاق دیدی جاے گی تاکہ زوج اول پر حلال ہو جاے در منثور ابن مسعود سے مروی ہی لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ آپنے دوسرے شوہر پر جو اس شرط سے نکاح کرے اور پہلے شوہر پر جو اس شرط سے نکاح کرائے دونو پر لعنت کی۔ مگر حنفیہ کے نزدیک نکاح جائز اور گناہ عائد ہوگا اور شافعیہ کے نزدیک ایسا نکاح منعقد ہی نہو گا

سلہ اگرچہ حدیث مشہور نہین مگر یہ حدیث مشہور سے [illegible] اتفاق کیا اور اسی مذہب پر اجماع منعقد ہے [illegible]

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
اور جب طلاق دو تم عورتون کو پھر پہنچ جائیں اپنی مدت کو تو روکو اونہیں اچھی طرح یا

سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ
رخصت کرو اونہیں اچھی طرح اور نہ روکو اونہیں ضرر دینے کو تاکہ حد سے بڑھو تم اور جو کریگا یہ تحقیق ظلم کیا جان پر اپنی

جب تم عورتون کو رجعی طلاق دو اور وہ اپنی عدت کے تمامی تک پہنچ جائیں پھر خواہ شرعی طور پر رجوع کرکے روک لو یا خوش اسلوبی سے رخصت کرو اور اسلیے نہ روکو کہ ضرر پہونچاؤ اور ظلم کرو اور جو ایسا کرے اوسنے اپنی جان پر خود ظلم کیا یعنے وبال اوسکا اوسی پر قیامت مین پڑیگا **ف** یہ حکم مکرر بطور تاکید ہے اور سبب اسکا وہی ہے جو اوپر مذکور رہ چکا۔ اور بلغن سے یہ مراد نہین کہ عدت تمام ہو جاے بلکہ قریب بختم پہونچ جاے

وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ
اور نہ بنالو نشانیونکو اللہ کی دل لگی اور یاد کرو نعمت کو اللہ کے کہ تمپر ہین اور جو اوتارے تمپر

الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
کتاب اور حکمت سے نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھ اوسکے اور ڈرو اللہ سے اور جان لو بیشک اللہ ہر شئے سے خبردار ہے

اور اللہ کی آیتون کو دل لگی اور تمسخر نہ بنالو خوب سوچ سمجھ کر اوسکے موافق عمل کیا کرو اور اللہ کی نعمتون کو یاد کرو اور کتاب ورفقاہت جو تمپر نازل ہوئی اوس سے اللہ تمکو نصیحت کرتا ہی اور جان رکھو کہ اللہ تعالی سب امرون پر قادر ہے۔ نعمۃ اللہ ہدایت اور قرآن اور وجود باجود حضرت نبی محمود اور عورتون کا حلال کردینا۔ پھر چار چار اور لونڈیان بیشمار جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا حضرت علی سے منقول ہی کہ فرمایا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً سے نیک بخت عورت مراد ہی مسلم عبداللہ بن عمر نے حضرت سے روایت کی خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ نیکبخت عورت دنیا کے تمام فائدون سے عمدہ فائدہ ہی معالم معقل بن یسار کی بہن کو ابو دحداح نے طلاق دی بعد عدت گزرنے کے دونو نکاح جدید پر آمادہ ہوے معقل نے کہا واللہ ایسا نہو گا یہ آدمی تو بہت اچھے تھے مگر اوسوقت بہی دلمین آگیا اور انکی بہن بہت چاہتی تھی کہ اپنی زوج کی طرف رجوع کرے اللہ تعالی نے نازل فرمایا

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
اور جب طلاق دو تم عورتون کو پھر پہنچ جائیں مدت کو اپنی پس نہ روکو اونہیں کہ نکاح کرین شوہرون سے اپنے

حاشیہ: تعضلوھن نہی ہے جو رجوع منع ہو طلاق سے ربع ۲۹ ع ۱۳ ثلث درندہ سلبہ مبحث دوم ہوگا لاجرم اور پہرائن کہ نفی کی ۱۲

اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
جب راضی ہون آپسمین موافق شرع کے یہ ہی کہ نصیحت کیا جاتا ہی ساتھ اسکے وہ جو ہی تم مین سے کہ ایمان لاتا اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
اور دن قیامت پر یہ پاکیزہ تر ہے واسطے تمہارے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے

جب عورتین طلاق کے بعد عدت تمام کرلین تو اونہین نروکو کہ شرعی طور پر جس سے چاہین نکاح کرلین یہ وہ باتین ہین جنسے ایمان والی نصیحت اختیار کرتے ہین اور یہ نصیحت سننا اور اوسپر عمل کرنا تمہارے حق مین نافع اور تمہارے برائیونکا پاک کرنیوالا ہی اور اللہ مصلحتوں اور انجام کا سے واقف ہی تم کیا جانو کلمہ بلغن آئیت گذشتہ مین بمعنی قرب اور یہان بمعنی اتمام ہے یعنی جب عدت پوری کرے مسئلہ عدت مین نکاح جائز نہین مگر اوسی شوہر سے جسکی عدت مین تھی (عمدۃ الرعایہ) مسئلہ جب عدت ختم ہوجاے نہ شوہر نکاح کرنے سے روکی نہ ولی خواہ اوسی شوہر سے نکاح کرین یا کسی اور سے جیساکہ فرمایا (جب عدت پوری ہوجاے نروکو) مسئلہ عورتین خود نکاح اپنا کرسکتی ہین جیساکہ فرمایا (ینکحن) اپنا خود نکاح عورتین کرلین اور اسی سے تمسک کیا حنفیہ نے کہ بلی ولی کے بہی نکاح جائز ہی اور حدیث مانعہ سے ولی کو حق فسخ رہیگا یا عورت گنہگار رہو گی مسئلہ (تراضوا) باہم راضی ہوجانا اس سے معلوم ہوا کہ ایجاب وقبول رکن ہی ہان خواہ خود کرین خواہ اونکی وکیل یا ولی مسئلہ ولی اور شوہر کو عدت مین روکنے کا حق ہی اور ولی غیر کفو سے بعد عدت روک سکتا ہی اسلیے کہ یہ نکاح غیر معروف ہین اور ایسے ہی نکاح فاسد و نکاح باطل سے بہی منع کرنا جائز ہے مسئلہ بالغہ ثیبہ بالاتفاق نکاح مین مختار اور باکرہ صغیرہ مجبور ہی مگر باکرہ بالغہ حنفیون کے نزدیک مختار اور شافعیہ کے نزدیک مجبور ہے اور ثیبہ صغیرہ حنفیہ کے نزدیک مجبور اور شافعیہ کے نزدیک مختار ہی مسئلہ بیوہ مطلقہ سے زیادہ اس اجازت کے مستحق ہی اسی لیے فرمایا یہ احکام یعنی نروکنا تمہارے حق مین بہتر ہی تمہین نہین معلوم کہ عورتون کو گھر مین بٹھا رکھنے سے کیا خرابیان پیدا ہوتی ہین اور اللہ

جانتا ہی کہ نکاح مین کیسے کیسے فائدے ہین منجملہ اون کے ایک یہ کہ تمہارے اخلاق پاکیزہ اور تمہارا
دین محفوظ رہیگا انکی سے یہی مراد ہی دوسرے یہ کہ تمہاری ظاہری نجاستین اور گناہ دفع ہوجاتی
ہو حالت تجرد مین ہوجاتی ہین اور شہوت حلال سے شہوت حرام مین گرفتار ہوجاتا ہی لہذا چونکہ نکاح
و طلاق سے اولاد کا تعلق زیادہ اور پرورش اونکی ضروری تھی لہذا فرمایا

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ
اور مائین دودہ پلائین اپنے بچونکو دو برس پوری واسطے اوسکے کہ چاہی کہ پوری کرے دودہ پلانا

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا
اور باپ پر ہی کھانا اونکا اور کپڑا اونکا اچھی طرح نہین تکلیف دیجاتی کوئی جان مگر اوسکی طاقت بھر

لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ
نہ ضرر دیجاوے ما بچے سے اپنے اور نہ باپ بچے سے اپنے اور وارث پر ہی مثل اسیکے

مائین اپنے بچون کو دودہ پلائین دو برس کامل یہ اوسکی لیے ہی کہ زمانہ رضاعت کو پورا
کرنا چاہے اور باپ پر دودہ پلانے والیون کا کھانا کپڑا بطور معروف ہی کسیکو ایسی
تکلیف نہین دیجاتی جو اوسکی وسعت سے زیادہ ہو نہ ماں بچے کے وجہ سے ضرر پائی نہ باپ اور
وارثاں پر بھی ایسا ہی ہے یعنے گو عورت طلاق یا موت شوہر کے بعد علیحدہ سمجھی جاے مگر اوسکا
حق ہی کہ دو برس تک اپنے بچے کو دودہ پلائے اور باپ بقدر استطاعت روٹی کپڑے کا
ذمہ دار ہو اسمین کئی بحثین اور مسائل ہین **بحث اول** والدات سے صرف وہ عورتین مراد
ہین جنہین طلاق دی گئی یا ہر ما ابو مسعود بعض کے نزدیک طلاق والیان مراد ہین اسلیے
کہ ذکر اونہین کا ہی اور بعضون کے نزدیک سب مائین مراد ہین اسلیے کہ لفظ بھی عام ہی
اور غرض بھی مشترک مگر نفقہ کے قید سے وہ عورتین خارج ہوگئین جو نکاح یا عدت مین
ہون اس لیے کہ اونکا نفقہ تو یونہین واجب ہی دودہ پلائین یا نہ **مسئلہ** اولاد ہی بچے
قید سے تاکید و توضیح ہوگئی نانی دادی وغیرہ پر یہ حق نہین رہا **بحث دوم**

امام زاہدی کے نزدیک استحبابا ہی اور صاحب ہدایہ کی تقریر مین واجب اور کہا صاحب مظہری
نے کہ خواہ مخصوص ہی لاتضار والدۃ سے یا منسوخ ہی فان تعاسرتم فسترضع لہ اخری
اگر تم تنگی مین پڑو تو بچے کو اور عورت دودھ پلائیگی جیسا کہ شرط کی گئی ہدایہ مین کہ ۱ اگر
باپ بالکل مفلس ہو ۲ یا دوسری دایہ نہ ملے ۳ یا لڑکا کسی اور کا دودھ نہ پیے تو ماکو دودھ
پلانا واجب ہی مسئلہ وہ عورت جسکا نفقہ بطور نکاح یا عدت شوہر کے ذمے ہی اگر با اجرت
اپنے لڑکے کو دودھ پلائے تو معاملہ صحیح اور اجرت غیر لازم ہوگی اسلیے کہ عورت نے حق واجب کو
ادا کیا (ہدایہ) مسئلہ اگر ما اپنے لڑکے کو دودھ نہ پلائے اور باپ دوسری دایہ سے پلوا سکتا ہو
تو مجبور نہ کیجائیگی اسلیے کہ بے ضرورت مستحب ہے واجب نہین (ہدایہ) مسئلہ ما کو بعد طلاق
اولاد پر وہی حقوق سابقہ رہتے ہین **بحث سوم** دودھ پلانیکی مدت ابو حنیفہ کے نزدیک
ڈہائی برس اور زفر کے نزدیک تین برس اور جمہور کے نزدیک دو برس ہی گو حنفی کہتے ہین
کہ یہ امر عورت کے حق مین ہی اور دو برس مدت اتمام حق واجب ہی زیادتی کو منع نہین کرتے مگر
ظاہر آیت اور متعدد حدیثین جمہور کے موافق ہین اور دودھ جزو انسان ہی اوس سے نفع اوٹھانا حرام ہی
حلت کے لیے کوئی دلیل چاہیے دو برس تک دودھ کی اجازت قرآن سے ثابت زاید مجرد
قیاس و مصلحت شیر خوارسی ثابت نہین ہوسکتی (اسکے جواب و سوال اپنے مقام پر بیان ہونگے)
مسئلہ دو برس کے قید سے مفہوم ہوتا ہی کہ بغرض پرورش و اصلاح اولاد اگر عورت دو برس تک
نکاح نکرے اور منکوحہ اپنے شوہر سے ہم بستر نہو تو اوسپر کوئی الزام عائد نہو البتہ اگر زنا کا خوف
ہو یا منکوحہ کا شوہر ناخوش ہو ایسی احتیاط جائز نہوگی مسئلہ اگر لڑکیکو ضرورت نرہی یا بوجہ
مرض یا حمل کے مضرت ہو تو دو برس کے اندر ہی دودھ چھڑانا جائز ہی جیسا کہ فرمایا (جو مدت
رضاعت پورا کرنا چاہی مسئلہ یہ اختیار دو صورتون مین مرد کو نہوگا ۱ جبکہ اولاد کو ضرر ہو
۲ جبکہ دونون کے رضامندی نہو مسئلہ مولود لہ سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف ہوتا ہی
مسئلہ یہ بھی مفہوم ہوا کہ مال بیٹی کا باپ کے ملک مین بوقت ضرورت آسکتا ہی **بحث چہارم**
بالمعروف کی قید سے عموما کوئی مقدار معین کرنیکا حق نہین ہا بلکہ حسب حیثیت مرد و عورت
پنچ یا حاکم فیصلہ کردے مسئلہ لا تضار الخ سے سمجھا گیا کہ عورت دوسرا نکاح کرے تو مرد
روک نہین سکتا مسئلہ عورت نفقے مین زیادہ طلبی کرے تو مرد مجبور نکیا جائیگا مسئلہ
عورت سفر کا قصد کرے تو مرد روک سکتا ہی **بحث پنجم** وارث سے کیا مراد ہی کہا گیا باپ

وارث ہے سے شبہ ماں ہی وارث ہی بحیثیت زوجہ ہونے کے اور شیرخوار بھی وارث ہی پس ماں خود ہی دا اور خود ہی دے مظہری خواہ وارث سے عصبات مراد ہیں خواہ ذو رحم محرم جیسا کہ ابن مسعود کی قرأت میں ہو وعلی الوارث من ذی رحم محرم ان دونوں صورتوں میں ما خارج ہو جائیگی رہا شیرخوار اگر مالدار ہی تو اسکے مال سے اسکی پرورش میں کوئی حرج نہیں اور مفلس ہے تو جسپر اسکا نفقہ ہی دہ دیگا قیاس شیرخوار کے مصارف جو دوسروں پر واجب کی گئی اسکی علت یہی ہی کہ یہ بذات خود اپنی پرورش کی صلاحیت نہیں رکھتا پس محتاج عورتیں اور اپاہج دریا نابالغوں کے مصارف بھی اقارب کی ذمے واجب ہونگی جسکی تفصیل کتب فقہ میں ہے

فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُّمْ

پھر اگر چاہیں دودھ چھڑانا رضامندی سے آپس کی اور مشورے سے پس نہیں گناہ اون دونوں پر اور اگر چاہو تم

أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا آتَيْتُمْ

کہ دودھ پلاؤ اولاد کو اپنے تو نہیں گناہ تمپر جب حوالے کردو تم جو دینا کیا ہے تمنے

بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

اچھی طرح اور ڈرو اللہ سے اور جان لو کہ بیشک اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے

پھر اگر وہ لڑکا ماں سے بمشورہ باہمی و رضامندی علیحدہ کیا جاے تو نہ باپ پر الزام ہی نہ ماں پر اور تم بعد اتفاق تم چاہو کہ کسی اور دایہ سے دودھ پلواؤ اور اجرت معینہ دیدو مظہری یعنی بقدر رضاعت ماکو ادا کردو یا دایہ کی اجرت ما کی حوالی کرو تاکہ اوسکی اہتمام اور نگرانی سے یہ کام ہو تو تمپر کوئی گناہ نہیں اللہ سے ڈرو مخالفت اور ایذارسانی اور حق تلفی سے اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہی یعنے باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا یا کسی اور دایہ سے پلوانا جائز ہے چونکہ ماکو شفقت اور حق پرورش زاید ہی لہذا ایسے امور میں اسکی رضامندی بھی شرط کی گئی

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ

اور جو مرتے ہیں تم میں سے اور چھوڑتے ہیں بیبیاں انتظار کریں اپنی جانوں سے چار

أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ

مہینے اور دس دن پھر جب پہنچیں مدت کو اپنے تو نہیں گناہ تمپر جو کریں اپنی جانوں میں

بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○

شرعی طور پر اور اللہ اوس سے کہ تم کرتے ہو خبردار ہی

جن عورتوں کے شوہر مرجائیں وہ دس دن اور چار مہینے عدت بیٹھیں اور عدت پوری ہو تو

تمہیر اے مسلمانو کچھ گناہ نہیں شرعی طور پر وہ جو چاہیں کریں اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے حکم آیت حاملہ کے حق میں منسوخ ہو فرمایا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ

اور نہیں گناہ تمپر اسمیں کہ کنایہ کرو تم ساتھ اوسکے درخواست میں عورتونکی یا چھپاؤ تم اپنے دلونمیں جان لیا ہے اللہ نے

اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ

کہ بیشک یاد کروگے تم اونکو لیکن نہ وعدہ دو اونہیں چھپاکر مگر یہ کہ کہو بات اچھی

تمپر گناہ نہیں کہ بیوہ عورتوں سے نکاح کا پیغام وسلام کنایۃً میں کردیا دلہی دل میں رکھو اللہ کو تو معلوم ہے کہ تم اونہیں یاد کروگے اور دلوں میں اونکی خواہش پیدا ہوگی ہاں چھپے ہوئے وعدے نکرو قول معروف یعنی دل میں ارادہ رکھو یا کنایے سے کہو سر کی تفسیر میں مختلف قول ہیں درمنثور سر زنا۔ مجاہد نے کہا سر وعدہ ہے کہ میرے سوا کسی سے نکاح نکرنا یا کھلی لفظوں میں نکاح کا پیام۔ الحاصل عدت میں نہ نکاح جائز ہے نہ صاف طور پر نکاح کا فیصلہ کرلینا البتہ اشارات وکنایات میں سلسلہ جنبانی ممتنع نہیں **اقتباس** اس ممانعت سے سمجھا گیا کہ عدت میں شوہر کا حق متعلق رہتا ہے اور عدت حکم نکاح میں ہے پس جبکہ حکما حق شوہر متعلق تھا تو دوسرون کو حق گفتگو نرہا اور جبکہ یہ حق حقیقۃً نہ تھا دوسرون کو پیغام سلام جائز ہوا لہذا ہمیں میں کا طریقہ اختیار کیا **خلاصہ مظہری** عورت کا شوہر زندہ ہے یا نہ اگر زندہ ہے تو اس فرقت کے بعد اوسے نکاح جائز ہے یا نہ اگر جائز ہے جیسے مطلقہ بائنہ تو اجنبی کو صحیح قول میں حق نہیں ہے کہ اوسے کنایۃً یا اشارۃً پیغام نکاح دے اسلیے کہ یہ پیغام حق شوہر اول کو ضعیف اور صلح ورجوع کو مضمحل کرتا ہے اور اگر شوہر کو حق نکاح نہیں ہے جیسے مطلقہ ثلثہ یا ملاعنہ وغیرہ پر یا جسکا زوج مرگیا ہے ان سب صورتوں میں کنایۃً پیغام جائز اور صراحۃً ممنوع ہے

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

اور نہ مضبوط کرو عقد نکاح یہانتک کہ پہونچے حکم مدت کو اپنے اور جان لو بیشک اللہ

يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

جانتا ہے جو دلوں میں تمہارے ہے پس بچو اوس سے اور جان لو بیشک اللہ غفور بردبار ہے

[illegible]

اور جب تک عدت پوری نہ ہو لی عقد نکاح مضبوط نکرو اور اللہ تمہارے دلون کی باتین جانتا ہی تو اوس سے ڈرا کرو اور کہلے اور چھپے گناہون سے بچو اور جان لو کہ اللہ غفور و حلیم ہے (عقدۃ النکاح) سی نکاح مراد ہی کتاب حکم مکتوب یعنے عدت جو ایسی عورتون کے لیے وجوباً لکھد گئی ہے اجل مدت یعنی عدت اپنے معین وقت تک پونہچ جاوے اور تمام شہور ربط چونکہ ہر ایسی عورت پر جو اپنے شوہر سے علیحدہ ہو گئی ہو عدت واجب کی گئی لہذا اون عورتون کا ذکر جنپر عدت نہین ہی مناسب ہوا پس فرمایا

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ
نہین گناہ تمپر اگر طلاق دو تم عورتون کو جبتک نہ چھوا ہو تمنے اونکو اور نہ مقرر کیا ہو واسطے اونکے مہر

وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ
اور متعہ دو اونہین وسعت والے پر موافق اوسکی ہی اور تنگدست پر موافق اوسکے متعہ شرعی طور پر

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ
حق ہے نیکی کرنے والون پر

جن عورتون کو تمنے ہاتہ نہ لگایا ہو اور مہر بہی مقرر نہ کیا ہو اونہین طلاق دینے مین کوئی گناہ نہین مگر متعہ بحسب شرع ادا کرین مقدور والی پر اوسکے موافق تنگدست پر اوسکے موافق یہ احسان کرنے والون پر حق ہے

بعض صورتون مین طلاق پانے والی عورتون کو مہر کے سوا کچھ مال دینا ہوتا ہی اسیکا نام متعہ ہی تفصیل متعہ یعنی ایک جوڑا جسکی قیمت پانچ درم سے کم اور نصف مہر مثل سے زائد نہو اور مطلقہ چار قسم کے ہین ۱ جسکا نہ مہر معین ہو نہ اوسے شوہر نے چھوا ہو اسے متعہ دینا آیت سے واجب ہی ۲ جس سے وطی کے اور مہر معین نہین ۳ مہر معین تہا انہین متعہ دینا مستحب ہے ۴ جس سے وطی نہین کی مگر مہر معین تہا اسے دینے کی ضرورت نہین آیت مین لمس تاویلین ہین تاویل مس سے عام معنی مراد ہین یعنے وطی حقیقی ہو یا حکمی جیسے خلوت صحیحہ در منثور زید بن ثابت نے کہا جب مرد عورت کے پاس گیا اور پردے ڈالدیے گئے مہر واجب ہو گیا اور حضرت علی فرمایا جسنے اپنی عورت کہ کہولکر اوسکے جسم کو دیکہا مہر واجب ہو گیا

[illegible]

تاویل ۱ أَوْ بمعنی یا نہین ہی بلکہ بمعنی (اِلَیٰ اَنْ یعنے جبتک) ہی اب مطلب یہ ہوا کہ جبتک مہر مقرر نکیا ہو قبل وطی طلاق دینے سے متعہ واجب ہوگا اور بعد تعیین مہر وجوب نہین **تاویل** ۲ محسنین بمعنی مومنین کے ہی یا ہر مومن باعتبار توحید وتصدیق محسن ونکوکار ہی **بحث اول** متعہ مالک کے نزدیک مستحب ہی جیسا کہ کلمۂ محسنین سے مفہوم ہوتا ہی اور ابوحنیفہ واجب کہتے ہین جیسا کہ کلمۂ حقا سے سمجھا جاتا ہی اور محسن بمعنی مومن ہی **بحث دوم** ایسی عورتون کو جس سے وطی کی متعہ دینا مستحب کیونکر ثابت ہوا **جواب** نکاح مین قرآن شاہد ہی کہ تحلیل فرج بے مال کے نہین ہی تبتغوا باموالکم اور نہین مال سے نکاح مین لاؤ پس جب مال مذکور ہو یا نکاح مع وطی پایا جاوے تو مال جسے مہر کہتے ہین واجب ہوگا اور اگر صرف نکاح پایا جاوے تو اسلیے کہ تحلیل فرج حقیقۃً نہین ہوئی مہر نہوگا اور اسلیے کہ صورۃً تحلیل ہوگئی ہی اوسکی جگہہ پر کچھ مال جسکا نام متعہ ہی قائم کیا گیا پس متعہ کی اصل عدم مہر اور شرط عدم وطی ہے جب دونون پائی جائینگی متعہ واجب ہوگا اور جب دونون نہ پائی جائینگی متعہ نہوگا جب ایک ہی پایا جائیگا تو دونون دلیلون پر نظر کرکے استحباب کا حکم دیا جائیگا **بحث سوم** مقدار متعہ مختلف مذکور ہی **مظہری** ابن عباس سے مروی ہی کہ اعلی درجہ اسکا یہ ہی کہ غلام دے اور ادنی درجہ یہی تین کپڑے ہین اور احمد اور شافعی کے نزدیک حاکم کی راے اور اجتہاد پر محمول ہی مگر حنفیہ نے اپنے اندازے کے دو شاہد قرار دیے ہین ۱ آثار منقولہ جیسا کہ عائشہ اور ابن عباس اور سعید اور عطا اور شعبی سے تفسیر مظہری مین منقول ہین ۲ قیاس اسلیے کہ متعہ فرع ہے مہر کے اور مہر قبل وطی کے نصف ملتا ہی اور نصف مہر پانچ درم سے کم نہین ہوسکتا اور یہی ادنی درجہ متعہ کا قرار پایا پھر مہر جب مذکور نہو تو مہر مثل دیا جاتا ہی اور یہی اعلی درجہ قرار پایا بہرحال ادنی درجے سے کم نہو اور اعلی درجہ مہر کے اعلی درجہ سے زائد نہو خیر الامور اوسطہا **مسئلہ ۱** قبل وطی طلاق جائز ہے **مسئلہ ۲** بے تعیین مہر نکاح صحیح ہی **مسئلہ ۳** مہر صرف نکاح سے واجب نہین ہوتا جبتک وطی یا ذکر مہر نہو جاوے البتہ ایک مقدار مال دینا واجب ہوتا ہی **مسئلہ ۴** ادای مال بعد طلاق واجب ہوجاتا ہی مہر ہو یا متعہ **مسئلہ ۵** حق شرعی

ادا کرنے والے محسن ہین مسئلہ ۶ واجب مبہم کا اندازہ استطاعت پر کیا جائیگا مسئلہ ۷ حق جسپر واجب ہو اوسکی حالت معتبر ہوگی صاحب حق کے حالت معتبر نہوگی اسیلیے حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا مُوسِعِ یعنے مرد وسعت والا اور مُقْتِرِ اور مرد تنگدست اور یہی مذہب صحیح ہی (شرح وقایہ)

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ
اور اگر طلاق دو تم اونہین پہلے اس سے کہ چھوؤ اونکو اور مقرر کر چکے تھے تم واسطے اونکے مہر پس آدہا دو

مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ
اوسکا کہ مقرر کیا تمنے مگر یہ کہ بخشدین عورتین یا بخشے وہ جسکے ہاتھ مین ہے عقد نکاح

اور جب تم اونہین چھونے سے پہلے طلاق دو اور مہر مقرر کر چکے ہو تو آدہا مہر ادا کرو ہان عورتین یہ آدہا مہر بھی چھوڑ دین یا جسکے ہاتہ مین اختیار نکاح ہی وہ درگذر کری تو ندو **فریضہ** مہر اور فرض کرنے سے مہر کا ذکر کرنا مراد ہی مقدار معین ہو یا نہ پس اگر مقدار بھی مقرر ہی تو اوسکا آدہا دینا آسان ہی اور اگر مقدار معین نہین تو مہر مثل پر فیصلہ ہوگا **نظم** مثل بہن اقربا ہی آباؤ بزرو حسن وعمر و دانائی+ اَلَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ کعب ورسعید نے کہا یہ زوج ہی اور ابن عباس اور طاؤس اور مجاہد کی روایت مین عورت کا باپ یا بہائی یا ولی ہی **ف** اگر اس سے شوہر مراد ہی تو معنے یہ ہین کہ خواہ عورت معاف کردے اور کچھ نلی خواہ مرد پورا مہر دیدے یا دیا ہو تو نہ پہیرے اور اگر عورت کے اولیا مراد ہین یہ مطلب ہوگا یا عورت بالغہ اپنا حق چھوڑدے یا عورت نابالغہ کا مہر اوسکے ولی چھوڑ دین **مسئلہ** اس صورت مین وہ چھوڑنے والی عورت کے مہر کے ضامن ہونگے - یا عورت لونڈی ہو تو اوسکا مولی معاف کردے

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ط وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
اور یہ کہ معاف کرو تم قریب تر ہی تقوی سے اور نہ بہولجاؤ بڑائی کو آپسمین بیشک اللہ جو تم کرتے دیکھنے والا

اور اگر تم معاف کرو تو تقوی اور پرہیزگاری سے قریب تر ہی اور آپسمین فضل و بزرگی بھلا ندو اور اس عمدہ رسم کو جاری رکھو طلاق دینے سے امور خیر اور ثواب اخروی مین قصور نہو تم جو کروگے اللہ دیکھہ رہا ہی **ف** ذکر کلمہ عفو و فضل و تقوی مین کئی اشارے ہین ۱ طلاق محل غضب و عداوت ہی اس مقام پر عفو نہایت مستحسن ہے ۲ صاحب فضل نہجاننے کی خوشی غضب اور غصے کو فرو کردیگی جو دلون مین ہی ۳ اقرب للتقوی فرمایا تا کہ عفو نہ کرنے والو نپر الزام نہو حالانکہ اکثر است کا عمل طلاق کی حالت مین معمولی طور پر رہا ہی اگر اس عفو کو عین تقوی فرمایا

عسی ان یکون ... یعفون ... بیدہ ... ۱۲

توکبار امت تارک تقوی قرار پاجاتی اور ایسا منظور نہ تہا کے آیت ہدایت کرہی ہی کہ عین غیظ و غضب مین بہی تقوی و عفو اور حسن اخلاق اور سخا و کرم کو فراموش نکرو دشمنون کے ساتہ بہی ہمدردی اور مراعات نچہوڑو جیساکہ جبیر بن مطعم سے منقول ہی کہ آپنے ایک عورت کو قبل خلوت طلاق دے اور پورا مہر ادا کیا لوگون نے سبب پوچہا آپ نے فرمایا مین اولوا الفضل ہون کسی خاص وجہ سے حق صحبت قدیم و محبت سابقہ فراموش نکرنا چاہیے ربط خانگی معاملات اور باہمی تعلقات کی محویت مین تنبیہ اور ہوشیار رہنے کے لیے فرمایا

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝

محافظت کرو نمازون پر اور نماز وسطے پر اور کہڑے ہو واسطے اللہ کے باادب

تمام نمازون سے خاص کر نماز وسطی سے بہت خبردار ہو نہ قضا ہون اور نہ بیدلی اور بدعنوانی سے ادا۔ اللہ تعالی کے حضور مین باادب کہڑے رہو **تفسیر کبیر** حافظوا سے مراد یہ ہی کہ ارکان و شرایط نماز پورے طور پر ادا کیا کرو **ف** محافظت کے تین درجے ہین **ادنی** یعنے وقت پر نماز پڑہنا اور فرائض و واجبات ترک نکرنا جیساکہ فرمایا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ فِيْ خَيْرٍ وَّمَاتَ فِيْ خَيْرٍ یعنی جسنے پنجوقتہ نماز پر محافظت کی اچہی حالت مین جیا اور اچہی حالت مین مرا **نظم**

فرض ہی طہر جسم و جامہ وجای
قعدۂ آخرین و فعل تمام
فاتحہ ضم سورہ جہر و خفا
وتر مین قبل از رکوع قنوت
ساری تکبیرین اور تسبیحات
تکبیرین ترک طالبان ثواب

نیت در و لقبلہ نام خدای
پہر مراتب جو سکے پہچان
التحیات و قعدۂ اولی
ہی اقامت اذان سنت دین
پہر درود و دعا و فعل صلوۃ

پہر قرأت رکوع سجدہ قیام
حفظ ترتیب خوب اطمینان
ہو نہین لفظ سلام کا ہی ثبوت
تسمیہ اور ثنا اعوذ آمین
مستحب اور سنت و آداب

اوسط یعنی بدن و لباس نجاست حکمی و حقیقی سے پاک مال حرام و لقمۂ حرام سے محفوظ۔ صحبت غیر۔ تمنای ممنوع کی نجاستون سے طاہر ہوکر بوقت مستحب جماعت اولی سے مسجد مین نماز پڑہے اور تکبیر تحریمہ فوت نہو۔ معانی آیات و ذکر پر نظر۔ رحمت کی طلب۔ عذاب سے حذر۔ خطرات واہیہ سے خلو۔ خشوع۔ خضوع۔ امید و رجا سے فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات کی پوری رعایت ہو جیساکہ فرمایا جسنے وقت پر نماز پڑہی اور اچہی طرح وضو کیا اور قیام و رکوع و سجود پورا کیا۔ خشوع و خضوع بہی دلمین تہا۔ اوسکی نماز کمال نورانیت سے چمکتی ہوئی آسمان کی طرف صعود کرتی ہے

اور آسمان کے دروازے کھولدیے جاتے ہین۔ نماز کہتی ہو اللہ تعالی تیری محافظت کرے جسطرح تونے میری محافظت کی۔ اور جسنے وقت پر نماز نہ پڑہی اور اچہا وضو نکیا خشوع وخضوع رکوع وسجود پورا نکیا اوسکی نماز سیاہ رنگ وتاریک نکلتی ہو اور کہتی ہو تونے مجھے ضایع کیا اللہ تجھے ضایع کرے پہر دروازے آسمان کے بند کردیے جاتے ہین اور پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہو (درمنثور) اعلی اور اسی کو احسان کہتے ہین بخاری نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احسان یہ ہو اَنْ تَعْبُدَ رَبَّكَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اپنے رب کی بندگی اسطرح کر گویا تو اوسے دیکہہ رہا ہو اور اگر تو اوسے نہین دیکہتا تو وہ تجھے ضرور دیکہتا ہو۔ حضور قلب۔ فنای محض۔ تصور جبروت۔ تلذذ خطاب۔ ذوق حضور اضطرار۔ نماز مین اطمینان۔ بیخودی۔ استغراق۔ بعد فراغت دعا وشکر مین اشتغال پہر حافظوا صیغہ امر ہی حالت ادنی واجب اور باقی خاصان خدا کے ذوق وشوق سے تعلق ہو صلوات جمع صلوۃ مراد نماز پنجگانہ صلوۃ وسطی مین صاحب تفسیر کبیر نے چند مذہب نقل کیے ہین ۱ پانچون نمازین وسطے ہین اسلیے کہ عبادات وحسنات کا درجہ متوسط نماز ہے اسیلیے حدیث مین آیا ہو اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مَوْضُوْعٌ عبادات معینہ اور احکام مشروعہ مین نماز سب سے بہتر ہو ۲ فجر کی نماز وسطی ہو اور یہ قول علی وعمر وابن عباس وجابر وابو امامہ وطاؤس وعطا وعکرمہ ومجاہد وشافعی سے منقول ہو ۳ وسطی ظہر کی نماز ہے یہ قول زید وعمر وابو سعید خدری واسامہ بن زید وابو حنیفہ کا ہو ۴ وسطی نماز عصر ہے۔ علی وابن مسعود وابن عباس وابو ہریرہ ونخعی وقتادہ وضحاک وابو حنیفہ سے یہی منقول ہے اور زیادہ تر اسی پر اعتماد کیا گیا ہو ۵ وسطی مغرب کی نماز ہے یہ ابو عبید سلمانی وقبیصہ وغیرہ سے مروی ہی ۶ وسطی عشا کی نماز ہو الحاصل نماز وسطی کے تعین مین ویسا ہی اختلاف ہی جیسا شب قدر اور ساعت جمعہ مین پس صلوۃ وسطے مجمل ہے آثار واحادیث مین مختلف تفسیرین اسکی مروی ہین اور فائدہ یہ ہو کہ ۱ ہر صورت مین ثواب عطا ہو ۲ غافل جان بوجہ کر چہوڑنے والا قرار نہ پائی ۳ طالبون کو ہر وقت کی نماز کے محافظت پر توجہ ہو ۴ اور یہ فائدہ کلمہ وسطی سے بہی حاصل ہو اسلیے کہ جب تک ادہر اودہر کی نماز پڑہی نہ جائین کوئی وسطی نہوگی۔ درمنثور آپنے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی ارشاد کرتا ہے کہ مین نے اس امت پر پانچ وقت کی نماز فرض کے اور عہد کر لیا کہ جسنے انکی حفاظت کی اوسے جنت مین پہونچاؤنگا اور جسنے محافظت نکی اوسکیلیے کوئی عہد نہین اور آپنے فرمایا خمس تورث الصلوۃ

صلوۃ وسطی کی پانچون صورتین خلاصہ ۱۲

فَلَا دِیْنَ لَہٗ جسنے نماز چہوڑدی اوسکا دین ہی نہین ہی اور قرآن مین وارد ہوا فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ٥ خرابی اور دوزخ کا عذاب اون نمازیون کے لیے ہی جو نمازون مین سہوا ور غفلت اور فراموشکاری کرتے ہین **قَانِتِیْنَ** قنوت کرنے والے قنوت دعا وذکر خشوع وخضوع جیساکہ فرمایا مَنْ قَرَأَ فِیْ لَیْلَۃٍ مِائَۃَ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ جسنے رات کو سو آیتین پڑہین قنوت کرنے والون مین لکھہ لیا گیا **احمدی** کہا بعض نے قنوت دعای مشہور۔ اور صلوۃ وسطی نماز فجر ہے اس سے ثابت ہوتا ہی کہ نماز فجر مین قنوت ہی لیکن نہ حنفیہ اسکے قایل ہین نہ یہ استدلال کچہہ قوی ہی اسلیے کہ ١ یہ تعین کہ نماز فجر وسطی ہی مشکل ٢ پہر یہ تعین کہ قنوت سے دعای مشہور مراد ہی دشوار۔ اس حالت مین ثبوت غیر ممکن **حاصل** کلام یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالی کے حضور مین بکمال ادب و فروتنی دست بستہ کہڑے ہواکرو یہ نہین کہ شاہنشاہ مطلق کا دربار اور دل مین دنیاوی تمنائین خیالات اغیار۔ اپنی ناچیز اور بے بنیاد ہستی اور دعوی خداپرستی **نظامی**

مرا شرم می آید از خویشتن ۔۔۔ کہ گویم توئے بازگویم کہ من

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ٥

پہر اگر ڈرو تم تو پیادہ یا سوار (پڑہو) پہر جب بیخوف ہو تو یاد کرو اللہ کو جیسا سکہایا تمہین جو نہ تہے تم جانتے

خوف کی حالت مین جسطرح ہوسکے نماز پڑہو پیادہ ہو یا سوار اور جب مطمئن ہوجاؤ توجسطرح اللہ نے بتایا ہی اوسکا ذکر کرو یعنی نماز کی حفاظت اسدرجہ ہونا چاہیے کہ خوف مین بہی ترک نہو اگرچہ بعض ارکان مین نقصان بہی آجائے مگر امن مین ارکان مخصوصہ اور طریق مسنونہ کے پابندی لازم ہی **قیاس** مریض اور وہ جسکے پاس بقدر ستر عورت پاک کپڑا نہو۔ یا جو درندے کے خوف سے قبلہ رو نہو سکے۔ یا جسے اور کوئی عذر شرعی ہو بعض ارکان کے ترک کرنے مین ماخوذ نہونگے۔ مگر حنفیہ کے نزدیک چلنا پہرنا نماز کو فاسد کرتا ہی اور شافعیہ کے نزدیک بضرورت جائز ہی اور آیت گواہ۔ اور جواب اسکا ١ یہ کہ آیت کو حرکت وسکون پر دلالت نہین اسلیے کہ رجال کے معنی پیادہ اور رکبان کے معنی سوار کے ہین متحرک سہی اسکو تعلق نہین ٢ حالت خوف وحالت عذر کا قیاس دوسرے نمازون پر جائز نہین **ف** بحالت سواری نماز پڑہنا نماز خوف کے ساتہ جبکہ دشمن کا مقابلہ ہو خاص ہے ورنہ فرض نماز سواری پر جائز نہین جیساکہ مسلم مین ہی کہ ابن عمر نے کہا لَا یُصَلِّیْ عَلَیْھَا الْمَکْتُوْبَۃَ آنحضرت سواری پر فرض نماز کبہی نہ پڑہتے تہے اور ہدایہ مین بہی یہی ہی **لطیفہ** اگر کلمہ فا تعقیب کے لیے

سمجھا جاوے تو یہ بھی معنی ہوسکتے ہین کہ بعد نماز اگر کسی قسم کا خوف یا ضرورت ہو تو پیدل یا سوار چلتے پھرتے دنیا کے کامون مین اللہ اللہ دل سے کہا کرو غافل نہو اور اگر مطمئن ہو تو جسطرح آداب ذکر و حضور قلب کی تعلیم ہوئی ہے جو عقل نجان سکتی تھی اوسیطرح مشغول رہو

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا ۖ وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى

اور جو مرین تمسے اور چھوڑین بیبیان وصیت کردین اپنی بیبیون کے لیے خرچ ایک

مرنے والی اپنی عورتون کے لیے الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ (سال کا بدون نکالدیئے گئے) وصیت کرجائین ایک برس کے مصارف اور یہ کہ وہ گھر سے نکالی ندی جائین فـ اولا یہ وصیت واجب کی گئی تھی پھر میراث کی آیت اوتری اور حکم اداے مصارف یکسالہ منسوخ ہوگیا مگر حکم سکنی یعنے گھر مین رکھنا بحال باقی ہے البتہ عدت کی آیت سے مدت اوسکی کم ہوگئی اور کلمہ غیر اخراج سے سمجھا گیا کہ عورتونپر عدت واجب نہوئی تھی صرف بدستور قوم خانہ نشین رہتی تھین اسلیئے فرمایا کہ تم خود نہ نکالو وہ چاہین تو چلے جائین پھر طریق عدت تعلیم فرمایا اور نکالنا اور نکلنا دونون حرام ہوگئے

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

پھر اگر خود نکلین تو نہین گناہ تمپر جو کچھ کرین عورتین اپنے حق مین شرع کے موافق اور اللہ غالب حکمت والا ہے

پھر عورتین اگر خود نکلجائین تو تمہارے حکام یا اولیا کچھ الزام نہین ہے وہ جو چاہین کرین یعنی سوگ چھوڑدین یا نکاح کرلین یا کسی اور جگہ رہین مگر خلاف معروف و شرع نہو - یہ آیت بھی منسوخ ہے عدت کی آیت سے جسمین چار مہینے دس دن یا وضع حمل کا ذکر ہے پس اب کسی عورت کو جائز نہین کہ ایام عدت مین اپنے شوہر کے گھر سے نکلے یا سوگ ترک کرے یا نکاح کرے - فـ من معروف کی قید سے مفہوم ہوتا ہے کہ اگر عورت خلاف شرع کوئی کام کرے تو اولیا سے بازپرس ہوگی مگر قرآن اس تقریر سے ساکت ہے اسلیئے کہ مفہوم مخالف حجت نہین پس یہ گناہ اختیار و رضاے اولیا پر موقوف ہوگا

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

اور واسطے طلاق والیونکے مصارف ہین بحسب دستور لازم ہے پرہیزگارون پر ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے

طلاق والیون کے لیے مصارف آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (نشانیان اپنی تاکہ تم سمجھو) بطور معروف لازم ہین اللہ تعالی یونہین تمہارے سمجھانے کے لیے اپنے احکام بیان فرماتا ہے یعنے جس عورت کو طلاق دیجاے اوسکا نفقہ و سکنی مرد کے ذمے ہے ہدایہ اگر مطلقہ رجعی ہے تو بالاتفاق نفقہ اور سکنی مرد کے ذمے ہے ۱۲ اگر مطلقہ بائنہ یا مغلظہ ہے اسمین شافعیہ کے نزدیک نفقہ و سکنی نہین ہے اور دلیل

حنفیہ کی یہی آیت ہی جسمین ہر قسم کی طلاق داخل ہی اور جو حدیث پیش کیجاتی ہی اوسمین بہت کچھ گفتگو ہی وہ کسی حال مین نص قرآنی کے ناسخ و مخصص نہین ہو سکتے ۳ حاملہ اسکے لیے باتفاق نفقہ وسکنی ہی ۴ بیوہ جسکا شوہر مرگیا ہوا وسکے لیے نفقہ نہین سکنی ہی ربط معاملات کی غفلت سے دفعۃً ہوشیار کردینے اور جھگڑونکی کاہش دفع کرنے کے لیے ایک تعجب انگیز قصے کی طرف اشارہ فرمایا

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ

کیا تو نے نہین دیکھا طرف اونکے جو نکلے گھرون سے اپنے اور وہ ہزارون تھے بخوف موت پس کہا

لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

اونسے اللہ نے مرجاؤ تم پہر زندہ کیا اونہین بیشک اللہ فضل والا ہی آدمیون پر لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

آدمی نہین شکر کرتے

کیا آپنے اونہین دیکھا جو ہزار ہا تھے اور لوٹ کے خوف سے اپنے گھرون سے نکلے تو اللہ نے اونسے کہا کہ مرجاؤ پہر اونہین جلا دیا اللہ تو آدمیون پر فضل والا ہی مگر بہت آدمی شکر گزاری نہین کرتے ابن کثیر عطا نے کہا یہ صرف مثل ہی عاصم نے کہا یہ لوگ وردان کے رہنے والے تھے جو اوسط سے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہی ابن عباس نے کہا چار ہزار تھے ان کے ملک مین طاعون کے بیماری پہیلی تو شہر سے نکلے اور کہنے لگے وہان چلنا چاہیے جہان موت نہو ایک مقام تک گئے تھے کہ اللہ نے دو فرشتے بہیجے ایک بلندی سے دوسرے نے پستی سے پکار کر کہا موتوا تم سب مرجاؤ یہ کہنا تہا کہ سب کے سب مرگئے اور جب تک اللہ نے چاہا مردہ پڑے رہی پہر حضرت حزقیل پیغمبر اودہر سے نکلے اور اللہ سے دعا کی ارشاد ہوا کہ کہو اے پرانی ہڈیو اللہ تعالی تمہین حکم کرتا ہی کہ گوشت اور پٹھے اور چمڑا پہن لو یہ کہنا تہا کہ قدرت کا تماشا پیش نظر ہو گیا اور گوشت پوست جمع ہونے لگا پہر کہا اے روحو اللہ کا حکم ہی کہ اپنے اپنے بدنون مین چلے جاؤ پہر وہ سب زندہ ہوکر کھڑے ہو گئے اور آنکھونسے دیکھتے تھے کہ اللہ نے اونہین زندہ کیا اور کہ رہے تھے سُبْحَانَكَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ معالم بنی اسرائیل کے بادشاہ نے جہاد کا حکم دیا تہا جب لشکر جمع ہوا لوگ عذر کرنے لگے کہ جہان آپ لیے جاتے ہین وہان وبا ہے جب تک وبا موقوف نہو ہم نجائینگے پہر اللہ نے اونپر مری بہیجی لوگ بہاگے بادشاہ نے کہا اے پروردگار یعقوب و موسی کے تو اپنے بندونکی نافرمانبرداری دیکھ رہا ہے انہین کوئی ایسی نشانی دکہا کہ بہاگ نسکین دفعۃً حکم ہوا کہ مرگئے مسئلہ جہان وبا ہو وہان سے بخوف موت نکلنا منع ہی اور دوسرے مقام سے وہان نجانا جائز اسلیے کہ صحیح ہی کہ جس زمین مین یہ بیماری سنو

اوسمین نجاؤ اور اگر تم وہان ہو تو نہ نکلو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث سے سفر شام مین وبا کی خبر سنکر مراجعت فرمائی ربط جب یہ بتادیا کہ موت وزیست ہمارے ہی قبضہ قدرت مین ہے تو مال وجان خدا کی راہ مین دینے کی ترغیب دلائی

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ

اور لڑو راہ مین اللہ کے اور جان لو بیشک اللہ سنتا جانتا ہی کون ایسا ہی کہ قرض دے اللہ کو

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

قرض نیک تو بڑہائے اوسے واسطے اوسکے بڑہانا بہت اور اللہ تنگ کرتا ہی اور کشادہ کرتا ہی اور اوسی کی طرف پہروگے

اللہ کے دشمنون سے لڑو اور یقین کر لو کہ اللہ تمہاری دعا سنتا اور تمہاری حالت جانتا ہی وہ کون ہے کہ اللہ کو قرض دے کہ اللہ تعالیٰ اوسے کئی حصے زیادہ بڑہا دے اور اللہ ہی بندون کی روزی تنگ کرتا ہی اور کشادہ کرتا ہی **قرض** قطع کرنا اور **قرض حسنہ** سے خدا کی راہ مین خرچ کرنا اور نفقہ اہل وعیال وجملہ مصارف خیر اور یہان وہ مصارف مراد مین جو جہاد مین کیے جائین **ضعف** دوچند **اضعاف** جمع یعنے جو مال اللہ کی راہ مین خرچ ہوتا ہی وہ کئی حصے زیادہ ہو جاتا ہی اور دوسری آیت مین تصریح کردی کہ سات سو حصے یا اوس سے بہی زیادہ **ابن کثیر** ابن مسعود سے مروی ہی کہ جب یہ آیت اوتری ابو دحداح نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ ہمسے قرض مانگتا ہی فرمایا ہان ابو دحداح بولے اپنا دست مبارک بڑہائیے حضور نے ہاتہ بڑہایا ابو دحداح نے کہا مین نے اپنا باغ جسمین چہ سو درخت خرمے کے ہین اللہ کو قرض دیا اوسی باغ مین اونکی اہل وعیال رہتے تھے آپ نے باغ کے دروازے سے آواز دی یا ام دحداح وہ بولین لبیک ابو دحداح نے کہا نکلو مین اسے اپنے پروردگار کو قرض دیچکا **حبائک** ابوہریرہ سے مروی ہی کہ دو فرشتے ہر صبح کو آسمان سے اوترتے ہین ایک کہتا ہی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا اے اللہ خرچ کرنے والے کو عوض یعنے برکت عطا کر۔ دوسرا کہتا ہی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا اے اللہ بخیل کا مال ضایع کردے **مظہری** یقبض سے مراد یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے بندون کے صدقات لے لیتا ہی اور یبسط سے بڑہانا مراد ہے جیسا کہ ترمذی مین وارد ہوا کہ صدقہ پہلے رحمن کے دست قدرت مین جاتا ہی اور بحسب نیت وحسن قبول بڑہتا ہی پہر فقیر کو ملتا ہی۔ اور رجوع سے مرنے کے بعد جینا اور قیامت مین حاضر ہونا مراد ہی **ف** جب اللہ ہی رزق تنگ وکشادہ محتاج ومالدار کرتا ہی تو بخل کا کیا فائدہ اور ایسے ثواب عظیم اور دولت کبریٰ کی محرومی سے حاصل اور جب اوسکے حضور مین جانا ہی تو کیون نہ کچہ زادراہ مہیا کرلین کہ کام آئے اس آیت شریف مین جان ومال

قدر کرنے کی ایسی ترغیب دلائی ہی کہ اگر عمر خضر و ملک سکندر بھی ہاتھ لگے تو نثار کر دینا چاہیے
اے محتاج ذلیل۔ خاکی نژاد تو اور وہ شاہنشاہ کون و مکان قرض مانگے شعر

ای یار اگر جان طلبی جان تو بخشم　　ور جان چہ عزیز ست بگو کان تو بخشم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا
کیا نہیں دیکھا تو نے جماعت بنی اسرائیل کو بعد موسیٰ کے جب کہا اپنے پیغمبر سے معین کر واسطے ہمارے

مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا
بادشاہ لڑین ہم راہ مین اللہ کے کہا ایسا نہو اگر فرض کیجاے تم پر لڑائی نہ لڑو

قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ۗ فَلَمَّا كُتِبَ
بولے اور کیا ہو واسطے ہمارے یہ کہ نہ لڑین ہم راہ مین اللہ کے اور بالتحقیق نکالے گئے ہم گہرون سے اپنے اور لڑکون سے اپنے پھر جب

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝
فرض کر دیگئی اونپر لڑائی پھر گئے مگر تھوڑے اونمین سے اور اللہ جانتا ہی ظالمون کو

آپ نے بنی اسرائیل کے اوس گروہ کو نہ دیکھا جو موسیٰ کے بعد تھا اور اپنے پیغمبر سے کہنے لگے کہ کوئی بادشاہ معین کر دیجیے جسکے ساتھ جہاد کرین پیغمبر نے کہا ایسا نہو کہ تمپر جہاد فرض ہو تو نلڑو بولے ہمین کیا ہو گیا ہی کہ گہر سے نکالے گئے بال بچون سے چھڑائے گئے پھر بھی لڑائی سے جی چرائین یعنی ایسی حالت مین ہم تو ضرور ہی لڑینگے پھر جب لڑائی اونپر فرض کر دیگئی منہ پھیرا اور عذر کیا اللہ تو ظالمون سے خوب واقف ہی ع ائس حضرت موسیٰ کے بعد ایک مدت تک بنی اسرائیل اچھی حالت پر رہے اللہ تعالیٰ نے وہ برکت عطا کی کہ بعض پتھر پر مٹی جمع کر دیتے اور اوسمین بیج ڈالدیتے اسقدر غلہ پیدا ہو جاتا کہ سال بھر کہاتے پھر بدکاریان اور خرابیان بڑھنے لگین اور اللہ کے عہد توڑ ڈالے قوم عمالقہ مسلط کر دیے گئے جسکا بادشاہ جالوت تھا بنی اسرائیل پر حملہ آور ہوا اور سیکڑون رئیس شریف۔ شاہزادے پکڑ لے گیا باقیونپر جزیہ و خراج مقرر کر کے ذلت و توہین کی حالت مین چھوڑ گیا بعد مدت دراز رحمت الٰہی اپنے بندون کی طرف متوجہ ہوئی حضرت اشمویل کو پیغمبر کیا بنی اسرائیل نے عرض کی اے نبی اللہ آپ کسیکو ہمارا بادشاہ بنا دین جسکے ساتھ ہم اپنے دشمنون سے لڑین پیغمبر نے سمجھایا کہ دیکھو ابھی تک جہاد فرض نہین ہوا ہی ایسا نہو کہ حکم آجائے اور تم سستی کرو تو عذاب مین گرفتار ہو۔ لوگ کہنے لگے ہمارے بال بچے گرفتار شریف ذلیل اور فقیر و خوار ہو گئے عزت خاک مین ملی ہم ایسی حالت مین کیونکر روگردانی کر سکتے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے اونپر جہاد فرض

کر دیا اور طالوت جو دباغی کرتے تھے اور طویل القامت خوشرو جسیم اولاد حضرت ابراہیم سے تھے
اونسے حضرت اشموئیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ مین تمہین بنی اسرائیل کا بادشاہ بناؤن

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ
اور کہا اونسے نبی نے اونکی بیشک اللہ نے معین کیا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ بولے کیونکر ہو گی اوسے

الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ
سلطنت ہمپر اور ہم مستحق زیادہ ہین سلطنت کے اوس سے اور وہ نہین دیا گیا کشادگی مال کے کہا

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ
بیشک اللہ نے پسند کیا اوسے تمپر اور زیادہ کیا اوسکی کشادگی بیچ علم اور جسم کے اور اللہ دیتا ہی ملک اپنا

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
جسے چاہے اور اللہ گنجایش والا دانا ہی

بنی اسرائیل سے اون سے کے پیغمبر نے فرمایا اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ کیا بولے اوسے ہمپر بادشاہی کیونکر ہوگی ہم تو
اوس سے زیادہ مستحق بادشاہی کے ہین - امیر رئیس - شریف - دولتمند لوگون کے ہوتے ہوے
ایک محتاج - کم مایہ دباغ کو بادشاہی ملے یہ بھی کوئی بات ہی اوسے تو دولت و مال بھی نہین
ملا ہی پیغمبر نے فرمایا اللہ نے اوسے برگزیدہ و منتخب فرمالیا اور علم و جسم مین افزونی عطا کی اور
اللہ مالک ہی جسے چاہے اپنا ملک بخشی وہ وسعت والا ہر امر کے حسن و قبح سے خبردار ہی علم سے
علم شرایع و احکام و علم سیاست و انتظام مراد ہی تاکہ امور سلطنت فصل مقدمات ہر قسم کی تدبیر
اچھی طرح انجام پاسکے جسم سے قوت و صحت سلامت اعضا - سلامت حواس - ہیبت و وقار
مراد ہے تاکہ نگرانی کے مشقت کا متحمل و دفع دشمن پر قادر نظر و نہین صاحب قوت و جلال ہوف
ملہ جہان فسق و فجور بڑہ جاتا ہی کم مایہ معزز اور عزت والے حقیر بنا دیے جاتے ہین ملہ اہل دعوی
و اہل رعونت ہمیشہ ناکام رہتے ہین ملہ خلافت کے لیے دولتوری شرط نہین بلکہ علمی لیاقت اور جسمی
قوت کافی ہی چنانچہ خلفای راشدین باوجود فقر کیسے عالم و مجتہد مدبر ہوشیار اللہ کے کام مین قوی اور
مستعد ہوے ہین ملہ اللہ جسے چاہی سرفراز فرمائی نہ اوسپر کسیکا حق نہ وہان استحقاق کی ہستی ہی مظہری
طالوت نہایت حسین و جمیل تہا اور جو کتب سیر مین ہی کہ طالوت نے بڑے بڑے ظلم کیے علما کو قتل کیا قرآن کی
اس مدح و ثنا سے غلط معلوم ہوتا ہی کہان قرآن پاک کی توصیف اور اسرائیلات کی روایت ضعیف

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ
اور کہا اونسے پیغمبر نے اونکی بیشک نشانی اوسکے ملک کی یہ ہی کہ آئے تمہارے پاس صندوق اوسمین سکینہ ہی تمہارے رب کا طرف سے اور باقی ماندہ

پیغمبر نے جواب دیا کہ طالوت کے بادشاہی کی علامت یہ ہی کہ وہ تابوت جس میں پروردگار عالم کی طرف سے

مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ
جو چھوڑا اولاد موسی اور اولاد ہارون نے

تسکین اور اطمینان ہی اور جو تبرکات موسی اور ہارون نے چھوڑے ہین اوسمین موجود ہین تمہارے پاس لے آئیگا **تابوت** کا قصہ عرائس التیجان مین اسطرح ہی کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر آئے اون کے ساتھ ایک تابوت جنت سے آیا تھا جسمین تمام پیغمبرون اور اون کی اولاد اور اون کے تصویرین تھین اور جتنے پیغمبر ہونے والے تھے اوتنے ہی گھر اوسمین تھے پچھلا گھر ہمارے حضور کا یاقوت سرخ سے تھا گویا آپ کھڑے نماز پڑہ رہے ہین اور داہنی طرف ابوبکر صدیق ہین جنکی پیشانی پر لکھا ہی هٰذَا اَوَّلُ مَنْ يَّتْبَعُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اور بائین طرف حضرت عمر فاروق اون کی پیشانی پر مرقوم تھا لَا تَاْخُذُهٗ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ پیچھے عثمان ذوالنورین اون کی پیشانی پر منقوش تھا بَارٌّ مِّنَ الْبَرِيَّةِ اور سامنے علی شیر خدا ننگی تلوار کاندہے پر دہرے ہوے پیشانی پر مسطور تھا هٰذَا اَخُوْهُ وَابْنُ عَمِّهٖ الْمُؤَيَّدُ بِالنَّصْرِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور گرداگرد آپ کے اقارب اور خلفا اور اولیا تھے۔ یہ تابوت تین سو ہاتھ لانبا اور دو ہاتھ چوڑا شمشاد کی لکڑی کا تھا اوسپر سنہرا پانی پھرا ہوا حضرت آدم سے حضرت اسمعیل تک نسلاً بعد نسل چلا آیا اسمعیل سے اونکے بیٹے قیدار کو ملا آل اسحق نے چاہا کہ قیدار سے لے لین مگر قیدار راضی نہوے ایک دن قیدار تابوت کھولتے تھے اور وہ نہ کھلتا تھا کہ غیب سے آواز آئی اے قیدار ٹھہر تو اسے کھول نسکیگا یہ نبی کی وصیت ہی نبی ہی اسے کھول سکتا ہی تو یعقوب کے پاس اسے پونہچادے قیدار پیٹھ پر لادکر یعقوب کے پاس لے چلے حضرت یعقوب کو تابوت کی آمد معلوم ہوئی مع اہل وعیال استقبال فرمایا بعد ملاقات قیدار سے کہا تم محزون وغمناک کیون ہو قیدار نے کہا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ضعیف وزار کردیا یعقوب نے کہا وہ نور آل اسحق کی عورتون مین ہی کہا نہین بلکہ عامریہ جرہمی مین یعقوب نے مبارکباد دی اور کہا اے قیدار صبح کو عامریہ کے لڑکا پیدا ہوا قیدار نے کہا اے چچا تمہین کیونکر معلوم ہوا آپ شام مین ہین اور عامریہ حرم مین حضرت یعقوب نے فرمایا مین نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک نور مدد سے آسمان وزمین کے درمیان چاند کی طرح چمک رہا ہی اور فرشتے آسمان سے برکات اور رحمت لیکر اوترتے ہین مجھے معلوم ہوا کہ یہ تعظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہی قیدار جب آئے تو بیٹا اس مبارک لڑکے کا نام حمل رکھا **الغرض** وہ تابوت

حضرت موسیٰ کو ملا آپنے توریت شریف کے ٹکڑے اور اپنا عصا اور کچہ مَن اور حضرت ہارون کا عمامہ اس قسم کے تبرکات اوسمین رکھے اسیکو بقیہ فرمایا سکینہ بمعنے تسکین ابن کثیر و درمنثور و عرائس التبیان اور دوسری تفسیرون مین ہے کہ سکینہ ایک ہوا ہے اوسکے دو سر اور آدمی کا سا منہ مجاہد نے کہا بلی کا سا سر اور دم تھی اور دو بازو تھے کہا محمد بن اسحق نے جب بلی کی سی آواز نکلتی تو یقین ہوجاتا کہ اب دشمن پر فتح ہوجائیگی۔ کہا ابن عباس نے کہ طلای بہشتی کا طشت تھا جسمین پیغمبرون کے دل دہوئے جاتے تھے۔ کہا بکار نے وہ روح اللہ تہا جب بنی اسرائیل کسی امر مین جھگڑا کرتے وہ فیصلہ کردیتا کہا ابن عباس نے کہ بلی کی صورت تھی اور اوسمین دو آنکھین نہایت چمکدار جب سپاہ دشمن کا سامنا ہوتا اپنے ہاتہ نکالتا اور اونہین دیکھتا رعب سی دشمن شکست پاتے **الحاصل** یہ تابوت مع سکینہ حضرت شمویل پیغمبر کو ملا جب بنی اسرائیل کی شرارتین بڑہگئین تو جالوت عمالقی اونپر غالب ہوگیا اور تابوت لیگیا اور بنی اسرائیل کا کام خراب ہوگیا وہ تابوت طالوت کی بادشاہت مین بنی اسرائیل کو دوبارہ عطا ہوا جیساکہ فرمایا

تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اوٹہائے ہونگے اوسکو فرشتے بیشک اسمین نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے

ع ۳۲ / ۱۶

عرائس عمالقہ نے وہ تابوت اپنی بتخانے مین بڑے بت کے تلے رکھا صبح کو دیکھا تو بت تلے اور تابوت اوپر پہر اوسیطرح رکھدیا دوسرے دن بت ہاتہ پاؤن کٹا ہوا تابوت کے تلے پڑا ملا اور دوسرے بت بہی شکستہ تھی تب اوسی شہر کے ایک گوشے مین ڈالدیا شہر والونکی گردنون مین درد اوٹہا اور مرنے لگے پہر ایک اور گانون مین پہینک دیا وہان یہ بلا آئی جو رات کو تندرست سوتا صبح کو مردہ ملتا چوہے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالتے پہر ایک جنگل کے کسی گہورے مین توپ دیا جو وہان پیشاب کرتا اوسکے زخم پڑجاتے اور قولنج ہوجاتا اور طرح طرح کی بلائین اون کے جانورون مین پیش آتین اسیطرح بیس برس گزرگئے کوئی اوسکے پاس نجاتا ایک عورت بنی اسرائیل کی وہان تھی اوسنے کہا جب تک یہ تابوت رہیگا تمہین امن نہین ہے پہر اوسے ایک چھکڑے پر رکہا اور بیل لگا کر ہنکا دی اللہ تعالی نے چار فرشتے معین فرمائے جو اوس چھکڑے کو بنی اسرائیل کے ملک مین لیگئے بنی اسرائیل اس نعمت کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور تکبیر و حمد کے کہا ابن عباس نے کہ تابوت اور عصای موسوی بحیرۂ طبریہ مین ہے قیامت مین نکلیگا **ف** اس قصے سے تبرکات اولیاء اللہ کے اصل نکل سکتی ہے

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ لا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ ج فَمَنْ شَرِبَ
پھر جب جدا ہوا طالوت ساتھ لشکر (شہر سے) بولا بیشک اللہ آزمانیوالا ہی تمہارا ایک نہر سے پس جو پیا

مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ج وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهُ مِنِّيٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ج
اوس سے پس نہیں ہی میرے ساتھیوں اور جو نہ کہائے اوسے پس وہ میرے ساتھیوں ہی مگر جسنے بھر لیا چلو ہاتھ سے اپنے

فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ط
پھر پیا اوس سے مگر تھوڑوں نے اونمیں سے

جب طالوت بنی اسرائیل کو لیکر جہاد کے لیے شہر سے باہر نکلا اور ہمراہیوں نے بوجہ گرمی کے پانی کی درخواست کی طالوت نے پیغمبر کے اشارے سے کہا کہ اللہ تعالی تمہارا امتحان لیگا یعنے نہر جو تمہین ملے گی اوسکا پانی صرف چلو سے پیو اور جسنے منہ لگا کر پانی پیا وہ ہمارے ساتھیون سے نہین ہی پھر تھوڑے آدمی اس امتحان مین پورے نکلے باقی لوگون نے پانی پی لیا ع الیس یہ لشکر اسی ہزار جوان کا تھا مظہری نہر فلسطین کے تھی۔ اور قتادہ نے کہا کہ اردن اور فلسطین کے بیچ مین یہ نہر تھی عزیزی چلو قلیل کے تعداد مین خلاف ہے بخاری نے کہا کہ یہ لوگ اصحاب بدر کے برابر تھے۔ اور بعضون نے چار ہزار کے تعداد بھی بیان کی ہے

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهٗ لا قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ
پھر جب پار ہوا نہر سے وہ اور جو ایمان والے تھے ساتھ اوسکے بولے نہین طاقت ہمین آج بمقابلہ جالوت کے

وَجُنُودِهٖ ط قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ لا كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ
اور اوسکے لشکر کے کہا اونہون نے کہ یقین کرتے تھے کہ وہ ملینگے اللہ سے اکثر جماعت قلیل غالب ہوگئی ہی

فِئَةً كَثِيرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِينَ ۝
جماعت کثیر پر حکم سے اللہ کے اور اللہ ساتھ ہی صبر کرنیوالون کے

جب لشکر نہر سے پار ہوا اور جنہون نے پانی پی لیا تھا وہ رہگئے تو کہنے لگے کہ ہم جالوت کے لشکر سے کہان لڑسکتے ہین جنہین قیامت مین اللہ کو منہ دکھانیکا یقین تھا اور امتحان مین پورے تھے کہنے لگے یہ تو اکثر ہوتا ہی کہ تھوڑی فوج بہتون پر غالب ہوجاے اور اللہ تعالے صبر و ثابت قدمی کرنیوالون کے ساتھ ہی ع الیس جنہون نے پانی پی لیا تھا اونکے ہونٹھ سیاہ ہوگئے اور پیاس نہ بجھی

وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهٖ قَالُوا رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
اور جب مقابل ہوے جالوت اور اوسکے لشکر کے بولے اے رب ہمارے ڈال ہم پر صبر اور ثابت رکھ پانون ہمارے

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝ ط
اور مدد کر ہماری قوم کافر پر

جب جالوت اور اوسکے لشکر کا مقابلہ ہوا تو مجاہدین نے دعا کی کہ اے رب صبر و ثابت قدمی ہمین عطا کر

ف ربع

ہو اسمی مادر برعت اشاع ... پانی ... بستندارید دونون ... منی ... مجاہد ...

اور کافرون پر ہمین غلبہ عطا کر مظہری یہ سنت انبیا ہی کہ جب کوئی امر مشکل پیش آئے اللہ سے دعا اور استمداد کرین

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ ۛ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ
پھر بہگا دیا اونہین حکم سے اللہ کے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور دیا داؤد کو اللہ نے ملک اور حکمت

وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ
اور سکہایا اوسے جو چاہا اللہ نے

یعنے مجاہدین نے کفار کو شکست فاش دی اور حضرت داؤد پیغمبر نے جالوت کو مار ڈالا اور طالوت کے بعد اللہ نے داؤد کو سلطنت اور نبوت عطا فرمائی اور جو جو صنعتین اور علم چاہی اللہ تعالی نے حضرت داؤد کو تعلیم فرمائے - مما یشاء مین تمام وہ چیزین داخل ہین جو حضرت داؤد پیغمبر کو سکہائی گئے تہین منجملہ اونکے زرہ بنانا اور لوہے کو نرم کر دینا بھی تہا - اور ممکن ہے کہ خوش الحانی بہی مراد ہو عرائیس حضرت داؤد ایشا کے بیٹے تہے اپنے بہائیون مین کوتاہ قد - کمرو تہی بکریان چرایا کرتے جب طالوت نے فوج کشی کے انہین راہ مین ایک پتہر ملا اور بولا اے داؤد مجہو اوٹہا لو مین حضرت ہارون کا پتہر ہون مجہسے بہت بادشاہ قتل کیے گئے ہین داؤد نے اوسے تہیلی مین ڈال لیا پہر دوسرا پتہر ملا اوسنے کہا مین حضرت موسی کا پتہر ہون فلان فلان بادشاہ مجہسے مارے گئے اوسے بہی رکہ لیا پہر تیسرا پتہر ملا اوسنے کہا مجہے نے جالوت کی موت مجہسے ہو اللہ تعالی نے آجتک تیرے ہی لیے مجہے چہپا رکہا تہا یہ تینون پتہر داؤد کے تہیلی مین تہے اودہر جالوت میدان مین آیا اور مقابل طلب کیا اسکی قوت وہیبت سے لوگ خائف تہے طالوت نے کہا جو اسے قتل کرے گا مین اپنی لڑکی سے اوسکا بیاہ کر دونگا داؤد آمادہ جنگ ہوے طالوت نے اپنا گہوڑا اور زرہ اور ہتہیار دیدے تہوڑے دور چلکر داؤد پہرے اور کہا کہ اگر اللہ میری مدد نکرے تو یہ سامان کیا کام آئیگا مین اپنی اوسی سیدہا سادہی سے لڑونگا پہر داؤد اپنی تہیلی اور گوپہن لیکر میدان مین آئے جالوت نے کہا تو ان پتہرون سے مجہسے لڑنے آیا ہے جیسے کوئی کتے کو مارتا ہو داؤد نے کہا تو کتے سے بہی زیادہ شریر وخبیث ہے جالوت غضبناک ہوکر بولا ضرور ہوا کہ تیرا گوشت زمین کے درندون اور آسمان کی چڑیون کو بانٹ دون آپ نے فرمایا اللہ تیرا ہی گوشت بانٹے گا پہر پتہر نکالا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ اِلٰہِ اِبْرَاهِيْمَ پہر گوپہن مین رکہا دوسرا پتہر نکالا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ اِلٰہِ اِسْحٰقَ پہر گوپہن مین رکہا تیسرا پتہر نکالا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ اِلٰہِ يَعْقُوْبَ اور گوپہن مین رکہا وہ تینون ایک ہوگئے پہر آپنے گوپہن گہما کر مارا یہ پتہر جالوت کے مغفر پر لگے اور اوسکا بہیجا نکل پڑا اور تیس آدمی اور بہی جہنم رسید کر دیے

اور بعض نے کہا کہ جب پتھر نے عدو اللہ جالوت کا کام تمام کردیا تو ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور تمام لشکر مین پہیل پڑا اور ہر شخص کے ایک ایک ٹکڑا لگا جیسا کہ ہمارے حضور سے بدر کے دن ہوا کہ ایک مٹھی مٹی پھینکی تمام لشکر کفار پر پڑے اور بہاگ نکلا الحاصل حضرت داؤد نے جالوت کا سر کاٹا اور انگی سے اوسکی انگوٹھی نکال لی اور طالوت کے سامنے لائے مومنین خوش خوش فتحیاب اپنے شہر کو واپس آئے اور طالوت کی لڑکی حضرت داؤد سے منسوب ہوئی اور آپکو حق سبحانہ تعالی نے طالوت کے بعد خلافت اور نبوت عطا فرمائی

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ

اور اگر یہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا آدمیونکو ایک کا ایک سے ہر آئینہ خراب ہوجاتی زمین لیکن اللہ

فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝

فضل والا ہی تمام عالم پر

یعنی اگر حق سبحانہ تعالی ایک کے وجہ سے دوسرے کا شر دفع نکرتا تو زمین شامت اعمال اور قبیح افعال سے فاسد اور مورد عذاب ہوجاتی مگر اللہ تو صاحب فضل و کرم ہی دنیا مین اوسکی رحمت اور ربوبیت عام ہی در منثور حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ تعالی نیکو نکی برکت سے بدونکی بلا دفع کرتا ہی ایک ایک مرد صالح کی سو سو ہمسائے مامون و محفوظ ہوتے ہین بے نماز نمازیونکے طفیل ہین و رعاصی مطیع کے صدقہ مین بچائے جاتے ہین ع بد از ایہ نیکان بہ بخشد کریم ف اس آیت شریف مین انقلاب روزگار اور گردش لیل و نہار کے مصلحتین بیان فرمائین کہ اگر ہم دنیا کو ایک ہی حال پر رکھتے تو زمین فاسد ہوجاتی فاسق فاجر ظالم کی سرکوبی نہو تین تو کھلا کھلا فساد ہی مگر اہل صلاح بہی اگر ایک حالت پر چہوڑ دیے جائین تو خواہ غرور پیدا ہو یا اعمال قبیحہ کے نتائج سے بیخبری آجائے بہر حال کچہ نکچہ خرابی پیدا ہو۔ یہ کمال فضل و کرم ہی کہ تاریکی شب نور آفتاب سے اور حرارت شمس برودت قمر سے فرو کرتا ہی جس گروہ نے قدم حد سے بڑہایا فوراً روک دیا گیا۔ اولاً بنی اسرائیل کی حکومت پہر اونکی سرتابی اور سعا قوم عمالقہ کا غلبہ اور پہر اون کی سرکوبی یہ اوسکے فضل و احسان ہین

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝

یہ (قصے) نشانیان اللہ کی ہین پڑہتے ہین ہم اونہین تجپر حق ٹہیک اور بیشک تو پیغمبرون سے ہی

یعنی ای محمد رسول اللہ یہ ہماری قدرت اور الوہیت کی دلائل و رنشانیان ہین جو تمنے آپ کو سنا ئین و رآپ پر نازل کین یہ حق ہین انمین کوئی شک و شبہ نہین مار کفار نابکار انکار کیا کرین آپ تو ہمارے پیغمبر اور فرستادہ ہین جسطرح اور پیغمبر گزر گئے پہر جسطرح اونکے ساتہ مخالفت اور انکار کا برتاو ہوا اور آخر کار وہی غالب ہوئے آپکے لیے بہی یہ امور پیش آنا ہین

سلطان العلوم ... (حاشیہ) عمر ۱۵ ... دولا شکسته ... جسز ...

تِلْكَ الرُّسُلُ

ربط جب احکام و اخبار انبیا کی اخبار بیان فرمائی اور یہ بھی کہا کہ آپ بھی انہی رسول میں ہیں جو انہیں پیغمبروں میں سے ہیں تو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ شاید آپکی نبوت اگلے پیغمبروں کی طرح ایک وقت تک ہو اور مدارج میں بھی آپ اون کے برابر ہوں باعتبار زمان کم ہوں کی فضیلت و خیریت کمال شدہ ہے بیان کر کے اور زائل کیا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

یہ پیغمبر ہیں فضیلت دی ہم نے ان کی ایک کو ایک پر ان میں کوئی وہ ہے جس سے کلام کیا اللہ نے اور بلند کیا اوس نے بعض کے درجوں

وقف لازم

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

اور دین ہم نے عیسے بن مریم کو نشانیاں اور مدد کی ہم نے اوسکی روح قدس سے

یہ پیغمبر جنکا ذکر ہوا یا جنکی خبر آپکو دی گئی بجملہ یا مفصلاً وہ ان میں ہیں جنکو نبوت کا اعلیٰ درجہ دیا گیا سب ایک مرتبے کے نہ تھے ہم نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے بعضے ہمکلامی سے مشرف بعضے علو درجات سے سرفراز ہیں اور عیسے کو معجزے دیے اور روح القدس یعنی جبریل یا انجیل یا روح پاک سے اونکی مدد کی فضل بزرگی۔ وہ صفت جس سے دنیا میں ثنا و مدح کا مستحق اور آخرت میں ثواب کا میاب ہو (فضل جزئی) کسی ایک امر میں کمال (فضل کلی) ہر امر میں رسنگاہ کامل یا ثواب میں زیادتی (مظہری) پس ایک پیغمبر کو دوسرے پر ایک اعتبار سے فضل ہے جیسے سلیمان کو ملک میں ایوب کو صبر میں۔ یوسف کو حسن میں۔ عیسی کو بن باپ کے پیدا ہونے میں موسی کو کلام میں۔ ابراہیم کو خلت میں علیہم السلام اور بعض وہ ہیں جنکو فضل کلی اور رفعت کامل حاصل ہے اور یہ مقام تمام ہمارے حضور کے لیے ہے (کلم اللہ) سے حضرت موسی مراد ہیں فرمایا وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا بیضاوی نے کہا بعض کے نزدیک حضور اقدس کلیم ہیں فرمایا فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى (رفع بعضهم) میں ہر پیغمبر اولی العزم داخل ہے بیضاوی کہا گیا ابراہیم۔ اور کہا گیا ادریس اور جمہور کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے مخاطب ہیں فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اگرچہ بجائے کسی کا ذکر صراحۃً نہوتا تو وہ بھی مراد ہوسکتی تھی جیسا کہ فرمایا وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا مگر رفع درجات سے صرف فضل و علو مراد ہو تو یہ تمام تاویلیں صحیح ہیں اور اگر سیادت تامہ اور فضل عامہ مراد لیا جائے اور یہی کلمہ (درجات) سے سمجھا جاتا ہے تو سوائے ہمارے حضور کے کسی اور پر یہ خطاب صادق نہیں آسکتا اسلیے کہ کوئی دلیل عقلی یا نقلی ثابت نہیں ہوسکتی کہ سوای حضرت کے اور کوئی پیغمبر افضل الانبیا اور سید الرسل ہو اور آپکی افضلیت پر اجماع امت منعقد ہے احادیث صحیحہ گواہ ہیں۔ کہا ابن عباس نے کہ

چند اصحاب باتین کر رہے تھے ایک نے کہا اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا دوسرے نے کہا آدم صفی اللہ
ہین تیسرے نے عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ بتایا۔ ایک نے موسیٰ کو کلیم اللہ کہا کہ ناگہ حضور
ادہر سے آ گئے اور فرمایا مین نے تمہاری باتین سنین اور بیشک یہ حضرات ایسے ہی ہین مگر اَلَا وَاَنَا
حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ مگر ہم اللہ کے محبوب ہین اور یہ فخریہ نہین کہا گیا (مظہری) فرمایا کہ اللہ سے وسیلہ
طلب کیا کرو صحابہ نے عرض کی وسیلہ کیا ہے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ جو ایک ہی
مرد پائے گا وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ مجھے امید ہے کہ وہ مرد کامیاب تمام عالمین [illegible]
مین ہون اور آپ تمام عالم کے سردار ہین (مسلم) قیامت مین تمام پیغمبر آپ کے نشان کے تلے
ہون گے۔ آپ کو سب سے پہلے شفاعت کا حکم ہوگا (مسلم) سب سے پہلے آپ ہی جنت مین داخل ہون گے
(مسلم) قیامت مین بشارت عفو آپ ہی سنائینگے اور آپ ہی خطبہ پڑہینگے۔ اور آپ اکرم اولاد آدم اور
امام انبیا ہی اکرم ہین (تجرید الاصول) آپ خاتم الانبیا ہین آپکا زمانہ تمام زمانون سے بہتر ہے
(مسلم) دوسرے اپنی اپنی قوم کے پیغمبر ہوتے آپ تمام عالم کے پیغمبر ہین (بخاری) اور معراج مین
آسمانوں پر جانا تمام پیغمبرونکی امامت کرنا قرب خاص مین بار پانا رفع درجات کے لیے دلیل کافی
ہے قرآن کی ایک ایک آیت آپکی فضل کی شاہد ہے۔ مثلاً آپ ہی کی گواہی سے تمام انبیا کی بریت
اور آپ سے تبلیغ رسالت کی پرسش نہونا۔ تمام پیغمبرون سے آپکے ایمان اور مدد کا عہد لینا۔ یا یہ وعدہ
کہ اللہ آپ کو راضی کر لیگا۔ شرح صدر۔ رفع ذکر۔ آپ کی امت کو امت وسط اور خیر امم قرار دینا۔
آپ کے دین کو تمام دینون کا ناسخ اور ادنپر غالب کر دینا۔ عطا ہی کوثر سے کمال رتبہ محبوبیت وعبودیت
وفنا سمجھ کہ کہا آپ ہماری فرمانبرداری اور ہدایت عباد مین آپ کو بالکل ہلاک کرڈالین گے
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی اطاعت اسقدر تہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے روکا کہ بس کیجیے آپ کے
کمال کرم کی نسبت ارشاد ہوا لَا تَبْسُطْهَا کُلَّ الْبَسْطِ اسقدر تو سخاوت کو وسعت نہ دیجیے۔ آپ کے
فعل کو اپنا فعل فرمایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ آپ کے قول کو اپنا قول فرمایا مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی
آپکی عصمت کی ذمہ داری فرمائی۔ الغرض قرآن آپ کے فضائل بلکہ خصائص اور سیادت سے
بھرا ہوا ہے اور اسطرح آپکی طرف خطاب ہوئی جو کسی مخلوق کو نصیب نہین ہوئی پس آپکا انکار
نہ صرف دین سے بیگانگی بلکہ کھلی دیوانگی ہے۔ پہر حضرت عیسیٰ کا بالخصوص ذکر فرمایا۔ اونکی کمال

فضل پر دلیل ہی تاکہ یہود کی سرکوبی ہو ۲ اور ابن مریم اسلیے فرمایا کہ نصاریٰ کی زبان نہ کہلے آپکے حضور سے حضرت عیسے کو دو تعلق ہین اول یہ کہ آپکی رسالت کی بشارتین حضرت عیسے سے تمام و کامل ہو گئین اور آپنے گویا وقت ہی بیان فرما دیا کہ نبی آخر الزمان بعد میرے آئینگے اور اونکا نام احمد ہوگا دوم یہ کہ آخر وقت حضرت عیسے اس دین کے معین و نصیر قاتل یہود و نصاریٰ دشمن صلیب و خنزیر ہونگے

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ
اور اگر چاہتا اللہ نہ جھگڑتے جو بعد پیغمبرون کے تھے بعد اوسکے کہ آگئین اونکے پاس کُشادہ نشانیان لیکن

اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
مختلف ہوگئے پس اونمین سے وہ ہے کہ ایمان لایا اور اونمین سے وہی کہ کافر ہوا اور اگر چاہتا اللہ نہ جھگڑتے مگر اللہ

يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ
کرتا ہے جو چاہتا ہی

یعنی ان تمام پیغمبرون اور کہلی دلیلون کے بعد اگر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا تو ہرگز اختلاف و انکار نکرتے اور سبکی سب ایکدین پر ہو جاتے مگر اللہ نے نچاہا کہ سب مومن ہو جائین بعضی بتوفیق الٰہی و ہدایت غیبی ایمان لائے اور مستحق جنت و نعمت ہوئے اور بعضی اوسکی مشیت و تقدیر سے منکر ہوگئے اور سزا اور عذاب قرار پائے اللہ تعالے جو چاہتا ہی وہی کرتا ہی ف اس ارشاد سے دکہ پیغمبر اور معجزات و بینات کے بعد کوئی نہ بہکتا) دو امر معلوم ہوے ۱ یہ کہ بدون انبیا خدا شناسی دشوار ہی ۲ یہ کہ تعلیم انبیا ایسے موثر اور دلائل شرعی ایسی قوی ہین کہ آدمی اوس سے روگردانی نکر سکتا ۳ مگر اللہ کے حکم اور ارادے سے سب مجبور ہین مظہری ابوموسی اشعری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق تاریکی مین پیدا کیے پہر اون پر روشنی ڈالی جسے اوس نور کے شعاع ملی وہ راہ پر آیا اور جو وہان محروم رہا یہان بہی کچہ نہ پایا (ترمذی) یہ مسئلہ قدر (یعنے ہر نیک و بد اللہ پیدا کرتا ہی) اہل سنت کی علامت ہی جسے ذرا لغزش ہوئی گمراہ ہوا اور یہ مسئلہ منجملہ ایمان بالغیب ہی اسمین گفتگو اور بحث ممنوع ہی معالم کسی نے حضرت علی سے کہا مجہے مسئلہ قدر سے مطلع فرمایئے۔ فرمایا اندہیری راہ ہی اسمین نہ جا پہر عرض کی کہا گہرا دریا ہی اسمین نہ ڈوب پہر پہ التماس کی فرمایا راز مخفی ہے درپے نہو کہ اسے عقل نہ پائیگی جو یا ہلاک اور محنت رائگان ہو جائیگی ابن ماجہ حضرت عایشہ نے فرمایا کہ مین نے حضور کو فرماتے سنا جسنے مسئلہ تقدیر مین بحث کی قیامت مین اوس سے پوچہا جائیگا اور جسنے سکوت کیا (یعنے یقین لایا اور مباحثہ نکیا) اوس سے سوال بہی نہوگا ابن ماجہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے

آپ حضور نے فرمایا قدر کے جھٹلانے والی اس امت کے مجوسی ہین اگر بیمار ہون اونکی اعادت
نکرو اور مرین تو جنازے پر نجاؤ۔ اور ملین تو سلام نکرو ف ظاہر ہے کہ اگر تمام
چیزونکا خالق اللہ ہو تو وہ خالق و مالک قرار پائینگی اور یہ کفر ہو فقہ اکبر گناہ اللہ کے
حکم سے نہین ہوتا مگر مشیت اراد ہوتا ہے اور نیکی اوسکے حکم سے ہوتی ہے بس صرف اس امر سے کہ خلق و ارادہ
اللہ کو ہے گنہگار کو عذر نہین ہوسکتا اور نیکی کرنے والا مطیع ہوجائیگا انعام پائیگا
حق سبحانہ تعالی نے تقدیر مین یہ نہین لکھا کہ زید ایسا کرے بلکہ یہ لکھا کہ ایسا کرے گا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ
اے ایمان والو خرچ کرو اوسمین سے کہ دیا ہمنے تمکو پہلے اس سے کہ آئے وہ دن کہ نہ بیع ہے

ایمان والو اللہ کا دیا ہوا خرچ کرو

فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
اوسمیں اور نہ دوستی اور نہ سفارش اور کافر وہی ظالم ہین

دیا مال اوسنے اور اپنے لیے

اسباب راحت باقی تھے یا خرید لو جسدن نہ خرید و فروخت ہے نہ دوستی نہ سفارش اور کافر ظالم ہین
معالم زکوۃ یا صدقہ مراد ہین ف یوم سے مراد قیامت ہے۔ اور بیع و خلت سے نفع رسانی
یا کارروائی مراد ہے یعنے ممکن ہے کہ کسیکے ذریعے سے کچھ کام نکلے اور کافر اسلیئے فرمایا کہ بخیل
ناشکرا اور کافر نعمت ہوتا ہے یا اسلیئے کہ اپنے جانپر ظلم کرتا یعنے اوسے دوزخ کے قابل بناتا
کافرونکا کام ہے اے ایمان والو تم بخل کرکے سزاوار دوزخ کیون ہوتے ہو۔ اور حضرت
ابوبکر نے مانعین زکوۃ پر جہاد کیا اس آیت مین ترک زکوۃ اور بخل کی مذمت اور قیامت
کی بیکسی کی خبر دی ربط ابن کثیر نے کہا کہ ایک دن بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا رب العالمین
سوتا بھی ہے آپنے فرمایا اللہ سے ڈرو حق سبحانہ تعالی نے فرمایا اے موسی دو شیشے ہاتھ مین لیکر
رات بھر کھڑے رہو اول شب آپ اونگھے اور گرتے گرتے سنبھل گئے۔ آخر شب سو کر گر پڑے اور
شیشے ٹوٹ گئے فرمایا اے موسی اگر ہم سوتے تو آسمان و زمین سنبھل سکتے پھر یہی مضمون اپنے حبیب پر نازل فرمایا

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
اللہ ہی نہین کوئی معبود مگر وہی زندہ اور قائم رکھنے والا نہین لیتی اوسکو اونگھ اور نہ نیند اوسکا ہی ہے جو آسمانون مین ہے

وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
اور جو زمین مین ہے وہ کون ہے کہ سفارش کرے اوسکے سامنے مگر اسکے حکم سے جانتا ہے جو سامنے خلق کے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ
اور جو پیچھے اونکے ہے اور نہین گھیر سکتے وہ کچھ علم اوسکا مگر جسقدر وہ چاہے گھیر لیا ہے کرسی نے اوسکی آسمانون کو

وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
اور زمین کو اور نہین تھکاتی ہے محافظت اونکی اور وہ برتر بزرگ ہے

اللہ ہے کہ اوسکے سوا کوئی پرستش کے قابل نہین ہمیشہ باقی و زندہ ہے
تمام مخلوق کا قائم اور منتظم رکھنے والا غفلت اور نیند اوسپر نہین آسکتی تمام چیزین اوسکی
مخلوق و مملوک ہین کسیکی یہ مجال و جرأت نہین کہ اوسکے حضور مین بے اذن دم مار سکے مخلوق
کی موجودہ اور آیندہ حالت جانتا ہے اور مخلوق ذرہ برابر اوسکا علم نہین جان سکتے ہان
جو چاہے وہی بتادے اوسکی کرسی آسمانون و زمینون کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ کبھی ان
سبکی محافظت و انتظام سے تھکتا نہین اوسکی شان برتر اور عظیم ہے مخلوق کی عقل و فہم کو
وہان رسائی کہان۔ فضائل اس آیت کے بہت ہین حدیث مین ہے کہ آیۃ الکرسی افضل آیات
قرآن موجب برکات و حفظ جن و شیطان و نزول رحمت رحمن و سبب دخول جنان ہے
در منثور فرمایا جسنے ہر نماز فرض کی بعد آیۃ الکرسی پڑہے دوسرے نماز تک محفوظ رہیگا
اور اوسپر محافظت نہین کرتے مگر انبیا۔ اولیا۔ شہدا یعنی اسکا محافظت کرنیوالا ان
حضرات کے گروہ مین ہوگا۔ ابن عباس نے کہا جسنے بعد ہر نماز فرض اسے پڑھا اوسے
شاکرون کا دل اور اولیا کے اعمال دیے جاینگے اور جنت مین جانے سے اوسے موت کے
سوا کوئی چیز نہین روکتی اور پھر مرا وہ بہشت مین تھا۔ حضرت عایشہ نے کہا کہ ایک شخص نے
حضور مین شکایت کی میرے گھر مین برکت نہین ہوتی فرمایا آیۃ الکرسی نہین پڑھتا جس
کھانے پر پڑھیگا برکت ہوگی۔ ابن مسعود نے کہا ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ کوئی شے
بتائیے جو مجھے نفع دے فرمایا آیۃ الکرسی پڑھ کہ تیرے اور تیرے آس پاس کے گھرونکی محافظت
کرے۔ ابن کثیر صحیح حدیث مین آیا ہے کہ آیۃ الکرسی افضل آیات قرآن ہے اور فرمایا اسکی
ایک زبان اور دو ہونٹھ ہین ساق عرش کے تلے حق تعالی کی تقدیس کرتی ہے۔ اور فرمایا آیۃ الکرسی
ربع قرآن ہے اور عرش کے خزانے سے نکلی ہے الٰہ وہ جسکی پرستش کرین اور یہان وہ معبود
مراد ہے جو پرستش کا مستحق ہو الحی زندہ جسپر کبھی فنا طاری نہوئی ہو اور نہو سکے قیوم
منتظم۔ بدون اعانت و آلہ و واسطہ یہ صفات سوائے اللہ تعالی کے کسی مین ممکن ہی نہین اور
سِنہ و نوم مجبوری و عجز و مغلوبی کی نشانی ہے لہذا اسکی نفی کردی شفعۃ فی السموت

ہین خود آسمان و زمین اوسادن کے ماورا داخل نہین جواب ایک تو کوئی مخلوق آسمان زمین سے باہر نہین - دوسرے اور مقامو نپر تصریح کردی کرب المشرق و المغرب علی کل شیٔ قدیر - خلقنا کل شیٔ اور آسمان ہین یہان ساتون آسمان اور عرش و کرسی سب داخل ہین - کرسی اسی کو آسمان ہشتم کہتے ہین - عرش سے متصل اور اوسکے تلے ہے اوسکی بڑائی کوئی نہین جان سکتا - ساتون آسمان اور زمین برابر پھیلا کر جوڑے جائین تو کرسی کے سامنے ایسے ہون جیسے انگوٹھی کا حلقہ میدان مین اور کرسی عرش کی گنجایش کے سامنے ایسی ہی ہے (الحبائک) اس آیت مین کمال عظمت و جلال حق سبحانہ تعالی کا مذکور ہے

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۖ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
نہین جبر دین مین تحقیق ظاہر ہوے راہ راست گمراہی سے پس جسنے انکار کیا شیطان سے

وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
اور ایمان لایا اللہ پر پس تحقیق پکڑلی رسی مضبوط نہین شکست جسکو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

یعنے اسلام مین مجبور کرنا نہین ہدایت و گمراہی دونون ظاہر ہین جسنے شیطان کو جھٹلایا اور اللہ پر ایمان لایا اوسنے ایسی مضبوط چیز پکڑی جو ٹوٹ نہین سکتی ف جہاد و قتال اسلیے نہین ہے کہ خواہ مخواہ لوگ مسلمان بنائے جائین بلکہ اسلام نہ لائین تو مطیع بنین اور اونکا فتنہ و فساد مٹجائے اسی لیے جزیہ جائز ہوا اور کافر اسیر یا مرتد کا قتل کرنا عقوبۃ ہے کیون مسلمانون سے لڑا اور کیون ایمان چھوڑا اور ایمان لانے کے بعد در گذر کرنا جزا ہے کہ اوسنے ایسے مضبوط دامن کو تھاما جو چھوٹ نہین سکتا - آیت اشارہ کرتی ہے کہ مومن جنتی ہوگا اسلیے کہ دوام قطع تعلق مومن کا غیر ممکن ہے پس ضرور ہے کہ ابتدا یا بعد سزا جنت مین داخل ہو بشرطیکہ مضبوط تھامی رہے درمیان کفر و شرک طاری نہو اسباب حصین نامی ایک مرد کے دو لڑکے نصرانی تھے اوسے اسلام پر راضی نہوتے تو ارشاد ہوا کہ دین مین جبر نہین

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔــهُمُ
اللہ حمایتی ہے اونکا جو ایمان لائے نکالتا ہے اونہین تاریکی سے طرف نور کے اور جو کافر ہوے دوست انکا

الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
شیطان ہین نکالتا ہے انہیں روشنی سے تاریکی کی طرف وہ صاحب نار ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

طاغوت شیطان - اور کافرونکی سردار جیسے حیی بن اخطب و کعب بن اشرف وغیرہ نور اسلام یقین عقل سلیم - شوق ذوق معرفت - توفیق خیر ظلمات کفر شبہات عقول فاسدہ -

ف لا اکراہ فی الدین منسوخ نہین ہوسکتا کیونکہ خبر ہے (حاشیہ) ۱۲ ع ۳

شہوات ممنوعہ۔ نور کی طرف نکالنا ہدایت اور ترقی مدارج ولایت و مشاہدات عالم ملکوت و تجلیات جبروت رابطہ نور و ظلمات ۔ کفر و ہدایت کی ذکر کو بعد ایسے واقعات جو اسکے پورے نظیر ہو سکین بیان فرمائے تاکہ معلوم ہو کہ شیطان پرست کیونکر گمراہ و ذلیل ہوتے ہین اور اللہ کے دوست راہ راست پاتے ہین

وقف لازم

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡ حَآجَّ اِبۡرٰہٖمَ فِیۡ رَبِّہٖۤ اَنۡ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الۡمُلۡکَ ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ
کیا نہین دیکھا تو نے اوسے جسنے حجت کی ابراہیم سے اپنے رب کی بابتی مین یہ کہ دیا وسے اللہ نے ملک جب کہا ابراہیم نے

رَبِّیَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحۡیٖ وَ اُمِیۡتُ ؕ
میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے کہا مین جلاتا ہون اور مارتا ہون

کیا آپ کو نمرود و ابراہیم کا قصہ معلوم ہے جب بی بی تارے ان کو سکھائے ابراہیم پر غیب سے نور معرفت چمکا پہلے خود آثار قدرت و دلائل عظمت دیکھکر سچے موحد ہو گئے پھر اپنے قوم کو قائل کرنا شروع کیا آخر کار نمرود کا سامنا ہوا اور الوہیت مین بحث پیش ہوئی اور یہ انکار و کج بحثی اوس نعمت اور عنایت کے شکریے مین تھی کہ اللہ تعالی نے اوسے سلطنت اور دولت عطا کی تھی اس دولت فانی نے اوسکا دماغ خراب کر دیا سمجھا کہ مین ہی رب ہون حضرت ابراہیم سے کہا مین خبر ملی ہے کہ تو کسی اور معبود کی عبادت کرتا ہے اور لوگون کو بھی ترغیب دیتا ہے بتا وہ کون ہو اور کیسا ہے آپنے فرمایا میرا رب جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے بولا یہ کام تو مین بھی کر سکتا ہون پھر دو آدمی بلائے جو قابل قتل تھے ایک کو مار ڈالا دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہا اوسے مارا اسے جلایا حضرت ابراہیم سمجھے کہ یہ دیوانہ ہے اس سے نہایت صاف بات کہنا چاہیے

قَالَ اِبۡرٰہٖمُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَاۡتِیۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِہَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ
کہا ابراہیم نے اپنے اللہ نکالتا ہے سورج پورب سے پس نکال تو اوسے پچھم سے

فَبُہِتَ الَّذِیۡ کَفَرَ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۚ
پھر حیران ہو گیا وہ جو کافر ہوا نمرود اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالم کو

ابراہیم نے کہا ہمارا رب مشرق سے آفتاب نکالتا ہے تو اوسے مغرب سے نکال اب کیا تھا کہ ہوش گم صم و بکم مبہوت متحیر ہو گیا مگر ایمان نہ لایا اللہ ظالمون کو ہدایت نہین فرماتا ف سے معلوم ہوا کہ سلامت عقل ۔ دلائل راست فہم سلیم ۔ مسلمانون ہی کے حصے مین ہے کفار ہزار باتین بنائین سبز باغ دکھائین مگر سمجھ بوجھ نہین ۲ جسکی عقل جیسی ہو اوسے اوسیطرح سمجھانا چاہیے

اَوۡ کَالَّذِیۡ مَرَّ عَلٰی قَرۡیَۃٍ وَّ ہِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوۡشِہَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحۡیٖ ہٰذِہِ اللّٰہُ
یا مثل اوسکے کہ گزرا ایک گانون پر اور وہ اوندھا پڑا تھا اپنے چھتون پر کہا کیونکر زندہ کریگا اسے اللہ

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ
اسکی خرابی کے بعد تو مار ڈالا اوسکو اللہ نے سو برس تک پھر زندہ کیا اوسکو کہا کسقدر تو ٹھیرا کہا ٹھیرا

يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ
ایک دن یا کوئی جز دن کا کہا بلکہ ٹھیرا تو سو برس پس دیکھ اپنے کھانے کی طرف اور شربت کی طرف

لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ
نہین سڑا ہے اور دیکھ طرف اپنے گدہے کے اور تاکہ بناوین ہم تجھے نشانی واسطے آدمیون کے اور دیکھ ہڈیون کی طرف کیونکر

نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
جوڑتے ہین ہم اونسے پھر پہناتے ہین ہم اونکو گوشت پھر جب کھل گیا اوسپر کہا یقین کرتا ہون مین بیشک اللہ ہر شئے پر قادر ہے

عزالیس حضرت سلیمان کے بعد جب یہود مین بغاوت وعصیان حد سے بڑہا اور حکمت الٰہی آمادہ گوشمال ہوئی بخت نصر نے فوج کشی کی بنی اسرائیل مغلوب و ذلیل ہزارون قید اور ہزارون قتل ہوئے بیت المقدس نجاستون سے پر اور مظالم سے برباد ہوا شہر ایلیا جسکی آبادی اور عمدگی اپنا نظیر نہ رکھتی تھی خاک مین ملگئی اس عبرت انگیز انقلاب مین منجملہ شرفا و پیغمبر زادون کی حضرت عزیر بھی قید ہوگئے اور بخت نصر کے ساتھ بابل جانا پڑا۔ عزیر توریت کے حافظ اوسوقت گو کم سن تھے مگر زہد و اتقا مین نہایت عالی مرتبہ تھے ایک مدت تک اوس کافر کے مظالم مین گرفتار رہے جب چھوٹے تو اپنے گدہے پر سوار وطن کی راہ لی دیر ہرقل پر گذر سے کھنڈل نظر آیا درخت پربار آدمی ندارد کچھ میوے کھائے انگور کا عرق ہمراہ لیا اور دلمین کہنے لگے اللہ اکبر ایسا عظیم الشان جنت نشان شہر اب کاہیکو ہوگا وہ آبادی وہ سرسبزی دشوار ہے حق سبحانہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اپنے دوست کو کرشمۂ قدرت دکھائے تھوڑی دیر آرام کے لیے آپ نے سونیکا قصد کیا تھا کہ روح بدن سے نکل گئی ستر برس یونہین پڑے رہے پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جسنے یوشنک شاہ فارس کے دلمین ڈالا کہ اپنی قوم ساتھ لے اور بیت المقدس کو آباد کرے اور ایلیا جیسا تھا اوس سے زیادہ رونق اور خوبی مین کردے بادشاہ نے ایک ہزار داروغہ اور ہر داروغہ کے ساتھ اسی ہزار مزدور دیکر تعمیر شروع کرادی اور بخت نصر ہلاک ہوگیا بنی اسرائیل قید سے چھوٹے گو زمانہ بہت گذرا تھا مگر اکثر قیدی زندہ تھے تیس برس مین یہ شہر اگلی رونق سے کہین زیادہ خوشنما ہوگیا اسیطرح سو برس پورے ہوگئے اللہ تعالیٰ نے عزیر کو زندہ کیا اور جبرئیل کو حکم دیا کہ اونسے پوچھو تم کتنی دیر یہان

ٹھیرے عزیر جب سوئے تھے تو کچھ دن چڑھا تھا اور اب قریب غروب بیدار ہوئے پہلے کہا ایک دن مگر جب آفتاب دیکھا تو فرمایا یا دن سے کچھ کم ۔ جبریل بولے نہین بلکہ سو برس تک آپ مرے ہوئے یہان تھے آپ اپنے شربت اور کہانیکو دیکھیے کہ اسوقت تک ویسا ہی ہے بو بھی نہ بدلی اور گدہے کو دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ کسطرح ان سڑی ہڈیون کو ادہر ادہر سے جمع کرکے باہم ترکیب دیتا ہے اور وہ گوشت اور کہال جو پانی اور ہوا اور مٹی مین نیست اور نابود ہو گیا کسطرح پہنایا جاتا ہے اور اے عزیر اللہ تعالیٰ تمکو آدمیونکو لیے اپنی قدرت کا نمونہ بنائیگا تا کہ دیکھین اور سمجھین کہ وہ بھی یونہین زندہ کیے جائینگے (بعضون نے کہا کہ گدہا بھی زندہ رہا تھا اور لیے آب ودانہ سو برس تک ویسا ہی رہا اور حضرت عزیر کو اونہین کے جسم کا جلانا دکہایا گیا پہر حضرت عزیر اپنے محلے مین آئے اب پہچانے کون آپکی ایک لونڈی تہی جو بوقت فتنہ بخت نصر بیس بائیس برس کی تہی اب بالکل بڑہیا اور اندہے لولے اپاہج ہوگئے تھے آپنے اوسے پہچانا اور فرمایا یہی گھر عزیر کا ہے وہ بولے ہان اور رونے لگے کہ عزیر کہان اونہین تو آدمی بہول بھی گئے آپنے کہا مین عزیر ہون اور قصہ بیان کیا لونڈی بولی عزیر کے دعا مقبول ہوتی تہی مریض مصیبت زدون کے کام نکلتے تھے آپ عزیر ہین تو میرے لیے دعا کرین آپنے دعا کی آنکھین کہل گئین ہاتھ پکڑ کر کہا اللہ کے حکم سے کہڑے ہوجا اچھے خاصے ہوگئے اور آپ کو پہچانا پہر اور لوگونے بذریعہ حفظ توریت آپکو پہچانا اور بجائے اسکے کہ اللہ کی قدرت اور عظمت کا یقین زیادہ ہو عزیر بن اللہ کہنے لگے ۔ بعض مفسرین نے کہا یہ قصہ ارمیا پیغمبر کا ہے جنہین خضر بہی کہتے ہین اور یہ شہر جو اولٹا پڑا تھا بیت المقدس تہا ۔ یا ارض مقدسہ یا دیر سا بار یا دیر ہر قل واللہ اعلم

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ

اور جب کہا ابراہیم نے اے رب دکہا مجھ کیونکر تو زندہ کرتا ہے مردکو کہا کیا تو نہیں یقین لایا کہا ایمان کیون نہین لایا مگر

لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

مطمئن ہوجائے دل میرا فرمایا لے چار چڑیان پہر پہچان رکہ پہر رکہ ہر پہاڑ پر

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۠ ۝

اونسے ایک ٹکڑا پہر بلا اونہین آئینگی تیرے پاس دوڑتی اور جان لے بیشک اللہ غالب حکیم ہے

ع ۳۵

معالم مفسرین کہتے ہین کہ جب نمرود مردود نے خلیل جلیل سے بحث کی تہی تو یہ بہی کہا تہا کہ تمنے

دیکھا ہو اللہ تعالیٰ کیونکر مردے جلاتا ہی آپ یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے دیکھا ہے اور دوسری دلیل سے
اوسے معقول کردیا پھر پروردگار سے عرض کی کہ مجھے آنکھ سے دکھلا دے۔ اور بعض نے کہا کہ آپ
ایک مردہ جانور پر گزرے جو دریا کے کنارے پڑا تھا دریا کی مچھلیاں۔ جنگل کے جانور اور چڑیاں
اوسے کھاتی تہیں آپ کو تعجب ہوا کہ یہ منتشر اجزا جمع ہوں اور سب ان میں آئیں یہ تماشا قابل
دید ہے تب سوال کیا۔ اور بعض نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلعت خلت سے سرفراز فرمایا حضرت
ملک الموت نے درخواست کی کہ اے رب مجھے اجازت ہو کہ تیرے خلیل کو یہ خوشخبری جا کر سنا دوں اور
اونکی زیارت بھی کروں ارشاد ہوا بہتر ملک الموت آئے تو آپ گھر میں نہ تھے جب باہر سے تشریف
لائے مرد اجنبی دیکھا فرمایا تجھے کسنے حکم دیا کہ خالی گھر میں آئے ملک الموت بولے اس گھر کے مالک
نے حکم دیا آپ سمجھ گئے اور فرمایا تم کون ہو ملک الموت نے نام بتایا اور کہا میں آپ کو بشارت
دینے آیا ہوں کہ آپکے پروردگار خالق لیل ونہار نے آپ کو اپنا خلیل بنا لیا حضرت یہ سنکر حمد وثنا
میں مشغول ہوئے پھر ملک الموت نے کہا آپکی دعا بھی مقبول ہوگی اوسوقت آپنے عرض کی اے
رب مجھے مردے جلانیکا تماشا دکھلا دے ارشاد ہوا کیا تجھے کچھ شک ہے عرض کیا نہیں ولیکن میرے
پروردگار ہاں چاہتا ہوں کہ آنکھ سے دیکھوں اور مرتبہ عین الیقین حاصل کروں اور دل مطمئن ہو حدیث
میں وارد ہوا کہ میں ابراہیم سے زیادہ شک کا مستحق ہوں یعنی جب انہیں شک ہوا تو مجھے کیوں نہ
اور یہ ارشاد اسلیے تہا کہ بعض اصحاب نے اس آیت کے بعد کہا کہ ابراہیم کو ایک نوع کا شبہ ہوا
اور ہمارے حضور کو کچھ شبہ نہیں آپنے اپنا عجز اور اپنے دادا ابراہیم کی عظمت ظاہر کرنے کو یوں
فرمایا کہ میں ویسے زیادہ مستحق شک کا ہوں۔ یہ امور تعلیمی اور انکسار و تکبیر شان نبوی و حفظ
علوی شان انبیا علیہم الصلوۃ تہی ورنہ ابراہیم کو شک سے تعلق تہا نہ ہمارے حضور کو الحاصل
اس درخواست کے جواب میں ارشاد ہوا کہ لے ابراہیم چار چڑیاں لو یعنی طاؤس مرغ کبوتر
کوا۔ اور بعضوں نے دوسرے نام بھی ذکر کیے ہیں بہرحال ارشاد ہوا کہ انہیں خوب پہچان رکھو تاکہ
پھر کچھ وہم نہو اور ذبح کرو سر اور خون اور گوشت آپس میں ملا کر خلط کر ڈالو اور پہاڑ پر ڈالدو
ابن عباس و قتادہ نے کہا کہ ہر چڑیا کے چار جز کرکے ایک ایک جز ایک پہاڑ پر رکھدیا
کہا ابن جریج نے سات پہاڑ و نیز سات ٹکڑے کرکے رکھے۔ اور سر اپنے پاس رکہی پھر آواز دی
کہ آؤ اللہ کے حکم سے ہر قطرہ خون اوڑتا اور اپنے دوسرے قطرے سے ملتا اور یہی حال ہر ہڈی
ہر بوٹی اپنے اپنے جزوں سے مل کر جسم بن گئے اور ہر جسم اوڑتا اور سعی کرتا ہوا اپنے سر سے ملے

اور چڑیاں جی گئیں ف ۱ اللہ تعالیٰ کے ثبوت نبوت و آیات کے سوال موجب قبول ہوئے اولیا اللہ کو جو مشاہدات ہوتے ہیں انسے مراتب عرفان اور کمال الایقان کی ترقی ہوتی ہے اور آخرت اور اسرار حضور میں جلوہ ہوتا ہے

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
مثال اونکی جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے راہ میں اللہ کے مثال ایک دانہ کی کہ اوگا سات بالیان

فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
ہر بالی میں سو دانہ اور اللہ دونا کرتا ہے جسکے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا دانا ہے

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں اونہیں سات سو گنا ثواب ملتا ہے اور اس سے بھی زیادہ اگر چاہے تو عنایت فرمائی جسطرح ایک دانے سے سات بالیان اور ہر بالی میں سو دانے یہ سب سات سو ہوئے اور اصل میں دانہ ایک ہی تھا ابن کثیر کہا مکحول نے کہ فی سبیل اللہ سے جہاد مراد ہے۔ کہا ابن عباس نے جہاد اور حج دونوں مراد ہیں۔ عمران بن حصین نے روایت کی کہ حضور نے فرمایا جسنے جہاد میں کچھ مال بھیجدیا اور خود گھر میں رہا تو اوسے ہر درم کے عوض سات سو درہم کا ثواب ملیگا اور جو خود بھی لڑا اور مال بھی خرچ کیا تو اوسے ہر درم کے عوض سات ہزار درہم کا ثواب عطا ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ جب (من ذا الذی یقرض اللہ) نازل ہوئی آپنے فرمایا اے اللہ میری امت کے لیے اور زیادہ کر یہ آیت نازل ہوئی ف ۱ گو بعض روایتیں اس ثواب کو حج اور جہاد سے متعلق بتاتے ہیں مگر نہ اونسے اور نہ کسی قاعدے سے یہ لازم آتا ہے کہ اور مصارف خیر میں یہ ثواب نہ ملے اسلیے کہ اموالہم عام ہے اور فی سبیل اللہ بھی خاص نہیں اور مقام مقام رحمت و وسعت ہے ۲ اس مثال کے لانے سے مفہوم ہوتا ہے کہ سخی کو علاوہ ثواب کے اور فائدے جو ملیں وہ اوسکے ثواب کو کچھ کم نکرینگے جسطرح بالی میں دانوں کے علاوہ بھوسا وغیرہ مفت ملجاتا ہے اور دیگر نیکیوں میں ایسا ثابت نہیں ہوا ۳ یہ بھی اشارہ ہے کہ اپنی سخاوت کو درخت باردار کیطرح حفظ میں رکھو۔ ریا۔ تکبر۔ احسان۔ اذیت۔ یا خبث مال۔ یا ارتداد وغیرہ سے ضائع نہو ۴ جسطرح پھل باعتبار تخم یا پرورش وغیرہ کے مزے اور قیمت اور فائدوں میں مختلف ہوتے ہیں ثواب گو تعداد میں برابر ہو مگر حسن قبول قرب درجات میں نیت اور خلوص اور حاجت وغیرہ کے اعتبار سے بیش و کم ہوگا جیسا کہ فرمایا کہ میری اصحاب کا ایک مد تمہارے پہاڑ برابر خیرات سے افضل ہے

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى
جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے راہ میں اللہ کے پھر نہیں پیچھا کرتے ہیں خرچ کیے ہوے کا احسان اور نہ تکلیف دیکر

لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
واسطے اونکی مزدوری اونکی ہو اونکے رب کے پاس اور نہ خوف ہو اونپر اور نہ وہ رنج کہائیں

جو راہ خدا مین خرچ کرکے نہ احسان جتاتے ہین نہ طعن و تشنیع سے تکلیف رسانی کرتے ہین اونہین کے لیے اجرت و ثواب ہو اور اونہین دنیا کی محتاجی یا آخرت کے عذاب کا خوف نہو گا اور افلاس یا مال خرچ ہو جانے یا مرتے وقت دوست و احباب کے چھوٹنے کا رنج نکرینگے اسلیے کہ جب اللہ راضی ہو گیا اب خوف کسکا اور غم کیسا معالم یہ آیت حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کے شان مین ہی حضرت عثمان نے جنگ تبوک مین ایک ہزار اونٹ مع اسباب و خدام حضور مین پیش کیے آپنے فرمایا مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ اور عبدالرحمن نے چار ہزار درم نذر کیے اور کہا کہ چار ہزار اپنے اہل و عیال کے لیے چھوڑے ارشاد ہوا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْمَا اَمْسَكْتَ وَفِيْمَا اَعْطَيْتَ

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝
بات سلیقے کی اور بخشش بہتر ہی صدقے سے کہ پیچھے ہو اوسکے ایذا اور اللہ بےپروا بردبار ہے

یعنی نرم اور میٹھی بات کہنا ایسے دینے سے بہتر ہی کہ آخر کو شرمندہ کرے اور طعنے دے یا احسان جتائے اللہ بےپرواہ ہو نہ تمہارے خرچ کا محتاج ہی نہ یہ کہ بے تمہارے مال کے اوسکا کام رک رہیگا بلکہ تمہارے ہی فائدے کے لیے تمہارا مال خرچ کرواتا ہو اور بردبار بھی کسی سائل کی گستاخی سے ناخوش نہین ہوتا اور غنی کی بد دماغی کو بھی معاف فرماتا ہو ورنہ مال کسکا ہے اور جان کسکی ابن کثیر حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت مین منّان یعنی دیکر احسان رکھنے والے پہ نظر رحمت نکریگا۔ ابو درداء سے روایت ہو کہ آپنے فرمایا جنت مین منان نجا سکے گا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ
اے ایمان والو نہ ضایع کرو صدقو نکو احسان جتا کر اور تکلیف دیکر مثل اوسکے کہ خرچ کرے مال اپنا

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ
دکھانیکو آدمیون کے اور نہ ایمان لاے ہو اللہ پر اور دن پر قیامت کے پس مثال اوسکی مثل پتہر صاف کے ہو اوسپر مٹی ہو

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ
پہر پہونچی اوسے زور کا پانی پس چھوڑا اوسے صاف نہین قدرت رکہتے کسی شے پر جو کمائے اور اللہ

اے مومنو احسان جتا کر صدقہ ضایع	لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝	کر دجیسے وہ شخص کہ آدمیون کو
دکھانے کے لیے صدقہ دیتا ہو اور	نہین راہ دکھاتا قوم کافر کو	اللہ اور قیامت پر ایمان نہین رکھتا

اپنا صدقہ اور عمل باطل کرتا ہی اور جو صدقہ دیکر احسان جتائے اوسکی مثال صاف پتھر کی ہی جسپر کچھ مٹی جمع ہو جاوے اور امید ہو کہ اب اسپر کچھ اوگیگا پھر دفعۃً پانی اوسپر گرے اور مٹی بہجائے پتھر کو صاف کر دے پھر اوس سے کوئی امید نہین رہتی احسان جتانیوالیکا بھی مال ضایع اجر باطل محض بیحاصل ہی اور اللہ تعالی کافرونکی ہدایت نہین کرتا یعنی جو مشیت ازلی مین کافر لکھہ لیئے گئے اونہین توفیق نہین ملتی قیاس ہر نیک عمل کا باطل کرنا حرام ہی جیسے نفل شروع کرکے توڑڈالے اسلیے کہ صدقہ کے باطل کرنیکی ممانعت بوجہ ابطال ثواب و اضاعت عمل ہی یہی علت ہر نیک کام مین موجود ہے

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اور مثال اونکی جو خرچ کرتے ہین اپنے مال واسطے طلب رضائے خدا کی اور واسطے ثابت کرنے اپنی جانون کے

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا
مثال ایک باغ کی ہی جو ٹیلے پر ہو پونہچا اوسے پانی پھر نکالی میوے اپنے دونے پھر اگر نہ پونہچا اوسے

وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
پانی تو شبنم اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہی

یعنی جو لوگ اللہ کے خوش کرنے کو مال خرچ کرتے ہین وہ کسی طرح ضایع نہین ہوتا جسطرح زمین بلند ہموار کا باغ اگر پانی برسا تو خوب پہولا پہلا نہین تو اوس مین نمی کہی ہی تثبیت ثابت کرنا مظہری یقین تصدیق ف دوام و قیام ایمان پر یعنے اسلیے خرچ کرتے ہین کہ کمال ایمان و ثابت قدمی و اطمینان حاصل ہو یا یہ کہ دل اون کے اللہ تعالی کے کرم و ثواب پر ثابت و مطمئن ہین لہذا مال خرچ کرنے کو نقصان اور گران نہین سمجھتے یا یہ جانتے ہین کہ یہ مال فنا ہو جائیگا اور اللہ کی راہ مین دینے سے ثابت اور باقی رہیگا ف اللہ کا رضا طلب کرنے والا گو کسی قسم کی غلطی بھی کرے تو بھی کچہ نہ کچہ ثواب ملتا ہی

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
کیا پسند کرتا ہی کوئی تمسے یہ کہ ہو واسطے اوسکے باغ خرمے اور انگور سے بہتی ہون تلے اوسکی نہرین

لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ
واسطے اوسکے ہون اوسمین ہر قسم کا پہل اور پونہچے اوسے بڑہاپا اور واسطے اوسکی ہو اولاد ناتوان ہو پھر پونہچے اوسے

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝
بگولا اوسمین آگ ہو پس جلادیا اوسے ایسا ہی ظاہر کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے آیتین تاکہ تم غور کرو

ایسا تم پسند کرتے ہو یعنی ہرگز نہ پسند کروگے کہ تمہارا ایک باغ ہو پہولا پہلا اور تم بڈہے ہو جاؤ کمانے کی

وابل — زور کا مینہ — طل — شبنم

قوت نہ ہی اور بال بچے بہی ہون اس باغ کو دیکہہ دیکہہ کر دل باغ باغ ہوا اور امید کیجاتی کہ اسکے میوے ہمکو اور ہمارے بچونکو کافی ہونگے دفعۃً لو چلی اور باغ سوکہہ جاوے پہر اوسوقت جو کچہ تمہین حسرت و افسوس و مصیبت ہو گی باغ سے مراد عمل یعنے صدقہ۔ پہل سے مراد ثواب جسکی امید ہے بڑہاپے سے مراد روز حشر جسدن آدمی کسی کمائی کی قدرت نرکہیگا اور سخت مجبور ہو گا۔ اہل و عیال سی خواہ حقوق مراد ہین مثلاً نماز کم ہی کسیکا مطالبہ ہی اگر ثواب ہوتا تو اوسکا معاوضہ ہو سکتا یا یہ غرض ہی کہ جس طرح بال بچے والا آدمی زیر بار اور ناچار زیادہ ہوتا ہی قیامت مین بیکسی و بے بسی زیادہ ہو گی۔ اور آتشین ہونگی سے مراد وہ امور ہین جو عمل کو باطل کر دین۔ لہذا فرمایا کہ تم ایسے حالت پر غور کر کے اوسکا انتظام کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

اے ایمان والو خرچ کرو پاک چیزون سی جو کمائین تمنے اور اوس سے جو نکالی ہمنے واسطے تمہارے زمین سے

احمدی یہ آیت مصارف واجبہ یعنی زکوۃ و عشر و خمس مین ہی **طیبات** مال نفیس پس حقیر مال حق زکوۃ مین دینا اچہا نہوگا بلکہ عمدہ یا متوسط مال دینا چاہیے۔ خواہ مال حلال مراد ہے جس سے مال حرام مین زکوۃ ہو گی نہ وہ زکوۃ مین دیا جاوے **ما کسبتم** سے مراد تجارت۔ وپیشہ ہی اور ہر جائز ذریعہ جس سے مال حاصل کیا جاوے۔ یہ آیت ظاہریہ کے رد مین ہی جن کے نزدیک تجارتی مال مین زکوۃ نہین اور یہ فرمانا کہ تمنے کمایا ہوا اشارہ کرتا ہی کہ جو مال اضطراراً تمہارے ملک مین آجائین جیسے میراث اونمین زکوۃ نہین ہی مسئلہ جو مال میراث مین ملا اوسمین تجارت کی نیت کرنے سے بہی زکوۃ واجب نہوگی **مما اخرجنا** سے عشر واجب ہو گیا اور جو مال کانون سے برآمد ہوا اونمین بہی خمس ثابت ہو گیا اسلیے کہ یہ سب زمین سے خارج ہوے ہین بخلاف مونگے اور موتی کے کہ یہ دریا سے نکلتے ہین **اصح** ہی کہ صدقات واجب چار قسم کے ہین **زکوۃ** اور یہ تین ہی قسم کے مالون مین ہی چاندی سونا چانور اسکے علاوہ اور اموال جبکہ اونمین تجارت کی نیت کر لیجاوے **خمس** وہ غنیمت یا معادن سی نکلی ہوے مال مین ہی **عشر** یہ اون پہلون مین ہی جو زمین سی پیدا ہون **قربانی و صدقہ فطر** تفصیل انکی اپنے اپنے مقام پر آئے گی۔ **اسباب** بعض آدمی برے اور نکمی پہل خیرات کرتے تہے تو فرمایا

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ

اور نہ قصد کرو خبیث کا کہ اوس سے خرچ کرو اور نہین ہو تم اختیار کرنیوالے اوسکو مگر یہ کہ آنکھین بند کرلو اوسمین

اور قلمی یا نجس چیزین — وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ — تم خرچ کیا کرو جسے تم

اپنی ذات کے سیلیے — اور جان لو بیشک اللہ بے پروا ہی تعریف کیا گیا — پسند نہین کرسکتے

حضرت الوہیت کی کب شایان ہوگی **ف** خبیث اگر بمعنے حقیر و خراب ہی تو شان نزول کے موافق معنے بنجائینگے مگر طیبات بہی بمعنی نفیس لینا ہوگا یعنے اچہا مال دو براندو مگر مشکل یہ ہی کہ اس صورت مین مال عمدہ دینا واجب اور حقیر مال دینا ناجائز ہوا جاتا ہی حالانکہ ایسا نہین بلکہ ترک اولی ہی اور اگر خبیث بمعنی نجس و حرام لیا جاے تو یہ مطلب ہوگا کہ نہ مال حرام دو اور نہ وہ اس قابل ہی کہ تم باوجود عقل و فہم و مروت دیکہہ بہال کر قبول کرو اس صورت مین کوئی الزام عائد نہین ہوتا مورد یعنے جس واقعے مین آیت اوتری خاص رہیگا اور حکم عام ہوگا اور یہ اصل ہر مقام پر معتمد ہے **غنیٌ** اسلیے فرمایا کہ خوب سمجہ لو نہ تمہارے ان صدقات کی اوسے پروا ہی نہ اسکے عوض دینی مین کچہ تردد ہوگا اور **حمیدٌ** اسلیے فرمایا کہ اوسکی ذات خود محمود ہی تمہاری داد و دہش سے مساکین اللہ کی حمد کرین اسکی اوسے کچہ حاجت نہین اور ایسے محمود و غنی سے معاملہ کرنیوالا کبہی نادم و خاسر نہین ہوسکتا **ف** مال حقیر اور نکما اس نیت سے کہ ضایع کردینے سے کسی غریب کو دیدینا موجب ثواب ہی یا مفلس محتاج آدمی اگرچہ شے حقیر دے اوسے ثواب عظیم ملیگا البتہ عادت نکرے کہ ہمیشہ بری چیز فقیر کو دیا کرے اور صدقات واجبہ مین بہی ندے اور فقیر کو ذلیل و حقیر سمجہکر بہی ایسا نکرے

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ

شیطان وعدہ کرتا ہی تمسے محتاجی کا اور حکم کرتا ہی تمہین بیحیائی کا اور اللہ وعدہ کرتا ہی تمسے بخشش کا اپنی طرف سے

شیطان تمسے کہتا ہی اگر تم — وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ — خرچ کروگے تو محتاج و فقیر

ہوجاؤگے اور حکم کرتا ہے — اور فضل کا اور اللہ وسعت والا داناہی — بیحیائی یعنے اللہ کی

فرمانبرداری کرو یا ایسے باتین بتاتا ہی جس سے تم آخر مین مفلس و محتاج ہوجاؤ کوئی نیکی پاس نرہی تو گویا وہ کچہ ہی کیون نکہو حاصل اوسکی تقریر کا فقر ہی جیسا کہ فرمایا بڑا مفلس وہ ہی جو دنیا مین نیکی کرے اور قیامت مین حقدار مظلوم اوسکے سب نیکیان لے لین یہ خالی ہاتہہ رہجاے۔ اور اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے مغفرت کا تمہین امیدوار فرماتا ہی **مظہری** فضل سے مراد عوض دنیا دنیا و دین مین **حدیث** دو فرشتے ہر صبح کو اوترتے ہین ایک کہتا ہی اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا اے اللہ خرچ

کرنے والے کو عوض اور برکت عطا کر دوسرا کہتا ہی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ای اللہ بخیل کا مال ضایع کر (ترغیب) صحیحین مین ابو ذر سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وہی نقصان پانے والے ہین قسم ہی پروردگار کعبہ کی - مینے عرض کی وہ کون ہین فرمایا هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا وہی جو مال بہت جمع کرتے ہین مگر جسنے یون دیا اور یون دیا سامنے پیچھے داہنی اور بائین اور ایسے کمتر ہین (یعنے مالدار نہایت زیر بار ہین مگر سخی اچھے اور محبوب پروردگار ہین)

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ

دیتا ہے حکمت جسے چاہے (اللہ) اور جو دیا جاوے حکمت بالتحقیق دیا گیا خیر بہت اور نہین سوچتے

اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ

مگر صاحبان عقل

اللہ جسے چاہے حکمت عطا فرمائے اور جسے حکمت دی گئی بیشک اوسے خیر کثیر عطا ہوے اور سوچنا اور نصیحت حاصل کرنا تو عاقلون ہی کا کام ہی

احمدی حکمت فقہ ہی اور لغت مین عمل کے ساتھہ علم سمجھنے کو حکمت کہتے ہین پس عمل فقہ مین داخل ہی ابو سعود حکمۃ - فقہ - اور قول اور فعل مین مصیب ہونا کہا ابراہیم نخعی نے معانی اشیا کی معرفت حکمت ہی اور کہا گیا حقایق اشیا کا جاننا حکمت ہی اور کہا گیا کہ افعال حسنہ پر توجہ کرنا حکمت ہی درمنثور قرآن - اور اوسکے اقسام جاننا یا فقہ - یا خشیۃ حکمت ہی جمہور مفسرین فرماتے ہین کہ حکمت قرآن اور اوسکی تفسیر - اور فقہ - اور نبوت ہی خَيْرًا كَثِيْرًا دنیا و دین کی خوبی **ف** مراد حکمت سے علم فقہ ہی جیساکہ فرمایا وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ اللہ جسکے لیے خیر چاہتا ہی اوسے دین مین فقہ یعنی سمجھہ عطا فرماتا ہی پس فقہ سے خیر کا ملنا حدیث سے ثابت اور حکمت کا خیر ہونا قرآن سے ظاہر ہوا آیت مین دو امر بیان فرمائے ۱ افضیلت علم دین ۲ فضیلت عقل اسلیے کہ فرمایا عاقل ہی سوچتے ہین اور بے سوچے ہدایت اور تنبیہ کی کوئی صورت نہین مگر عقل سے وہ عقل مراد ہے جو تابع حق مطیع نقل ہو جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عقل اور اسی کو تصوف مین معرفت اور شرع مین ہدایت کہنا چاہیے امام ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ فقہ کیا ہی فرمایا مَعْرِفَةُ النَّفْسِ مَا لَهَا وَمَا عَلَيْهَا جان لینا کہ مفید کیا ہی اور مضر کیا ہی معرفہ سے توحید و ایمان اور مفید سے جملہ احکام جو کرنا چاہیے اور مضر سے تمام نواہی جو نکرنا چاہیے مراد ہین اب باقی رہے فضول امر جو نہ مفید ہین نہ مضر وہ اہل دنیا کے لیے چھوڑ دی گئی (استخوان بہر سگان بگذاشتم) **حدیث** فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی آدمی پر اور فرمایا ایک عالم تنہا شیطان پر ہزار عابدون سے زیادہ زبردست ہی اور فرمایا اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ

بہترین عبادت سمجھ ہے احکام شرع کے اور فرمایا عماد الدین الفقہ فقہ دین کا ستون ہی

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اور جو خرچ کیا تمنے کچھ مال یا نذر کیا تمنے کوئی نذر پس بیشک اللہ جانتا ہی اوسے اور نہین واسطے ظالمونکے کوئی مددگار

تم جو مال خرچ کرو گے ضایع نہو گا اور جو نذر کرو گے اللہ تعالی سب جانتا ہی البتہ ظالمونکا کوئی معین نہو گا نہین پس جو بخل کرے اور اللہ کا مال بیجا صرف کرے اور نذر کرکے ادا نکرے یا نذر ممنوع کرے وہ ظالم ہی اوسے کوئی نہ بچا سکیگا **نذر** کسی نیکی کا اپنے ذمے واجب کر لینا پس گناہ کے کامون مین در مباح باتون مین نذر نہین جیسے کوئی کہے مین نے نذر کی کہ امیون ہونگا یا تجارت کرون گا۔ اول مین عاصی دوم مین لاغی ہی **بخاری** مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ جو اللہ کی اطاعت کی نذر کرے تو وہ اطاعت کرے اور جو کسی گناہ کی نذر کرے تو وہ گناہ نکرے اور ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے ایک شخص کو دیکھا دہوپ مین چپکا کھڑا ہی پوچھا لوگون نے کہا یہ ابو اسرائیل ہی اسنے روزہ نذر کیا ہی کہ دہوپ مین خاموش ہی فرمایا فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ بول اور بیٹھ اور روزہ پورا کر **مسئلہ** نذر واجب ہی تارک گناہگار ہو گا۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

اگر ظاہر کرو تم صدقے پس اچھا ہی یہ اور اگر چھپاؤ تم اوسے اور دو تم اوسے محتاجونکو پس یہ بہتر ہی واسطے تمہارے

وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

اور دور کریگا تمسے برائیان تمہاری اور اللہ جو کرتے ہو تم خبردار ہے

اگر تم خیرات کھلم کھلا کرو تو اچھا ہی اور چھپا کر دو تو یہ بہی اچھا ہی اللہ تمہارے گناہ معاف فرمائیگا اور اللہ تمہارے کامون سے خبردار ہی مخفی ہون یا ظاہر **ابن کثیر** حدیث مین ہی کہ سات آدمی قیامت مین عرش کے سایے تلے ہونگے جنمین سے ایک وہ ہی جو چھپا کر خیرات کرے۔ اور ایک حدیث مین ہی کہ فرض مین اعلان افضل ہی اور نفل مین اخفا افضل ہے **در منثور** حضرت نے فرمایا کہ افضل صدقہ مخفی ہی مگر جسنے یہ چاہا کہ دوسرے مجھے دیکھکر خیرات کرین تو یہ اعلان اچھا ہی **ف** اصل مین صدقہ مخفی بہتر ہے کہ ریا و تکبر اور احسان جتانے سے تعلق نہین رکھتا مگر جب کوئی غرض صالح اعلان و اظہار سے متعلق ہو جیسے دوسرونکو ترغیت وغیرہ تو اعلان ہی چاہیے خیر سے مراد دنیاوی برکت اور اخروی ثواب ہی اور يُكَفِّرُ سے عفو گناہ مراد ہی جیسا کہ ترمذی مین ہے کہ صدقہ غضب الٰہی کو بجھا دیتا ہے اور فرمایا اِنَّ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ

(حاشیہ: علانیہ — ظاہر کرنے والا ۱۲)

معالم اکثر انصار اور یہود مین قرابت تھی اور یہ اونکے فقرا کو کچھ دیا بھی کرتے تھے پہر جب مسلمانون مین محتاج زیادہ ہوگئے تو آنحضرت نے منع کیا تاکہ مسلمان محتاجون کی مدد ملے اور کافر بضرورت مسلمان ہون ارشاد ہوا

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
نہین آپ پر رہنمائی اونکی لیکن اللہ ہدایت کرے جسے چاہے جو خرچ کروتم مال سے

فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ
پس اپنی جانون کے لیے اور نہین خرچ کرتے ہو تم مگر بطلب رضا کے اللہ کے اور جو خرچ کرتے ہو تم مال سے پورا دیا جائگا

اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝
تمکو اور تم نہ ظلم کیے جاؤگے

یعنی آپکے ذمے نہین ہے کہ کافر راہ پر آجائین یہ تو اللہ تعالی کا کام ہے جسے چاہے ہدایت کرے توفیق دے اور اے مسلمانو جو مال تم خرچ کروگے وہ تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے اور تم تو اللہ کی رضا طلبی کے لیے خرچ کرتے ہو اور جو تم اوٹھاؤگے پورا پاؤگے اور تم پر ظلم نہوگا کہ ثواب پورا نملے یا کوئی دی ہوئی رقم گم ہو جاے ف اسکے دو معنی ہین ۱ یہ کہ تم خرچ کیے جاؤ کافر ذمی ہو یا مسلمان بہرحال محتاج کی حاجت روائی مین اللہ خوش اور اجر کامل ہے مگر یہ صورت صدقہ نفل مین خاص ہے اسلیے کہ صدقات واجبہ کفار کو دینا جائز نہین جیسا کہ فرمایا کہ اللہ نے مسلمانون پر صدقہ فرض کیا اونکی غنیون سے لیا جاے اور فقیرون کو دیا جاے ۲ یہ کہ کفار کی ہدایت تمہارے اختیار مین نہین اونکے لیے یہ تدبیرین کیون کرتے ہو اور جو مال خرچ کرو وہ اپنے نفس یعنے اپنے مسلمانون کے لیے خاص کرو اس مطلب کے تائید آنیوالی آیت سے ہوتی ہے ہان یہ کہنا ہوگا کہ آیت مین خاص صدقہ واجب مراد ہے یا یہ کہ کمال ثواب و رضاے باریتعالی انہین لوگون کے دینے مین ہے جنکا ذکر آتا ہے اور یون تو تمہارا ثواب ضایع نہوگا لَيْسَ عَلَيْكَ یعنی آپ اونکی ہدایت کے جوابدہ نہین اِلَّا ابْتِغَآءَ اشارہ کرتا ہے کہ جس خیرات مین رضاے الہی مطلوب نہو وہ اس وعدے سے خارج ہے يُّوَفَّ سے اشارہ ہے کہ دنیا مین برکت و نام نیک ہو یا یہ آخرت مین ضرور ملیگا اسلیے کہ فاعی کامل وہی ثواب آخرت ہے البتہ کبھی بندون کو ثواب عطا ہوتا ہے اور کبھی دوسرے کے حقوق کا عوض ہو جاتا ہے ظلم حد سے تجاوز اور حق تلفی ۔ حق سبحانہ تعالی کا کوئی فعل ظلم نہین اسلیے کہ سب اوسکے بنائے اور مملوک ہین جب دوسرا حقدار ۔ مالک ہو تب اوسکی حق تلفی اسے ظلم ممکن ہو اور یہان ہمارے فہم کے موافق ذکر کیا کہ جو ملک موہوم اور حق فرضی تمہارے ذہن مین ہے وہ ضایع نہوگا اور یہ لیے نام ظلم کا دخل نہوگا مظہری ابن ہمام نے کہا کہ یہ آیت خاص ہے حکم اسکا عام نہین

یعنی کافر حربی کو دینا جائز نہین اور تخصیص اسکی اجماع سے ثابت اور قرآن سے مفہوم ہے فرمایا
اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ اللہ تمہین اونکے دینے سے روکتا ہی جو تمسی لڑتے ہین

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ
صدقہ واسطے ان محتاجون کے ہین کہ قید کوئے گئے راہ مین اللہ کے نہین چل سکتے زمین مین جانتا ہی انہین

الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْــَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا
نادان غنی بسبب عفت کے تو پہچانتا ہی انہین صورتون سے اونکی نہین مانگتے آدمیون سے گڑگڑا کر

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ
اور جو خرچ کروگے تم مال سے پس اللہ اوسے جانتاہی

جو مال خرچ کرو وہ اون محتاجونکے لیے
کہ طلب علم یا جہاد یا کسی اور
دینی کام کے وجہ سے وہ معذور اور کسب و تجارت سے مجبور ہوگئے ہین نہ سفر کرسکتے ہین نہ عمل جو
اونکی حقیقت سے آگاہ نہین وہ اونکی اس بے پروائی اور ترک سوال سے جانتے ہین کہ غنی اور
بے پروا ہین مگر آپ ای نبی یا اے مومن فرکی اونکی پژمردہ اور مشقت رسیدہ صورتون سے
اونہین پہچان سکتے ہین آدمیون سے سوال نہین کرتے اور یونتو تم جو خرچ کروگے اللہ اوسی جانتا ہی
مظہری کہا ابن عباس نے کہ قریب چارسو اصحاب کے وہ تھے جو گھر بار معاش چھوڑے رات دن
مسجد نبوی مین حاضر اور عبادت اور تعلیم مین مشغول رہتے انہین کو اصحاب صفہ کہتے ہین حضور
انہین لڑائیون پر بھیجتے تو اللہ تعالی نے امرای اصحاب کو ترغیب دلائی کہ انکی خدمت کرو ف یہ وہی
غنی گروہ ہی جنکی بدولت تیرہ سو برس سے اور قیامت تک کرور ہا مسلمانون کی روحی پرورش
اور علمی و دلتوری ہی۔ واضح رہی کہ خیرات دو غرضون کے لیے مشروع ہوئی ہے۔ اے مجبورون کی
رفع حاجت جیسے اندھے۔ لولے۔ لنگڑے۔ بڈھے۔ بچے۔ بیمار۔ غریب الوطن اسمین مسلمان ہو یا کافر
فاسق ہو یا فاجر سبکی حاجت روائی مین ثواب ہی اور اللہ راضی ۲۔ خدا پرستی و اشاعت اسلامی
جیسے۔ مجاہد۔ طلبہ۔ عابد۔ حاجی۔ گوشہ نشین۔ حفاظ۔ محتسب۔ واعظ۔ تعمیر مساجد
جرای مدارس یا اور عام نفع رسان کام ان دونون صورتونمین باعتبار طہارت و خلوص نیت
و حاجت و اثر ثواب بیش و کم ہوتا ہی اور آیت مین اسی قسم کی طرف توجہ دلائی ہی تاکہ رفع حاجت
اور خدا پرستی کی اعانت یہ دونون امر حاصل ہون ف سوال بدون حاجت اشد کے جائز نہین
اور گڑگڑانا تو بالکل شرف اسلام کے خلاف ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ سَأَلَ
النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْأَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ جسنے آدمیون سے

ربع ۳۷

بی کرے ابن ابی حاتم جیسا کہ عموما قاعدہ ہے الحاف و تذلیل اوسمین نہین ۱۲

سوال کیا اور اوسکے پاس بقدر کفایت مال تہا قیامت کے دن اوسکے منہ پر وہ سوال زخم و داغ ہونگے فرمایا مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ جسنے مانگا اور اوسکے پاس بقدر کفایت مال تہا وہ اپنے لیے آگ بڑہاتا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ وہ مقدار کہ سوال کو ناجائز کرے صبح اور شام کا کہانا ہی اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ (ابوداود) یعنے اوسکے پاس رات دن کے پیٹ بہرنے کی مقدار موجود ہوئے جو حضرات خدا کی راہ مین آپکو محصور کرکے نذرین لیتے ہین اونپر یہ نذر نہی جائز ہوگی جب مثل اصحاب صفہ خدا ہی کے ہو رہین یہ نہین کہ درویش صورت بنگئی کتاب بغل مین لیکر طالب العلم ہوگئے مگر مفت خوری اور رات دن کی سیر باقی خیر سعدی نان از برای کنج عبادت گرفتہ اند ؛ صاحب لان نہ کنج عبادت برای نان

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

جو خرچ کرتے ہین مال اپنی رات کو اور دن کو چہپے اور کہلے پس واسطے اونکے مزدوری اونکی ہی

جو اپنا مال خرچ کیا کرتی ہین | عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ | اور ہر طرح خرچ رات ہو یا دن

اونکے رب کے پاس اور نہ خوف ہی اونپین اور نہ وہ غمگین ہون

ظاہر ہو یا مخفی اللہ تعالی اونکے انعام اونہین عطا فرمائیگا اونہین خوف اور غم نہین معالم یہ آیت حضرت علی کی شان مین نازل ہوئی آپکے پاس صرف چار ہی درم تہی ایک رات کو ایک دن کو ایک اظہار ایک باخفا دی ۔ الا کہ نہین معلوم کب اور کیونکر اوسکی خوشنودی حاصل ہو ربط خیرات اور مصارف خیر کے ذکر مین ضرور تہا کہ آمدنی کی برائی بہلائی سکہائی جائے ورنہ ثواب ہی کیا ہو گا تو فرمایا

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ

جو کہاتے ہین سود نہ کہڑے ہونگے مگر جسطرح کہڑا ہوتا ہی وہ شخص جسے دیوانہ بنادے شیطان

مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ

چہونے سے یہ اسلیے ہی کہ اونہون نے کہا نہین ہی بیع مگر مثل سود کے

جو لوگ سود لیتے دیتے ہین اسطرح اوٹہائے جائینگے | وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ | وہ قیامت کے میدان مین جیسے دیوانے گرتے پڑتے

حالانکہ حلال کی اللہ نے بیع اور حرام کیا سود

عذاب کے اثر سے بیہوش یہ عذاب و حال خراب اسلیے ہی کہ سود خوار کہا کرتے ہین بیع اور سود دونون برابر ہین حالانکہ اللہ نے تجارت حلال اور سود حرام کیا ف ۔ یاکلون اسلیے فرمایا کہ مال اکثر کہانے مین صرف ہوتا ہی اور یہی فائدہ اوسکا اعظم و اکمل ہی اور عرف مین یہی ...

۵۱ بیع عام مخصوص منہ البعض اذ حرم الربوٰ پس دوسرے قسم کی بیوع کے مخالفت حدیث اور قیاس سے جائز ہوگی جیسے بیوع باطلہ و فاسدہ وغیرہ ۵۲ ربوا

وقف لازم

فلان نے فلانکا مال کہا لیا یعنی لے لیا اور حدیث نے تصریح کردی کہ لعن اللّٰہ آکل الربوا و
موکلہ وشاہدیہ وکاتبہ اللہ سود کہانے اور کہلانے والے پر اور اوسکے کاتب ورگواہ پر لعنت
کرتا ہی پس لینے والا کہانے والا کہلانے والا اور دینے والا اور گواہ و کاتب ومتوسط معین ہین
لا یقومون الخ یعنی قیامت مین یہ دیوانہ وار محشور ہونگے اور یہ خبط حمق کا نتیجہ ہی کہ حرام وحلال
مین فرق نکرتے تہے من المس سے ظاہر ہی کہ اجنہ وشیاطین انسان پر تصرف کرتے ہین اور دیوانہ
بنادیتے ہین یہ آیت سحر وبلا وغیرہ مین نص ہی قالوا الخ شبہ یہ ہی کہ اگر کفار مخاطب ہین تو اونپر
الزام جیسود ہی وہ ایسی جزئیات کے مخاطب ہی نہین اور مومنین سے خطاب ہی تو آیت اوترنے سے
پہلے وہ جانتے ہی نہ تہے ملزم کیون ہوتے اور بعد نزول جو کہے کہ سود حلال ہی وہ کافر ہی اور کفر
سودخواری سے ہزار ہا درجہ بدہی جواب امور قبیح دو قسم کے ہوتے ہین ۱ وہ جسے ہر وقت
اور ہر زمانے مین اہل دین اور اہل شرع برا سمجہتے آتے ہین جیسے کذب۔ ظلم۔ قتل۔ زنا وغیرہ
۲ وہ جو خاص شرع سے ممنوع ہوے جیسے شراب۔ گوشت خوک۔ غیر مذبوح۔ پس سود قسم اول سی ہی
تو ایسے بدیہی امر کو سمجہنا نہ حالت کفر مین عذر ہی نہ حالت اسلام مین اسلیے کہ تجارت موضوع ہی کہ
بایع ومشتری نفع سے ساتہہ اپنی حاجت کے اسباب فراہم کرین۔ اگر جانبین کا نفع نہوتا تو باہم
تاجرونمین معاملے کی کیا ضرورت تہی اور حاجت نہوتی تو غیر تاجر کو خرید وفروخت کی کیا ضرورت
تہی پس معلوم ہوا کہ تجارت بایع ومشتری کی حاجت وفائدے کے لیے موضوع ہی اب اگر کبہی
نقصان ہو تو مضایقہ نہین اسلیے کہ دنیا کی کل تدبیر یقینی نہین کبہی کبہی خلاف بہی ہوا کرتا ہی
پس حاجت کا احتمال کہلا ہوا ہی کسیکو نقد کسیکو اسباب کی ضرورت ہوتی ہی اور نفع بہی مسلم ہی
کیونکہ دو مختلف چیزون مین برابری اور کمی بیشی معلوم نہین ہوسکتی تو ہر شخص اپنی رغبت وضرورت
کے اعتبار سے اپنے معاملے کو فائدہ مند سمجہتا ہی اور سود مین نہ حاجت ہی نہ فائدہ اسلیے کہ جب
جنسیت اور وزن وکیل سے بیشی وکمی یقینا معلوم ہوگی تو ایک جانب یقینی نقصان ہوا اور
بیع مین دونون طرف نفع کی امید ہوتی ہی اور ایسی ہی ہم جنس اشیا سے وہ حاجت جسکے لیے بیع
موضوع ہی متعلق نہین ہوتے پس عقل اور انصاف اور مروت ایسی بیسود محل مقصود معاملے کو
کسیطرح بیع کے برابر نہین کرسکتا بیع مال مفید کا مال مفید سے برضای جانبین ملک ثابت
کرنیکے لیے مبادلہ کرنا۔ اور مال وہ ہی جسے محفوظ یا مقبوض کرسکین اور اسمین پانچ چیزین
شرط ہین ۱ مفید ہو پس بیکار چیز کے بیع نہین ۲ متقوم ہو یعنی شرع میں اوسکی قیمت قرار دی

پس شراب اور خنزیر کے بیع جائز نہین ۳ مملوکیت کے قابل ہو پس آزاد آدمی کے بیع صحیح نہین ۴ جائز الاستعمال ہو پس مردار۔ خون۔ پوست قبل دباغت نہین بک سکتی ۵۔ جائز البیع یعنی شرع مین اوسکی ممانعت نہ آئی ہو جیسے بت اور رضا سے مراد **ایجاب** ہی یعنی پہلی درخواست بیچنے کے ہو یا خریدنے کی اور **قبول** ہی یعنے پچھلی منظوری۔ اور شرط یہ ہی کہ ۱ ثمن کا وصف اور مقدار بیان کیا جائے جیسے پانچ روپیے چہرہ دار ۲ تعین مبیع جیسے یہ کتاب ۳ عاقدین کے اہلیت۔ یعنی غلام مہجور اور نابالغ۔ مجنون نہون ۴ قدرت تسلیم۔ یعنی مبیع ادا کرنے پر بایع قادر ہو پس جو چیز بایع کے ملک مین نہو یا اوڑتی چڑیا۔ دریا کی مچھلی نہین بک سکتی ۵ مدت ادا اگر قرض ہو ۶ کوئی شرط زائد بایع یا مشتری کے مفید نکیجائے جیسے مین اس مکان مین ایک ماہ رہونگا۔ یا تو مجھے قرض دیا کر ربوا از روئی اصطلاح شرع مین ربوا اوس زیادتی کو کہتے ہین جسکا کوئی عوض نہو یہ لفظ مجمل ہی اسلیے کہ ربوا کے معنے معلوم اور محل غیر معین ہی لیکن احادیث مین تفسیر آگئی فرمایا اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ سونے سونے سے چاندی چاندی سے گیہون گیہون سے جو جو سے خرما خرمے سے نمک نمک سے برابر اور دست بدست بیچا جاوے وَالْفَضْلُ رِبٰوا اور زیادہ لینا سود ہی پس سود کی دو قسمین ہین ۱ قرض مین کوئی شے معین یا غیر معین ماہوار یا ایک بار اصل سے زیادہ دینے کا اقرار۔ نوٹ کا سود اور وثیقہ کے تنخواہ۔ رہن کا نفع اسمین داخل ہی ۲ بیع مین۔ اور اسکے بھی دو مرتبے ہین ایک **متفق علیہ** یعنے ان چھ چیزون مین جنکا ذکر حدیث مین ہوا دوسرے **مجتہد فیہ** ظاہریون کے نزدیک اور چیزون مین سود نہین اور یہ قول غلط غیر مقبول ہی اسلیے کہ ان چھ چیزون کی تخصیص محض ادعا ہی بلکہ جو علت ان چیزون مین ہی جہان ہوگی ربوا ثابت ہوگا شافعیون کے نزدیک قیمت اور طعم علت ہی اور جنس شرط (ہدایہ) اور مالکیون کے نزدیک جنس اور اقتیات اور حنبلیون کے نزدیک طعم اور جنس علت ہی اور حنفیون کے نزدیک علت اول **جنس** ہی یعنی دونون چیزین ایک قسم کی ہونا۔ جیسے جو جو کے ساتھ اور گندم گندم کے عوض اور اسمین برے بھلے کا اعتبار نہین فرمایا جَيِّدُهَا وَرَدِيُّهَا سَوَاءٌ اچھا برا سب برابر ہی دوم **قدر** یعنی تول یا پیمانہ جیسے بالائی جو تولی جاتی ہی اور دودھ جو ناپا جاتا ہی اور اسمین اتحاد شرط ہی پس ناپنے والی چیز تلنے والی کی ہمقدر نہین اور ایسی ہی جو چیز معمولاً و عرفاً ناپون سے تلتی ہی وہ اس چیز کے ہمقدر

نہین جو سنون یا سیرون سے تلے الحاصل جو دو مال ہمجنس و ہمقدر ہون جیسے لوہا لوہے کے عوض تو نقدا بیشی وکمی اور قرضا ہرحال مین سود ہی اور اگر صرف قدر ہو جیسے لوہا اور تانبا یا صرف جنس ہو جیسے پارچہ بعوض پارچہ تو قرضاً بیچنا منع اور نقد جائز ہے جسطرح چاہین بیچین مسئلہ ناپ اور شمار داخل قدر نہین مسئلہ بیع فاسد یعنی شروط مذکورہ کے خلاف سود کے حکم مین ہو مسئلہ چاندی سونا باہم قرض بیچنا حرام ہی اگرچہ ایک آن کا وعدہ ہو مسئلہ چاندی بیچین جاکر ٹھی جائز نہین مسئلہ چاندی چاندی سے اور سونا سونے سے بیش وکم بیچنا سود ہی اور صناعت وسکہ اور کھوٹی کھری کا کچھ اعتبار نہین جبتک کھوٹ غالب ورا کثر نہو مسئلہ جس چیز مین چاندی یا سونا ہو اوسے چاندی یا سونے سے خریدین تو بقدر چاندی یا سونے کے نقد دینا ضرور ہے مسئلہ چاندی سونا آپسمین بیش وکم بشرط نقد بک سکتا ہی مسئلہ ہمارے زمانے کے یہ نوٹ جو سکہ رائج کی طرح جاری ہین اور آنہ پائی روپیے کے حکم مین ہین مگر دست بدست شرط نہین زیادہ تفصیل ان مسائل کی ہمارے رسالے تطہیر الاموال مین قابل دید ہے

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ
پھر جو شخص کہ آئے اوسکے پاس نصیحت اوسکی ربکی طرف سے پھر باز آیا تو واسطے اوسکے وہ شے ہی جو گذرگئی اور فیصلا اوسکا اللہ کی طرف ہی

وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○
اور جو لوٹا پس وہ صاحب نار ہی وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

یعنے جسنے پروردگار کی نصیحت معلوم ہوگئی اور باز آیا تو جو سود لیچکا اوس کے ملک مین آگیا اور اگر پھر سود خواری کے یا دہو لغو کلمہ کہا تو ہمیشہ کے لیے دوزخی ہوگا۔ فَلَهٗ یعنی اوسکی ملک ہوگیا اور گناہ نرہا اَمْرُهٗ معاف کرنا۔ یا توفیق ثابت قدمی عَادَ سود کھایا۔ یا وہی بات کہی کہ دونون یکسان ہین خٰلِدُوْنَ ابدالآباد۔ یامدت دراز حاصل ۱ اگر اس بیہودہ قول سے باز آیا اور سود خواری چھوڑی تو جو لیچکا اوسکا مالک ہوگیا رہا گناہ خدا چاہے تو معاف کردے ۲ اگر باز آیا تو جو لیا اوسکا گناہ معاف ہی البتہ غیر کا حق باقی رہا وہ معاف ہو یا نہ ۳ پھر سود خواری کی تو دوزخ مین مدت دراز تک رہیگا ۴ پھر کہا کہ بیع وسود ایکسان ہین تو ابدالآباد دوزخ مین رہیگا اسلیے کہ کافر ہوگیا ف یہ ارشاد کہ اوسکا فیصلہ اللہ پر ہی اشارہ کرتا ہی کہ سود قبل نزول آیت قابل ترک تھا اور جو مال سود مین لیا جاوے وہ ملک مین نہین آتا مسئلہ کافر شراب بیچکر اوسکی قیمت حاصل کرے تو مسلمان کو اپنا قرض وغیرہ اوسمین سے لینا جائز ہی اور سود کے مال سے لینا جائز ہے

اسلیے کہ سود نہ مسلمانپر حلال ہونہ کافر پر مسئلہ اگر کفر میں نے دوسرے ذمی کو باعث قرض شراب بیچی پھر مدیون مسلمان ہوگیا قرضخواہ اپنی قیمت بذریعہ قاضی پاسکتا ہی اور اگر سود کا معاملہ کیا تھا تو نہ دلایا جائیگا

ربع

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ۝

مٹا دیتا ہی اللہ سود کو اور بڑہاتا ہی صدقوں کو اور اللہ نہین پسند کرتا کسی کافر گنہگار کو

اللہ تعالےٰ بیاج لینے دینے والیکا مال ضایع کرادیتا ہی دینیوالے کا نقصان تو ظاہر ہی اور لینیوالے کا نقصان بے برکتی اور تجربے سے معلوم ہوتا ہی اور صدقے کے ثواب اور برکت کو بڑہاتا ہی ترمذی اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ الصَّدَقَةَ فَیُرَبِّیْهَا كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اللہ قبول فرماتا ہی صدقے کو پھر بڑہا دیتا ہی اوسے جسطرح پرورش کرتے ہو تم اپنے بچھڑے کو ربط معاملات اور مالی مذاکرات کے مشغولی مین پھر مقصود اصلی یعنی ذکر و فکر کی طرف متوجہ فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ

بیشک جو ایمان لائے اور کین نیکیان اور قائم کی نماز اور دی زکوۃ

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝

واسطے اونکی مزدوری ونکی ہی اونکے رب کی پاس اور نہ ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمناک ہون

ف ایمان کا ذکر مقدم فرمایا اسلیے کہ شرط ہی کوئی نیکی بدون ایمان کے مقبول نہین ہوتے۔ عمل صالح مین گو نماز اور زکوۃ داخل تہی مگر خواہ تفصیل کے طور پر ذکر فرمایا کہ نیک کام خواہ بدنی ہو مثل نماز کے خواہ مالی ہو مثل زکوۃ کے خواہ اہتمام شان کے طور پر کہا کہ منجملہ تمام نیکیان نماز ضروری جسکے تارک پر کفر کا اطلاق وارد ہے اور زکوۃ بھی شرط ہی جسکے تارک پر جہاد ہوا تھا **شبہہ** کوئی شخص ایمان لاتی ہی مرجاوے تو عمل صالح کہان کیا کہ مستحق اجر ہو حالانکہ اوسے بالکل جنتی کہتے ہین **جواب** کوئی عمل صالح اس سے زیادہ نہین کہ بعد ایمان کے گناہ سرزد نہوا اور خاتمہ ایمان ہی پر ہو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہا سود سے اگر ہو تم ایمان والے

ف مابقی سے اصل قرض مراد نہین بلکہ سود مراد ہی ۲ ترک ربوا پر ایمان کو موقوف فرمایا ۳ پہلا یاایہا الذین امنوا بغرض ترغیب و آمادگی یا بیان واقعہ ہی اور پھر مومنین فرمانے سے مراد اصل و کمال ایمان ہی یعنی یون تو تم نام کے مومن ہو مگر اصل ایمان تب ہی کہ اللہ سے ڈرو اور سود چھوڑ دو

(معالم) بنو عمرو بنو مغیرہ کو قرض دیا کرتے جب آنحضرت طائف پر فتحیاب ہوئے بنو عمرو نے اپنا سود بنو مغیرہ سے مانگا یہ بولے کہ اسلام نے سود ساقط کر دیا اب ہم نہ دینگے تو دونوں عتاب کی پاس اپنا قضیہ لائے اور عتاب حضور کی طرف سے طائف کے عامل تھے انھون نے حضور کو لکھا اسلیے کہ یہ دیت تھا اللہ تعالی نازل فرمایا

یعنی بعد فہمایش اور اطلاع بھی نہ سود کا معاملہ چھوڑا تو خوب

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ج

پھر اگر نہ کیا تمنے تو خبردار رہو ساتھ لڑائی کے اللہ اور اوسکے رسول کی

خبردار رہو کہ اللہ اور اللہ کا رسول تمہاری لڑائی پر تیار ہی **مظہری** اللہ تعالی نے جو سود خوار کو پانچ طرح کے خوف دلائے ۱ دیوانگی و رسوائی جیسا کہ فرمایا کہ قیامت مین قبر سے دیوانہ وار اوٹھینگے ۲ دوام دوزخ جیسا کہ فرمایا ہم فیہا خالدون ۳ اضاعت مال جیسا کہ فرمایا کہ سود خوار کا مال مٹا دیا جائیگا ۴ کفر جیسا کہ فرمایا اگر مؤمن ہو تو باز آؤ ۵ حرب جیسا کہ فرمایا کہ اللہ اور رسول کی لڑائی کا یقین کر لو اور احادیث مین بھی وعید شدید منقول ہی **ابن کثیر** ابن مسعود سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرِّبٰوا ثَلٰثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا اَيْسَرُهَا اَلزِّنَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبٰوا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ سود کہ تہتر باب یعنی گناہ ہین ادنی وہ زنا ہی جو آدمی اپنی ما سے کرے اور بہت خبیث سود آبرو ہی مسلمان کی یعنی مسلمان کی آبروریزی سود سے سخت گناہ ہی **در منثور** ابن عباس نے کہا جو ہمیشہ سود کا معاملہ کیا کرے تو امام وقت پر لازم ہی کہ اوسے توبہ پر مجبور کرے اور باز نہ آئے تو گردن مار دے۔ کہا ابن عباس نے قیامت کے دن سود خوار سے کہا جائیگا اپنی ہتیار سنبھال اللہ اور اللہ کا رسول آمادہ جنگ ہی معمر نے کہا کہ سود خوار کو چالیس برس نہین گزرتے مگر یہ اوسکا مال ضایع ہو جاتا ہی۔ اور حدیث مین ہی کہ سود خوار آخر کار مفلس و کم مایہ ہو جاتا ہی **ف** جب سود مین ایسی سختی تھی علما نے جہان سود کا شبہ پایا منع فرمایا

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ج لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○

اور اگر توبہ کرو تم تو واسطے تمہارے اصل مال تمہارے ہین نہ تم ظلم کرو اور نہ تم ظلم کیے جاؤ گے

یعنی اگر باز آؤ تو اصل مال جو دیا تھا وہ تمہارا ہی وہ تمہین ملیگا نہ تم کسی پر ظلم کرو سود لیکر اور نہ تم پر ظلم کیا جاوی اسطرح کہ اصل مال لے لیا جا **ف** ۱ معلوم ہوا کہ نہ اصل مال سود خوار کی ملک سی خارج ہوتا ہی اور نہ تم سود کی ملک مین آتی ہی اسی لیے ظلم کو فرمایا ۲ یہ کہ اگر باز نہ آئین تو اصل کے مستحق نہون حنفیہ کے اصول پر ثابت نہین اسلیے کہ مفہوم مخالف حجت نہین ہی مسئلہ سود دینے کا وعدہ ہرگز جائز نہین اسلیے ظلم ہا ہے عمدا و باجازت سے مباح نہین ہو سکتا۔ معالم بنو عمرو یہ وعید شدید سنکر

بولے ہمکو اللہ اور رسول کی لڑائی کی طاقت نہین سود سے دست بردار ہوے اب نفع نرہا
تو اصل مال کا تقاضا شروع ہوا بنو مغیرہ نے کچھ مہلت طلب کی بنی عمرو نے انکار کیا تو ارشاد ہوا

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ط وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اور اگر ہو (قرضدار) تنگدست تو مہلت ہو فراخ دستی تک اور یہ کہ صدقہ کردو تم بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے

یعنے مفلس قرضدار کو مہلت دو اور چھوڑ دو یہ امر تمہارے حق مین اچھا ہی احمدی حضرت عباس
جب مسلمان ہوے اور یہ آیت اوتری فرمایا مین مومن ہون مین نے سود چھوڑ دیا اور توبہ کی اور راس
مال کو بھی چھوڑا اور صدقہ کردیا ذُوْ عُسْرَةٍ مفلس اگر اس سے افلاس کامل مراد لیا جاے تو مہلت دینا
واجب ہی ہدایہ فَاِنْ لَّمْ يَظْهَرْ لَهٗ مَالٌ خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ اگر مدعا علیہ کے پاس مال ثابت نہو تو اوسکی
راہ چھوڑ دیجاے اور مدعی اوس وقت کا انتظار کرے کہ اللہ تعالی اوسے مالدار کردے - اور اگر
افلاس سے یہ مراد لیجاے کہ قرض دے سکتا ہی مگر بدقت تو مہلت مستحب ہوگی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا
مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّهٗ جسنے مہلت دی تنگدست کو یا کم کردیا اپنا حق اوس سے سایہ دیگا اوسے اللہ تعالے
قیامت کے دن زیر عرش ایسا دن کہ جب کوئی سایہ نہوگا مگر عرش کا اور وارد ہوا کہ ایک بنی اسرائیل
سے بعد موت کے حساب کیا گیا کوئی نیکی اوسکی پاس نہ تھی مگر یہ امر کہ وہ امیر تھا اپنے خادمونکو
حکم کرتا کہ غریبون سے نرمی اور درگزر کرین اللہ تعالی نے فرمایا ہم اس بندے سے زیادہ تر
عفو و تجاوز کے مستحق ہین جسطرح اسنے ہمارے مجبور بندونپر رحم کیا ہی ہم اسکی مجبوری پر اوس سے
زیادہ رحم فرمائینگے پھر جنت مین داخل کیا اور فرمایا مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ
عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ یعنی تونگر اگر تساہل اور حیلے حوالے کرے تو یہ اوسکی طرف سے ظلم ہی تو جب تم چاہو کہ تقاضا
کرو تو تونگر پر کرو - یعنی اوسپر تقاضے اور تشدد مین مضائقہ نہین اور صدقہ عام ہی کہ کل باقیات کا ہو یا بعض کا

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ قف ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
اور ڈرو اوس دن سے کہ پھروگے اوسمین طرف اللہ کے پھر پورا پاویگی ہر جان جو کمایا اور وہ نہ ظلم کیے جاینگے

یعنی ہر شخص اپنا کیا پورا پالیگا نیکی کا عوض ضرور ملیگا خواہ ثواب ہو خواہ کسی حق کا عوض ہوجاے
برائی ضرور سامنے آئیگی خواہ معاف ہوجاے خواہ اوسکی سزا ملے ظلم اگرچہ حق سبحانہ تعالی کیطرف
سے ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ سب اوسکے مملوک ہین تاہم خواہ ہمارے فہم کے موافق فرمایا خواہ
یہ کہ فیصلہ حقوق مین دوسرونکی طرف سے اور عطاے ثواب اور مقدار ثواب مین بیشی کمی نہوگی

زاہدی اس آیت کے بعد ہمارے حضور اقدس سات راتین زندہ رہی صلی اللہ علیہ وسلم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب

ای ایمان والو جب معاملہ کرو تم قرض کا مدت معین تک پس لکھوا لیو اور چاہیے کہ لکھے

بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ

تم مین کوئی کاتب عدل سے اور نہ انکار کرے لکھنے والا یہ کہ لکھے جیسا کہ سکھایا اوسی اللہ نے پس چاہیے کہ لکھے

ای ایمان والو جب کسی مدت معین کی لیے کوئی معاملہ کرو تو لکھ لیا کرو تا کہ نہ کوئی شرط مبہم ہو نہ حق بیش وکم۔ اگر ایک مرجائے تو اوسکے وارث نہ زیادہ مانگین نہ اوسنے زیادہ مانگا جائے نہ بھول چوک ہو نہ نوبت نزاع آئے اور چاہیے کہ کاتب عدل اور احتیاط سے لکھے نہ ایسی عبارت پیچیدہ ہو کہ ایک کا حق تلف ہو یا مبہم و مجمل لفظون سے جھگڑا اوٹھے اور کسیکا حق صاف طور پر بہی ضایع ہو اور کاتب لکھنے سے انکار نکرے **ف** آیت مین کئی بحثین ہین اول تَدَايَنتُم یعنی اسمین لین دین کرنا۔ اسمین ہر معاملہ جسمین ادائی کسی مدت پر مشروط ہو داخل ہی **قیاس** ہر معاہدہ اور غیر مالی معاملہ اسی آیت سے قابل کتابت ہی کیونکہ لکھنے کی وجہ یہی ظاہر کی گئی ہے کہ حفظ حق وادای شہادت مین مدد ملی اور یہ علت بعینہ دیگر معاملون مین ہی موجود و مقصود ہی جیسے نکاح طلاق۔ خلع۔ قبالہ مکان وغیرہ **احمدی** کہا ابن عباس نے یہ آیت بیع سلم مین اوتری ہی اس بنا پر حنفیہ کا تمسک اس آیت سے دربارہ جواز سلم صحیح ہی **دوم** أَجَلٍ مُّسَمًّى سے غرض معاملات مین مدت کا معین ہونا شرط ہی اور بدون تعین مدت کتابت بیسود ہو گی **مسئلہ** ایسی مدت مقرر کرنا جسے ہم عرفاً یا ضرورةً نہ جان سکین معتبر نہین جیسے جب پانی برسے ہوا چلے یا جب نصارا کی عید ہو **مسئلہ** جب تک مدت پوری نہو دین کا مطالبہ جائز نہین **احتراز** قرض مین قبل مدت بہی تقاضا جائز ہے اسلیے کہ دین مین مانع کتاب سے موجود ہی اور قرض اس آیت مین داخل نہین کیونکہ دین اور قرض مین فرق ہی **دین** وہ جو کسی کے معاوضہ مین ذمی پر واجب ہو جیسے ایک شے بیچی اوسکا ثمن لینا ہی یا کوئی شے غصب کرلے۔ یا ہلاک کر ڈالے مالک کو اوسکی قیمت دینا ہی یا اجرت و کرایہ وغیرہ **قرض** وہ قدر سے یا مثلی چیز جو بوعدۂ ادا دوسرے کے ملک مین کر دیا جاوے **سلم** ایک قسم کی بیع ہی اسمین کل قیمت نقد دیجاتی ہے اور مبیع ایک مدت معین کے بعد لیا جاتا ہی اسمین سات شرطین ہین ۱ مکان و وقت ادای مبیع ۲ جنس و وصف و نوع مبیع ۳ مقدار مبیع و ثمن ۴ ثمن کا مال اوسی مجلس مین ادا کیا جاے

جہان ایجاب وقبول ہوا ہے مبیع وقت عقد سے ادا تک بازار مین مل سکے ۶ مبیع ایسی چیز ہو جسکا اندازہ اور بیان ہو سکے ۷ مبیع اور ثمن دونون مین شروط ربوا نہ پائی جائیں۔ اور مدت اوسکی بعضون کے نزدیک آدہی دن سے زیادہ ہونا کافی ہی اسلیے کہ قران مین مجمل ہی کوئی حد معین نہین اور بعضے تین دن کہتے ہین اسلیے کہ ادنی مقدار جمع ہی۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک مہینے سے کم نہو اسلیے کہ مطلق مدت کا اطلاق ایک مہینے پر ہوتا ہی اور اتنی قلیل مدت کے لیے نہ یہ اہتمام شان کتابت وشہادت مناسب تہا اور نہ کچہ حاجتمند کی کارروائی ممکن ہی (خلاصہ ہدایہ) **سوم** فَاكْتُبُوْهُ سے احتیاط واستحباب مراد ہی واجب نہین اسلیے کہ یہ کتابت ہمارے حقوق کے تحفظ اور ہمارے فائدے کے لیے ہی اور جو شی خاص ہمارے فائدے کی ہو اوسمین آزادی رہتی ہی وجوب نہین ہوتا (نور الانوار) **چہارم** کاتب پر لکہدینا واجب ہے یا نہ۔ بعضون نے کہا یہ سب واجب تہا مگر (لایضار کاتب) سے منسوخ ہو گیا مگر یہ مذہب ورنسخ دونون ضعیف ہین اور اصول کے خلاف **مسئلہ** جو امور ہمارے معاش کے لیے موضوع ہین وہ واجب نہین ہوتی ورنہ تکلیف لازم آئی اور تکلیف عبادات مین ہوتی ہی نہ معاملات مین اور کتابت بہی امور معاش سے ہی اسلیے ارشاد ہوا کہ جسطرح تمپر اللہ نے احسان کیا اور یہ ہنر سکہایا تم بہی اوسکے بندونکی حاجت روائی کرو **مسئلہ** اگر کاتب نمل سکے۔ تو بشرط امکان وعدم زحمت مزید واجب ہو جائیگا **مسئلہ** کاتب کو اجرت کتابت لینا جائز ہی اسلیے کہ یہ امر عبادات واجبہ سے نہین **پنجم** یہ اول سے معلوم ہوا کہ کاتب خود سمجہ لے اور ایسے عبارت جو انصاف کے خلاف ہو نہ لکہے البتہ سہواً یا نا فہمی سے غلطی ہو تو معاف ہی

وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ

اور مضمون لکہوائے وہ جسپر حق ہی اور چاہیے کہ ڈرے اللہ سے کہ رب اوسکا ہی اور نہ کم کرے اوس سے کچہ بہی پس اگر

كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

ہو وہ جسپر حق ہی احمق یا ناتوان یا نہ املا کر اسکے وہ کہہ کر چاہیے کہ لکہوائے

اور لکہوائے وہ جسپر حق ہی یعنی کوئی لفظ اور شرط مجمل اور پیچیدہ	وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ولی اوسکا انصاف سے	جو اقرار کرتا ہی اور اللہ سے ڈرے نہ ہو اور حق کم نہ کرے پس اگر یہ

لکہنا ... دوسرا ... عبارت بتانا ... کم کرنا ... املا ... اور ... ادا ... کم عقل ... ولیمل ... ادا ... ۱۲

نابالغ یا شیخ فانی (جسکی عقل مختل ہوگئی ہو) یا ناواقف کاری یا احمق یا مرض وغیرہ سے خود نہ لکھوا سکے تو ولی دسکا یا معتمد یا وکیل انصاف سے لکھوائے املا یہ کہ ایک شخص بتاتا جاوے اور دوسرا لکھے۔ یہ حق ادسیکا ہو جو اقرار کرتا ہو مسئلہ اگر صاحب حق خود لکھوائے یا اپنے ہاتھ سے لکھدے۔ یا اقرار کنندہ اپنے ہاتھ سے لکھدے تو بعد پسند و رضائے فریقین جائز ہو آیت مین غیر کے لکھنے کی ممانعت نہین بلکہ مقصود یہ ہو کہ اقرار کرنیوالیکا حق ہو جو چاہے لکھوائے لکھوانے والا قبول کرے تو بہتر ورنہ ترمیم ہوسکتی اور کاتب کو ذکر سے یہ فائدہ ہو کہ ہر شخص کی بات کے دو جانچنے والے ہونگے ایک فریق۔ دوسرا کاتب اسمین حقوق کی محافظت زیادہ ہوگی مسئلہ کتابت کے مصارف اوسکے ذمے ہین جسکے لیے ہو اسلیے کہ وہی مالک ہو اور وہی اوس سے فائدہ لیگا مسئلہ دستاویز کی تحریر مین کسی قسم کا اجمال و ابہام جائز نہین بلکہ جو بات لکھی جاے وہ نہایت صریح اور واضح ہو مثلاً بیس روپیہ ہمارے ذمے مین اسمین سکہ لکھو۔ یا رمضان مین یا صوبہ اودہ مین دینگے۔ اسمین سن اور شہر یا قصبے کا نام لکھوا اسلیے کہ (بخس) کے معنی کھوٹا اور (شیئا) سے مراد ادنی اور حقیر شے یعنے کسی چھوٹے سے چھوٹے حق کو ناقص نکرو سفیہ بے وقوف۔ یہان مجنون یا نابالغ مراد ہو ضعیف سے وہ بڈہا مراد ہو جسکی عقل جاتی رہے ولی سے عموماً معتمد اور کار پرداز مراد ہو ولی ہو یا وکیل مسئلہ آیت جواز وکالت پر دلالت کررہی ہو اور یہ کہ ساختہ پرداختہ وکیل کا موکل پر لازم ہو مسئلہ آیت مین اشارہ ہو کہ موکل کے ہوتے وکیل کام نہین کرسکتا مگر جبکہ موکل عاجز و مجبور ہو ف آیت بتارہی ہو کہ اپنے حقوق کا تحفظ اور دوسرون کے حقوق کی اعانت امر ضروری ہو اسمین خود مستعد ہونا چاہیے

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ

اور گواہ بناؤ دو گواہ مردون سے اپنے پس اگر نہ ہون دو مرد پس ایک مرد اور دو عورتین

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۚ وَلَا يَاْبَ

اونمین سے کہ پسند کرو تم گواہون سے اگر بہول جائے ایک عورت تو یاد دلائے دوسرے اور نہ انکار کرین

الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا

گواہ جب بلائے جائین

اور گواہ بناؤ دو مسلمان اگر دو مرد نہون تو ایک مرد اور دو عورتین کافی ہین اور یہ گواہ مسلمان ہون اور ایسے ہون جنکا چال چلن تم پسند کرو اور عورتین دو اسلیے ہین کہ ایک بہولجائے تو دوسری اوسے یاد دلائے اور گواہ جب بلائے جائین تو گواہی سے انکار نکرین

شہادت ایک امر دینی ہی گواہ کو سچی گواہی مین اظہار حق و دفع ظلم کا ثواب ملتا ہی اور جھوٹے
گواہی مین بہت بڑا گناہ ہی - گواہ اسیقدر بیان کرسکتا ہی جو اوسنے آنکھ سے دیکھا - یا سننے والی چیز
کو سنا اوسے اپنی طرف سے کچھ بیشی و کمی کا اختیار نہین اور اسکی سات شرطین ہین **شعر**

دو ہون - بالغ - عقیل - و حر - و ذکور	مسلم و غیر متہم بفجور

ایک ورنا بالغ اور مجنون - اور غلام کی گواہی مقبول ہی نہین - اور عورتون کی گواہی مردون کی
ساتھ اور کافر کی گواہی بمقابلہ کافر (جبکہ کسی مسلم کے خلاف نہو) اور فاسق کی گواہی بشرط
رضای حاکم و فریقین جائز ہی اور دین مین ایک آدمی - مرد ہو یا عورت اور غلام کی گواہی مقبول ہی
اور کافر و فاسق کی بات بالکل نسنی جاے - (زیادہ تفصیل اسکی فقہ مین ہے) **مسئلہ** کافر کی گواہی
تب مقبول ہی کہ جب دونو فریق کافر ہون یا ایک کافر ہو اور کافر کے خلاف گواہی دیجای اسلیئے کہ فرمایا
(من رجالکم) تمہارے مردون سے گواہ ہون کافر ہم مین سے نہین **مسئلہ** چار عورتین بجای
دو مردون کے گواہی نہین دیسکتین اسلیے کہ گواہی عورتون کی خلاف قیاس ہی اپنے محل پر مقصور
رہیگی - اور اسلیے کہ اصل گواہی مین ایک ہی دوسرا اوسکی تائید و تصدیق کرتا ہی جب سب عورتین
ہوئین تو اصل وہی ہونگے جنکی بہولنے اور کم عقل ہونے کے قرآن و حدیث مین تصریح ہی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقصات العقل والدین **مسئلہ** ایسے آدمی کی گواہی جو افعال محقر کرتا ہو
(عورتین عقل مین بہی ناقص ہین اور دین مین بہی ۱۲)
مقبول نہین - اور افعال محقرہ وہ ہین جو بسبب رواج حقیر و ذلیل سمجھے جائین جیسے بازار مین
کہانا - وغیرہ جیساکہ فرمایا (ممن ترضون) **مسئلہ** اگر وہ امور جو عبادت یا سنت ہین رواج
مین ذلیل سمجھے جائین تو نہ وہ حقیر ہونگے نہ گواہی مردود ہوگی جیسے ہمارے زمانے مین تہمد
باندہنا - اور اونچا پاجامہ - موٹا کپڑا - اپنا سودا خود خرید کر اپنے ہاتھ مین لیجانا **مسئلہ** اگر
فاسق گواہ بنالیا جاے اور کوئی عذر نکرے تو گواہی مقبول ہی اسلیے کہ ہماری رضا کو شرط فرمایا ہی
مسئلہ کسی شخص پر گواہ بننا واجب نہین مگر جبکہ کوئی اور گواہ نمل سکے بوجہ حفظ حق مومنین
و فائدہ رسانی بندگان خدا گواہ بننا پڑے گا **مسئلہ** اگر یہ خوف ہو کہ گواہ بننے سے بار بار
حاکم کے پاس جانا ہوگا اور زحمت بیجا اوٹہانا پڑے گی یا اوسکے ضروری کام اور امور معاش
مین خلل پڑیگا یا وکلا کے مغالطے فریقین کے سوالات حکام کی زبردستیون سے کچھ نکچھ دروغ بیانی
ہوگی بلکہ فقط بہولنے تو ذاتی ضرر کا بہی خوف ہی یا حاکم اس شہادت پر وہ فیصلہ کریگا جو شرعاً
نچاہیے ایسی صورت مین گواہ بننا بہتر نہین اسلیے کہ نہ تحمل ضرر ضروری ہو نہ اعانت حرام جائز

مسئلہ گواہ کو اجرت یا بطور انعام لینا رشوت ہی مگر جسقدر وقت صرف ہو یا حرج ہو
اوسکا معاوضہ منع نہین بشرطیکہ گواہی پر کچہ اثر نہ پڑے

وَلَا تَسْأَمُوٓا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ ٱللَّهِ وَ
اور نہ ملول ہو یہ کہ لکھو حق کو ادنی ہو یا اعلے اوسکی مدت تک یہ زیادہ انصاف ہی اللہ کے نزدیک اور

أَقْوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدْنَىٰٓ أَلَّا تَرْتَابُوٓا
زیادہ درست کرنیوالا ہی واسطے شہادت کے اور قریب ہی اسکے کہ تم شک کرو

اور ملول نہو حقوق کے لکھنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اسلیے کہ مواخذہ سب بین ہے فرمایا کہ ذرہ برابر نیکی ہو یا بدی
پیش ہو جائیگی اور اوسکا عوض ملیگا تو ہر حق کو اوسکی مدت کے ساتہ لکہہ لو یہ لکہہ لینا اللہ کے نزدیک
زیادہ انصاف کا امر ہو اور گواہی دینے کے لیے بہت اچھا ہی امید ہی کہ تمہین واقعات مین
سہو و شبہ نہو ف جبکہ تحریر و شہادت صرف حفظ واقعات کیلئے ہے اور واقعات
بدون تحریر بہی یاد رہسکتے ہین لہذا احتیاط اور استحباب ہی وجوب نہین

إِلَّآ أَنْ تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا
مگر یہ کہ ہو تجارت نقد کہ پہراتے ہو اوسے آپسمین پس نہین تمپر گناہ اگر نہ لکھو اوسے

وَأَشْهِدُوٓا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُۥ
اور گواہ بنالو جب خرید فروخت کرو تم اور نہ ضرر دیا جاے کاتب اور نہ گواہ اور اگر کروگے تم پس

فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱللَّهُ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ
بیشک وہ گناہ ہی ساتہ تمہارے اور ڈرو اللہ سے اور سکہاتا ہی اللہ تمکو اور اللہ ساتہ ہر شے کے دانا ہی

مگر جبکہ لین دین نقد ہو جو آپسمین ہیر پہیر کیا کرتے ہو تو تمپر کوئی الزام نہین اگر نہ لکھو اور گواہ
بنالیا کرو جب خرید و فروخت کیا کرو اور کاتب اور گواہ نکسی کو ضرر دین نہ اونہین ضرر دیا جاے
یعنی نہ وہ تحریر و تقریر مین کسی کا نقصان کرین اور نہ زحمت اور بار بار طلبی وغیرہ سے انکا
نقصان کیا جاے اور اگر تمنے ایسا کیا تو گناہ اور نافرمانبرداری ہوگی اور اللہ سے ڈرو اللہ
تمہین قواعد اور انتظامات سکہاتا ہی اللہ ہر شے پر دانا ہی ابو سعود ولا یضار اگر مجہول ہی
تو یہ مراد ہی کہ کاتب اور گواہ کو ضرر نہ دیا جاے اور معروف ہی تو یہ مطلب ہی کہ یہ فریقین کو
ضرر ندین ف اگر کہا جاے کہ جب معاملات قرض کے نہ لکھنے مین گناہ نہین تو یہ ارشاد لغو

تجارت کے نہ لکھنے میں گناہ نہیں ہے کیونکہ صادق آئیگا تو جواب ہے کہ دین کی صورت میں سہو اور شبہ سے کچھ نہ کچھ نزاع اور حق تلفی کا خوف ضرور تھا اور نقد میں وہ بھی نہیں اور تقدیر کلام یہ ہے کہ معاملات دین میں جو شبہ گناہ کا تھا وہ نقدی میں نہیں مظہری گواہ بنا لینا واجب نہیں جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدون گواہ کے خریدنا ثابت ہے

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ

اور اگر ہو تم سفر میں اور نہ پاؤ تم کاتب پس رہن (رکھو) باقبضہ پس اگر اعتماد کرے

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ

ایک تمہارا ایک پر پس چاہیے کہ ادا کرے وہ کہ امانت دار بنایا گیا امانت اوسکی اور چاہیے کہ ڈرے اللہ سے جو رب ہے اوسکا

اور اگر تم سفر میں ہو اور کاتب نہ ملے تو رہن باقبضہ کر لو پھر اگر امانت رکھی ایک دوسرے کی پاس تو چاہیے کہ امین امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اوسکا پروردگار ہے مظہری یہ مراد نہیں کہ وطن میں ہو یا کاتب ملے تو رہن نہ رکھو اسلیے کہ مفہوم مخالف بالاتفاق اس صورت میں غیر معتبر ہے بلکہ ایک واقعہ بیان کیا کہ دستاویز وغیرہ نہو سکے تو رہن سے اطمینان کر لو ف رہن بدون قبضہ جائز نہیں احکام رہن ۱ جو دیا جاوے وہ قرض کے رہن لبقدر قرض مضمون ہے باقی امانت (ہدایہ) ۲ مرہون سے فائدہ اوٹھانا سود ہے ۳ ایسی شے جسپر قبضہ نہو سکے جیسے اس زمین کا ربع یا درخت کی شاخ - یا دیوار بدون زمین انکا رہن جائز نہیں ۵ جسکا بیچنا منع اوسکا رہن بھی منع ہے ۶ کوئی چیز رہن رکھکر راہن کو بکرایہ قابض کرا دینا جائز نہیں مظہری آیت میں امانت سے دین مراد ہے

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

اور نہ چھپاؤ گواہی اور جو چھپاتے اوسی پس شان یہ ہے کہ گناہگار ہے دل اوسکا اور اللہ ساتھ اوس چیز کی کہ کرتے ہو تم خبردار ہے

اور گواہی نہ چھپاؤ ورنہ تمہارا دل گناہگار ہو جائیگا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ف گواہی چھپانا حرام ہے اور بوقت ضرورت ادای شہادت واجب مسئلہ اگر بالیقین

معلوم ہو کہ حاکم فیصلہ ظلم سے کریگا مثلاً زید نے بکر سے روپیہ بشرط سود لیا اور شاہد کو کہا بیشک
سود کا وعدہ تہا اس صورت مین سود دلایا جائیگا۔ یا زید نے وعدہ کیا کہ یہ گہڑی جو بکر کے پاس
ہو میری ہی بکر نے چورائی گواہ یہ جانتا ہی کہ گہڑی زید کی ہی مگر اوسے یقین ہے کہ صرف اسقدر
ثبوت سے کہ یہ گہڑی زید کی ہی بکر کو سزا ملجائیگی اس امر کا ثبوت ملیجائیگا کہ اوسنی چورائی ہی یا اور طرح سے ملک
ہو اس صورتمین کتمان شہادت جائز ہی تا کہ ظلم یا اعانت ظلم نہو لیکن گواہی ایک مخفی اور قلبی امر تہا اسی لیے فرمایا

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ
اللہ ہی کے لیے ہی جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو وہ جو جی مین ہی تمہارے یا چہپاؤ تو حساب کریگا تمہارا
بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
ساتہ اوسکے اللہ پس بخشیگا واسطے جسکے چاہیگا اور عذاب کریگا جسے چاہیگا اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

اللہ ہی کی ملک ہی جو آسمانون مین ہی یا زمین مین تم اپنے دلون کی باتین ظاہر کر دو یا چہپاؤ اللہ
تمسے اوسکا حساب کریگا جسے چاہیگا اپنے فضل سے بخش دیگا جسے چاہیگا عدل سے عذاب کریگا
اللہ ہر شے پر قادر ہی ف (ما فی انفسکم) عالم ہی اخلاق۔ آرزو۔ ارادہ حدیث نفس
خطرہ عزم مصمم۔ سب داخل ہین اور حق سبحانہ تعالی ان سبکا حساب کریگا زاہدی علما اس
مسئلے مین کہ جو بات دل مین آئی اوسپر مواخذہ ہی یا نہ بہت مختلف ہین ۱ خطرات بالاتفاق
معاف ہین ۲ عزم کفر۔ باتفاق کفر ہی ۳ عزم کبائر یعنے کسی گناہ کبیرہ پر قصد مصمم کرنا کہا بعض نے
یہ معاف ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جب بندہ گناہ کا قصد کرتا ہی لکہا نہین جاتا اگر باز آیا تو
نیکی ملتی ہی اور کیا تو گناہ لکہا جاتا ہی۔ اور مراد اس سے قصد مصمم ہے ورنہ خطرات جو اضطراراً دل مین
آتے ہین یا خطا و نسیان وہ معاف ہی ہین۔ اور بعض نے کہا عزم شر پر عزم کا گناہ ہوگا فعل کا ہوگا
جبکہ اسی عزم پر رہے اور باز نہ آئے یہان تک کہ مرجائے شمس الائمہ حلوائی اور ابو المنصور ماتریدی
نے کہا کہ خطرہ اضطراری معاف اور اختیاری پر گرفت ہی ف تاجیر کے نزدیک وہ امور جو دل مین
آئین دو قسم کے ہین ۱ اضطراری ۲ اختیاری۔ پہلا باتفاق عفو ہی۔ دوسرا پس اوس سے
بندہ راضی اور آمادہ ہی یا نادم و تائب۔ ندامت کے حالت مین بہی قابل اخذ نہین اور اگر مطلوب
راضی ہی تو خواہ وہ ایسا امر ہی جو قول یا فعل سے متعلق ہی جیسے صدا آہی یا کلمات کفر اور نماز و قمار تو خیال
خیر مین ایک نیکی عطا ہوتی ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جب بندہ نیک ارادہ کرتا ہی تو ایک نیکی لکہی
جاتی ہی اور جب اوسے کر لیتا ہی تو دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور اگر خیال شر ہو تو جب تک کر نہین لیتا

گناہ نہین لکھا جاتا جیسا کہ حدیث مین گزرا اور نکرنے کی کئی صورتین ہین ۱ یہ کہ نادم و تائب ہوا ہین ثواب ملتا ہی جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ۲ کسی وجہ سے مجبور ہوگیا یہ معاف کردیا جاتا ہے ۳ یہ کہ گو مجبور ہوگیا مگر وہ عزم اوسکے دلمین بعینہ باقی ہی اور اس مجبوری کا ملال ہی تو بلاشبہہ اسپر مواخذہ ہوگا اور یہی خلاصہ ہی شمس الائمہ اور ابو المنصور کی تقریر کا اور ظاہر آیت کا یہی محل ہی ہے اور اگر وہ امر قول و فعل سے متعلق نہین جیسے ایمان و اعتقاد یا کفر و اصحاب سے عناد اس مین اگر قائم رہا تو سزا و جزا لازم ہی ورنہ اللہ یہ خیالات خیر جنمین عزم مصمم ہوا ہو اگر اوسکے فضل وسیع سے نیکیون مین لکھ لیے جائین تو نہ بعید ہی نہ خلاف امید ہی۔ اور معنی آیت کے یون لینا چاہیے کہ جو کچھ تم کرو یا تمہارے دلمین گزرے اون سب کا حساب ہم لینگے بعض پر مواخذہ یا اعطای ثواب ہوگا اور بعض پر عفو اور بعض محض عبث سمجھے جائینگے لیکن اللہ کے حساب اور پرسش اور علم سے کوئی امر خارج نہین **بخاری و مسلم** ام المومنین صدیقہ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ کسیکا عمل کسیکو جنت مین نہ لیجائیگا صحابہ نے عرض کی وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اور آپ کا بھی عمل آپ کو جنت مین نلیجائیگا اے رسول اللہ فرمایا وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَتِهٖ مین بھی نہین مگر ڈھانک لیا مجھ اللہ نے اپنی رحمت سے اور فرمایا قیامت مین اللہ تعالی مومن سے قریب ہوگا پھر اوسپر اپنا بازو رکھیگا اور اوسے چھپا لیگا اور فرمائیگا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا کو تو فلان خطا فلان قصور اپنا جانتا ہی عرض کریگا ہان اے رب۔ پھر سب گناہ قبول دیگا اور سمجھیگا کہ اب ہلاک ہوا دوزخ مین گیا حق سبحانہ تعالی فرمائیگا میرے بندے مین نے دنیا مین تیرے عیب چھپائے آج بھی چھپاتا ہون جا تجھے بخشدیا پھر نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین عطا ہوگا اور کفار کے لیے باواز بلند پکارا جائیگا کہ تمام مخلوق سنے هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ انہون نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر آگاہ ہوجاؤ لعنت ہی اللہ کی ظالمون پر **ابن کثیر** جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نے حضور مین عرض کیا ہمین اوسیقدر تکلیف دیجاے جسکی ہمین قوت ہے یعنی صوم و صلوۃ حج و زکوۃ مگر یہ امر کہ ہمارے خطرات اور خیالات پر مواخذہ ہو ہماری وسعت سے باہر ہے ارشاد ہوا کیا تم بھی وہی کہوگے جو بنی اسرائیل نے کہا کہ ربنا سمعنا و عصینا حق سبحانہ تعالی نے بطور تعلیم نازل فرمایا کہ یون کہو

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

ایمان لایا رسول جو اوتارا گیا اوسکی طرف اوسکے رب سے اور ایمان والے سب ایمان لائے اللہ پر اور فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر

وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ

اور پیغمبرون پر اوسکے نہین فرق کرتے ہم کسی مین اوسکے پیغمبرون سے اور بولے سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے بخشش تیری چاہتے ہین

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

اے رب ہمارے اور طرف تیرے بازگشت ہے

پیغمبر اور مومنین سب کے سب اللہ پر ایمان لائے اور فرشتون اور کتابون اور پیغمبرون پر (اور کہتے ہین کہ) ہم فرق نہین کرتے کسی پیغمبر مین اسطرح کہ کسیکی نبوت ضروری اور دوسرے کی مشتبہ قرار دین جیسا یہود و نصاریٰ نے کیا کسی کو پیغمبر کہا اور کسیکو نمانا اور کہا اے رب ہمارے ہمنے تیرا حکم سنا اور اوسکی فرمانبرداری کی۔ ہمین عطا کر اپنی مغفرت اور تیری طرف مرجع اور بازگشت ہے ف اسمین بہت بڑی فضیلت اس امت کی یہ ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ ان کے حاضرین کے خود تصدیق فرماتا ہے اور جو غائب ہین انکو تعلیم کرتا ہے کہ یون کہو خبردار بنی اسرائیل کی طرح نہ کہنا کہ سمعنا وعصینا ہمنے حکم الٰہی سنا اور سرکشی کی۔ ظاہر ہے کہ مخاطب ان مقدس کلمات کے اصحاب رسول مقبول ہین جو بوقت نزول آیت حاضر تھے پھر جو لوگ ایسے حضرات کے ایمان مین کلام کرین اور سب و بانہ باتین بناتے ہین وہ اللہ کی شہادت کی رد کرنیوالے نہین تو کون ہین اور قرآن کو جھٹلاتے نہین تو کیا کرتے ہین

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

نہین تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو مگر (بقدر) وسعت اوسکی کہ مفید اوسے وہ ہے کہ کمائے اور مضر اوسے وہ ہے کہ کمائے

اللہ کسی نفس کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا ہر شخص کو اپنی ہی کمائی کا فائدہ ملیگا اور اپنے ہی برے کامون کا ضرر پہنچیگا ف معلوم ہوا کہ ۱ احکام شرعی بہت آسان ہین اسلیے کہ جو امر بقدر طاقت ہوتا ہے وہ گران نہین ہوتا ۲ عذر کی حالت مین تخفیف ہونا چاہیے جیسے شیخ فانی کے لیے بجاے روزے کے طعام مسکین یا مریض کو وضو کی جگہ تیمم کافی ہے ایسے ہی حج و زکوۃ وغیرہ مین مال شرط ہے ۳ اشارہ ہے کہ اپنے مملوک پر زیادہ بار نہ ڈالو جبکہ رب الارباب تکلیف زیادہ نہین ڈالتا ۴ آدمی خود اپنی اصلاح کا ذمہ دار اور اپنے خرابیون کا جوابدہ ہے اور جو اپنی مدد نہین کرتا اوسکی مدد کوئی نہین کر سکتا بلکہ جو مدد غیر سے ملے وہ بھی اسکے کسی نیک فعل کا نتیجہ ہے اور ضرر غیر سے پہنچے وہ بھی اسکی فعل بد کا عوض ہے

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو اگر بھول گئے ہم یا خطا کی ہمنے اے رب اور نہ لاد ہمپر بوجھ جیسا کہ لادا تو نے

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا قف

اونپر کہ پہلے تھے ہمسے اے رب ہمارے اور نہ لاد ہمپر اوسے کہ نہین طاقت ہمکو ساتھ اوسکے اور معاف کر ہمسے

ع ۸

وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا وقف اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ع

اور بخش دے ہمارے اور رحم کر ہم پر تو مولی ہمارا ہی پس مدد کر ہماری قوم کافرین پر

معالم بنی اسرائیل جب کوئی بات بھول جاتے اور حکم کے خلاف کرتے تو اونپر عذاب آجاتا اللہ تعالی نے اس امت کو خطا و سہو سے معاف فرمایا نسیان بھول خطا چوک - یہ دونو فعل اگرچہ قابل مواخذہ تھے اسلیے کہ سہو و خطا قلت اہتمام و کم توجہی سے پیدا ہوتی ہو مگر اللہ تعالی نے فضل و کرم سے معاف فرمایا مگر اللہ کے حق مین تو نہیں مواخذہ نہین روزہ خطا سے ٹوٹ گیا نماز سہو سے رہگئی اگر یاد آئے قضا کرے ورنہ مواخذہ نہیں ہاں البتہ حقوق عباد مین مواخذہ ہو کسیکا مال خطا یا سہو سے ضایع کرے تو ماخوذ ہوگا اصر سے وہ سخت احکام ہین جو بنی اسرائیل پر تھی مظہری اصر سے مراد وہ سختی ہے جو درباب قبول توبہ بنی اسرائیل پر تھی کہ جبتک جان کو ہلاک نکرین توبہ قبول نہو ف جو سمجھتے ہین کہ خطرات پر مواخذہ ہو جیساکہ پہلی آیت مین گذرا وہ اس آیت کو ناسخ گردانتے ہین در منثور و ابن کثیر فرمایا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ میری امت سے خطا اور سہو اور اکراہ معاف کر دیا گیا انپر اسکا گناہ نہین ہوتا - جب جبرئیل یہ آیت لائے اور پڑہا ربنا لا تؤاخذنا آپ نے فرمایا (آمین) اور ایک روایت مین ہو کہ جبرئیل نے آپکو بتا دیا کہ سورۂ بقر کے آخر مین آمین پڑہا کیجیے - فرمایا جس نے رات کو دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی پڑہین اوسے کافی ہوگئین فرمایا مجھے دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی اوس خزانے سے عطا ہوئی ہین جو عرش کے تلے ہو کسی پیغمبر کو میرے پہلے نہ ملین تہین فرمایا معراج مین مجھے تین چیزین عطا ہوئین ۱ نمازِ پنجگانہ ۲ آخر سورۂ بقر ۳ یہ کہ جسنے شرک نہین کیا اوسے اللہ تعالی بخشدیگا فرمایا اللہ تعالی نے دو ہزار برس آسمان و زمین سے پہلے اپنے یدِ قدرت سے ایک کتاب لکہی اسی سے یہ دو آیتین خاتمہ سورۂ بقر نازل فرمائین جس گہر مین تین رات پڑہی جائین شیطان بہاگ جائے - ابن عباس نے کہا کہ جبرئیل حضور مین بیٹھے تھے ناگاہ آواز سنی جبرئیل نے سر اوٹھایا اور کہا یہ ایک دروازہ آسمان کا ہو آج کہولا گیا اس سے پہلے کبہی نہ کہلا تہا اور اوس سے ایک فرشتہ اوترا اور حضور کی خدمت مین آکر کہا آپ کو دو نورون کی بشارت ہو جو آپ کو ملے اور آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملے سورۂ فاتحہ - اور آخر سورۂ بقر جو اسکا ایک حرف بہی پڑہیگا ثواب پائیگا زاہدی سورۂ بقر مین پندرہ مثالین اور پانسو حکم ہین

سورۂ آل عمران — بسم اللہ الرحمن الرحیم — المدینۃ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام سے اللہ کے مہربان رحمت والا

اس صورت کا نام آل عمران ہے مدینے مین نازل ہوئی اسمین دو سو آیتین ہین فضائل درمنثور مین ہے کہا کعب نے سورۂ بقرا ور آل عمران دونو قیامت مین اپنے قاری کی نسبت کہینگے رَبَّنَا لَا سَبِیْلَ عَلَیْهِ ای رب اسپر کوئی الزام نہین ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جسنے سورۂ بقرا ور آل عمران شب جمعہ مین پڑہی اوسکو لَبِیدًا سے عَرُوبًا تک ثواب ملیگا۔ (لبیدا) ساتوین زمین۔ (عروبا) ساتوان آسمان حضرت عمر سے روایت ہے جسنے سورۂ بقرا ور آل عمران اور سورۂ نسا ایک رات مین پڑہی (قانتین) مین لکہ لیا جائیگا **شان نزول** تفسیر مظہری مین ہے کہ نجران کے نصارا حضور مین آئے اون مین تین سردار تھے جنپر تمام کامونکا مدار تہا ۱ عبد المسیح صاحب شورہ ۲ ایہم امیر و سردار ۳ ابو حارثہ عالم واعظ یہ لوگ مسجد نبوی مین آئے اور اپنی نماز مین مشغول ہوئے حضور نے فرمایا انہین اسلام کی طرف بلاؤ وہ بولے ہم تو پہلے ہی سے اسلام لا چکے ہین یعنی دین حق کے تابع ہین آپنے فرمایا تم جہوٹے ہو حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہو صلیب کی پرستش کرو۔ گوشت خنزیر کہاؤ۔ پہر اسلام کیونکر نصیب ہوا بولے عیسی خدا کے بیٹے نتھے تو اون کا باپ کون ہے۔ فرمایا کیا تم نہین جانتے کہ اللہ پر فنا نہین اور عیسی پر موت آئیگی بولے بیشک۔ فرمایا تمہین نہین معلوم کہ اللہ ہر شے کا منتظم اور محافظ اور رازق ہے کیا عیسی بہی یہ کر سکتے ہین بولے نہین۔ فرمایا اللہ پر کوئی چیز مخفی نہین زمین مین ہو یا آسمان پر کیا عیسی بہی جانتے ہین بولے نہین۔ فرمایا ہمارے رب نے عیسی کی صورت رحم مادر مین بنائی جسطرح چاہا۔ اور ہمارا رب کہاتا پیتا نہین بولے ہان۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ حضرت عیسی کی ماںنے اونہین حمل مین رکہا اور جنا دوسرے بچون کی طرح اونکی بہی غذا ہوئی۔ اور کہاتے پیتے تھے بولے ہان۔ فرمایا پہر تمہارا زعم کیونکر صحیح ہوگا حق سبحانہ تعالی نے یہ صورت نازل فرمائی اسکے متعدد آیتون مین نصرانیون کی تردید ہے

الٓمّٓ ۚ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۙ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

اللہ نہین کوئی معبود مگر وہی جو زندہ ہے اور قائم رکہنے والا اوتاری آپ پر کتاب سچی سچا کرتا

لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ

اوسے جو سامنے اوسکے ہے اور اوتاری توریت اور انجیل پہلے سے رہنما واسطے آدمیونکے اور اوتارا

الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝
فیصلہ　بیشک　جنہون نے کفر کیا　اللہ کی آیتون سے　واسطے اونکے عذاب سخت ہی　اور اللہ غالب ہی بدلا لینے والا

قیوم تمام مخلوق کا منتظم **الکتاب** قرآن جو حق ہے اور اگلی کتابون کی تصدیق کرتا ہی کہ وہ آسمانی کتابین ہین اونمین اللہ کے احکام ہین اون کے اصول ہمیشہ باقی اور مقبول ہین البتہ فروعات منسوخ ہوگئی اور اسکے انکار اور بے ادبی کفر ہے **معالم** **توریت** کے معنی روشن - نورانی - یا مخفی اسلیے کہ اسرار الٰہی اور علوم آسمانی اوسمین ہین - یا شریعت **انجیل** اسکے معنی تاج - یا وسعت اسلیے کہ بنی اسرائیل پر جو ضیق اور تنگی احکام تہی وہ اوٹھ گئی اور وسعت حاصل ہوئی - یہ دونو کتابین آدمیون کے لیے ہدایت ہین **شبہہ** حضرت موسی اور حضرت عیسے بلکہ تمام پیغمبر اپنی اپنی قوم کے مخصوص پیغمبر تھے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا پھر یہ کتابین عام ہدایت کے لیے کیونکر ہین **جواب** ناس سے خواہ بنی اسرائیل مراد ہین خواہ یہ کہ ان مین احکام الٰہی ہین جو عمل کرے راہ راست پائے گا - البتہ مثل امت محمدی کے تمام عالم مبعوث نہین ہی **فرقان** جدا کرنے والا - اس سے خواہ معجزات مراد ہین - خواہ احکام حقہ خواہ ہر آسمانی کتاب اسلیے کہ تمام آسمانی کتابین حق و باطل کا فیصلہ کرنے والی ہین - خواہ قرآن مجید مراد ہی - اور اس صورت مین تکرار بطور تاکید ہی تاکہ کسی قسم کا شبہ اور وہم نہو اور معلوم ہوا کہ مرتبے مین مقدم اور نزول مین مؤخر اور عمل مین مؤید اور ازل سے ابد تک منظم ہی - پس جب تمام کتابین اللہ ہی کی اوتاری ہوئی ہین تو جس سے انکار کیا جایگا عذاب ہوگا اور اللہ غالب ہی جو چاہے کرے اور اپنے منکرین مخالف سے انتقام لینے والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ
بیشک اللہ نہ　چہپی　اوسپر کوئی شے　زمین مین اور نہ　آسمان پر　وہی وہ ہی کہ بناتا ہی تمکو

فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝
رحمون مین　جیسا　چاہے　نہین معبود مگر وہی　غالب ہی حکمت والا

تمام باتین تمہاری نیتین　واقف ہی اور فریب

اور خلوص او سے معلوم ہین تمہاری صورت جیسی چاہے ما کے پیٹ مین بنا دیتا ہے تمہارا کچہ اختیار نہین ایسا قدرت والا اسکو بیٹا کیون بنائیگا اور کیون شریک کریگا اوسکے سوا کسیکی پرستش نہین

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ
وہی ہی جسنے　اوتاری　آپ پر　کتاب　بعض اوسمین آیتین محکم ہین　وہی اصل ہین کتاب کی اور دوسری متشابہ ہین

اللہ تعالی وہی جسنے آپ پر قرآن اوتارا جسکی بعض آیتین محکم واجب الاعتقاد وعمل ہین اور وہی
اصل ور مدار ہین کتاب کے ہر امر کی اوسکی مطابقت کرنا چاہیے اور بعض متشابہ ہین جنپر صرف
اعتقاد رکہنا چاہیے اور اونکی مراد سمجھنے پر اصرار مفید نہین۔ محکمات جمع محکم اور متشابہات
جمع متشابہ یہ دو قسمین ہین آیات قرآنی کے احمدی ان کے بیان مین علما کے متعدد اقوال ہین
مگر علماے اصول کے نزدیک معتبر اور صحیح یہ ہی کہ محکم وہ جو سیاق سے ثابت اور لغت سے ظاہر
مراد معین وواضح ہی اسطرح کہ نہ تخصیص کا احتمال نہ تاویل کی گنجایش نہ منسوخی کا خوف ہو جیسے
لاالہ الااللہ معنی لفظی ظاہر توحید کے مقصود۔ نہ یہ ہوسکتا ہی کہ بعض آلہ باطلہ عام نفی سے خاص
ہوکر داخل رہین یا ورنہ کوئی اور معنی بن سکتے ہین نہ یہ کبہی منسوخ ہوسکتا ہی متشابہ وہ جسکی
معرفت اور فہم کی امید بہی نہ ہو اوسکی دو قسمین ہین مقطعات جو قرآن کی سورتون کے اول مین ہین جیسے
الم المص الر المر کہیعص طہ طسم طس یس ص حم حمعسق ق ن
نہ انکی معنی معلوم ہین نہ مراد معین آیات صفات جنکی معنی لغوی معلوم ہون مگر اسقدر احتمالات
نکل سکین جس سے مراد معین نہ ہوسکے اور معنی ظاہر محکمات اور مسلمات کے خلاف ہون جیسے اللہ تعالی
کی نسبت قرب وبعد۔ رنگ۔ ید۔ وجہ۔ وغیرہ حالانکہ وہ بے مثل ور تمام عوارض سے منزہ ہی چونکہ
اعتقاد اور اعمال کا مدار صرف محکمات پر ہی اور اوسکی مخالف تاویل جائز نہین لہذا فرمایا وہی اصل کتاب ہین

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
پس وہ جنکے دلون مین کجی ہی در پے ہوتے ہین اوسکے جو متشابہ ہی قرآن سے بطلب فتنہ

وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ
وبطلب تاویل اور نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ اور مستحکم علم مین کہتے ہین

آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝
ایمان لائے ہم اوسپر سب ہی ہمارے رب کی طرف سے اور نہین سمجھتے مگر صاحب دانش

پہر جنکے دلون مین کفر ونفاق یا معصیت کی کجی ہے اور متشابہات کے در پے ہوجایا کرتے ہین
اسلیے کہ مخالف اصول ومذہب مقبول کے کوئی نئی بات نکالکر فتنہ اور تزلزل بر پا کرین اور
اوسکی تاویل نکالین تاکہ ہمارا نام اور علم وفہم کی شہرت ہولینے جیسے بڑے بڑے علما نسمجہے ہمنے
حل کیا اور کیا عمدہ عمدہ نئے نکات نکالے اونہین اس کوشش مین تاویل مقصود ہوتی ہی
اصلاح عوام یا فہم قرآن سے غرض نہین اسی لیے فرمایا یہ کوشش خواہ بطلب فتنہ ہوتا ہی

خواہ بطلب تاویل۔ اور حال یہ ہی کہ اوسکی تاویل اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا اور بڑے پکے
علم والے کہتے ہین یہ متشابہ اور محکم سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہی ہم سب پر ایمان
لائے ہم سمجھین یا نہ سمجھین **شعر** فہم مین آئے یا نہ آئے وہ ٭ حق بلاشبہ سمجھا جائے وہ
اور ایسی عمدہ بات نہین سوچتی ہین مگر دانشمند **شعر** یہی سمجھے کہ کچھ نہ تھے سمجھے ٭
یہ بھی اک عمر مین ہوا معلوم ٭ اسمین کئی بحثین ہین **اول** متشابہ کی تاویل سوای خدا کے
اور کوئی جانتا ہی یا نہ **جواب** ۱؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور معلوم ہے ورنہ
خطاب بیسود ہو جاتا ۲؎ عوام نہین جانتے اسلیے کہ یہ اسرار اور مطالب نازک ہین ہر عقل
اسکے قابل نہین ۳؎ علماے راسخ یعنے حضرات صوفیۂ کبار و ائمۂ مجتہدین بعضونکے نزدیک جانتے ہین
مظہری ابن عباس۔ اور ربیع اور مجاہد اور شافعیہ کا یہی قول ہی۔ اور بعضونکے نزدیک نہین جانتے
مظہری ابی بن کعب اور عایشہ اور عروہ اور طاؤس کی روایت ہین ابن عباس اور حسن بصری
اور حنفیہ سے یہی مروی ہی۔ فرار و کسائی و اخفش بھی اسیطرف ہین باعتبار سیاق قرآن
و عربیت۔ اور ابن مسعود کی قرأت اسی کو ثابت کرتی ہی اِنْ تَاوِیْلُهٗ اِلَّا عِنْدَ اللّٰہِ نہین تاویل
اوسکی مگر اللہ کے پاس **نور الانوار** فائدہ یہ ہی کہ علما باوجود شوق علم و دعوی فہم سکوت
و صبر کرین ایمان بالغیب کا امتحان ہو **ف** یہ اختلاف لفظی ہی اسلیے کہ شافعیہ کہتے
ہین کہ ایسی تاویل جو احکام مین اثر پیدا کرے اور شرع مین معتبر ہو کسی نہین کی اور نہ حنفیہ
کہتے ہین کہ ہم کچھ بول ہی نہین سکتے بلکہ وہ مراد جو قطعی اور ظاہر طور پر واجب العمل ہو باتفاق
ممنوع ہی اور متشابہ محکم کے تابع متاخرین حنفیہ نے بھی انہین متشابہ کی تاویلون سے
اہل زیغ کو سیدھا کیا ہی **دوم** متشابہ کی تاویل جائز ہی یا نہ **جواب** اہل سنت متفق ہین کہ
متشابہات پر اسطرح ایمان لانا کہ جو مراد اسکی اللہ کے نزدیک ہو وہ حق ہے۔ واجب ہی
۲؎ اسکی تاویلون پر نہ اعتقاد کی بنا ہی نہ احکام کا مدار ۳؎ ایسے تاویل جو محکمات کے خلاف ہو جای
جائز نہین ۴؎ سکوت مین احتیاط اور تاویل مین مذہب حق کے تائید موجب اجر ہی ۵؎ اور منع وہ تاویل
ہی جو فتنہ اور بدعت پھیلانے کے لیے ہو یا صرف یہ امر کہ ہمنے اسے حل کیا مقصود ہے اسی لیے
فرمایا کہ کجی والے صرف تاویل یا اختراع بدعت و فتنہ کے درپے ہوتے ہین عالم راسخ **مظہری**
وہ جو محکم کو خوب پکڑ لین۔ ابو درداء نے حضور سے روایت کی کہ راسخ وہ جو قسم کھائی تو بری ہو
سچ بولے دل اوسکا مستقیم ہو اکل حرام اور شہوت حرام سے بچتا ہے **احمدی** بعض بیہودونے

حضور میں کہا کہ آپ پر الٓمٓ نازل ہوا جس سے ظاہر ہی کہ آپ کے دین کی مدت ۷۱ سال ہی آپ نے فرمایا
المص بھی ہی بولے یہ (۱۶۱) برس ہوئے پھر اور حروف مقطعات حضور نے بیان فرمائے تو بولے
یہ امر مختلط ہوا ہم قلیل کو مدت قرار دین یا کثیر کو۔ اور نصارای نجران نے بھی کہا تھا کہ قرآن
مین حضرت عیسی کی نسبت روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہی تو اسکا مطلب کیا ہوگا حق سبحانہ تعالی نے
فرمایا کہ متشابہ کے درپے ہونا کجباز نافرمان ۔ فتنہ پرداز کا کام ہے ربط چونکہ یہ مقام
مزلۃ الاقدام تھا لہذا تعلیم فرمایا کہ ہمارے حضور مین یون دعا کرو اور اعانت طلب کرو اور کہو

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ
ای رب ہمارے نہ کج کر دل ہمارے بعد اسکے کہ راہ دکھائی تونے ہمین اور بخش ہمین اپنے پاس سے رحمت بیشک تو

الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ
بڑا بخشنے والا ہی اے رب ہمارے تو جمع کرنے والا ہی آدمیونکا ایک دن کہ نہین شبہ جسمین بیشک اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ

یعنی ہماری دل مین کجی اور نفاق اور نافرمانبرداری و بدعت کو وسوسہ نہ آنے دے اور ہمین رحمت و ہمہ
اور توفیق خیر عطا کر تو تو بہت بڑا بخشنے والا ہی اور تو قیامت مین جسکی واقع ہونی مین کسی طرح کا شبہ نہین
تمام خلق کو جمع کرنے والا ہی اور تو اپنے وعدے جو مغفرت اور رحمت کے کیے ہین خلاف نہین کرتا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ
بیشک جو کافر ہوئے نہ بے پروا کرینگے اونکو مال اونکے اور نہ اولاد اونکی اللہ سے کچھ اور وہی

هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
ایندھن مین آگ کے ہین مثل طریقہ آل فرعون کے اور اونکی جو اونسے پہلے تھے جھٹلایا نشانیونکو ہماری

کفار کا مال فائدہ نہ دیگا

فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝
تو پکڑ لیا اونہین اللہ نے بسبب اونکے گناہونکے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

اور اولاد اونہین اور وہ آگ کے
ایندھن بنا دیے جاینگے جسطرح فرعونی اور وہ کافر جو اون سے پہلے گزری اور ہماری نشانیونکا
انکار کیا تھے اون کے گناہونکی شامت سے اونہین پکڑ لیا۔ اور وہ ہمارے عذاب سے بچ نہ سکے
ایسے ہی تم بھی نہ بچ سکوگے۔ اللہ کا عذاب بہت سخت ہی معالم جب آپنے بدر مین فتح پائی یہود
مدینہ سے کہا اللہ سے ڈرو ایسا نہو تمپر وہی عذاب نازل ہو جو اونپر نازل ہوا تم جانتے ہو کہ مین
نبی مرسل ہون تمہاری کتابونمین یہ خبرین موجود ہین بولے اے محمد آپ مکہ والون سے جیت کر بھول
نہ جائیں اونہین لڑائی مین مداخلت نہ تھی کبھی ہمسے سامنا ہو تو معلوم ہو کہ ہم کیسے سخت کوش ہین اور ایک

روایت ہی کہ جب احد مین مسلمانونکو زک ملی یہود نے وہ عہدنامہ صلح جو مسلمانون مین تہا توڑ دیا اور کعب بن اشرف ساٹھ سوارون کے ساتھ مکے مین گیا اور ابو سفیان وغیرہ سی سازباز کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

کہدے بیجیے اونسے جو کافر ہوے اب مغلوب ہوجاؤگے اور جمع کیے جاؤگے جہنم مین اور برا ٹہکانا ہے

یعنی تم دنیا مین مسلمانون کی تلوار ونسی مغلوب ومجبور ہوجاؤگے جیسا کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اور خیبر والون کے بیخ وبنیاد اوکہیڑ دیگئی اور اسی پر اکتفا نہو گی قیامت کے دن دوزخ مین جمع کیےجاؤگے اور وہ برا مقام ہی

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ

تہی واسطے تمہاری نشانی دو گروہ ہوئین کہ آپسمین ملی ایک گروہ لڑتا راہ مین اللہ کے اور دوسرا کافر تہا

يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

دیکہتے اونہین دو چند اونکا دیکہنا آنکہ کا اور اللہ مدد کرتا ہی اپنی فتح سے جسکی چاہے بیشک اسمین

لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ۝

عبرت ہے آنکہ والون کے لیے

یعنی اے یہود تمہارے لیے یہی معجزہ اور قدرت نمائی کافی تہی جبکہ بدر مین دو گروہ ایک مومن دوسرا کافر آپسمین بہڑے تم اونہین مسلمانون کا تکنا آنکہون سے دیکہتے تھے اور پہر بہی مسلمان ہی غالب وکامیاب ہوے یا مسلمان کافرون کو اپنا دوچند دیکہتے تھے حالانکہ کفار اوسدن تگنے تھے اسمین سمجہدار اور اہل نظر کے لیے پوری عبرت ہی معالم بدر کی لڑائی مین کفار سہ چند تھے تو معنے مثلیہم کے یہ ہوے کہ مسلمانون کی تعداد سے دو مثل زائد یا یہ کہ مسلمان اونکے زیادہ تعداد کو کم دیکہتے تھے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ

زینت دی گئی آدمیون کو خواہش مزون کی عورتون سے اور اولاد سے اور انبار ڈہیر کیے ہوے

الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

سونے سے اور چاندی سے اور گہوڑونسی نشان دار اور چار پایون اور کہیت سے یہ فائدہ ہی زندگی کا

الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

دنیا کے اور اللہ اوسکے پاس اچہا بازگشت ہی

آدمیون کے دل مین عورتون لڑکون چاندی سونے عمدہ گہوڑون اور چار پایون اور کہیتون کی محبت ڈالدی گئی ہے اور دنیا کی زندگی کے یہی سامان ہین اور اللہ کے پاس اچہا ٹہکانا اور بازگشت ہی یعنی ثواب آخرت اور رضای الہی اور نعمای جنت دنیا کی دولت اور نعمت سے بدرجہا عمدہ ہین یہ فانی وہ باقی یہ عارضی وہ دائمی یہ مجاز وہ حقیقت قناطیر جمع قنطار اور قنطار مال کثیر دانبار مسومہ پالی ہوی یا نشان دار ہوے دونون معنی مفسرین نے بیان کیے ہین

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
کہدیجیے آپ کیا خبردار کرون مین تمکو ساتہ اچھی چیز کی اسنے واسطے اونکے کہ ڈرے اونکے ربکے پاس جنتین ہین جاری نیچے اونکے نہرین

خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ
ہمیشہ رہینگی اوسمین اور بی بیان پاک اور رضامندی اللہ کی اور اللہ دیکھتا ہی اپنے بندون کو

ای رسول آپ کہدیجیے کہ مین اسے بہی عمدہ چیز جو پرہیزگارون کے لیے تمہارے پروردگار کی پاس ہی بتائے دیتا ہون وہ جنت ہی جسکے تلے نہرین جاری ہین وسمین ہمیشہ رہینگے اور ازواج پاک ہین یعنی حورین جو حیض ونفاس اور بدخلقی وغیرہ سے مبرا ہین یا دنیا کی بیبیان جو حسن وجمال اور سازگاری مین بے مثال ہونگی اور اللہ تعالی کی رضامندی ہی اور اللہ تو اپنے بندونکی حالت پر خود ناظر اونکے مصالح کا خواہان ہی۔ خدا کے لیے دنیا چوڑنے والے یہ نہ جانین کہ اللہ تعالی اون کی مشقت اور جان بازی سے بے خبر ہی یا پوری توجہ نہین رکہتا بخاری ومسلم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق سبحانہ تعالی جنت والون سے فرمائیگا ای جنت والو وہ سب عرض کرینگے لبیک ربنا وسعدیک فرمائیگا تم ہم سے خوش ہوے عرض کرینگے ہمکو کیا ہوگیا ہی کہ ہم خوش نہون تو نے ہمین وہ نعمتین دین جو کسی مخلوق کو عطا نہین فرمائین ارشاد ہوگا کیا اس سے افضل تمکو نہ عطا کرون عرض کرینگے ای رب اور اس سے افضل کیا ہی ارشاد ہوگا أُحِلُّ لَكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا مین تمسی راضی ہوجاتا ہون اسکی بعد کبہی ناخوش نہونگا

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ الصَّابِرِينَ
جو کہتے ہین اے رب ہمارے ہم ایمان لائے پس بخشدے واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور بچا ہمین عذاب آگ کے صبر کرنیوالے

وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ
اور سچے اور عبادت گزار اور سخی اور استغفار کرنے والے صبح کے وقت

یعنی وہ نعمتین جو مذکور ہوئین اون کے لیے ہین جو پرہیزگار ہین اور اللہ تعالی سے دعا مغفرت کرتے ہین اور مصائب مین صابر۔ اللہ سے معاملات مین سچے۔ نہایت خشوع وخضوع سے عبادت کرنے والے اللہ کی راہ مین مال دینے والے ان تمام خدمات کے ساتہ ایسے فروتن ایسے خائف کہ ان تمام نیکیون پر کچہ بہروسا نہین رات بہر کے جاگنے اور اللہ اللہ کرنے سے سیری نہین صبح کے وقت روتے ہین گڑگڑاتے ہین اپنی بہول چوک سہو وغفلت کی معافی مانگتے ہین سعدی

فرس کشتہ از بسکہ شب راندہ اند ۝ سحرگہ خروشان کہ وا ماندہ اند

(حاشیہ: رازی، خازن، معالم ...)

بخاری ابوہریرہ سے روایت ہی کہ جب تہائی پچھلی رات باقی رہتی ہی اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول جلال فرماتا ہی اَنَا الْمَلِکُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مین بادشاہ ہون کون ہی کہ مجھسے مانگے اور مین عطا کرون مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ کون مجھسے گناہ بخشوا تا ہی کہ بخشدون

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُؕ

گواہی دی اللہ نے کہ نہین کوئی معبود مگر وہی اور فرشتے اور صاحب علم کہ قائم ہین انصاف پر نہین کوئی معبود مگر وہی غالب حکمت والا

یعنی اللہ تعالی اپنی الوہیت پر گواہی دیتا ہی اور فرشتے اور وہ علم والے جو متدین و منصف ہین کوئی معبود نہین مگر اللہ ہر شے پر غالب ہر امر مین حکیم **ف** کئی امر ثابت ہوئے ۱ علما کا فضل ۲ یہ کہ اللہ کی توحید اور الوہیت کی گواہی دینے والے علماے متدین ہین۔ پس وہ عالم جو توحید کا قائل نہین اہل انصاف سے نہین ورنہ لازم آئے کہ خبر دینا اللہ تعالی کا صادق نہین اور وہ بے پڑھا جو شہادت توحید ادا کرے گروہ علما مین محسوب ہو گا اسلیے کہ اللہ نے اس گواہی کو صفت علما کی قرار دی پس اوسکی رحمت وسیع کسی سچے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو محروم نہ رکھے گی ۳ بے انصاف بے ایمان کو اور بے انصاف کو ایمان میسر نہین آتا اسلیے کہ جب آدمی انصاف کریگا سب سے پہلے اپنی بندگی اور اوسکی ربوبیت کے حقوق پر نظر اور اوس کی بے ہمتائی اور توحید کا اقرار ہو گا ۴ مضمون الوہیت خواہ تاکیداً مکرر فرمایا۔ خواہ یہ کہ اللہ تعالی کی گواہی بمنزلہ دعوی ہی اور ملائکہ اور علما کی گواہی حجت مسلمہ اور منکر ماخوذ و ملزم۔ خواہ یہ کہ اللہ تعالی کی شہادت تحقیقی ہی اور ملائکہ اور علما کی گواہی اعتقادی و تقلیدی ورنہ وہان کسی رسائی اور ادراک لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ **ف** اسمین اشارہ ہی کہ شاہد کو عادل ہونا چاہیے

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۫ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۝

بیشک دین اللہ کے پاس اسلام ہی اور نہین اختلاف کیا اونھون نے جو دی گئی کتاب مگر بعد اوسکے کہ آیا اونھین علم بوجہ حسد کے آپس مین اور جو انکار کرے آیتون سے اللہ کے پس بیشک اللہ جلد حساب کرنیوالا ہی

اللہ کے نزدیک تو اسلام ہی دین ہی اور اہل کتاب نے اوسوقت اختلاف اور انکار کیا جب انھین کتب آسمانی اور بشارات انبیا کے ذریعے سے اسلام کی حقیت اور آپ کی نبوت کا علم آگیا اور وجہ اسکی حسد اور بغاوت تھی پھر جو اللہ کے آیتون سے انکار کرے تو اللہ بہت جلد اوسکا حساب کریگا دین جزا۔ و اطاعت (کبیر) وہ اچھا طریقہ جو اللہ نے اپنے طرف سے اپنے بندون کے لیے معین فرمایا

جسپر اپنے اختیار سے چلین (نور الانوار) اسلام اطاعت و فرمانبرداری مسلم ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضور سے ایک مرد نے سوال کیا کہ اسلام کیا ہی فرمایا اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا اللہ کی اسطرح عبادت کر اور اوسکا کسیکو شریک نکر - اور نماز و زکوۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ - یہ سائل حضرت جبرئیل تھے تاکہ دوسرے سنین - اور حج اوسوقت تک فرض نہوا ہوگا اور غرض یہ ہی کہ اللہ کے فرائض اور واجبات ادا کر اور نواہی سے بچ ف سوای اسلام کے اور کوئی طریقہ مقبول نہین جیسا کہ فرمایا وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ اسلام کے سوا دوسرا دین جو اختیار کرے نہ مانا جائیگا ۔ یہود و نصاریٰ کا اختلاف نادانی سے نہ تھا عمدًا اختلاف کرتے تھے پس وہ اختلاف جو بدون بغی ہو اور وہ اختلاف کہ آپکو اپنی بیان مین حق پر جانے اس کا حکم نہین

فَاِنۡ حَآجُّوۡكَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِىَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلۡ لِّلَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ

پس اگر جھگڑین تجھسے کہہ تابع کیا مین نے اپنا منہ واسطے اللہ کے اور جسنے پیروی کی میری اور کہہ اونسے جنکو دی گئی کتاب

وَالۡاُمِّيّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ ؕ فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوْا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ

اور ان پڑھون سے کیا تم اسلام لائے پھر اگر اسلام لائین تو راہ پا گئے اور اگر روگردانی کرین تو نہین تجھ پر

الۡبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ

پیغام رسانی اور اللہ خود نگہبان ہے بندونکا

اے رسول مقبول اگر ایسی ایسی دلیلون کے بعد بھی جھگڑا کرین اور ایمان نہ لائین تو آپ کہدیجیے کہ ہم اور ہمارے پیرو سب کے سب اللہ کے فرمانبردار ہین اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور ان پڑھ کفار و قریش و کفار غیر کتابی سے کہدیجیے کہ تم بھی اسلام لاتے ہو اگر وہ مان لین اور اسلام لائین تو انھین خوشخبری سنا دیجیے کہ تمنے راہ حق پالی یہ منزل مقصود آگئے ہی اور اگر نہ مانین اور روگردانی کرین تو آپ زیادہ پروا نکرین آپ پر تو اسیقدر ہی کہ پیغام رسانی کردین اور اللہ تعالیٰ خود اپنے بندونکا نگران ہی منکرین کو سزا اور فرمانبردارون کو جزا دیگا ف معلوم ہوا کہ زیادہ جھگڑے اور مناظرے کی ضرورت نہین ہی دلائل حقہ اور بیان واضحہ کی بعد کوئی مانے یا نہ مانے پیغمبر اور اون کے پیروون پر کفار کی ہدایت غافلون کی تنبیہ مومنین کی نصیحت ضروری ہی اثر ہو یا نہ ہو انہین بڑی فضیلت اس امت کی ہی اول فرمایا کہ علما ہمارے گواہ ہین پھر فرمایا کہ ای حبیب پاک آپ ہمارے حضور مین اپنی طرفسے اور اپنی تابعدارونکی طرفسے خط غلامی داخل کردیجیے اسلیے کہ ہمکو آپ کی خادمونکی ثابت قدمی پر پورا اعتماد ہی - گویا حق سبحانہ تعالیٰ نے اس امت کے اسلام و ایمان پر گواہی دی شعر

اے خدا قربان احسانت شوم	این چہ احسانست قربانت شوم

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ

بیشک جو منکر ہو گئے آیتون سے اللہ کے اور مار ڈالا پیغمبرون کو ناحق اور قتل کیا اونہین

يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ

جو حکم کرتے ہین ساتھ انصاف کے آدمیون مین سے پس خوشخبری دیجئے آپ اونہین عذاب دردناک کی وہی وہ ہین کہ مٹ گئے

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝

کام اونکے دنیا مین اور آخرت مین اور نہین واسطے اونکے کوئی مددگار

جو اللہ کی آیتون کو جھٹلاتے ہین اور پیغمبرون کو ناحق قتل کرتے ہین اور وعظون و نصیحت دینے والون کو مار ڈالتے ہین اونہین آپ دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے اونکے اعمال دنیا و آخرت مین ضائع و تباہ ہوے اور کوئی اونکا مددگار بھی نہین کہ جو اس مصیبت مین دستگیری کرے **ف** قتل نبی حق پر تو ہو ہی نہین سکتا پھر بیان اسلیے ہی کہ یہ فعل اون کے اعتقاد مین بھی ظلم تھا۔ یا یہ کہ وہ شرارت سے اسے حق کہتے ہین حالانکہ وہ ظلم ہے یہ یہود تھے جنہون نے پیغمبرون کو شہید کیا اور اپنی قوم کے واعظون کو قتل کیا اللہ تعالے نے دنیا مین خوار و ذلیل و ملعون کیا اور آخرت مین عذاب سے ڈرایا اور نہ آجتک دنیا مین یہود کا کوئی حامی پیدا ہوا ہی اور نہ عاقبت مین ممکن

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ

کیا نہین دیکھا تو نے اونہین جو دیے گئے ایک حصہ کتاب سے بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے تا کہ حکم کرے

بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ۝

اونمین پھر منہ پھیر لیتا ہی ایک گروہ اونکا اور وہ روگردانی کرنے والے ہین

کیا آپنے اونہین دیکھا جنہین کچھ کتاب دی گئی تھی یعنے توریت کے بعض بعض حکم پر عمل کرتے تھے جب اونسے کہا آؤ اللہ کی کتاب یعنی توریت یا قرآن پر اپنا قضیہ پیش کرین وہ حکم حق کردے پھر اونہون نے منہ پھیر لیا اور نکل گئے **معالم** آنحضرت یہود کے مدرسے مین گئے اور اون سے کہا ایمان لاؤ نعیم بن عمرو اور حارث بن زید یہودی نے کہا آپ کس دین پر ہین فرمایا ملت ابراہیم پر بولے ابراہیم تو یہودی تھے آپنے فرمایا آؤ ہم تم توریت کیطرف رجوع کرین جو فیصلہ کردے ہم تم قبول کرین۔ حق سبحانہ تعالی نے یہ آیت فرمائی۔ اور بعضون نے رجم یہودیہ کا قصہ یہان بیان کیا ہی وہ اپنے مقام پر آئیگا نصیبا یعنی ایک حصہ اسلیے فرمایا اگر وہ پوری کتاب کے ماننے والے ہوتے تو آپکی نبوت ضرور تسلیم کرلیتے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ

یہ (گمراہی) اسلیے ہی کہ کہتے ہین نہ چھو جائیگی ہمکو آگ مگر دن گنتی کے اور دہوکا دیا اونہین

یہ تمام انکار اور گمراہیاں انکی | فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ | اس قول کی شامت سے تھیں کہ یہ کہتے تھے کہ
ہمیں دوزخ کی آگ چھو بھی | اونکے دین میں اوس چیز نے کہ تہمت باندھتے تھے | نچھائیگی مگر تھوڑے سے دن یعنی وہی

چالیس دن جنمیں حضرت موسیٰ کے بعد گوسالہ پرستی کے تھی اون کے دین میں ان بیہودہ خیالوں اور افتراپردازیوں نے بہلاوا دیا ف کسی برے اعتقاد یا عمل کا اثر اتنا ہی نہیں کہ اوسکا گناہ لکھا جاے بلکہ اوسکے شامت سے اور دوسرے گناہ بھی ہوتی ہیں اور رفتہ رفتہ سرآمد بیت بن جاتا ہی منجملہ اوسکے اللہ پر افترا کرنا ہی ربط اس بیہودہ خیالوں پر کمال غیظ سے ارشاد فرمایا

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
پھر کیا ہوگا جب جمع کریں ہم انکو واسطے اوس دن کے نہیں شبہ جسمیں اور پورا پاوے ہر نفس جو کمایا اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے

یعنے جب ہم تمہیں میدان قیامت میں جمع کرینگے اور ہر شخص اپنا کیا پورا پالیگا اوسدن بتاؤ تم پر کیسی گزرے گی یہ دعوے یا غرور یا خدا فراموشی تمہاری تمہیں بچالیگی لا یظلمون سے ظاہر ہی کہ اونپر عذاب سخت کیا جائیگا اور جن امور کو اپنے زعم میں خیر اور مفید سمجھتے ہونگے وہ بیکار نکلینگے لیکن یہ سب تشدد بطور عدل و انصاف کے ہوں گے ظلم سے نہونگے۔ حالانکہ حق سبحانہ تعالیٰ سبکا خالق اور مالک ہی وہ جو چاہے کرے ظلم نہیں ظلم تو یہ ہی کہ غیر کے ملک یا حق میں تصرف ناجائز کیا جاے یہاں کسکا حق اور کسکی ملک ہم کیا ہماری ہستی کیا ہمارا وجود سب نیست و نابود شعر

ہمہ نیستند آنچہ ہستی تو ئی	پناہ بلندی و پستی تو ئی

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
کہہ اے اللہ مالک ملک کے دے ملک جسے چاہے اور نکال لے ملک جس سے چاہے اور عزت دے

مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
جسے چاہے اور ذلت دے جسے چاہے اور اختیار میں تیری خیر ہے بیشک تو ہر شے پر قادر ہے

معالم جب رسول مقبول نے مکہ فتح کیا اور آپنے روم اور فارس کی فتح کا وعدہ کیا گیا منافقین بولے مسلمانونکو کیا سوجھی ہی مکہ کی فتح پر کفایت نہیں کہاں روم اور فارس اور اونکی زبردست لشکر اور کہاں یہ چند ضعیف محمدی۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم شاہنشاہ آسمان و زمین ہیں ہم جسے چاہیں ملک عطا کریں جسے چاہیں عزت دیں چاہیں جسے محتاج کریں ذلت دیں تمام خیر و برکات ہمارے ہی قبضہ قدرت میں ہے

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
داخل کرتا ہی رات دن میں اور داخل کرتا ہی دن رات میں اور نکالتا ہے زندہ مردہ سے اور نکالتا ہی مردہ

یعنی کبھی رات کو دن مین داخل کردیتا ہی اسطرح کہ رات چھوٹی ہوتی ہی اور دن بڑا

مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
زندہ سے اور رزق دیتا ہی جسے چاہے بے حساب

اور دن رات مین درلاتا ہی کہ دن چھوٹا اور رات بڑی ہو جاتی ہی اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہی یعنی نطفہ سے ذی روح پیدا ہوتا ہی یا بیضی سے حیوان یا زمین مردہ یعنے اوسراو خشک سے تروتازہ درخت اوگتے ہین یا تخم خشک سے درخت شاداب نکلتا ہی اور مردہ زندہ سے ہو جاتا بھی اسیطرح ظاہر ہے ذی روح کا مرنا - یا پھلونکا خشک ہونا وغیرہ درمنثور و ابن کثیر مومن سے کافر اور کافر سے مومن نیک سے بد بد سے نیک پیدا کرتا ہی اور بے حساب رزق سے مراد یہ ہی کہ مال کثیر عطا فرماتا
ف ان دو آیتون مین عظمت و جبروت و قدرت حضرت الوہیت ظاہر ہی تاکہ مومنین کو توکل اور قناعت حاصل ہو اور اپنی حاجتون مین مایوسی پیش نہ آئی اور عالم کو فانی مجبور حباب برسر آب سمجھکر حضرت باقی و قادر پر جان و مال سے فدا ہین **معالم** حضرت علی سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین آل عمران کی شہد اللہ سے الاسلام تک اور اللہم سے بغیر حساب تک اللہ اور بندے کے درمیان مین شفیع ہون گے اور ان کے اور اللہ تعالی کے درمیان مین کوئی حجاب نہو گا اور کہینگے اے رب ہماری ہمکو زمین پر بھیج اور مطیع بندون کے طرف ارشاد ہوگا مین نے قسم کھائی ہے کہ جو تمہین بعد ہر نماز کے پڑھے اوسے جنت مین داخل کرون اور اوسے اپنی خطیرۂ قدس مین جگہ دون اور اوسپر ہر دن ستر بار نظر کرون اور ہر دن اوسکی ستر حاجتین بر لاؤن جسکا ادنی درجہ گناہ بخشدینا ہی اور ہر دشمن اور حاسد سے اوسکی محافظت کرون اور اوسپر غلبہ عطا کرون **ابن کثیر** ابن عباس سے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم جسکے ذریعے سے دعا مقبول ہوتی ہی وہ یہ آیت ہی اللہم مالک الملک سے قدیر تک **درمنثور** معاذ بن جبل نے حضور مین قرضداری کی شکایت کے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ قرض ادا ہو جاے معاذ نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا پڑھو اللہم مالک قدیر تک اور یہ دعا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَا تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ مِنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِكَ
ربط اولا کفار کی ہدایت کا حکم ہوا اور درصورت نزاع و انکار مومنین کو بھی اوانسے دوری کی تعلیم کے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
نہ بنائین مومن کافرون کو دوست سوای مومنون کے اور جو کریگا ایسا

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ

پس نہین ہی اللہ سے کسی (فائدی) مین مگر یہ کہ ڈرو تم اونسے بہت ڈرنا اور ڈراتا ہی تمہین اللہ اپنی ذات سے اور طرف اللہ کے پھر جانا ہی

مومنون پر حرام ہی یا اونکو ہرگز شایان نہین کہ مومنون کو چھوڑکر کافرون سے دوستانہ کرین اور جسنے ایسا کیا تو اللہ سے اوسے کوئی حصہ خیر اور رحمت ایمانیہ کا نہین یعنی جو انعامات اللہ کے مومنین کے لیے ہین اونسے یہ بالکل محروم ہی اور اللہ کے دوستون سے نہوگا البتہ اگر تمہین کفار سے کوئی سخت خوف ہو تو بلا ٹالنے اور جان بچا لینے کے لیے مضائقہ نہین اور اللہ تعالی تمکو اپنی ذات یعنی اپنے غضب سے ڈراتا ہی اور اوسیکی طرف پھر جانا ہی لہذا ضرور ہوا کہ کسی حال مین اللہ کی مخالفت نکرو اور اوسکا خوف تمام خوفون پر مقدم سمجھو **معالم** ایک گروہ یہود کا مسلمانونکو بہکاتا تو رفاعہ بن منذر اور عبد اللہ بن جبیر اور سعید بن خیثمہ نے مسلمانون سے کہا تم انسے نملو یہ تمہین بہکاتے ہین اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی **کبیر** جنگ احزاب مین عبادہ بن صامت نے کہا یا رسول اللہ پانسو یہودی جو میرا ہم عہد ہے میرے ساتھ ہوکر کفار قریش سے لڑیگا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ایسا خیال نکرو **ف** ۱ چند امر ہین **اول** یہ کہ مومنین کی شان نہین جو کفار سے ملین **دوم** یہ کہ کفار کی دوستی کا انجام اللہ تعالی سے دوری ہی **سوم** بنظر اسباب ظاہر و مصالح دنیا اگر ضرورت سخت ہو تو خیر میل جول ظاہرا کرسکتے ہو **چہارم** ہر حال مین اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہو اور ضرر دنیاوی جو فانی ہے اوسے ضرر اخروی الٰہی و باقی پر ترجیح ندو **پنجم** موالات کے مختلف مدارج ہین ۱ **کفر** ہی جبکہ اوسکی دینی حیثیت سے اوسے دوست رکھے ۲ **گناہ کبیرہ** ہی جبکہ کفریات یا اسلام کے مقابلے مین اوسکی حمایت کرے ۳ **احتیاطاً ممنوع** ہی جبکہ یونہین دوستی اور میل جول ہو اور اوسے باعتبار کفر کافر اور خبیث سمجھتا رہے ۴ **جائز** جو کسی غرض یا مصلحت دنیاوی سے یا خوف سے ہو یا کسی دینی اور اسلامی مصلحت سے بظاہر موالات رکھی جاے **ششم** یہ ارشاد کہ اوسے اللہ کی رحمت سے کوئی حصہ نہین موالات کے مدارج کے اعتبار سے ہی یعنے بالکل محروم کافر ہے اور کسی خاص قسم کی رحمت سے جو اولیاء اللہ کے لیے ہی محروم عاصی ہے **ہفتم** بحالت خوف موالات ظاہر کرنے کی شرط یہ ہی کہ وہ جبر کرنے والا قدرت رکھتا ہو اور کلمہ تقاۃ دلالت کرتا ہی کہ پورا خوف ہو ہمارے زمانے مین جو حیلے کفار سے میل جول کرنے کے ایجاد کرتے ہین اور اپنے نفسانی خواہشون کے پورا کرنے کے لیے خوف قرار دیا ہی یہ ہرگز قابل التفات نہین اور کلمہ تقاۃ سے ظاہر ہے کہ خوف اور نقصان دفع کرنے کے لیے یہ ظاہری میل جول ہی جائز کیا گیا ہی نفع حاصل کرنے کے واسطے نہین ورنہ یون ارشاد ہوتا کہ اگر تمہاری کوئی مصلحت ہو **ہشتم** اظہار موالات مین

شرط ہی کہ دلی کراہیت اور لحاظ ضرورت باقی رہی وہ انبساط وہ سوحت جو تسکین ہوتی ہی بظاہر ہو مگر دلسے نہو ربط چونکہ محبت اور موالات امر قلبی ہین جنپر کوئی مطلع نہین ہو سکتا ارشاد فرمایا

قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
کہدیجیے اگر چھپاؤ تم جو تمہارے سینون مین ہی یا ظاہر کرو اوسی جانتا ہی اوسے الله اور جانتا ہی اوسے جو آسمانون مین ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اور جو زمین مین ہی اور الله ہر شے پر قادر ہے

اے رسول مقبول آپ تعلیم کر دیجیے کہ اگر تم اپنے دلونکی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو الله اوس سے خبردار ہی اور تمہارے دلکی بات پر کیا موقوف ہی زمین و آسمان مین جو کچھ ہی سب اوسے معلوم ہی پہر وہ ہر شی پر قدرت بہی رکھتا ہی منافقین کو سزا دینا اور مخلصین کے نجات اور رستگاری اوسکے اختیار مین ہے

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ
جسدن پائے ہر جان جو کی نیکی موجود اور جو کی برائی درخت رکیگا کہ کاش کہ

بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ
درمیان اوسکے اور درمیان برائی کی فاصلہ دور اور ڈراتا ہی تمہین الله اپنے (عذاب) سے اور الله مہربان ہی بندونپر

ع ۱۱

یعنی یاد کرو وہ دن جب نیکی اور بدی سامنے آجائے اور ہر جان یہ تمنا کرے کہ کاشکے مین اپنی بری عمل کو نہ دیکھتا یہ میرے قریب نہ آتا اور اوسدن یہ تمنا بیفائدہ ہو گی آج تم خود برائی کے پاس نہ جاؤ اور الله تعالے تمہین اپنے عذاب سے ڈراتا ہی اور یہ ڈرانا اوسکا اسلیے ہی کہ وہ اپنی بندونپر مہربان ہی در منثور بعض اصحاب نے کہا یا رسول الله ہم اپنے رب کو چاہتے ہین آداب محبت کی تعلیم مین ارشاد ہوا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
کہدیجیے اگر ہو تم دوست رکھتے الله کو تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو الله اور بخشدیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
اور الله بخشنے والا مہربان ہی

اے حبیب آپ ایمان والونکو بتادین کہ اگر تم الله کے چاہنے والے ہو محبت کا دعوی ہی تو میرے پیروی کرو الله تعالی تمہین خود محبوب بنالیگا اور گناہ بخشدیگا محبت محبوب کی طرف وہ دلی توجہ کہ نہ غیر کا وجود رہے نہ اپنی ہستی نابود نہ اوہر اوہر التفات ہو سکے نہ محبوب سے غفلت بن پڑے مقتضی اسکا محبوب کی رضا طلبی اپنے نفع و نقصان سے درگزر اوسکی خوشی پر نظر (مظہری) تائب

اگر عشق جلوہ دکہائے تجھے	بلائے خودی سے چھڑائے تجھے	کرے صاف آلایش غیر سے
فراغت ملے کعبہ و دیر سے	جو ہو غرق شوق خداداد مین	ز سر تا قدم محو ہو یاد مین

اور اللہ کی محبت بندے سے بے کیف ایک کشش اور جذب ہی جو اس بیچارے خاکی کو خویش اور بیگانے سے چھڑا کر اپنی طرف کھینچ لیجاتی ہی اتباع رسول آپکی قول و فعل کو واجب العمل بنا لینا اسطرح کہ نہ خود رائی کا وہم نہ خوشی ناخوشی کا ذکر باقی رہی ابن ماجہ مَاۤ اٰمَرْتُكُمْ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا حضور نے فرمایا کہ ہم تمہین جو حکم دین اوسے اختیار کرو اور جس سے منع کرین اوس سے باز آؤ ذنوب جمع ذنب گناہ۔ خلاف رضای الٰہی ف اسکی چار صورتین نکل سکتی ہین ۱ نہ محبت نہ اتباع۔ یہ مقہور و مردود بارگاہ ہی بے ایمان و بے عمل ۲ صرف محبت ۳ صرف اتباع۔ پہلا کذب دوسرا زور ہی اسلیے کہ محبت ایک وصف ہی جسکا ادراک اوسکے آثار سے ہوتا ہی اور اثر اوسکا یہ ہی کہ محبوب کا ملازم اوسکی رضا کا طالب و خادم رہے اب دعوی محبت اور ترک اتباع ایسا ہی کہ کہا جاے آگ ہی مگر سوزش نہین اور آفتاب ہی مگر روشنی ندارد۔ اور اتباع جو ایک امر خلاف نفس ہی بدون کمال عظمت و جلال متبوع ممکن ہی نہین اور یہی ادنی درجہ محبت کا ہی الحاصل مؤمنین کے تین گروہ ہون گے ۱ وہ جنپر اتباع غالب اور محبت مغلوب ۲ جنپر محبت غالب اور اتباع ناقص ۳ عاشق صادق۔ محب خادم۔ اور جزائین جو مذکور ہوئی ہین ۱ یہ کہ اللہ تعالی محبوب بنالیگا ۲ یہ کہ گناہ بخشدیگا۔ پس جنھین محبت ناقص ہے اونہین مغفرت کا امیدوار رہنا چاہیے جیسا کہ ارشاد ہوا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تمپر رحم کیا جاے وَاِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ نیکیان گناہ مٹا دیتی ہین۔ مگر مدارج کمال و لذت حضور سے بے بہرہ ہین اور محبت والے جزاے اول یعنے محبوب بنجانیکی حقدار ہین مسلم انس سے روایت ہی کہ ایک مرد حضور مین آیا اور پوچھنے لگا قیامت کب آئیگی ارشاد ہوا تو نے کیا سامان جمع کیا ہی عرض کی اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت فرمایا فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو جسے چاہتا ہی اوسکے ساتھ ہی حضرت انس فرماتے ہین کہ بعد اسلام لانے کے ایسی خوشی ہمین کبھی نہوئی تھی جیسے حضور کے اس وعدۂ وصال و اتصال سے دل خوش ہوا مین اللہ اور رسول اور ابوبکر اور عمر کو دوست رکھتا ہون تاکہ انکی ساتھ ہون اگرچہ اونکے سے عمل نہین۔ اور محب تابع کا کیا کہنا ارشاد ہوا اِنَّ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ سچائی اور محبت کی مقام پر اپنے شاہنشاہ قدرت والی کے دربار مین ہین مسلم ابوہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جب کسی بندیکو دوست بناتا ہی جبرئیل سے بلاکر فرماتا ہی مین فلان بندے کو دوست رکھتا ہون تم بھی اوسے دوست بناؤ پھر جبرئیل ندا کردیتے ہین

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ اللہ فلان بندیکو دوست رکھتا ہی تم بہی اوسے دوست بنالو پہر تمام آسمان والے اوس سے محبت کرنے لگتے ہین اور زمین پر قبول اوتارا جاتا ہی یہ آیت کمال فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دال ہی ۱ اسلیے کہ اللہ تعالی نے اپنے محبت جو عین ایمان اور اسلام کی جان ہی آپکی اتباع پر موقوف فرمائی اور آپ کے خادمونکو محبوب و مغفور قرار دیا ۲ اپنے حضور کے رسائے اور لینے چاہنے والون کے اصلاح اور تعلیم حضور پر موقوف فرماسے یعنے اے حبیب پاک اگر یہ محبت کا دعوی کرتے ہین تو آپ انکا امتحان کر لیجیے اپنی خدمت مین رکہیے پہر اگر آپ انکی سفارش اور تصدیق فرمائینگے تو انعام و عنایت کی سزاوار ہونگے **لطائف** یہ آیت اصل ایمان و چراغ معرفت و دستور العمل تصوف و مراتب محبت ہی ۱ (قل) یعنی آپ فرمادین اشارہ کر رہا ہی کہ تعلیم شیخ مقدم ہی اور بدون واسطہ حضور کوئی ہزار جان نثار کرے نہ قابل خطاب ہی نہ سزاوار التفات ۲ شرط محتمل الوجود ہوا کرتی ہی اگر محبت بلا واسطہ داخل ہوتی تو احتمال انتزاع محبت عشاق کے قلب پر اس سے زیادہ گران گذرتا کہ کوئی رگ رگ سے اونکی جان کہینچے لہذا (کنتم) متوسط کیا گیا یعنے اگر پہلے سے محبت رکہتی ہو یا اسوقت محبت موجود ہی تو اتباع مین بہی ثابت قدم نکلوگے مگر ہمیشہ کے لیے محبت کی نفی نہ کی ۳ اتباع کو محک امتحان یا لازم محبت اسلیے قرار دیا گیا کہ محبت بذاتہ رضای محبوب کی مقتضی ہی مگر اطاعت کی بعض صورتین ایسے بہی ہین جو دوائے تلخ کی طرح مریض عشق اور طالب بیقرار کو وحشت دلاتی ہین اسلیے کہ ذکر مین طالب کو لذت حضور حاصل ہوتی ہی اور امور انتظامیہ اور تدارک اغیار سے بعد و حجاب کے مصیبت پیش آتی ہی مگر دونون حالتون مین اتباع و رضا کو مقدم جاننا اور لذت حضور پر رضا کو سابق سمجہنا مردون کا کام ہے ۴ اتباع کو بلا واسطہ اپنے رسول کی طرف منسوب کرتی ہین اشارہ ہی کہ کمال فنا اور غایت محویت پیدا کرو اور مقام فنا فی الرسول پر قدم رکہو تاکہ انوار محبوب و جمال نبوت تمہارے ہستی موہوم اور ناقابلیت کو نیست و معدوم کرکے اپنی صورت اور اپنی سیرت مین قابل حضوری حضرت الوہیت بنادی ورنہ آدم خاکی اور حضرت عزت کے محبت تا ہب مشتاق جمال پاک کا ہے ؎

یہ حوصلہ مشت خاک کا ہی ۵ یحببکم سے اشارہ ہی کہ تمہاری ناقابلیت اور خاکساری ہماری محبوب کی طفیل مین یہ رنگ دکہائے گی کہ جذب قدیم و کشش لطف تمہین کشان کشان لیجائیگا ۶ محب متبع کی نسبت گناہ اون معنون مین نہین ہی جو ہم سے ہواپرست بندگان نفس سے ہوتا ہو بلکہ دعوی محبت کا جرم قصور اتباع کے الزام زیادہ طلبی کے زجر و اب حضور یاد و فور

محبت کی گرفت جو ہوں وہ سب معاف ہیں تاکہ طالب مسکین کو تسکین رہے۔ اور یہ نسمجھے کہ کامیابی اتباع پر موقوف کی گئی مبادا محرومی نصیب ہو۔ رحیم اسلیے فرمایا کہ تمہارے اضطراب تمہارے بے چینی کا ہمیں بھی تحمل نہیں ہم تم سے زیادہ تمہارے مشتاق ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا کہ جب بندہ میری طرف قدم قدم آتا ہے میں دوڑتا ہوا بڑھتا ہوں ۔ معالم اس آیت کے اوترنے پر ابن ابی منافق اور اوس کے ساتھی کہنے لگے کہ آپ چاہتے ہیں کہ مسلمان آپکو یہود و نصارا کی طرح مقصود و معبود بنائیں اون کے تردید کے لیے نازل فرمایا

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

کہدیجیے آپ اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی پھر اگر منہ پھیریں تو بیشک اللہ نہیں دوست رکھتا کافروں کو

آپ تعلیم کر دیجیے کہ اے لوگو اللہ کی اطاعت کرو اللہ کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر روگردانی کی تمنے تو تم کافر ہو جاؤ گے اور بیشک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ف کلمۂ اطیعوا مکرر اسلیے فرمایا کہ معلوم ہو جسطرح اللہ کے اطاعت مقصود ہے رسول کی اطاعت بھی مقصود ہے اور مامور مجموعہ ہے نہ مفرد ۔ کلمۂ رسول اسلیے فرمایا کہ منافقین کا جواب ہو جاے اسلیے کہ آپ اپنی اطاعت کو اگرچہ کہتے ہیں لیکن جب آپ اللہ کے رسول اور پیغام رسان ہیں تو آپکی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةً

بیشک اللہ نے برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان پر اولاد ہیں

بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ایک دوسری کی اور اللہ سنتا جانتا ہے

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد یعنی حضرت اسمعیل اور محمد رسول اللہ اور اسحٰق و یعقوب اور انبیاء بنی اسرائیل کو اور عمران کے اولاد یعنے موسیٰ و ہارون یا مریم و عیسیٰ کو تمام دنیا پر افضل بنایا اور منتخب فرمایا۔ یہ سب آپسمیں ایک دوسرے کے اولاد ہیں ف آل ابراہیم و آل عمران سے صرف انبیا یا صلحا مراد ہیں۔ یا بحیثیت مجموع مراد ہیں یعنے یہ گروہ باعتبار کثرت انبیا و صلحا و علما دوسرے گروہوں سے ممتاز و مکرم ہے اور اگر تمام اولاد افضل سمجھی جاے تو فاسق و کافر مثل مشرکین قریش و ابوجہل و ابولہب کی اور بنی اسرائیل منکرین عیسیٰ و مخالفین نبی عربی کیونکر افضل ہو جائینگے حالانکہ قطعی فیصلہ ہو چکا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اللہ کے حضور میں تو وہی کریم و بزرگ ہے جو بڑا پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے مقام پر یہ بھی بتا دیا کہ نسب بدون عمل قابل اعتبار نہیں اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ

اے نوح یہ بیٹا جسکے تم سفارش کرتے ہو تمہارے اہل سے نہین اسکے تو کام اچھے نہین سے ذریۃ کی قید سے معلوم ہوا کہ آل سے تابعین مراد نہین بلکہ اولاد مراد ہے - اور یہ کہ شرف نسبی تقوی کیساتھ ہو تو قابل افتخار اور موجب اعتبار ضرور ہے عمران دو ہین پہلے حضرت موسی کے باپ - دوسرے حضرت عیسی کے نانا - یہ دونون پیغمبر تھے بعضون نے کہا پہلے مراد ہین بعضون نے کہا پچھلے عالمین عام ہے کوئی فرد خاص نہین پہلا انکو بھی شامل ہین اور انبیا علیہم السلام اور ملئکہ افضل ہین جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہے

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ج

جب کہا بی بی نے عمران کے اے رب مین نے نذر کی واسطے تیرے جو شکم مین میرے ہے آزاد پس قبول کر مجھسے

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

بیشک تو سنتا جانتا ہے

عمران کی باپ ماتان یا ساہم تھے انکی بی بی کا نام حنہ بنت فاقوذ حضرت داود کی اولاد سے حضرت ذکریا کی سالی تھین بڈھی ہوگئین کوئی اولاد نہوئی ایک دن درخت کے تلے بیٹھی تھین دیکھا کہ چڑیا بچے کو سہرا رہی ہے لڑکے کی تمنا ہوئی اور اللہ تعالی سے دعا کی حق سبحانہ تعالی نے دعا قبول کی حمل رہگیا حنہ نے کہا اے رب جو میرے پیٹ مین ہے یہ مین نے تیرے نذر کیا اوس زمانے مین دستور تھا کہ جو لڑکا اللہ کی نذر کردیا جاتا وہ بیت المقدس کی خدمت کیا کرتا جب بالغ ہوتا چاہتا وہین رہتا چاہتا چلا جاتا اسی (محرر) کہتے تھے عمران نے کہا تمنے اچھا نہ کیا اگر لڑکی پیدا ہو تو کیا کروگے اسلیے کہ لڑکیان بوجہ حیض وغیرہ اس خدمت کے قابل نہ سمجھی جاتی تھین پھر عمران نے انتقال کیا اور حنہ کے لڑکی پیدا ہوئی

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَى ط وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى ج وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا

پھر جب جنا اوسے بولے اے رب مین نے جنا اوسکو مادہ اور اللہ خوب واقف ہے جو جنے وہ اور نہین مرد مثل اس عورت کے اور مین نے نام رکھا اوسکا مریم پناہ مین سونپتا ہون اسے تیرے اور اولاد کو اوسکی

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

شیطان مردود سے

جب حنہ کے لڑکی پیدا ہوئی تو وہ بولین اے پروردگار یہ لڑکی ہے اور تجھے خوب معلوم ہے مرد و عورت خدمت بیت المقدس مین رہ نہین سکتی مظہری یہ خطاب حضرت الوہیت کا ہے یعنی اے حنہ لڑکا جو تو مانگتی تھی وہ اس لڑکی کے برابر نہوگا اور یہ اللہ کے علم مین مردون سے افضل اور اللہ کی عبادت مین قوی تر ہے (پھر حنہ نے کہا) مین نے اسکا نام مریم رکھا اور اسے اور اسکے اولاد شیطان سے تیرے پناہ مین سپرد کردیا مریم نام حضرت عیسی کی ماں کا معنے اسکے (عابدہ) حدیث مین وارد ہوا کہ چار عورتین افضل ہین

مریم بنت عمران سے آسیہ فرعون کی بی بی سے خدیجہ بنت خویلد زوجہ رسول اللہ سے فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا نہیں جسکو شیطان نے چھویا نہ ہو مگر مریم اور عیسیٰ یہ برکت ہو دعا سے حنہ کی

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ

پھر قبول کیا اوسکو رب نے اوسکے قبول کرنا اچھا اور بڑہایا اوسے بالنا اچھا اور سونپ دیا اوسے زکریا کو

اللہ تعالیٰ نے حنہ کی نذر قبول فرمائی اور مریم کو حسن اخلاق اور خوبی آداب سے اچھی طرح پرورش کیا اور حضرت زکریا اونکی کفیل ہوئے ع انس حنہ مریم کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر خدام بیت المقدس کے پاس لے گئین اور یہ نذر پیش کی چونکہ مریم نہایت شریف خاندان کی تہین اور علم و فضل انہین چلا آتا تہا ہر خادم کو خواہش ہوئی کہ مین انکی پرورش کرون حضرت زکریا نے فرمایا مین زیادہ مستحق ہون اسلیے کہ آپ مریم کے خالو تھے احبار بولے ایسا نہین ہوسکتا اگر زیادہ حقدار ہونیکی رعایت کیجائے تو مریم کی ماسے کوئی زیادہ حقدار نہین ہان قرعہ ڈالا جائے پھر قرعہ ڈالا گیا اور حضرت زکریا کا نام برآمد ہوا آپ اونکے کفیل قرار پائے ف معلوم ہوا کہ کار خیر پر حریص ہونا انبیا اور صلحا کا طریقہ ہے صلعم آپنے فرمایا کان زکریا نجارا زکریا نجاری کا کام کرتے تھے

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ

جب آتی اوسپر زکریا محراب مین پاتے پاس اوسکے کہانا (کہتے) اے مریم کہانسے واسطے تیرے

هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

یہ بولے وہ اللہ کے پاس سے ہی بیشک اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہے بدون حساب

جب حضرت زکریا مریم کے پاس محراب عبادت مین گئے اونکے پاس میوے دیکھے اور تعجب سے کہا یہ تمنے کہانسے پائے مریم بولین اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائے وہ جسے چاہے رزق وسیع عنایت کرے ع الیس حضرت زکریا نے مریم کو اونکی خالہ اشیاع بنت فاقود کے حوالے کیا وہ دودہ پلاتین اور پالتین جب بڑے ہوئین تو ان کے لیے ایک محراب یعنی عبادتخانہ بنادیا (اسکا دروازہ بیچ مین تہا بے سیڑہی کے کوئی اوسپر چڑہ نہین سکتا تہا) اور آپ مریم کو کہانا اور پانی دیا کرتے اور جب کہین جاتے تو دروازہ بند کردیتے تاکہ کوئی اور نہ آئے ایک دن آپ مریم کے عبادتخانے مین گئے تو بے فصل کے میوے رکھے ہوئے دیکھے آپ کو تعجب ہوا کہ یہان آیا کون اور یہ بے فصل کے میوے کیونکر ملے تو فرمایا اے مریم یہ کہان سے ملے آپنے کہا یہ اللہ کے پاس سے ہی جنت سے یہ میوے آپکے لیے آیا کرتے تھے

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ
وہین پکارا زکریا نے ربکو آپنے کہا ای رب عطا کر مجھے پاس سے اپنے اولاد پاک بیشک تو سنتا ہو دعا کو

جب حضرت زکریا نے یہ قدرت اور یہ فضل مشاہدہ کیا آپکو بھی بے فصل کے میوے یعنی بڑہاپے مین اولاد کی آرزو ہوئی حضرت زکریا بڈھے ہوگئے تھے مگر کوئی لڑکا نہ تہا آپنے اللہ تعالی سے دعا کی ف کئی باتین معلوم ہوئین ۱ برکت اور اظہار کمال قدرت کے وقتون مین دعا کرنا اور فال خیر لینا عادت صلحا اور انبیا سے ہی حضرت مریم کو بے وقت غیب سے میوہ ملنا کمال قدرت اور برکت کا ظہور اور بڑہاپے مین اولاد صالح کی تعبیر تہی ۲ اولاد کی دعا سنت انبیا سے ہی شل ورلذا مذ نہین

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا
پہر پکارا اوسکو فرشتون نے اور وہ زکریا کہڑے نماز پڑہتے تہے محراب مین بیشک اللہ خوشخبری سناتا ہی تجہکو یحیی کی سچا کرنیوالا

بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ
کلمہ کا اللہ کی طرف سے اور سردار اور محفوظ (عورتون سے) اور پیغمبر نیکون سے

فرشتے نے زکریا کو خوشخبری سنائی جب وہ اپنے محراب مین نماز پڑہ رہے تہے کہ اللہ خوشخبری دیتا ہی تمہین یحیی کی جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہین اور سردار اور انبیا صالحین سے ہین (کلمۃ اللہ سے مراد خواہ توریت اور کتب آسمانی جنکی تصدیق حضرت یحیی نے کی۔ خواہ کلمۃ اللہ حضرت عیسی ہین در منثور ابن عباس سے مروی ہی کہ جب یحیی کی ما حاملہ تہین حضرت مریم بہی حاملہ تہین تو حضرت یحیی کی ما مریم سے کہتین مین اپنے پیٹ کے بچے کو دیکہتی ہون کہ تمہارے پیٹ کے بچے کا سجدہ (یعنے تعظیم) کرتا ہی (سید) سردار عالم مین اسکے متعدد تفسیرین ہین ۔ خوش خلق ۔ فقیہ عالم ۔ ایسا حلیم جسے کسی طرح غصہ نہ آئے ۔ اللہ کے حضور مین بزرگ ۔ حسد نکرتا ہو ۔ اپنی قوم پر تمام عمدہ باتون مین فائق ہو ۔ قانع ۔ سخی ۔ وہ پیغمبر جسکے اطاعت کیجا علم و عبادت اور تقوی مین سردار ۔ (حصور) رکا ہوا یعنے عورتون سے باوجود خواہش کے اور بے پروا در منثور فرمایا ہر بندہ اللہ کے حضور جائیگا اور ایک نہ ایک گناہ اوسکے ساتہ ہوگا مگر یحیی بن زکریا

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ
کہا اے رب کہانسے ہوگا واسطے میرے لڑکا اور بیشک آگیا مجہپر بڑہاپا اور عورت میری بانجہ ہو کہا ایسا ہی

اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ
اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کہا اے رب مقرر کر واسطے میرے کوئی نشانی کہا نشانی تیری یہ کہ نہ بولیگا تو آدمیون سے

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ؏
تین دن مگر اشارہ اور ذکر کر رب کا اپنے بہت اور تسبیح کر راتون اور دنون مین

حضرت زکریا یہ مژدۂ روح افزا اور خبر عجیب سنکر کمال سرور سے کہنے لگے ای رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا مین بڈھا ہو گیا ننانوی برس کا ہو گیا اور میری بی بی اٹھانوی برس کی بڈھیا بانجھ ہی ارشاد ہوا ای زکریا اللہ یونہین کرتا ہی جو چاہی اوسکی قدرت مین جوان اور بڈھے سب برابر ہین حضرت زکریا نے عرض کی ای پروردگار میرے لیے کوئی نشانی بتا دی تاکہ مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہو جاے ارشاد ہوا نشانی یہی ہی کہ تین دن آدمیون سے کلام نکرو گے مگر رمز و اشارے سے اور اس نشانے کے بعد اپنے پروردگار کا بہت ذکر کرو اور رات دن تسبیح کرو معالم کہا اکثر مفسرین نے کہ تین دن آپکے زبان کلام سے روک دیے گئے قتادہ نے کہا خود زبان بند کر لی ف بعض عباد کلام نہین کرتے اور اشارات سے کام نکالتے ہین اسکے اصل ثابت ہو گئے

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اور جب کہا فرشتون نے اے مریم بیشک اللہ نے مقبول کیا تجھ اور پاک کیا تجھ اور منتخب کیا تجھے عورتون پر اپنے زمانے کے

یاد کیجیے جب فرشتون نے مریم سے کہا کہ اللہ تعالی نے تمہین برگزیدہ اور ظاہری باطنی برائیون سے پاک کیا اور زنان عالم سے برگزیدہ فرمایا مظہری فرشتون سے مراد جبرئیل ہین اور (اصطفی) اول یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمہین اپنا مقبول و مقرب بارگاہ اور مورد تجلیات خاص بنایا اور (اصطفی) دوسرے مراد فضل ہی معالم کہ آپنے فرمایا چار عورتین افضل ہین - مریم - آسیا - خدیجہ - فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہن مسلم آپنے فرمایا خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ اپنے وقت کی عورتون مین مریم بہتر ہین ف حدیث نے صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ حضرت مریم اپنے وقت کی عورتون سے افضل ہین

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝
اے مریم اطاعت کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتہ رکوع کرنے والون کے

یہ بطور تعلیم فرمایا کہ جب ہماری نعمتین اسقدر ہین تو رکوع و سجود و نماز بجماعت مین مصروف ہو ف ۱ یہ کہ ذکر و شکر و عبادت علماء و صلحا پر زیادہ ہی ۲ نماز ایسی محبوب عبادت ہی جو ہمیشہ سے مؤکد و مکرم ہی مظہری آیت سے ظاہر ہے کہ عورت مرد کے پیچھے نماز پڑہ سکتی ہی

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ
یہ خبرین ہین غیب کی کہ وحی کرتے ہین ہم طرف تیرے اور نہ تہا تو پاس انکے جب پہینکتے تہے

اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ۝
قلم اپنے کہ کون اونمین ذمہ داری کرے مریم کی اور نہ تھا تو پاس اونکے جب جھگڑا کرتے تھے

یہ بیان ہوا غیب کی خبرین ہین جو ہم آپ پر وحی کرتے ہین اور آپ وہان کہان تھے جب ہزار ہا اہل بیت المقدس قرعہ کے لیے اپنے اپنے قلم ڈالتے تھے کہ کسکا نام برآمد ہو اور کون مریم کے پرورش کریگا اور آپ وہان کہان تھے جب وہ آپس مین جھگڑا کرتے تھے غیب کو یہ دونا قصے غیب نہیں اور بنی اسرائیل مین معلوم و مشہور تھے مگر اسلیے کہ بعض اخبار آسمانی و کلام ربّ العزۃ بھی انہین مین ہے کہ حضرت پڑھے لکھے نہ تھے آپکو یہ خبرین بتاتی ہین۔ اقلام جمع قلم کی ہے علما و عباد بیت المقدس قرعہ قلم جس سے توریت لکھا کرتے تھے ڈالی ...

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ
جب کہا فرشتون نے اے مریم بیشک اللہ خوشخبری سناتا ہے تمہین کلمہ کی اپنی طرف سے کہ نام اوسکا مسیح عیسیٰ بیٹا

مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝
مریم کے ذی وجاہت دنیا مین اور آخرت مین اور مقربون سے ہے

حضرت مریم تیرہ برس کی تھین ایکدن پانی بھرنے گئین تھین دیکھا کہ ایک مرد ان کے پاس ہے اور وہ جبریل علیہ السلام تھے جبریل نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ تجھے پاک لڑکا دون حضرت معصومہ نے کہا اللہ کی پناہ جبریل نے فرمایا مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون تمہین خوشخبری سناتا ہون کہ مسیح کلمۃ اللہ تمسے پیدا ہونگے جو دنیا مین کثرت معجزات اور نزول قرب قیامت اور قتل مسیح دجال و کسر کفار سے عزت دار ہونگے اور قیامت کے میدان مین اللہ تعالیٰ اونہین درجات علی عطا فرمائیگا اور مقام قرب مین جگہ ملیگی

وَیُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝
اور کلام کریگا آدمیون سے پالنے مین اور کہولت مین اور نیکو ن سے ہے

یعنی بنی اسرائیل سے لڑکپن مین کلام کرینگے اور اونکے شبہات باطلہ اور اونکا وسوسہ دور کرینگے اور اپنی نبوت کا اظہار فرمائینگے اور جب بڑی عمر ہوگی تعلیم و ہدایت اور ابلاغ رسالت کرینگے اور نیک بندہ خدا ہین

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ
کہا اے رب کہان سے ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہ چھوا مجھکو کسی آدمی نے کہا ایسا ہی اللہ پیدا کرتا ہے

مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝
جو چاہے جب حکم کرے کسی کام کا یہی کہتا ہے واسطے اوسکے ہو جا پس ہو جاتا ہے

حضرت جبریل کی بشارت سنکر مریم متعجب بولین میرے لڑکا کسطرح ہوگا مجھکو تو کسی مرد نے چھوا بھی نہین

جبرئیل نے کہا اللہ جیسے چاہتا ہی یونہیں پیدا کرتا ہی جب کوئی کام کرنا منظور ہوا فرمایا کہ کن ہوجا تو
بس وہ شے موجود ہوگئی اوسے اسباب و آلات کی حاجت نہیں یہ لڑکا بھی یونہیں پیدا ہوگا

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ
اور سکھا دیگا اوسے کتاب اور حکمت اور توراۃ اور انجیل اور پیغمبر طرف بنی اسرائیل کے

معالم کتاب سے مراد حسن خط و کتابت حکمت سے مراد علم اور فقہ علم دین کی ف یا کتاب سے
احکام شرعیہ و مفروضہ اور صحائف آسمانی۔ اور حکمت علم نبوت۔ معرفت۔ یا کلیات مراد ہین
معالم بنی اسرائیل یعنی حضرت یعقوب کے اولاد مین پہلے پیغمبر یوسف اور پچھلے عیسے تہے
اور نبوت حضرت عیسے کی بعضون کے نزدیک لڑکپن سے تہی اور بعضون کے نزدیک بعد بلوغ

اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ
مین لایا ہون تمہارے پاس نشانی رب سے تمہارے مین پیدا کرتا ہون واسطے تمہارے مٹی سے بصورت چڑیا کے

فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى
پس پھونکتا ہون مین اوسمین پس ہوجاتی ہی چڑیا حکم سے اللہ کے اور اچھا کردیتا ہون اندہے کو اور کوڑہی کو اور زندہ کرتا ہون مردون کو

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
حکم سے اللہ کے اور بتا دیتا ہون تمکو جو کہاتے ہو اور جو جمع کر رکہتے ہو گھرون مین اپنے بیشک اسمین

تو فرمایا اے بنی اسرائیل	لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ	حضرت عیسی مبعوث ہوئے
نشانی لایا ہون وہ یہ ہی	نشانی ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے	مین تمہارے پاس اللہ کے

کہ مٹی کی صورت بناتا ہون اور اوسمین دم کرتا ہون تو زندہ چڑیا ہوجاتی ہی ع انس خفاش
بناتے تھے اور جب تک آدمی دیکھتے اوڑتا پھر مردہ ہوکر گر پڑتا۔ اور مادر زاد اندہونکو آنکھ والا
کردیتا ہون۔ اور کوڑہی کو اچھا کردیتا ہون اور مردے زندہ کردیتا ہون اور یہ سب اللہ کے
حکم سے ہی اور جو تم کہاتے ہو اور جو رکھ چھوڑتے ہو وہ بھی بتا دیتا ہون ع الیس ایکبار حضرت
عیسی اوس دیر کی طرف گئے جہان اندہے بہت تہے آپنے پوچھا یہ کون لوگ ہین عرض کیا گیا
یہ وہ ہین جنسے کہا گیا کہ تم خدمت قضا اختیار کرو انہون نے اپنے ہاتہون سے اپنی آنکھین
پھوڑلین حضرت عیسے نے فرمایا تمنے ایسا کیون کیا وہ بولے ہم ڈرے کہ مبادا ہمسے ظلم و تجاوز
ہو اور مواخذۂ آخرت مین گرفتار ہوجائین آپنے فرمایا تم بڑے بڑے عالم اور حکیم ہو اور چاہیے
اپنے آنکھونپر بسم اللہ کہکر ہاتہ پھیرو اون سنے ایسا ہی کیا دفعتہ آنکھین اچھی ہوگئین

مفسرین فرماتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کے زمانے مین علم طب کا بڑا زور تھا اللہ تعالیٰ نے ایسے معجزے ظاہر فرمائے کہ سب اطبا و حکیم عاجز و مبہوت ہوگئے ف آیت مین اشارہ ہے کہ ظاہری اندہے کوڑہے مردے کفار سے بہتر ہین جنکی دل مردہ اور عقل بے نور اور اخلاق بگڑے ہوئے ہون اسلیے کہ منکرین کو فیضان مسیح سے فائدہ ہوا اور وہ کامیاب ہوئے یہ معجزہ ہمارے حضور ہی کا تھا کہ ایک نظر مین انکو کہ اندہے دل نورانی اور مردہ جانین زندہ اور بگڑے اخلاق درست ہوگئے اور یہ فیضان قیامت تک اوسی جوش و خروش سے جاری ہے

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ
اور سچا کرنے والا اوسکا جو اوسکے سامنے ہے توریت سے اور حلال کرونگا واسطے تمہارے بعض اوسکا کہ حرام ہی

عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ رَبِّي
تمپر اور لایا ہین تمہارے پاس نشانی رب سے تمہارے پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری بیشک اللہ رب میرا ہے

وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ
اور رب تمہارا پس بندگی کرو اوسکی یہ راہ واضح ہے

جو توریت تمہارے ہاتھون مین موجود اور بالاتفاق کلام معبود ہے اوسے سچا بتاتا ہون یا یہ بعض چیزین جو تمپر حرام کردی گئی تہین اونہین حلال کرون اور مین اللہ کی نشانی یعنی انجیل تمہارے پاس لایا ہون پس ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے اوسکی عبادت کرو اور یہی یعنی میری اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت واضح اور سیدہی راہ ہے جو اسپر چلا نجات پائے گا ف انجیل کل توریت کی ناسخ نہ تہی بلکہ جسطرح قرآن کی بعض آیتین بعض کے ناسخ ہین ایسی ہی بعض مشکل احکام آسان کردیے گئے اور جابجا فروعات مسائل مین حسب مصلحت اصلاح کردیگئی اور گوشت اور چربے اونٹ کے حلال کردیے نہایت صاف طور پر فرمادیا کہ مین خدا کا بندہ ہون اور تم بہی مین بہی اوسکی بندگی کرون اور تم بہی اسمین ادعای ابنیت کا قطعی رد ہے اطاعت فرمانبرداری عبادت غلامی اور غایت درجہ کی تعظیم اپنی ذلت و خواری کے ساتھ۔ پس اطاعت عام ہے اللہ کے لیے بہی ہے اور بندون کے لیے بہی اور عبادت سوای معبود برحق کے کفر و شرک و حمق ہے اسلیے آنحضرت کردیا کہ راہ راست انبیا کی فرمانبرداری اور پروردگار کی عبادت کے سوا نہین ہے۔ اس سے تعدد اور شبہی کی نفی ہوگئی

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ
پہر جب دیکہا عیسیٰ نے اون سے کفر کہا کون ہے مددگار میرا طرف اللہ کی کہا حواریون نے

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ

ہم مددگار ہین اللہ کے ایمان لائے ہم اللہ پر اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہین اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ساتھ اوسکے جو اوتارا تو نے

وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اور پیروی کی ہمنے رسول کے پس لکھ ہمکو ساتھ گواہون کے

عن السدی حضرت عیسے نے بنی اسرائیل پر دلائل ثابت کیے اور مضامین ہدایت
بیان فرمائے اور اونہون نے سوا انکار و کلمات کفر کے اور جواب نہ دیا اور آپنے اونکا کفر دیکھ لیا
تو آپنے اللہ کے دین مین اعانت طلب فرمائی اور ارشاد کیا اللہ کے کام مین میری مدد کون
کرتا ہی حواریون نے کہا ہم اللہ کے انصار آپ کے مطیع و فرمانبردار ہین ہم اللہ پر ایمان لائے
اور آپ گواہ رہین کہ ہم مطیع و منقاد بنگئے اے رب جو تو نے اوتارا توریت ہو یا انجیل وغیرہ
تیرا ایمان لائے اور پیروی قبول کی پیغمبر کی تو ہمین گواہون مین لکھ لیجیے جو تیرے اور تیرے
پیغمبرون کی تصدیق کرتے ہین اون مین لکھ دے در منثور کہا ابن عباس نے کہ شاہدین سے
مراد اصحاب محمد ہین جیسا کہ قرآن مین آیا ہی تو گویا حواریون نے تمنا کی کہ ہمین اصحاب محمد بنا
حواری حضرت عیسی کے اصحاب و معین و مرید اور دین مین وزیر و مشیر ہو بارہ آدمی تھے
۱ بطرس ۲ یعقوبس ۳ مجیس ۴ اندراوس ۵ فیلیپا ۶ یلماء ۷ میناء ۸ توماس ۹ یعقوب
۱۰ زبراسیس ۱۱ قتابیا ۱۲ بودس ابن عباس نے کہا کہ مچھلی کا شکار کیا کرتے آپ اودھر سے نکلے
اور کہا کیا کرتے ہو بولے مچھلیان پکڑتے ہین فرمایا ہمارے ساتھ کیون نہین چلتے کہ آدمیونکا
شکار کرین وہ بولے آپ کون ہین فرمایا عیسے بن مریم عبد اللہ و رسول اللہ
بولے کیا اور کوئی پیغمبر آپ سے بڑا ہوگا فرمایا ہان نبی عربی صاحب برہان قوی۔ وہ سب
آپکے متبع ہوگئے۔ سدی نے کہا یہ ملاح تھے۔ ابو ارطاۃ نے کہا کہ یہ دھوبی تھے۔ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ہر پیغمبر کے لیے ایک حواری ہی اور ہمارے
حواری زبیر ہین ف دین کے کامون کے لیے عموماً یا خصوصاً مدد مانگنا سنت انبیا سے ہی

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

اور داؤ کیا اور داؤ کیا اللہ اور اللہ بہتر ہی داؤ کرنیوالون سے

ع ۱۳ ثلث ۵

یعنے حضرت عیسی سے یہود منکرنے داؤ کیا اور اونہین قتل کرنا چاہا اللہ نے اونکا فریب
اولٹ دیا اور اونکو اونکے کفر سے اولٹا مارا اللہ تمام حیلے اور تدبیر کرنے والون سے بہتر ہی
عن ابن عباس سے منقول ہی کہ حضرت عیسی یہود کی ایک گروہ کی طرف گزرے وہ کہنے لگے
وہ آیا جادوگر جادوگر کا بیٹا۔ اور بدکار بیٹا زانیہ کا (معاذ اللہ منہا) آپ غضبناک ہوے اور

پہر [illegible] اور کہا [illegible] تو [illegible] ہوئی سرج سے نکلا اور تیرے حکم سے
پہر [illegible] آدمی فوراً وہ سب گستاخ بے ادب سور ہنگی
یہود [illegible] دیکہا تو [illegible] حال ہوا اور یہود آپکے قتل پر مجتمع ہوگئے
اور [illegible] مکان میں بند کیا جبرئیل بحکم رب جلیل آئے اور ایک روزن سے آپکو آسمان پر
اوٹھا لیگئے [illegible] طیطانوس نامی اپنے [illegible] کو حکم دیا کہ اس مکان میں جاکر حضرت عیسے
کو [illegible] تا تہا کہ صورت بدل گئی جب نکلا تو لوگون کی نظر مین ایسا معلوم ہوا کہ یہی عیسے
ہین [illegible] قتل [illegible] سولی پر چڑہا یا مگر کفار خوار ہوا اور تدبیر الٰہی نے اپنا جلوہ دکہایا

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰىٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ
جب کہا اللہ نے [illegible] مین پورا [illegible] اور بلند [illegible] طرف اپنی اور پاک [illegible] اون سے جو
كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ
کافر ہوئے اور کرنیوالا اونکا جو [illegible] غالب اونپر جو کافر ہوئے روز قیامت تک پہر میری طرف
مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝
بازگشت [illegible] تمہاری [illegible] پس حکم کرونگا تم مین جسمین [illegible] اختلاف کرتے

جب [illegible] اے عیسے مین وفات دونگا تمہین اور بلند کرونگا اپنی طرف اور مطہر کرونگا اونسے
[illegible] تابعدارون کو کافرونپر غالب ہی رکہونگا قیامت تک پہر میری ہی طرف
بازگشت تم [illegible] مین تم مین فیصلہ کردونگا جس امر مین اختلاف کرتے تہے - تاویل آیت مین
[illegible] مین اول (وفات) سے مراد [illegible] مین ہو کہ آپ تین ساعت بیجان رہے پہر آسمان پر
[illegible] جلالین قبض مراد ہی یعنے اپنی طرف تمہین قبض کرلینگے در منثور مراد خواب ہی بحالت
خواب آسمان پر اوٹہا لیے گئے ابو سعود وفات سے مراد یہ ہی کہ آپکی زندگی معینہ پوری کیجاینگی
جیساکہ بعد خروج امام و نزول مسیح وقوع مین آئیگا - اور صحیح یہ ہو کہ آپکا انتقال ہین ہوا مطہرک
سے خواہ یہ مراد ہے کہ یہود کے ہاتہون اور اون کے پلید اعتقادون سے آپ کو علیحدہ
اور پاک کرینگے - یا نصارا کی بیہودہ افترا کا کچہ الزام آپ پر نرہیگا دوم تابعین عیسے
اور کفار سے کون لوگ مراد ہین - اگر کفار سے خاص یہود مراد لیے جائین تو ہوسکتا ہو کہ
تابعین سے حواری اور نصارا مراد ہون جو دوا یہود پر حاکم ہین اور اگر کفار سے عموماً مخالفین
حضرت مسیح مراد [illegible] تابعین سے اہل اسلام مراد ہین [illegible] اسلام [illegible]

سچے عیسائی سچے محمدی اور تمام انبیا کے تابع ہیں پس مسلمان ہمیشہ تا قیامت کفار پر [illegible]
اور رہینگے درمیان میں اگر کہیں کبھی مغلوب ہو جاویں تو کچھ حرج نہیں ہے اور اب [illegible]
آپکے تابع اور معاذ اللہ مسلمانوں کو مشکوک بنا دیں تیسرے کہ [illegible]
مسلمانوں کے ساتھ ثابت ہونگا اور یہ [illegible] اور ہی [illegible]
قابل اعتبار و لائق حجت نہیں ہو سکتے [illegible] اس آیت میں [illegible]
مسلمانوں کا اعتقاد حق حضرت عیسی معاذ اللہ [illegible]
اب ضرور ہے کہ نصاری غالب رہتے حالانکہ ایسا نہیں ہوا اور اگر [illegible]
ہوں یا یہود [illegible] اور انکی [illegible]

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ [illegible]
پھر وہ جو کافر ہوئے پس عذاب کرونگا انکو عذاب سخت دنیا اور آخرت میں [illegible]

یعنی کفار پر یا قتال و جہاد و مغلوبی سے عذاب کرونگا اور آخرت میں [illegible]
اونکا مددگار [illegible] مسلمانوں [illegible] دنیا میں [illegible] آخرت میں [illegible]

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ
اور جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں پس پوری دیگا انکو مزدوری انکی اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو

مگر جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اونکو اونکی مزدوری پوری دیجائیگی یعنی جنت اور اوسکی مراتب [illegible]
عطا ہونگے اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا یعنے ظالموں کو اوسکی جوار رحمت میں جگہ ہو [illegible]
اجرت کم کرتا ہو (پوری اجرت) جنت دائمی ہے اسلیے کہ جب ایمان دائمی ہے تو ثواب بھی دائمی چاہیے

یہ تمام اخبار اور اسرار ہم آپ پر نازل کرتے ہیں یہ آیات نشانیاں ہیں اور نصیحت

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ
یہ پڑھتے ہیں ہم اوسے آپ پر آیتوں سے اور ذکر مستحکم ہو

استوار ہے قرآن صاف صاف فرما رہا ہے کہ اخبار انبیا اور قصص الحسن [illegible] کی قدرت نمائی اور نصایح [illegible] قابل
غور و عبرت ہیں افسوس اونپر جو حضور اقدس کے احوال بیان کرنے پر طعن کریں یہ سب زائد قدرت و حکمت ہیں

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
بیشک مثال عیسے کی پاس اللہ کے مثل آدم کے ہے بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا اوسکو ہوجا پس وہ ہوگیا

حضرت عیسی کے ایسے ہیں جیسے آدم کے

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ
حق تیرے رب سے ہے پس نہ ہوجا شک کرنے والوں سے

مثل اللہ کے نزدیک مثل اللہ نے آدم [illegible]

مٹی سے بنایا نہ ماں تھی نہ باپ خود فرمایا (ہوجا) آدم موجود ہوگئے ایسے ہی عیسیٰ کو کہا مریم کے پیٹ میں موجود ہوجا وہ موجود ہوگئے حق بات وہی ہے جو تیرے رب کے پاس سے نازل ہوئی پس تو شبہ میں نہ پڑیعنے اپنی امت کو بتا دے کہ وہ نصاریٰ کے فریب میں نہ آئیں اللہ کے لیے بیٹا نہ بنائیں ف تشبیہ ادنیٰ کی اعلیٰ سے ہے اسلیے کہ بے سبب پیدا ہونے میں حضرت آدم اول درجے میں ہیں اونکے لیے کوئی سبب اور محل موجود نہ تھا اور حضرت عیسیٰ کی ماں تو تھیں خلقت بشر میں اصل ہیں یہ رد ہے نصاریٰ کا جو تعجب کرتے ہیں کہ عیسیٰ اگر اللہ کے بیٹے نہیں تھے اور انکا باپ کون ہے اب بتائیں کہ آدم کا باپ اور ماں کہاں ہیں۔ اللہ مالک و قادر ہے جو چاہے کرے ربط یہانتک برابر دلائل تردید نصاریٰ و اثبات توحید و سرگذشت حضرت عیسیٰ و زبان ہندی یہود بیان فرمائی آخر کار سنت جاہل دیدہ و دانستہ انکار کرنے والوں سے زیادہ جھگڑا کرنے سے منع فرمایا اور کہا

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا
پھر جو حجت کرے تجھسے اس باب میں بعد اسکے کہ آیا تیرے پاس علم تو کہہ آؤ بلائیں ہم بیٹے اپنے

وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل
اور بیٹے تمہارے اور عورتیں اپنی اور عورتیں تمہاری اور جان اپنی اور جانیں تمہاری پھر مباہلہ کریں پھر گردانیں

لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ○
لعنت اللہ کی جھوٹوں پر

یعنی اگر ایسے سچے واقعات پر یہاں نہ لائیں اور حجتیں کیے جائیں اور آپ کے پاس علم و یقین موجود ہے تو آپ کہدیجیے کہ آؤ ہم تم مع اہل و عیال قسم کھائیں اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت کریں اسے آیت مباہلہ کہتے ہیں یعنی باہم لعنت کرنا مظہری آپنے نصاریٰ نجران کو بعد اتمام حجت فرمایا کہ آؤ ہم تم قسم کھائیں جھوٹے کو اللہ تعالیٰ سزا دیگا اور آپ نے حضرت حسین کو گود میں لیا اور حضرت حسن کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ کو اپنے پیچھے اور اونکے پیچھے حضرت علی کو لیا اور فرمایا جب ہم دعا کریں تم آمین کہنا نصاریٰ کے پادری نے کہا اے قوم میں ایسی نورانی چہری دیکھ رہا ہوں اگر اللہ سے سوال کریں تو پہاڑ جگہ سے ٹل جاے ہرگز انسے مباہلہ نکرو ورنہ ہلاک ہوجاؤگے اور زمین پر قیامت تک کوئی نصرانی باقی نرہیگا بعد مشورت عرض کرنے لگے یا ابوالقاسم ہم آپسے مباہلہ نکرینگے فرمایا پھر مسلمان ہوجاؤ کہا یہ بھی نہیں ہوسکتا ارشاد ہوا لڑو بولے عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے ہاں صلح کر لیجیے ہر سال مال معینہ ادا کریں گے انسے صلح کرلی اور فرمایا قسم ہے اللہ پاک کی کہ عذاب نجران والوں سے مل گیا تھا اگر ملاعنہ و مباہلہ کرتے بیشک سور اور بندر ہوجاتے اور میدان اون کے لیے آتش سوزان بنجاتا اور نجران

مباہلہ [illegible]

و اہل نجران کو اللہ تعالیٰ جڑ سے اوکھاڑ ڈالتا یہان تک کہ چڑیان درخت پر نہ بچتین اور سال تمام نگزرتا کہ تمام نصرانی ہلاک ہوجاتے۔ مسئلہ جب تک علم و یقین حاصل نہو مباہلہ جائز نہین اللہ تعالیٰ نے لئے فرمایا من بعد ما جاءک من العلم۔ مظہری

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

بیشک یہ وہی بیان حق ہی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک اللہ وہی غالب حکمت والا ہے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِالْمُفْسِدِیْنَ ○

پس اگر منہ پھیرین تو بیشک اللہ خبردار ہی فساد کرنے والونسے

بیشک یہ سچے بیان ہین اور کوئی معبود اللہ کے سوا نہین ہی بیشک اللہ غالب حکمت والا ہی اگر اب بھی بدنصیب روگردانی کرین تو اللہ اونسے سمجھ لیگا وہ فساد کرنے والون سے خوب واقف ہی

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا

کہدیجیے اے کتاب والو آؤ طرف ایسی بات کے کہ برابر ہی ہم مین اور تم مین یہ کہ نہ پوجین ہم مگر اللہ کو اور نہ

نُشْرِکَ بِهٖ شَیْـًٔا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ○

شریک کرین ساتھ اوسکے کسیکو اور نہ اختیار کرے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

پس اگر منہ پھیرین تو کہو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین

آپ کہدین اے کتاب والو آؤ ایسی بات اختیار کرین جو ہم مین تم مین برابر ہی وہ یہ ہی کہ سوائے خدا کے کسی کی بندگی نکرین اور اوسکے ساتھ شرک نکرین اور ایک دوسرے کو رب نہ بنائین اللہ کے سوا پھر اسپر بھی منہ پھیرین اور نہ مانین تو اونسے کہدو تم گواہ رہو کہ ہمنے گردن اطاعت مین رکھدی مطیع و منقاد ہوگئے۔ یعنی یہ امر توحید تو ایسا ہی جس سے انکو انکار نہین پھر کیون نہین اس امر مین متفق ہوجاتے کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ نصارا اپنے علما کو سجدہ کرتے تھے حلال و حرام مین اونکے تابع رہتے کتاب سے غرض نہ تھی۔ کہا صاحب تفسیر مظہری نے کہ جب اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا نازل ہوئی تو عدی بن حاتم نے کہا (یہ بعد نصرانیت اسلام لائے تھے) یا رسول ہم تو اپنے علما و صلحا کی پرستش نہین کرتے تھے فرمایا کیا اونکے حلال اور حرام کیے ہوے پر تمہارا عمل نہ تھا عرض کیا ہان فرمایا یہی مطلب ہی رب بنا لینے کا۔ پس رسول کی اطاعت تو اللہ کی اطاعت ہی اور اطاعت علما و صلحا و حکام بسبب مقتضائے شرع اسمین داخل ہی اور مگر اوس وقت تک کہ صریح شرع کے خلاف ہو پس ایسے بدکیش و بدعالم کی اتباع جو اپنی ہستی اپنی خواہش اپنی خودی سے حضرت ربوبیت مین فنا کرچکی ہو سوا امید اور یقین ہی کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے راضی کرنیکا

یہی طریقہ ہی اور ان بزرگ کے اقوال ظاہر قرآن وحدیث کے مخالف ومعارض نہین ہی بہ ارادت
اس نیت اور اعتقاد سے کہ بوجہ کمال علم یا صفائی دل وتقدیس غالبًا انکے فعل اور قول موافق سنت
بھی ہوتے ہین لہذا ہین انکا پیرو ہوں اور اگر کبھی کوئی امر قرآن وحدیث یا اجماع امت کے صریح
خلاف ہو یعنی وہ خلاف تاویل واجتہاد مخفی نہو تو ہین اونکی اتباع کے لیے اتباع محمدی نہ چھوڑونگا
انکی اطاعت تو وسیلہ ہی مقصود نہین اللہ ہی کے لیے انکی خوشامد انکی تعظیم انکی تقلید ہی اور یہ بخلاف
اسکے یہ خیال کہ جو ہمارے شیخ نے کیا جو ہمارے استاد نے کہا گو وہ کچھ ہی کیون نہو ہم وہی کرینگے ہمکو تو اون کی
اتباع ورضا سے کام ہی مقصود غیر ہی اللہ کا نام ہی یا یہ سمجھ کہ ہمارے شیخ اور استاد کا فعل وقول ممکن ہی نہین کہ
خلاف قرآن وحدیث ہو سکے یہ سب امور خلاف شرع اور لغو اور ممنوع ہین ایسے ہی لوگون کے لیے یہ آیت ہی کہ وہ انکے
پیروی مین پیر واستاد کو رب بنائی ہین یہ ایک امر متوسط اور قول فیصل اور بیقرون بعدلہا وثواب ہی **منظہری**
حدیث صحیح نسخ ومعارضہ سے محفوظ اگر ملے اور ائمہ اربعہ سے کسیکا بھی عمل اوسپر ہو اوسے ترک کرکے پھر کسیکا قول نفسانیت ہی
اور شرط عمل اسلیے ہی کہ خلاف اجماع لازم نہ آئے اور اہل سنت نے تیسرے یا چوتھے قرن کے
اجماع کرلیا کہ مذہب یہی چار ہین ان سب کے خلاف خلاف ہی ممکن نہین کہ حدیث صحیح تمام عوارض سے
محفوظ ان چارون سے کسیکو نہ ملے یا یہ ائمہ سنت پرست بعد علم کے عمل ترک کرین کسی مجتہد کا قول
دو شرطون سے ترک کیا جائیگا ۱ حدیث مین تاویل ومطابقت نہو سکے ۲ اونکے مذہب پر بھی دوسرے نص
پائی نجائے یعنے مجتہد کے استنباط یا قول سے ظاہر ہو کہ کوئی نص قابل اخذ وعمل نہ پائی گئی اور حکم
محض قیاس پر مبنی ہی **منظہری** یہ جائز نہین کہ کہا جائے اگرچہ علما فتوی حلت یا حرمت کا دین مگر ہم
صوفیہ کے تابع ہین وہ اسکے خلاف تھے اور حق یہ ہی کہ حضرت صوفیہ نے کبھی خلاف شرع نہین کیا ہی
یہ غلطی جاہل تابعین کی ہی اور یہ اگر بالفرض محال کیا بھی ہو تو کسیکا قول وفعل حجت نہین سوا سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **منظہری** جائز نہین کہ اولیا اور شہدا کی قبر کا سجدہ یا طواف کرین
یا چراغ جلائین **اسباب** یہود اور نصارا نے حضور کے مجلس مین دعوی کیا نصارا بولے
ابراہیم نصرانی تھے یہود نے کہا یہودی تھے حق سبحانہ تعالی نے دونو کی تکذیب نازل فرمائی

يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِيْ إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهٖ
اے کتاب والو کیون حجت کرتے ہو تم ابراہیم مین اور نہین اوتاری گئی توریت اور انجیل مگر بعد ابراہیم

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ هَا أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ
کیا نہین سمجھتے — ہان ہو تم سب نے جھگڑا کیا اوسمین کہ تمکو سا تہا اوسکے علم — پر کیون جھگڑتے ہو

فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

اوس مین کہ نہین تمکو اوسکا علم اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے

لیکن کسلیے سوال کیون جھگڑا کرتے ہو ابراہیم کے معاملے مین یہودیت تو بعد نزول توریت ہوئی اور نصرانیت بعد نزول انجیل اور یہ دونون کتابین ابراہیم کے بعد اوتریں کیا اتنا بھی نہین سمجھتے تھے اوس امر مین جھگڑا کیا جسکا تمہین علم دیا گیا تھا یعنے تم کہتے ہو کہ ہم حضرت موسی یا عیسے کے دین پر ہین یہی سبب ہین تمہارے پاس علم وکتاب موجود ہی گو تم حد سے بڑہ گئی اور اوسکے بہت احکام بدل دیے تاہم ایک تعلق ضرور ہی مگر جسکا علم تمہارے پاس نہین اسلیے کہ توریت وانجیل مین دین ابراہیمی کا مذکور نہ تہا اوسمین کیون کودے پڑتے ہو اللہ کو ہر چیز کا علم ہی تمہین نہین اس آیت مین اشارہ ہی کہ علم تاریخ موجب نبوت یا عقل وفہم ہو اسلیے کہ تقدیم وتاخیر وغیرہ تاریخ سے متعلق ہی کہ کوئی ایسی بات جسکی سند معتمد نہو زبان سے نکالنا اچہا ہی خصوصًا اللہ اور رسول کی ذات یا متعلقات پر تو نہایت برا ہی

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

نہ تہا ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی ولیکن تہا حنیف فرمانبردار اور نہ تہا مشرکوں سے

خوب بیان فرمادیا کہ ابراہیم کا دین حنیف تہا یعنی حق کے طرف مائل اور باطل سے متنفر اور فرمانبردار تہے مشرک نہ تہے جسطرح تم عزیر یا عیسے کو خدا کا بیٹا کہتے ہو۔ اور جہوٹے احکام اور خبرین دین مین لاتی ہو

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا

بیشک نزدیکتر آدمیون سے ساتہ ابراہیم کے وہ ہین کہ تابعدار ہے اسکا اور یہ پیغمبر اور جو ایمان لائے

وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور اللہ دوست ہی مومنین کا

تمہاری گمان ابراہیم کی نسبت غلط ہین تمام آدمیونسے نزدیک ابراہیم کے وہ ہین جنہون نے اونکی پیروی کی اور اونکی دین پر تہی اور یہ پیغمبر یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکے ساتہی ایمان والے اور اللہ دوست اور حامی اور نزدیک ہی مومنین کا ف چونکہ دین اسلام دین ابراہیمی ہی اور اکثر احکام شریعت ابراہیمی کے اسمین ہین لہذا آپکو اسطرح فرمایا

وَدَّت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

دوست رکہتا ہی گروہ کتاب والون سے کاشکہ بہکادین تمکو اور نہ بہکاوینگے مگر نفس اپنے اور نہین شعور کرتے

اہل کتاب کے بعض گروہ چاہتے ہین کہ تمہین اے مسلمانون بہکادین مگر وہ خود ہی گمراہ ہوتی ہین اور اس غلطی کا اونہین شعور نہین اسلیے کہ اگر تم اون کے دم مین نہ آئی تو محنت برباد اور گناہ لازم اور اگر کہین [illegible] الایا ہو کہ گمراہ [illegible] شیطان کو [illegible] حال الوکا [illegible] ضرور ہی [illegible] اسکا [illegible]

يَاأَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ

اے اہل کتاب کیوں کفر کرتے ہو اللہ کی آیتوں سے اور تم گواہ ہو

يَاأَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اے کتاب والو کیوں ملاتے ہو حق کو باطل سے اور چھپاتے ہو حق کو اور تم جانتے ہو

یعنی تم تو اس نبی عربی کے گواہ ہو اور خوب جانتے ہو اپنی کتابوں اور خبروں سے اور حق یعنی آپکی نبوت کو باطل یا انکار سے جان بوجھکر چھپاتے ہو افسوس اہل کتاب ایسے ہو گئے کہ ایسی جہالت علم کے بعد کمال شرم کی بات ہے جب کعبہ قبلہ اہل اسلام قرار پایا کعب بن اشرف یہودی یا بعض علما نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ظاہر مسلمان ہو جاؤ پھر تھوڑی دیر بعد پھر جانا تاکہ مسلمان گھبرائیں اور کہیں کہ یہ لوگ ذی علم ہیں مسلمان ہو کر کوئی بات نہ پائی جبھی پھر گئے یہ سمجھکر کچھ لوگ اسلام چھوڑ دینگے اللہ تعالی نے اونکا فریب ظاہر اور مسلمانوں کو ہوشیار کر دیا

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

اور کہا ایک گروہ نے اہل کتاب سے ایمان لاؤ اوسپر جو اوتارا گیا ایمان والوں پر

(بالذی انزل سے مراد ہے یا حکم قبلہ) وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (شروع کا دن قرآن (وجہ النہار)

دن چڑھے اور کفر کرو اوس سے پچھلے دن شاید وہ پھر جائیں

دن دوپہر یعنے محض ظاہری اور زبانی یا باعلان تمام تاکہ سب مسلمان جان جائیں اور عام اثر پڑے سے (آخرہ) سے مراد یہ ہے کہ بہت جلد (لعلہم) یہاں شک کے لیے نہیں

وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَى هُدَى اللَّهِ أَنْ يُؤْتَى أَحَدٌ

اور نہ ایمان لاؤ مگر واسطے اوسکے تابع ہوا تمہارے دین کا کہدیجیے رہنمائی رہنمائی اللہ کی ہے یہ کہ دیا جاوے کوئی

مِثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

مثل اوسکے کہ دی گئی تم (یا مسلمان) جھگڑیں تمسے پاس تمہارے رب کے کہدیجیے بیشک فضل اختیار میں اللہ کے ہے دیتا ہے جسے چاہے

وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اور اللہ گنجایش والا ہے جاننے والا خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے

اور دیکھو مسلمانوں کے تمام عقائد کو نہ مان لینا صرف وہی امور جو تمہارے دین کے موافق ہوں یا اوسکی تصدیق کرنا جو تمہاری دین پر ہو سچ مچ مسلمان نہ ہو جانا آپ فرما دیجیے کہ حق اور ہدایت وہی ہے جو اللہ نے تعلیم فرمائی اور یہ بات نہ ماننا کہ جو نعمتیں اللہ کی اور جو

ع ۱۵

نصف

آسمانی علوم تمکو عطا ہوے وہ کسی اور کو بھی ملے یعنی آنحضرت کو ہمارا سا علم و فضل عطا ہو یہ ہرگز نمانو اور نانو اس امر کو تاکہ خدا کے حضور مین وہ تمپر حجت پکڑین اور قرآن و محمد پر ایمان نہ لانیکا الزام قائم کرین آپ فرماوین فضل اللہ کے اختیار مین ہی جسکو چاہے عطا کرے اور اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہتا ہی مخصوص فرمالیتا ہی اور اللہ بڑے فضل والا ہی مثل ما اوتیتم سے مراد نبوت اور معجزات اور نعمات مخصوصہ ہیں اور فضل رحمت نبوت و کتاب و معجزات و مقبولیت و محبوبیت یا ہر امر مین بزرگی اور استحقاق رحمت الٰہی

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ

اور بعض کتاب والونسے وہ ہی اگر امین بنائے تو اوسکو مال کثیر کا ادا کرے تجھے اور اونسے وہ ہی کہ اگر اوسکو امانتدار بناوے

یعنے بعضے اہل کتاب مثل عبداللہ بن سلام کے وہ ہین کہ اگر اونہین ڈہیر دن مال امانتا

بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ

ایک دینار نہ ادا کرے تجھے مگر جب ہمیشہ رہے تو اوسپر قائم

دیا جائے تو بلا عذر و توقف ادا کردین اور بعضے وہ بھی ہین اگر ایک دینار بھی امانت رکہا جاے تو کبھی ادا نکرین البتہ جب کوئی اون کے سر پر رات دن سوار رہی تو دیدیتے ہین ف آیت کے اشارے سے معلوم ہوا کہ ۱ امانت مین خیانت مومن کے مال مین ہو یا کافر کے حرام ہی ۲ کسیکا حق اسطرح ادا کرنا کہ حقدار کو تقاضے کی تکلیف اور انتظار کے نقصان اوٹھانا پڑین موجب گناہ ہی آپنے فرمایا مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ تونگر کی نادہندی ظلم ہے مسئلہ دار الکفر سے حربی کا مال چوری یا خیانت یا ظلم یا خلاف وعدگی یا فریب سے لے لینا حرام ہی مگر ملک مین آجاتا ہی مسئلہ امین معاً امانت ادا نکرے اور بے وجہ معقول وعدہ کرے تو ضامن و خائن ہوجائیگا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

یہ اسلیے ہی کہ وہ کہتے ہین نہین ہمپر ان پڑھون مین الزام اور کہتے ہین اللہ پر جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور وہ جانتے ہین

یہ امانت کا ادا نکرنا اور مال مردم خواری اونہین اسلیے ہے کہ وہ اپنے زعم باطل ہین سمجھے ہوے ہین ہم پڑہے لکھے ہین اور یہ جاہل یعنی کفار قریش کے مال کہا لینے اور اونپر ظلم کرنے مین کوئی الزام نہین ہے اور یہ قول اللہ پر افترا اور جھوٹ باندہنا ہی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے خیانت اور ظلم حلال نہین کیا اور وہ لوگ جانتے ہین کہ یہ گمان غلط اور بہتان ہے ف آیت مین اشارہ ہی کہ کافر ہو یا مسلم کسی پر ظلم اور کسیکی حق تلفی جائز نہین اور یہ اشارہ ہے کہ یہود جان بوجھکر ایسی بے اصل باتین گڑھ لیتے تھے

دار الحرب اور دار الاسلام مین ہے ۱۲

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

ہان جینے پورا کیا عہد اپنا اور ڈرا پس بیشک اللہ دوست رکھتا ہی ڈرنے والونکو

یعنے جو کفار کہتے ہین اور یہ مال حلال سمجھتے ہین ایسا نہین بلکہ نہ مال مومن لینا جائز نہ مال کفار لینا مباح ہی غصب و ظلم و فریب ودر ہوا ور جہاد و غنیمت اور ہان جو اپنے وعدے وفا کرے اور اللہ سے ڈرے وہ متقی ہی اور اللہ متقی سے راضی ہے زاہدی ایکبار مدینے مین قحط پڑا بعض یہود جو مسلمان ہوگئے تھے کعب بن اشرف کے پاس جو یہود کا سردار تہا گئے اور امیدوار اعانت ہوے وہ بولا تم اس شخص کی نسبت کیا کہتے ہو جو نبوت کا دعوے کرتا ہی بولے نبی اللہ و عبداللہ کہتے ہین کعب نے کہا تم ہم سے کچہ نہین پا سکتے وہ بولے یہ بات یونہین کہدی تہی مہلت دیجیے کہ سوچ سمجھکر کہین پہر تہوڑے دیر بعد آئے اور بولے یہ خاتم الانبیا نہین ہین اسنے قسم دلائی وہ قسم کہا گئے کعب نے ہر شخص کو پانچ صاع جو اور آٹھہ گز کاڑہا دیا اون کے حق مین ارشاد ہوا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ

جو لوگ خریدتے ہین عہد سے اللہ کے اور اپنی قسمون سے ثمن تہوڑا وہ ہین کہ نہین حصہ واسطے انکے

فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

آخرت مین اور نہ بات کریگا اونسے اللہ اور نہ دیکھیگا طرف اونکے دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اونکو اور واسطے اونکے عذاب ہی دکہ دینے والا

یعنے جو لوگ اللہ کے وعدے لینے احکام کو بیچکر جہوٹی سچی قسمین کہا کر دنیا کا مال جو قلیل ہے لیتے ہین اللہ تعالی نہ اونسے خطاب عنایت فرمایگا اور نہ نظر رحمت و عفو کریگا نہ گناہون سے پاک کریگا اور اونپر سخت مار پڑیگی عہد اللہ اقرار الوہیت و نبوت و احکام دین ثمن قلیل دنیا کا مال جو اللہ کے نزدیک قلیل و حقیر ہے چاہے جسقدر ہو خلاق حصہ ثواب و نفع یعنے نہ کسی عمل کا ثواب پائیگی نہ کسیکی سفارش پیش جائے گی نہ کسی طرح اونہین فائدہ ہوگا۔ غرض یہ ہی کہ اونپر کمال غضب ہی مسلم ابو امامہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کسی مسلمان کا حق لے لیا جہوٹی قسم کہا کر اللہ تعالے اوسپر دوزخ واجب اور جنت حرام کر دیتا ہی کسی نے عرض کی اگر حقیر و قلیل چیز بہی ہو فرمایا اگرچہ پیلو کی ٹہنی بہی ہو

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ

اور بیشک اونہین سے ایک گروہ ہو پیرتے ہین زبانین اپنی ساتھ کتاب کے تاکہ تم سمجھو اوسے کتاب سے اور نہین وہ کتاب سے

وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

اور کہتے ہین وہ اللہ کے پاس سی ہو اور نہین وہ اللہ کے پاس سو اور کہتے ہین اللہ پر جہوٹہہ اور وہ جانتے ہین

اور ایک گروہ اہل کتاب سے لہجہ بدلکر پڑہتے ہین تاکہ تو سمجھے وہ اللہ کے کتاب ہی اور اون کی طرف سی کوئی عبارت نہین ہی اور حال یہ ہی کہ وہ کتاب اللہ سے نہین ہی اور کہتے ہین کہ یہ اللہ کی اوتاری ہوئی اور اللہ کی طرف سے ہی اور وہ اللہ کی طرف سے نہین ہی اور اللہ پر جان بوجہکر جہوٹ باندہا کرتے ہین معالم ابن عباس نے کہا کہ آیت مین یہود و نصارا کی تحریف کرنیکا ذکر ہی کہ دل سے باتین بنائی اور اوسکو ملا کتاب الٰہی و احکام آسمانی سے رواج دیتی یا لفظ یا معانی بدل کر اونہین اللہ کے کلام کہتی ف آیت مین اشارہ ہی کہ جان بوجہکر غلط تاویل کرنا یا حدیث وضع کرنا یہود و نصارا کے افعال قبیحہ سے ہی اور کوئی خبر یا حکم شرعی دلسے گڑہ لینا اونہین کا شیوہ تہا مگر وہ تاویل یا غلطی جو سہو سے ہو یا جسے یہ اپنی ظن مین صحیح جانے اس وعید مین داخل نہین خود فرمایا وہم یعلمون یعنے وہ لوگ دیدہ و دانستہ ایسا کرتے ہین

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا

نہین واسطے کسی بشر کے کہ دیوے اوسے اللہ کتاب اور حکم اور نبوت پہر کہے آدمیون سے ہوجاؤ

عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ

بندے واسطے میرے سواے اللہ کے لیکن ہوجاؤ عالم باعمل ساتہ اوسکے کہ تہے تم پڑہاتے کتاب کو

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۙ

اور ساتہ اوسکے کہ تہے تم پڑہتے

کسی آدمی کو یہ حق نہین کہ جب اوسی کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کیجاے پہر آدمیون سے کہے کہ تم ہمارے بندے بنجاؤ سواے اللہ کے ہان یہ کہتے ہین کہ جو کتاب پڑہتے اور پڑہاتے ہو اوسکے عالم باعمل بنجاؤ اسباب یہود و نصارا خدمت شریف مین جمع ہوے آپنے اونہین ہدایت اسلام فرمائی بولے کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکی بہی پرستش کیجاے۔ اور حسن نے کہا کہ ایک شخص نے حضور سے سجدہ کرنیکی اجازت مانگی آپنے فرمایا نہین بلکہ اپنے پیغمبر کی تعظیم و تکریم کرو اور حق دار کا حق پہچانو خدا کے سوا کوئی اس قابل نہین کہ اوسکا سجدہ کیا جاے۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ کسی بشر یعنے محمد رسول اللہ کو یہ سزاوار نہین ہی کہ لوگون سے کہین کہ تم ہمارے بندے ہوجاؤ بلکہ آپ تو کتاب پر عمل کرنے کے لیے تعلیم کرتے ہین

معالم مین ہی کہ (بشر) سے مراد حضرت عیسیٰ ہین اور یہ آیت بجواب نصاریٰ نجران نازل ہوئی کہ جیسا تم سمجھتے ہو کہ حضرت عیسیٰ نے ربوبیت کا دعوی کیا یہ محض غلط ہی یہ حق کسی پیغمبر کو نہین ہی علما ربانی۔ خدا پرست۔ اللہ والی۔ وہ عالم جو علم پر عمل کرے۔ کہا ابو عبیدہ نے کہ احکام حلال و حرام تفصیل نواہی واوامر۔ گذری ہوئی اور آنی والی خبرین جانتا ہو۔ اور کہا گیا کہ علم احکام دین کے ساتھ سیاست و تمدن و انتظام کے فنون بھی خوب جانتا ہو۔ یا ارباب علم مراد ہی جو علم پر ورا ور علم کے رواج و عمل کے باعث اور طالبہ کے مربی ہوتی ہین ف آیت مین صاف کر دیا گیا کہ سواے خدا کے کوئی قابل عبادت کے نہین اور ہرگز کسی پیغمبر نے ایسی تعلیم نہین کی بلکہ اونکی تعلیم یہی تہی جو آسمانی کتابون مین ہی اور خدا پرست اور اللہ والا ہونا یہی ہی کہ علم پر عمل کرے۔ علاوہ یہود و نصاریٰ و مذاہب باطلہ کے وہ خیالات بہی محض لغو و کفر و معصیت قرار پائی جو سمجھتے یا کہتے ہین کہ ہم شیخ اپنی یا کسی اور کو مقصود اور حقیقی معظم جانتے ہین یا اللہ والا ہونا اور اللہ کا ولی اور عاشق ہونا اور شے ہی اور تعلیم قرآن و احکام شرعی اور حق یہ ہے کہ سب وسیلے ہین اور اللہ مقصود سب سے بندے ہین اور اللہ معبود۔ تمام خوبیان ظاہر و باطن کے تمام فائدے دنیا و دین کی کتاب و سنت مین موجود ہین اس کے علاوہ خیالات و اہیہ دعاوی مردود ہین

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۗ اَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ع

اور نہ حکم کرتا ہے تمہین یہ کہ بناؤ فرشتون اور پیغمبرون کو رب کیا وہ حکم کرے گا تمہین کفر کا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہو

١٦

اور محمد رسول اللہ یہ حکم نکرینگے یا اللہ یہ کبہی فرمائیگا کہ فرشتون کو یا پیغمبرون کو رب قرار دو کیا اللہ یا اللہ کا رسول تمکو کفر کا حکم کریگا اور کب جبکہ تم اونہین کی تعلیم و ہدایت سے مسلمان ہو چکے اور توحید پر یقین لا چکے یعنی ایسا ہرگز نہین ہوسکتا ف مراد کفر سے یہی ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور کو رب بنالین اور رب بنانے کے یہ معنی ہرگز نہین کہ زبان سے رب یا خدا کہین بلکہ وہی مراد ہی جو اوپر حدیث مین گذرا ہی کہ اس شخص کے حلال کئے ہوئے حلال اور اوسکے حرام کو حرام سمجھے یعنی دین اور عبادت اور احکام مین کسی شخص خاص کی پیروی ہو اور اس خیال سے نہین کہ یہ عکس جمال محمدی اور تصویر احکام احمدی ہی جو حضور نے فرمایا یا کیا ہمین بتاتا ہی لہذا ہم اسکے پیرو ہین۔ ایسی تقلید اور ایسی پیروی اسلاف صالحین اور کبار صوفیہ اور واصلان حق سے منقول و ماثور ہے ربط ابتدای سورت سے توحید جناب رب العزۃ اور فضائل انبیا اور بالتخصیص عظمت شان حضرت عیسیٰ مذکور ہوے اور حد سے بڑھ جانے والونکی گوشمالی کے لیے یہ بہی فرمایا کہ پیغمبر اپنی عبادت نہین کراتے اسکے ساتھ یہ امر

کہ حضور اقدس محمد رسول اللہ کے قرب اور فضل حق سبحانہ تعالیٰ کے حضور مین کسقدر جہ کا ہے اور تمام انبیا اور آدمیون کا معاملہ آپ کے ساتھ کیسا ہے بیان فرمایا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
اور جب لیا اللہ نے عہد استوار پیغمبرون سے کہ جب دین ہم تمکو کتاب اور نبوت پھر آئی تمہارے پاس کوئی پیغمبر

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ
سچا بتاتا اوسے جو ساتھ تمہارے ہو پھر آیندہ ایمان لاؤ اوسپر اور نصرت کرو اوسکی فرمایا کیا تمنے اقرار کیا اور لیا تمنے اس شرط پر میرا ذمہ

یاد کرو وہ اقرار جب اللہ نے پیغمبرون سے عہد استوار لیا کہ جب دین ہم تمہین کتاب اور حکمت یعنے نبوت یا فہم یا قواعد محکم پھر آئے تمہارے پاس رسول عالی شان کہ سچا کرتا ہوا اوسی جو تمہارے پاس ہی ضرور بالضرور ایمان لاؤ اوسپر اور مدد کرو اوسکی فرمایا اللہ نے کیا اقرار کیا تمنے اور اختیار کر لیا اور مضبوط پکڑا تمنے اس شرط پر میرا ذمہ یعنے ہمارے ارشاد اور شرائط پر ثابت قدم اور سرگرم ہو گی در منثور ابن مسعود نے کہا یہ عہد انبیا کے ذریعے سے تمام امتون سے لیا گیا۔ حضرت علی نے کہا آدم کے زمانے سے کوئی ایسا پیغمبر نہین ہوا جس سے عہد نلیا گیا ہو کہ اگر تم محمد رسول اللہ کا زمانہ پاتا تو اونپر ایمان لانا اور نصرت کرنا۔ اور ہر پیغمبر نے اپنی اپنی امت سے بہی عہد لیا معالم بعض نے کہا کہ ہر پیغمبر سے عہد لیا گیا کہ وہ دوسرے پیغمبر کے جو بعد اوسکے آنے والا ہی تصدیق کرے جمہور مفسرین فرماتے ہین کہ یہ معاہدہ تمام پیغمبرون سے ہوا اور (لتؤمنن بہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہین ف یہی حق ہی بوجوہ چند ایک یہ کہ ضرور ہی کہ جملہ انبیا عہد کرنے والے ہون اور ایک وہ ہو جسکے لیے وعدہ لیا جاے اور یہ امر نہ ثابت ہو گا مگر ہمارے حضور پر فضل و کمال و نبوت مین آپہی متفرد اور یکتا تہی ۲ ضرور ہی کہ جب کتاب آسمانی نازل ہو چکی اور گروہ انبیا آچکی یہ ایک پیغمبر دنیا مین آئی تاکہ معنی (ثم) یعنے بعدیت صادق آئے اور پیغمبر آخر زمان آپہی تھے ۳ اگر ایسا نہوتا تو خواہ آپ پیغمبر ہوکر اس عہد سے بری ہوتے اور اسکے لیے کوئی دلیل نہین خواہ اوس پیغمبر کے مطیع و مصدق ہوتے اور ایسا نہین ہوا۔ بہرکیف آپہی ہین جسکے لیے انبیا اور تمام خلق سے ایسا عہد لیا گیا لطیفہ بیضاوی مین ہی کہ (ما) خواہ مصدری ہی یعنی تمہاری نبوت اور نزول کتاب اسلیے کہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اگر شرطیہ ہی تو ایمان لانا جزا ہی جو ہو معلوم ہوا کہ آپ مقصود اور دوسرے تمہید و وسائل تھے اور آپکی نبوت آپکا دین تمام انبیا کے ایمان کا مکمل واقع ہوا ف آیت مین کمال فضل و محبوبیت اور آپکا سید الانبیا امام الرسل

بھی جزو کل ہونا ظاہر ہوگیا اور تعمیل اس معاہدے کے اور پیغمبروں سے بذریعہ تعلیم و وصیت
اور حضرت عیسی سے باتباع و نصرت ہوگئے در منثور جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کان موسیٰ
حیا بین اظہرکم ما حل لہ الا ان یتبعنی قسم ہے اللہ کی اگر موسی زندہ ہوتے تم میں تو انہیں جائز نہ ہوتی مگر میری اتباع

قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
بولے اقرار کیا ہمنے فرمایا گواہ رہو (اے فرشتو) اور ہم ساتھ تمہارے گواہ ہیں پھر جسنے منہ پھیرا بعد اسکے

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○
وہ گناہگار ہے

تمام پیغمبروں نے عرض کیا ای رب ہمنے اقرار کیا ہم اسکے پابند ہوئے
رب العزت سے ارشاد ہوا ای فرشتو تم گواہ رہنا اور ہم بھی
تمہارے ساتھ گواہ ہیں جو اس معاہدے کے بعد روگردانی اور بدعہدی کرے وہ اطاعت
سے خارج نافرمان ہے ف سیاق عبارت سے معلوم ہوا کہ صرف وعدے سے شرط
زیادہ واجب العمل ہے اسلیے حق سبحانہ تعالی نے نبوت اور نزول کتاب کو شرط اور
ایمان کو مشروط قرار دیا خالی وعدہ نہیں لیا۔ اور ملائکہ کو گواہ بنایا۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا
کیا غیر دین خدا کا ڈھونڈھتے ہیں اور حال یہ کہ واسطے اوسکے مطیع ہوگیا جو آسمانوں میں اور زمینوں میں ہے خوشی

وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○
اور ناخوشی اور طرف اوسکے پھرینگے

یعنے کیا منہ پھیروگے اور اللہ کے دین کے غیر کو طلب کروگے اور
حال یہ ہے کہ اوسکے جلال و عظمت سے جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں
ہے چار ناچار مطیع و منقاد ہوگیا ہے اور آخر کار اوسی کے حضور میں حاضر ہونا ہے تو
اے بشر عاجز کیا ایسے زبردست قدرت والے سے روگردانی کرکے کسی اور کا جویا ہوگا
ف حق سبحانہ تعالی کے مخلوق دو قسم کے ہیں ۱ بے شعور جنہیں کچھ سمجھ بوجھ نہیں ۲ باشعور
اور یہ فرشتے ہیں اور جن اور بشر۔ پس قسم اول سب اللہ کی اطاعت میں مجبور کیے گئے
ہیں نہ اونہیں ارادہ اور فہم ہے نہ اختیار اور قسم دوم میں جو بخوشی مطیع ہیں وہ مومن
اور مستحق رحمت اور انعام ہیں اور جو بخوشی اطاعت نہیں کرتے اونسے بجبر کام لیا جاتا ہے
مگر اختیار عصیان سے سزاوار غضب ہو رہے ہیں اسی لیے فرمایا کہ غلامی ہماری تو سب کرتے ہیں
اگر اختیار اور خوشی سے کروگے نجات پاؤگے نہیں تو فاسقین بدمعاش میں لکھے جاؤگے

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
کہدیجیے ہم ایمان لائے اللہ پر اور اوپر کہ اوتارا گیا ہمپر اور وہ جو اوتارا گیا ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ
اور یعقوب اور اسباط پر اور جو دیا گیا موسے اور عیسے اور دوسرے پیغمبرونکو اونکے رب کی طرف سے ہم فرق نہین کرتے

بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝
ایک مین بھی اونمین سے اور ہم واسطے اوسکے اسلام لانیوالے ہین

آپ اے رسول محبوب کہدین کہ ہم ایمان لائے تمام پیغمبرون اور کتابون پر اور ہم کسی پیغمبر کو نبوت کی
حیثیت سے بیش و کم نہین جانتے اور ہم اپنے پروردگار کے فرمانبردار ہین ف یہ ایک عمدہ
طریقہ کام لینے کا ہے کہ بادشاہ خود کسی کام پر متوجہ ہو جاوے تمام خادم بے کہے سنے جان و دل
سے آمادہ ہو جاتے ہین جب حضور نے خود ایسے کلمات فرمائے تو اب غلامان سرکار محمدی
وخادمان بارگاہ احمدی سے کسکو مجال انحراف وخلاف بلکہ طاقت توقف نہ رہیگی اختیار کیا
اونہین نے آمنّا باللہ الخ معالم بارہ آدمی مدینے سے مرتد ہو کر مکے چلے گئے تو نازل ہوئی

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
اور جو طلب کرے سوائے اسلام کے کوئی دین پس نہ مقبول ہوگا اوس سے اور وہ آخرت مین گھاٹا پانیوالون سے ہے

یعنے جو سوای دین اسلام کے کوئی اور دین اختیار کرے یہودیت یا نصرانیت یا کچھ ہو تو منظور و مقبول نہوگا
اور وہ اپنی سعی اور کوشش مین محروم و مخذول ہیگا ف اسلئے کہ اون تمام دینون کو منسوخ کردیا جو گزر گئے
یا پیدا کیے جائین سعدی چو در چشم شاہد نہ آید زرت ٭ زر و خاک یکسان نماید برت

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَ
کیونکر راہ دکھائے اللہ اوس قوم کو کافر ہو گئے بعد اپنے ایمان کے اور گواہی دی کہ رسول حق ہے اور

جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ
آگئی اونکے پاس نشانیان اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالم کو وہی ہین کہ بدلا اونکا یہ ہے کہ

عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
اونپر لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب آدمیون کی ہمیشہ رہنے والے اس لعنت مین نہ ہلکا ہو اونسے

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝
عذاب اور نہ وہ مہلت دیے جائین

یعنی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اونکی رہنمائی یعنے اصلاح دنیا و آخرت مین سبحانہ تعالی کسطرح کریگا ایسے
کہ وہ تو رسول کی حقیت پر گواہ اور اللہ کے دلائل سے واقف ہو چکے ہین جان بوجھ کر منکر ہوئے
اپنے نفس پر ظلم کیا اور اللہ تعالی ظالمونکی رہنمائی نہین کرتا ایسے شریرونکی سزا یہی ہے کہ اونپر
اللہ کی اور فرشتون کی اور تمام مخلوق کی دائمی پھٹکار رہے اور نہ عذاب جہنم مین تخفیف ہو

نہ اونہین عذر کی مہلت و بچاؤ کی ہدایت سے یہان مراد اصلاح ۔ یا عطای توفیق خیر ہے اور السیئین ولالت کرتی ہین کہ قصد و طلب شرط ہی اگرچہ فعل ہمارے اختیار مین نہین ہی معالم حارث جو منجملہ مرتدین مذکور تہا نادم ہوا اور حضور کی خدمت مین عرض کرائی کہ کوئی صورت ہی کہ میری خطا معاف ہو ارشاد ہوا

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۟ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝
مگر جنہون نے توبہ کی بعد اس ارتداد کے اور اصلاح کے پس بیشک اللہ غفور رحیم ہی

لیکن جو مرتد ہو نیکے بعد شرمندہ ہوے اور توبہ کے اور خالی توبہ نہین بلکہ اپنے عقاید اور اعمال کے اصلاح بہی کرے تو اللہ تعالے اونکے گناہ عفو فرمانے والا اور اونہین دنیا مین عمل خیر کی طرف اور آخرت مین جنت کیطرف رہنما ہی ف کوئی گناہ کیون نہو توبہ سے معاف ہو جاتا ہی توبہ مین شرط یہ ہی کہ جس قسم کا گناہ ہو ویسی توبہ کرے ظلم سے توبہ یہ ہی کہ مظلوم سے معاف کرائے سود خواری سے توبہ یہ ہی کہ پچھلا لیا ہوا واپس دے اور اگر ایسا نکیا مگر توبہ بہی بکمال ندامت کے تو حقوق اللہ معاف اور حقوق العباد باقی رہینگے معالم حارث کی قوم سے ایک شخص نے اوسے خبر دی کہ یہ سند عطا و اشتہار عفو موجود ہے حارث نے کہا قسم اللہ کی تو بڑا سچا ہی اور رسول اللہ تو تجہسے بہی کہین زیادہ صدوق ہین اور اللہ تو سب سے زیادہ سچا ہے پہر حارث حضور مین حاضر ہوے اور اون کا اسلام نہایت اچہا ہو گیا

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُہُمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوۡنَ ۝
بیشک جو کافر ہوے بعد اپنے ایمان کے پہر بڑہ گئے کفر مین نہ قبول ہو گی توبہ اونکی وہی گمراہ ہین

یعنی جو مرتد ہوے اور اپنے کفر مین بڑہتے چلے گئے یعنی اوسی پر دوام و قیام کیا تو اونکی توبہ قبول نہو گی گمراہ ہین ف ازدادو کفر مین بڑہنے سے یہ مراد نہین کہ ارتداد کے علاوہ اور گناہ بہی کرین تب ایسے سزا ملیگی بلکہ اوسی کفر پر رہنا مراد ہی مظہری توبہ قبول نہونیسے یہ غرض نہین کہ ارتداد و کفر سے بہی توبہ کرین بلکہ اور گناہ ہونسی توبہ قبول نہو گی

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّ لَوِ افۡتَدٰی بِہٖ
بیشک جو کافر ہوے اور مر گئے اور وہ کافر تہے پس نہ قبول ہو گا اونکے کسی سے بہر زمین کر سونا اگرچہ عوض مین دے اوسکو

اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ۝
وہی ہین واسطے اونکے عذاب دردناک ہی اور نہین واسطے اونکے کوئی مددگار

بیشک جو کافر ہو گئے اور مرے اس حالتمین کہ کافر تھے پیچھے کافر ہونیکے بعد خواہ توبہ کی ہو نہین یا کی مگر پہر کافر ہو گئے اور اوسی کفر کی حالت مین مرے تو اگر وہ اپنی جان بچانے کے لیے زمین بہر سونا بہی نذر کرے تو مقبول نہو گا اور اونکے لیے دردناک عذاب ہے اور نہین واسطے اونکی کوئی مددگار

	دم آخر گران کس را گز نیست		سرو کار تو جز با کار گز نیست	

پارہ چہارم لن تنالوا آل عمران

ربط اس ارشاد کے بعد کہ کفار کا مال اور خرچ اونہین کچہ فائدہ ندیگا مسلمانونکی طرف خطاب فرمایا کہ تمہاری شان دوسری ہی تمہین ایک ایک کے سات سات سو ملینگی تمہارا مال یا محنت ذرہ برابر بہی ضایع نہ جائیگا مگر خرچ کرنیکی شرط اور عنوان کا لحاظ ضرور ہی لہذا کفار کے جلانے اور مومنین کو طرق قبول سکہانیکے لیے نازل فرمایا

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

ہرگز نہ پاوگی اچہائی یہانتک کہ خرچ کرو اوس مال سے کہ محبوب رکہتی ہو اور جو خرچ کروگی کوئی شے پس اللہ وسے جانتا ہی

یعنی جب تک وہ مال جسے تم عزیز رکہتے ہو تمہاری نظرون مین اوسکی وقعت ولمین محبت یا تمہین یا فقیر کو اوسکی حاجت ہی نہ خرچ کرو خیر و خوبی تمہین حاصل نہوگی اور تم کم مال خرچ کرو یا زیادہ حقیر ہو یا عزیز اللہ تعالے جانتا ہی بر خیر اطاعت صدق (معالم) صلہ رحم وسعت احسان اللہ کا بر کرنا یہ ہی کہ راضی ہو رحمت کرے جنت عطا فرمائے (مظہری) **نفقہ** خرچ صدقہ ہبہ اپنی ذات اور عیال کے مصارف جب تک اسراف نہون یہان صدقہ مراد ہی **مما تحبون** سے وہ مال جسکی احتیاج ہو یا مال کثیر یا مال نفیس مراد ہی آیت مین ایسے صدقے کی ترغیب دلائی گئی ہی جو خلوص اور ذوق اور خدا پرستی کے طور پر ہو محض بوجہ ناداری کو بیکار حقیر چیز دینے سے نہ مرد مطیع دنکو کار ہوتا ہی نہ رضا و رحمت کا سزاوار اگرچہ ثواب اوسمین بہی ہی اور بخیل کے پورے تفضیح و توہین مفہوم ہوتی ہی اسلیے کہ جب حقیر مال دینے والا محروم سمجہا گیا تو بخیل کیسا خوار و ذلیل ہوگا **شبہہ** جب نکو کاری مال مرغوب کے خرچ پر منحصر ہے تو لازم آیا کہ توانگر سخی افضل اور مسکین متقی اذل ہو **جواب** یہ حصر عبادات مالی کے فضائل و مراتب مین ہے اور محبوبیت اور نیکی باعتبار حاجت اور مقدرت کے ہی اسی لیے (ایثار) یعنے اپنی حاجت روک کر محتاج کی کارروائی افضلترین مراتب سخاوت سی ہی وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ وہ خیرات کرنی والی جنہین اپنی مزدوریکا تہوڑا مال میسر ہے زیادہ نہین صدقۂ قلیل کی تحسین کرتا ہی اور اکثر حدیثین تنگدستون کی خیرات کی تعریف مین وارد ہین قبول نیت پر اور ثواب حاجت پر اور شمار قلت وکثرت مقدرت پر ہی **در منثور** یہ آیت نازل ہونیکے بعد **ابو طلحہ** نے عرض کی یا رسول اللہ (بیرحا) میرے تمام مالون سے مجہے زیادہ پیارا ہی بامید اجر وہ براسے صدقہ کردیا ارشاد ہوا یہ مال نفع والا ہی اسے اپنے اقارب پر تقسیم کردی **ابن عمر** نے مرجانہ نامی رومی لونڈی جسے بہت چاہتے تہے آزاد کردے اور آپ شکر خرید کر بانٹا کرتے لوگون نے کہا اگر غلہ خرید کر دیا کیجیے تو بہتر ہو کہا ان مین جانتا ہون مگر شکر زیادہ محبوب ہی

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَآءِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ مِن قَبْلِ أَن
سب کھانا تھا حلال واسطے بنی اسرائیل کے مگر وہ جو حرام کر لیا اسرائیل نے اپنی ذات پر پہلے

تُنَزَّلَ التَّوْرَىٰةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَىٰةِ فَاتْلُوهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ○
اوترنے سے توریت کے کہدیجئے پس لاؤ توریت پھر پڑھو اوسے اگر ہو تم سچے

فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الظَّٰلِمُونَ ○
پھر جسنے باندھا اللہ پہ جھوٹھ بعد اس جواب کے پس وہ ظالمون سے ہی

اسرائیل پر تمام کھانے حلال تھے صرف وہ جو خود اسرائیل یعنی یعقوب نے حرام کر لیا اور یہ توریت کے اوترنے سے پہلے تھا اگر تمہین اسمین کچھ عذر ہے تو توریت لاؤ جھوٹھ سچ معلوم ہو جائیگا اور اب بیچ ہی بے تکی کہے جاؤ اور اللہ پر تہمت باندھو تو ظالم کافر ہوگے **کل الطعام** سے مراد حلال جانور ہین اسلیے حرام گوشت طعام نہین **اسرائیل** معنی اسکے عبد اللہ ۔ یعقوب علیہ السلام کا نام ہی **معالم** یہود نے حضور پر اعتراض کیا کہ آپ فرماتے ہین کہ ہم ملت ابراہیم پر ہین حالانکہ وہ گوشت اور دودھ اونٹ کا نہ کھاتے تھے پس آپ اونکی ملت پر نہین ہین فرمایا کہ یہ تو ابراہیم پر حلال تھا یہود بولے نہین جو آج ہم پر حرام ہے وہ نوح و ابراہیم کے وقت سے حرام چلا آتا ہی اللہ تعالیٰ نے اونکی تردید مین یہ آیت نازل فرمائی **ابن کثیر** ابن عباس کہتے ہین کہ چند یہود حضور مین آکر کہنے لگے ہم کچھ سوال کرتے ہین جنکا جواب سوای پیغمبر کے دوسرے کا کام نہین فرمایا جو چاہو پوچھو مگر اللہ کو درمیان کرو اور جو ذمہ حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون سے دربارۂ حفاظت بنیامین لیا تھا تم سے بھی لیا جاتا ہے کہ اگر ہم جواب قابل اطمینان دین تو مسلمان ہو جانا ۔ بولے بہتر ۔ اور سوال کیے [۱] کون کھانا یعقوب نے اپنی ذات پر حرام کیا [۲] کیفیت نطفۂ زن و مرد و وجہ خلقت مذکر و مؤنث [۳] نبی امی کے خواب کی حالت [۴] نبی امی کا فرشتون مین کون دوست ہی اوسکا نام ۔ فرمایا مین تمہین قسم دیتا ہون اوس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی تمہین معلوم ہے کہ یعقوب سخت بیمار تھے اونہین اونٹ کا گوشت اور اوسکا دودھ بہت بھاتا تھا آپنے نذر کی کہ اگر اچھے ہو جائین تو یہ گوشت اور دودھ اپنی ذات پہ حرام کر لین ۔ بولے بیشک ۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ مرد کا نطفہ گاڑھا سفید اور عورت کا پتلا زردی مائل ہوتا ہی جسکا نطفہ غالب ہوا لڑکا اوسی قسم کا ہوتا ہی بولے ہان ۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ نبی امی کے آنکھ خواب آلودہ اور دل بیدار رہتا ہی بولے ہان ۔ فرمایا دوست اور ولی ہمارے حضرت جبرئیل ہین جو سب پیغمبرون کے دوست تھے ۔ بولے اسی سے تو ہم آپ کے خلاف ہین اگر کوئی اور فرشتہ

کل الطعام مین بھی کلام عہد کے بعد میکائیل جانور دو ہزار کے بجستین مراد نہین ۱۲ ع ۵ ۱۷۱ تفسیر ۹ ع ۷ بنیامین تفسیر سفر مرنے

آپکا دوست ہوتا تو ہم تابع ہوجاتے اسی مقام پر (قل من کان عدوا لجبریل) نازل ہوا - یہ مرض عرق النسا تھا اور آپ ہی کے حرام کرنے سے آپکی تمام اولاد نے حرام کرلیا اور توریت مین بھی شریعت ہوگئی اسی لیے فرمایا کہ توریت لاؤ سب قلعی کہل جائے مسئلہ آیت مین مذکور ہوا کہ حضرت یعقوب نے بعض چیزون کو حرام کرلیا - اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر کوئی حلال چیز حرام کرلیجاے تو جائز ہے جواب یہ ہوسکتا ہی کہ بعض حلال چیزون ترک کردی مگر اسطرح کہ اونہین حلال جانے اور کہا لینکو گناہ نہ سمجھے اور ترک اوسکا کسی تاثیر اور نفع یا ضرر کے لیے ہو تو مثل مریض کے مضائقہ نہین اور اسی بنا پر اکثر زہاد - مرتاض - نفس کش - ترک لذات - ترک مباحات کردیتے ہین مگر یہ جائز نہین کہ بطور نذر یا عہد یا حلف حرام بنالے اور اسکا کہانا گناہ سمجھے جیساکہ قرآن مین حضور منع کیے گئے اور حدیث مین وارد ہوا کہ اگر کوئی ایسے قسم کہائے تو کفارہ دے اور قسم توڑ ڈالے مسئلہ ایسی حلال چیز جسکا ذکر قرآن مین آیا یا احادیث متواتر ثابت ہو حرام گردانا کفر ہے مسئلہ اگر یقین ہو کہ مخالف کی دلیل یا کتاب ہمارے موافق ہی تو اوسپر دعوی کا منحصر کردینا جائز ہی جسطرح آپنے توریت پر حصر کیا

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

کہدیجیے سچا ہی اللہ پس پیروی کرو ملت ابراہیم حق پرست کی نہ تہی وہ مشرکون سے

آپ کہدیجیے کہ اللہ سچا ہی جو توریت مین نازل ہوا اور جو قرآن مین اوترا یہ سب حق ہی پس اب ہم کو ملت ابراہیم کی پیروی کرو جو حق کی طرف مائل اور باطل سے متنفر تھے اور مشرک نہ تھے

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ

بیشک پہلا گھر بنایا گیا آدمیون کے لیے ہر آئینہ وہ ہی جو بکہ مین ہی مبارک اور ہدایت ہی واسطے تمام عالم کے اوسمین نشانیان

بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ڬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ

ظاہر ہین مقام ابراہیم کا اور جو داخل ہوا اوسمین ہوا بیخوف

پہلا گھر جو تمام آدمیون کی عبادت اور دینی اور دنیاوی فائدون کے لیے بنایا گیا وہ ہی جو مکے مین ہی تمام عالم کے لیے برکت والا راہ حق دکہانے والا اوسی مسجد قدس مین مقام ابراہیم ہمارے کہلے ہوئے نشانی ہی اور جو کعبے مین داخل ہوا امن مین آگیا اول مسلم نے ابوذر سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مسجد مسجد حرام ہی اور بیت المقدس چالیس برس بعد ہوا کتب سیر مین ہی کہ کعبہ شریف حضرت آدم سے پہلے تہا تفصیل اسکی صفحہ ... پارۂ الم مین گزرگئے

سلہ صدق یہ تعلیم ہے کہ ... اوس نے ... تصدیق ازہر ... اور ... ۱۲ سلہ ... پاقی ... ۱۲ سلہ مبارکا ... ہر دو ... مال سلہ ... ۱۲

امام منذری نے روایت کی کہ جب آدم کعبہ کو بغرض حج گئے تو ملائکہ نے انکا استقبال کیا اور
کہا اے آدم تمہارا حج مقبول ہوا اور ہم نے تو دو ہزار برس پہلے تم سے حج کیے ہین ببیت سے مراد بیت اللہ
کلمہ بیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ مسجد دنیا مین پہلے مسجد کعبہ ہے بلکہ کوئی گھر بھی دنیا مین اس سے سابق
نہین ہے وضع بنایا گیا - اور مخصوص کیا گیا آدمیون کے فائدے کے لیے - یعنی جسطرح خلقۃ
بیت اللہ سابق ہے وضع مین بھی سابق ہے یعنے کوئی ایسا مکان جس سے آدمیون نے فائدہ
اوٹھایا ہو کعبہ شریف سے پہلے نہین ہے اسرائیلیات مین ہے جب آدم زمین پر اوتارے گئے تو
آپکا سر آسمان سے ملا ہوا تھا اور پانو زمین مین تھے فرشتون کی باتین اور تسبیح سنتے تھے آپ پر انس
وافتی سی ہیبت طاری ہوئی اللہ تعالی نے آپکا قد ساٹھ گز کا کر دیا آپ ملاء اعلی کے تسبیح اور
تہلیل سے محروم ہوئے آپنے حضرت الوہیت میں اسکی شکایت کی حق سبحانہ تعالی نے بیت کی
جگہ پر ایک یاقوت بہشتی رکھدیا اور ارشاد کیا اے آدم اسکے گرد ہمارا طواف کر جسطرح عرش کی
گرد کیا جاتا ہے - اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا کہ اے آدم میرے لیے گھر بناؤ اور اوسے گھیر لو
یعنے عبادت و ذکر و طواف و نماز سے گھیرا ہوا رہے جسطرح تمنے فرشتون کو دیکھا ہے کہ میرے عرش
کے گرد اگرد رہتے ہین پھر آپنے کعبہ باعانت و ہدایت ملائکہ بنایا اور اس مقام کے اطراف مین
حضرت آدم حوا سے ملے اور وحشت تنہائی دور ہوئی للناس آدمیونکو نفع کے لیے - دینی ہو
مثل ثواب عفو گناہ و حصول رضاے الٰہی یا دنیاوی ہو مثل امن و قبول خلق و حصول رزق
وغیرہ روایت کی امام منذری نے کہ جب حضرت آدم حج سے فارغ ہوے حکم ہوا اپنی حاجت طلب
کرو عرض کی میرا گناہ بخش دے ارشاد ہوا تمہارا گناہ بخشدیا مگر تمہاری اولاد کے گناہ بھی بشرط اقرار توحید
و رسالت و ایمان کتب آسمانی بخشدینگے بکہ یعنے مکہ (ب) میم سے بدلی ہوئی ہے یہ آبادی اور شہر کا نام ہے جسمین
بیت اللہ واقع ہے مبارکا کثیر النفع یہانکا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کا ملتا ہے اور ایک
رمضان کا ثواب ہزار کے برابر وارد ہوا ہے - مسئلہ اسی بنا پر ابو یوسف فرماتے ہین کہ جو نذر کرے کہ مکے مین
دو رکعت نماز پڑھونگا دوسرے مقام پر پڑھنے سے نذر پوری نہوگی اسلیے کہ اسقدر ثواب ہر مقام پر کہان ہے
نزول رحمت طبرانی اور حاکم نے روایت کی کہ اللہ تعالی اہل مکہ پر ایک سو بیس رحمتین روز نازل فرماتا ہے
چنانچہ ستر ہزار ملائکہ روزانہ کعبہ شریف کے طواف کو آتے ہین پھر اونکی باری قیامت تک نہ آئیگی
اور اہل دل و اولیاء اللہ کے لیے جو برکات روحی اور انوار قدسی اور اسرار جبروت وہان منکشف ہوتے
ہین اور جسقدر انکے کشف و شہود و ماثر ذکر مین برکتین ذوق و شوق مین وفور ہوتا ہے وہ گفتنی نہین

کہ سعادتمند خود تجربہ اور مشاہدہ کر لین - یہ مقام وہ ہی جہان نہ پانی ہی نہ کہیتی - نہ تجارت نہ آبادی مگر کسی زمانے مین وہان کے رہنے والے بہوکے پیاسے نہین ہوے بہ جذب غیبی قلوب خلق اسطرف مائل و متوجہ ہین اور وہان کے خادم انواع انواع کے نعمتون سے فائدہ اوٹہاتے ہین جیسا کہ فرمایا اطعمھم من جوع یعنے قریش یعنی خدام مکہ کو بہوک مین شکم سیر کر دیا - ہر دین اور ہر قوم مین مکہ اور مکہ والونکی عظمت و محبت رہی اور رہیگی - آب زمزم مین وہ برکت ہی کہ پیاس بہی بجہے اور پیٹ بہی بہرے اور شفا بہی ہو جیسا کہ ارشاد ہوا طعام طعم وشفاء سقم ترغیب) اہل مکہ چند روز کے تجارت اور تحصیل مین تمام سال کہاتے پیتے رہتے ہین اور دوسرے شہر کے آدمی تمام عمر طلب معاش مین مصروف ہین وھدی رہنمائی - مگر ہدایت کو دو معنے ہین - ایک وہ راہ جو منزل مقصود کو گئی ہی بتادینا - دوسرے منزل مقصود تک پونہچا دینا پس کعبہ شریف مین دونون قسم کی ہدایتین ہین اوسکی تعظیم اوسکا ایمان اوسکی زیارت انسانکو مقصود یعنی رحمت و رضای الٰہی سے ملادیتی ہی اور یون بہی اوسکے عجائب اوسکی عظمت اوسکی برکتین دیکہکر راہ راست ملجاتی ہی للعالمین تمام عالم اسمین اشارہ ہی کہ جسطرح بیت اللہ آدمیون کے واسطے معظم و ہدایت و برکت ہی ایسی ہی دوسرے مخلوق کے لیے بہی ہی ملائکہ کی حاضری اور طواف اور حج مذکور ہو گیا - جن بہی حج و طواف پر مامور ہین علاوہ انکے حیوانات مین بہی تعظیم مکہ پائی جاتی ہے جیسے قصۂ فیل و ابابیل مین **آیات بینات** کہلی نشانیان قدرت اور جبروت کے یا کہلی آثار ہدایت و حقیت و برکت کے یہ تمام امور مذکورہ بتا رہی ہین کہ اس گہر کی شان عظیم ہی - اور یہ امر کہ باوجود انقلابات کثیرہ ایک کعبہ ہی ہی کہ تغیر و تبدل سے محفوظ رہا - کسی جابر سلطان - دولتمند کے اعانت اسمین نہین ہوئی ہمیشہ مساکین و غربا اسکے خادم رہے - کبہی اسکی حالت دنیاوی مکانون کے سے نہین رہی - کوئی اسکی گرانی مٹانی پر قادر نہوا **مقام ابراہیم** وہ پتہر جسپر کہڑے ہو کر حضرت ابراہیم کعبہ بناتے تھے اور بقدر ضرورت پست و بلند ہو جاتا - وہ کہلی ہوئی نشانی آثار رحمت اور عجیب قدرت کے ہے یا مقام ابراہیمی جو خلت و رضا و تسلیم و اتباع دین حنیف و فنای محض ہی - اللہ کی عجائب قدرتون کا مجموعہ اور کمال رحمتونکا سر چشمہ ہی - آجتک اولاد و تابعین ابراہیم اوسکے خادم و مجاور رہے اور اپنی ہستی مٹا دینے والی مطالب حضور نشۂ محبت مین چور مقام ابراہیم و اسرار خلیل کے فیضان سے تجلیات لاہوت و اسرار جبروت مشاہدہ کرتی ہین اور بیچارے ظاہر بین مگر مطیع و اہل دین بہی اپنی وسعت و ظرف کے موافق دور دراز ملکون اور اطراف عالم سے اپنے مال اپنی اولاد اپنی پیاری وطن اور محبوب دوستون کو چہوڑ چہوڑ کر کہنچی چلی آتی ہین اس گہر کے سوا اور کون گہر ہے جو خود چند پتہرون کا معمولی طور پر

بنا ہوا اور ایسے میدان مین جہان نہ پانی ہو نہ دانہ مگر ہر سال ہزارون آباد سرسبز گہر و نگر رہنے والون کو اپنے جمال دلفریب اور تماشای جان فزا کے شوق مین کشان کشان لی آئی وہ فردوس نظیر گہر ویران و دلکش بیچ اور یہ ہو کا میدان خشک کوہستان سجدہ گاہ فقرا و سلاطین ہی اور یون نہین ننگی سر ننگے پانو ریگ گرم اور خار خشک مین پانونکی جگہہ آنکھین بچہاتے ہوے کمال تذلل و خواری عجز و ناچاری سے دست بستہ حاضر ہین نہ کسی اولوالعزم بادشاہ کو ذرہ برابر اعزاز ہی نہ کسی مسکین کو پستی نہ متکبر نہ بست کو امتیاز ایک صورت ایک حالت پر ہر عزیز و ذلیل ہر شریف و رذیل لبیک لبیک کہتا ہوا کبھی سجدے مین پڑا ہی کبھی متحیر باادب خاموش کھڑا ہی کبھی خود نثار ہوتا ہی کبھی پیار سے آستانہ چومتا ہے کبھی کمال تلذذ و ذوق سے مستانہ وار جہومتا ہی کبھی مجنونانہ وارفتگی کبھی غلامانہ بندگی ہی پہر اگر یہ بہی کھلی نشانی نہین تو خفاش کو آفتاب دیکھنے کے ہوس ہیجا ہی آمنا پناہ اور امن یا بیوالاصحاب و بلا سے محفوظ جیسا کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہوا اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ (رواہ مسلم) حج مقبول کی جزا اور کوئی نہین سوائے جنت کے مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (رواہ بخاری) جسنے بیت اللہ کا حج کیا پہر بیحیائی کی باتین اور کھلی نافرمانبرداری نکی گناہون سے ایسا پاک و صاف ہو کر پہریگا گویا آج ہی اوسکی مانے اوسے جنا اور فرمایا وَالْحَجُّ جِهَادُ لِکُلِّ ضَعِیْفٍ حج ہر کمزور کے لیے جہاد ہی مگر دنیا وی امن سے ہمیشہ اللہ تعالی اس گہر کا محافظ اور اوسکے مجاورونکا نگہبان رہا جیسا کہ فرمایا وَاٰمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ یعنے اونکو خوف سے پناہ مین کر دیا اور اصحاب فیل کے حملون سے کعبے کا بچانا ابابیل کی فوج سے کفار کا ہلاک کرنا گرد اگرد کعبے کے حرم قرار دینا جہان جانور اور نباتات محفوظ و مامون ہین مظہر ہی فرمایا مَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰمِنًا مِّنَ النَّارِ مسلم کعبہ کسی پر حلال نہین اسکا شکار مضطر نکیا جاے یعنے یہ بہی نکرو کہ زمین حرم سے جانور کو ہنکاؤ جب حرم سے نکل جاے تو شکار کر لو۔ اور اسکی کانٹے نہ توڑو اور فرمایا کسی کو جائز نہین کہ کعبے مین ہتیار باندہے یعنے قتل کرے چنانچہ دشمن اور کافر سے ابتداً حرم مین لڑنا حلال نہین البتہ اگر وہ پیش دستی کرین تو مضائقہ نہین حنفیہ کہتے ہین کہ اگر کوئی واجب القتل خانۂ کعبہ مین چلا آئے تو اس آیت کے روسے وہ قتل نکیا جائیگا ہان اوسے کہانے پینے سے ایسا مجبور و مضطر کرین کہ باہر نکلے اور مارا جائے اور اگر کوئی کعبے کے اندر ایسی حرکت کرے تو عوض لیا جائیگا اسلیے کہ دخول کعبہ نہین پایا گیا اور امن وہ پاتا ہی جو خوفناک ہے اور یہ جب آیا تہا تب اسے کوئی خوف نہ تہا اسلیے کہ امن عام ہی مجرم یا غیر مجرم جو اندر آجائے اور شافعیہ اپنے اصول کے

موافق خبر واحد سے اوسکی تخصیص کرتی ہین اور ممکن ہی کہ کہا جاے جو داخل ہوا مقام ابراہیم مین نفس و شیطان کے فریب سے پناہ مین آگیا اور حضرت خلیل کی پیروی مین سلامتی اوسے نصیب ہوئی جیسا کہ فرمایا کہ اولیاء اللہ پر خوف و غم نہین ہے

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝

اور حق اللہ کا ہی آدمیون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو قدرت رکھے طرف اوسکی راہ کی اور جو منکر ہوا پس اللہ بے پروا ہے تمام عالم سے

آدمیون پر حج کعبۃ اللہ کا فرض اور حق ہے جسے راہ کی استطاعت ہو اور جو انکار و انحراف کرے تو اللہ تمام عالم کے عبادت اور حاضری سے بے نیاز ہی حج باتفاق امت و کتاب و سنت فرض ہی منکر کافر تارک فاسق ہی بشرطیکہ تندرستی اور امن و زاد راہ حاصل ہو حج قصد کرنا۔ شرع مین عبادت مخصوصہ کا نام ہی استطاعت صحت نفس سلامت راہ۔ قدرت نفقہ و زاد راہ مسئلہ دریا مین اگر غالب سلامت ہو تو حج نکرنیکا عذر نہین (مظہری) کفر۔ انکار یا ناشکری یعنے باوجود ان نعمتون کے کہ ایسا مقدس متبرک مکان تمہاری ہدایت اور نجات کے لیے زمین پر نازل کیا گیا اور اوسکی حاضری بشرط استطاعت و امن عمر مین ایکبار فرض ہوئی پھر اوسمین پہلو تہی و روگردانی ناشکری ہے علی رض سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زاد و راحلہ کا مالک ہو پھر اوس بیت اللہ کا حج نکرے تو برابر ہی کہ یہودی مرے یا نصرانی یعنے اوسکا اسلام اور کفر یکسان ہی ربط بعد بیان فضائل بیت و حکم حج کفار کی فہمایش شروع کی کہ اپنی شرارت و جہالت سے باز آئین

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝

کہدیجیے اے کتاب والو کیون انکار کرتے ہو تم اللہ کی آیتون سے اور اللہ دیکھتا ہی جو تم کرتے ہو

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

کہدیجیے اے کتاب والو کیون روکتے ہو راہ سے اللہ کی اوسے جو ایمان لایا ڈھونڈھتی ہو کجی اور تم دیکھنے والے ہو اور نہین اللہ غافل جو کام کرتے ہو

یا رسول اللہ آپ سمجھائین کہ اے کتاب والو تم اللہ کی نشانیون کو کیون جھٹلاتے ہو اور اللہ تعالی تمہارے کامون سے آگاہ ہی تکذیب پیغمبر و تنقیص بیت اللہ الاکبر مین جو جو حیلے اور عذر کرتے ہو

۳ بالکسر اسم اور بالفتح مصدر ہیں ۱۲ ۔ لغت فصیح اور مصدر و اسم دونون ہین ۔ بالفتح لغت حجازی ہے اور ۲ بکسر لغت نجدی ہے اور دونو ہو کر اشارہ ہو گیا اور اوس سے خاص مخصوص ہے بالعقل ۔ کہا جاے کہ عام مخصوص منہ البعض ہے ۱۲ ۔ اور نہیں تخصیص ہے ۔ استطاعت تمام آدمیون پر ہے ۔ ۱ اور من استطاع قرار الیہ ۔ من مفعول بہ تصدون کا اور تبغونہا حال تصدون

اللہ کو خوب معلوم ہین ۔ آپ فرما دیجیے اے کتاب والو جو لوگ ایمان لائے اونہین اللہ کی راہ سے کیون روکتے ہو اور کجی راہ چلنا چاہتے ہو حالانکہ تم توریت کے مضامین سے واقف اور نبی عربی کے حقیقت سے خبردار ہو ۔ اللہ تعالی تمہاری ان شرارتون کے کامون سے بیخبر نہین ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝

اے ایمان والو اگر اطاعت کرلوگے ایک گروہ کی اون لوگون سے جنہین کتاب ملی پھیر دینگے تمکو بعد ایمانکے کافر بناکر

اے ایمان والو اگر کتاب والونکے گروہ کے اطاعت کروگے تو یہ تمکو بعد ایمان لانیکے کافر بنادینگے کتب سیر مین ہے کہ مدینے مین یہود کے علاوہ دو گروہ رہتے تھے ۱ اوس ۲ خزرج ان دونو مین ہمیشہ کشت وخون ہوا کرتا اور سخت عداوت رہتی اول آپہی دونو گروہ ایمان لائے اور ببرکت اسلام وفیضان صحبت پیغمبر علیہ السلام آپسمین دوست ہوگئے پہلی عداوتون کا کہین پتا نرہا ایکدن چند آدمی اوس وخزرج کے بہی باتین کررہے تھے سماس بن قیس یہودی جو کافر شدید اور مسلمانون کا دشمن اپنی قوم کا بڑا اور معزز تہا اودہر سے نکلا انکی باہمی محبت دیکھکر جل گیا اور کہنے لگا اب ہمارا زور انپر نچلیگا اسلیے کہ یہ سب متفق ایک دوسرے کی خیرخواہ ہین پہر ایک یہودی نوجوان سے کہا تو جا کر انکی صحبت مین بیٹھ اور وہ اشعار جو باہمی جنگ وجدال اوس وخزرج کو یاد دلائین مثل جنگ بعاث سے پڑھ جوان یہودی گیا اور اشعار پڑہنے لگا چونکہ اوسمین انہین کے باپ دادا اور عزیز واقارب کے شجاعت یا قتل کا ذکر تہا گزرا ہوا واقعہ پیش نظر ہوگیا اور ہر شخص نے اپنے پرانے دشمن کی باتین یاد کین اور باہم جہگڑا ہونے لگا اور ایک نے دوسرے پر تفاخر کیا اور یہانتک گفتگو بڑہی کہ نئے سرے لڑنے پر آمادہ ہوگئے اور یہ ٹھیری کہ فلان مقام پر جمع ہوکر لڑلین ہر مرد نے اپنی قوم سے مدد طلب کی اور بحسب وعدہ دونو گروہ ہتیار سنبہالکر نکلے حضور رحمۃ للعالمین کو خبر ملی فوراً اپنے ساتہ والون کو لیکر تشریف لے گئے اور فرمایا اے مسلمانو اب بہی جاہلیت کی باتین کروگے حالانکہ ہم تم مین موجود ہین اللہ تعالی نے تمہین اسلام سے مکرم اور اپنی پیغمبر کے صحبت سے مشرف کیا اور جاہلیت کی خرابیان تمسے دور کین تم مین باہمی رحمت ومحبت پیدا کی ۔ یہ فرمانا تہا کہ اصحاب متنبہ ہوگئے اور سمجہ گئے کہ یہ فریب شیطانی اور اونکے دشمن یہود کے حیلہ سازی تہی تلوارین پہینکدین اور رونے لگے اور آپسمین گلے ملے اور حضور کے ہم رکاب مطیع ومنقاد ہوکر واپس آئے حق سبحانہ تعالی نے اونکی نصیحت اور سمجہانے کے لیے یہ آیتین نازل فرمائین

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

اور کیونکر کفر کروگے تم حالانکہ پڑہے جاتے ہین تمپر آیتین اللہ کے اور تم مین رسول اوسکا ہو اور جو تعلق کرے اللہ سے

اے نبی محبوب کی تعلیم پاتے ہو اور تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی | فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ | تم کیونکر کفر کی باتیں کرو گے حالانکہ
بیشک راہ پائی طرف راہ کشادہ کے

ہیں قرآن تمہارے اخلاق کو پاک و نورانی کر رہا ہے اور تم میں اللہ کا رسول موجود ہے جسکے نورانی توجہ اور زبردست تاثیر تمہارے دل و جان کو جسمانی کثافتوں و ظلمانی خاصیتوں سے پاک کر کے مظہر تجلیات لاہوت و آئینہ انوار جبروت بنا رہی ہے۔ اور جسنے اللہ کی توحید اور دوام توجہ اور کمال الیقین اور عبودیت پر چنگل مارا اور اللہ کا ہو رہا بیشک سیدھی اور کھلی ہوئی راہ پا گیا ف اس آیت شریف میں ۱ کمال درجہ صحبت پیغمبر اور نصائح قرآن کی ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے تعجب سے فرمایا کہ اہل قرآن و خدام نبی آخر زمان سے لغزش و نافرمانبرداری کیونکر ہوسکتی ہے ۲ اللہ کے ساتھ دل لگانیکا نتیجہ یہ ہے کہ سیدھی راہ یعنی منزل مقصود ملجائے ۳ کمال درجہ اصحاب رسول کی ہے کہ تم تینوں دولتوں سے مشرف ہو۔ قرآن۔ پیغمبر۔ اللہ کے غلامی۔ اب تمسے مخالفت بعید از کار ہے۔ تَكْفُرُونَ بمعنے کتمان ہے یعنے امر حق یا برکات صحبت نبوی چھپا کر جہالت کی باتیں ظاہر کروگے یا بمعنے ناشکری کے ہے یعنے نعمت محبت والفت باہمی ہے ناشکری کروگے یا یہ کہ اونکی ذراسی غفلت کو کفر فرمایا اسلیے کہ نزدیکانرا بیش بود حیرانے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ
اے ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنیکا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اس حالت میں کہ مسلمان ہو

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا اور ہرگز نہ مرا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو ف یہ آیت صریح ہی ترغیب تصوف و حصول فنا و محبت فانی و ترک تعلقات و خودی میں اسلیے کہ کمال تقوی یہ ہے کہ محل غضب و صلاحیت عصیان باقی ہی نرہی اور باغیانہ افعال کیسی خطرہ بھی نہ آئے پھر یہ مرتبہ اگر اضطراری ہے تو ملک ہے اور اختیاری ہے تو ولی ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک ہستی اور خود پرستی باقی ہے نفس و شیطان کچھ نکچھ کرتا ہی رہتا ہے اسی لیے اللہ والوں نے خودی ہٹا کر جھگڑا چکا دیا۔ اور یہ ارشاد کہ نہ مرو مگر بحالت اسلام بتا رہا ہے کہ دائمی ذکر ہر وقت کی مشغولی بیداری قلب توجہ روح سے شاغل رہو تاکہ کوئی آن عبادت و اسلام سے خالی نہ جائے اوسی حال میں موت آلے بعد تعلیم و تعجب کے فرمایا کہ اے ہمارے نبی محبوب کے دیکھنے والو تمہارے شان یہ ہے کہ مٹ جاؤ اور صفات ملکوتی سے علو کرکے ہماری محبت اور دوام حضور میں فنا ہو جاؤ در منثور حق تقوی یہ ہے کہا ابن مسعود نے اطاعت کرے نافرمانی نہو شکر کرے ناشکری نہ کرے۔ یاد کرے پھر نہ بھولے ابن عباس نے کہا جہاد کرو پورا جہاد واسطے اللہ کی راہ میں کسی کی ملامت نہ سنو۔ اور اللہ کے معاملے میں انصاف کرو

اپنی جان سے ہو یا اپنی باپ واوسے ہون - کہا گیا کہ یہ آیت منسوخ ہی فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ سے **ف** اگر آیت مین حق تقوی واجب سمجھا جاے تو ضرور منسوخ ہوگی اسلیے کہ ایسا تقوی وسعت بشری سے باہر ہے اور اگر بقرینہ حق تُقاتہ امر استحبابی ہو تو منسوخی کی ضرورت نہین

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۪ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اور پکڑ لو رسی اللہ کی سب کے سب اور نہ جدا جدا ہو اور یاد کرو نعمتین اللہ کی جو تمپر ہین

إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ج
جب تھے تم دشمن پہر الفت ڈالی تمہارے دلون مین پہر ہو گئے تم اوسکی نعمت سے بہائی بہائی

حبل اللہ اسلام - قرآن - سنت پیغمبر - اللہ کی محبت - یعنی اے مسلمانو تم سب ملکر دین حق اور نبی صادق کو مضبوط پکڑے رہو اور آپسمین پہوٹ مت ڈالو اور اللہ نے جو نعمتین تمپر کین ہین اونہین یاد کرو اور وہ نعمت یہ ہی کہ تم اسلام سے پہلے ایک دوسرے کے دشمن تہے اللہ تعالی نے تمہارے دلون مین الفت ڈالدی ایک توحید ایک پیغمبر - ایک قرآن ایک دین ہر امر مین متفق ہر ایسی متفق کہ گویا بہائی بہائی ہین - جیسا کہ فرمایا کُلُّ مُؤْمِنٍ إِخْوَةٌ مسلمان بہائی بہائی ہین **ف** اس سے اطاعت قرآن سے اتفاق واجتماع کا وجوب سے اختلاف وافتراق کی حرمت سے اللہ کی نعمتونکے شکر گزاری سے یہ کہ باہمی اتفاق والفت اعظم نعمہاے الٰہی سے ہو سے یہ کہ مسلمانون کو باہمی عداوت جائز نہین اسلیے کہ بہائیون مین دشمنی کمال شرم کی بات ہی - اس آیت سے ثابت ہے

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اور تھے تم کنارے پر گڑہے کے آگ کے پس خلاص کیا تمکو اوس سے ایسا ہی بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے

اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝
نشانیان اپنی تا کہ تم راہ پاؤ

اور تم لوگ دوزخ کے کنارے پر پہنچ گئے تھے اللہ نے یا اوس کے رسول نے تمہین اوس سے بچا لیا اور اسلام کی طرف رہنمائی کی - یہ تمام اشارات اوس وخزرج کی طرف ہین اور اونہین اون کی اگلی حالت خراب اور اسلام کے خوبیان یاد دلائی گئین حفرہ سے مراد عقائد باطلہ وافعال مذمومہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور چاہیے کہ ہو جائے تم مین ایک گروہ کہ بلائین طرف نیکی کے اور حکم کرین معروف کا اور منع کرین منکر سے

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
وہی رستگار ہونے والے ہین

ف آیت سے معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ اسے کرتے رہینگے تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا ورنہ سب گنہگار ہونگے

گنہگار ہوتے ہین حبیب ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کون جہاد افضل ہے فرمایا کلمۃ الحق
عند سلطان جائر بادشاہ ظالم کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے ترمذی حذیفہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات پاک کی کہ میری جان اوسکی ہاتھ مین
ہے البتہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالی تم پر ایک عذاب بھیجیگا
پھر دعا کروگے قبول نہو گے بخاری جریر سے روایت ہے کہتے ہین رسول اللہ کی بیعت اطاعت پر کی
اور یہ کہ ہر مسلمان کی خیرخواہی کرین مسلم ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے تھے مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ جو تم مین سے کوئی گناہ کی بات دیکھے تو چاہیے
ہاتھ سے بدل دے اگر اتنی قوت نہین تو زبان سے نصیحت کردے اور اگر یہ بھی ممکن نہو اور منع
مین خوف ہے تو دل سے برا جانے اور کراہت کرے اور یہ ادنی اور ضعیف درجہ ایمان کا
ہے یعنے یہ بھی نہو تو ایمان ہی تشریف لیگیا اس لیے کہ اللہ کے منع کی ہوئی چیز سے
راضی ہوا یا ناخوش ہوا اور اللہ ہے اس قابل ہے کہ اوس سے ڈرین

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
اور نہ ہو جاؤ مثل اونکی کہ متفرق ہوگئے اور مختلف ہوئے بعد اوسکے کہ آگئین اونکے پاس نشانیان اور وہی ہین واسطے اونکے عذاب بڑا ہے

اے مسلمانو اون لوگون کے ایسے نہو جاؤ جو متفرق ہوگئے جیسے یہود و نصارا اور بعد علم کے اختلاف کیا اونکے لیے بڑا عذاب ہے
مظہری تفرق سے یہود و نصارا مراد ہین جنکے متعدد فرقے ہوگئے کبیر یعنے ہر فرقہ علیحدہ ہوگیا
مظہری اختلاف سے مراد یہ ہے کہ دلائل واضحہ کے بعد عمداً اختلاف نکرو ف (تفرق) سے مراد
جدا ہو جانا یعنے اے مسلمانو تم جدا جدا نہو جسطرح یہود ایک دین اور نصاری ایک دین ہوگئے حالانکہ
نصارا بھی توریت کے تابع تھے اور یہود بھی اگر توریت پر نظر کرتے تو انجیل اور مسیح جلیل کے مطیع
ہو جاتے مگر ایسا نکیا اور اسکا نظیر ہمارے اسلام مین بفضلہ نہین ہے اسلیے کہ اہل سنت یا اہل اہواء
و ضلال سب کے سب ایک پیغمبر ایک قرآن ایک کعبے کے قائل ہین اور آپ کو محمدی مسلم کہتے ہین
(اختلاف) سے مراد باہم جھگڑنا اور اسکے دو وجہ ہین ۱ اختلاف اصول ۲ اختلاف فروع
لیکن آیت مین وہ اختلاف ممنوع ہے جو صریح قرآن و حدیث کے مقابلے مین ہو مثلاً اہل اہواء
جو نادانستگی سے نہین بلکہ جان بوجھکر اصحاب رسول اور قواعد معقول مین جھگڑتے ہین جیسا کہ خوارج

(بعد کھلی دلیل آ چکنے کے) اور یہ بلا اس امت مین کثیر ہے چنانچہ متعدد فرقے ہو گئے اور نام اور شرائع کتابین سب بدل ڈالین - باقی رہا اختلاف رحمت اجتہاد علمای امت آیت شریف مین داخل نہین بلکہ (بینات) کے قید سے خارج ہو اسلیے کہ حضرات مجتہدین بعد دلیل واضح کے اختلاف نہین کرتے پس اللہ تعالی تفرق اور اختلاف ظاہر سے منع فرماتا ہے - اور عذاب عظیم سے ڈراتا ہے ہان کوئی یہ کہے کہ احادیث صحیحہ مین تاویل مسائل مجتہد پر اصرار ایسے اختلاف ممنوع مین داخل ہو تو جواب یہ ہے کہ بعد ایسے اختلاف کا اہل سنت مین نشان نہین اگر ہے تو ہمارے کوتاہ فہمی اور کم نظری سے مثلاً ایک حدیث یا آیت کا مطلب جو سمجھ مین آیا سمجھے کہ یہی حق ہے اور یہ خبر نہین کہ دوسرے اور دلائل اوسکے برابر یا اوس سے قوی بھی قابل لحاظ ہین ۔ اور جہانتک ایسے اختلاف ملتے ہین وہ بعد وضوح دلائل چھوڑ دیے جاتے ہین اسطرح کہ ایک مجتہد کو حدیث نملی اور خلاف اوس کے فتوی دیدیا اوس کے بعد وہ حدیث ظاہر ہوی تو ان پچھلون نے دیکھ بھال کر مخالف حدیث کو چھوڑ دیا اور ایسے ترک بکثرت کتب معتبرۂ فقہ مین موجود ہین اہل نظر جانتے ہیے

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ
جسدن اجلے ہو جائینگے منہ اور کالے ہو جائینگے منہ پس وہ کہ کالے ہونگے منہ اونکے کیا کفر کیا تمنے

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝
اپنے ایمان کے بعد پس چکھو عذاب بسبب اوسکے کہ تھے تم کفر کرتے

قیامت مین صالحین کے منہ روشن اور نورانی ہو جاوینگے اور گناہگارون کے منہ سیاہ پڑ جاوینگے ان روسیاہون سے فرشتے کہینگے کیا تم نے ایمان کے بعد کفر کیا تھا اب اپنے کفر کے عوض مین عذاب چکھو ف آیت مین تین احتمال ہین ۱ یہ کہ روسیاہون سے مرتد مراد ہین جیسا کہ صاف ارشاد ہوا تم نے ایمان کے بعد کفر کیا ۲ عام کفار مراد ہین تو ایمان سے معاہدۂ روز الست مراد ہو جیسا کہ جلال الدین سیوطی نے ابی بن کعب سے نقل کی ہے - یا ایمان عقلی مراد ہو جیسا کہ ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ ہر عاقل بالغ بدون تعلیم توحید و ربوبیت سمجھ سکتا ہے - یا یہود و نصاری مراد ہین جو قبل بعثت نبی آخر الزمان کے منتظر و مقر تھے اور جب آپ تشریف لائے تو کفر کیا جیسا کہ درمنثور مین عکرمہ سے روایت ہے ۳ نورانی چہرون سے اہل سنت یا صالحین یا مخلصین یا مومنین مراد ہین اور کالے منہ اہل بدعت مخالفین سنت جماعت - بدکار نافرمان خوار - منافق - کفار ہین جیسا کہ معالم وغیرہ تفسیرون مین ہے اس صورت مین کفر سے فعل کفر یا ناشکری یا کفر دومی کو ہوگا

واضح ہو کہ کفر کی دو قسمین ہین ۱ کفر اعتقادی سوای اہل اسلام کے ہر شخص اسی کفر مین گرفتار ہی ۲ کفر عملی یعنی کافرون کے ایسے کام کرنا جیسے ترک نماز۔ ترک حج وغیرہ اس سے مسلمان مرتد نہین ہوتا نہ اوسپر احکام کفار کے جاری ہوتی ہین اسلیے کہ ایمان بدون تصدیق قلبی کے جسکا اظہار زبان سے شرط ہی نہین آتا۔ اور کفر نہین آتا جبتک اس تصدیق کی نفی ویسے نکرے جسکا علم اقرار سے ہوسکتا ہی البتہ عمل آثار و علامت کفر و اسلام کے ہین پھر یہ کفر دو قسم کے ہین ۱ التزامی یعنی صراحۃ نکہی بلکہ کسی لفظ سے اسے لازم کرلے مثلاً توحید الوہیت یا نبوت یا قرآن یا ضروریات دین کے تصدیق کے بعد بعض مضامین کا انکار کربیٹھے کسی آیت یا جنت یا دوزخ وغیرہ کو غلط کہے یا قرآن یا پیغمبرون کی نسبت کہلے کہلے الزام لگائے یا غیر خدا کا سجدہ تعبدی کرے یہ بمنزلہ صریح کفر کے ہی جیسا کہ ہمارے زمانے مین غرضمندانہ سجدہ نے اپنا شعار کرلیا ہی ۲ لزومی یعنی ایسا فعل یا قول ہو جس سے کفر لازم آتا ہو مثلاً غیر خدا کا طواف نماز یا حج وغیرہ کا ترک۔ یا علانیہ سود خواری۔ یا رندانہ باتین جنسے یہ سمجھ سکین کہ یہ اسلام کا منکر ہی ایسا آدمی فاسق و عاصی ہی کافر نہین اور اسی کفر مین عموماً اہل ضلالت مثل خوارج و روافض کے مبتلا ہین **ترغیب** ابن مسعود نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی قیامت مین تمام مخلوق کو جمع کریگا اور چالیس سال کھڑے رہینگے آنکھین آسمان کی طرف حکم کی منتظر لرزان و خائف پھر رب العزت غمام مین نزول فرمائیگا اور ایک منادی ندا کریگا اے آدمیو تم راضی ہو اوس پروردگار سے جسنے تمہین پیدا کیا اور رزق دیا اور حکم کیا کہ اوسکی بندگی کرو اور کسیکو شریک نہ کرو اگر آج ہر آدمی کو اوسکے ساتھ کردے جسے وہ پوجتا تھا کیا یہ عدل و انصاف نہین بولے بیشک انصاف ہی پھر ہر قوم اپنے اپنے معبود کی طرف چلی گی معبود باطل اون کے آگے ہونگے اور وہ بزرگ پیغمبر جنکو زبردستی جاہلون نے معبود ٹہرا رکہا تہا گو بری ہین مگر اونکے ہمراہ اون کی صورت تو نپر سامنے کردی جائینگی۔ اور وہ سب اونکے ہمراہ جہنم مین داخل ہونگے معالم کہا ابن عباس نے اہل قبلہ اور یہود و نصاری باقی رہجائینگی پھر خود رب العزت جلوہ فرمائیگا جو دنیا مین سجدہ کرتے تھے وہ سجدے مین گر پڑینگے اور منافق اور اہل کتاب سجدہ نکر سکینگے (کہا منذری نے کہ بے نمازی بھی سجدے سے محروم رہینگے اور اونکی پیٹھ سخت ہوجائیگی) پھر جب سجدے سے سر اوٹہائینگے یہ بدنصیب اہل سجود کے منہ نورانی پائینگی کمال حسد اور ملال سے انکے منہ کالے ہوجائینگے اور کہینگے ای رب

ہم تو مشرک نہ تھے ارشاد ہوگا اسے زشتو دیکھو یہ کسطرح اپنی ذات پر خود جھوٹھ باندہتے ہین یعنی با وجود کفر و شرک انکار کر رہے ہین پہر اونسے کہا جائیگا کیا تمنے ایمان کے بعد کفر کیا تہا اب اوسکا مزا چکہو۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

مگر جو لوگ کہ نورانی ہوگئے منہ اونکے پس رحمت مین اللہ کے ہین وہ اوسے رحمت مین ہمیشہ رہینگے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ

یہ آیتین اللہ کی ہین ہم پڑہتے ہین اونہین آپ پر ساتہ حق کے اور نہین اللہ چاہتا ظلم عالم والون پر

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

اور واسطے اللہ کے ہے جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے اور طرف اللہ کے پہرتے ہین کام

جنکے منہ سفید یعنے حسن قبول اور نور ثواب یا کمال سرور یا انعکاس انوار حضرت الوہیت سے اونکے چہرے نورانی ہون گے وہ اللہ کی رحمت اور جنت مین ہین اور ہمیشہ اوسی رحمت مین رہینگے اللہ تعالی کبہی اون سے ناخوش نہوگا یہ اللہ کی آیتین جو حق طور پر پڑہی جاتی ہین اور اللہ عالم والون پر ظلم کا ارادہ نہین کرتا اور اوسی کی ملک ہے جو کچہ آسمان و زمین مین ہے اور اوسکی طرف ہر کام کا مرجع ہے ظلم کسی کے ملک مین بیجا تصرف کرنا تو بیجا اللہ تعالی کی طرف منسوب ہی نہین ہو سکتا ہم اور ہماری ہستی بلکہ یہ تمام کائنات اوسکی ہے

کہ جان داد ن وکشتن او را ملکیت	کند ہر چہ خواہد بر و حکم نیست

زاہدی مالک بن حنیف و وہب بن یہودا - یہودیون نے ابی بن کعب اور ابن مسعود سے کہا کہ ہمارا دین تمہارے دین سے اچہا اور ہم تم سے افضل ہین تو نازل ہوا

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ

ہو تم بہترین امت ظاہر کیے گئے واسطے آدمیونکی حکم کرتے ہو معروف کا اور منع کرتے ہو منکر سے اور ایمان لاتے ہو تم اللہ پر

زاہدی (کنتم) یعنے تھے تم لوح محفوظ مین - یا بمعنے (انتم) ہے یعنے تم خیر امت ہو - بہرحال یہ خیریت دائمی ہے عارضی نہین احمدی فخر الاسلام بزدوی نے کہا کہ آیت سے سمجہا جاتا ہے کہ اجماع امت حجت ہے اسلیے کہ انکے حق مین چار امر ذکر فرمائے ۱ خیریت ۲ ایمان ۳ امر بالمعروف ۴ نہی عن المنکر - اور یہ صفتین ایسے لوگون مین جمع نہین ہو سکتی ہین جو سب کے سب کسی بات کی

طرف جھک پڑے ہین - قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ اپنی تفسیر مین فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک خیریت یہی ہے کہ اس امت مین تعلیم و ارشاد بہت زیادہ ہوا اور تاثیرین انکی قوی ہین اور قطب ارشاد و سید الاولیا حضرت علی مرتضی تھے امت سابقہ سے بھی کوئی شخص مرتبہ ولایت کو فائز نہین ہوا مگر آپ ہی کے روحی فیض سے اور بعد آپ کے یہ منصب آپ کی اولاد کے اماموں مین امام حسن عسکری تک برابر چلا آیا اور حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کو عطا ہوا - اور آپ اس منصب پر قیامت تک رہینگے شعر اَفَلَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا ۞ اَبَدًا عَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ ۞ چھپ گئے آفتاب اگلون کے اور آفتاب ہمارا - ہمیشہ افق علو پر ہی غروب نہ ہوگا ور مشہور عکرمہ نے کہا کہ آیت ابن مسعود اور عمار - اور سالم اور ابی بن کعب و معاذ بن جبل کی شان مین اتری ہی - کہا ابن عباس نے مراد اس سے مہاجرین ہین - کہا عمر نے مراد اصحاب رسول اللہ ہین اور جو اون کی راہ پر چلے ف یہ آیت امت محمدی کی فضل و کرامت مین نازل ہوئی بشرطیکہ اللہ پر سچا ایمان کہین اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ترک نکرین - اور کسی طبقے اور زمانیکے ساتھ خاص نہین جیسا کہ فرمایا

وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
اور اگر ایمان لاتے کتاب والے ہوتا اچھا واسطے اونکے اونمین سے مومن ہین اور اکثر اون کے گنا ہگار ہین

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝
کچھ نہ بگاڑینگے تمہارا مگر ایذا رسانی اور اگر لڑین تمسے پھیرین تمہارے سامنے پشت پھر نہ مدد دے جاوینگی

اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لائین تو یہ ایمان لانا اون کے حق مین خیر ہوگا بعض اہل کتاب ایمان دار ہین اور بہت انمین کے نافرمان ہین اور اگر ایمان نہ لائین یا آپ کی مخالفت کرین تو کچھ تمہارا نہ بگاڑ سکینگے ہان اسقدر کہ تھوڑی سی تکلیف دین اور اگر تمہارے مقابل آئے اور نوبت بہ تیغ و تبر پونہچے تو اللہ تمہین غالب کریگا اور وہ پیٹھ پھیر دینگے پھر اونکی کوئی مدد کرنیوالا بھی نہوگا ف مخالفین کی کچھ پیش نہ جاے گی زبان سے یا ہاتھ پاؤن سے کچھ ایذا رسانی کرلین نہ لڑائی مین جیت سکتے ہین نہ تدبیر و حیلے مین کامیاب ہون گے اور ایسا ہی واقع ہوا

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ
مارے گئی اونپر ذلت جہان کہین پائی جائین مگر پناہ مین اللہ کے اور پناہ مین آدمیون کے اور آ گرے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
غضب مین اللہ کے اور مارے گئی اونپر احتاجی یہ اسلیے تھا کہ وہ تھے کفر کرتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

آیتون سے اللہ کی اور قتل کرتے تھے پیغمبرون کو بدون حق کے یہ اسلیے تہا کہ نا فرمانی کی اور تھے حد سے بڑھتے

یہود پر ذلت ڈالی گئی جہان کہین ہون مگر اللہ کی ذمہ داری یا آدمیون کی پناہ سے بچ سکتے ہین اور اللہ کے غضب مین آ گئے اور اونھین محتاجی کی مار دی گئی اور یہ عذاب اسلیے تہا کہ وہ اللہ کے آیتون کو جھٹلاتے تھے جیسا کہ یہود نے انجیل سے انکار کیا اور یہود و نصارا نے قرآن سے انحراف کیا اور پیغمبرون کو قتل کرتے تھے جو اون کے نزدیک بہی سراسر ظلم تہا اور یہ عذاب بایہ انکار اور قتل کی جرأت اون کے حد سے تجاوز کرنے اور فسق و فجور مین مبتلا ہونے اور کتاب اللہ اور احکام انبیا چھوڑنے سے ہوا حبل اللہ ایمان یا قبول جزیہ۔ حبل الناس۔ جزیہ گزاری یا صلح و امن و قبول اطاعت۔ یہود تمام عالم مین اسیطرح ہین کہین انھین حکومت و قوت نہین ف جسطرح گناہ موجب عذاب و عقاب ہو ایسے ہی ایک گناہ دوسرے گناہ کا باعث بہی ہو جاتا ہے

لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝

نہین ہین برابر اہل کتاب سے ایک گروہ آمادہ ہی پڑہتا ہے آیتین اللہ کی وقتون مین رات کی اور وہ سجدہ کرتے ہین

اہل کتاب کی شرارتین اور رذائل بیان کرکے فرمایا کہ یہ بات نہین ہو کہ سب بدکار اور نافرمانبردار ہین بلکہ کچھ عابد مطیع خدا پرست بہی ہین جو راتون کو بیدار رہتے ہین نمازین پڑہتے ہین اور یہ اشارہ ہی اون نصرانیون سے جو بشوق دل و توفیق الٰہی ایمان لائے جیسے حضرت نجاشی شاہ حبشا اور دوسرے علمای یہود رضی اللہ تعالی عنہم ف آیت مین اشارہ ہی شب بیداری اور تہجد گزاری کی طرف

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ

ایمان لاتے ہین اللہ پر اور دن قیامت پر اور حکم کرتے ہین اچھی باتون کا اور روکتے ہین برائیون سے اور جلدی کرتے دوڑتے

فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ

نیکیون مین اور یہ نیکون سے ہین اور جو کرتے ہین نیکی پس نہ انکار کر جاینگے اوسکا

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

اور اللہ جانتا ہے پرہیزگارون کو

اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہین و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہین اور اچھی باتون کے لیے مستعجل اور آمادہ اور سرگرم رہتے ہین اور نیکون سے ہین اور جو نیکی تم کروگے اللہ تعالی اوسکی قدردانی فرمائیگا یعنے اجر و ثواب عطا کریگا اور ایسا نہوگا کہ اوس نیکی کا انکار اور ناقدری کی جاسے اور اللہ تعالی پرہیزگارون کی کیفیت سے خوب واقف ہے اونکا تقوی ضائع نہوگا۔ یہ بہی

اونھین سے وتمت ان اہل کتاب کی تعریف مین ہی مگر ف ماتفعلوا عام ہی چاہیے کہ ہر نیکی کا ثواب ملے حالانکہ بعض نیکیان قبول بھی نہین ہوتین - اور بعض کسی خطا و حق مین وضع ہو جاتینگی بعض کے سیئات مٹ جاتے ہین جواب یہ ہی کہ تمام امور سے محفوظ ہو کر مقبول ہو اور کسی خطا یا حق مین محسوب ہو جانا اوسے ضائع نہین کرتا اسلیے کہ اگر یہ نیکی نہوتی تو اوس حق مین جو خفیہ ہوتا اسکے بچا سے ملے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا
بیشک جو کافر ہوے نہ کام آینگے اونکے مال اونکے اور نہ اولاد اونکی اللہ سے کچھ

وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
اور وہی صاحب دوزخ ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

یعنی کفار کا مال اور اولاد کچھ کام نہ آیگا اللہ کے عذاب سے نہ بچائیگا وہ دوزخ مین ڈالدیے جاینگے ابدالآباد عذاب اور سوزش بے حساب مین گرفتار رہینگے ف یہ تخصیص کہ کفار کا مال اور اولاد کام نہ آیگا اشارہ کرتی ہی کہ مومنین کو مال اور اولاد سے نفع ہوگا جیساکہ حدیث مین وارد ہوا کہ اولاد صالح یا وہ بچے جو معصوم مرے اور وہ مال جو بہ نیت خیر بالقصد اوسے حقوق واجبہ کمایا گیا قیامت مین کام آیگا اسلیے کہ اگر مومنین بھی کفار کی طرح فائدہ نہ اوٹھا سکین تو اونکی تعریف اور بنولی سے کیا ہوتی

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ
مثال اوسکی جو خرچ کرتے ہین اس حیات دنیا مین مثل ہوا کے ہی جسمین پالا ہی مار گیا کھیت کو

قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝
قوم کے جنہے ظلم کیا اپنی جان پر پھر اوسے ہلاک کیا اوسی اور نہین ظلم کیا اونپر اللہ نے لیکن اونکے نفس ظلم کرتے ہین

جو مال دنیا کی نمائش اور ناموری یا خدا اور رسول کی مخالفت اور فسق و فجور مین خرچ کیا جاتا ہی اوسکی مثال ایسی ہی جیسے پالا جس کھیت کو مار گیا اوسے جلا دیا یہ خرچ بھی اپنے صاحب کو ہلاک و تباہ کرتا ہی دنیا مین مال ضایع ہوتا ہی آخرت مین فضول خرچی یا اور جو گناہ اوس کے ذریعے سے کیا ہو اوسکا وبال اور نعمت الٰہی کے ضایع کرنے اور ضرورت پر بخل کرنے کا سوال ہی اور یہ مضمون کہ مال بھی ضایع ہوا اور نتیجہ بھی نہ ملے گو بظاہر ظلم نظر آتا ہی مگر اللہ تعالےٰ اس سے بری اور ناخوش ہے وہ خود اپنا اوپر ظلم کرتے ہین ف مفسرین نے کہا کہ اس آیت مین مخالفین اسلام کی رسوائی اور حمق اور ناکامی کا بیان ہی جو اپنا مال خرچ کرکے مسلمانون سے لڑنے آتے کیہ مت کی کہاتے مگر معنے اسکے عام ہین ہر ایسا خرچ جو فضول یا نمود یا فسق و فجور کے طور پر ہو اسمین داخل ہی ربط بعض مسلمانون مین اور یہود مین دوستی

یا ہمسایگی تھی اسوجہ سے ربط ضبط سلوک محبت کا سلسلہ جاری تھا ارشاد ہوا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ

اے ایمان والو نہ بناؤ دلی دوست اپنے غیر کو نہیں کمی کرتے وہ تمہاری خرابی میں دوست رکھتے ہیں

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا

تکلیف میں پڑنا تمہارا بیشک ظاہر ہو گئی دشمنی مونہوں سے اونکے اور جو چھپاتے ہیں سینے ان کے وہ بڑی ہے بیشک بیان کئے ہم نے

لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ

تمہارے لئے نشانیاں اگر ہو تم عاقل

اے ایمان والو اغیار سے یعنے منافقین و کفار کو ہمراز دلی دوست محرم اسرار نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے اور ولیسے چاہتے ہیں کہ تمہیں رنج پہونچے دشمنی اونکی تقریر سے بیان یا چہرون سے ظاہر ہے اور دلون میں جو غصہ بھرا ہوا ہے وہ تو بہت سخت ہے ہمنے تمہیں نشانیاں بتادیں اگر تم سمجھدار ہو تو سمجھو ہوشیار ہو جاؤ۔ ف آیت کفار۔ منافقین۔ اور روافض و خوارج سبکی دوستی او محبت سے روکتی ہے اسلیے بتایا جاتا ہے کہ دینی مخالفت موجب عداوت ضرور ہوتی ہے اور کچھ نکچھ اوسکے آثار بھی نمایان ہو جاتی ہیں۔ بالتخصیص وہ مخالفین جو لقب کو مذہب نفاق کو ہنر سمجھا و تقیہ کو عبادت جانتے ہون اونسے دوستی کی امید محض حمق ہے۔ اسلیے کہ چار وصف بیان فرمائے۔ ا یہ کہ وہ تمہارے خراب کرنیں قصور نکرینگے معلوم ہوا کہ تمام ہمت اونکی ہماری ایذا رسانی مین صرف ہوتی ہے ۲ تمہارا رنج رسانی دوست رکھتے ہین یعنی اونہین اسمین مزا ہے نفع ہو یا نہ مگر بغض اللہ کو کیا کرین ۳ آپ کے بیان یا آثار سے دشمنی پائی جاتی ہے یعنے ایسے غصے مین بھرے ہین کہ چھپا نہیں سکتے چہرے پر اون کے آثار نمایان ہین اور یہ امر روافض مین ہر شخص مشاہدہ کرسکتا ہے ۴ اون کے دلونمین اس سے بھی زیادہ دشمنی بھری ہے اس سے معلوم ہوا کہ جہانتک اونکی قول و فعل سے ہم اندازہ کرین وہ غلط ہوگا۔ اونکی مخالفت اعلی درجے کی ہے۔ ہر وصف کمال عناد و غایت عداوت پر دلالت کرتا ہے لہذا بطور نصیحت فرمایا کہ ہمنے تمہیں حقیقت سے مطلع کردیا اگر عاقل ہوگے ادھر منہ بھی نہ کروگے اسی لیے فرمایا

هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّھٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ

ہین تم انہیں دوست رکھوگے اور نہیں دوست رکھتے وہ تمہیں اور تم ایمان لاتے ہو پوری کتاب پر اور جب ملیں کہیں ایمان لائے ہم

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اور جب علیحدہ ہون کاٹیں تم پر انگلیاں غصہ سے کہدے مرجاؤ تم غصہ میں اپنے بیشک اللہ جانتا ہے وہ شئے جو سینے میں ہے

کمال تعجب سے فرمایا ہین تم اے مسلمانو ان دلی دشمنون کو دوست رکھوگے اور وہ تمہیں نہ دوست رکھین

حالانکہ پوری کتاب پر تم ایمان لائے ہوئے ہو تمہین احکام آلہی سب معلوم ہین یا تم اون کی کتاب پر بھی ایمان لائے ہو چاہیے تھا کہ وہ تمہاری مخالف نہوتے تاہم ایسے دشمنی اپس و نسر کیا امید ہو سکتی ہے اور اونکی یہ حالت ہی کہ جب تم سے ملتی ہین کہتے ہین ہم مومن ہین اور جب تم سے علیحدہ ہوتے ہین کمال غیظ و غضب سے اونگلیان کاٹنے لگتے ہین اب ای رسول کریم کہدیجیے کہ اے منافقو اپنے غصے مین مروا پنی آگ مین جل کر کیاب ہو اللہ تو دلون کی بات جانتا ہی تمہارے نفاق اور شرارت سے مطلع ہو لیجیے سچے غلامون کو تمہارے داؤ نہین نہ آنے دیگا مظہری اگر کسے ایسے کافر سے جو تمہاری بدخواہی نکرے اور دینی طور پر تم سے بغض نرکھتا ہو کسی قرابت یا معاملے یا تعلق سے دوستی ہو جای تو مضایقہ نہین اسلیے کہ حکم انہین اوصاف کے ساتھ مقید ہو ف ممکن ہی کہ یہ اوصاف شرط قرار دیے جائین اور ترک دوستی کفار انہین اوصاف پر موقوف کیجاسے اور ممکن ہی کہ مطلقاً مخالفین سے دوستی ممنوع ہو اور یہ اوصاف اون کے بیان واقعی سمجھے جائین یعنی منافق اور کافر تو ایسے ہی ہوا کرتے ہین پھر تم کیونکر اونسے دوستی کر سکتی ہو لیکن دوستی سے محبت خالص اعتماد کامل دلی تعلق مراد ہونا اولیٰ ہی بیشک کسی مخالف سے گو وہ کافر ہو یا اہل ضلالت اس درجہ کی دوستی کبھی جائز نہین البتہ بطور معاملات و اخلاق اسلامی مراسم و روابط وغیرہ مین کوئی مضائقہ نہین فیہ آیت لقیہ روافض کے سخت مذمت کر رہی ہی جسکو کفار و منافقین کا شعار گردانا گیا پھر فرمایا

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا
اگر چھو جاوے تمہین نیکی بری لگے اونہین اور اگر پہنچے تمہین برائی خوش ہوا وس سے اور اگر تم صبر کرو

وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ
اور تقوی کرو تو نہ ضرر دیگا تمہین مکر اونکا کچھ بیشک اللہ جو کام کرتے ہین گھیرے ہوے ہے

یعنی اگر تمہین کوئی فائدہ اور بھلائی حاصل ہو تو وہ جل جاتے ہین اور وہ فتوحات اور غلبہ یا رجوع خلق و قوت اسلام اونہین گران گزرتے ہین اور اگر کوئی شکست یا نقصان یا بلا تم پر پڑے تو خوش ہو جاتے ہین۔ ای مسلمانو اگر تم صبر کروگے اور اے احکام آلہی و تحمل مصائب و مقابلۂ دشمن مین اور اللہ سے ڈرتے رہوگے تو تمہارے دشمنون کا مکر اور حسد تمہین کچھ بھی ضرر نہ دیگا اللہ تعالی تمہارا محافظ و معین ہی اللہ تعالی اون کے افعال کو بھی گھیرے ہوے ہو چاہے اوسکا اثر تم پر آنے سے یا نہ ف معلوم ہوا کہ حاسد حقیقی پر کامیاب نہین ہوتا ربط مخالفین کے تردید اور حیلہ سازیون کی بعد وہ واقعات یاد دلائی جہان اللہ تعالی نے اونکے قوتون اور جماعتون کو باوجود سامان و غلبہ ظاہر ناکام رکھا

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ
اور جب صبح کو چلے آپ گھر سے اپنے بٹھاتے تھے مؤمنین کو مورچوں پر لڑائی کے اور اللہ سنتا جانتا ہے

ف یہ آیت احد کی لڑائی مین نازل ہوئی جسکا بیان یون ہے واقدی در روضۃ الاحباب
جب کفار بدر مین مسلمانون کے سامنے سے بھاگ گئے مین گئے اور مال وزر بغرض انتقام وقتال جمع
کیے اور تین ہزار مرد جنگی لیکر مدینے پر چڑھائی کی۔ جب حضور کو یہ خبر ملی اصحاب کو جمع کرکے مشورہ
کیا بعض کی رائے تھی کہ دشمن کا لشکر بہت ہے آپ مدینے سے باہر نہ جائیں قلعہ بند ہوکر لڑیں دو ایک
نوجوان شوق شہادت مین بجود عرض کرنے لگے حضور ہمین اس خداداد دولت اور سعادت
شہادت سے محروم نفرمائین خدا خدا کرکے یہ دن نصیب ہوا ہے حضرت امیر حمزہ سید الشہدا نے کہا
قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ پر قرآن اوتارا جبتک شہر سے نکلکر دشمنون کو تلوار سے
نہ چکہا لون نہ کچھ کہاؤنگا نہ پیونگا چنانچہ آپ دوسرے روز بحالت صوم شہید ہوئے۔ الحاصل باصرار بعض
مہاجرین وانصار آپنے ہتیار لگائے اور صبح کو میدان احد مین پہونچ گئے اس رات کو حضور نے فرمایا
ہماری پاسبانی کون کریگا ذکوان بولے مین یارسول اللہ آپنے نام پوچھا اور فرمایا بیٹھو پھر ارشاد ہوا
کون محافظت کریگا۔ ذکوان اوٹھے اور عرض کی مین یا حبیب اللہ آپ نے فرمایا تو کون ہے عرض کی
ابوسبع۔ فرمایا بیٹھ اور کہا کون میری نگہبانی کریگا ذکوان جان ودل سے قربان بولے مین یا نبی اللہ
فرمایا تو کون ہے عرض کی ابن قیس فرمایا تیرے وہ دو ساتھی (جو پہلے بولے تھے) کہان ہین
عرض کی یہی جان نثار ہر بار بولتا تھا کہ شاید کسی نام سے منظوری ہوجائے ارشاد کیا
حفاظت کر اللہ تیرا نگہبان ہے پھر ذکوان ہتیار لگائے ہوئے رات بھر نگہبانی کرتے رہے

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝
جب قصد کیا دو گروہون نے تم مین سے یہ کہ نامردی کریں جدا اللہ حامی انکا تھا اور اللہ ہی پر بس چاہیئے کہ بھروسا کریں ایمان والے

واقدی جب لشکر اسلام لڑائی کے مقابلے پر پونہچا عبد اللہ بن ابی منافق بھی ہمراہ تھا تین سو
اپنے ساتھیون کے ساتھ مدینے کی طرف واپس چلا اور مومنین نے روکا تو بولا یہ کسے یقین ہے کہ
لڑائی ہوگی خیر ہم مدینے مین تمہارے مددگار رہینگے تو انکی غرض تھی اور واپسی دیکھکر بنو حارثہ
اور بنو سلمہ کے لوگون کو بھی گھبراہٹ ہوئی اور چاہا کہ پھر جائین مگر اللہ تعالی اونکا مددگار تھا
اس قصد سے باز رکھا اور منافق پھر گئے اور مومن مخلص ثابت رہے۔ فرمایا کہ ہم نے
اونہین بچالیا اور جو ایمان والے ہین اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین پھر تسکین کے لیے فرمایا

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور بیشک مدد کی تمہارے اللہ نے بدر مین حالانکہ تم کمزور تھے پس ڈرو اللہ سے تاکہ تم شکرگزار ہو جاؤ

یعنی بدر کی لڑائی مین جب تم بالکل بے سامان اور عدد قلیل و کمزور تھے اللہ تعالی نے تمہین ایسی فتح نمایان عطا کی تو وہ دوسری وقت مدد نکریگا پس اے مسلمانو اللہ سے ڈرو یعنی اوسکی رحمت سے نا امید نہوکر یا اسباب ظاہر پہ بھروسا یا اضطراب و فرار کرکے متقیون کے گروہ سے خارج ہو اور جب تم تقوی کروگے تو گویا تم شکرگزار ہو جاؤگے اسلیے کہ اللہ کے شکرگزاری یہی ہی کہ اعلی درجہ کا تقوی کرو یا تمہین تقوی کے بدولت نعمتین ملینگی اونکی قدردانی سے شکرگزار ہو جاؤگے ف اسمین اشارہ ہی کہ متقی انعام پاتا ہی

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ؕ

جسوقت آپ کہتے تھے مومنین سے کیا تمہین کافی ہی تمکو یہ کہ مدد کرے تمہارا رب تمہارا تین ہزار فرشتون سے جو اوتارے گئے

جب آپ مومنین سے کہہ رہی تھی کہ اے مسلمانو کیا اسقدر مدد ظاہری تمکو کافی نہین کہ تین ہزار فرشتے آسمان سے اوترین یعنے آپکی مدد بدر مین اوسوقت ہوئی تھی جب آپ مسلمانون سے ایسا کہہ رہے تھے

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ

ہان اگر تم صبر کرو اور ڈرو اور وہ آپڑین اپنی اسی جلدی مین مدد کرے تمہاری رب تمہارا پانچ ہزار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ

فرشتون سے جو تعلیم دیے گئے ہین

اے حبیب ہماری کیون نہین اگر مسلمان اللہ کے سختیون پر صبر کرین اور اوس سے ڈرین اور کفار تمپر اپنے جوش اور غصے مین آپڑین تو اللہ تعالی پانچہزار فرشتون سے تمہاری مدد کردیگا جو تعلیم دیے گئے ہین یا اونپر نشان پڑے ہین

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

اور نہین بنایا اوسے اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمہارے اور تاکہ مطمئن ہون دل تمہارے اوس سے اور نہین ہی فتح مگر پاس سے اللہ کے غالب حکمت والے

فرشتون کے آنیکو ہمنے خوشخبری اور موجب تسکین قلوب مومنین بنایا اور غلبہ اور فتح تو اللہ ہی کے فضل سے ہوتا ہی ف معلوم ہوا کہ اسباب و آلات دنیاوی کو اصل فعل مین دخل نہین اور کوئی شے حقیقت مین اثر ڈالنے والی نہین مثلاً یہ نہین ہی کہ سنکھیا موت پیدا کردے یا آفتاب دن خلق کردے یا رات آفتاب ڈوبنے بغیر نہو سکے یا آگ ضرور ہی جلادے بلکہ یہ سب انتظامی سلسلے ہین بعض کے فائدے بعض آدمی سمجھ سکتے ہین اور بعض مصلحتین کوئی نہین جان سکتا۔ معجزات اور یہ سامان کبھی اسلیے ہوتے ہین کہ انبیا اور مومنین کی عظمت اور مقبولیت تمہارے دلون مین جمی کبھی اسلیے کہ کفار کی توہین یا غضب الہی کی عظمت پیدا ہو اور اللہ تعالی تو کسی کام مین وسائل اور اسباب کے اظہار مین بھی محتاج نہین جو چاہی فوراً خود بخود ہو جائے

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا۟ خَآئِبِينَ ۝
تاکہ کاٹ دے ایک ٹکڑا اونکا جو کافر ہوئے یا ونکو ذلیل کر دے اونہیں پس پھریں نامراد

یہ متعلق ہی نصرکم سے یعنے تمہاری مدد بدر مین اسلیے کی کہ خواہ ایک گروہ کفار کا قتل کر ڈالا جاوی یا وہ ذلیل وخوار ہو جائین اور نامراد ہو کر بہاگ جائین در منثور جنگ احد مین آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور بعض شہدا خصوصاً حضرت حمزہ کی لاشین پامال و مثلہ کردہ ملاحظہ فرمائین تو آپ نے بد دعا کی اور کہا وہ قوم کیونکر فلاح پائیگی جسنے اپنے پیغمبر کے ساتہ ایسا کیا ہو حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ ۝
نہین ہو واسطے آپکے امر سے کچہ خواہ توبہ دے اللہ اونہیں یا عذاب کرے اونپر پس بیشک وہ ظالم ہین

آپکو کچہ دخل نہین چاہے اللہ قریش کو توفیق توبہ عطا کرے اور آپکی قرابت اور ہموطنی یا خدمت کسیکا فائدہ اونہین آنکہ سے دکہلا دے جسطرح ابوسفیان وعکرمہ بن ابی جہل وغیرہ حاضرین احد کو یہی ہوا کہ آخر کار اسلام لائے اور جسقدر کد جد کفر مین کی تہی اوس سے کئی حصے زیادہ حضور کے جان نثاری اور اسلام کی مددگاری مین دکہا دیئے۔ یا اونپر عذاب کرے جیسے عتبہ وغیرہ جو ہلاک ہوے اور اگر اللہ تعالیٰ اونہیں ہلاک کرے تو کچہ بعید نہین اسلیے کہ وہ ظالم ضرور ہین ف یہ آیت آپکے کمال قرب ومحبوبیت پر شاہد ہی۔ فرمایا کہ آپ بد دعا کرنے والے کون۔ حالانکہ ہر مظلوم انتقام و دعاے بد کا حق رکہتا ہی کوئی سبب نہ تہا کہ آنحضرت روکے جاتے۔ مگر یہ کہا جاے کہ یہ ممانعت نہ تہی بلکہ تعلیم وتسکین تہی ای ہمارے حبیب آپ کو کیا پڑی ہی کہ اپنی ذات کے لیے اسقدر درد سر فرمائین اور دعای بد کرین جو بے ادبی بظاہر آپسے کی گئے وہ حقیقت مین ہمارے ہی ساتہ ہے اور ہماری ذات بے نیاز ہی نہ کسی کی عبادت وتعظیم کا اثر ہے نہ کسی بغاوت وتوہین سے ضرر اہد آپکا وجود آپکے افعال آپ کی خواہشین ہمارے وجود ہمارے افعال ہمارے ارادون مین فنا ومستغرق ہین آپ ہماری توحید ہماری الوہیت ہمارے احکام کی تعلیم مین مشغول رہین یا اللہ اللہ کرین آپ کی ذات کا ہمکو اختیار ہی جو چاہین کرین آپکے دوستون کا انعام اور دشمنون کا انتقام ہمارے ہی ذمے ہی یہ مرتبہ کمال محبت وفنا وتقرب کا ہی جسے اہل محبت جانتے ہین۔ یا یہ کہ آپ کمال رضا وتسلیم وغایت عبودیت مین قائم رہین وہ ہمارے بندے ہین ہم اون سے جو چاہین کرین آپنے یہ مصائب ہمارے لیے پائی اونسے کیون ناخوش ہین اور اونہون نے یہ شرارت ہماری عداوت سے کی آپ کیون مدعی ہین۔

ف بدعا متعلق بالقنوت مرکب ۲۵ پس نقل نامہ فی اسم الکتاب ۲ پس ہے بے اختیار ہی جنتی ۲

یا آپ ہدایت و پیغام رسانی کے لیے ہین نہ اپنے انتقام ستانی کے لیے - یا ای حبیب ہمارے آپ
بمنزلہ نکرین ہم چاہتے ہین کہ یہ قریش جو آپ کے عزیز و ہموطن کہلاتے ہین انکا خون آپکے
خون تبارک سے ملا ہی دوسرے پیغمبرون کی امتون کی طرح ہلاک نہو جائین اوسوقت شاید
آپکے دل نازک کو رنج صدمہ ہو ہم ان مین سے جسے صالح و لائق جانتے ہین مشرف با اسلام کرکے
آپکی قوت آپکی جمعیت بڑہائینگے تمام عالم کا سردار و بادشاہ بنائینگے تاکہ آپکا ذکر بلند
اور دل مسرور ہو اور جو ہمارے ارادۂ ازلی مین شقی و بدنصیب ہین اونہین ہلاک و تباہ کرکے
شان غضب و انتقام دکہا دینگے - پہر یہ فرمایا کہ یہ ظالم و خاطی ضرور ہین آپکے لحاظ سے
ان کی بد دعا کی ممانعت ہی ورنہ یہ سزا اور عذاب تو ہو چکے ہین - اس آیت مین کلمات
تسکین محبت آپکی خوش کرنیکو فرمائی اور بشارت سنادی کہ آپکی قوم کو توفیق توبہ عنایت ہوگی

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
اور واسطے اللہ کے جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین بخشنے جسے چاہے اور عذاب کرے جسے چاہے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
اور اللہ غفور رحیم ہی

جب سب اوسیکے مخلوق اور مملوک ہین تو عذاب و ثواب مین
تمہارا کوئی حق نہین جو چاہی کرے ف معلوم ہوا کہ کسی کا حق
اللہ پر نہین اور جو چاہے کرے نہ مجال شکایت ہی نہ طاقت عذر - غالبا عفو و رحمت ہوگی
اسلیے کہ یہان خاص وصف رحمت کا ذکر فرمایا ہے گو ہر قسم کا گناہ اللہ بخش سکتا ہی مگر دوسری
آیتون مین تصریح فرمادی کہ اللہ تعالی کافر کو نہ بخشیگا شرک معاف نہوگا لہذا سواے شرک و
کفر کے ہر گناہ مین امیدوار رحمت رہنا اہل سنت کا مذہب قرار پایا ہے یہ کہ حق العباد بہی اس
عموم مین داخل ہین بیشک اللہ تعالی چاہی تو حقدار کو راضی کرا کر بخشوا دی قطع نظر آیت مین
کمال اختیار و ملک مقصود ہی نہ اوسکی متعلقات ربط چونکہ احد کی لڑائی صرف طمع غنیمت نے بگاڑدی
جسکی تفصیل آگے آئیگی لہذا ارشاد ہوا کہ جب مال حلال کی بہی طمع ایسی ضرر رسان ہی تو مال حرام کی طمع کیسی ہوگی

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
اے ایمان والو نہ کہاو سود دونا چوگنا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝
فلاح پاؤ اور بچو اوس آگ سے جو مہیا کی گئی ہی کافرون کے لیے

ای ایمان والو سود دونا
چوگنا نہ کہایا کرو اور اللہ سے
ڈرو تاکہ دنیا مین رزق حلال صحت بدن حصول مقاصد سے اور آخرت مین رحمت و جنت سے

فلاح عنایت فرمائی اور اوس آگ سے بچو جو کفار کے لیے تیار کی گئی ہو۔ زاہدی آیت مطلق ہو یعنی سود کم ہو یا زیادہ سب حرام ہو اور یہ قید کہ دونا چوگنا تو بسبب عادت عرب یا باعتبار انجام مذکور ہو۔ اسیان کی یہ لوگ مثلاً سو روپیہ ایک مدت کے لیے ڈیڑھ سو کے وعدے پر دیتے اور وعدے پر قرض ادا نہوا تو مدت و مقدار سود کی بڑھا دیتے اسیطرح دونا تگنا ہوتا جاتا ہو اور اسیطرح جب سود پر سود بڑھایا جاتا یا ایک مدت تک قرض باقی رہتا تو کئی حصے اصل سے بڑھ جاتا ف آیت کو اضعاف مضاعفہ سے قید کرکے ایک روپیہ یا آٹھ آنے لیکر نوش کرجانا اللہ اور اللہ کے رسول کو منہ چڑھانا ہو احادیث اور اقوال صریحہ سے ثابت ہو کہ یہ قید عادۃً تھی نہ ارادۃً اور کچھ ہو حَرَّمَ اللّٰهُ الرِّبٰو میں کیا جواب ہو سکتا ہو بہرکیف سود خواری ثابت اور گناہ فعل عائد اور مقدار متفاوت ہو۔ بیع و شرا میں بھی سود ہوتا ہو جیسے دس سیر گیہوں بیچے اور بارہ سیر ایک مدت کے بعد یا اوسیوقت لینے کا وعدہ ٹھیرا۔ پھر کلمہ فلاح امید دلاتا ہو کہ جو لوگ خدا سے ڈرکر سود لینے دینے کی ظاہری فائدے چھوڑ دیتے ہیں اور گاہ گاہ بسبب امتحان کچھ تکلیف و نقصان بھی نظر آتا ہو اونہیں دنیا میں رفاہ اور آخرت میں فلاح ہو۔ اور یہ ارشاد کہ اوس آگ سے بچو جو کفار کے لیے تیار کی گئی ہو ڈراتا ہو کہ سود خوار خواہ سود کو حلال یا عذاب کو وہم و خیال سمجھکر ایمان کھو بیٹھے گا تاکہ سزاوار مقام کفار ہو۔ یا اوس سخت عذاب میں گرفتار ہوگا جو کافرون کے لیے مخصوص ہو یا یہ مراد ہو کہ وہ دوزخ جو خاص کفار کے لیے ہو اور شامت زدہ مجرم مسلم بھی تھوڑی دیر کیلیے ضمناً و تبعاً اوسمیں ڈالی جاینگی اوسمیں سود خوار رہینگے صورت اول میں کمال غضب کا اظہار اور صورت آخر میں بیان واقعہ ہو اسلیے کہ اصل میں دوزخ کفار ہی کے لیے ہو مومن کو اوس سے کیا واسطہ

اور دوسرے مقام پر فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنے رسول کی اطاعت کی اللہ کی اطاعت کرچکا اس سے معلوم ہوا کہ اطاعت رسول میں اللہ کی اطاعت داخل ہو اور یہ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۟
اور اطاعت کرو اللہ اور رسول کے تاکہ تم رحم کیے جاؤ

کہیں نہیں فرمایا جسنے اللہ کی اطاعت کی رسول کی اطاعت کرچکا پس معلوم ہوا کہ رسول کی اطاعت کافی ہو اور صرف اللہ کے اطاعت کافی نہیں خواہ اسوجہ سے کہ ایک جزاطاعت اللہ کا (یعنی اطاعت رسول) ترک ہوا خواہ یہ کہ بیواسطہ اطاعت و عبادت مقبول نہیں بہرحال بعض فقہای غیر اسلام اگرچہ موحد اور نیک نیت اور پاکباز بھی ہون مگر بدون اطاعت رسول کچھ فائدہ نہوگا۔ اور یہ ارشاد کہ تمپر رحمت ہوگی تمام وعدون سے افضل و عام تر ہو اسلیے کہ دنیاوی مقاصد ہون یا دینی مراتب رحمت آلہی سبکے لیے کافی ہو

اکلون الربوا لینے کا لعنت — خطاب یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا الربوا — اضعافاً مضاعفۃ — ایمان کھو بیٹھے — جہنم — اہل السنۃ — رحیم — رحیم ہونا — رسول کی اطاعت

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ
اور جلدی کرو طرف بخشش کے اپنی رب کی طرف سے اور جنت کی طرف عرض جسکا آسمان اور زمین ہے تیار کی گئی ہے متقیون کے لئے

در منثور کہا مالک بن انس نے سارعوا سے مراد تکبیر اولی ہے۔ تنوخی جو ہرقل بادشاہ روم کا ایلچی تہا روایت کرتا ہے کہ جب مینے ہرقل کا عریضہ حضور مین پیش کیا اور اوسمین لکہا تہا کہ آپ ہمین ایسے جنت کا امیدوار کرتے ہین جسکا عرض زمین و آسمان ہے پہر دوزخ کہان ہے ارشاد ہوا جب دن آتا ہے رات کہان ہوتی ہے۔ اور کسی یہودی نے حضرت عمر سے یہی سوال کیا اور ایسا ہی جواب پایا تو بولا توریت مین ایسا ہی ہے **ف** احادیث اور مفسرین کے تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ ساتون آسمان اور ساتون زمین ملاکر جنت کا عرض ہوگا اور طول اللہ ہی جانے **ابن کثیر** جنت ساتون آسمانون کے اوپر ہے اور دوزخ اسفل السافلین مین ہے تو اب کوئی عقلے مشکل بہی نرہی **احمدی** دو امر ثابت ہوے ۱ یہ کہ دوزخ اور جنت مخلوق و موجود ہین جیساکہ فرمایا (اعدت) یعنی گزری ہوے زمانے مین تیار کیے گئے یہ نہین کہ وقت پر موجود ہو جائینگے جیساکہ بعض اہل ضلال کا گمان ہے ۲ مومن عاصی بہی دوزخ مین جاسکتا ہے بخلاف مرجیہ کے اور یہ وہم غلط ہے (کہ جب دوزخ مخصوص ہے کفار کے لیے اور جنت مخصوص ہے متقیون کے لیے تو مومن عاصی کو نہ جنت مین جگہ ملنا چاہیے نہ دوزخ مین) اسلیے کہ ۱ ہر مومن ایک درجے مین متقی ضرور ہے پس اوسکا دخول جنت مین ممتنع نہوا اور ہر گناہ ایک درجے مین کفر یعنے ناشکری اور حق پوشی سے خالی نہین پس دخول دوزخ عاصیون کے لیے ممنوع نہوگا ۲ اصل وضع انہین لوگون کے لیے ہے مگر تبعًا دوسرے بہی آجائین تو مضائقہ نہین ۳ بعد فراغ حساب دوامًا دوزخ یا جنت مین رہنا کفار اور متقین کا حق ہے اور عاصی انتہا مین جنت پائیگا

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ
جو خرچ کرتے ہین راحت اور تکلیف مین اور کہا جانے والے ہین غصے کے اور بخشنے والے ہین آدمیون سے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
اور اللہ دوست رکہتا ہے احسان کرنیوالون کو

ایسے متقی جو ہر حال یعنی توانگری اور تہیدستی مین خرچ کیا کرتے ہین اور غصے کی جوش مین تحمل و ضبط سے کام لیتے ہین مغلوب الحال نہین ہوتی اور لوگون کی خطائین معاف کرتے ہین وہ محسن ہین اور اللہ محسنون کو دوست رکہتا ہے **ف** آیت مین تین صفتین مذکور ہوئین ۱ سخاوت ۲ تحمل ۳ عفو۔ بعضون نے کہا کہ یہ متقیون کے وصف ہین یعنے جنت اون متقیون کے لیے ہے جنمین سخاوت و حلم و عفو ہے۔ بعضون نے اسی بنا جملہ قرار دیا ہے۔ بہرکیف ایسے لوگ جنت کے مستحق اللہ کے محبوب ہو جاتے ہین۔ اور نفقہ عام ہے عزیز و اقارب

ع اور یہ وہم کہ رات دن عرض ہین ذات نہین جنکے لیے ظرف مطلوب ہو غلط ہے اسلیے کہ حدیث مین ثابت اور قرآن

یا اہل و عیال یا اپنے نفس کے لیے سعی و ترددو جاب ہین یا مساکین و فقرا ہین مگر یہان مقصود خیرات و صدقات ہین
اسلیے کہ تنگدستی مین فقرا کو دینا بہت مشکل ہی بخلاف اہل و عیال کے ترغیب آپنے فرمایا تصدقوا
فان الصدقۃ فکاککم من النار صدقہ دو بیشک صدقہ تمہاری خلاصی ہی آگ سے اور ایک روایت مین ہی
کہ خیر صدقہ وہ ہی جو توانگری کے ساتھ ہو اور ایک آیت مین فرمایا افضل صدقہ تنگدست کی کمائی ہی اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا
کہ مسکین کو کھانا دینے سے تین آدمی جنت مین جائینگے ۱۔ مالک ۲۔ خادم جسکی معرفت صدقہ دیا جاے
۳۔ اوسکی بی بی جو اوس کھانے کو پکائے - امام مالک سے روایت ہی کہ ایک دن ام المومنین عایشہ
صدیقہ رضہ روزے سے تھین اور ایک روٹی کے سوا کچہ اور نہ تھا کسی سائل نے آواز دی خادمہ سے
فرمایا یہ روٹی سائل کو دو - وہ بولے آپ کے افطار کے لیے صرف یہی روٹی ہی ام المومنین نے فرمایا
دیدو شام کو ایک شخص نے جو کبھی آپکو ہدیہ ندیتا تھا بکری بھیجی آپنے خادمہ سے فرمایا لو اور اسے
کھاو کہ یہ تمہاری روٹی سے اچھی ہی معالم السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ
قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید
من الناس قریب من النار اور غصہ فرو کرنا دو صورت پر ہی ۱۔ یہ کہ غصہ ہی نہ آنے پائے ۲۔
یہ کہ غصہ آئے مگر باوجود قدرت ایسے قول و فعل سے بچے جو حلم و تحمل کے خلاف ہون بخاری مین ہی
ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ مجھے کچہ وصیت فرمائی - ارشاد ہوا لا تغضب غصہ نکر یہ کئی بار
کہا ترغیب ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایسے بات بتائیے کہ جنت ملے فرمایا لا تغضب ولک
الجنۃ غصہ نکر اور تجھے جنت ملے گی اور فرمایا کہ وہ پہلوان نہین ہی جو پچھاڑ دے بلکہ وہ پہلوان ہی
جو غصے کے وقت نفس پر قابو پائے - اور فرمایا بڑی پہلوانی یہ ہی کہ جب خوب غصہ آئے اور منہ سرخ
ہو جائے اور بال کھڑے ہو جائین اپنے غصے کو مغلوب و زیر کر دے ابن کثیر فرمایا جسنے باوجود قدرت
انتقام غصہ تھوک دیا اللہ اوسکا پیٹ امن و ایمان سے بھر دیتا ہی - اور ایک روایت مین ہی
کہ اگر یہ غصہ بوجہ تواضع و فروتنی کے ترک کر دیا تو اللہ تعالی اوسے حلہ کرامت اور تاج شاہانہ
پہنائیگا - لیکن وہ غضب جو حقوق شرعی و مخالفین خدا و رسول کے لیے ہو اسمین داخل نہین ہی
عفو یہ غصے کے دفع کرنیکا مرتبہ کمال ہی اسلیے کہ صبر و درگزر کرنا اور زبان اور ہاتھ روکنا ادنی
درجے کا درگزر ہی اور دل سے معاف کر دینا اعلے درجہ ہی اکثر لوگ کسی وجہ سے بظاہر انتقام نہین
لیتے مگر دل مین کدورت اور غضب باقی رہتا ہی ابن کثیر فرمایا کہ قیامت مین منادی ہوگی
کہان ہین معاف کرنے والے چلین اور اپنے رب سے اپنے انعام لین ترغیب فرمایا

لَا یَعْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَۃٍ اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ عِزًّا بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کوئی بندہ کسی مظلمی کو معاف
نہین کرتا مگر اللہ تعالی اوسکے مقابلہ مین عزت قیامت کے دن عطا کریگا اور عبادہ بن صامت نے
آنحضرت سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کیا مین تمہین وہ بات بتا دون جس سے اللہ تعالی تمہارے
مدارج بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا حلم کر اوس سے جو تجھسے جہل کرے۔ عفو کر جو
تجھپر ظلم کرے۔ عطا کر اوسپر جو تجھے محروم رکھے۔ صلہ رحم کر جو تجھسے قطع کرے اور فرمایا اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا
اِغْفِرُوْا یُغْفَرْ لَکُمْ لطیفہ فرمایا کہ احسان سخاوت و حلم و عفو ہی۔ اور حدیث جبریل مین مروی ہوا
کہ احسان یہ ہی کہ اللہ کی عبادت اسطرح کر گویا تو اوسے دیکھتا ہی اور مطابقت یون ہی کہ ۱ حدیث
مین احسانِ عبادت مذکور ہی اور ۲ آیت مین احسانِ اخلاق ۳ یہ تمام امور احسان ہین ۱ احسان
حضور قلب ہی اور ان سب امور مین ایک قسم کا حضور ہوتا ہی سخی اللہ کو معطی اور مالک حقیقی اور متحمل
اللہ کو منتقم و قوی اور عفو کرنے والا غفور و رحیم اور عابد اللہ کو موجود و حاضر جانتا ہی پس ہر حال مین
ایک نوع کا احسان ہی اور مراتب متفاوت ۲ آیت مین اسباب و وسائل احسان مذکور ہین
اور حدیث مین کمال و غایت احسان کا ذکر ہی ۳ آیت مین اہل اتقا و اہل ظاہر کا احسان مذکور
ہی اور حدیث مین اہل فنا و محبت کا احسان ہی لطیفہ آیت مین چارون وصف مطلق بیان فرمائے
یعنے متقی سخی حلیم۔ عفو کار اسمین ایک عموم نکلتا ہی یعنے بچتے ہین اس سے کہ کوئی ممنوع کام کرین
آپکو مشکوک و متردد امر مین ڈالین یا تحصیل رضای الہی و کثرت ثواب مین سستی ہو یا اللہ کے
احکام مین آپکو مختار جانین یا کسی قول و فعل کی نسبت غیر خدا کی طرف کرین بلکہ اپنا وجود اپنے
ہستی اور اوسکے تمام آثار اور تصرفات کو خیال مین لانے سے بچین اور شرک خفی سے ڈرین
اور مال سے سخاوت کرتے ہین بدنی قوت سے بخل نہین کرتے اور سخاوت نفس یعنے ترک ماسوای
محبوب و بذل دارین و فنای محض و انعدام وجود مین کسی وقت بخل و دریغ نہین کرتے اور جو
غصہ غیرت نفس و تکبر یا کسی کی گستاخی و اشتعال سے پیدا ہوا وسے دفع کر دیتے ہین یا نفس اور
شیطان کے بیہودہ تگاپو پر غضبناک ہو کر حد اعتدال سے نہین بڑھتے اور کبھی اون کی قابو مین
نہین آتی اور لوگون کی خطائین معاف کر دیتے ہین قولی فعلی جو ہون سکو مخلوق الہی و امت
محمدی سمجھکر انتقام کا خیال نہین کرتے لطیفہ ان تمام امور کا خلاصہ یہ ہی کہ ابو الوقت نفس پر
قادر طبیعت پر حاکم ہین۔ ہر حال مین سخاوت کرنا اور غصہ روکنا۔ ہر خطا معاف کرنا ایسی ہی جوانمردون کا کام
اور جب تم نہ ہوتے ایسے ارادے یعنے نفس اپنے حال پر قابو نہ پایا اپنی ہستی پر کیونکر قابو پائیگا قابل تحمل تجلیات

زمین پر چلو پہرو اور بغور دیکھو کہ جنہون نے توحید پروردگار اور اوسکے احکام کی تکذیب کی اونکا انجام کیا ہوا نہ نام باقی ہی نہ اونکا نشان نہ خاتمہ بخیر ہونے کی کوئی دلیل نہ برہان اگر تم بہی تکذیب سے نہ باز آؤ گے عذاب وہلاک سے نجات نہ پاؤ گے۔ عوام کے لیے دلچسپ بیان اور خواص کو نصیحت وعرفان ہی بہکی راہ پر آئین غافلا ہوشیار ہوجائین جہاد دشمن مجاہدہ نفس مین سست

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

اور نہ سست ہو اور نہ غم کہاؤ اور تم ہی بالا رہوگے اگر ہو تم ایمان والے

وبددل نہو اور مصائب سے رنج نکرو اسلیے کہ علوی مدارج وغلبہ تمہارے ہی لئے ہی اور سرگرمی بشاشت امید کامیابی علامات ایمان سے ہے مولانا کار مردان روشنی وگرمی ست ؛ کار دونان حیلہ وبی شرمیست ؛ یہ وعدہ اصحاب احد کے لیے تہا کہ اے بہادرو سست وضعیف نہو جسطرح پیغمبر کے جان نثار اللہ کے شیر برابر جمے رہے اور حملات متواتر اور ہجوم بدخواہ کو خیال مین بہی نہ لائے - اور جو زخم وقتل تم مین واقع ہوئی اون سے مغموم ومضمحل نہو کیونکہ تمہارے مقتول علوی آسمانپر اور تمہارے زندے منصور ومظفر رہینگے ورفشور جب جنگ احد مین فوج اسلامی تتر بتر ہوگئے اور حضور اقدس زخمی ہوکر ایک پہاڑی پر تشریف لے گئے کفار کو آتے ہوے دیکہا تو دعا کی اے اللہ یہی چند آدمی میرے معین ہین انہین ہلاک نکر اتنے مین مسلمانون کے متفرق جماعتین حضور کو دیکہہ دیکہہ جمع ہونے لگین کفار کو مار کر ہٹا دیا حق سبحانہ تعالی نے بغرض تسکین نازل فرمایا کہ تم اعلے وغالب ہو ف ۱ مومنین کو پست ہمتی وحزن سے منع فرمایا ۲ علو وفتح کا امیدوار کیا ۳ تاکیداً فرمایا کہ کامیابی اور غلبہ آثار وعلامات ایمان سے ہے ۴ کفار کو غالب اور مومنین کو محروم سمجہنا شان ایمان سے نہین لطیفہ کامیابی مین دیر یا موانع کے ہجوم مایوسیون کے اسباب سے اکثر طالب بے دل ہوکر مجاہدات سے دست کش ہوجاتا ہی اور یہ مایوسی ایمان وعرفان کی خلاف ہی اسلیے کہ ذاکر کی زبان نام پاک سے اور آنکہہ تصور سے اور کان آواز سے اور تمام جسم مشغولی سے اور دل ذوق وشوق سے کامیاب ومتلذذ رہتا ہی ان دولتونکے ساتہہ مفلسے اور اتنی قرب کے ساتہ دوری ومہجوری کیسے ایمان یعنی امور مذکورہ کا یقین ان تمام سستیونکی گردن شکنی کی لیے کافی ہے

إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

اگر چہو گیا تمکو زخم پس بیشک چہو گیا ہی قوم کو زخم ایسا ہی اور یہ زمانہ ہی کہ پہیرتے ہین ہم اوسے آدمیونمین

وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝

اور تاکہ جان لے اللہ اونہین جو ایمان لائے اور بنالے تم مین سے شہید اور اللہ نہین دوست رکہتا ظالمون کو

۵ یہ پہتر اوسکا میدان مین تہا حضور سکا میدان سے منہ موڑا نہ اپنا تکابر جیوڑا اور بیس یا پچاس قدم بھی نہ ہٹا تحفظ مصلحت کو کس جیسی نہیں ہے

اے ایمان والو اگرچہ تم احد مین مقتول و مجروح ہوئے مگر قوم یعنے دشمن بہی بدر مین ایسی ہی قتل ہو چکے
ہین اور یہ تو زمانہ ہی جسے ہم آدمیو نمین پہیرا کرتے ہین آج ایک غالب کل مغلوب اور یہ انقلاب ایمان
والون کی آزمایش کے لیے ہی اور یہ کہ ہم تم مین سے بعض کو شہادت سے فائز کرین یا قیامت مین
گواہ بنائین یا دنیا مین تمہین اپنا گواہ بنائین جسکی تم تصدیق و تحسین کرو وہ حقیقت مین اچہا
ہوجاے اور تم جسکی توہین و نفرین کرو وہ عند اللہ مردود ہوجاے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا
تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین در منثور بعض صحابیات میدان احد کی طرف حضور کی خبر لینے
نکلین راہ مین ایک اونٹ ملا جسپر دو لاشین تہین ایک انصاریہ نے پوچہا کہ یہ کسکی لاشین ہین
ہمراہی بولا ایک تیرا شوہر دوسرا تیرا برادر۔ وہ خادمہ رسول اللہ کی مقبول بولی حضور کیسے ہین
جواب ملا کہ حضور بخیر ہین فرمایا اب کچہ پروا نہین اللہ اپنے بندون سے بعضون کو شہید بناتا ہے
اوسی مضمون کی یہ آیت نازل ہو گئی ف اسمین کئی امر ہین ۱ زمانہ اللہ کا مخلوق و مملوک
و تابع ہے یہ انقلابات اوسی کے حکم سے ہین وسمین دہر یونکا دہر یچہ نکل آیا ۲ انقلاب سے زیادہ
مقصود امتحان مومنین و ترقی مدارج متقین ہی ۳ شہدا بمعنے گواہ اگر لیا جاے تو یہی آیت اجماع
اور قیاس کے لیے حجت ہی **مختصر واقعہ جنگ احد** واقدی نے کہا کہ جب میدان احد مین
دونون طرف سے صفین آراستہ ہو گئین پہلے ابو عامر یہودی پچاس جوانونکو لیکر بڑہا مسلمانون کو
مار پیٹ کر بہگا دیا پہر حضرت شیر خدا اور حمزہ سید الشہدا اور دوسرے اصحاب جنگ آزما بڑہے
اور کفار کی صفین اولٹ دین تکبیر کے نعرون نے منکرین کے منہ کعبے کی طرف کر دیے اور بہادرون
نے تعاقب کیا حضور نے لڑائی سے پہلے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازون کے ساتہ ایک گہاٹی پر
مقرر کر دیا تہا اور حکم دیا کہ شکست ہو یا فتح تم یہان سے نہ ٹلنا جب فتح ہوئی اور بہادر غنیمتین
لوٹنے لگے تیر اندازون کے منہ مین پانی بہر آیا کہ ہم بہی دشمنون پر تلوارین صاف کرین کہ دلکا جوش
فرو ہون اور اون کے مال لوٹین عبد اللہ نے حکم حضور یاد دلایا اور روکا مگر اس تقریر سے کہ وہ
حکم بحالت جنگ تہا نہ بحالت فتح یہ غازی بہی بہکانے والون کے ساتہ اور بہاگنے والون کے پیچہے
ہوے اور حضور اقدس چند اصحاب کے ساتہ اپنے مقام پر تشریف فرما تہے ناگاہ سوار ان قریش
نے گہاٹی خالی دیکہکر عقب سے حملہ کیا عبد اللہ بن جبیر جو حسب الحکم مورچے پر جمے ہوے تہے تنہا مقابل
ہو کر شہید ہوے اور وہ سوار اس بیفکر لشکر پر جو بہگانا چاہتا تہا جا پڑے اور منتشر کر دیا اور
ایک ٹکڑا حضور اقدس پر جہک پڑا اودہر فوج درہم برہم ہو گئی شیطان نے اوڑا دیا

اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اس ہنگامے سے رہے سہے حواس
جاتی رہی ایک گروہ بالکل میدان سے بھاگ گیا۔ دوسرا گروہ کچھ ہٹکر متفرق طور پر لڑنے لگا۔
کچھ آدمی میدان مین جمے رہے کچھ حضور کو تلاش کر رہے تھے۔ مگر حضور نے اپنے مقام سے قدم نہ
سرکایا کفار متواتر حملے کرتے اور آپ کے جان نثارون کے سامنے سے بھاگ جاتے وہ جان نثار
جو اوس شمع رسالت کے پروانہ تھے چودہ سے تیس تک شمار مین آئے ہین ۱ ابوبکر ۲ عبدالرحمن
۳ علی ۴ سعد بن ابی وقاص ۵ طلحہ ۶ ابو عبیدہ ۷ زبیر ۸ خباب بن منذر ۹ ابو دجانہ
۱۰ عاصم بن ثابت ۱۱ حارث بن صمہ ۱۲ سہل بن حنیف ۱۳ اسید بن حضیر ۱۴ سعد بن معاذ
۱۵ عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ان کے علاوہ تیس اصحاب تک بعض روایتون مین
مذکور ہین اور کچھ عورتین بھی حاضر تھین ان سب نے شیرانہ لڑائی اور حضور پر پوری جان نثاری
فتوحات اسلام کی جلد اول مین ہم نے بالتصریح بیان کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہادر اللہ
کی راہ مین مرنے کو کیسا دوست رکھتے تھے اور حضور کے کیسے سچے جان نثار تھے اور اس شکست پر بھی
ایک ایک نے ایک ایک لشکر کو کس بہادری سے بھگایا اور حضور کے قریب بھی کفار کس ذلت و خواری
سے بھگائے جاتے تھے اور علاوہ انکے دوسرے بہادر کس پامردی سے شہید ہوئے بہرکیف
حضور انور ان مکرر حملون مین زخمی ہوئے اور پہاڑ کی گھاٹی پر تشریف لے گئے قریش نے
چاہا کہ پھر حملہ کرین مگر حضرت عمر اور دوسرے اصحاب نے روک ٹوک سے زور نچلا آخر کار ابوسفیان
نے پکار کر کہا کیا محمد قوم مین ہین ابوبکر ہین عمر ہین نامی نامی اصحاب کو نام لے لے کر پکارا مگر حضور
نے جواب کی اجازت نہ دی سمجھا کہ یہ سب قتل ہوئے تو کہنے لگا اُعْلُ ھُبَلُ ہبل بت بلند ہو
حضور نے فرمایا اب جواب دو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ پھر آواز آئی عُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَکُمْ عزی بت
یا عزت ہمارے لیے ہی تمہاری لیے عزت نہین جواب دیا گیا اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ
اللہ ہمارا حامی ہے اور تمہارا کوئی حامی نہین ابوسفیان نے کہا یہ دن بدر کا عوض ہے
حضرت فاروق نے کہا نہین ہمارے مقتول جنت مین اور تیرے دوزخ مین ہین پھر
ابوسفیان نے کہا سال آئندہ لڑائی ہو آپ نے فرمایا بہتر اسی وعدے پر مشرکین واپس
گئے اور مومنین مدینے مین آئے آئندہ آیتون مین اسی کے متعلق اشارات آتی ہین

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا
اور تاکہ خالص کرے اللہ مومنین جو ایمان لائے اور تباہی کافرونکو کیا سمجھتے ہو تم کہ داخل ہو جاؤ گے جنت مین اور ابھی

وَيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ○

جانتا اللہ نے اونکو جنھون نے جہاد کیا تم مین سے اور (نہین) جانتا صبر کرنے والون کو

یعنی یہ آزمائیش اور وہ فتح اسلیے تہی کہ تم خالص ہو جاؤ اور کسی قسم کا ریب وریا ونفاق و فساد تم مین نرہے اور کفار مٹا دیے جائین یعنی اے مسلمانو کیا تم یہ جانتے ہو کہ جنت جہان تمہارے ابدان کی راحت کے لیے حور وقصور حاضر ہین اور تمہارے دل وجان کے سرور کے واسطے لذت حضور شرف قرب کا وعدہ وہان تم بآسانی چلے جاؤ گے ابہی تو اللہ تعالی نے مجاہدین اور صابرین کا امتحان ہی نہین لیا۔ یہ طلای ایمان ونقرۂ عمل جب تک آتش مصائب وہوای امتحان سے پالودہ وصاف نہو قابل زیور افسر تاج سلاطین وگردن وگوش عروسان نازنین کے نہین ہوسکتا **منظر** اکثر پرجوش اصحاب آرزو کیا کرتے تہے کہ کاش کہ ہمین اصحاب بدر کی طرح شہادت میسر آتی ہماری روح حظیرۂ قدس مین پہونچ جاتی لہذا ارشاد ہوا

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○

اور بیشک تہے تم تمنا کرتے موت کی پہلے سے اس امر کی کہ دیکہو تم اوسکو پس بتحقیق دیکہہ لیا تم نے اوسکو اور تم دیکہتے تہے

یعنی تم موت وشہادت کی آرزومند تہے جب تک اوسے دیکہا نہ تہا احد کے دن تمنے موت کو دیکہہ لیا آنکہون سے پہر قرار واضطرار کیون کرتے ہو **ف** اسی لیے بزرگون نے کہا کہ انسان امتحان ومصائب کی تمنا نکرے اسلیے کہ جو امر توفیق وترحم کے ضمن مین ڈالا جاتا ہے انسان اوسے اوٹہا لیتا ہے اور جو امر امتحاناً پیش ہوتا ہے اوسکا تحمل بشر تو کیا زمین وآسمان کی وسعت سے باہر ہے اللہ کا امتحان ۔ اور ضعیف انسان **لط** چونکہ بندای شیطان یہ امر مشہور ہو گیا تہا کہ حضور شہید ہوے بعض منافق کہتے اگر آپ نبی ہوتے تو قتل نکیے جاتے بعض کمزورون نے کہا آؤ پہلے دین کی طرف پہر جائین اور اس سے پہلے کہ قریش ہمکو بہی آکر قتل کرین ابن ابی منافق کے پاس کوئی قاصد بہیجین جو ہمارے لیے ابوسفیان سے امان حاصل کرے مگر اصحاب جان نثار مہاجر وانصار کہتے تہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوے تو تم بہی اوسی امر پر لڑو جسپر وہ لڑے چنانچہ انس بن نضر نے کہا اے لوگو اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہوے تو محمد کا رب قتل نہین ہوا پس قتال کرو جسپر قتال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ مین تیرے حضور مین عذر کرتا ہون اور معافی مانگتا ہون جو یہ لوگ کہہ رہے ہین پہر تلوار میان سے لی اور اسقدر لڑے کہ شہید ہو گئے انصار مرتے جاتے

جو ادر ... کفار ... منظو

اور وصیت کرتے اے انصار وہ عہد یاد کرو جو تمنے عقبۂ ثانیہ مین کیا تہا اور جان و مال حضور پر فدا کرو حضرت علیؓ کا یہ حال تہا کہ برابر لڑتے اور حضور کو میدان مین ڈھونڈتے جب وہ جمال جہان آرا نظر نہ آیا آنکھون مین اندہیرا ہوگیا فرمانے لگے کہ یہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ حضور میدان سے ہٹ جائین بیشک اللہ تعالی نے ہمارے شامت اعمال سے اوس حبیب پاک کو اپنے آسمان پر اوٹھالیا پہر تلوار کھینچکر ہر طرف دشمنون کو قتل کرنے لگے دفعۃً ایک جانب دو چہرہ نورانی نظر آیا پروانے کی طرح دوڑکر قریب آگئے الغرض اسی حالت مین حق سبحانہ تعالی نے نازل فرمایا

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ

اور نہین محمد مگر پیغمبر بیشک گزر گئے پہلے اوسکے بہت پیغمبر ایا پس کیا آپ مرجائین یا مارے جائین پہر جاؤ تم اپنے ایڑیون پر اور جو پہرے ایڑیون پر اپنی پس نہ بگاڑیگا اللہ کا کچہ اور اب عوض دیگا اللہ شکر کرنیوالونکو

یعنے محمد رسول اللہ اللہ کے پیغمبر ہین آپکے پہلے بہی بہت پیغمبر گزر چکے تو جسطرح وہ دنیا سے چلے گئے انکا جانا بہی ضرور سمجہو اور اگر آپ انتقال فرمائین یا شہید ہون تو کیا تم لوگ دین چھوڑکر پرانی حالت پر پہر جاؤگے اور جو ایسا کریگا اللہ کا کچہ نہ بگاڑیگا کیا اوسکا دین اوسکی عبادت تمہاری بہروسے پر ہے اور جسنے ایسے پیغمبر برحق کی خدمت اور اسلام کی توفیق کا شکریہ ادا کیا تو اللہ تعالی اوسے اچہا عوض عطا فرمائےگا **ف** ۱؎ یہ ارشاد کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہی ہین اسلیے ہوا کہ قاصد ضرورت تمام کرکے واپس جاتا ہے آپ بہی اللہ کے حضور مین جانے والے ہین پہر تعجب اور تردد کیون ہے ۲؎ موت اور قتل دونو کا ذکر اسلیے کیا کہ اکثر پیغمبرون کو موت آئی ہے جیسے ابراہیم وموسی وغیرہما اور بعض قتل بہی کیے گئے جیسے زکریا و یحیی علیہم الصلوات تو آپکی نسبت بہی ان امور کو بعید نہ جانو ۳؎ یہ کہ اللہ تعالی تمہارے اسلام وعبادت کی پروا نہین رکہتا ہے جو ہماری نعمتونکی قدر کرتے ہین اور بہکانے سے نہین بہکتے امتحان مین ثابت رہتے ہین اونہین ہم اچہا عوض دیتے ہین در منثور مصعب بن عمیر نشان محمدی اوٹہائے تہے کفار اونپر جہک پڑے اور داہنا ہاتہ آپکا شہید ہوا آپنے بائین ہاتہ مین نشان لے لیا اور یہی آیت پڑہتے جاتے یہانتک کہ شہید ہوگئے جب حضور اقدس نے

[illegible]

انتقال فرمایا تو حضرت ابوبکر آئے اور حضور کا چہرۂ نورانی کھولا اور روئے اور پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اللہ تعالی آپ کو دو موتیں نہ دیگا پھر باہر آئے اور حضرت عمر تجو دوپہر کہتے تھے کہ حضور کی موت کا جو نام لیگا اوسے قتل کرونگا جسطرح حضرت موسی طور پر گئے تھے حضور بھی تشریف لیگئے ہیں ابوبکر نے کہا بیٹھو اور فرمایا اما بعد جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد انتقال کر گئے اور جو اللہ کی بندگی کرتا تھا تو اللہ حی لاموت ہی اور یہ آیۂ کریمہ پڑھی اصحاب کہتے ہیں گویا ہمنے اوسی وقت سُنی تھی پہلے سے اسے نہ جانتے تھے عمرؓ کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور ہر شخص یہ آیت پڑھنے لگا اور حضور کے وصال کا یقین ہوگیا۔ حضرت عمر فرماتے ہین کہ مین اس آیت کو سنکر زمین پر گر پڑا اور تھم نسکا اور یقین ہوگیا کہ حضور انتقال فرما گئے ف آیت صریح طور پر بتا رہی ہی کہ اسلام مین استقامت و استقلال شرط ہی جب حضور کا حادثہ موجب اضطراب و تغیر قرار نہ پائے تو اور کون ضرورت و مصیبت قابل التفات ہو سکتی ہی حضور سے کسی نے عرض کی کہ مجھے وہ بات بتلائیے کہ بعد آپکے سوال کی ضرورت نہو فرمایا قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ ایمان لا پھر اوس پر دوام و قیام رکھ اور اوسکے فرائض کو ترک نکر اور اوس کے محرمات پر جرأت نکر

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا
اور نہین ہی واسطے کسی جان کے کہ مر جائے مگر حکم سے اللہ کے لکھا ہوا وعدہ اور جو چاہے بدلا دنیا کا

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝
دیتے ہین ہم اوس سے اور جو چاہے بدلا آخرت کا دیتے ہین ہم اوس سے اور عوض دینگے ہم شکر گزارونکو

اور کوئی نفس بے حکم الٰہی مر نہین سکتا اور موت کا وعدہ لکھا ہوا ہی اوسمین ایک آن کی کمی بیشی نہین ہو سکتی جو اپنے کامون سے دنیا کا فائدہ چاہتا ہی اللہ تعالی اوسے دنیا دیتا ہی اور جو آخرت چاہتا ہی اوسے آخرت کا ثواب عطا ہوتا ہی مگر شکر کرنے والون کو اچھا عوض یعنے انعام ملتا ہی اور شکر گزار وہی ہی جسنے آخرت طلب کی اور نعمت بقا و ذوق لقا و لطف رضا کے قدر جانے حدیث مین وارد ہوا کہ جو شخص اللہ و رسول کے لیے ہجرت کرتا ہی وہ ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہوتی ہی اور اگر کسی عورت یا اور غرض کے لیے ہجرت کرے تو اوسکے لیے ہجرت ہوگی مدار کامونکا نیت پر ہی

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ
اور بہت ہین پیغمبرون سے کہ لڑے ساتھ اونکے اللہ والے بہت پس نہ ہمت ہاری بسبب اوس تکلیف کے کہ پہونچی اونہین

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝
راہ خدا مین اور نہ سست ہوئے اور نہ ساجت طلب کی اور اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو

آپسے پہلے پیغمبر گزرے جنکے ساتھ اللہ والے لڑتے مرتے اور زخم یا قتل یا شکست اور دوسرے مصیبتون مین نہ ہمت چھوڑتے نہ سست و آرامجو ہوتے اور اللہ صبر کرنیوالونکو دوست رکھتا ہی

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ

اور نہ تہا قول اونکا مگر یہ کہ کہتے اے رب ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور فضولکاری ہمارے کاموں میں اور ثابت کہہ

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ

قدم ہمارے اور مدد کر ہمارے قوم کفار پر پس دیا اونہین اللہ نے ثواب دنیا کا اور اچہا

ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ ع

ثواب آخرت کا اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان والونکو

اور ان تمام مصیبتون مین بہی وہ یہی کہتے اے پروردگار ہمارے بخشدی گناہ ہمارے فضول کاری سے درگزر فرما ہمین ثابت قدمی عطا کر ہمین کافرون پر غلبہ دے۔ پس اللہ نے اونہین دنیا کا ثواب یعنے فتوحات عطا فرمائے اور ثواب آخرت یعنی جنت و شرف قرب عنایت کیا اور اللہ نیک بندونکو دوست رکھتا ہی **ذنوب** جمع ذنب گناہ **اسراف** فضول اور حد سے بڑہنا۔ ضایع کاری یعنے جو ہمسے غلطی اور خطا ہوی اور جو وقت یا مال یا محنت ہمنے بیجا اور بیہودہ امور مین ضایع کی اون سب سے درگزر فرما **مظہری** جنگ احد مین دو قسم کی خطائین ہوئین ۱ منافق نہایت ضعیف الایمان یہ کہتے تھے کہ ہم ابوسفیان سے پناہ مانگتے ۲ مضطر و کمزور مسلمان گہبرا کر ایسے بہاگے کہ بیہوش نکیا پس اللہ تعالی نے ان جانباز۔ سرفروش۔ ثابت قدم۔ خداپرست۔ رضا طلب گروہ کا ذکر فرماکر اونہین غیرت دلائی اور تعریض کی **ف** بیشک ہمارے حضور کے جانباز اصحاب اور اون کے تابعین ایسے ہی اللہ والی مستقیم مزاج ہوئے ہین۔ آیت سے چند امر معلوم ہوے ۱ پیغمبرون کے ساتھ جہاد و قتال اللہ والونکا کام ہی ۲ سچے مسلمان سست و کاہل۔ راحت طلب نہین ہوتے کسی مصیبت اور سختی کو خیال مین لاتے ہین نہ کوئی تکلیف اور خوف اونہین طلب خدا اور مجاہدہ و جہاد نفس سے روکتا ہی ۳ اللہ تعالی سے ہمیشہ استغفار اور استعانت کیا کرتے ہین۔ اور کفار یا نافرمان اعضا اور خواہشون کے زبردست حملون مین ثابت قدم رہکر فتح و غلبہ مانگا کرتے ہین ۴ آخر کار اللہ تعالی اونہین دنیا مین فتحمند مقبول دشمنان ظاہری یعنی کفار اور دشمنان باطنی یعنے نفس شریر پر غالب کردیتا ہی اور آخرت مین بڑے بڑی نعمتون کا اونہین استحقاق ہی یہ دنیا دین کی کامیابی اونکی دینی عمر قیدونکو کم نہین کرتے وہ احسان والے اور نیک بخت اور اللہ کے محبوب ہین ۵ جسطرح ان آیتون سے سست مسلمانون پر طعن مقصود ہی ویسے ہی جانباز سرگرم اصحاب کی مدح وہی جو ان تمام حملون اور تیر و شمشیر مین جمے رہے

ع ۱۵ ۵ ۶

ملہ الا استغنا ۔ کہ قول ۱۴ ۔ ع تا نہیں ۔ جب ادا ہوا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ
اے ایمان والو اگر مطیع ہو جاؤگے اونکے جو کافر ہوے پھیر دینگے تمکو ایڑیوں پر تمہاری

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَ هُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ۝
پھر لوٹوگے نامراد بلکہ اللہ وہی مولی تمہارا ہی اور وہ اچھا مددگار ہی

یعنے اگر تمنے منافقین و کفار کا کہا مان لیا تو وہ تمہین کافر بنا دینگے اور اس دولت ابدی سے جو تمہین ببرکت اسلام و اتباع قرآن حاصل ہی محروم کر ینگے بلکہ تم اللہ پر بھروسا کرو اسلیے کہ وہ تمہارا حامی و مولی ہی اور وہ تمام مددگارون سے اچھا مدد کرنیوالا ہی **ف** ۔ معلوم ہوا کہ جنسے جنگ احد مین لغزش اور غلطی ہوئی اونکی طرف خطاب ہوتا ہی یا ایہا الذین آمنوا۔ اور اللہ مولٰکم پس یہ لوگ کسیطرح قابل طعن نہین بلکہ جو ایمان والون اور اللہ کی حمایت مین رہنے والو نپر طعن کرے وہ اپنا ٹھکانا تلاش کرے اور یہ فرمایا اگر تم کفار کی اطاعت کر لوگے یعنی ابہی تو مطیع نہین ہوے ہو اگر آیندہ کروگے تو زک پاؤگے پس شکست و فرار اتفاقی تہا نہ امر نفاقی سے آخر مین یہ ارشاد کہ اللہ تمہارا حامی ہی دلالت کرتا ہے کہ اطاعت کفار اور نامردی دونون سے تم اللہ کی حمایت مین محفوظ ہو۔ بہرکیف جو جو غلط اور برے خیالات اہل ضلال نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس واقعے کے متعلق کیے آیات قرآنی اور غفور رحمانی نے اون سبکو بیخ و بن سے اوکھاڑ ڈالا اب جسے دعوی ہو وہ اللہ تعالی سے کرے جسنے باوجود لغزش و خطا ایسے عفو و عطا فرمائے

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
اب ڈالے دیتے ہین دلونمین اونکے جو کافر ہوے رعب بسبب اسکے کہ شریک کیا اللہ کا اوسے کہ نہ اوتاری گئی ساتہ اوسکی سند

وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ ۝
اور ٹھکانا اونکا آگ ہی اور برے ہی جگہہ ظالمون کی

کفار قریش کی دلون مین باوجود غلبہ خوف و ہیبت ڈالی دیتی ہین اور یہ اسلیے ہی کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ ایسے چیزین شریک کرتے ہین جنکی سند اور حجت اونپر نہین اوتاری گئی دنیا مین شرک اونہین ہیبت زدہ ترسناک بنا دیگا اور آخرت مین اونہین دوزخ مین لیجائیگا اور وہ اللہ کے حقوق تلف کرنے والی حد عقل و انصاف و عبودیت سے بڑھ جانیوالی ظالم ہین اور اللہ تعالے ظالمون کو دوست نہین رکہتا **ف** ۔ معلوم ہوا کہ خوف و ترس آثار کفر و شرک سے ہے اور ہمیشہ سچے مسلمانون کے عظمت قائم اور رعب طاری رہیگا جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا او نصرت بالرعب اور مجھے رعب سے غلبہ دیا گیا ہی اور واقعہ اسکا یون ہی کہ جب حضور زخمی ہو کر ایک

پہاڑی پر ٹھیری اور کفار نے عزم کیا کہ حملہ کرین اللہ تعالی نے اونہین روک دیا اور حضرت ﷺ کی للکار اور بعض اصحاب کی آمادگی سے جھجک کر رہگئے پھر قریش کے دلمین آئے کہ ملکی وہین جائین سال آئندہ اگر سمجھہ لینگے حضور نے سعد یا علی رض سے کہا کہ جا کر دیکھو اگر اونٹون پر سوار ہون اور گھوڑے کوتل رہین تو جان لینا کہ مکے جاتے ہین اور گھوڑون پر سوار ہون تو سمجھنا کہ مدینے پر تاخت و تاراج کا قصد ہی اور اگر ایسا خیال کیا تو واللہ ہم اون کے پیچھے سے ٹوٹ پڑینگی اور بعض قریش کی رائی یہی تہی کہ مدینہ لوٹ لین مگر اللہ تعالی نے اونہین خوفناک کر دیا اور سیدہی مکے کی طرف چلے اور ایسے تیز گویا کوئی پیچھے سے بھگا رہا ہی۔ یہ لڑائی شنبہ کو شروع اور اوسی دن ختم ہوئی اور حضور اوسدن بہت خستہ ہو گئے تھے اور مغرب کی نماز کے لیے بعض اصحاب پر تکیہ لگا کر مسجد تشریف لیگئے مگر صبح ہوتی ہی فرمایا اے بلال ہمارا حکم ہمارے جانبازونکو سنا دو کہ دشمنون کے تعاقب کے لیے آمادہ ہو جائین مگر وہ لوگ جو کل کی لڑائی مین حاضر تھے آج بہی ہمراہ نہ جائین اصحاب اگرچہ تہکے ماندے زخمی تھے مگر حکم سنتے ہی لبیک لبیک گویان حاضر ہوے بعضون کے سات سات آٹھہ آٹھہ زخم لگے تھے مگر چلنے کو ویسی ہی تازہ دم اصحاب نے ہتیار لگائے صفین باندہکر کھڑے ہوے آپنے انکی سرفروشی طلب حق مین خود فراموشی دیکہکر فرمایا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ بَنِيْ سَلِمَةَ اے اللہ بنی سلمہ پر رحم کر (ان کے اکثر آدمی زخمون مین لدے تھے) حضرت رافع ایسے زخمی تھے کہ اون کے بہائی اونہین گھسیٹے لیے جاتے تہوڑی دور چلکر رافع سست ہو گی اور عبداللہ نے پیٹھہ پر سوار کر لیا طلحہ نے نو زخمون کے ساتہ تلوار باندہکر رکاب سعادت کا بوسہ دیا۔ شیر خدا نے نشان اوٹہایا اور یہ زخم خوردہ زندہ دل شہید رضا اللہ کا لشکر چلا تین منزل تک قریش کا پیچھا کیا کفار موضع روحا مین باتین کرتے تھے کہ افسوس ہمنی کچھ نکیا نہ کسیکو قید کیا نہ کچھ لوٹا خالی ہاتہ پھرے کہ خبر ملے لشکر اسلام آپہونچا یہ حواس بہاگے حضور نے فرمایا بخدا اے غالب گروہ ہمارے طرف پھرتے تو اللہ تعالے اونہین نیست و نابود کر دیتا جیسے کل کا دن۔ یہ فتحیاب لشکر موضع حمراء الاسد تک اونکا پیچھا کر کے واپس آیا

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ

اور بیشک سچا کیا تمسے اللہ نے وعدہ اپنا جب قتل کرتے تھے تم اونہین اللہ کے حکم سے یہانتک کہ جب نامردی کی تمنے اور جھگڑے تم

فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا

کام مین اور نافرمانبرداری کی تمنے بعد اوسکے کہ دکھا دیا تمکو وہ جو چاہتے تھے تم تم مین بعض وہ ہین کہ چاہتے ہین دنیا

صدق ۱۲ | اذ تحسونہم | لا | ادکیا | بتنازعتم | ر | الحبون | ابتلکم | عبرکم | عفونا | یصیب

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ
اور تم مین سے وہ ہین کہ چاہتے ہین آخرت پہر پہیر دیا تمکو اونسے تاکہ آزمائے تمکو اور بیشک معاف کیا تمسے

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
اور اللہ صاحب فضل کا ہے مومنین پر

ای مسلمانو اللہ تو اپنا وعدہ فتح و مدد کا سچا کرچکا جب حملہ اول مین تم کفار کو بہگاتے اور قتل کرتے تھے اور یہ غلبہ اوسوقت تک برابر رہا کہ تیراندازون نے جہگڑا کیا اور حکم رسول کے با حکم سردار کے (عبداللہ بن جبیر) مخالفت کی اور مورچہ چہوڑکر غنیمت کی طرف پہر پڑے اور کفار موقع خالی دیکہکر پہرے اور تمنے نامردی کی اور بہاگے اور یہ سب خرابیان اور نزاع اور نامردی اور نافرمانی جاری اوسوقت ہوئی جب تمنی اپنے محبوب و مقصود یعنی فتح اسلام و شکست کفار کو آنکہ سے دیکہ لیا - تم مین بعضی وہ بہی ہین جو دنیا کی طرف راغب ہین ورنہ غنیمت کی طرف نظر نکرتے اور اطاعت رسول اور حسن قبول کو غنیمت جانتے اور بعضے وہ ہین جو دین کے خواہان رضای الٰہی کے جویان ہین کہ اس تہلکی مین بہی حضور کا ساتہ نچہوڑا اور اگر متفرق و منتشر بہی ہوگئے تو فورا پہرے اور لڑے مرے حضور پر جان نثار کرتے رہے مثل اون حضرات کے جنکا اوپر ذکر ہوگیا - اور ای امت محمدی ہمنی تمہارے یہ لغزش اور غلطی معاف کردی اور اللہ تعالی ایمان والونپر فضل کرنے والا ہی ف یعنی اسلام کے حقیت اور پیغمبر کے برکت نے تو تمہین غالب کردیا اور وعدۂ فتح تمسے وفا کیا گیا تمنے اونہین بہکادیا قتل کیا پہر تمنے بخلاف حکم رسول و امیر مورچہ چہوڑ دیا مگر اللہ تعالی نے اس خطا کو بہی معاف فرمایا اسلئے کہ تم سچے ایمان والے ہو اور اللہ کا ایمان والون پر بہت بڑا فضل ہے -

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ
جب تم چڑہے جاتے تھے اور نہین پہرتے تھے کسے پر اور رسول بلاتا تہا تمکو تمہارے پیچہے سے پہر پونہچا تمکو

غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝
غم پر غم تاکہ نہ رنجیدہ ہو اوسپر جو گم ہوا تمسے اور نہ اوسپر جو لوپنہچا تمکو اور اللہ خبردار ہے جو تم کرتے ہو

مظہری جب تم کفار کے مقابلے سے ہٹے اور پہاڑ پر بہاگے جاتے تھے اور کسیکو پہرکے نہین دیکہتے تھے اور پیغمبر خدا تمکو پیچہے سے پکارتے تہے کہ پہر و میری طرف اے اللہ کے بندو بیشک مین رسول اللہ ہون جو پہرے اوسکے لیے جنت ہے اس گناہ کے عوض مین تمپر غم پر غم ٹوٹ پڑا یعنے ایک غم شکست کا تہا دوسرا غم یہ ہوا کہ شیطان نے پکار دیا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ

اور یہ دوسرا غم اسلیے ڈالا کہ تمہارا رنج وملال جاتا رہی اسطرح کہ جو فتح اور غنیمت تمہارے ہاتھ سے فوت ہوے اور جو مصیبت یعنی زخم وشکست کہ تمپر طاری ہوئی محبوب مقصود نبی محمود کے متوحش خبر سننے سے ہی بھول جائینگی اس غم کے سامنے دوسرا غم باقی نرہیگا شکست وقتل وجرح کا غم تو اسطرح گیا باقی رہا حضور کا غم وہ بھی آن واحد مین دفع ہوجایگا اسلیے کہ تم آنکھون سے حضور کو دیکھ لوگے اور یہ خوشی ایسی ہوگی کہ تمام حزن وخوف دور ہوجائینگے اور اللہ تمہارے کامون سے خبردار ہے ف چند باتین ثابت ہوئین ۱ مسلمانونکی بیہوشی وخطا کا یاد دلانا ۲ پہر عین غضب وانتقام کی حالت مین ترحم کا مضمون ظاہر کیا کہ تمہارا غم ایک عجیب انداز سے دور کردیا اور بیشک کفار کے آگے سے ہٹ جانا اور اسطرح کامیاب ہوکرنا کام ہونا ایسا غم نہ تہا کہ اصحاب کو ایکمدت تک پریشان نکرتا رہتا مگر حضور کی خبر سے تمام غم بھول گئے اور یہ غم ایکدم مین مبدل بسرور ہوا

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ
پہر اوتارے تمپر بعد غم کے امن نیند ڈہانکتے ایک گروہ کو تم مین سے اور ایک گروہ کو

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ
غم مین ڈالا تہا جانون نے اونکے گمان کرتے تہے ساتہ اللہ کے سوائے سچ کے گمان جاہلیت کا کہتے ہین

هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا
کیا ہے ہمارے لیے کام سے کچہ کہدیجیے بیشک اختیار کل واسطے اللہ کے ہی چہپاتے ہین جانون مین کچہ وہ جو نہین

يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا
ظاہر کرتے واسطے تیرے کہتے ہین اگر ہوتا ہمارے لیے اختیار سے کچہ نہ مارے جاتے ہم یہان

پہر بعد غم کے بہیجا امن اوتارے یعنے نیند جسنے مسلمانون کے ایک گروہ کو گہیر لیا تہا یعنے اونپر نیند غالب ہوگئی صحابہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ ہم پر دفعۃً نیند غالب ہوگئی اور عین قتل وجنگ مین بیخبر ہوگئے جس سے وہ غم جو دلونپر تہے بھول گئے اور ایک نے دوسرے کے قتل وجرح کو ندیکہا اور اپنی شکستہ حالی سے بہی بیخبر ہوگیا قاعدہ ہی کہ سونے سے ماندگی دفع ہوکر وقت کم ہوجاتا ہی اور دوسرا گروہ منافقین کا تہا جنہین اون کے جانون نے مصیبت مین ڈالدیا اور اللہ کی طرف سے غلط گمان کرنے لگے بعضے کہتے تہے کہ ہمارا کیا اختیار ہی (ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجیے کہ سب اختیار اللہ کو ہین۔ یہ منافق منہ سے تو یہ کہتے ہین اور جو ان کے دلون مین ہی ظاہر نہین کرتے۔ وہ کہتے ہین اگر

ہمارا کچھ اختیار رہتا ہماری رائے سنی جاتی تو ہم یعنی ہمارے گروہ کے آدمی یہاں کیوں مقتول ہوتے امن وحفظ میں رہتے نہ میدان جنگ میں آتے نہ مارے جاتے ارشاد ہوا کہ آپ اون نافہموں سے

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِىْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ

کہدیجیے اگر ہوتے تم گھروں میں اپنی البتہ باہر نکلتے وہ لکھدیا گیا جنپر قتل طرف اپنی قتل گاہ کے

وَلِيَبْتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اور بیشک آزماتا اللہ اوسکو جو سینوں میں تمہارے ہے اور بیشک خالص کرلیتا ہے اوسکو جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ جانتا ہے دلونکی بات

اب اے محمد رسول اللہؐ کہدیجیے اگر ہوتے تم گھروں میں اپنے تو بھی وہ لوگ جنکی موت آگئی تھی چار ناچار اپنے قتل گاہ کی طرف آجاتے اور یہ نکلنا اور قتل گاہ کی طرف آنا اسلیے ہوتا کہ اللہ تعالے تمہارے یقین تمہارے اعتقاد کو آزمائے اور مومنین کے دلوں میں نور ایمان اور شوق حضور جسقدر ہے وہ ریب وریا سے خالص کردیا جاے یا منافقین کے قلعی کہل جاے اور اللہ تو دلونکی باتیں جانتا ہے دیگر آزمایش وامتحان عادات الٰہی اور انتظام شاہنشاہی سے ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ

بیشک جنھوں نے منہ پہیرا تم میں سے جسدن ملیں دو جماعتیں نہیں پھسلایا اونہیں مگر شیطان نے بسبب بعض

مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

اوس چیز کے کہ کمائی اور بہر آئینہ معاف کیا اللہ نے اونسے بیشک اللہ غفور ہے بردبار

جو بہاگے اور پہرے تم میں سے بوقت مقابلہ لشکر کفار واسلام کی تو یہ پہسلانا اونکا شیطان کی طرف سے تہا اور شیطان کے فریب کا غلبہ اونپر بعض اعمال کے سبب سے تہا یعنی حکم خدا اور رسول کی مخالفت کی امیر کا کہنا نہ مانا غنیمت کے درپے ہوئے تاہم اللہ تعالی نے اونکے گناہ معاف فرما دیے

ف سے معلوم ہوا کہ بعض مسلمان بہاگے تھے اکثر نہیں ۲ ایک فعل بد دوسرے فعل بد کا سبب وعلت ہوجاتا ہے ۳ یہ خطا بالکل عفو کردیگئی اب جو اونہیں الزام دی وہ خدا سے لڑے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِى

اے ایمان والو نہ ہوجاؤ تم مثل اونکے جو کافر ہوے اور بولے اپنے بھائیوں سے جب چلے

الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ

زمین میں یا ہوں لڑائی والے اگر ہوتے پاس ہمارے تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل کیے جاتے تاکہ بنائے اللہ

ذٰلِكَ حَسْرَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

وسے حسرت دلوں میں اونکے اور اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ اوس امر پر کہ کرتے ہو تم نگہبان ہے

اے ایمان والو تم کافرون کی طرح اپنے دینی بھائی اور دوستون سے سفر یا لڑائی مین یہ نکہو کہ اگر ہم یہان نہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے اور یہ خیال اونکے دل مین اسلیے آتے ہین کہ کفار اور اونکے تابعین کے دلون مین حسرت و افسوس پیدا ہو اور اللہ زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے اور اللہ تمھارے کامون کے حالت سے خبردار ہے۔ ضعیف الایمان یا منافقین جنگ مین کہتے کہ کاشکے ہم میدان مین نہ نکلتے اور نہ لڑتے تا کہ اس قتل سے بچتے ارشاد ہوا کہ تمکو ایسا نچاہیے یہ شعار کا فرونکا ہے اور ایسے لغو خیالون سے کفار کو حسرت و اذیت ہوتی ہے اور موت و حیات اللہ کے اختیار مین ہے ف۔ آیت صاف صاف مشابہت کفار سے منع کرتی ہے جن مسلمانون نے ایسی غلطی ہوئی اونکی فہمایش اور تسکین فرمائی جس سے عفو کی امید پائی گئی

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ
اور اگر مارے گئے تم راہ مین اللہ کے یا مر گئے تم ہر آینہ بخشایش اللہ کی طرف سے اور رحمت بہتر ہے اوس شے سے جو جمع کرتے ہین

اور اے مسلمانو تم اگر اللہ کی راہ مین
وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ
اور اگر مرے تم یا قتل کیے گئے تم ہر آینہ طرف اللہ کے جمع کیے جاؤ گے
شکستہ خاطر کیون ہو مارے جاؤ یا اپنی موت

سے مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور عفو گناہ اور رحمت جو شہدا کے لیے ہے اون تمام چیزون سے خیر ہوگی جو تم بحالت حیات کرتے اور مال و عیال سے جنکی اصلاح مین مصروف رہتے ہو اور اگر گھر مین مرتے یا مارے جاتے تب بھی اللہ ہی کے پاس جمع ہونا پڑتا تو جب یہ موت حیات سے افضل اور ہر حال مین حق سبحانہ تعالی سے سروکار ہے تو حسرت و فرار بیکار ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ
پس رحمت سے اللہ کے نرم ہوا تو واسطے اونکے اور اگر ہوتا تو بدخلق سخت دل ہر آینہ منتشر ہوجاتے

حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ
تیری گرد سے پس معاف کر اونسے اور استغفار کر واسطے اونکے اور مشورہ کر اونسے کامون مین پھر جب ٹھیرا چکا تو

اللہ کی محض رحمت ہے
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ
پس بھروسا کر اللہ پر بیشک اللہ دوست رکھتا ہے بھروسا کرنیوالونکو
کہ آپ مومنین پر شفیق رحیم۔ نرم دل ہین اور کہین آپ تند خو

سخت دل بدمزاج ہوتے تو یہ سب بھاگ جاتے آپ کے پاس مجتمع نہوتے اطاعت و ارادت نہو سکتے پس آپ اونکی بھول چوک معاف کرین اور اونکے گناہون کی نسبت استغفار کرین اور مخصوص واقعۂ احد کی غلطی خود بھی عفو کرین اور اللہ تعالی سے بھی عفو کی درخواست کرین اور جو کام کرنا ہو اوسمین اونسے مشورہ لے لیا کرین تا کہ وہ دل شکستہ نہون اور آپ کو اپنی رائے پر غرہ نہو پھر جب بعد غور و شورہ

اور باعث ہین ایسے ہی مراتب تعارف وتعشق وطلب ومحبت اور فیضان نور قدیم اور برکات حضرت الوہیت مین آپ اصل اور متوسط ہین ورنہ ذرہ خاک اور کنگرۂ عرش پاک یہ خاک کثیف اور وہ نور لطیف مگر فیضان رحمت اور جذبات محبوب کے دستگیری کارساز ہی ہر ذرہ ریگ ہوای کشش اور علو سے شوق مین گرم پرواز ہی اسلیے فرمایا کہ اگر آپ ان بیچارون پر مہربان۔ رحیم۔ رؤف دستگیر نہوتے تو وہ کم مایہ مایوس ومحروم آستانۂ حضور اور پروانہ طلب دور ومہجور رہتے شمع اپنے نور سے رہبری نکرتے تو غریب پروانے اوس نور بار انجمن تک کیونکر جا سکتے اور آفتاب اپنی جذبات کی کشش نہ کرتا تو ذرۂ خاکی نژاد کی رسائی قصر دولت اور خلوتخانۂ عزت کے روزن تک ممکن نہ تھی پس لِنْتَ لَهُمْ سے مراد یہ ہی کہ آپ نے طریق وصول اور صعوبت عشق اور سعی طلب کو اونپر آسان کر دیا اپنے ترحم اور نرم دلی سے حجابات اوٹھائی کرشمۂ لطف اور انوار جمال سے اونکی ہستی کے آثار مٹائے اونہین خانمان ویرانہ اجنبی خویش وبیگانہ اپنے دہن مین مست و دیوانہ بنا رکھا ہی اور ایسا نہوتا بلکہ آپ اون سوختہ جانون کے ساتھ اونکا سا معاملہ کرتے جب ذرا آداب حضور مین قصور ہوتا یا مراتب طلب مین سستی کرتے یا مطالعۂ جمال ومشاہدۂ انوار کی قدرشناسی نہو سکتی اپنی نابود ہستی اور کم مایہ غرض کی طرف توجہ ہوتے معًا اخذ وگرفت کی جاتے صلاحیت وقابلیت کے بعد عطا ونعمت کا معاملہ ہوتا تو وہ بیچارے تاب وتحمل کہان سے لاتے ناچار ہوکر تتر بتر ہو جاتے آپکی عام رحمت اور خاص شفقت نی ایک وسیع دام کیطرح جو ہر ضعیف وقوی خوبصورت اور بدصورت چڑیا کو کھینچ لاتا ہی ایکدم سے اون کے خرمن خودی کو وقف برق اور خاک تسا ہل وپست ہمتی کو برباد کر دیا اور یہ تمام ہماری ہی رحمت کا جلوہ ہمارے جذبات قدیم کا کرشمہ ہی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ آپ تو رحمت مجسم بنا کر بھیجے گئے آپ کو پیغام رسانی اور دوردور سر انتظام سے کیا غرض تھی محبوب کو خلوتسرا سے حضور شایان اور نظارہ بازی نور زیبا تھی کہ یہ ہجوم اغیار۔ اور وفور مصائب مگر آپ بصورت رحمت ائین آئے ہین کہ یہ قطرات خشک لب وذرات تیرہ اندرون دریای توحید مین مواج اور آفتاب نور مین چرخ زن ہون جب آپکی رحمت وشفقت اسدرجہ کی ہی تو ضرور ہی کہ ہمارے عاجز شکستہ حال طالبون کے قصور اور خود رفتگیو نپر نظر فرمائین معاف کرین اور ہمارے جناب بے نیاز اور سرکار لاابالی مین بھی اونکی خطاؤن کی معافی کے سفارش اور اونکے حوصلے سے بڑھے ہوئے سوال ودریافت سے زیادہ درخواستون کی آمرزش کے خواہان رہین گو یہ ہدایت ہماری ہی طرف سے ہی مگر بتوسط محبوب وسفارش مقبول اون بیچارون کے سب کام بنجائینگے شیطان خبیث نفس شریر بلکہ حجابات

ہستی موانع وجود و خودی سب کے سب مغلوب و فنا ہو کر بقاء وجود کا تماشا دکھائیگی اور آپ اونہین اپنا ہمراز بہی بنالین آداب حضور و امور اہم امتحان مین اون سے شورہ فرمائین کو آپ کی ذات بتعلیم خاص وفیضان قدیم مستغنے و بی نیاز ہی مگر انکی دلداری اور عزت افزائی اور تعلیم تو نہین ہو نگے اسیلیے حضرات صوفیہ نے فرمایا کہ فیضان روحی اور قرب خاص حضرت آدم سے حضرت اسد اللہ علی مرتضی کی روح شریف کے توسط سے ہوتا آیا اور آپ کے بعد آپ کے صاحبزادون مین یہ مضمون جاری رہا اور درجہ بدرجہ حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کو یہ منصب عالی عطا ہوا اور یہ توسط آپ کا قیامت تک رہیگا اور جب آپ کسی دور افتادہ مہجور کو حضور مین لانا چاہین کسی کی بنای ہستی اور قصر وجود مٹا کر میدان لاہوت کی طرف رہنمائی فرمائین تو ہمارے فضل و رحمت پر بہروسا کرین ع داد حق را قابلیت شرط نیست ؎ ہم اسیقدر کہ وہ ہمپر بہروسا کرلین کافی سمجھینگے اور محبوب کرکے اوروں کو محبوب بنائینگے شعر دل وجان فدای رسول خدا ؎ رسول خدا پر دل وجان فدا

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

اگر اللہ مدد کرے تمہاری پس نہین غالب کوئی تمپر اور اگر ذلیل کرے تمکو پس کون ہی وہ کہ مدد کرے تمہارے بعد اسکے

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اور اللہ ہی پر لیس چاہیے کہ بہروسا کرین ایمان والے

اگر اللہ تعالی تمہاری مدد کرے تو کوئی تمپر غالب نہین آسکتا اور اللہ تمہین رسوا اور ذلیل اور مغلوب کرے تو کسکی مجال ہی جو تمہاری مدد کرے اور ایمان والے تو اللہ ہی پر بہروسا کیا کرتے ہین ف یہ آیت دلیل ظاہر ہی کہ بے امر آلہی کچہ نہین ہوتا۔ تدبیر تقدیر کے تابع اور اوسی کے جمال کا پرتو ہی کیا مجال جو سرمو خلاف کرسکے ف یہ آیت اصل تصوف۔ رونق ایمان۔ عزت اسلام۔ کلید کامیابی ہی **معالم** غنیمت بدر سے ایک چادر کم ہوئی تو بعض منافقین نے کہا آنحضرت نے لی اللہ تعالی نے نازل فرمایا

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ

اور نہین (زیبا) کسی نبی کو یہ کہ چوری کرے اور جو چیز لائے گا ساتہ اوسکے کہ چیز لائے دن قیامت کے پہر پورا پائیگی ہر

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

جان اوسے کہ کمایا اور وہ نہ ظلم کئے جاینگے

پیغمبر کی شان سے یہ امر نہین ہے کہ غلول کرے اور جو غلول کرے قیامت کے دن جو مال چرایا تہا اوسکے ساتہ حاضر کیا جایگا ہر شخص کو اوسکے اعمال کا پورا عوض دیا جایگا اور اونپر ظلم نہ کیا جایگا **غلول** اوس چوری کا نام ہی جو مال غنیمت سے تقسیم کرنیکے پہلے چرالیا جاے۔ اور مسلم میں ہی کہ امام جسے تحصیل زکوۃ وغیرہ کا عامل کرے پہر وہ کوئی شے چہپائے تو وہ بہی غلول ہی **منظہرے**

ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ فتح خیبر سے غنیمت مین کچہ مال ملا تہا پہر وادی قری مین مدعم نامی غلام کے ناگہانی تیر لگا اور جان نکل گئی لوگ کہنے لگے اسے جنت مبارک ہو آپ نے فرمایا کیونکر جنت ملیگی بلکہ جو شملہ اسنے بروز خیبر لیا تہا آگ کی طرح اسے جلا رہا ہی آدمیون نے جب یہ سنا کوئی ایک تسمہ لایا کوئی دو (یعنی اشیاء حقیر جو اوٹہائی تہی یہ سنکر حاضر کرنے لگے تو آپنے فرمایا ایک یا دو تسمے ہین آگ کے ترغیب

ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلول کے متعلق بیان کیا کہ بعضے آدمی آئینگے اونکے گردن پر اونٹ بلبلاتا کسی کی گردن پر گہوڑا ہنہناتا کسی پر بکری کسی پر کوئی جان کسی پر چاندی سونا کسی پر کوئی اور شے میدان حشر مین آئین گے اور مجہسے کہینگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریاد رسی کیجیے مین کہونگا میرا کیا اختیار ہی دنیا مین تجہے ہتے خبر دیدی تہی

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ
آیا پس جو درپے ہوا رضا طلبی کا اللہ کے مثل اوسکے ہی کہ پہرا غضب مین اللہ کے اور ٹہکانا اوسکا دوزخ ہی اور برا بازگشت

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝
اونکے (متفاوت یا بہت) درجے ہین پاس اللہ کے اور اللہ دیکہنے والا ہی جو کرتے ہین

کیا ہو سکتا ہی کہ جو شخص اللہ تعالے کی رضا طلب کرے برائیون سے بچے منکرات سے باز رہے وہ اوس کے برابر ہو جائے جو حق سبحانہ تعالی کی ناخوشی کی کام کرتا ہو نفاق۔ کفر۔ معاصی مین مبتلا رہے (ہرگز ایسا نہین ہو سکتا) اونکے لیے جہنم ہے اور ان کے لیے مراتب اور مدارج اللہ کے پاس ہین اپنے اپنے اعمال اور خلوص نیت کے موافق قرب و حضور حور و قصور انہین عطا ہوگا اور اللہ اپنے بندون کے کام دیکہتا رہتا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا
اور بیشک احسان کیا اللہ نے ایمان والون پر جبکہ بہیجا اونہین رسول اونکی جنس سے پڑہتا ہے

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
اونپر آیتین اوسکی اور سکہاتا ہی اونہین کتاب اور حکمت اگرچہ تہے پہلے سے

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
گمراہی ظاہر مین

اللہ کا بہت بڑا احسان ایمان والون پر یہ ہی کہ اونمین ایک عالی قدر پیغمبر بہیجا جو اللہ کی آیتین اونہین سناتا ہے اللہ کی کتاب اور اپنے محکم اقوال اونہین سکہاتا ہی اوسکے طفیل و تعلیم سے وہ نعمت والی ہوئی اگرچہ اوس رسول جلیل کی تشریف آوری سے پیشتر یہ ظاہر ظاہر گمراہی مین تہے

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ
کیا جب پونہچی تمکو کوئی مصیبت کہ بیشک پالیا تہا تمنے دونا اوسکا کہا تمنے کہانسے یہ کہدیجیے وہ

عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝
پاس سے تمہاری جانونکے ہے بیشک اللہ ہر شئے پہ قادر ہے

مظہری میں ہے یہ آیت ہی واقعہ احد مین ہے کہ جب تمہین اسے مومنین کوئی مصیبت جنگ احد مین پونہچی یعنے شکست وقتل وزخم۔ جسکا دونا تمکو بدر کی لڑائی مین ملگیا تہا جیساکہ صحیحین مین روایت ہی کہ احد مین ہمارے ستر آدمی کام آئے اور بدر مین ہمنے اون کے ایکسو چالیس آدمی قتل وقید کیے۔ توتم کہتے یہ بلا کہانسے آئی باوجودیکہ ہم ایمان والے ہین ہمسے فتح کے وعدے ہین اوسپر شکست یہ بلا تباہی آپ اسی حبیب مقبول کہ یہ بلا تمہاری جانون کی طرفسے ہی تمہارے نزاع اور معصیت کا نتیجہ ہی۔ یا یہ کہ تمنے بدر کے قیدی چھوڑ دیے اور اونسے فدیہ لے لیا اوسکے عوض مین یہ تباہی تمپر آئی۔ اور اللہ سب کچہ کرسکتا ہے

وَمَآ اَصَابَكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَلِیَعْلَمَ
اور جو پونہچا تمکو جسدن ملے دو لشکر پس حکم سے اللہ کے اور تاکہ جان لے مومنین کو اور تاکہ جان لے

الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا
اونہین جو منافق ہوے اور کہا گیا واسطے اونکے آؤ لڑو راہ مین اللہ کے یا ہٹادو بولے

لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ
اگر جانتے ہم کوئی لڑائی بیشک ساتہ ہو لیتے تمہارے وہ کفر سے آج قریب ترہین اونسے واسطے ایمان کے

یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یَكْتُمُوْنَ ۚ۝
کہتے ہین مونہون سے اپنے جو نہین ہی دلون مین اونکے اور اللہ داناہی جو وہ چہپاتے ہین

جو زخم وقتل وہزیمت تمپر آئے یہ اللہ کے حکم سی تہا اور یہ اسلیے تہا کہ ہم مومنین کا خلوص و منافقین کا نفاق جانچین۔ جب بوقت عزم احد منافقین یعنے عبداللہ بن ابی اور اوسکے تابعین سی کہا گیا کہ آؤ کفار سے لڑین ورنہ یہ نہو تو اپنی کثرت اور دبدبے سے اونکے حملون کو دفع کرین منافق بولے ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ لڑائی ضرور ہوگی توہم ساتہ چلتے (یہ کہکر پہر آئے) وہ لوگ کفر سے زیادہ نزدیک ہین باعتبار ایمان کے اور منہ سے وہ بات کہتے ہین جو اون کے دل مین نہین اسلیے کہ دلمین تو نفاق تہا اور منہ سے کہا کہ ہم جانتے ہین لڑائی نہو گی لہذا تکلیف عبث نہین کرتے اور اللہ اون کے اسرار مخفی اور خطرات قلبی کو جانتا ہے

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ
جنہون نے کہا اپنے بہائیون سے اور بیٹھ رہے اگر اصحاب ہمارے اطاعت کرتے نہ مارے جاتے کہدیجیے پس ٹال دو

أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
اپنی جانون سے موت اگر ہو تم سچے

جنہون نے اپنے بہائیون سے کہا اور جہاد سے بیٹھ رہے اگر یہ لوگ ہماری بات پر چلتے اور جسطرح ہم رہگئے یہ بہی رہجاتے تو اس لڑائی مین نہ مارے جاتے اے رسول محبوب آپ اون سے کہدیجیے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی موت کو ٹال دینا جو دوسرون کی جان بچائی اوسے اپنی جان بچا لینا بدرجۂ اولی چاہیے یہ کہنے والے منافق تھے۔ اور اون کے بہائیون سے مراد وہ لوگ ہین جو شہید ہوے اور برادری باعتبار نسب یا وطن کے ہی

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ
اور ہرگز نہ سمجھو تم اونہین جو مارے گئے راہ مین اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہین پاس رب کے اپنے رزق پاتے ہین

جو لوگ اللہ کی راہ مین شہید کیے گئے اونہین مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس رزق بہشتی کہاتے ہین در منثور ابن عباس نے کہا حمزہ اور اونکے ساتہی شہداے احد کی شان مین آیت نازل ہوئی کہا ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مومنین احد مین شہید ہوے اللہ تعالی نے اون کی روح سبز چڑیون کے بدنون مین کردی جو جنت کی نہرون اور میوون سے کہاتے پیتے ہین اور رات کو سونے کی قندیلون مین بسیرا لیتے ہین جو عرش سے معلق ہین جب اونہین یہ ناز ونعیم میسر آئے کہنے لگے کاشکے ہمارے بہائیون کو خبر ملتی کہ اللہ تعالی نے ہمسے کیسا معاملہ کیا ارشاد ہوا ہم یہ خبر پونہچاوینگے۔ تو یہ آیت نازل فرمائی اور جابر سے مروی ہے کہ مجہسے حضور انور نے فرمایا کہ ہم تمکو شکستہ خاطر دیکھتے ہین مینے کہا یارسول اللہ میرا باپ شہید ہوا اور بال بچے اور قرض چہوڑا فرمایا کیا مین تمہین وہ بشارت نہ سناؤن کہ جو اللہ نے تمہارے باپ سے کیا مینے عرض کی ہان یارسول اللہ فرمایا اللہ نے کسی سے کلام نہین کیا مگر پردی کے دوسری طرف سے اور تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اونسے بے پردہ باتین کین اور فرمایا اے میرے بندے مانگ ہم سے ہم دین تمہارے باپ نے کہا اے رب مجہو زندہ کر کہ پہر تیری راہ مین دوبارہ قتل ہون ارشاد ہوا یہ تو ہم کر چکے کہ دنیا مین پہر جانا نہین عرض کی کہ دوسرے مسلمانون کو اس لطف وکرم کی خبر پونہچادے۔ کہا ابن جریر نے کہ بعض اصحاب نے کہا کاشکے ہمین معلوم ہوتا کہ ہمارے برادران مقتول کے ساتہ کیا معاملہ ہوا تو یہ آیت اوتری کہا قیس بن مخرمہ نے کہ

شہیدون نے عرض کی ای رب ہمارے کون ہمارا قاصد ہو جو تیرے رسول کریم کو مطلع کرے ارشاد ہوا
ہم تمہارے پیغامبر ہین پہر جبرئیل جلیل کو حکم ہوا کہ یہ آتین لیجاؤ۔ انس سے روایت ہو کہ اور بہی
آیتین اوتری تہین جنمین تہا کہ ہم اللہ سے راضی ہوے اور اللہ ہمسے پہر وہ آیتین منسوخ ہو گئین
معالم کہا گیا کہ بدر کے شہیدون کی شان مین نازل ہوا۔ اور بعضون نے دوسری لڑائی کے
شہیدون کے شان مین اسے روایت کیا۔ بہرکیف آیۂ کریمہ شہدا کی حیات اور اعطای رزق پر
دلالت کرتی ہی اور سیقول مین ارشاد لاتقولوا بیان فرمایا لاتحسبن) یعنے دل مین اونہین
مردہ جانو نہ زبان سے کہو قول و اعتقاد ہمارے جان نثارون کے ساتھ باادب رہے

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ
خوشیان کرتے ہین اوسپر جو دیا اونہین اللہ نے فضل سے اپنے اور بشارت پاتے ہین اونکے جو نہین ملے اونسے پیچھے اونکے ہین

أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۞ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ
یہ کہ نہین خوف ہو اونپر اور نہ وہ غمناک ہونگے خوش ہوتے ہین ساتھ نعمت کے اللہ کے طرفسے اور فضل سے اور یہ کہ اللہ

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۞
نہین ضایع کرتا مزدوری ایمان والونکی

مظہری یعنی شہید حق سبحانہ تعالے کی جوار رحمت اور جنت کی ناز و نعمت مین خوشیان کرتے ہین جو اللہ نے اپنے فضل سے اونہین عطا کیا
اور جو مسلمان اونکے مرتبے کو نہین پہونچے یا ہنوز دنیا مین زندہ ہین اون کے طرفسے بہی بشارتین
ملتی ہین کہ تمہارے برادران اسلامی پر کوئی خوف اور حزن نہو گا حق سبحانہ تعالے اون کے اعمال
یا تمہاری شفاعت سے اونہین بخشدیگا یا ان شہیدون کو خوشخبری سنائی جاتی ہو کہ تمہارے
برادران دینے جو دنیا مین ہین اونکی طرف سے تم مطمئن رہو اگر کوئی حق اور مواخذہ اون کا تمپر
ہو گا تو اللہ تعالی اونہین راضی کر دیگا او روہ درگزر کر دینگے پس تمپر نہ اون کے مطالبے کا خوف
نہ اونکے ماخوذ اور معذب ہونیکا رنج ہی بیغم و خوش عیش رہو۔ اور اونہین اللہ کے نعمتون اللہ کے
فضل کی خوشخبریان ملتی ہین اور یہ کہا جاتا ہو کہ اللہ ایمان والونکا اجر ضایع نہین کرتا تمہین یہ سب
عطا فرمایا اور تمہارے برادران پسماندہ کو بہی بہت کچہ عنایت فرمائیگا بخاری و مسلم أَبْوَابُ
الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ جنت کے دروازے تلوار کے سایے تلے ہین در منثور ایک مرد نے
حضور سے عرض کی کہ اگر مین اللہ کی راہ مین قتل کیا جاؤن تو مجھے کیا ملیگا ارشاد ہوا کہ جنت پہر جب
سائل پہرنے لگا فرمایا اِلَّا الدَّيْن مگر قرض معاف نہو گا اور فرمایا ابہی جبرئیل نے مجھسے یہ کہدیا فرمایا
شہید کو قتل کے زخم سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جیسے تمکو چیونٹی کے کاٹنے سے معلوم ہو امام احمد لکھتے ہین

کہ مین نے دیکھا قاسم بن عثمان کو کعبہ کا طواف کرتے اور یہی دعا کرتے اے اللہ تو نے حاجت مختاجو نکی
پوری کر دے اور میری حاجت پوری ہوئی مین نے سبب پوچھا کہا ہم سات آدمی تھے کفار نے
ہمین گھیر لیا اور گرفتار ہو گئے تو دشمن نے چاہا کہ ہماری گردنین ماردین مین نے آسمان کی طرف
دیکھا کہ سات دروازے کھلے ہین ہر دروازے پر ایک حور ہے پھر ایک آدمی کی گردن ماری گئی مینے
دیکھا کہ حور زمین کی طرف اوتری اوسکے ہاتھ مین رومال تھا اسیطرح چھ آدمیونکا معاملہ گزرا اب
ایک دروازہ اور ایک حور رہگئی اور مین باقی تھا کہ ناگاہ بعضون نے میری سفارش کی اور وہ
کرشمۂ قدرت آنکھون سے چھپ گیا اور وہ حور کہتی تھی کسنے روک رکھا تجھے اے محروم ف ۱
معلوم ہوا کہ شہدا کی شفاعت مقبول ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا اَلشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِيْ سَبْعِيْنَ
مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ شہید ستر آدمی اپنے گھر والونسے بخشوالیگا - اور وارد ہوا کہ بعد شفاعت انبیا علما
و شہدا شفاعت کرینگے ۲ مسائل غسل و کفن و نماز احادیث سے منقول ہین اس آیت سے ظاہر نہین ہوتی

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
جنھون نے حکم مانا واسطے اللہ اور رسول کے بعد اوسکے کہ پونہچا اونکو زخم واسطے اونکے کہ نیکی کی

مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ
اونمین سے اور ڈرے عوض بڑا ہے

یہ آیت متعلق ہی غزوہ حمراء الاسد سے جو متعلق ہی جنگ احد سے جب
حضور واپس آئے اوس و خزرج کے انصار جان نثار نے اپنے
اپنے دروازون پر رات بسر کی کہ ایسا نہو قریش پھر پڑین صبح ہوتے ہی حضور کی حکم سے بلال نے اللہ کے
شیرون کو للکارا انصار جان نثار کو پکارا اور اصحاب زخمون مین لدے ہوے ہمرکاب ہوے اور تین
منزل برابر تعاقب کیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اللہ تعالے نے فرمایا جن خالص مسلمانون نے اللہ
اور رسول کی اطاعت کی اور بوقت طلب باوجود زخم و خستگی کے کمر باندھکر ہمراہ رکاب ہوے
اور جنھون نے اچھے کام کیے اور تقوی کرتے رہے ان سب کو بہت بڑا اجر عطا ہوگا

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ
وہ لوگ کہ کہا اون سے آدمیون نے کہ بیشک آدمی مجتمع ہوے واسطے تمہارے پس ڈرو تم اونسے پس بڑھایا اونکا ایمان

وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
اور بولے کافی ہی ہمین اللہ اور کیا اچھا وکیل ہی

ارباب سیر فرماتے ہین کہ جنگ احد مین ابوسفیان نے
کہا تھا کہ سال آیندہ پھر لڑائی ہوگی مگر گرانی اور بے مایگی سے
وقت پر سامان نکر سکے تو ابو نعیم کو بوعدۂ انعام مدینۂ منورہ بھیجا کہ قریش کی لشکر کشی اور قوت کی
خبر مشہور کرے شاید مسلمان ڈر کر میعادگاہ پر نہ آئین اور وعدہ خلافی کا الزام قریش پر عاید نہو

نعیم نے جب یہ افواہ مشہور کیے ابو بکرؓ اور عمرؓ حضور میں آئے اور کہا یا رسول اللہ لڑائی رہنے جو بدر کا وعدہ کیا ہی اوس سے تخلف نہ کیا جاوے دوسرے مسلمان بھی قوی دل تھے چنانچہ لشکر اسلام اپنے وقت پر بدر صغری میں آیا اور اہل مکہ کو جرأت نہ پڑی یہ میدان بھی مسلمانوں کے ہاتھ رہا حق سبحانہ تعالے نے انکی مدح فرمائی کہ جب ہمارے ایمان والے ڈرائے گئے تو اونکا ایمان بڑھ گیا اور اللہ پر بھروسا کیا کلمہ (ناس) اول سے مراد نعیم اور دوم سے لشکر قریش ہے ابن کثیر جب حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو آخر کلام آپکا حسبنا اللہ نعم الوکیل تھا۔ اور ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور نے کہا جب تم کسی اہم کام میں پھنس جاؤ تو حسبنا الخ پڑھا ہو۔ ام المومنین عایشہ فرماتی ہیں کہ مجھسے اور ام المومنین زینب سے گفتگو ہوئی زینب نے کہا تم سبکا نکاح تمہارے اولیا نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالی نے آسمان پر کیا جیسا کہ قرآن میں ہے عایشہ نے کہا اللہ نے میری برأت میں قرآن نازل فرمایا۔ یہ ام زینب نے تسلیم کر کے فرمایا جب تم صفوان کے اونٹ پر سوار ہوئیں تھیں تو کیا کہا تھا عایشہ نے کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل کہہ لیا تھا زینب نے کہا تمنے ایمان والوں کا قول کہا جسکے جواب میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہمارے فضل اور نعمت میں وہ واپس آئے ف یہ کلمہ ہر مصیبت اور اہم میں پڑھنا موجب برکت و توفیق و حفظ الٰہی ہے

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ

پھر واپس آئے اللہ کی نعمت اور فضل سے نہ چھو گئی اونہیں برائی اور دپی رضاے اللہ کی

یعنے یہ لشکر جو بدر صغری پر گیا تھا واپس اور اللہ کے رضا

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

اور اللہ صاحب فضل بزرگ ہے

بے لڑے بھڑے مظفر و منصور و ثواب جہاد حاصل پایا

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

کچھ نہیں مگر شیطان ڈراتا ہے دوستوں سے اپنے پس نہ ڈرو تم اونسے اور ڈرو مجھسے اگر ہو تم ایمان والے

یہ ڈرانے والی شیطان ہیں کہ اپنے لشکر اور اپنے ذریات سے تمکو ڈراتے ہیں یا اونہیں کو ڈراتے ہیں جو انکے تابع ہیں قوی دل مسلمانوں پر انکا فریب نہیں چل سکتا تو اے مسلمانو اونسے نہ ڈرو اونکی بات نسنو اللہ تعالے سے ڈرتے رہو شان ایمان یہی ہے ف۔ کید شیطانی ضعیف الایمان مسلمانوں پر چلا کرتی ہے شیطان سے ڈرنا یعنے اوسکے فریب سے خدا ہستی ہیں ہے یہ مصائب پیش آئینگے۔ مان لینا شان اہل ایمان سے نہیں ہے ایمان یہی ہے کہ اللہ سے ڈرتا رہے مصائب دنیاوی اور تکلیف جسمانی فریب شیطانی سمجھکر خیال میں نہ لائے اللہ کے غضب اللہ کے عذاب کو یاد کرے

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّھُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ

اور نہ غمگین کریں آپ کو جو جلدی کرتے ہیں کفر میں بیشک وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ چاہتا ہے اللہ کہ نہ ٹھہرائے

لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ
واسطے اونکے کوئی حصہ آخرت مین اور واسطے اونکے عذاب بڑا ہے جنہون خریدا کفر کو ایمان سے

لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○
نہ بگاڑ سکینگے اللہ کا کچہ اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہے

جو لوگ کفر مین بڑہتے جاتے ہین **معالم** قریش یا منافق مراد ہین آپ اون کے افعال اور اقوال سے ملول و محزون نہون ان حبیب پاک وہ ہمارا اور ہمارے اسلام کا کچہ بگاڑ نسکینگے صرف یہ ہے کہ اللہ نہین چاہتا کہ آخرت مین اونہین کچہ فائدہ ہو بلکہ بہت بڑے عذاب مین گرفتار ہون یعنے انکا کفر انکی عداوت انہین کو ہلاک کرے گی اللہ کا کیا نقصان ہے جو اللہ کا رسول مغموم ہو **مظہری** جو لوگ کفر کو ایمان بیچکر خریدنے والے اہل کتاب جو اولا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدیق کرتے تھے اور جب آپ مبعوث ہوے حسد و بغض سے انکار کیا گویا ایمان بیچکر کفر خریدا وہ بہی اللہ کا کچہ نہ بگاڑ سکینگے اور دردناک عذاب مین گرفتار ہونگے

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا
اور نہ سمجہین جو کافر ہوے نہین مہلت دیتے ہم انکو مگر نیکی ہے انکو جانونکے لیے نہین مہلت دیتے ہم انکو مگر اسلیے کہ بڑہ جاوین

إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ○
گناہ مین اور واسطے اونکے عذاب خواری کا ہے

اور کفار کو دنیا مین جو مہلت دی گئی ہے اون کے حق مین بہتر نہین بلکہ مہلت اسلیے ہے کہ وہ خوب گناہ کرین اور معذرت و ترحم کا موقع بہی نرہے **مظہری** آنحضرت سے سوال کیا گیا کون آدمی اچہا ہے فرمایا جسکی عمر طویل اور عمل نیک ہون پہر کہا گیا برا کون ہے فرمایا جسکی عمر طویل اور عمل قبیح ہون

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ
نہین اللہ کہ چہوڑ دے ایمان والونکو اوس حالت پر کہ تم ہو اوسپر یہانتک کہ جدا کردے نجس کو پاک سے

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ
اور نہین اللہ کہ آگاہ کردے تمکو غیب پر لیکن اللہ مقبول کرتا ہے اپنے پیغمبرونسے جسے چاہے

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ○
پس ایمان لاؤ اللہ پر اور پیغمبرون پر اوسکے اور اگر ایمان لاؤ اور ڈرو پس واسطے تمہارے مزدوری بڑی ہے

اللہ تعالی ایمان والون کو اس موجودہ حالت پر نچہوڑدے گا بلکہ خبیث یعنی منافقین کو طیب یعنی مخلصین سے جدا کردیگا کیونکہ مومنین و منافق ملے جلے رہتے اور عجب نظاہر ہوسکے ساتہ برابر معاملہ ہوتا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ امتحان ہونگے اور منافق اور مخالف

جدا جدا کر دیے جائینگے **معالم** قریش نے کہا یا رسول اللہ آپ زعم کرتے ہین کہ آپ کے تابعین
جنت مین جائینگے اور جو آپ سے منکر ہین وہ جہنمی ہین تو آپ یہ بھی بتا دین کہ کون آپ پر ایمان
لائیگا اور کون نہ لائیگا اللہ تعالے نے نازل فرمایا۔ کہ اللہ تعالی تمھین غیب کی بات پر خبردار
نہین کریگا ہان اپنے پیغمبرون سے جسے چاہے بعض اسرار غیب و راز مخفی بتا دیے تمھین چاہیے
کہ اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لائے اور پرہیزگار ہو گئے تو تمھارے لیے
اجر عظیم ہے **معالم** سدی نے کہا کہ آپنے فرمایا جسطرح حضرت آدم کو اون کے ذریات دکھا دیے گئے تھے
مجھپر میری امت پیش کی گئی تو مین نے ہر مومن و منکر کو پہچان لیا۔ منافقین نے جب یہ سُنا
طعن سے کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین کہ مین مومن و منکر کو پہچانتا ہون حالانکہ
ہم اون کے ساتھ ہین اور ہمین نہین پہچانتے جب یہ خبر حضور اقدس کو ملی آپ کھڑے ہوے اور
خطبہ پڑہا اور بعد حمد وثنا فرمایا کہ بعضون نے میرے علم پر طعنہ کیا ہی وہ اب سے قیامت تک جو
ہونے والا ہی مجھسے پوچھین اور جواب لین عبد اللہ بن حذافہ نے کہا میرا باپ کون ہی یا رسول اللہ
فرمایا حذافہ حضرت عمر جوش و جلال دیکھکر عرض کرنے لگے رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ
دِیْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِكَ نَبِيًّا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ہم راضی ہوے کہ
رب ہمارا اللہ ہی اور اسلام ہمارا دین ہی اور قرآن ہمارا پیشوا ہی اور آپ ہمارے پیغمبر ہین پس
معاف کیجیے ہماری گستاخی و ادب ناشناسی اللہ تعالی آپسے معاف فرمای ان کلمات
سے محرم راز خادم جان باز شیخ الصدوق عمر فاروق نے غضب کو فرو کرایا تو ارشاد ہوا
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ هَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ اے لوگو کیا تم سوے ادبی حضرت نبوت سے
باز آؤ گے کیا تم ایذاے رسول اللہ سے باز آؤ گے پھر منبر سے اوترے **ف** ۱ معلوم ہوا کہ مسلمان
کے لیے امتحان سے مفر نہین آسان ہو یا سخت جیسا کہ جابجا تاکید ارشاد ہوتا ہے ۲
علم غیب یعنی وہ امور جو بدون کسی ذریعے کے معلوم کیے جائین یا وہ اسرار جو ہمارے
عقول اور نظر سے چھپا دیے گئے ہین کوئی نہین جانتا ہے البتہ اللہ تعالی اپنے جس پیغمبر کو
چاہے بتا دے پس پیغمبر کے تصریح قرآن سے ہی اور اولیاء اللہ کی نسبت ویسی تعلیم تجارب
مسلمہ اور روایات مقبولہ سے معلوم و منقول ہی ۳ ہر نبی کو امر غیب کی اطلاع ضرور نہین
اسلیے کہ فرمایا (من رسلہ) یعنی پیغمبرون سے (من یشاء) وہ جنہین اللہ چاہی ۴ یہ شبہہ ہوسکتا ہی کہ پیغمبر کو علم غیب ہو لیکن لام
عہدی مانا جائیگا یعنی خاص کوئی بات غیب کے اسلیے کہ جابجا نفی فرمائی ہے کہ غیب کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور احادیث صحیحہ بھی اسکی موید ہین

وبالفرض اگر کل غیب بھی تسلیم کر لیا جاوے تو کوئی حرج نہین اسلیے کہ غیب وہ ہی جو بے ذریعہ اور تعلیم معلوم ہو جب اللہ کی تعلیم ہوگئی تو اوسکے حق مین غیب نہ رہا۔ مسلمانو تکو مسائل غیب اور امور متشابہہ مین بحث اور غور نچاہیے جیسا کہ ارشاد ہوا کہ تم ایمان لاؤ غور و فکر کی ضرورت نہین

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ ۖ بَلْ هُوَ

اور نہ سمجھین جو بخل کرتے ہین اوسمین کہ دیا اونکو اللہ نے فضل سے اپنے کہ وہ بخل اچھا ہو حق مین اونکے بلکہ بخل

شَرٌّ لَهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ

بد ہو حق مین اونکے طوق پہنائے جاینگے اوسکا کہ بخل کیا ساتھ اوسکے دن قیامت کے

جو لوگ اللہ کے دیے مال مین بخل کرتے ہین یہ نسمجھین کہ یہ بخل اون کے حق مین خیر ہی بلکہ شر ہے اور قیامت مین جو مال جمع کیا تھا وہ طوق بنا کر اونکی گردنون مین پہنایا جائیگا ابن ماجہ کہا ابن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ اَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ حَتّٰى يُطَوَّقَ عُنُقَهٗ کوئی زکوۃ نہ دینے والا نہین مگر قیامت مین اوسکا مال گنجا اژدہا بنیگا اور اوسکی گردن مین طوق کیطرح پہنایا جائیگا بعد ازان آپنے یہ آیت پڑھی لایحسبن الخ اور ایک روایت مین ہی کہ مالک مال اس اژدہی سے بھاگیگا اور وہ اژدہا سامنے آئیگا یہ شخص کہیگا تجھ مجھسے کیا واسطہ ہو اژدہا بولیگا مین تیرا خزانہ ہون تو یہ اوسے ہاتھ سے روکیگا اور وہ اژدہا اوسکے گلے پڑیگا مسلم ابوذر سے روایت ہی کہ مین ایک دن حضور مین آیا آپ کعبے کے سائے مین رونق افروز تھے مجھے دیکھکر فرمایا هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وہی لوگ نقصان پانے والے ہین قسم ہے رب کعبہ کی مین بیٹھ گیا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے مان باپ فدا ہون یہ کون لوگ ہین ارشاد ہوا هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وہ بڑے مالدار ہین مگر جو خرچ کرے یون اور یون اور یون سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائین یعنی ہر حال اور ہر وقت دیتا ہی رہے وہ خسارے مین نہین۔ مگر ایسے لوگ کم ہین۔ پھر فرمایا کوئی اونٹ والا اور گائے والا اور بکری والا نہین کہ جسنے زکوۃ اوسکی ندی ہو مگر قیامت مین وہ جانور اپنے اصلی جسم سے جسیم اور موٹا زیادہ ہو کر آئیگا اور اپنے سینگونسے ماریگا اور کھرون سے روندیگا جب ایک روند چلیگا دوسرا آئیگا اسیطرح بخیل اللہ کی حق تلفی کی سزا پاتا رہیگا۔ اور ابوہریرہ سے مروی ہی فرمایا مَا مِنْ صَاحِبِ فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي

مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ کُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ نہین کوئی مالک چاندیکا کہ اوسکا حق ادا نکیا ہو مگر جب قیامت مین اوسکے لیے آگ کی تختیان بنائی جائینگے جس سے اونکے پہلو اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائیگی اور جب یہ تختی ٹھنڈی ہو جائیگی پھر گرم کیجائیگی ایسا ہی ہوا کریگا تمام دن جو ہزار برس کا ہی یہان تک کہ فیصلہ ہوجائیگا بندونکا پھر اپنی راہ دیکھے جنت ہو یا دوزخ - یعنی یہ سزا تو ل جایگی حساب کتاب اور دوسرے اعمال اسکے بعد ہین **معالم** ابن عباس نے کہا آیت علماء یہود کی شان مین ہی جو بیان فضل رسول اللہ و اظہار تصدیق اسلام مین بخل کرتے تھے **بخل** سے مراد زکوٰۃ نہ دینا **خیر** یعنے برکت - اعزاز مقبولیت خلق - کثرت مال - حسن مآل - اور **شر** باعتبار عذاب - یا نفرت خلق - وخواری - وناکسی وہلاک مال وغیرہ جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ سخی کا مال زائد اور بخیل کا مال تباہ ہوجاتا ہی - اور اگر مطلق بخل مراد لیا جاے تب بھی مذموم و مردود ہی **ترغیب** فرمایا اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ اے اللہ مین تجھسے پناہ مانگتا ہون بخیل ہونے سے - اور فرمایا ہوتے ہوے نہ دینا بخل ہی **ترمذی** لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا بَخِیْلٌ جنت مین نجائیگا مکار - احسان جتانیوالا بخیل

وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ع

اور اللہ کے لیے ہی میراث آسمانون اور زمینون کی اور اللہ جو تم کرتے ہو جانتا ہے

آسمان سب اور زمین و اللہ ہی کا ہے پھر بخل سے حاصل اور اللہ تمہارے فعلون سے مطلع ہی نہ سخی کا ثواب ضایع ہوگا نہ بخیل کی جان بچیگی **ابن منذر** ابو بکر صدیق یہود کی ایک مجمع پر گزرے جو فنحاص اور اشیع کے گرد جمع تھے یہ دونو یہود کے علماسے تھے حضرت صدیق نے کہا اے فنحاص اللہ سے ڈر اور مسلمان ہوجا بیشک تو جانتا ہی کہ محمد رسول اللہ ہین فنحاص بولا اے ابو بکر مجھے تمہارے اللہ سے کوئی حاجت نہین اسلیے کہ وہ فقیر ہے تمہارے قرآن مین من ذالذی یقرض اللہ موجود ہی پس ہم غنی ہین اور اللہ فقیر دوسرون کو سود سے منع کیا اور خود دوگنا چوگنا دینے کا وعدہ کیا - حضرت ابو بکر غضبناک ہوگئے اور ایک طمانچہ غضب مارا اور کہا بخدا اگر باہم معاہدہ نہوتا تو اے عدو اللہ تیری گردن مار دیتا فنحاص حضور کی خدمت مین آیا اور کہا کہ آپ دیکھیے آپکے یار نے میرے ساتھ کیا کیا حضور نے فرمایا اے یار غار یہ کیا معاملہ ہی عرض کی حضور اسنے اللہ کی گستاخی کی مجھے اللہ کے لیے غصہ آیا کہتا ہی کہ اللہ فقیر اور ہم غنی ہین فنحاص مکر گیا اللہ نے اسنے صدیق کی تصدیق فرمائی

ع ۹ ۱۸ ۹ ۱۲ مطرس

وقف لازم

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا

بیشک سن لیا اللہ نے کہنا اونکا جنہون نے کہا بیشک اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین لکھ لیتے ہین ہم جو کہا

وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ذٰلِكَ

اور قتل کرنا اونکا پیغمبرون کو ناحق اور کہینگے ہم چکھو عذاب جلن کا یہ

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ

اوس شرارت کا نتیجہ کہ آگے بہیجا تمہارے ہاتھون نے اور بیشک اللہ نہین ظالم بندون پر

یعنے اللہ تعالےٰ نے ان کے گستاخ کلمات سن لئے کہ کہتے ہین اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین ہم انکی یہ بیہودہ گوئی لکھ لینگے یعنے ہمارے فرشتے لکھین گے اور صرف یہی نہین ان کے اگلے گناہ بھی کہ پیغمبرون کو ناحق قتل کیا کرتے تھے اور قیامت مین ہمارے فرشتے اونسے کہینگے کہ اب جلن کا عذاب چکھو اور یہ تمہارے فعلونکی سزا ہے اللہ تعالیٰ تو بندونپر ظلم نہین کرتا ظلام صیغہ مبالغہ بڑا ظلم کرنے والا مگر یہان مراد ظالم ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفتین کامل ہوتی ہین اگر اوس مین صفت ظلم بھی ہوتی تو کامل ہوتی اور یہ وہم کہ اللہ پر جزا و سزا واجب ہے غلط ہے اسلیے کہ یہ کلام تو سمجھانے کے لیے ارشاد ہوا ورنہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرے ظلم نہین ہوسکتا اسلیے وسکی مخلوق و مملوک ہین

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ

جنہون نے کہا کہ اللہ نے عہد لیا ہے ہم سے کہ نہ ایمان لائین ہم کسی پیغمبر پر یہانتک کہ لائے ہمارے پاس قربان کہ کہا جاوے اوسکو آگ

قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

کہدے محمد البتہ لائے تمہارے پاس رسول مجھسے پہلے معجزے اور وہ جو کہتے ہو تم پھر کیون قتل کیا تمنے اونہین اگر سچے تھے تم

مظہری قربان وہ چیز جسکے ذریعے سے تقرب اور ثواب مقصود ہو مال ہو یا کوئی نیک کام پہر اوس ذبیحہ کا نام ہوگیا جو اللہ کے لیے ذبح کیا جائے اور بنی اسرائیل پر ایسے کہ قربانی اور مال غنیمت حلال نہ تھے بلکہ ایک آگ آسمان سے آتی اوسمین دھوان نہوتا اور نرم آواز ہوتے اس ذبیحہ یا مال کو جلا دیتے یہ نشان قبول تھا اور اگر نذر قبول نہوتی تو آگ نہ جلاتی۔ کہا سدی نے کہ بنی اسرائیل کو حکم الٰہی یون تھا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور دعوی کرے کہ مین پیغمبر ہون تو اوس سے یہ معجزہ طلب کرو کہ اوسکی نذر کو آسمانی آگ جلادے مگر حضرت مسیح اور محمد رسول اللہ پر ایمان بدون اس معجزے کے لانا اور قربان اونکے معجزے سے نہین ہو معالم اکابر یہود کہتے کہ ہمسے اللہ تعالیٰ نے وعدہ لے لیا ہے کہ ہم کسی پیغمبر پر ایمان نہ لائین جبتک وسکے قربان کو آگ نہ جلادے۔ تو محمد رسول اللہ اگر سچے پیغمبر ہین یہ معجزہ دکھائین۔ گو حضرت کو حق تھا کہ اس سوال کو رد

کرتے تھے کہ ہماری نسبت یہ عہد تھا [illegible] مگر اللہ تعالیٰ نے [illegible] الزام دیا کہ اے رسول مقبول
آپ اونسے کہدیجیے کہ ہم سے پہلے بہت پیغمبر آئے اور معجزات ظاہر کئے اور یہ معجزہ قربانی بھی لائے
پھر تم نے انھیں کیوں شہید کیا اگر اسی معجزے پر تمہارا دارومدار تھا تو تم ایمان لاتے
[illegible] ف ہمارے حضور کی برکت سے ایسی نذروں کا کھانا
[illegible] سے بھی نوش جان کریں صدقات و نذور بھی غربا و محتاج
[illegible] اس لیے فرمایا احلت [illegible] مال غنیمت حلال کیا گیا

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○
پھر اگر جھٹلائیں آپکو تو بیشک جھٹلائے گئے بہت پیغمبروں کو آپسے پہلے لائے تھے [illegible] اور صحائف اور کتاب روشن

اے حبیب ہمارے اگر ان دلائل کے بعد بھی آپکو جھٹلاتے ہیں تو آپسے پہلے بھی بہت پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں
جو معجزے لائے اور صحیفے یعنی مختصر احکام اور کتاب یعنی مفصل احکام مثل توریت و انجیل کے لائے جو نور
ایمان سے منور اور دلوں کے صیقل زنگ گناہ کے دور کرنے والے [illegible] ضلالت سے چھڑانے والی تھی
ف یہ آپکی تسکین کے لیے فرمایا کہ آپ ایسے لغویات سے مغموم و ملول نہوں یہ تو ہمیشہ سے ایسا ہی کرتی آئی ہیں

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ
ہر جان چکھنے والی ہے موت کی اور نہ پوری دیجاؤگی اجریں اپنی مگر دن قیامت میں پس جو سرکا آگ سے

وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○
اور داخل کیا گیا جنت میں بیشک پہنچ گیا اور نہیں زندگی دنیا وے مگر متاع فریب کے

ہر ذی روح موت کا مزا چکھیگا اور ذرہ ذرہ یاں اپنی نیک ہوں یا بد قیامت میں پائیگا جیسا کہ خود فرمایا ہے
ذرہ برابر نیکی یا بدی کی ہو اوسے پائیگا تو جو شخص قیامت میں آگ سے سرک گیا یعنی بچ گیا اور جنت میں
داخل ہوا تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور دنیا کی زندگی تو فریب اور دھوکے کا سرمایہ ہے
ف دنیا اور اوسکی راحت ہیچ اور دوزخ سے نجات اور جنت کا ملنا بہت بڑی دولت ہے

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
ہر آئینہ آزمائے جاؤگے تم اپنے مالوں میں اور جانوں میں اور تم سنوگے اونسے جو کتاب دی گئی تمسے پہلے

وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○
اور اونسے جو مشرک ہوئے ایذا بہت اور اگر تم صبر کرو اور ڈرو پس بیشک یہ ہمت کے کام ہیں

البتہ ہم مال و جان سے تمکو آزمائینگے اور پھر آئینہ تم سنوگے اہل کتاب اور مشرکین سے وہ باتیں

جنسے اذیت پونہچی اور دل دکھے اور اگر ان تمام مصیبتون مین صابر اور ثابت رہوگے اور تقوی کروگے تو یہ عالی ہمتی کے کام ہین ف آئین چند امور ہین ۱ ہر مسلمان کو امتحان اور مصائب کے لیے آمادہ رہنا چاہیے ۲ صبر اور تقوی عالی ہمتی اور ثابت قدمی ہی ۳ کفار کی ایذا رسانی پر صبر کے یہ معنی ہین کہ نہ مجبور ہو کر اپنی استقامت چھوڑ دے نہ زیادہ تعصب مین حد شرعی سے تجاوز کرے اور یہ وہم بیجا ہی کہ کفار سے انتقام اور عوض مین صبر کرے تو ہین دین و تحقیر خدا و رسول دیکھا کرے اسلیے کہ کعب بن اشرف یہودی حضور کے اشارے سے مارا گیا اور عصما اور ابو عفک کی قتل پر آپنے خوشنودی ظاہر فرمائی اور یہ سب حضور کے بدخواہ و بدگو تھے اور حضرت ابوبکر نے فنحاص کو مارا بلکہ آپ نے عزم کیا تہا کہ تلوار سے سر اوڑا دین مگر وصیت رسول یاد آئے اور صبر کیا الحاصل حد شرعی سے تجاوز نہو نہ نفس کے غصہ کی رضا طلبی اللہ کیواسطے کفار سے انتقام لینا صبر و تقوی کے خلاف نہین ۵ اور اگر خلاف یا حکم تعصب جاہلانہ دست اندازی کی تو معاف نہین

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز

اور جب لیا اللہ نے وعدہ اونکا جنکو دی گئی کتاب کہ البتہ بیان کروگے تم اوسکو آدمیونسے اور نہ چھپاؤگے

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ○

پھر پھینک دیا اوسے پیٹھ پیچھے اپنے اور خرید لیا ساتھ اوسکے ثمن قلیل پس برا ہے جو خریدتے ہین

یہود و نصاری اگر آج اسلام کی تکذیب و قرآن کے انکار پر آمادہ ہین نگروہ واقعہ یاد کرین جب ہمنے اونسے مضبوط اقرار لے لیا تہا کہ احکام الٰہی و اخبار پیغمبر آخر الزمان آدمیون سے بیان کرین اور امر حق مخفی نکرین بعد معاہدے کے وہ لوگ پہر گئے اور اقرار کو پس پشت پھینکدیا یعنی اوسکی پابند نہوی اور دنیا کی عزت اور نفس کے خوشنودی جو حقیقت مین قلیل ذلیل کم قدر فانی ہی اختیار کی مگر یہ سودا انکا برا اور ضرر رسان ہی ۔ علم دین کا اخفا اور اخبار شرعی کا چھپانا آیت سے ممنوع نکلا

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا

سمجھ تو اونہین جو خوش ہوتے ہین اوسپر جو کیا اور پسند کرتے ہین کہ تعریف کیے جائین اوس کام پر جو نہین کیا

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

پس نہ سمجھ تو اونکو بچنے والا عذاب سے اور اونکو ہے دکھ کی مار ہے

جو لوگ کیے پر خوش ہوتے اور بے کیے تعریف کے امید وار رہتے ہین آپ ہرگز عذاب سے محفوظ و مصئون خیال نکرین مسلم بعض منافقین ایسے تھے جب آپ جہاد پر جاتے بیٹھ رہتے اور اسپر خوش ہوتے اور جب آپ واپس تشریف لاتے تو عذر کرکے چاہتے کہ ہماری تعریف

ف الذین بعوض تاکید ہی ماضی مفعول اول الذین اور مفعول ثانی بمفازۃ ہی اور لاتحسبنہم تاکید ہی ع مفازۃ جاے کامیابی اور بیابان کو بہی مفازہ کہتے ہین بمعنی

جائز ہوتی ہے۔ اور اس اعتبار سے کہ منتظر نماز نماز ہی مین ہے پابند نماز کو دائمی ذاکر کہنا بیجا نہین
منظہری (فکر) غور اور نظر سے کام لینا۔ یا بعض معلوم امور کی ترتیب سے نامعلوم امر جان لینا
اللہ کے مصنوعات دیکھکر اسکی ذات کا یقین قدرت کاملہ کا ایمان فکر ہے اور اوسکے بنائے ہوئے
اشیا کو بیسود و عبث نہ جاننا حکمت ہے ف یہ آیہ شریف خزانہ اسرار معرفت اور علوم حقیقت ہے
نہ مقام اسکا متحمل نہ تائب ہیچمدان اسکے قابل۔ ہان بامید حصول برکت کچھ بیان ہوتا ہے اول
ذکر کے چار درجے ہین ۱ ذکر لسانی زبان سے اللہ اللہ کئے جانا سمجھے یا نہ سمجھے ۲ ذکر فعلی ایسے کام
جو سہو اور فراموشکاری سے روکین جیسے نماز اگر بطور سنت پڑھی جاوے خطرات کم یا دور ائد
خود بخود ہوتی ہے۔ یا افعال حج ہیبت اللہ کی یاد دلانیوالی ہین ۳ ذکر قلبی جسے حضرات صوفیہ
پاس انفاس کے ذریعے سے قوی کرتے ہین ۴ ملکہ یعنے بلا تکلف و قصد ذکر قائم رہے نہ سہو ممکن ہو
نہ تکلف معین۔ لیکن آیت کے لطائف سے دوامر ثابت ہین ۱ دوام یعنے ہر حال مین ذکر ۲
ذکر کی ہیئت یعنے اوٹھتے بیٹھتے لیٹتے پس ایسا ذکر جو کبھی فراموش نہو ملکہ ہے اور ایسا ذکر جو درجہ
عموم کو پہنچ جاوے یعنے کوئی عضو محروم نرہے یہ ہے کہ زبان سے ذکر کرے اور کان لگے رہین آنکھین
تمام صورتون اور رنگون سے چشم پوشی کرکے صرف حضرت مذکور کے تصور مین نورانی ہون
روح کا تعشق اور قلب کا تعلق اسقدر قوی ہو کہ ہر رگ و ریشہ اسے تلذذ کی طرف متوجہ ہوجائے
اور یہ اعلی مرتبہ ذکر کا ہے اور صرف زبانی ذکر دائم نہین ہوسکتا کبھی عوارض جسمانی مثل
کلام و خواب و غفلت کے مانع ہوتے ہین اور کبھی ہیبت حضور ادب قرب خاموش کردیتا ہے
تا ئب حضور یمین بہر یاد کا ذکر کیا ٭ تصور کی موجود مین فکر کیا ٭ دوم فکر اسمین کبھی مصنوع سے
صانع کی طرف رہنمائی ہوتی ہے تاکہ اوسکی عظمت و جبروت ظاہر ہو اوسکے وجود و حقیت کا یقین آئے
اور کبھی صانع سے مصنوع کی نابودی بیکسی نیستی کا اندازہ کیا جاتا ہے اور اس مرتبہ مین تمام
عالم نابود ہوجاتا ہے سعدی ـــ جمال دوست چندان سایہ انداخت ٭ کہ سعدی ناپدیدست از حقیری
توحید حقیقی اور تنزیہ بحث اور ہستی باقی۔ وجود مستمر یا پائی صفات۔ بقای قدم۔ اسکے آثار
برکات سے ہے سوم ذکر افضل ہے یا فکر۔ آیات و احادیث ذکر اور ذاکر کے مدح و ثنا مین شاہد ظاہر
اور دلیل مسلم ہین مگر ذکر دوام بدون فکر ممکن ہی نہین اور فکر منتہای ذکر ہے منظہری مین بیہقی
سے مروی ہے کا عِبادۃ کا لتفکر۔ فکر کرنے کے مثل کوئی عبادت نہین۔ ذکر کا اعضا اور دل پر
اثر ہے اور فکر کا احاطہ عقائد و روح پر۔ ذکر سے غفلت دور ہوتی ہے۔ فکر سے ہستی مٹ جاتی ہے

اسی لیے حضرات صوفیہ نے مراقبات کو ذکر و شغل پر فوق دیا ہی [illegible]
اپنی خودی جو بنا ہی فساد ہی ہول جاتا ہی [illegible] اسی کا ثمرہ [illegible]
سے حدیث مین وارد ہوا کہ حق سبحانہ تعالی کی صفات مین فکر کرو مگر ذات [illegible]
آیت مین بھی اسی طرف اشارہ ہی جیسا کہ [illegible] زمین و آسمان کی خلقت مین فکر [illegible]
بلکہ نہین ہوتی اور بے تکلف و ترتیب حاصل ہوتی ہی ایسا ہی چاہیے اسلیے کہ آثار قدرت نمایان
ہین اور جبروت ذات تک نہ خیال نہ تمنا نہ آرزو کسیکے مجال نہین جو نظر [illegible] کا اثبات
ایک لمعہ جلال مین جلکر معدوم ہوجاتے مگر جبکہ ملکہ فکر حاصل ہوا اور صانع سے مصنوع کی طرف التفات
ہوا نہ فعل واختیار رہی نہ منع واحتیاط چہ جائیکہ حکم اللہ کی پیدا کی چیزون کو باطل و عبث ٹہرا
گو یہ مرتبہ حکما کو بھی حاصل ہو وہ ہر شے کی حقیقت پر نظر کرکے اسکی ضرورتین اور فائدہ بتاتے
ہین تاہم لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ [illegible] اور ہمارے عقل کی یہ پستی کہ
اوس حکمت بالغہ کو سمجھین حضرات صوفیہ جو معدن حکمت [illegible] اور واقف اسرار قرآنی ہین ان
حکمتون کو اوس مقدار تک سمجھتے ہین جو منتہای فہم اور غایت ہستی مخلوق ہی مگر اس [illegible] سے
کہ مبادا اون کے عرفان مین قصور و فتور ہو کمال ادب اور تواضع سے اسی پر کفایت کرتے ہین
کہ جو تو نے بنایا وہ سب حق ہی ابن کثیر نے [illegible] حسن بصری نے کہا تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ
قِيَامِ لَيْلَةٍ ایک ساعت کی فکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہی اور سفیان بن عیینہ نے کہا فکر نور ہی
جو تیرے دل مین داخل ہوتا ہی اور یہ شعر پڑھا اِذَا الْمَرْءُ كَانَتْ لَهُ فِكْرَةٌ ؛ فَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ عِبْرَةٌ
جب مرد صاحب فکر ہو تو ہر شے مین عبرت اوسے ہوگی اور حضرت عیسی علیہ السلام نے
فرمایا اوسے بشارت ہو جسکا کلام ذکر اور سکوت فکر اور نظر عبرت ہو

سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ
تو پاک ہی پس بچالی ہمکو عذاب آگ کے ۔ اے رب ہمارے بیشک تو جسے داخل کیا دوزخ میں تو بیشک رسوا کیا اسکو اور نہین ہی واسطے ظالمونکے کوئی مددگار

اے رب تو پاک اور منزہ ہی ہم عاجزون مسکین غلامون کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھیو پروردگار
ہمارے تو جسے اپنے قہر و غضب سے دوزخ مین ڈالدے وہ رسوا و ذلیل ہوگیا پھر اوس
ظالم باغی بدنصیب کا کون مددگار اور حمایتی ہے

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا
اے رب ہمارے ہمنے سنا پکارنیوالا کہ پکارتا تھا واسطے ایمان کے یہ کہ ایمان لاؤ رب اپنے پر پس ایمان لائے ہم

مجاہدین کے ساتھ ہوئے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہود سے ایک امر دریافت کیا تو اونہوں نے مخفی کیا اور غلط بیان کیا جب باہر نکلے تو خوش ہوئے
اور سمجھے کہ آپ ہمارے جواب کو جواب صحیح خیال کرینگے - یہ آیت نازل ہوئی کہ ایسے لوگ عذاب سے
بچنے والے نہیں ف اپنے کاموں پر اترانا بے کئے کام پر اپنی تعریف کا خواہان ہونا لا تحسبن ثانی
تاکید ہے اول کی یعنی اونہیں عذاب سے بچنے والا نہ جان ہرگز نہ جان ف یہ آیت بحسب شان نزول یہود
یا منافقین کے حق میں ہے اور مراد اس سے فریب و غلط بیانی ہے مگر باعتبار عموم معنے کے ہر ایسا
آدمی جو اپنے کاموں پر اتراتا ہو یا ایسی تعریف کا خواہان رہے جسکی قابلیت اوسمیں نہو یا اپنا ظاہر قابل
مدح وثنا بنالے اسمیں داخل ہے اور یہ دونو فعل حرام اور سزاوار عذاب ہیں اسی بنا پر ریا و تفاخر اور
ظاہری نمایش علما کا جبہ و دستار مشایخ کا خرقہ و تسبیح اگر محض اعزاز خلق و مدح وثنا کے لئے ہے
وبال و نکال ہے اور آپ کو مولوی صاحب - شاہ صاحب - حافظ صاحب - حاجی صاحب کہلوانا
لینے یا بدعوے ایسے مشہور کرانا موجب عتاب و عذاب ہے ف ترغیب شفی کہتے ہیں کہ میں مدینے
میں گیا تو ایک مرد کو دیکھا جسکے گرد خلق خدا جمع تھے پوچھا یہ کون ہیں لوگون نے کہا حضرت
ابو ہریرہ ہیں میں اون کے قریب گیا اور سامنے بیٹھ گیا جب آپ حدیث کا وعظ کر چکے اور
تخلیہ ہوا میں نے کہا آپ کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب
سمجھ بوجھ کر سنی ہو آپنے فرمایا اچھا ایسی ہی حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلعم نے فرمائی ہے
اور میں خوب سمجھا بوجھا ہوں یہ کہکر حضرت ابوہریرہ غش میں آگئے پھر جب ہوش آیا کہا میں
وہ حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر میں فرمائی جب کہ دوسرا
آدمی نہ تھا یہ کہکر پھر بیہوش ہوگئے جب افاقہ ہوا پھر یہی کہکر زیادہ بیہوش ہوگئے اور منہ کے
بھل گرے میں نے سنبھالا دیر کے بعد ہوش آیا پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
قیامت کے دن اللہ تعالی بندون کی طرف نزول جلال فرمائیگا ہر امت بزانوی ادب حاضر ہوگی
سب سے پہلے ایک مرد حافظ دوسرا شہید تیسرا سخی بلایا جائیگا حافظ سے ارشاد ہوگا ہمنے تجھے
قرآن پاک نہیں سکھایا عرض کریگا ہاں اے رب ارشاد ہوگا پھر تو نے کیا کیا عرض کریگا میں اوسے
رات اور دن میں پڑھا کرتا تھا ارشاد ہوگا تو جھوٹا ہے اور فرشتے کہینگے تو جھوٹا ہے اللہ تعالی فرمائیگا
کچھ نہیں تو نے چاہا تھا کہ لوگ مجھے حافظ کہیں لو وہ حافظ مشہور ہوا - پھر مالدار بلایا جائیگا اور ارشاد ہوگا
ہمنے تجھے مالدار اور بے پروا نہیں کیا کہیگا ہاں اے رب ارشاد ہوگا تو نے کیا کیا ہمارے دیے ہوئے

مال مین کہیگا صلہ رحم اور صدقات کرتا تہا ارشاد ہوگا تو کاذب ہی فرشتے کہینگے تو کاذب ہی اللہ تعالی فرمائیگا نہین تو نے اسلیے خرچ کیا کہ لوگ کہین تو سخی ہی وہ ہو گیا۔ پہر مقتول بلایا جائیگا اور ارشاد ہوگا تو کسلیے مارا گیا عرض کریگا اے رب جہاد کا حکم تہا مین لڑا اور مارا گیا ارشاد ہوگا تو دروغگو ہے فرشتے کہینگے تو دروغگو ہی اللہ تعالی فرمائیگا بلکہ تو چاہتا تہا کہ بہادر مشہور ہو وہ نام ہو گیا۔ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میرے زانو پر مارا اور فرمایا اسے ابوہریرہ یہ تینون سب سے پہلے آگ مین جلائے جائینگے۔ پہر یہ شفی حضرت معاویہ کے پاس گئے اور اونسے یہ حدیث بیان کی معاویہ روئی اور کہا جب ایسے لوگون کے ساتہ یہ معاملہ ہی تو ہم ایسونکا کیا حال ہی اور نہایت درجہ خائف ہوے پہر معاویہ کو ہوش آیا اور منہ پر ہاتہ پہیرا اور کہا اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۞ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اور واسطے اللہ کے ملک آسمانون اور زمین کا ہی اور اللہ ہر شئے پر قادر ہی بیشک پیدا کرنے مین آسمانون

اسباب نزول

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۞

اور زمینون کے اور اختلاف شب و روز مین نشانیان ہین عقل والون کے لیے

قریش نے یہود سے کہا کہ حضرت موسی کے معجزے کیا تہے وہ بولے عصا اور بیضا پہر نصارا سے پوچہا کہ حضرت عیسے کے معجزے کیا تہے وہ بولے مردے جلانا وغیرہ پہر یہ حضور کے پاس آئے کہ آپ دعا کرین کہ پہاڑ سونیکا ہو جاے اللہ تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ زمین و آسمان کی حکومت اللہ کے واسطے ہی جو چاہے کرے وہ ہر شئے پر قادر ہی اور رات دن کے بدلنے مین سمجہنے والے اللہ کے قدرتون کا یقین لے آتے ہین

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

جو ذکر کرتے ہین اللہ کا کہڑے بیٹہے اور لیٹے کروٹون پر اور فکر کرتے ہین پیدایش مین آسمانون کے

وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

اور زمین کے (اور کہتے ہین) اے رب نہین پیدا کیا یہ تو نے باطل

جو اللہ کا ذکر ہر حال مین کیا کرتے ہین بیٹہے ہون یا کہڑے ہون یا لیٹے ہون اور زمین و آسمان کے خلقت اور حق تعالی کے عجائب قدرت مین نظر و فکر کیا کرتے اور اللہ کے مصنوعات سے اوسکی کمال قدرت پر غور کرکے اوسکی عظمت و جلال مین سٹ جاتے ہین اور جب اپنے فہم اپنے ادراک کو عاجز و ناچیز یقین کر لیتے ہین تو کہتے ہین اے پروردگار ہمارے ؎ گر از ہرۂ آنکہ از بیم توش کشاید زبان جز بتسلیم و بوش تو نے یہ تمام چیزین عبث اور بیہودہ و بغیر حق پیدا نہین کین ہین تو اور تیرے تمام کام حق ہین معالم ذکر سے مراد نماز ہے جو صحت مین کہڑے بیٹہے اور بیماری مین لیٹے لیٹے

ان کا محلا منصوب ہے سلام ۱۲

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝
اے رب ہمارے پس بخشدے واسطے ہمارے اور اوتار ہمسے برائیان ہماری اور موت دے ہمکو ساتھ نیکون کے

اور عرض کرتے ہین اے ہمارے پروردگار ہمنے ایک پکارنے والے یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ایمان کے لئے لوگون کو پکارتے تھے (اے اللہ کے غلامو اللہ کی بندگی کرو اے خاکی نژاد بندو اوسے واحد قادر رب یقین کرو) اور اپنی رب پر ایمان لاو تو ہم ایمان لائے اوس منادی یعنی پیغمبر کی تصدیق کر اوسکی بتائی ہوئی احکام مانے سر تسلیم جھکا دیا اور زبان سے کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ پس اے ہمارے رحیم پروردگار ہماری خطائین معاف کردے ہماری برائیون سے درگزر فرما ہمارے بوجھ اوتار دے اور ہمین اپنی نیک بندونکے ساتھ موت دے خاتمہ بخیر ہو تیرے تابعدارون مین نام لکھا جاے

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝
اے رب اور دے ہمین جو وعدہ کیا تونے اپنے پیغمبرونپر اور نہ رسوا کر ہمکو دن قیامت کے بیشک تو نہین خلاف کرتا وعدہ

اے پروردگار جو وعدے رحمت و عفو کے اپنے سچے پیغمبرونکی زبانی تونے ہمسے کیے یا جو وعدے بشرط اتباع و تصدیق انبیا کیے ہین وہ ہمین عطا کر اور ہمین قیامت کے پرجوش میدان مین ذلیل و رسوا نکر اسمین کوئی شبہہ نہین کہ تو وعدہ خلافی نہین کرتا اپنے فرمانبردار بندون کو باغی ناشکر منکرون کے سامنے ذلیل و خوار نکرے گا

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ
پس قبول کرلیا واسطے اونکے رب نے اونکے مین نہین ضایع کرتا کام کام کرنیوالیکا تم مین سے مرد ہو یا عورت بعضے تمہارے بعض سے (جز ہین)

حق سبحانہ تعالی نے اپنے ایسے گڑگڑانے والے عاجز فروتن امیدوار بندون کی دعا قبول فرمائی اور فرمایا مین تو کسی کام کرنے والے کا کام ضایع نہین کرتا مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرون کی جز اولاد آدم ہو ہر شخص اپنا کیا پائیگا گناہ معاف کردینا کرم و رحمت ہے اور نیکی کا عوض دینا فضل و عنایت ہے **منظہری** ایک بار ام المومنین ام سلمہ نے حضور سے کہا کیا سبب ہے کہ مردون کی ہجرت اور جہاد مذکور ہوتی ہین اور بیچاری عورتون کا کبھی نام نہین تو نازل ہوا مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ

فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا
پھر جنھون نے ہجرت کی اور نکالے گئے گھرون سے اپنے اور ستائے گئے راہ مین میری اور لڑے اور مارے گئے

لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
بیشک اوتار دینگے ہم اونسے برائیان اونکی اور بیشک داخل کرینگے ہم اونکو باغون مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین

جن لوگون نے وطن چھوڑا اال ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ
بدلا ہوپاس سے اللہ کے اور اللہ پاس ویسکے اچھا بدلا ہے
اللہ کے واسطے ... مال ...

گئے سے نکالے گئے طرح طرح کے ظلم اونپر ہوئے مالی اور بدنی مصیبتین پائین مگر ... تہا اور جہاد کیا اور مارے گئے بیشک ہم اونکی برائیان مٹا دینگے اور اونہین جنتون مین داخل کرینگے جنکے تلے نہرین جاری ہین یہ ثواب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ کا ثواب بہت اچھا ہے ... ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آسمان کی طرف دیکھکر اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے آخر تک پڑہا

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ
نہ دہوکے مین ڈالے تجھکو پھرنا اونکا جو کافر ہوئے شہرون مین فائدہ تھوڑا ہے پھر ٹھکانا اونکا دوزخ ہے اور برا بچھونا ہے

کفار جو ملکون مین کامیاب و خوش عیش پھر رہے ہین اونکو دیکھکر تمکو یہ دہوکا نہو کہ یہ بہت اچھی حالت مین ہین اسلیے کہ نفع دنیا کا قلیل وحقیر ہے اور آخر کار جہنم مین اونہین جانا ہے ف مسلمانونکو کفار کی عیش وتمول اور کامیابی پر نظر کرنا نہچاہیے دنیا کم مایہ اور بے قدر ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر پر پشہ برابر بہی ہوتی تو کافر کو ایک قطرہ پانی کا نہ ملتا

لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
مگر جو ڈرے رب سے اپنے واسطے اونکے جنتین ہین جاری ہیں تلے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے اوسمین

جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے اونکو جنتین ملینگی جنکے تلے نہرین جاری ہین اونمین ہمیشہ رہینگے اور نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ
مہمانی ہے پاس سے اللہ کے اور جو پاس اللہ کے ہے اچھا ہے نیکوکارونکے لیے

یہ جنتین مہمانی کے طور پر اللہ عنایت فرمائیگا اے مسلمانو کفار کے دو روزہ مال وجاہ پر کیون نظر کرتے ہو اللہ کے پاس جو نعمتین ہین یعنی جنت ورضای الٰہی وہ نیکون کے حق مین خیر اور افضل ہین ابن کثیر ابرار والدین کا حق اور اولاد کا حق ادا کرنے والے ف ابرار جمع بار یعنے نیکوکار قرآن مین مختلف اعمال کو بر فرمایا مثلاً سخی لن تنالوا البر۔ اور مومن ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر اور ایسے ہی بار بوالدیہ ترغیب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو معلوم ہے پہلے جنت مین کون داخل ہوگا صحابہ نے کہا اللہ اور رسول کو معلوم ہے فرمایا وہ فقرائے مہاجرین جو حدود اسلام کے محافظ رہے اور برائیان مسلمانونپر آنے دیتے تھے اور اس حالت مین مرے کہ اونکی دل کی آرزو مین دل ہی مین رہین اللہ تعالے اون کے حق مین فرمائیگا اے فرشتو جاؤ اون کے پاس اور اونہین سلام کرو فرشتے عرض کرینگے ای رب ہم تیرے آسمانپر رہتے ہین اور تمام

ف نزول عالی ... مجرد ... حسن ... سابع

مخلوق سے تجھے اختیار کیا گیا تو ہمکو حکم دیتا ہے کہ ہم انکے پاس جائیں اور سلام کریں ارشاد ہوگا وہ صبر سے بندے تھے مرے بندگی کرتے تھے کسی کو شریک نہیں کیا اونکی مدد سے حدود اسلامی محفوظ اور کفار کے شر سے مامون تھے اور آرزو بھری دل مرے کوئی حاجت روا نکر سکے پھر فرشتے اونکے پاس آئینگے ہر دروازے سے اور کہینگے تمپر سلام ہو بسبب تمہارے صبر کیا اور دار آخرت بہت اچھا ہے

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ
اور بیشک اہل کتاب سے وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور جو اوتارا گیا طرف تمہارے اور جو اوتارا گیا طرف اونکی ڈرتے ہوے

لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اللہ سے نہین خریدتے اللہ کی آیتون سے مال حقیر وہ واسطے اونکے مزدوری اونکی ہے اونکے رب کے پاس

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝
بیشک اللہ جلد حساب کرنے والا ہے

بعض اہل کتاب وہ بھی ہین جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اوس کتاب پر جو تمپر اوتاری گئی یعنی قرآن اور اوسپر جو اونپر اوتری یعنے انجیل و توریت سب پر ایمان لاتے ہیں و یہ ایمان اونکا بحالت خوف الٰہی ہے اور اللہ کی آیتونکے ساتھ مال دنیا جو قلیل ہی نہین خریدتے دین کو دنیا سے نہین بیچتے اونکو اللہ اونکی مزدوریان دیگا اللہ تعالی جلد حساب کرنیوالا ہے جیسا کہ منقول ہے کہ دنیا کے دنونسے آدھے دن مین تمام مخلوق کا حساب کریگا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
اے ایمان والو خود صبر کرو اور مقابل مین صبر کرو اور لگے رہو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم رستگاری پاؤ

یعنی مصیبتون مین صبر کرو اور بمقابلہ کفار ثابت قدمی کرو اور آپسمین ملے رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم نجات و رستگاری پاؤ صبر سے مراد مصائب مین صبر تکلیفات شرعی کی برداشت لذات حرام کا ترک ادای فرائض مین ثابت قدمی **مصابرت** باہم صبر کرنا یعنی دوسرے کے مقابلے مین ثابت قدم رہنا جسطرح جہاد۔ قتال وغیرہ **مرابطہ** آپسمین ملے اور متصل رہنا یعنے صفوف جنگ و نماز مین منتشر نہونا۔ ہر امر مین مسلمانون سے موافق رہنا یا عبادات و مجاہدات سے متصل و مرتبط رہنا **ف** اسمین تنہا صبر یعنے دشمن یا کسے فریب دینے والے دین سے بہکانے والے کے مقابلے مین صبر کرنا۔ اور اتفاق۔ جماعت مین حاضری اور ایسے کامون مین جہان اجتماع اور اتفاق مطلوب ہو حاضر رہنا اور پرہیزگاری کی تاکید اور اوس کی جزا مین نجات بیان فرمائی ہے **فضائل** در منثور مین ہے کہ آنحضرت دس آیتین آخر سورۂ آل عمران کی ہر شب پڑھا کرتے **مظہری** جسنے آل عمران جمعہ کے دن پڑھی اوسپر فرشتے درود بھیجتے ہین

سورۃ النساء — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رکوعہا ۲۴

ورہ نشور یہ سورت مدینے مین نازل ہوئی سوا اسمین ایکسو چھتر یا چھتر آیتین ہین

یَا أَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
اے آدمیو ڈرو اپنے رب سے جسنے پیدا کیا تمکو ایکجان سے اور بنایا اوس سے جوڑا اوسکا

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ
اور پھیلائے اون سے مرد بہت اور عورتین اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ آپسمین اوسکا واسطہ دیکر مانگتے ہو اور رشتون سے

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا
بیشک اللہ ہے تمپر نگہبان

یَا أَیُّهَا النَّاسُ سے تمام آدمی مخاطب ہین مخصوص اہل مکہ نہین نَفْسٍ وَاحِدَةٍ حضرت آدم (زَوْجَهَا) حضرت حوا (اور) بَثَّ پھیلائی یعنے پیدا کیو مِنْهُمَا اون سے نفس واحدہ سے حقیقت مین تمام آدمی حضرت آدم سے پیدا ہوے اور حوا بھی آدم کی بائین پسلی سے پیدا ہوئین پس سب کے سب ایک نفس سے ہین پھر آدم اور حوا سے تمام مخلوق پھیلائے گئے تَسَاءَلُونَ یعنے آپسمین اللہ کا واسطہ دلاتے ہو وَالْأَرْحَامَ یعنے نسب جسکے ذریعے سے آپسمین حاجات اور اعانت اور اتحاد کے خواہان ہوتے ہو یعنی اللہ سے ڈرو جسنے تمہین آدم و حوا کے ذریعے سے پیدا کیا اور اوس اللہ سے ڈرو جسکے ذریعے سے آپسمین سوال کیا کرتے ہین اور رحم سے ڈرو یعنی صلہ رحم کرو قطع نکرو اسلیے کہ اول رحم کا وسیلہ تھا یعنی تم سب آدم و حوا علیہما السلام سے پیدا ہوے اور اب بھی اوسی قرابت کے ذریعے سے تمہاری حاجت روائیان ہوتی ہین اور اللہ تعالی تمہاری نیتون اور حالتون سے خبردار اور ہر حال مین تمہارا محافظ ہو فقط ۱ تقوی کا حکم فرمایا ۲ صلہ رحم کا حکم کیا یہ دونو امر واجب ہین ۳ آیت دلالت کر رہی ہے شکرگزاری پر اسلیے کہ اپنے خوف کی وجہ بیان فرمائی کہ ہم خالق ہین ہمارے ذریعے سے حاجت روائیان ہوتی ہین۔ اور محافظ بھی ہین یہ سب امور اعلی درجے کے احسان کے ہین۔ اور رحم کی نسبت فرمایا کہ تمہاری وجود اور باہمی کارروائیان اور محبت اسی کے ذریعے سے ہی پس یہ بھی احسان ہی۔ اور شکر یہ ہی کہ اللہ کی اطاعت اور رحم کی رعایت کرتے رہو اور تقوی یہی ہی مسلم انس سے روایت ہی کہ فرمایا مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ جسی اس امر کی خوشی ہو کہ اوسکا رزق کشادہ اور عمر دراز ہو چاہیے کہ صلہ رحم کرے

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْہُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَذَالِکِ لَکِ بیشک اللہ نے بنائی خلقت جب فارغ ہوا رحم کھڑا ہوا اور عرض کیا یہ جگہ پناہ مانگنے والے کی ہے قطع سے ارشاد ہوا اے رحم کیا تو راضی نہیں کہ مین رحم عنایت کرون جو تجھسے صلہ کرے اور قطع کرون جو تجھسے قطع کرے رحم نے کہا ہان اے رب ارشاد ہوا یہ تجھی عنایت کیا۔ جبیر بن مطعم نے روایت کی کہ فرمایا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ جنت مین قطع رحم کرنیوالا نجائیگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو تو وہ اوسپر آزاد ہوجائیگا فرمایا مَنْ مَلَکَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْہُ عُتِقَ عَلَیْہِ جو اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو خود بخود اوسپر آزاد ہوجائیگا **مسئلہ** ذی رحم کو کوئی شے ہبہ کرکے واپس لینا جائز نہین **مسئلہ** ذی رحم اگر چوری کرے تو ہاتھ نہ کاٹے جائین **مسئلہ** ذی رحم محتاج و مجبور کے مصارف بحسب تفصیل فقہ واجب ہوتے ہین **مسئلہ** قطع رحم حرام اور صلۂ رحم واجب ہی

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰۤی اَمْوَالِکُمْ ؕ اِنَّہٗ

اور دو یتیمون کو مال اونکے اور نہ بدلو نجس کو پاک سے اور نہ کھاو مال انکے اپنے مالونکے ساتھ بیشک وہ

کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا ۝

ہے گناہ بڑا

اور حوالہ کردو یتیمون کو جب وہ بالغ ہوجائین اونکے مال اور نہ بدلو نجس کو پاک سے یعنی اونکا مال جو تمپر حرام ہی نہ لو اور حلال مال سے نہ بدلو اور اونکے مال اپنے مالون کے ساتھ ملاکر کھا نہ جاؤ بیشک یہ فعل بڑا گناہ ہی **تَتَبَدَّلُوا** معالم مین ہی کہ اپنا برا مال اونہین دیکر عمدہ مال نہ لے لو **مظہری** کہا مجاہد نے کہ رزق حلال ملنے سے پہلے اس رزق حرام کے حصول مین عجلت نکر۔ یعنے مقسوم ملیگا پھر حرام کی طرف نظر کرکے خوار و ذلیل نہو یا مال یتیم پر نظر کرکے عادت پاک کو نجس سے نہ بدل **ف** یا اس مال حقیر و نجس سے۔ رزق طیب بہشتی قلیل یا مفقود نکر یا پھر بدلنے سے مراد یہ ہی کہ وہ طلب اور ہمت اور سعی مال حلال کی لیے کرو اس حرام مال کی طلب سے نہ بدلو **زاہدی** ایک عورت کا شوہر مرگیا اور چھوٹی چھوٹی لڑکیان چھوڑین اون کے چچازاد بھائیون نے مال پر قبضہ کیا۔ عورت حضور مین آئی اور بعد بیان واقعہ عرض کرنے لگی کہ یہ لڑکیان بدصورت ہین اور عزد بدون مال و جمال توجہ نہین کرتے یہ آیت اوتری جو لوگ قابض تھے سب نے مال یتیمون کے حوالے کردیا **معالم** چچا نابالغ بھتیجے کے مال پر قابض تھا جب یتیم بالغ ہوا مال مانگا چچا نے انکار کیا حضور کے سامنے قصہ پیش ہوا۔ یہ آیت اوتری چچا نے مال یتیم کو فوراً دیدیا یتامی سے

مراد وہ ہین جو قبل بلوغ یتیم تھے اسلیے کہ یتیم کو بعد بلوغ دینا چاہیے اِلٰی یہان بمعنی مع ہی یعنی (ساتھ) **ف** سیاق عبارت شاہد ہی کہ کسی شرعی حیلہ اور تدبیر سے بھی یتیم کا مال کھالینا جائز نہین مثلاً ۱ کسی طرح یتیم سے اجازت حاصل کرے ۲ اوس کے مال کی ضمن مین اپنا مال القیمت زائد فروخت کرے ۳ اپنے مال بکنے یا کسی معاملے یا فائدے سے یتیم کا مال کچھ ارزان بیچ ڈالے ۴ یتیم کے موروثی مال کے علاوہ جو مال اوسکی تجارت یا کسی اور ذریعے سے ملا ہو اوسمین کچھ بیشی و کمی۔ یہ سب منع ہی اسلیے کہ مال مین کلمہ عموم فرمایا (اموال) اور تبدیل و تخلیط سے بھی روکا اس سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کا مال اور ہر ایک تدبیر ممنوع ہی۔ بعدازان دوسری قسم کی دست اندازی کا

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

پس اگر ڈرو تم یہ کہ نہ انصاف کروگے تم یتیم لڑکیون مین نکاح کر لو جو پسند ہو تمکو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار

اگر تمکو خوف ہو کہ یتیم لڑکیون سے نکاح کرکے انصاف نہ کرسکوگے تو دوسری عورتون سے نکاح کرلو دو دو ہون یا تین تین یا چار چار **احمدی** اگر تم بوجہ کم سنی یتیم لڑکیون سے انصاف نہ کرسکو اسلیے کہ نابالغہ پر رغبت کم ہوتی ہی اور قلت رغبت موجب عدم التفات و عدم انصاف ہوگی تو تمہارے لیے اور عورتین موجود ہین جو پسند آئین اور ایک نہین کئی کئی **قسط** انصاف مراد اس سے مقدار مہر ہے یعنے اوسکا مہر مثل سے کم نکرو **طاب** یعنی پسند آئے اور بالغہ عورت سے یہی مراد ہی (احمدی) **مسلم** عروہ نے حضرت عائشہ سے اس آیت کی نسبت پوچھا فرمایا کہ یتیم لڑکے جو نامحرم ولی کی پرورش مین ہو جیسے چچازاد بھائی اور وہ ولی مال یا جمال پر فریفتہ ہوکر اوس سے نکاح کا قصد کرے مگر مہر کم رکھے اوسکے لیے ارشاد ہوا کہ دوسریون سے نکاح کرلو۔ آیت مین کئی شبہے ہین **اول** (فان خفتم) سے معلوم ہوا کہ جب تک یتیمہ سے نکاح مین خوف نہو دوسری کا نکاح جائز نہو **دوم** (فانکحوا امر) محل جزا مین ہی یعنی اگر ڈرو تو نکاح کرو پس وجوب کے لیے معین ہوگا اسلیے کہ ایک تو جزا بعد وقوع شرط ضروری تھی دوسرے صیغہ امر جو وجوب کیلیے موضوع ہی اب وجوب نکاح سے تخلف کیونکر ہوگا **جواب** نہ یہ شرط ایجاد علیت حکم کے لیے ہی نہ امر طلب فعل کے واسطے بلکہ دونو مین معنی اخبار و اطلاع مقصود ہین اور شرط و امر سے تردد ظلم کی نفی فرمائی یعنے اگر کسی وجہ سے یتیمہ کا نکاح مناسب نہین تو تردد کسلیے ہی دوسری عورتین بھی تمپر حلال ہین اور خبردار یتیمون پر ظلم نکرو ہان چاہو تو دوسریون سے نکاح کرلو اور سیاق عبارت سے دو مسئلے اصولی ثابت ہوگئے

۵ مثنیٰ غیر منصرف و معدول ہے اثنین اثنین سے اور ثلث معدول ہے ثلثۃ ثلثۃ سے اور رباع معدول ہے اربع اربع سے

ا یہ کہ کسی شرط سے حکم کا معلق کر دینا اوسکی نفی پر دلالت نہین کرتا یعنے ایسا نہین کہ جب
شرط پائی نہ جائے تو وہ حکم ہی نہ پایا جائے ۲ اور کبھی اباحت کے لیے بہی ہوتا ہی **دوم** یہ ارشاد
کہ اگر انصاف نکرسکو تو دوسری یون سے نکاح کرلو اشارہ کرتا ہی کہ دوسری یونپر ظلم جائز ہی **جواب**
ظلم ہر جگہ حرام ہی مگر جبکہ یتیمونپر ظلم زائد ممنوع تہا اور نہ انکا کوئی کفیل وحامی ہی نہ یہ خود اپنی
کارسازی کرسکتی تہے تحفظ حقوق واصلاح شروط کے لیے ولی تہا وہ خود فریق ہوتا ہی لہذا
احتیاطاً وتاکیداً ممانعت کی گئی کہ ایسے عورتون سے نکاح کرو جو اپنی ذات سے ظلم روک سکین
یا تمہین اپنے حقوق چہوڑ سکین **مسئلہ** یتیم کا اقرار اوسکے رضا معتبر نہین یعنے یہ کہنا کہ مین نے
اپنا حق تجہے معاف کردیا یا یہ حق تیرا اپنے ذمے کرلیا حجت نہین ہی اسی لیے یتیم عورتون کے
نقصان مہر یا نقصان حق کو مطلقاً ظلم فرمایا اور دوسرون مین بشرط جبر واکراہ ظلم ہے
اپنی رضا سے عورت تمام مہر چہوڑ سکتی ہے **مسئلہ** ایک شخص نکاح مین دونو جانب کی متولی
ہوسکتا ہی یعنی خودہی ایجاب کرے خود قبول ورنہ ولی یتیمہ سے نکاح نہ کرسکتا۔ بخلاف بیع کے کہ
اوسمین تراضی طرفین مشروط ہی **سوم** مثنیٰ وثلث وربٰع سے نو یا اٹھارہ عورتین جائز ہوئی
جاتی ہین اسلیے کہ اگر عدد لفظی جمع کیے جائین تو ۲ و ۳ و ۴ = ۹ ہوے اور عدد معنوی یعنی
دو دو تین تین چار چار جمع ہون تو ۱۸ ہوے **جواب** ا کوئی زبان دان ایسی بات نہین
کہہ سکتا عرب کیا عجم مین بہی ایسا سمجہنا محض حمق ہی مثلاً فلان امیر کے ملازم چار چار پانچ پانچ
روپیہ تنخواہ پاتے ہین۔ فلان مجلس مین دو دو روٹیان ایک ایک کابی تقسیم ہوئی کون
بیان جمع کا قائل ہی ۲ افراد کا مقابلہ افراد سے مقصود ہی یعنی ایک گروہ مردونکا دو دو
ایک فریق تین تین۔ ایک فریق چار چار کرے **چہارم** جبکہ مفہوم عدد حجت نہین تو معنے یہ ہونگے
جسقدر چاہو نکاح کرو پس چار پر انحصار باطل ہوگا **جواب** آیت نص ہی بیان عدد مین اور
وہ عدد مذکور ہین یعنی دو۔ تین۔ چار۔ اور مفہوم عدد حجت نہونے کے یہ معنے ہین کہ عدد مذکور پر
زیادتی ممنوع نہین نہ یہ کہ بالکل لحاظ عدد جو خاص ہے اپنے مدلول مین باطل ہوجاسے جیسا کہ
قرآن مین ہی کہ پانچ چیزونکا علم کسیکو نہین اسکی مراد یہ نہین کہ علم غیب پانچ ہی چیزون مین منحصر ہے

[illegible]

بلکہ یہ پانچ ضرور غیب ہین اور دوسرے اسرار بہی غیب ہون تو کوئی ممانعت نہین پس چار تک نکاح آیت سے ثابت اور زیادتی سے سکوت رہا بشرط ثبوت یہ عدد مانع و معارض نہونگے - اور زیادہ کا ثبوت کیسا بلکہ اجماع اسکے خلاف ہے یعنی باتفاق اصحاب و ائمہ مجتہدین چار سے زیادہ نکاح حرام ہین - اور احادیث بہی خلاف ہین جیسا کہ معالم مین مروی ہے کہ یہ آیت قیس بن حارث کے حق مین اوتری اونکی آٹھ بیبیان تہین بعد نزول آیت بحسب ارشاد رسول مقبول چار کو رخصت کیا اور چار کو منتخب کر لیا - اور بہی اس قسم کی روایتین منقول ہین پس استدلال مخالف کا قرآن سے باطل ہو چکا اور استدلال حدیث یعنی یہ کہ آنحضرت کی نو بیبیان تہین مردود ہے ۱۔ یہ کہ یہ آپکا خاصہ ہے ۲۔ یہ کہ آپکا یہ فعل ہے پس خاص ہوگا علی الخصوص جبکہ قول اسکے خلاف پایا جاوے ۳۔ اجماع امت ۴۔ آیت مین دوام تھے ۱۔ اطلاق عدد ۲۔ عموم نساء یعنے جس سے اور جسقدر چاہو کرو - پس عموم ذات جو (ما طاب) سے ثابت تہا بالاتفاق مخصوص ہے اسلیے کہ خواہ آیات محرمہ اسکے ناسخ ہون خواہ (النساء) مین لام عہد ہو یعنی جو پسند آئین اون عورتون سے جو تمپر حلال کر دی گئین - یا نساء مین حقیقۃ قاصرہ مراد ہو پس اسی مناسبت سے اطلاق بہی غیر مقصود اور تعداد مذکورہ پر موقوف رہیگا مسئلہ چوتھی بی بی کو طلاق دیکر قبل انقضاء عدت نکاح حرام ہے اسلیے کہ عدت تک نکاح مین ہے پس یہ پانچوین ہو جائیگی (ہدایہ) مسئلہ اگر کافر مسلمان ہو اور اوسکی بیبیان چار سے زائد تہین تو زیادہ حذف کرائی جائینگی

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ۝

پہر اگر ڈرو تم کہ نہ عدل کر سکوگے پس ایک یا وہ جسکے مالک ہوئی داہنے ہاتہ تمہارے یہ قریب ہے کہ نہ جہک پڑو

یعنے اگر زیادہ نکاح مین عدل نکرنیکا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا لونڈیان ہون یہ ایک نکاح یا لونڈیون سے التفات قریب ہے کہ تمکو ظلم سے بچالے اسلیے کہ جب ایک بی بی ہے تو عدل مشروط نہوگا - اور لونڈیان ہین تو نہ مساوات شرط ہے نہ ظلم متصور - نہ عدل لازم ف ایک نکاح کرنے کے لیے خوف ظلم شرط نہین اور اسکی تقریر بعینہ وہی ہے جو آیت سابقہ مین گزرے احکام زوجات مین عدل واجب ہے ابن ماجہ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ مَعَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَحَدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ جسکی دو بیبیان ہون ایک طرف زیادہ متوجہ ہو قیامت کے دن آئیگا ایک جانب اوسکا گرا ہوا ہوگا ترغیب فرمایا إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ

پس نہ عمل جو [illegible] یا عمل کرے - آزاد مین بہی [illegible] - اور نصاری [illegible] - کہ یہ معطوف ہے نساء پر - کما صاحب نہ ہو کا ۱۲ - یا ایک [illegible] - دو بیبیون یا تین یا چار - کہ نساء کو دو رعایا [illegible] - نساء سے کہ یہ حال ہے - واحدۃ یا حال ہے - فواحدۃ یعنے فانکحوا [illegible]

عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ
انصاف کرنیوالے حضور الٰہی مین نور کے منبر و نپر ہونگے بجانب راست رحمٰن کے اور دونو جانب اوسکے
یمین ہین یہ وہ لوگ ہین جو عدل کرتے تھے اپنے فیصلون مین اور اپنی بیبیون مین - عدل یہ ہی کہ شب باشی
اور تقسیم نفقات مین سب بیبیون مین مساوات کرے - مگر میلان قلب و محبت و جماع مین مساوات
شرط نہین اسلیے کہ احکام جسم اور اختیار پر ہین نہ روح و اضطرار پر - آدمی دل پر مختار نہی جیسا کہ ابن ماجہ
مین ہی حضرت عایشہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتون مین عدل کرتے
پھر کہتے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِبْتِغَائِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا لَا اَمْلِكُ اے اللہ یہ میرا کام ہے
جسمین مین مالک ہون یعنی اختیاری امور مین انصاف کرتا ہون پس نہ ملامت کر تو مجھے جسمین مین
مالک نہین یعنی محبت قلبی خواہش مباشرت یہ میرا فعل اختیاری نہین - کنیز یعنے وہ کافرہ جسے
مسلمان غلبے سے پکڑ لائے ہون یا ایسی لونڈی غلام کے اولاد جبتک آزاد نکی جائین شرعی لونڈی
یہی ہی مولی اس سے بدون نکاح مباشرت کرسکتا ہی - اور چونکہ یہ مملوک ہین انکا کوئی حق نہین لطیفہ
جب مجازی غلام کا کوئی حق نہین ہوتا تو حقیقی غلام اپنے پروردگار پر کیا حق ثابت کرسکتے ہین
اون کے جان و انکا مال اون کے اعمال سب اوسی کے مملوک و مخلوق ہین مسئلہ اپنی لونڈی سے
نہ نکاح کی ضرورت ہی نہ جائز مسئلہ غلام کے ساتہ اوسکی مالکہ نہ نکاح کرسکتی ہی نہ ہمبستری مسئلہ
اپنی لونڈیان چاہین جسقدر ہون حلال ہین کوئی قید اور تعداد نہین اسلیے کہ کوئی قید مذکور نہین
ہوئی اور کنیزین سب مساوی ہین پس حلت عموماً بدون کسی عدد و حصر کے ثابت ہوے مسئلہ
دوسرے کی کنیز سے نکاح جائز ہے مگر چار سے زیادہ نہین مسئلہ مرد مختار ہی کہ نکاح حرہ سے بہی کرے
اور کنیز سے بہی کرے مگر سب چار سے زیادہ نہون نہ اول حرہ سے نکاح کرکے کنیز نکرے ہان لونڈی سے
نکاح کرکے حرہ سے بہی کرسکتا ہی مسئلہ غلام آزاد عورت سے نکاح کرے یا کسی لونڈی سے دو سے زائد جائز نہین
مسئلہ جب ایک بی بی آزاد دوسری منکوحہ کنیز ہو تو عدل یون ہی کہ دو شب حرہ کے پاس ہی اور ایک شب کنیز کے پاس
مسئلہ لونڈیون سے اگر نکاح کرے تو وہ بہی چار سے زیادہ جائز نہونگی مسئلہ غلام کو دو عورتون سے زیادہ نکاح جائز نہین

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِھِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا
اور دو عورتون کو مہر اونکے بخوشی پہر اگر بخوشی دین تمکو کچھ اوس سے اپنے جی سے تو کہاو اوسکو رچتا پچتا

عورتون کو اونکے مہر دیدو اور وہ خوشی سے کچہ اپنا مہر تمکو دیدین تو اوسے کہاؤ اور کچہ تردد نکرو
صدقات جمع صداق یعنے مہر اور مہر ندیتے کی کی عورتون سا نرچ تدست کدو [illegible]

لے لے جیسا کہ حضرت موسی اور حضرت شعیب کے قصے مین ہے کہ حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ سے دس سال اپنے بیٹے کے مہر مین کام کرایا۔ اور عرب مین بھی یہ معمول تھا۔ پس آیت سے اولیا کا تصرف باطل و ناجائز ہوگیا مسئلہ آیت سے کراہت نکاح شغار کی نکلتی ہے۔ نکاح شغار یہ ہے کہ زید اپنی بیٹی کا نکاح عمر کے ساتھ کردے اور مہر یہ قرار پائے کہ عمر اپنے بیٹے کا نکاح عمر کے یا زید کے بیٹی سے کردے یعنے اسکا نکاح اوسکا مہر اور اوسکا نکاح اسکا مہر ہو چونکہ اسمین عورت کو مہر نہین ملتا لہذا آیت سے کراہت نکل آئی۔ مگر جبکہ عورتین مہر معاف کردین تو وہ مال طیب ہے

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْھُمْ
اور نہ دیدو نادانون کو مال اپنے وہ کہ بنایا اللہ نے واسطے تمہارے اوسمین قیام اور کہلاؤ اونکو اوسمین اور پہناؤ اونکو

وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا
اور کہو اونسے بات اچھی

نا سمجھون کو مال حوالے نکرو جسمین تمہارا قیام اور انتظام اللہ نے رکھا ہے ہان اونہین کھانا کپڑا دو اور جب وہ کوئی سوال کرین تو نرم اور دلخوش کن اچھی بات سمجھا دو سختی و ترشروئی سے شکستہ دل نکرو اور مخاطب سکے خواہ اولیا ہین خواہ امام المسلمین **سفہا** ر نابالغ۔ مجنون۔ **اموالکم** اپنے مال سے مراد نابالغ و مجنون کا مال ہے اور دینا خواہ اسلیے فرمایا کہ تمہارے قبضے مین ہے خواہ اسلیے کہ ابھی تکو اوسپر حق ولایت و انتظام ہی پایا یہ کہ وہ اور تم ایک ہو اونکا مال تمہارا اور تمہارا اونکا ہے۔ کمال ترحم و شفقت و خیر خواہی و اتحاد کی ترغیب دلانے کو ایسا فرمایا **قیام** اسلیے مدار معاش و کارروائی انسانی مال پر موقوف ہے **معروف** اچھی اور سچی بات۔ یعنے مصارف کے علاوہ حسن سلوک۔ شفقت۔ اخلاق۔ اعزاز و تکریم تسلے و تشفی کا بھی برتاو رہے اور بیجا طلبی بموقع ضد کرین تو نرمی سے سمجھا دو (**احمدی** کہدو کہ اب جلد وہ وقت آتا ہے کہ تم اپنے مال کی مالک ہو جاؤگے ابھی مصلحت نہین ہے) مگر جھوٹے وعدے سبز باغ۔ معروف کے قید سے ممتنع ہوگئے۔ **احمدی** (ارزقوہم) سے مفہوم ہوتا ہے کہ انتظام اپنے ہاتھ مین رکھو اونہین نقد حوالے نکردو۔ اور اولی یہ ہے کہ یہ رزق و کسوت تمہاری طرف منسوب ہو اسطرح کہ اون کے مال کی تجارت سے اونکی خرچ کرو تو باعتبار سعی و محنت و باعتبار قبض و انتظام یہ سب تمہارے ہی طرف منسوب ہونگے **ف** کلمہ رزق و کسوت دلالت کرتا ہے کہ اون کے ضروری مصارف اور جسمانی راحت و تندستی کے سامان بقدر وسعت و مقدرت و عرف اون کے مال سے لازم ہین پس دوا اور سکونت اور سواری۔ نوکر تعلیم وغیرہ بحسب حیثیت رزق و کسوت مین داخل ہین۔ نہ اور فضول و زائد اور اس فضول کی نفی (لا تؤتوا) سے پائی جاتی ہے اسلیے کہ مصارف فضول اگر اونکی درخواست سے ہین

تو ظاہر ہی کہ تمنے گویا اونکا مال اونکے ہاتہ پارلے پر چھوڑ دیا اور اگر اپنی طرف سے ہی تو ولی کو ضرر محض سے اختیار نہین دیا گیا ہی مسائل ۱ سفیہ کو مال پر تصرت ندیا جاے ۲ اونکا کہانے کپڑیکا انتظام رہے ۳ ضروری مصارف بہی بقدر وسع کئے جائین ۴ اون کے مالون کی بڑہانے کی فکر رہے ۵ اون سے برتاو اچہا کیا جاے ۶ سفیہ کو اپنا پیشکار۔ امین۔ وکیل نہ بناوے ولی پرسی وانتظام ونہایت توجہ لازم ہی مسئلہ علما متفق ہین کہ سفیہ اپنے مال اور افعال کا مختار نہین ہوسکتا اور اوس کے معاملات جائز ونافذ نہین مگر ابو حنیفہ کے نزدیک جب پچیس برس کا سن ہوجاے تو اوسے مختار کردین اسلیے کہ نہ اب وقت انتظار باقی ہی نہ دوام حجر ثابت اور ابو یوسف ومحمد باعتبار سفاہت حال واضاعت مال محجور اور تصرفات سے مجبور قرار دیتی ہین۔ مظہری۔ اور معالم۔ اور در منثور مین متعدد روایتوں سے ثابت ہوتا ہی کہ عورتین بہی سفہا مین داخل ہین پس اونہین اونکی مال حوالی کردینا خلاف مصلحت ہی مگر جو طریقے استنباط احکام اور استدلال کے ہین وہ ہرگز اسکے معین نہین کوئی عورت یا مرد بعد بلوغ اور فہم محجور نہین ہوسکتا

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

اور آزماؤ یتیمون کو یہانتک کہ جب پہونچین نکاح کو پس اگر دیکہو تم اونسے اصلاح پس دفع کرو طرف اونکی مال اونکے

بالغ ہونے سے پہلے یتیمونکا امتحان لیا کرو جب نکاح کے قابل اور صاحب فہم ہوجائین تو انہین اون کے مال حوالے کردو معالم جب ثابت کے باپ مرگئے اون کے چچا نے حضور مین عرض کی کہ یہ یتیم اور اسکا مال ہی حکم نازل ہوا کہ قبل بلوغ وعقل کے ندوف اولاً منع فرمایا کہ بی سمجہ والونکا مال اونکے حوالے نکرو پہر فرمایا کہ جب بالغ فہمیدہ ہون تو حوالے کردو پس نہی سابق کا نقص ورا امر لاحق کا امتثال ان دو شرطوں پر موقوف ہی ۱ بلوغ ۲ رشد پس امام ابو حنیفہ بعد بلوغ ۲۵ برس کے سن تک رشد کا انتظار کرتے ہین پہر اوسے مختار کردیتے ہین وہ کہتے ہین کہ اس سن مین آدمی دادا ہوسکتا ہی انتظار کسی شے کا چاہتا ہی کہ وہ شے ممکن ہو اور جب دادا

ع عبارۃ النص ۱۲ اشارۃ النص ۱۲ دلالۃ النص ۱۲ عبارۃ النص ۱۲ اقتضاء النص ۱۲

ہونیکی حالت مین رشد محسوس نہوا تو اب امید عبث ہی لہذا یہ سن قایم مقام رشد سمجھکر اوسکا مال دیدی
دیدو سے رشد نکرہ ہی یعنی کسی قسم کا اور کسی قدر رشد ہو۔ مگر ابو یوسف اور محمد بلکہ جمہور انہین شروط
کے پابند ہین اگرچہ آدمی بڈھا ہوجاے۔ اور روایات در منثور اسیکے معین ہین ابتلا امتحان۔
جانچ۔ اس سے کئی امر معلوم ہوے ۱ یہ کہ قبل بلوغ گو آدمی مکلف نہین مگر تعلیم سے معاف نہوگا
ورنہ امتحان بیسود ہوگا ۲ دینی تعلیم بقدر ضرورت زیادہ تر لازم ہی اسلیے کہ دنیاوی امور تو تجربہ
عقل بمقتضای ضروریات ذاتی سے کچھ نکچھ آدمی جان بہی سکتا ہی مگر امور دینیہ تو تعلیم ہی پر موقوف
ہین ۳ نابالغ جبکہ عاقل ہو تجارت اور معاملات مین بہی ماذون ہوسکتا ہی نکاح سے مراد بلوغ
ورنہ صرف نکاح سے صغیر مختار نہین ہوسکتا ہدایہ حقیقت بلوغ مرد مین انزال اور عورتون مین
حیض و ولادت و انزال ہی اور وقت بلوغ لڑکونکا بارہ برس سے اٹھارہ برس تک اور لڑکیونمین
نو برس سے سترہ برس تک اور ثبوت اسکا مدعی کے قول سے ہوتا ہی یعنے جبکہ مرد یا عورت
دعوی کرے کہ مین بالغ ہون بلوغ ثابت ہوجایگا رشد دینی اور دنیاوی امور مین عقل و صلاح
اور امام شافعی کے نزدیک فاسق رشید نہین اسلیے کہ وہ رشد مین عقل و دین کو مقدم جانتے ہین
کلمہ آنستم دلالت کرتا ہی کہ رشد کا ثبوت امام اور اولیا کی راے پر ہی اسلیے کہ کوئی سفیہ آپ کو سفیہ
نہین کہتا پس امام اسے جانچے یا اولیا اوسکے رشید کہین مسئلہ اگر اولیا پر اتہام لگایا جاے
کہ وہ کسی غرض سے رشد تسلیم نہین کرتے تو حاکم پر نظر کرنا لازم ہوگے ۔ اور راوی رشد کافی ہے
فادفعوا امر وجوبی فوری کا ہے یعنے بالغ و رشید ہوتی ہے اوسکا مال حوالی کرو ورنہ خائن
و عاصی ہوگے اسلیے کہ ولی امین ہی اور امین کو بعد طلب حق منع نہین ۔ یہ قبضہ
بوجہ صغر کے ضرورۃ ولی کے لئے جائز ہوا بعد بلوغ نہ ضرورت ہی نہ جواز

وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ
اور نہ کہاؤ اوسے فضول خرچی اور جلد بازی سے یہ کہ بڑے ہوجائین اور جو ہو غنی پس چاہیے کہ بچے اور جو

كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ
ہو محتاج پس کہائے شرعی طور

نابالغونکا مال فضول و جلد بازی سے کہ بڑے ہوجائین اور اپنے مال ہمسی لے لین جو ولی غنی اور کے طور پر نہ کہا جاو کہ ایسا ہو
بے پروا ہو اوسے چاہیے کہ نابالغ کے مال سے احتراز کرے اور جو محتاج اور فقیر ہو وہ خود ہی کہائے
مگر معروف اور مشروع طور سے اسراف یعنی فضول مصارف عام ازینکہ نابالغ کی ذات پر کرے
خواہ اپنے مصارف مین مسئلہ ولی ضرر محض مین مختار نہین بدار عجلت اور مبادرت یعنے

اس خیال سے کہ یتیم بالغ ہو کر مجھی علیحدہ کر دیگا اسیاد رت و بابت نکرے مسئلہ در صورت ثبوت
اسراف و مبادرت فاحش ولی ذمہ وار ہوگا غنی صاحب زکوۃ جسکے پاس بقدر نصاب مال ہو
فقیر وہ جسکی پاس مال قابل ذخیرہ کافی ہو مگر یہان فقیر سے وہ شخص مراد ہے جسپر زکوۃ دینا فرض نہو
اور لینا جائز ہو یتیم کے مال مین مفسرون کے قول مختلف ہین سلہ یہ کہ ولی فقیر قرضاً لیہر ادا کر دے
سلہ یہ کہ ایسا منافع جو یتیم کا مال نہ گھٹائے فقیر خرچ کر سکتا ہے جیسے بچا ہوا کہانا - جانور کے سواری وغیرہ
سلہ یہ کہ ولی بقدر اجرت جو ایسے کام کے صرفا ہوتے ہین لے زیادہ تفصیل مقام کے میری نظر مین ہین
گزرے غور کرنے سے تین شکلین نکلتی ہین **شکل اول** اہتمام و پرورش مین ولی کا کوئی بڑا حرج نہین
شکل دوم بڑا حرج ہے **شکل سوم** اگر یتیم کی ذاتی نگرانی کیجاے تو حرج نہین مگر زائد انتظام
مین حرج ہے جیسے اوسکے املاک یا تجارت یا داد و ستد وغیرہ کے اہتمام مین شکل اول مین غنی احتراز
کرے اور فقیر بوقت اضطرار قرض لے لے - اور دوم مین فقیر بقدر اجرت لے سکتا ہے اور سوم مین غنی اور فقیر
دونو دیانت و امانت سے اجرت لے سکتے ہین اسلیے کہ یہ صورت نہ آیہ کریمہ مین صراحۃً داخل ہے نہ کوئی حرمت کی
وجہ ظاہر ولی یتیم کا مال بڑہا کر خود بھی نفع حاصل کرتا ہے اوسے بھی دیتا ہے یتیم کا مال خالص خرچ نہین کرتا
اور اگر وہ نہ لیتا تو دوسرا اجیر لیتا - پس اس تقریر سے تمام روایتون مین اتفاق ہوگیا

فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا۝
پھر جب دو تم طرف یتیمون کے مال اون کے پس گواہ بنالو اونپر اور کافی ہے اللہ حساب کرنیوالا

یعنے جب بلوغ و رشد ثابت ہوگیا اور تمنے نابالغ کا مال دیدیا تو مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ دو گواہ کر لو
تاکہ نہ تمپر خیانت کا اتہام ہو اور نہ یتیم کے حق تلفی کا احتمال اور اگر اولے مال یا کسی حساب مین تغلب
و تصرف کیا یا گواہونکے بنانے مین چالاکی ہوئی یا یتیم نے دعوی غلط اور گمان بیجا اور مطالبہ ناجائز
کیا تو اللہ تعالی ذرہ ذرہ حساب کریگا وہ دونون کے لیے کافی ہے شریر کا شر اور محسن کے نیکی اوس سے چھپ نہین سکتے

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ
واسطے مردون کے حصہ ہے اوس سے کہ چھوڑا ماباپ نے اور رشتہ والون نے اور واسطے عورتون کے حصہ ہے اوس سے کہ چھوڑا

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا۝
ماباپ نے اور اقارب نے اوس مال کہ کم ہو میراث سے یا زیادہ حصہ مقرر کیا گیا

مردون کو حصہ ہی جو ماباپ ورا قارب چہوڑ مرین اور عورتون کو بہی حصہ ہی مال کم ہو یا زیادہ اور حصے معین کئے ہوئے ہین اب کوئی بیش وکم نہین کرسکتا ۔ا نصیب مفروض مجمل ہی یعنے یہ معلوم ہوا کہ حصہ معین ہی مگر مقدار معلوم نہوے پس بعض کے تفصیل خود قرآن سے اور بعض کی تفصیل احادیث واجماع سے ہوگئے ۔۲ اقارب کا لفظ بہی مجمل تفصیل وتعین نہین اسکا بیان بہی قرآن وحدیث واجماع سے ہوگا ۔۳ ماباپ گو قریب مین داخل تہی مگر بغرض اہتمام شان ذکر فرمایا اور اسیطرح عورتون کا ذکر کردیا اور شان نزول سے معلوم ہوتا ہی کہ ماباپ اور عورتون کے حق مین آیت اوتری معالم اوس بن ثابت انصاری نے انتقال کیا اور ایک بی بی اور تین بیٹیان چہوڑین اون کے دو چچا زاد بہائیون نے مال پر قبضہ کیا اور بحسب رسم خاندان عورتون کو کچہ ندیا اوس کے زوجہ حضور مین آئی اور شکایت کی آپنے سوید وعرفجہ اوسکی دونو بہائیون کو بلاکر پوچہا وہ بولے یارسول اللہ یہ لڑکیان نہ گہوڑے پر سوار ہوتی ہین نہ دشمن سے لڑینگے نہ کسی مظلوم کی مدد کرینگے پہر انہین مال کیون دیا جاے ارشاد ہوا توقف کرو تاکہ اللہ تعالی کوئی حکم نازل فرماے پہر یہ آیت اوتری۔ اور نزول آیت کا بطور خبر کے شاہد ہی کہ میراث اللہ کی طرف سے معین ہوچکی تمہارا کچہ اختیار نہین پس نہ وارث اپنے کہنے سے محروم ہوسکتا ہی نہ مورث اونہین علٰحدہ کرسکتا نہ کسی کا حق بیش وکم ہوسکتا ہی

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا

اور جب حاضر ہون تقسیم کو قرابت والے اور یتیم اور مسکین پس کہلاؤ تم اونہین اوسی مال سے اور کہو اونکو بات معروف

جب مال متروکہ تقسیم کے لیے فراہم کیا جاے اور عزیز واقارب یا بعضے محتاج فقیر جمع ہون تو جنکا حصہ ہی وہ لین مگر جنکا حصہ نہین ہی اونہین بہی کچہ دیدینا چاہیے احمدی اگر یہ حکم واجب ہی تو اگلی آیتون سے جو میراث کے باب مین ہین منسوخ ہی اور اگر مستحب ہی تو بحالہ باقی ہی ۱ قاعدہ مقتضی ہی کہ یہ حکم وجوبی نہو بلکہ استحبابی رہے اسلیے کہ ۱ مجہول واجب نہین ہوتا اور یہان کہلادینے کو فرمایا کوئی مقدار معین نہین فرمائے ۲ وارث اکثر نابالغ یا مدیون بہی ہوا کرتی ہین اور ایسون پر عبادت مالی واجب نہین ہوتے ۳ اگر وجوب تہا تو اقارب کے موجود ہونیکا ذکر غیر مفید تہا اسلیے کہ وہ فقیر وغنی دونو قسم کے ہوتے ہین۔ البتہ مروت وانصاف اسی کو چاہتی ہین کہ جب مال حاضر وفقیر مضطر ہو تو کچہ نہ کچہ دیا جاے لیکن یہ عطا مستحب ہی نہ واجب الحاصل مال متروکہ جب بانٹا جاے اور قلیل ہو تو حاضرین سے معذرت کافی ہی (نقل کیا اسے امام زاہدی نے ابن عباس سے) اور اگر مال کثیر ہے اور حاضرین وہ اقارب ہین جو وارث نہونگے اونہین کچہ دیدے تاکہ تسکین وتشفی ہو اور مغموم

دیا یوں نہ پہیریں اور عذر معقول کردے تاکہ اس لینے یا کم پانیسے منفعل و محزون نہوں - اور اگر حاضرین اغیار مسکین و محتاج ہین تو قدرے بطور احسان و شکر نعمت دینا چاہیے اور جواب نرم و معقول ہر حال میں لازم ہے - اور یہ عطیہ بطور شکر نعمت ہی ہدایہ تقسیم کرنے والے کی اجرت بیت المال سے دینا اولی ہے ورثہ ورثہ سے بقدر حصہ لے جاوے

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ
اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ کہ اگر چھوڑیں بعد اپنے اولاد ضعیف خوف ہو اونپر پس چاہیے کہ ڈریں اللہ سے

وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
اور کہیں بات درست

اور جنہیں یہ خوف ہی کہ ہمارے بعد ہماری اولاد کا کیا حال ہوگا اونہیں چاہیے کہ ڈریں اور پرہیزگاری اور راست گوئی اختیار کریں پس چاہیے دوسروں کے اولاد اور باقیماندہ ورثہ میں ظلم و زیادتی نکریں ۱ اگر خود وارث ہوں تو اس خیال سے کہ ایکدن موت میرے لیے بہی ہی دوسرے ورثہ پر زیادتی نکریں ۲ وصیت میں قول سدید یعنی انصاف کی بات کہیں یہ نہیں کہ تمام مال ادہر اودہر دیدیں وارثوں کو محروم کردیں اور وہ پریشان پہریں ۳ جو مساکین و اقارب محروم بوقت تقسیم حاضر ہوں اون کی حالت پر بخوف خدا ترس کہائیں کچھ دیں نرم باتیں کریں ۴ یہ آیت عبرت کو حاضر سے آنے والے امر پر آدمی دوسرے کا حال دیکہو اور اپنی حال پر عبرت اختیار کرے اور اللہ سے ڈرے تاکہ دوسرا رحم کرے

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا
جو لوگ کہا جاتے ہین مال یتیموں کے ظلم سے نہیں کہاتے مگر اپنے پیٹوں میں آگ اور داخل ہونگے آتش سوزان میں

یتیم کا مال کہانا ایسا ہی گویا آگ پیٹ میں بہر لینا اور آخر کار جہنم میں اونہیں جانا ہی ہو ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ایک قوم اپنے قبروں سے اوٹہائی جائیگی جنکے منہ میں آگ دہکتی ہوگی کہا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں تو یہ آیت پڑہی یعنے وہ یتیم کا مال کہانے والے ہیں - ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے شب معراج ایک قوم دیکہی جنکی ہونٹہ اونٹ کی طرح بڑے بڑے ہوئے تہے اور ایک شخص اون کے ہونٹہ پکڑے تہا اور اون کے منہ میں آگ بہرتا تہا اور پیچہے سے اونکے نکلتے تہے اور وہ گاے کی طرح چلاتی تہی میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون ہیں کہا یہ یتیم کا مال کہانے والے ہیں - کہا سدی نے اس آیت کی تفسیر میں جو مال یتیم کا ظلماً کہاتا ہے قیامت کے دن زندہ ہوگا اور آگ کی لو اوسکے منہ اور کان اور ناک اور آنکہہ سے

وليخش — اور چاہیے کہ ڈریں
فليتقوا الله — پس چاہیے کہ ڈریں اللہ سے
سعیرا — آتش سوزان
جزاء سیئة بمثلها / خافوا علیهم الضیاع / او ما یشکل به / الحاضر او الموجود

نکلتی ہوگی اوسے جو دیکھے گا جان لیگا کہ اسنے مال یتیم کہا یا ہے - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ہے کہ آپنے فرمایا اللہ پر حق ہے کہ چار آدمی جنت مین داخل نکرے ۱؎ دائم الخمر ۲؎ سود خوار

۳؎ مال یتیم کا کہانے والا ۴؎ مان باپ کا عاق کیا ہوا مسلم ابوہریرہ رضی سے روایت کی فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری آگ دوزخکی آگ کا سترواں حصہ ہی و ینشور سعیر جہنم مین ایک میدان ہے جسکا

فرائض یعنی مقرر کیے ہوے حصے جو کسی مرنے والیکے مال سے اوسکے وارثون کو دیے جائین - آگے والی آیتو نمین انکا ذکر

آتا ہے لہذا ایسے تفصیل کرنا جس سے قرآن کا مطلب سمجھنا آسان ہوجای ضرور ہی واضح رہے کہ وہ حقوق جو

مرنے والے کے مال سے متعلق ہوتے ہین تین قسم کے ہین (اول) حاجت ذاتی یعنی تجہیز و تکفین

بطور سنت اور ادا ے دین و وصیت (دوم) میراث اور اسکی چار صورتین ہین نسب ا ور اسمین

تین ہی درجے ہین (فروع) وہ لوگ جو اس سے بواسطہ یا بلاواسطہ پیدا ہوے ہون بیٹا - بیٹی -

پوتا - پوتی - نواسا - نواسی وغیرہ (اصول) جنسے بواسطہ یا بلاواسطہ یہ پیدا ہوا ہو - باپ - دادا

دادی - نانا - نانی - ما وغیرہ (جزء اصول) یعنے انکی اولاد جیسے چچا - ماموں - خالہ - پہپہی - بہائی - بہن

بہتیجا - بہتیجی - بہانجا - بہانجی - عینی و حقیقی ہون (یعنے جنکے ما باپ دونو ایک ہین) یا علاتی ہون

(سوتیلی ما کا بیٹا) یا اخیافی ہون (یعنی ما یا دادی یا نانی کے دوسرے شوہر کی اولاد) سبب یعنے

زوجہ یا زوج تا بقای نکاح عقد جیسے مولی (جو اسے آزاد کرے) یا مولی الموالات (وہ جسکے ہاتہ پر

کوئی مجہول النسب اس شرط پر مسلمان ہو کہ جو خطا مجہسے ہو اوسکا جرمانہ تم دینا اور مین مرون تو تم

میرے مال کے مالک ہونا) اقرار مقر لہ بالنسب علی الغیر یعنے ایسے شخص کو جسکا نسب معلوم و معروف

نہو یہ کہی کہ یہ میرے باپ کا یا چچا یا دادا وغیرہ کا بیٹا ہی اور وہ دوسرا بہی تسلیم کرلے تو وہ شخص

اسکا بہائی یا بہتیجا سمجہا جائیگا جب کوئی اور وارث نہو (سوم) حق عام - یعنے بیت المال

شرعی - پہر میراث پانیوالے چند قسم کے ہین ۱؎ (اصحاب فرائض) وہ رشتہ دار جنکے حصے شرع مین

معین ہین فرمایا نَصِيبًا مَّفْرُوضًا - اور یہ سب بارہ آدمی ہین ۱؎ باپ اسے کبہی سدس ملتا ہی

کبہی عصبہ ہی کبہی سدس و عصوبیت دونو پاتا ہی ۲؎ جد صحیح یعنی جسکے طرف میت کی نسبت مرد

کے واسطے سے ہو اسکا قیاس باپ پر ہی البتہ باپ کے ہوتے ہوے وارث نہین ہوتا ۳؎ برادر

اخیافی ۴؎ ہمشیر اخیافی ایک ہو تو سدس زیادہ ہون تو ثلث انمین مرد و عورت دونو برابر

پائینگے - یہ باپ - دادا - اور اولاد کی ہوتے ہوے وارث نہین ہوتے ۵؎ زوج اگر اولاد

نہو تو نصف ورنہ ربع پاتا ہی ۶؎ زوجہ اولاد نہو تو ربع ورنہ ثمن پائیگی ۷؎ صلبی لڑکے ایک کو

حاشیہ: حق یعنے اللہ تعالیٰ نے یہ بات قرار دی رکہی ہی ورنہ اللہ پر کسیکا حق نہین ۱۲ - یعنی توبہ نکرین اور مرین تو فاسق ہوا ایمان سلب ہوجائیگا ورنہ دوام نار بحالت بقاء ایمان غیر ممکن ۱۲ - منہا السدس ... ۱۲ - ... ۱۲ - بطور عصوبت ۱۲ - منہا السدس ۱۲ - ثلث ۱۲

وراثت کا ۱۲ - ولکم نصف ۱۲ - فلکم الربع ۱۲ - لہن الربع ۱۲ - فلہن الثمن ۱۲

نصف زائد کو دو ثلث - اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو کر للذکر مثل حظ الانثیین پائینگی ۸ پوتے کا
لڑکیونپر قیاس ہے مگر جب ایک بیٹی ہو تو انکو سدس ملے - دو بیٹیان ہون تو محروم ہین مگر انکا بھائی
یا بھتیجا اوسکے ساتھ ہو تو عصبہ ہو جائیگی - اور بیٹی کے ہوتے مطلقاً محروم ہو جاتی ہے ۹ عینی بہن
ایک ہو تو آدھا اور زائد ہون تو دو ثلث - اور عینی بھائیون کے ساتھ عصبہ - اور بیٹیونکے ساتھ
نصف یا دو ثلث کا باقی پائینگی ۱۰ علاتی بہنین ایک کو آدھا زائد کو دو ثلث عینی ایک بہن
کے ساتھ سدس اور عینی بہنین ایک سے زیادہ ہون تو محروم - مگر اونکا بھائی ہو تو اوسکے ساتھ
عصبہ ہونگے - بیٹیون کے ساتھ بھی عصبہ ہونگے - اور بیٹون یا پوتون کے ہوتے ہوے محروم ہین
۱۱ ماکو اولاد یا دو بھائی بہن کے ہوتے ہوے بھی سدس اور یہ نہون مگر زوجہ یا زوج میت
زندہ ہو تو اونکا حصہ دیکر باقی کا ثلث ملے اور نہ اولاد ہو نہ زوج و زوجہ اور نہ دو بھائی
بہن تو کل کا ثلث ماکو ملیگا ۱۲ دادی یا نانی صحیحہ کو (جسکی اور میت کے درمیان مین جد
فاسد ہو) سدس ملیگا (عصبات) اور ان کی چار قسمین ہین ۱ بنفسہ وہ مرد جو میت سے
بواسطہ مرد ملتا ہو جیسے بیٹا اور وہ نہو تو پوتا پر پوتا اور یہ بھی نہون تو باپ دادا وغیرہ اور
یہ نہون تو بھائی بھتیجا وغیرہ وہ نہون تو دادا یا پردادا کی اولاد یہ لوگ کل مال لیجاتے ہین
۲ عصبہ بغیرہ وہ چار عورتین ہین - بیٹے - پوتے - عینی بہن - علاتی بہن - اپنے بھائیون کے
ساتھ ہو کر للذکر مثل حظ الانثیین پاتے ہین ۳ عصبہ مع غیرہ - یعنے بہنین بیٹیون کے ساتھ
عصبہ ہوتی ہین اور اون کے فرض سے جو بچتا ہی لیتے ہین ۴ عصبہ سببی یہ مولی ہے آزاد کئے
ہوے غلام کا کوئی وارث نہو تو آزاد کرنے والا کل مال پائے گا ۱۳ (ذوی الارحام)
وہ رشتہ دار جو عصبہ اور صاحب فرض نہو اگر اصحاب فرائض اور عصبی نہون یہ لوگ وارث ہونگی
پس انمین سب سے پہلے اولاد ہی یعنے نواسا نواسی وغیرہ یہ آپسمین عورتین یا صرف مرد ہین تو
برابر ورنہ للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرلینگے ۲ اصول یعنے جد و جدۂ فاسدہ (وہ جو میت سی
بواسطہ جد فاسد ملے جیسے پرنانا - پرنانی - دادی کا باپ اور اوسکی ما وغیرہ ۳ پھر بہنون کی
اولاد جیسے بھانجے بھانجی - بھتیجی - اور انکی اولاد اور اخیافی بھائی کے اولاد ۴ یہ نہون تو
دادا اور دادی کی اولاد یعنی پھپھی - خالہ وغیرہ اور انکی اولاد - مگر ان سب مین قریب کے
ہوتے ہوے بعید نہین پاتا نواسے کے سامنے پر نواسا نہ پائیگا - اور یہ لوگ نہون تو کل مال
مولی الموالات اور وہ نہو تو مقر لہ علی النسب بالغیر اور وہ نہو تو موصی لہ بجمیع المال اور

وہ نہون تو بیت المال شرعی مین جائیگا - اور بیت المال شرعی نہو تو عام مسلمان بحسب قرب وحقوق لے لینگے پس بہاوج اور بہو اور داماد وغیرہ غیرون سے زیادہ مستحق ہون گے

تفصیل اسکی فرائض شریفی مین ہی نظم		مال میت مین چار کام کرین
بعد تکفین ادائے دام کرین	پھر وصیت کی خواستگار کو دین	وارثان امیدوار کو دین
مستحق جملہ ہوئین بالترتیب	صاحب فرض کا ہے پہلا نصیب	اب و ام زوج و زوجہ و خواہر
پوتی اور جد و جدہ و دختر	اونکے حصے یہ ہین بغیر سخن	نصف اور ربع و سدس و ثلث و ثمن
ان کی تقسیم سے جو چیز بچے	لینگے وہ جملہ عصبہ نسبی	پس اولاد و باپ پھر دادا
پھر اخ و اخت پھر بھتیجا چچا	حاجب اقرب ہی ابعد کا	حق ہی بعد پدر اخ و جد کا
مجتمع گر مساوی ہوئے	مستحق ذو قرابتین ہوئے	لیکے کل مال فرقہ اقرب
باٹین آپسمین پھر برابر سب	پر جو میت سے اتصال ہوا	شرط از جانب رجال ہوا
نہ کبھی عصبہ ہونگے اخیافی	نہ اناثون کو ہوی حق کافی	مرد ہوتے ہین عصبہ بالذات
اپنے بھائی کے ساتھ ہون اخوات	بھائی ہو اونکا یا بھتیجا ہو	بیٹی اور پوتی اونسے عصبا ہو
عصبہ ہین عصبہ سبب ہو گا	حق معتق پس نسب ہو گا	ہون نہ عصبے تو باقیات تمام
رد ہو ذو فرض پر بحسب سہام	ورنہ ذو رحم صورت تعصیب	لینگے کل مال پھر علی الترتیب
ہونگے ذو رحم وہ عزیز و قریب	کہ نہ ہون ذو فروض ذو تعصیب	پہلے اولاد لڑکیون کی ہے
بعد نانا کے ناکی نانی ہے	ہین اخوات واخ اخیافی	پھر یہ اولاد جد و جدہ کی

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ اولاد مین تمہارے مرد کو مثل حصے دو عورتون کے پس اگر ہون عورتین زیادہ دو سے

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ

پس اونکے لیے دو تہائیان ہین جو چھوڑا اور اگر ہو ایک پس اوسے آدہا ہی

اللہ تعالے تمکو تمہارے اولاد کے حق مین وصیت فرماتا ہی کہ مرد کو عورتون کا دونا ملی (یہ کلیہ ہے جب ایک قسم کی مرد اور عورتین جمع ہون جیسے بھائی بہن - بیٹا بیٹی - مگر اخیافی بھائی بہن اس سے مستثنے ہین اسلیے کہ ندہ حصہ ماکے طرف سے ہی گو پانے والا مرد بھی ہو) پھر اگر صرف عورتین دو سے زائد ہون تو اونہین دو تہائیان دی جائین اور ایک عورت ہو تو آدہا پائے - یہ حکم بیٹیون کا ہے اسلیے کہ یہ وصیت اولاد مین ہی اور بیٹیان اسی مین باجماع داخل ہین اور حکم انکا آخر پارہ

والمحصنات مین ہی فـ ایک بیٹی یا بہن کو آدہا اور دو سے زیادہ کے لیے دو تہائی قرآن مین صاف ہی مگر دو کے لیے کوئی حکم نہین لہذا اصحاب مین اختلاف ہوا ابن عباس دو کو ایک پر محمول کرکے آدہا دلاتی ہین اور جمہور اصحاب و ائمہ مجتہدین دو کو تین سے چار پر محمول کرکے دو تہائیان دلاتے ہین اور اسی پر عمل ہی اور یہی صحیح ہی آخر والمحصنت مین دو بہنونکو دو ثلث کا حکم ہے پس دو بیٹیان بدرجۂ اولی مستحق ہونگے

وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ
اور ماباپ کے لئے واسطے ہرایک کے ماباپ سے چھٹا حصہ ہی اوس مال سے کہ چھوڑا اگر ہو واسطے میت کے اولاد

یعنے اگر اولاد ہو تو ماکو سدس اور باپ کو سدس ملیگا باقی اولاد مین للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا اور اگر زوج یا زوجہ ہو تو وہ بھی اپنا حصہ پائین گے

فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ
پھر اگر نہو واسطے میت کی اولاد اور وارث ہون اوسکے ماباپ اوسکے پس اوسکی ماکے واسطے تہائی ہی

یعنی اگر میت کی اولاد نہو اور صرف ماباپ وارث ہون تو قواوسکی ماکو تہائی دیجائیگی اور باپ کی نسبت بیان ضروری ہی کہ وہ کل باقی مال لے لے اسلیے کہ جب دو ہی وارث ہوے اور ایک تہائی لیکر علیحدہ ہو گئی تو خود بخود دوسرا باقی لے لے گا **استنباط** کئے مسئلے معلوم ہوے **اول** باپ عصبہ بھی ہی اور صاحب فرض بھی **دوم** ماکی دو ہی حالتین ہین ۱ سدس جبکہ اولاد یا بھائی بہن ہون ۲ ثلث جب ماباپ دونو یا صرف ایک وارث ہو ۳ مگر جبکہ نہ اولاد ہو نہ بھائی بہن اور دوسرے وارث ہون تو نہ سدس دلاسکتے ہین اور نہ ثلث اوسوقت کلمۂ (ورثہ ابواہ) سے یہ اشارہ سمجھا جائیگا کہ خواہ یہ ابتدا وارث ہون یا بعد تقسیم ورثۂ دیگر باقی رہے ہون اور لفظ ثلث مطلق سمجھ کر ادنی کے ساتھ مقید کیا جائیگا تاکہ بعد اولے حق ورثۂ دیگر باقی مال مین یہ سمجھا جاے کہ صرف ما یا باپ وارث ہین اور ثلث دلادیا جاے مگر ایک بھائی یا بہن مفرد ماکو ثلث سے منع نہین کرسکتا اسلیے کہ قرآن مین صیغۂ جمع یعنے اخوۃ وارد ہے **سوم** اگر فقط ما وارث ہو تو بدرجۂ اولی تہائی پائے گی مگر زیادہ نہین پاسکتے اسلیے کہ زیادتی ثابت نہین

فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ
پس اگر ہون واسطے اوسکے بھائی نہین پس واسطے اوسکی ماکی چھٹا حصہ ہے

یعنی اگر اولاد نہو اور صرف ما یا صرف ماباپ سے ہے وارث نہون بلکہ دو بھائی یا دو بہنین یا ایک بھائی۔ بہن یا ان سے زائد وارث ہون تو ماکو چھٹا حصہ ملیگا **المسئلہ** اخوۃ سے بالاجماع مراد یہ ہے کہ بھائی۔ بہن ایک سے زائد ہون جیساکہ صیغۂ جمع کا مقتضا ہی اور برابر ہے کہ عینے ہون یا علاقی ہون یا اخیافی تاکہ عموم لفظ باقی رہے

کہ اس صورت مین بعد ادائی حق ورثہ بیٹا ہو سے مال کا ثلث ملتا ہے ۱۲

یعنے یہ تقسیم بعد ادائے قرض اول تجہیز و تکفین بطور سنت

مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ‌ؕ

پیچھے وصیت کی کہ وصیت کر گیا ساتھ اوسکے یا قرض کے

وصیت ہے یعنی میت کے اول کر کے قرض ادا کرے پہر

جو بچے اوسکی تہائی سے وصیت ادا کرے پہر ورثہ کو دے ف وصیت میں شرط ہے کہ [۱] موصی لہ وصی کا وارث نہو [۲] کار حربی ہو [۳] تہائی مال سے زائد وصیت نہو اور اشارات آیت سے بہی کل مال کی وصیت کی نفی نکلتی ہے اسلیے کہ فرمایا بعد ادائے وصیت اس سے معلوم ہوا کہ کل مال کی وصیت نہو ورنہ بعدیت صادق نہ آئیگی اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرض بہی کل مال نہو اسلیے کہ وصیت استحباباً بوقت استغنا کیجاتی ہے اور قرض حوائج انسانی سے متعلق ہے ابتدا اسکا اندازہ حاجت پر ہے اور انتہا میں حق العبد ہے اگر قرض میں کوئی حد معین ہو تو ہلاک نفس و تعطل معاملات لازم آئے وہم قرآن میں لفظ وصیت دین پر مقدم ہے اور باتفاق ادائے دین مقدم سمجھا گیا ہے جواب چونکہ وصیت ایک امر مستحب ہے احتمال تہا کہ ورثا اسکے ادائی میں تساہل کریں لہذا اوسے قرض پر جسکا ادا کرنا ضروری تہا مقدم کر کے موکد کر دیا (فرائض شریفی) حدیث میں وارد ہوا کہ شہید سب گناہ معاف ہوتے ہیں مگر دین اور ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین وصیت سے پہلے ادا کرایا

اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَـكُمۡ نَفۡعًا‌ ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا

باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے نہیں جانتے تم کون قریب تر ہے واسطے تمہارے نفع رسانی میں حصے مقرر کیے ہوے اللہ کی طرفسے بیشک اللہ ہے دانا حکمت کار

تمہارے باپ اور بیٹے تمکو نہیں معلوم کہ کون زیادہ تمہیں نفع دینگے ۔ یہ میراث اللہ کی طرفسے مقرر کیے ہوتی جو جانتا ہے ہر خیر اور شر کو اور نہایت مستحکم اور عمدہ کام کرتا ہے ف اسمیں ادب سکہایا ہے کہ احکام تعبدی اور ارشاد الٰہی میں دم نمارو تم کیا جانو کہ فائدہ کیا ہے اور ضرر کیا ہے

وَلَـكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ‌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَـكُمُ

اور واسطے تمہارے آدہا اوسکا ہے جو چہوڑا تمہاری بیبیوں نے اگر نہ ہوا واسطے انکے لڑکا پہر اگر ہو واسطے انکے اولاد پس واسطے تمہارے

اسمیں زوج کا حصہ تمکو تمہاری بیبیوں کے

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ‌ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ‌ ؕ

جو تہائی ہے اوسکی کہ چہوڑا بعد وصیت کے کہ کریں اور قرض کے

مذکور ہے یعنے اے مردو متروکہ سے آدہا مال

ملیگا اگر عورت کی اولاد نہو اور اگر اولاد ہو تو تمکو چوتہائی ملیگی مگر قرض اور وصیت ادا کرنے کے بعد ولد عام ہے لڑکی ہو یا لڑکا ۔ اور اس شوہر سے یا کسی اور شوہر سے پس زوج کو دو ہی حال ہیں [۱] النصف [۲] ربع

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ‌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَـكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ

اور واسطے عورتوں کے چوتہائی ہے اوس کی کہ چہوڑا تمنے اگر نہ ہو تمہارا لڑکا پہر اگر ہو واسطے تمہارے اولاد پس واسطے انکے آٹھواں حصہ اوس مال کا ہے کہ چہوڑ دیا تمنے

[حاشیہ:] ۱ وصی بہا بیان تقریر ہو اور وصیت خاص ۲ او یعنی تردید بلکہ خواہ وصیت خواہ قرض تقدیم کافی ہو بلکہ واو بمعنی خواہ وصیت خواہ دونوں جو ہوں مقدم ہیں ۳ ترتیب ... مع ربط ... جنت ... عادت ... ۴ اکثر ... ۵ ... تمہارے ...

اُنکی عورتون کا حصہ معین
مال ہو اگر اولاد نہو۔ اس

مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ
بعد ادای وصیت کی کہ وصیت کرو ساتہ اوسکی اور قرض کے

فرمایا کہ عورتون کے لیے چہارم
عورت سے ہو یا کسی اور کے

بطن سے اور اگر اولاد ہو تو آٹھوان حصہ ہی اور یہ بعد ادائے قرض و وصیت کے ہے

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
اور اگر ہو مرد وارث چہوڑے کلالہ کو یا عورت اور واسطے اوسکے بہائی ہو یا بہن پس واسطے ہر ایک کے

مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ
بہائی بہن سے سدس ہی پس اگر ہون زیادہ اس سے پس وہ سب شریک ہین تہائی مین بعد

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ
وصیت کے کہ وصیت کے ساتہ اوسکی اور قرض کے نہ ضرر دینے والی یہ وصیت ہی اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا بردبار ہے

کلالہ معالم مین ہی کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا کلالہ والد اور ولد کے سوا کو کہتے ہین۔ اکثر اصحاب کا قول ہی کہ کلالہ وہ جسکے اولاد نہو۔ کہا ابن مسعود نے کہ کلالہ وارث کو کہتے ہین۔ سعید بن جبیر نے کہا کلالہ مورث ہی اور کہا نضر بن شمیل نے کہ کلالہ مال متروکہ کو کہتے ہین **الحاصل** اگر کوئی مرد یا عورت مرے اور اوسکے وارث اوسکے اصول یعنے باپ دادا ما۔ نانی وغیرہ نہون۔ اور نہ اونکی اولاد اور فروع یعنے بیٹا بیٹی پوتا پوتی نہو۔ بلکہ کلالہ کو وارث چہوڑے اور یہان باتفاق کل مراد (ماکی اولاد ہے) اور اوسکے اخیافی بہائی بہن ہو تو ہر ایک کو چہٹا حصہ ملیگا (برابر انکین رعایت للذکر مثل حظ الانثیین کے نہونگے اسلیے کہ ماکی طرف سے پاتی ہین اور اسیکی طرف اشارہ ہی فہم شرکاء مین) اور اگر دو سے زیادہ ہون تو اسے تہائی مین جو مجموع دو سدس سے حاصل ہوتی ہی شریک ہو کر تقسیم کر لین اور یہ تقسیم بعد ادائے قرض و وصیت کی ہے ایسی وصیت یا قرض جو ضرر رسان نہو اللہ تعالی تمکو وصیت کرتا ہی کہ اسیطرح تقسیم کرو۔ اور تقسیم مین وصیت اور قرض کو مقدم کرلو اور وصیت و قرض مین ورثہ کی ضرر رسانی نیتہً و عملاً نکرو۔ اللہ تعالی ہر امر جانتا ہی۔ اور ورثہ کا بہ حرف وصیت تہائی سی زیادہ کرنا یا اس نیت سے وصیت کرنا کہ جب ہم نرہے تو ہمارے ورثہ بہی نہ پائین کسی غیر کو دلا جائین منع ہی۔ وارث بری ہون یا بہلے آدمی سے موافق ہون یا مخالف مگر مال مین اونکا حق اللہ کے طرف سے معین و مفروض ہی اوسکے تلف کرنیکا قصد جائز نہین اسلیے کہ فاسق اور عابد حقوق مین مساوی ہین۔ اور قرض یا اس نیت سے لینا کہ ورثہ کے لیے کچہ نہ بچے یا مرض الموت مین کسیکے قرض کا اقرار کرنا ضرر رسانی ہی **مسئلہ** وصیت ایک تہائی سے زائد باطل ہے صرف تہائی

للذکر مثل حظ الانثیین یہان نہین فرمایا ۱۲

دلائی جائیگی - البتہ ورثہ راضی ہوں یا بالکل کوئی وارث نہو تو وصیت تہائی سے زائد یا کل
ہی سکتی ہے مسئلہ کافر حربی یا وارث کے لیے وصیت باطل ہے مسئلہ کسی میت پر دو قسم کے
دین ہوں ۱ وہ جو شہادت یا اقرار بحالت صحت یا کسی امر ظاہر سے ثابت ہو ۲ جسکا اقرار مرض الموت
مین کیا ہو پہلا قرض اول پھر دوسرا ادا کیا جائیگا مسئلہ قرض دوم یا وصیت مین اگر میت کی
نیت ورثہ کی ضرر رسانی ہے تو وصیت و قرض ادا کیا جاوے گا مگر عند اللہ گناہ ہے

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
یہ حدین اللہ کی ہین اور جو اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی داخل کرے اوسکو جنت مین کہ جاری ہین

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
نیچے اوسکے نہرین ہمیشہ رہین گے اوسمین اور یہ کامیابی بڑی ہے

یہ فرائض اور احکام اللہ کی حدین ہین جو اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کریگا اللہ اوسے جنت
مین داخل کریگا جسمین ہمیشہ رہینگے اور یہ یعنے جنت مین جانا بہت بڑے کامیابی ہے ف
جو شخص کہے کہ جنت مین جانا سرسری امر ہے یا اوسے اچھا نجانے - وہ صریح قرآن کا منکر ہے
اور بعض اکابر کی یہ بے پروائی جو مروی ہے وہ بے ادبی سے نہو بلکہ محمول ہو کمال تعشق اور شوق و ترک
خودی و خواہش و آرزو پر یعنے یہ کہ مقصود اصلی اللہ اور اوسکی رضا ہے نہ نعماے بہشت
اور مراتب علیا اور حق یہ ہے کہ مقصود ذات پاک ہے اور تمام چیزین اوسکے طفیل - لیکن تعظیم اوسکی
جو محل نزول رحمت یا مقام قرب ہو یا جسکی اللہ تعالے نے مدح فرمائے لازم ہے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا
اور جسنے نافرمانبرداری کی اللہ اور رسول کی اوسکی اور بڑھ جاوے حدونسے اوسکے داخل کریگا اوسکو آگ مین ہمیشہ رہنے والا اوسمین

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
اور واسطے اوسکے عذاب ذلت کا ہے

جو اللہ اور رسول کے نافرمانبرداری کرے اور اوس کے باندھے ہوے حدین اور معین
کئے ہوے احکام خیال مین نہ لائے وہ ہمیشہ آگ مین خوار رہیگا حدود جمع حد
اللہ کے معین کیے ہوے قاعدے - یہان میراث کے قواعد اور احکام مراد
ہین خلود دوام - یہان مدت دراز مراد ہے فرمایا جناب استاذی و مولائی
فخر اللہ ابو الحسنات محمد عبد الحی رحمہ اللہ الغنی نے کہ مدت دراز کی انتہا سات ہزار
برس ہے - اور کافرون کے حق مین خلود بمعنے دوام ہوتا ہے

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ فَاِنْ
اور وہ کہ لائین بیحیائی عورتون سے تمہاری پس گواہ بناؤ اونپر چار اپنون سے پس اگر

شَهِدُوْا فَاَمْسِکُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۝
گواہی دین تو روکو اونہین گھرون مین یہانتک کہ وفات دے اونہین موت یا نکالے اللہ واسطے اونکے کوئی راہ

یعنی جو عورتین زنا و بدکاری کرین اونپر چار مسلمان مرد گواہ بنالو اور بعد شہادت اونہین اپنے گھرون مین روک رکھو جب تک اونکی موت نہ آئے یا اللہ کوئی حکم اون کے حق مین نازل فرمائے **ف فاحشہ** ہر بے حیائی - یہان مراد بدکاری ہی - نسائکم اور منکم سے مراد یہ ہی کہ یہ احکام مسلمان عورتون کے لیے ہین کفار کے احکام مین کچہ تفاوت ہی اور مسلمان ہی مرد گواہ ہون پس نہ چار سے کم گواہ - نہ غیر مسلم گواہ مقبول ہون گے - نہ دو مرد اور چار عورتون سے گواہی مقبول ہوگی اسلیے کہ یہ شہادت مخصوصہ فعل زنا ہے دوسرے گواہیون کا قیاس جائز نہین **احمدی** آیت کے بعض احکام منسوخ ہین یعنے حبس کرنا اور روک رکھنا اسلیے کہ زانی محصن کے سزا آیہ منسوخ التلاوۃ مین مذکور ہوگے تو قید اور روک منسوخ ہوگئی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا مرد و عورت محصن جب زنا کرین اونہین سنگسار کرو اور غیر محصن کے لیے سو کوڑے اونکی مارے اور احادیث مشہور اسی کے شاہد ہین **مسلم** جب آیت اوتری تو آپ نے فرمایا مجسے سنو اللہ نے اون کے لیے راہ نکالدی ثیب کے لیے رجم اور بکر کو سو کوڑے - علما متفق ہین کہ محصن کو سنگسار اور غیر محصن کو سو کوڑے لگائے جائین - اور محصن وہ ہی جو ۱ مسلمان ہو ۲ آزاد ہو ۳ زنا کی حد اوسپر نہ لگائی گئی ہو ۴ نکاح سے وطی کی ہو **مسئلہ** غلام و کنیز کو ہر حال مین پچاس کوڑے ہین **مسئلہ** زانی اور زانیہ کو حاکم محبوس رکھے جب تک گواہ اور تحقیقات ہولے **مسئلہ** اسی آیت سے قید کرنا جائز ہوگیا وقتی ہو یا دائمی

وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْکُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا
اور وہ دو مرد کہ کرین بدکاری تم مین سے تکلیف دو اونکو پس اگر توبہ کرین اور نیک ہوجائین پس چشم پوشی کرو اون سے

اِنَّ اللّٰهَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝
بیشک اللہ ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان

اسمین لواطت و سحق کا حکم ہی یعنے جب مرد و نسی بدفعلی ہو تو اونہین بحسب رای امام سزا دو اور اگر توبہ اور اصلاح اونمین ظاہر ہو تو درگزر کرو اللہ بخشنے والا ہی **مظہری** بعضون نے کہا یہ آیت آیۂ حبس سے منسوخ ہوگئی پہر آیۂ حبس آیۂ رجم و جلد سے منسوخ ہوے اور بعضون نے کہا

حبس غیبہ یعنے محصن کے لیے ہی اور یہ آیت بکر یعنی غیر محصن کے لیے ہی مگر ظاہر یہ ہے کہ اس
آیت کو نہ اوس سے تعلق ہی نہ نسخ کی ضرورت بلکہ اسمین لواطت کا حکم ہے **ابن کثیر** کہا مجاہد نے
آیت دو مردون مین نازل ہوئی جو باہم بدفعلی کرین۔ اور باہمی عورتون کی بدفعلی اسیطرح اسمین
داخل ہی جسطرح جابجا عورتین مردون کے ضمن مین مذکور ہوئین پہر اید اجمل ہی **منظہر** سے
حضرت علیؓ نے فرمایا یہ وہ گناہ ہی جسے امت لوط نے کیا اور جو اونکے ساتہ اللہ تعالیٰ نے کیا تمہین
معلوم ہی۔ مین تجویز کرتا ہون کہ لوطی آگ مین جلایا جائے اور اصحاب حاضرین نے اسپر اتفاق کیا
اور ابن عباس سے مروی ہی کہ اونچی دیوار سے اوندھے منہ گرا یا جائے۔ اور اوپر سے پتہر مارے
جائین۔ گو وہ قوم لوط کے عذاب سے استنباط کرتے ہین۔ اور عبداللہ بن زبیر سے مروی ہی ایسی جگہ
قید کیے جائین جہان سخت بدبو ہو یہانتک کہ مرجائین اور شافعی اور احمد اور مالک اور ابو یوسف
اور محمد کے نزدیک لواطت کا حکم وہی ہی جو زنا کا ہی پس زنا کی حد جاری کی جائیگی مگر ابو حنیفہ
کے نزدیک حد نہین ہی اسلیے کہ جو روایتین درباب حد نقل کیجاتی ہین وہ ثبوت حد کے لیے
کافی نہین سے ترددہی کہ لواطت زنا ہی یا نہین پس اثبات حد محل تردد مین نہین ہو سکتا ہان تعزیر
دیجاے اور اسمین امام کی راے معتبر ہی اور اجمال قرآنی اسیکا شاہد ہے پہر بار اول تعزیر ہی
اور دوسری بار کرے تو سیاستۃً قتل کیا جاے اور اسیکے معین وہ حدیث ہی جو ابن ماجہ و ترمذی
مین مروی ہے مَنْ وَجَدْتُّمُوْہُ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوْہُ جسے تم پاؤ کہ کرتا ہو کام لوط کے
قوم کا اوسے مار ڈالو **مظہر** سے صیغہ مضارع (یعمل) سے ایک قسم کی تکرار و استمرار نکلتی ہے
الحاصل قتل ہی عام ہے کہ گرا دینے سے ہو یا تلوار سے اور اسی مذہب کی تائید سیاق آیت سے
نکلتی ہی کہ اولاً اونہین تکلیف دو اور توبہ کرلین تو درگزر کرو پس اگر پہلے ہی جان سے مار ڈالی جائین
تو توبہ کون کریگا اور حد زنا درصورت رجم قتل یقینی ہے اور درصورت جلد محتمل القتل۔ اور اگر
توبہ سے یہ مراد لیجاے کہ بعد فعل سزا سے پہلے توبہ کرلین تو کسی طرح سزا ٹل ہی نہین سکتی زبان سے
توبہ کرنے مین کیا خرچ ہوتا ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ اولاً کچہ سزا دیجاے پہر اگر توبہ کرین اور اپنی نیک چلنی
سے امام کو مطمئن کردین تو پہر اونہین کوئی طعن و تشنیع سے ذلیل نکرے اور اگر پہر وہی کام کیا تو
امام اوسے مار ڈالے تاکہ دوسرون کو عبرت ہو **ف** معلوم ہوا کہ کسی مجرم کو توبہ کرنے کے بعد نہ
زبان سے برا کہو نہ خیال او نکو دل مین لاؤ سے برا سمجہو **ترغیب** (فرمایا) جس قوم نے عہد توڑا
اون مین قتل ظاہر ہوا۔ اور جسنے فحش اختیار کیا اونپر موت مسلط ہوئی اور جسنے زکوۃ نہ دی

اونپر مینہ بند ہو گیا - (فرمایا) جب زمینونپر ظلم ہو گا تو اللہ تعالی دشمنون کو غالب کر دیگا - اور جب زنا زیادہ ہو گا کالیان زیادہ ہونگی - جب لواطت زیادہ ہو گی - اللہ تعالی اپنا دست کرم اپنے خلق سے اوٹھا لیگا پھر کچھ پروا نہو گی کہ کس وادی مین ہلاک ہو جائین - ابو ہریرہ نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی ساتون آسمانونسے اپنے سات قسم کے مخلوق پر لعنت نازل فرماتا ہی اور ہر ایک پر تین تین بار سلے جسنے لواطت کی وہ ملعون ہی ۲ جسنے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا ۳ جو جانور سے بدفعلی کرے ۴ جو نافرمانبرداری ماباپ کی کرے ۵ جو ماں سے اور اوسکی بیٹی سے نکاح کرے ۶ جو زمین کی حدین بدل ڈالے تاکہ باہمی شناخت اور امتیاز حقوق نہو سکے یاد و سریکی زمین لے ۷ جو اپنے مولی کے سوا دوسریکی طرف نسبت کرے - اور فرمایا چار آدمی رات دن اللہ کے غضب مین رہتے ہین ۱ جو مرد عورتون کی سی صورت بنائے ۲ جو عورت مردونکی مشابہت کرے ۳ جو جانور سے بدفعلی کرے ۴ لوطی - اور فرمایا جو عورتونسے یا مردون سے لواطت کرے اللہ تعالی اوسپر نظر رحمت نکریگا **لعنت** رحمت سے دور کرنا

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ
نہین ہی توبہ اللہ پر مگر واسطے اونکے کہ کرتے ہین برائیان جہالت سی پھر توبہ کرتے ہین

قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
جلد پس یہی ہین کہ توبہ قبول کی اللہ نے اونپر اور ہے اللہ دانا حکیم

اللہ تعالی توبہ اونہین کی قبول کرتا ہی جو نادانستہ یا سہو سے گناہ کر بیٹھتے ہین پھر خبردار ہوئی یا کسی نے متنبہ کیا اور توبہ کی **جہالت** کہا بغوی نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتفاق ہی کہ ہر گناہ جہالت ہی عمداً ہو یا سہواً اور جو نافرمانبرداری کرے وہ جاہل ہے - اور کہا گیا کہ لذت فانی کو لذت باقی پر اختیار کرنا عین جہالت ہی **ف** گناہ ہونے کے تین سبب ہین ۱ یہ کہ انسان خدائے قادر حاضر و ناظر کو بھول جاے ۲ یہ کہ نیک و بد کا سلیقہ نفع و ضرر کا امتیاز نرہے ۳ یہ کہ اپنی خواہش اور نفس کی فرمایش سے مجبور اور عاجز ہو جاے - اور یہ جملہ امور جہالت ہین اسلیے کہ حق فراموشی اور نیک و بد سے چشم پوشی اور نفس کو جو ہمارا تابع اور ہماری اعانت کا محتاج بنایا گیا ہے غالب تصور کر لینا کھلی کھلی نادانی ہی پس فوائد دائمی اور نفع یقینی چھوڑ کر فانی اور موہومی امور کی طرف راغب ہونا مقصود اعلی و محبوب تم حضرت الوہیت کے سوا یہ نقوش فانیہ

اور نفوس اعتبار یہ کو قابل التفات اور مقصود بالذات ٹھیرانا سخت تر جہالت ہی **قریب** نزدیک مراد یہ ہی کہ ندامت اور اطلاع سے قریب یعنے معاً توبہ کرتے ہین یہ نہین کہ آج معلوم ہوا کہ فلان امر گناہ تہا اور مدتون تک غفلت مین بسر کی توبہ نکی - یا یہ کہ موت سے پہلے یا سزائے دنیاوی - اور فقدان اسباب و عجز و مجبوری سے پہلی - یا مراد تکرار ہے کہ جلد توبہ کرتے ہین خطا مکرر نہین کرتے **توبہ** علما کے اقوال جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ توبہ دو قسم کی ہوتی ہی ۱ یہ کہ کسی وجہ سے عاجز و مایوس ہو گیا - یا وہ اسباب باقی نرہے جو گناہ پر آمادہ کئے ہوئے تھے یا گناہ کرتے کرتے جی اوب گیا - یا بدکاری کے اظہار اور ہمچشمون مین طعن و ملامت کا خوف پیدا ہوا ان صورتون مین بمجبوری توبہ کی ۲ یہ کہ غفلت یا شامت سے خطا ہوئی اور معاً توبہ کی یا معلوم ہوا کہ مین غلطی پر تہا یا خوف رب العزت دلمین آیا یا محرومی و دوری سے ڈرا اپنی ناشکری اوسکے احسانات سے شرمایا اور بلا توقف توبہ کی خوف سے کانپا و ٹہا پس یہ توبہ کرنے والے نہایت اعلی درجے کے خدا ترس متقی ہین **مسلم** فرمایا رات کو اللہ تعالی اپنا دست کرم دراز فرماتا ہی تا کہ رات کا گناہگار توبہ کرے دن نکلنے سے پہلے اور دن کو دراز فرماتا ہی کہ دن کا گناہگار توبہ کرے رات سے پہلے یہ فضل و کرم اوسوقت تک رہیگا کہ آفتاب مغرب ہی سے نکلے اور جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوا دروازہ توبہ کا بند ہو گیا

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ج حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ
اور نہین ہی توبہ واسطے اونکے کہ کرتے ہین برائیان یہانتک کہ جب حاضر ہو ایک کی اونمین سے موت

قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
بولا مین نے توبہ کی اب اور نہین (توبہ) واسطے اونکے جو مرتے ہین اور وہ کافر ہین وہی ہین کہ تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے عذاب دردناک

توبہ بندی کی یہ ہی کہ گناہ سے باز آئے اور حق سبحانہ تعالی کی طرف سے یہ ہی کہ عذاب اور غضب سی درگزر فرمائے جو برائیان کرتے جاتے ہین اور جب ملائکہ موت کے آگئے اور عالم آخرت پیش نظر ہوا گہبرا کر کہنے لگا مین اب باز آتا ہون اونکی توبہ مقبول نہین اور نہ اونکی توبہ قبول ہو گی کہ وہ مرے اور کافر تھے یعنے بحالت کفر مرے اونپر بہی حق سبحانہ تعالی اپنے غضب و رعذاب سے رجوع نفرمائیگا بلکہ اونکے لیے دردناک عذاب ہی یعنے نہ مرتے دم توبہ مقبول نہ بحالت کفر مغفرت ممکن یا یہ کہ بعد موت قبر و حشر مین مجرم کا عذر نہ سنا جائیگا **ابن کثیر** بخاری نے ابن عباس سی روایت کی کہ عرب مین رسم تہا کہ جب کوئی مرا اوسکے ولی اوسکی عورت کے مالک بن بیٹھتے چاہتے خود تصرف کرتے اور عمر تک منتظر رکہتے اور چاہتے دوسرے سے نکاح کر کے مہر خود لے لیتے اور خواہ اوسے

روک رکھتے کہ عاجز ہوکر خواہ کچھ میراث سے دستکش ہو یا مرنے تک تو ہم اوسکے وارث ہو جائینگے اور یہ قاعدہ الضا میں تھا۔ اور اہل مکہ طلاق دیتے مگر دوسرے شوہر سے نکاح کے مانع ہوتے تاکہ گھبرا کر کچھ مال دیدے۔ اور یہ بھی ہوتا کہ باوجود نفرت وعدم رغبت طلاق نہ دیتے چنانچہ ابو قیس مرے تو قیس بیٹے اونکی بیبی پر قبضہ کرنا چاہا اور نفقہ سے بھی بے پروائی کی عورت حضور میں آئی آپنے فرمایا کہ اپنے گھر میں ٹھہر تا کہ کوئی حکم نازل ہو۔ ارشاد ہوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ
اے ایمان والو نہیں حلال تمکو کہ وارث ہو عورتوں کے جبراً اور نہ روک رکھو اونہیں

لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ
تاکہ لیجاؤ کچھ اسمیں سے کہ دیا تمنے اونکو مگر یہ کہ لائیں بیحیائی کھلی ہوئی

اے مسلمانو نہ عورتوں پر جبراً حق ثابت کرو نہ اونہیں روکو کہ کچھ مال اونکا لیلو مگر جبکہ بدکاری یا لڑائی کریں **فاحشہ** سے اگر بدکاری مراد ہو جیسا کہ درمنثور میں ابی بن کعب سے منقول ہے تو بعد ثبوت کامل یا معاینۂ صریح وہ تمام مال جو دیا تھا لینا جائز ہو جائیگا۔ جیسا کہ ابن مسعود اور حسن سے مروی ہے مگر اس تقدیر پر آیت منسوخ ہو اور ناسخ وہ آیت ہو جسمیں سزا زنا کا بیان ہو اب کسی کو حق نہیں کہ دیا ہوا مال پھیرے۔ اور اگر فاحشہ سے مراد لڑائی اور جھگڑا ہو جیسا کہ درمنثور میں ضحاک سے منقول ہو تو یہانتک مجبور کرنا کہ مضطر ہو کر خلع طلب کریں ناجائز اور آیت غیر منسوخ ہوگی۔ مگر زنا ہو یا لڑائی ثبوت کامل ور ظہور کافی شرط ہی جیسا کہ ظاہر ہے کلمہ (مبینہ) سے **ف** ۱ ابطال رسم جاہلیت ہے یعنے عورتوں کا مالک ہو جانا جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں جاہل نہیں بلکہ پڑھے نامی اور شریف خاندانوں میں یہ رسم خبیث باقی ہے کہ جہان عورت بیوہ ہوئی اوسکا کوئی رشتہ دار سسرالی ہو یا خاندانی دوسرے نکاح کی اجازت نہیں دیتا اور جہانتک زور چلتا ہے کوئی دقیقہ اوٹھا نہیں رکھتا اور اگر نکاح ہو گیا تو یہی فکر رہتی ہے کہ اوس بیچاری کو ایذا پہنچائے جائے کوئی اوس سے میل جول نہ رکھے۔ حالانکہ اللہ نے اس فعل کو حرام کر دیا اور خود حضور سرور عالم نے بیوہ عورتوں سے نکاح کئے اور اپنی بیوہ بیٹیوں کے نکاح کر دیے اور تمام اصحاب اور اہل بیت میں بلا تکلف یہ طریقہ مسنون مروج رہا جو اسے عار و حرام جانے تو وہ منکر قرآن و کافر ہے اور جو منع کرے وہ عاصی ہے ۲ ایذا رسانی اور بدنیتی اور مال مردم خوری سے ممانعت ہے

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا
اور زندگی کرو اونکے ساتھ اچھی طرح پس اگر برا جانو تم اونہین تو شاید برا جانو گے ایک چیز کو

وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا
اور حالانکہ گردانی ہو اللہ اوسمین خیر کثیر

اور عورتون کے ساتھ شرعی انصاف و اخلاق سے بسر اوقات کرو اور اگر اونکی بدصورتی یا بدخلقی یا کسلی اور وجہ سے تمکو اونسے نفرت ہی تو لازم ہے کہ صبر کرو اور غور کرو کہ کیا ہم ایسی چیز کو برا جانین جسمین اللہ تعالی نے ہمارے لیے خیر کثیر رکھی ہو۔ مثل اولاد۔ وحفظ اثاث البیت و انتظام خانہ داری و حفظ نفسانی و راحت جسمانی کے الحاصل مردون کو عورتون کے ہر قصور پر بگڑنا اور جامے سے باہر ہو جانا اور اون تمام نعمتون کی ناشکری کرنا جو اونہین نوع نسوان سے حاصل ہی۔ لازم نہین ف اسمین تعلیم ہے کہ عورتون کے ساتھ نہایت حسن خلق اور شگفتہ روئی سے بسر کرو اور اونکی غلطیون اور ایذا رسانیونپر صبر کرو بلکہ شکر گزاری اور نعمت شناسی کا طریقہ سکھایا ہی اور احادیث مین وارد ہوا کہ بہتر آدمی وہ ہی جو اپنی عورتونسے اچھائی کرے اور فرمایا کہ مین تم سب سے زیادہ عورتونسے بلطف و مہربانی بسر کرتا ہون لیط اور اگر تمکو اونکی بدخلقی پر صبر نہین اور خواہ مخواہ دوسری عورت بدلنا ہی تو جو دی جلکی وہ پھیرنا نچاہیے

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا
اور اگر تم چاہو بدلنا زوجہ جگہ پر زوجہ کے اور دیچکے ہو ایک کو اونمین سے مال کثیر پس نہ پھیر لو

مِنْهُ شَيْـًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا
اوس سے کچھ کیا لوگے تم اوس مال کو بہتان اور گناہ ظاہری سے

اور اگر تم چاہتے ہو کہ ایک عورت چھوڑکر دوسرے سے نکاح کرین تو جو کچھ اس عورت کو دیچکے ہو وہ نہ پھیرو کل ہو یا کوئی جزو کیا تم یہ مال بوجہ بہتان وافترا اور گناہ کے لے لوگے ف ا اسمین ممانعت ہے کہ عورتون کو دیکر کچھ نہ پھیرو اور اسی آیت سے فرمایا فقہائے کہ اگر مرد خود چھیڑ چھاڑ کرے تو مہر چھڑا لینا اور عورت کی خطا ہو تو مہر سے زائد لینا خلع مین مکروہ ہے اور دلائل اسکے سیقول مین صفحہ (۱۷۰) مین گزر گئے ۲ طلاق جائز ہے جسقدر چاہو دیا کرو ۳ جسقدر چاہو نکاح کرو بشرطیکہ چار سے زیادہ ایک وقت مین جمع نہو جائین ۴ جو مہر جسقدر چاہو باندہو۔ ابن کثیر ایک دن حضرت عمرؓ نے خطبہ مین فرمایا اے مردو مہر مین زیادتی کیون کرتے ہو (اسلیے کہ مہر قرض ہے اگر ادا نہو سکا تو عاقبت مین ماخوذ ہو گے تمہارے باقی ماندہ وارث مفلس رہینگے مال مہر مین محسوب ہو جایگا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عبادۃ النصر ۱۰ | ۱۱ تقویۃ سے ۱۲ | اقتضاء النص | بدون طلاق ۱۳ | اشارۃ النص | بیعمان ۱۱ | اشارۃ النص | قنطار | الطلاق

اور آپ کے اصحاب کے مہر چار سو درہم تک تھے یا اوس سے کم (یہ ارشاد حضرت عمر کا باعتبار اکثر واغلب تھا ورنہ مہر امہات المومنین کے چار سو سے زیادہ بھی تھے چنانچہ مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپکے ازواج کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا اور یہ پانسو درہم ہوئے اگر مہر زیادہ کرنا کرامت اور تقویٰ ہوتا تو یہ بزرگ اسمیں سبقت فرماتے پس میں نہ سنوں کہ کسی مرد نے چار سو درم سے مہر زیادہ کیا یہ فرماکر اوترے ایک قریشی عورت سامنے آئی اور کہنے لگی کیا آپنے مہر چارسو درم پر منحصر کردیا فرمایا ہاں وہ بولے آپنے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی (وآتیتم احداھن قنطارا) حضرت فاروق یہ حکم ربانی سنتے ہی خاموش ہوگئے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ اَکُلُّ النَّاسِ اَعْلَمُ مِنْ عُمَرَ اے اللہ بخشدے کیا سب آدمی عمر سے زیادہ جاننے والے ہیں پھر منبر پر چڑھے اور کہا کہ میں نے تمکو چار سو درم کا پابند کیا تھا مگر اب تمہیں اختیار ہے جسقدر چاہو مہر باندھو

وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا
اور تم کسطرح اوسے پھیر لوگے اور بیشک پہنچ گیا ایک تمہارا طرف دوسرے کے اور لے لیا عورتوں نے تم سے عہد گاڑھا

یعنے جب باہم متمتع ہوچکے اور ایک نے دوسرے سے حظ حاصل کیا اور عورتیں تم سے عہد غلیظ یعنے وعدہ مستحکم لیچکی ہیں تو پھر کیونکر اون سے مہر پھیروگے **افضی** سے مراد مخالطت ومباشرت ہے اور میثاق سے مراد ایجاب وقبول یعنے عقد نکاح مسلم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے عورتوں کے باب میں تمنے اونہیں اللہ کے ذمہ داری سے قبضے میں لیا ہے اور اللہ کے نام سے اونکو حلال کیا ہے **احمدی** آیت میں دلیل ہے کہ مہر دخول سے موکد ہوجاتا ہے یعنے جب عورت سے نکاح کیا گیا اور ابھی ہمبستری نہیں ہوئی تو بعض صورتوں میں مہر واجب ہی نہیں ہوتا مثلاً مہر پہلے سے مقرر نہو یا عورت مرتدہ ہوجاے اور بعض صورتوں میں آدھا دینا پڑتا ہے جیسے طلاق دی تو مہر آدھا دے مگر جب ہمبستری ہوگئی تو کوئی ایسی صورت نہیں کہ مہر نہ دینا پڑے جیساکہ خود ارشاد فرمایا کہ بعد مباشرت واختلاط کیونکر واپس کرسکتے ہو ۲۔ قبل دخول مہر محل تردد میں ہے اسلیے کہ جو شے وجود دلیل ایک امر کی ہوگی تو غالباً عدماً اوسکے عدم پر بھی اشارہ کریگی ۱۳۔ اسی پر قیاس کی گئی خلوت صحیحہ یعنے جب زن وشو کسی تنہا مکان میں اسطرح اکیلے ہوجائیں کہ کوئی مانع وحارج نہو یعنے خلوت ہو اور موانع شرعے جیسے صوم رمضان وموانع طبعی جیسے حیض وغیرہ موجود نہو تو وہ خلوت قائم مقام جماع متصور ہوگی اور ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا وطی ہوگئی اسلیے کہ ۱۔ نفس جماع ثبوت ومعائنے کے قابل نہیں لیس بضرورت اوسکی قرائن قرینہ

لے اگر آپکو یہ حکم پہنچتا تو ہرگز ایسا نہ فرماتے ۱۲ / کیا یہ بھی ایک غلطی کی کسی سے ہو سکا پس لیجیے سب زیادہ عالم علم سے ۱۲ / غالباً جواب دے جسطرح کے معانی / نفی سے نفی علم لازم نہیں آتی ۱۲

اور علامات قویہ پر حکم مرتب ہوجاتا ہی ۲- کلمہ افضے جسکی معنی اختلاط کے ہین خلوت صحیحہ کا اشارہ کررہا ہی ۳- نکاح موقت ومتعہ - ونکاح فاسد - اس سے خارج ہوگیا کہ یہ تینون وعدۂ محکم نہین بلکہ واجب الفسخ ہین - متعہ اور موقت کے بے اعتباری ظاہر ہی - اور نکاح فاسد مین گواہ جنپر استحکام عقد کا مدار ہی نہین ہوتی در منثور جب قیس نے اپنی باپکی زوجہ پر بسبب رواج اہل مدینہ دست اندازی چاہی اور قیس کی زوجہ نے حضور مین واقعہ بیان کیا (جسکی تفصیل صفحہ (۹۶) مین گزرگئی) حضور نے فرمایا تو گھر مین بیٹھ اللہ تعالی کوئی حکم نازل فرمائیگا تو یہ آیت اوتری

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ
اور نہ نکاح کرو جنسے نکاح کیا باپون نے تمہارے عورتون سے مگر جو گزرگیا بیشک یہ کام بیحیائی ہی اور گناہ

وَسَآءَ سَبِيْلًا
اور بری راہ

ای مسلمانو تم اون عورتون سی نکاح نکرو جنسے نکاح کیا تمہارے باپ - دادا ناناؤ مگر جو گزرگیا بیشک یہ کام بیحیائی کا ہے اور گناہ عظیم اور بدراہ ہے

ف مانکح سے اگر صرف عقد مراد لیا جاے تو موطوءۂ بغیر نکاح اور ممسوسہ اور منظورہ (یعنے وہ جسے بحالت غلبۂ شہوت مس کیا ہو اوسکی شرمگاہ پر نظر غائر ڈالی ہو) بطور تعلیل وقیاس داخل ہونگے اسلیے کہ نفس نکاح یعنے ایجاب وقبول کو حرمت مین دخل نہین بلکہ نکاح قائم مقام ہے وطی کے اور وطی سے باہم جزئیت آجاتی ہی اور جز کا جز جیسے نواسی پوتی حرام ہی تو اس مرد کے جز یعنے اوسکی اولاد عورت پر حرام ہونگی پھر جبکہ حرام ہونیکی علت جزئیت قرار پائی اور جزئیت ہر وطی سے ثابت ہوتی ہی حرام ہو یا حلال تو ہر موطوءہ حرام ہوجاتی - اور جبکہ نکاح قائمقام وطی کے مان لیا گیا اسلیے کہ شرعا حل وطی کے لیے موضوع ہے تو نظر اور مس حسا قائم مقام وطی ضرور مانی جائیگی اور وطی کی طرح موجب حرمت ہوگی (۲) مانکح سے وطی مراد ہو تو یہ سب صورتین حکم آیت مین داخل ہوجائینگی موطوءہ عبارت سے حرام ہوگی اور منکوحہ ضرورۃ اسلیے کہ وطی امر مخفی ہے اور طبائع اوسکی طرف مائل ومضطر اور نکاح عرفا وشرعا وطی کا حلال کرنے والا ہے پس جبکہ طبیعت راغب اور مانع عرفی وشرعی مرتفع اور اصل وطی نظر سے مخفی اور قابل اخفا تھی تو ضرورۃ نکاح عین وطی قرار پاگیا تاکہ اشتباہ حرام سے احتراز ہو (۳) اگر عزم صحیح مراد لیا جاے یعنے جس سے وطی کا عزم صحیح کیا گیا ہو وہ حرام ہی تو استنباط مسائل مین کوئی تکلف نہوگا - اسلیے کہ نکاح عزم شرعی ہے اور نظر ولمس عزم حسی اور روطی تو عین علت ہی بدرجہ اولی داخل ہوگی (۴) آیت مین گو عورتین مذکور ہین مگر مراد عام ہے مرد ہون یا عورتین یہی جہان (ما) کا ذکر ہے باپ بھی داخل ہی (۵) ما قد سلف سے ثابت ہلی

یعنی ربا) سے مراد نساء ہین ... وطی ابا سے مراد مرد و عورت دونون ہین ... حضور نے بعد نکاح ... عورت ... [illegible]

کہ حسن و قبح عقلی ہی حقیقتہ (یعنے بری چیز کو برا جان لینا اور اچھی چیز کو اچھا جان لینا امر عقلی ہے) اور شرعی
ہی حکما (یعنے برے فعل کی سزا اور اچھے کام کی جزا قرار دینا بدون شرع کے معلوم نہین ہو سکتا۔ سو ر نہ
ایسے نکاح نہی و ممانعت سے پہلے فحش قرار نہ پاتے اسلیے کہ شرع وارد نہ تھی جو قبیح بتاتی پہر حکم قبح
نہ تہا اگر عقل کے ذریعے سے۔ اور جبکہ حکم سزا و جزا شرع پر موقوف تہا فرمایا جو گزر گیا اوسے جانے دو
مسئلہ اگر مرد و عورت کافر ہون اور اون مین باپ بیٹی یا ما بیٹے مین نکاح ہو گیا ہو پہر وہ مسلمان
ہو جائین تو نکاح باطل کر دیا جائیگا اور الزام یا کوئی سزا نہو گی اسلیے کہ ایسے نکاح عقلاً قبیح تہے پس بوقت
اسلام موجود سمجھے گئے اور کافر کے حق مین شرع نہ تہی لہذا سزا نہ دیگی مسئلہ اگر بدون گواہ۔ یا بدون
ایجاب و قبول نکاح کیا تہا اور یہ امر اونکے رواج مین جائز تہا پہر مسلمان ہوے تو نکاح صحیح سمجہا جائیگا
اسلیے کہ وہ قبح عقلی نہ تہا جو اب بہی موجود سمجہا جاتا اور نہ اوسکے حق مین شرع تہی جو گناہ لازم کرتی لہذا نکاح
بحالہ باقی رہا پہر نزول اس کلمے کا تسکین کے لیے ہوا اسلیے کہ جب ایسے نکاح حرام ہو گئے تو جنہون نے ایسا
کیا اونہین خود یا دوسرونکی طعن کا خوف تہا ارشاد ہوا کہ گو فعل قبیح تہا مگر قابل مواخذہ نہین)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ
حرام کی گئین تم پر مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری اور پہپہیان تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹیان بہائی کی اور بیٹیان
الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ
بہن کی اور مائین تمہاری جنہون نے دودہ پلایا تمکو اور بہنین تمہاری دودہ سے اور مائین تمہاری عورتون کی
وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ
اور ربیبہ تمہاری جو گود مین تمہارے ہین تمہاری عورتون سے ایسی عورتین کہ ہمبستری کی تم نے اونسے پس اگر نہ تم کر چکے دخول
بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اونسے پس نہین گناہ تم پر

یعنے یہ تمام عورتین اور ربیبہ جو تمہاری گود مین ہین یعنی تم اونکی پرورش کرنے والے ہو اور پیدا ہوئی ہون تمہاری اون بیبیون سے جنسے تمنے وطی کی (پس اگر عورت اپنی پہلے شوہر کے لڑکے کے ساتہ لائی تو اس دوسرے شوہر پر وہ حرام ہو گی
مثلاً زید نے زینب سے نکاح کیا اور زینب کے ساتہ ایک لڑکے اوسکے شوہر اول عمر کے تہے جو زینب
کی سوت کے بیٹے سے تہے تو یہ لڑکے گو زید کی پرورش مین ہی ہے مگر حرام نہو گے) اور اگر وطی نکی ہو
صرف نکاح ہوا ہو تو ربیبہ حرام نہو گی پس ربیبہ صرف نکاح سے حرام نہین ہوتے بلکہ وطی شرط ہے ف
(۱) ربیبہ آیت اول مین داخل تہے مگر ذکر کے ضرورت نہ تہی اسلیے کہ جسطرح باپ کی زوجہ بیٹے پر
حرام ہے ما کا شوہر بہی بیٹی پر حرام ہے۔ پس نکاح ہوتے ہی وہ مرد ربیبہ کے ما کا شوہر ہو کر حرام ہو گیا

اور قاعدہ ہی کہ حرمت جب آتی ہی تو دونون طرف اثر کرتی ہی یہ ربیبہ مرد پر اور وہ مرد اس ربیبہ پر حرام ہو گیا۔ نہ مکرر ذکر کی ضرورت تھی نہ وطی مشروط۔ لیکن اسکا ذکر بالخصوص اسلیے کر دیا کہ ۱؎ یہ صورت حکم عام سے خاص ہو جاے اسلیے کہ (ما نکح آباءکم) مین صرف نکاح سے حرمت آجاتی ہے مگر ربیبہ مین وطی شرط ہی ۲؎ یہ احتمال تہا کہ ربیبہ اگر مالدار حسینہ ہو اور اسوجہ سے کہ حقیقۃً مرد کو اوس سے کوئی تعلق نہین ہوتا مبادا طبع راغب ہو لہذا اسکا ذکر صریح طور پر علٰحدہ کر دیا کہ ہر شخص سمجھ سکے (۲) مفسرین و فقہا متفق ہین کہ قید حجور یا پرورش عادۃً ہے نہ ارادۃً یعنے ربیبہ خواہ پرورش مین ہو یا نہو حرام ہو گے (۳) خلوت صحیح بھی مثل وطی کے متصور ہو گے

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا
اور حلیلہ بیٹونکے تمہارے جو پشتون سے تمہارے ہین اور یہ کہ جمع کرو دو بہنون ہین مگر

مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۙ
جو ہو چکا بیشک اللہ ہے غفور رحیم

اور تمہارے اون نسل سے ہین یعنی بیٹون کی بیبیان جو تمہارے (متبنّی نہون) تم پر حرام ہین اور حرام ہے کہ جمع کرو دو بہنون مین مگر جو ہو چکا **زاہدی** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے نکاح کیا مشرکین ہنسنے لگے کہ اپنی بیٹی کی بیبی سے نکاح کیا ارشاد ہوا کہ زید جو زینب کے شوہر اول اور آنحضرت کے متبنّی تھے۔ آپکی بیٹی نہین ہو سکتی اور نہ اونکی زوجہ آپ پر حرام ہین **ف** ۱؎ آیت مین حلائل عام ہی منکوحہ ہو یا کنیز موطوءہ۔ پھر مزنیہ اور منظورہ و ممسوسہ بحسب قیاس مذکورہ داخل ہین ۲ ابناء عام ہی بیٹا ہو یا پوتا۔ یا نواسا یا بیٹی یا پوتی یا نواسی پس بہو اور داماد دونو حرام ہین ۳ پھر دو بہنون مین جمع کرنا قرآن سے اور خالہ اور پھوپھی مین جمع کرنا حدیث سے حرام ہی فرمایا کہ نہ جمع کیجاے عورت اپنی پھوپھی اور خالہ کے ساتھ (رواہ مسلم) اور جمع کی تفصیل یون منقول ہی ۱؎ مثلاً زینب اور محمودہ دو حقیقی بہنین یا خالہ بھانجی ہین زید نے ۱؎ زینب سے نکاح کیا اب محمودہ کا نکاح حرام ہے جب تک زینب طلاق پاکر اسکی عدت سے باہر ہو جاے ۲؎ محمودہ کو خریدا تو اوس سے وطی حرام ہی جبتک زینب کو طلاق نہ دے اور اوسکی عدت نہ گزر جاے ۳؎ زینب اوسکی لونڈی موطوءہ ہی پھر محمودہ کو خریدا تو جب تک زینب کو آزاد نکرلے محمودہ سے صحبت نہین ہو سکتا ۴؎ محمودہ سے نکاح کر لیا تو اب کسی سے وطی نکرے جب تک ایک کو حرام نکرلے (شرح وقایہ)



پارہ پنجم | والمحصنت | سورۃ النساء

معالم کہا ابوسعید خدری نے کہ بعض عورتین ہجرت کرکے مدینے مین آئین اور اونکے شوہر گہر مین
ہوتی یہان عورت سے مسلمان اونسے نکاح کرتے پہر اونکے شوہر ہی ہجرت کرکے آئے اللہ تعالی نے منع فرمایا

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور (حرام ہین) نکاح والیان عورتون سے مگر وہ کہ مالک ہوگئے داہنے ہاتھ تمہارے حکم اللہ کا ہے تمپر

یعنی دوسرون کے منکوحہ عورتین بہی حرام ہین مگر تمہاری لونڈیان تمپر حرام نہین یہ حکم اللہ کا
تمپر ہے **والمحصنت** عام ہی مسلمہ ہون یا کافرہ۔ حرہ ہون یا کنیز۔ نکاح مین ہون یا
عدت مین سب اسمین داخل ہین **مظہری** جن عورتون کے حق مین یہ آیت اوتری غالبا اونکے شوہر
مسلمان ہونگے اسلیے کہ اگر کافر ہوتی تو عورتون کے اسلام یا ہجرت سے نکاح ٹوٹ جاتا **ف**
ما ملکت اگر سب لونڈیون کو شامل ہو تو لازم آئیگا کہ کنیز غیر منکوحہ و منکوحہ غیر سے بہی وطی جائز ہو
اور ایسا نہین ہے پس خواہ آیت مخصوص ان لیجاے جسکے لیے کوئی وجہ نہین یا ما ملکت سے
مراد مالک اولی ہے اور ظاہر ہے کہ کسی مرد یا عورت آزاد پر مملوکیت نہین آسکتی مگر جبکہ کافر ہو
اور مسلمان اوسپر مسلط ہو جائین اور کلمہ (ایمانکم) مین اسیکی طرف کنایہ ہے پس معنی یہ ہوے
کہ جنپر تم قابض و قادر ہو جاؤ منکوحہ ہون یا غیر منکوحہ تمپر حلال ہین نہ یہ کہ تم جنکے مالک تہے
اونسے ہر حال مین وطی جائز ہو اور شان نزول اسی تقریر کا معین ہے **مسلم** جب حنین فتح ہوا اور عورتین
ہاتہہ لگین اونکی نسبت حضور سے فتوی کیا گیا کہ انکے شوہر زندہ ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ عورتین
تمپر حلال ہین اور وہ پہلا نکاح کالعدم ہوگیا البتہ اگر لونڈی حاملہ ہو تو وضع حمل تک انتظار
کیا جاے ورنہ ایک حیض تک انتظار کافی ہے اور اسی کو استبرا کہتے ہین **مسلم** آپ ایک
حاملہ عورت گرفتار کیطرف گزرے اور پوچہا کہ کیا اس سے ہم بستری کا قصد ہے عرض کیا گیا
ہان فرمایا مین نے قصد کیا تہا کہ اوسپر ایسی لعنت کرون کہ اوسکی قبر مین بہی داخل ہو اور جنگ
اوطاس مین آپنے منادی کرادی کہ کوئی شخص حاملہ عورتونسے ہمبستر نہو اور غیر حاملہ کا ایک حیض تک استبرا کرادیا جاے

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ

اور حلال کی گئین واسطے تمہارے سوا انکے یہ کہ طلب کرو تم اپنے مالون سے روکنے والے

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط

نہ زنا کرنے والے

انکے سوا سب عورتین تمپر حلال ہین اس طور سے کہ مال یعنے مہر مقرر کرکے اونکی خواستگاری کرو اور احصان یعنے پاکدامنی سے محبوس و محفوظ رکہنا منظور ہو صرف زنا مقصود نہو۔ کہا زاہدی نے کہ (ماوراء ذلکم) کے بعض افراد مخصوص ہین یعنے محارم مذکورۂ قرآن کے سوا بہی ہر عورت سے مطلقا نکاح جائز نہین بلکہ اور بہی صورتین حرمت کی ہین **ف** اس صورت مین کلمہ ماورا کا پورا فائدہ حاصل نہین ہوتا پس بہتر ہی کہ یون کہا جاے کہ بعد اخراج محارم مذکورۂ قرآن تمام عورتین حلال ہین ہان مذکور سے صریحی و عباراتی و ضمنی و تاویلی سب مراد ہین اب نکوئی عورت حرام باقی رہیگی نہ تخصیص کی ضرورت ہوگی تقریر اسکی صفحہ (۳۷۰) مین قابل تسکین ہو جو مہر **ابتغاء بالمال** لازم ہی شرط نہین اگر شرط ہوتی تو مال کی نفی سے مال و نکاح دونو منتفی ہو جاتے حالانکہ ایسا نہین بلکہ مہر معین کیا جائے یا نہ معین کیا جائے یا منتفی کر دیا جائے تینون صورتون مین نکاح جائز اور مہر واجب ہوگا جیسا کہ روایات اور فقہ سے ظاہر ہے۔ اور مال حقیر یا وہ شئے جو مال نہو مہر نہو سکیگا اسلیے کہ لفظ مال خاص ہے معنے اسکے معلوم ہین پس ایسے کامون کو جو مال نہین مہر بنانا صحیح نہین اور مقدار مال قرآن مین مجمل ہی پس عرف پر یا نظائر پر محمول کیا جائیگا۔ اور ہمارے فقہا نے دس درم کو مہر کا ادنی درجہ قرار دیا اور زیادہ کے لیے کوئی حد معین نہین فرمائی

محصنین احصان کرنے والے اور احصان استوار کرنا۔ نکاح کرنا۔ پارسا ہونا۔ یعنی اس خواستگاری مین استواری اور پاکدامنی منظور ہو۔ منکوحہ کو محصنہ اسلیے کہتے ہین کہ غالبًا نکاح والی زنا سے بچی رہتی ہین لفظ احصان سے کنایۃً ظاہر ہے کہ نکاح موقت اور متعہ اور نکاح فاسد بسبب بوجہ نا استواری کے دور رہو اور عورتون کو بے پردگی اور بیحیائی سے منع کرو

مسافحین سفاح کرنے والے۔ سفاح زنا۔ اس لفظ سے باجرت وطی کرنا حرام ہو گیا

مسئلہ ہر ایسے وطی جو حلال نہو جب اوس مین زنا ثابت نہوگی موجب عقر ہو جائیگی

اسلیے کہ مال شرط نکاح نہین جو ساقط ہوجاوے بلکہ طلب کیلئے مال لازم ہے پس یہ کسی طرح جدا نہین ہوسکتا مگر جبکہ حد شرعی قائم ہوتی ہے مال ساقط ہوجائیگا اسلیے کہ ایک فعل کے لیے دو سزائین نہین ہوسکتین پس جس وطی حرام مین حد نہین تا وان مالی ضرور ہے

جس عورت سے فائدہ مباشرت **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً** پس جس سے فائدہ اوٹھایا تمنے بسبب نکاح کی عورتونسے پس دو انہین مہر انکو مقرر کیے ہوے بسبب نکاح کے اوٹھا چکو اوسکا مہر مقرر کردہ دیدو اس مقام پر کئی بحثین ہین **اول** یہ کہ استمتعتم متعہ سے ہی یعنے جس سے تمنے متعہ کیا پس آیت حکم متعہ پر شامل اور اوسکی حلت پر شاہد ہی **جواب** ١۔ استمتاع سے متعہ مراد نہین بلکہ لذت و انتفاع جماع مراد ہی اور متعہ کے معنے صرف بعض مفسرین سے منقول ہوئے ہین اکثر سے نہین (مظہری) ٢۔ سیاق عبارت اسکی تائید نہین کرتا اسلیے کہ معنے یہ ہوتے ہین (انکے سوا سب عورتین حلال ہین اسطرح کہ بعوض مال خواستگاری کرو یا بطور عقد متعہ۔ اور جب ابتغا اور متعہ بوجہ عطف کے مغائر ٹھیرے تو متعہ مین ادای اجرت کس بنا پر ہوگی اسلیے کہ ابتغا بالمال ور ادای اجرت ایک ہی شے ہی اور متعہ دوسری شے پس سیاق اس تاویل کو قبول نکریگا ہان یہ کہا جاے کہ عطف مجموع کا مجموع پر ہے یعنے خواہ نکاح کرو جسمین ابتغا بالمال لازم ہی یا عقد متعہ ہو جسمین مال بطور اجرت دینا چاہیے ٣۔ نکاح مین صرف ابتغا بالمال کا ذکر کیا اور ادا کا حکم بعد مباشرت دیا۔ اور متعہ مین ادای مال معاً واجب کیا عقد کرو اور اجرت دیدو نہ مباشرت غرض ہی نہ کوئی امر مانع و مسقط اور ایسا کہنا خلاف اصل ہی نکاح جو باتفاق اصل و افضل واقع ہی اوسمین بدون مباشرت ایک حبہ دینے کا حکم ہنوز بانی جمع خرچ پر کفایت ہو اور متعہ مین فوراً مال دلایا جاے ٤۔ اگر فرض کرلیا جاے کہ عقد متعہ مراد ہے تو یہی آیت باتفاق منسوخ ہوگی اور متعہ مردود اس تقریر کا کچھ فائدہ نرہیگا **الحاصل** ابتغا بالمال سے مال واجب ہوا مگر ادا کا حکم نہین ہان جب استمتاع یعنی لذت جماع حاصل ہو تو مہر دینا واجب ہوگا نہ تردد باقی رہا نہ توقف نہ کمی کا احتمال نہ سقوط کا خیال۔ تفسیر کبیر مین ہی کہ کلمہ استمتاع سے ظاہر ہے کہ مہر کامل بدون وطی نہ پایا جاے پس خلوت صحیحہ معتبر نہوگی۔ احمدی مین اسکو یون رد کردیا کہ استمتاع عام ہی بطور جماع ہو یا خلوت اسلیے کہ تمتع و تلذذ دونو مین متصور ہے۔ پس آیت بصراحت دلالت کرتی ہے کہ خلوت صحیحہ وطی کی طرح موجب مہر ہی

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
اور نہین گناہ تمپر جس مقدار مین راضی ہوجاو تم آپس مہر کی بعد مقرر کرنے کے بیشک اللہ ہے دانا حکیم

یعنی مہر مقرر کرنیکے بعد آپس کی رضامندی سے اگر کچھ گھٹاؤ بڑھاؤ تو کوئی مضائقہ نہین اللہ تمہاری مصلحتون اور ضرورتون سے خبردار تمام امورمین حکیم پختہ کار ہے **ف** جب مہر مقرر ہوگیا پھر عورت نے کچھ گھٹا دیا اور وطی سے پہلے طلاق دیگئی تو اسی گھٹی ہوئی مقدار کا آدہا دینا ہوگا اسلیے کہ جب مہر قبل وطی محتمل الوجود تہا اور عورت کل مہر معاف کرسکتی تہی تو ایک جز معاف کرنے پر بدرجہ اولی قادر ہوگی اور اگر مرد نے کچھ مال بڑہادیا اور بعد دخول طلاق دی گئی ابو یوسف کے نزدیک اسمین بہی بچی مقدار کا آدہا دے اور ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اصل مہر کا آدہا دے اسلیے کہ نہ یہ زیادتی اصل مہر ہے نہ مہر کی طرح لازم بلکہ ایک عطیہ ہے جو با میدا ستمتاع معین کیا گیا اور عطیات بدون قبض مستحق نہین ہوتے اور ارشاد ہوا (نصف ما فرضتم) درصورت طلاق قبل وطی مہر مفروضہ کا آدہا واجب الادا ہے نہ اس مال کا جو بطور عطیہ یا ہبہ زیادہ کیا گیا جیسا کہ فرمایا (بعد الفریضۃ) یعنے یہ بیشی و کمی بعد تعین مہر ہو (ہدایہ) پس اصل مہر نہونگے اور نہ ضرورۃ لازم چونکہ یہ آیتین محرمات کے احکام پر شامل ہین مناسب ہے کہ اسکی ایسی تفصیل درج کیجاے کہ مسائل کرنے مین آسانی ہو **تفصیل محرمات** وہ اسباب جنکی وجہ سے مرد اور عورت مین نکاح حرام ہوجا چار ہین **اول قرابت نسبی** اور اسکے چار ہی درجے ہین ۱ اصول یعنے وہ مرد و عورت جو اسکے پیدا ہونے کے ذریعے ہون ۲ فروع یعنے وہ جنکا یہ خود ذریعہ ہو ۳ دادا۔نانا وغیرہ کی اولاد ۴ باپ ماکی اولاد پس **اصول** یعنے باپ۔دادا۔دادی۔ما۔نانا۔نانی جہانتک اوپر کے درجے کے ہون سب کے سب حرام ہین فرمایا (حرمت علیکم امہاتکم) اور ان سب کے ازواج بہی حرام ہین فرمایا (ولا تنکحوا ما نکح آباءکم) اور اسی مین وہ بہی داخل ہین جنسے بدون نکاح وطی کے گئی حلال ہو یا حرام یا جنپر نظر یا مس ہوا (جیسا کہ صفحہ ۳۶۴ و ۳۶۷ مین ہے) (فروع) یعنے بیٹا۔بیٹی۔پوتا۔پوتی۔نواسا نواسی جہانتک نیچے کے درجے کے ہون فرمایا (و بناتکم) اور ان کے ازواج بہی حرام ہین فرمایا (و حلائل ابناءکم) اور اسمین بہی وہ لوگ داخل ہین جنسے بے نکاح وطی ہوئی حرام ہو یا حلال یا جنسے مس کیا یا جنپر نظر ڈالی گئی بحسب توجیہ بالا۔مگر ربیب اور متبنی کے ازواج داخل نہین اولاد یعنے دادا۔دادی۔نانا۔نانی کی اولاد یہ لوگ بنفسہٖ حرام ہین یعنی وہ لوگ جو دادا۔یا نانا کی بلاواسطہ اولاد ہین جیسے چچا۔پہپہی۔خالہ۔ماموں۔ایسی ہی پردادا پرنانا کے اولاد یہ لوگ خود حرام ہین نہ انکی اولاد حرام ہے نہ ازواج پس خالہ۔اور چچا کے بیٹی یا بہپی سے نکاح جائز ہے فرمایا (وعماتکم وخالاتکم) اور خالہ اور چچا وغیرہ کے اولاد کو عمہ و خالہ نہین کہتی **اولاد مادر و پدر** بہائی بہن فرمایا

(واخواتکم) اور انکی اولاد فرمایا (وبنات الاخ وبنات الاخت) اگرچہ بھانجی اور بھتیجی یون حرام ہیں مگر تاکیداً ذکر فرمایا کہ مبادا دادا - نانا کی طرح نسمجھ لین ورجسطرح اونکی اولاد کی اولاد حلال ہین باپ کی اولاد کے اولاد حلال جانین **ف** ۱ اولاد جد او ر اولاد مادر و پدر مین اخیافی - وعلاتی - وعینی سب مساوی ہین اسلیے کہ قرآن عام ہے تینون قسمون کو شامل ہے ۲ اونکے ازواج حلال ہین پس چچا اور خالو اور بھائی اور بھتیجے کی عورتین حلال ہین **دوم قرابت سببی** یعنے سسرالی رشتے اسمین زوج کے اصول و فروع زوجہ پر اور زوجہ کے اصول و فروع زوج پر حرام ہوجاتے ہین فرمایا (امہات نسائکم) اور وہ عورتین جو زوجہ کے محارم ہون اونکا جمع کرنا بحسب تفصیل بالا حرام ہے - اور محارم سے یہ غرض ہے کہ ان دونو سے جو مرد قرار دیجاے باہم نکاح منع ہو مثلاً ہندہ اور زینب دو بہنین ہین یا خالہ بھانجے یا پہپی بھتیجے اب اگر ہندہ مرد ہو تو زینب اور زینب مرد ہو تو ہندہ اوسپر حرام ہے لیکن مصاہرت بواسطہ جیسے بھاوج چچی وغیرہ کوئی شے نہین **تنبیہ** اور اسی پر اقارب کنیز موطوءہ - یا موطوءہ حرام کا قیاس ہے اسلیے کہ جب مطلقاً وطی اور لمس ور نظر حکم نکاح مین ثابت ہوگئے تو ہر جگہ وہی حکم دیا جایگا (لیکن یہ قیاس صرف باب نکاحین ہے) نسب اور میراث کے حکم علیحدہ ہین) **سوم رضاعت** دایہ اور اوسکا شوہر جسکے وطی سے دودہ اوترا ہو اور اوسکے اصول و فروع نسب کی طرح شیرخوار پر حرام ہوجاتی ہین فرمایا (وامہاتکم الاتی ارضعنکم) پس دایہ کی حرمت شیرخوار پر عبارۃ اور شیرخوار کے حرمت دایہ پر ضرورۃً ثابت ہوگی مگر دایہ کے اصول و فروع کی حرمت اجماع واتفاق علما و حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے فرمایا اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ (رواہ مسلم) دودہ حرام کردیتا ہے جو ولادت یعنے نسب حرام کرتا ہے **خواہر زادہ** از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند ۞ از جانب شیرخوار خویشان فروع یعنے دودہ پلانے والے کی طرف سے سب اپنی یعنی حرام ہوجاتے ہین اور دودہ پینے والے کی طرف سے صرف وہی دودہ پینے والا اور اوسکی اولاد حرام ہوتی ہین - اور دایہ کی شیرخوار اوسکے فروع مین داخل ہین پس شیرخوار پر دایہ کی اولاد نسبی اور اوسکے دودہ پلائے ہوئے یعنے دودہ بھائی بہن سب حرام ہونگے **چہارم حرمت عارضی** یعنے کسی خاص وجہ سے ایک وقت تک حرام ہوجانا ۱ عورتونکی محارم یعنی وہ عورتین جنمین جمع حرام ہے ۲ جیسے تین طلاقین دی ہون جبتک دوسرے شوہر سے نکاح کرکے بعد وطی طلاق نہ پائے حلال نہین ہوتی ۳ **ملاعنہ** یعنے مرد نے عورت پر زنا کا اتہام کیا اور گواہ نہ تھے قاضی نے دونو سے اسطرح قسمین لین کہ مرد نے

کہا میں اپنے دعوی میں سچا ہوں اور جھوٹا ہوں تو مجہپر اللہ کی لعنت اور عورت نے کہا یہ دعوی
میں جھوٹا ہی اور سچا ہو تو مجہپر اللہ کے لعنت پہر قاضی دونون مین جدائی کرادی ابو یوسف
کے نزدیک پہر یہ دونو جمع نہین ہو سکتے یعنے نکاح حلال نہین اور ابو حنیفہ و محمد کے نزدیک اگر مرد کہے
کہ مین نے بہتان اور غلط بیان کیا تہا اوسے حد لگائی جائگی اور نکاح دوبارہ کرنا حلال ہوجائگا
۴ منکوحۂ غیر جبتک طلاق نہ پائے فرمایا (والمحصنت) ۵ مرد کافر کتابی ہو یا مشرک جبتک
مسلمان نہوجاے فرمایا (لاتنکحوا المشرکین الخ) اور اسی مین مرتد بہی داخل ہین ۶ عورتین
مشرکہ جبتک مسلمان نہون فرمایا ولاتنکحوا المشرکات الخ اور مرتدہ بہی اسی مین داخل ہی
۷ جسکے پاس چار عورتین ہون اوسپر پانچوین حرام ہی جبتک ایک کو طلاق نہ دے اسلیے کہ اجازت
نکاح چار پر منتہی ہو گئی ہی ۸ جسکے نکاح مین آزاد عورت موجود ہو وہ کسی لونڈی سے
نکاح نہین کرسکتا جبتک یہ آزاد جدا نہو جاے ۹ عورت اپنے غلام سے اور مرد اپنی لونڈی سے
نکاح نہین کرسکتا جبتک وہ اسکے مالک سے باہر نہو جائین اسلیے کہ ۱ قرآن مین عورت کا حق
مرد پر اور مرد کا حق عورت پر واجب کیا گیا اور مملوک کا حق اپنے مالک پر واجب نہین ہوتا
۲ مرد کو عورت پر فضل و قوت عطا فرمائی اور غلام کو مولاۃ پر قوت و فضل نہین ہو سکتا ۳ زن
و شو مین قضیۂ مساوات و تعظیم ہی اور مولی و عبد مین تذلیل و توقیر لازم ۴ نکاح مین ابتغاء بالمال
لازم ہی اور لونڈی مین ابتغاء مفقود ہی اسلیے وہ یونہین حلال ہی اور طلب چاہتی ہی کہ مطلوب
قبل طلب حاصل و موجود نہو۔ اور غلام مین نہ ابتغا ممکن ہی نہ مال اسلیے کہ ابتغاء عبد نہوگا مگر
باذن مولاۃ پس یہ ابتغاء عین ابتغاء از جانب مولاۃ ہی اور غلام نہ مالک ہو سکتا ہی نہ ابتغاء
بالمال باختیار خود اوسے جائز ہے پس لونڈی اسلیے کہ قابل مالکیت نہین اور غلام اسلیے کہ
قابل تملیک نہین ابتغاء بالمال سے متعلق نہونگے اور جبکہ نکاح کو ابتغاء لازم تہا جیسا کہ صفحہ ۲۶۸
مین آتا ہی اور لازم بوجہ عدم محل کے باطل ہوا تو ملزوم یعنے نکاح ضرورۃ باطل ہوا۔ لیکن
لونڈی مین (او ماملکت) سے حلت اصلی باقی اور غلام مین حرمت اصلی قائم رہیگی ۵ اور ایجاب
و قبول بہی انکا تابع مولی کے ہی تو نکاح مین یہ ایجاب و قبول ایک ہوجاتا اور رکن مفقود ہوجاتا
۶ غلام و کنیز اپنے مولی کے حق مین مثل حیوانات کے ہین اور نکاح نوع انسان مین ہوتا ہی۔ اور یہ
وہم صحیح نہین ہی کہ جب انکا نکاح دوسرے جگہ کیا جاے تو بہی یہی سب موانع پیش آتے ہین
حالانکہ دوسری جگہ انکا نکاح باتفاق جائز ہے اسلیے کہ ۱ وہ نکاح باذن موالی ہوتے ہین

اومملوک ضمناً وتبعاً تمام امور کا صالح بنجاتا ہی ۲ غلام مولاۃ کو اگر مہر دیتا تو اوسی کے ملک سے ہوتا
پس مولاۃ اپنے ہی مال سکے دوبارہ مالک ہوتے یہ لغو تہا اور دوسری عورت جو مہر اوسے بیچکر
یا اوسکے مولی سے پاتی ہی وہ اوسکے ملک مین خارج سے آتا ہی اور ایسے ہی مالک اپنی لونڈی کو جو دیتا وہ
اسی کے ملک مین باقی رہتا اور دوسرا شخص جو لونڈی کو مہر دیتا ہے وہ اوسکے ملک سی خارج ہوجاتا ہے پس
دونو صورتونمین صلاحیت مالی مفقود ہی۔ یہ مسائل علما مین متفق ہین بعض اختلاف ہین جنکی تفصیل کتب فقہ مین ہے نظم

عمہ و خالہ جدہ و مادر
باپ و مادو نونکی طرفسے حرام
مشتہی کا بہم زنا و مساس
تجپہ ہین اپنی ذات سے ممنوع
زن محارم کی اپنی سوت نہو
تجپہ ہے اجنبی کی طرح حلال
ہین نہین جو کہ اہل سنت مین
میل اپنے غلام سے تو نہ کر

مع اولاد دختر خواہر
زوج و دایہ کی بہی اصول فروع
پیئے تحریم عقد پر ہے قیاس
چندجا مختلف ہی حکم رضاع
جبتلک حکم عقد فوت نہو
پابی بند نکاح و عدت غیر
مثل اہل کتاب حرمت مین
لونڈیان بی نکاح بہی ہین حلال

پوتیاں انکی ہوین زوج تمام
گو زنا سے ہون تجپہ ہین ممنوع
جملہ ہم بسترِ اصول و فروع
سالی اور زوجہ مین نکر اجماع
پر نکاح زن برادر و خال
مرد کا فرزنان صاحب دیم
ہو نہ عقد کنیز حرہ پر
منع ہی عقد پنجمین کا خیال

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ
اور جو نہ قدرت رکھے تم مین سے کہ نکاح کرے آزاد مومنہ سے پس اونسے کہ مالک ہوے

اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ
داہنے ہاتہ تمہارے کنیز مومنہ سے اور اللہ جانتا ہی ایمان تمہارے ایک تم مین کا (جز ہی) دوسرے کا

طول وسعت۔ غنا۔ توانگری۔ مقدرت۔ اور یہان اوسقدر مقدرت مراد ہی جو اوا سے مہر و
نفقہ کو کافی ہو **محصنت** کنایہ ہی آزاد عورتون سے اسلیے کہ آزاد عورتین نکاح والیونکی طرح
دوسرون کے تصرف سے محفوظ ہوتے ہین **فتیات** جمع فتاۃ۔ زن جوان۔ کنایہ لونڈیونسے
جو قابل نکاح ہون **بعض** ٹکڑا۔ جز یعنے جسکے پاس اسقدر مال نہو کہ آزاد عورت سے نکاح
کرسکے اور اوسکے نفقہ و مہر کا متحمل نہو تو اون لونڈیون سے نکاح کرلے جو ایمان والیان ہین اور
اللہ تعالی تمہارے ایمان کی کیفیت خوب جانتا ہی وہی جانے کہ آزاد کا ایمان افضل ہی یا مملوک کا
اور انسانی حیثیت سے بہی سب اولاد آدم ہین ایک دوسرے کا جز ہے۔ پہر پہلی جملہ مین کہ جن
سے معروف علمای شافعیہ فرماتے ہین کہ لونڈی سے نکاح جائز ہونے کی تین شرطین ہین

۱ یہ کہ آزاد عورت سے نکاح کرنے کی مقدرت نہو ۲ لونڈی مسلمان ہو ۳ زنا مین گرفتار ہو جانیکا
ڈر ہو اور در منثور مین متعدد صحابہ سے یہ مذہب منقول ہی مگر علمای حنفیہ کہتے ہین کہ شرط یا وصف
کی نفی نفی حکم پر دلالت نہین کرتی یعنی جب یہ کہا جاے کہ برسات آئیگی تو پانی برسیگا یا برساتی پانی درخت
اوگا تا ہی اسکے یہ معنی نہین ہو سکتے کہ بے برسات پانی نہ برسے اور غیر برساتی پانی درخت نہ اوگائے
بلکہ ایسی صورت مین یہ سمجھا جاتا ہی کہ کلام حکم مخالف سے ساکت ہی اور دوسرے قواعد اور نصوص
پر نظر کیجاتی ہی اگر اون مین ممانعت ہی تو ممانعت ورنہ جواز ہے تو جواز اور سکوت ہی تو سکوت اختیار کیا جاتا ہی
مگر اسوجہ سے نہین کہ شرط یا وصف کی نفی نے نفی حکم پر دلالت کی۔ پس اس آیت مین بھی شروط ثلثہ
اگر نہون تو آیت نکاح کنیز سے ساکت رہیگی اور (احل لکم ما وراء ذلکم) کے عموم سے حلت نکل آئیگی
اور جو عورتین حرام ہو چکین اون مین یہ صورت درج نہ تھی لہذا ہمارے علما نے فرمایا کہ اولی اور افضل
تو یہی ہی کہ اس صورت مین نکاح نہ کرے اسلیے کہ جب حرہ موجود ہی تو کنیز سے رزالت نسب اور
اضاعت نطفہ کا کیا فائدہ اور نکاح ہی کرے تو کتابیہ سے کیا ضرورت ہی۔ سوچ رہا حجت تا بس
عذابیست الیم۔ اور جبکہ زیادہ ضرورت اور خوف زنا نہو تو اس دوسری کی کیا حاجت لیکن اگر کرے تو
حرام نہین۔ پس مقصود آیت یہ ہی کہ ۱ جہان تک ہو سکے حرہ اور مومنہ سے نکاح کرو۔ اور بے ضرورت
لونڈیون کی طرف ملتفت نہو ۲ اگر ضرورت ہو تو زیادہ تردد اور نفرت بھی نکرو اسلیے کہ ایمان کے
حالت مخفی اور انسانیت مین ہر بشر مساوی ہی ۳ یہ کہ کتابی حرہ سے کنیز مومنہ بہتر ہے اسلیے فرمایا
کہ محصنت یعنی حرہ مومنہ نہو تو کنیز مومنہ سے نکاح کر لو۔ کتابیہ حرہ کا ذکر ہے اوڑا دیا ۴ معلوم ہوا
کہ کفو کا شرع مین اعتبار ہے ورنہ عدم طول وجہ نکاح کنیز قرار نہ پاتا ۵ عبد و مولی مین ذلت
و عزت دنیاوی ہی دینی حالت بندگی اور قبول پر موقوف ہی ۶ رزالت نسبی امر عرفی ہی نہ حقیقی
جیسا کہ فرمایا کہ تم سب ایک ہو ۷ صرف ذکر مہر پر کفایت فرمانیسے سمجھ لیا گیا کہ نفقہ زن کنیز کا شوہر پر مطلقاً
واجب نہین ہوتا بلکہ جب وسکا مولی حکم دے کہ لونڈی اپنے شوہر کے گھر مین رہے تب شوہر پر نفقہ اوسکی واجب ہوگا

فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ
پس نکاح کر دو ونکے اونکے مولی کی اذن سے اور دو تم اونکو مہر اونکے شرعی طور پر پاکدامن ہنیوالیان ۶

اجور مزدوری مراد مہر ہے مسافحت مسلفحت سفح زنا	مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ زنا کرنیوالیان اور نہ بنانیوالیان چھپے یار	اہل سے مراد مولی محصنت پاکدامن

[illegible]

اخدان آشنا جو بدکاری کے لیے دوستی کرین یعنے نکاح کرو لونڈیون سے اونکے مولی کی حکم سے
(معلوم ہوا کہ لونڈی اور غلام بے حکم مولی نکاح نہین کر سکتے اِذَا نَکَحَ الْعَبْدُ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوْلَاہُ
فَنِکَاحُہٗ بَاطِلٌ جب نکاح کرے غلام بے اجازت اپنے مولی کے تو نکاح اوسکا باطل ہے
اور ایک روایت مین ہی فَہُوَ عَاہِرٌ پس وہ زناکار ہی وہم اگر کوئی کہے کہ حرہ مین بدون اذن
ولی نکاح جائز رکہا گیا اور حدیث بطلان نکاح اس تاویل سے کہ قرآن پر زیادتی جائز نہین چہوڑ دی
گئی اور کنیز و غلام مین حدیث معتبر ہوی تو جواب یہ ہی کہ آیت اختیار نکاح آزاد عورتون مین ہی
اور ظاہر ہے کہ اکثر احکام مین آزاد اور مملوک علیحدہ ہین خصوصًا وہ امر جو حق مولی سے متعلق ہو
جیسے نکاح کہ خدمت مین مخل وطی سے مانع ہی پس یہ حدیث معارض قرآن کے نہین) اور دو اون کو مہر
اونکے شرعی طور پر یعنی بے پیش حیلہ و حوالہ نکرو لفظ کنیز مین غلام اور مکاتب اور مکاتبہ اور مدبر
اور مدبرہ اور ام ولد سب داخل ہین کسی کو بے اذن نکاح کا حق نہین یہ سمجہنا چاہیے کہ مہر لونڈی
کے ملک مین آجاتا ہی اسلیے کہ مملوک اپنے مال و جان سمیت مولی کی ملک ہی البتہ لونڈیون کی طرف نسبت
کرنے مین فائدے تہے ۱ یہ کہ درحقیقت اونہین کا مہر ہی ۲ اگر لونڈی ماذون یا مکاتبہ ہو تو اوسے
حق مہر لینے کا باقی رہے) اور یہ لونڈیان احصان و پاکدامنی کے حال مین ہون زناکار نہ اور چہپے یار
سے بچین نکتہ حرہ مین فرمایا (محصنین) یعنے تم اے مردو اونہین محصن بناؤ اسلیے کہ وہ تمہارے
گہر مین تمہارے اختیار مین ہین اب تحفظ و تادیب تمہارے ذمے ہی اور اگر اونسے کوئی لغزش ہوگی تو
تمہاری عزت مین بٹا لگیگا اور کنیز مین فرمایا (محصنت) یعنے اے لونڈیو تم پاکدامن ہو اسلیے کہ تم اپنے
شوہر کے گہر اور قبضے مین نہین ہو بوجہ ملک مولی و لزوم خدمت تم باہر بہتیر آتی جاتی ہو تم پردہ
نہین کر سکتین تم سے تمہارے مولی اور اوس کے عیال سے ہر وقت معاملہ رہتا ہی اس
صورت مین حفظ و عفت تم خود کر سکتے ہو تمہارے شوہر پر اسکا الزام نہین مسئلہ حکم احصان سے معلوم
ہوا کہ مولی جب لونڈی کا نکاح کردے پہر اوس پر نظر نہ ڈالی مسئلہ لونڈیکے احصان مین پردہ داخل نہین

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ

پہر جب نکاح کرلین پہر اگر لائین بیحیائی تو اونپر آدہا ہے اوسکا جو آزاد عورتونپر ہی عذاب سے

احصن بصیغہ معروف و مجہول دونو روایتین ہین کہا بعض نے اسلام مراد ہی یعنے جب مسلمان ہوجائین اور کہا بعض نے نکاح مراد ہے یعنے جب نکاح کرلین محصنت سے یہان حرۃ مومنہ مراد ہے عذاب سے مراد حد یعنی جب لونڈیان نکاح کرلین پھر زنا کرین تو اونپر آزاد کی آدہی سزا ہے یعنے پچاس کوڑے لگائے جائین ف ۱ باتفاق ثابت ہی کہ یہان حد سے مراد کوڑے لگانا ہے رجم نہین اسلیے کہ رجم کی تنصیف نہین ہوسکتی ۲ لونڈی اگر زنا کرے تو اسپر حد لگانے کے لیے نہ اسلام شرط ہی نہ نکاح جیساکہ مسلم مین روایت ہی کہ حضرت علی نے خطبہ مین فرمایا اے لوگو اپنے غلامونپر حد قائم کرو محصن ہو یا غیر محصن۔ پس تحقیق رسول اللہ کی لونڈی نے زنا کیا تو مجھے حکم دیا کہ اوسپر کوڑے لگاؤن مگر اوسنے ابھی بچہ جنا تہا مین ڈرا کہ شاید کوڑے لگانے سے وہ مرجائے حضور مین مین نے عرض کی آپنے فرمایا تمنے اچھا کیا۔ اور ایسا ہی نقل کیا ہمارے فقہانے اور جواب آیت سے یہ ہی کہ شرط احصان دلالت نہین کرتی کہ درصورت عدم احصان حد نہ لگائی جائے بلکہ یہ آیت ایسی لونڈی کے حکم سے جو منکوحہ یا مومنہ نہو ساکت ہی پس وہ عام حکم سے یعنے (الزانیۃ والزانی الخ) انپر بھی نافذ ہوگا اور آدہی مار پڑے گی ۳ آیت مین اون نکاح اور مقدار سزا عورتون کی نسبت مذکور ہوئی مگر غلام بہی اسمین داخل ہین جسطرح حکم نکاح مین ماؤن کے ساتہ باپ اور دوسرے احکام مین مردون کے ساتہ عورتین بھی داخل ہین

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۲

یہ واسطے اوسکے ہی کہ ڈرے زنا سے تم مین سے اور یہ کہ صبر کرو تو اچھا ہی تمہارے حق مین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

یہ نکاح لونڈیکا اوسکے لیے ہی جو زناکاری سے ڈرے اور اگر صبر کرو اور ایسی لونڈی کے نکاح سے باز آؤ تو تمہارے حق مین خیر ہے اور اللہ غفور رحیم ہے

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ

چاہتا ہی اللہ کہ ظاہر کرے واسطے تمہارے اور دکہائے تمہین راہ اونکی جو تہے پہلے تمسے اور توبہ قبول کرے تمہاری

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور اللہ دانا ہے پختہ کار

اللہ چاہتا ہی کہ اپنے احکام تمسے بیان کردے اور اگلے پیغمبرون کے طریقے پر تمکو ہدایت کرے اور تمہاری توبہ قبول فرمائے اور اللہ سب کچھ جانتا ہی اور پختہ کار ہی در منثور کہا ابن عباس نے آٹھ آیتین سورۂ نسا مین ایسے نازل ہوئی ہین جو اس امت کے لیے تمام چیزون سے بہتر ہین ۱ یہ آیت ۲ واللہ یرید الخ ۳ یرید اللہ ان یخفف الخ ۴ ان تجتنبوا کبائر الخ ۵ ان اللہ لا یظلم الخ ۶ ومن یعمل سوءا ۷ ان اللہ لا یغفر الخ ۸ والذین آمنوا الخ

ف معلوم ہوا کہ گو نام اور جزئیات مسائل بدلتے رہے ہین مگر اصول دین ہمیشہ سے ایک تہا

اور اسی پر کہا ہمارے فقہانے کہ جب اللہ اور اللہ کا رسول اگلے احکام اور قصص بیان فرما کر سکوت کرے تو وہ ہمارے لیے حجت ہین مثلاً اطمینان قلب کے لیے قرعہ ڈالنا حضرت زکریا سے مریم کی پرورش مین منقول ہوا - اور حضرت موسی سے طلب علم کے لیے سفر کرنا اور حضرت یوسف سے ضرورت کے وقتمین بغرض رفاہ خلق اللہ طلب منصب و حکومت کرنا اور حضرت موسیٰ کا چالیس دن تک طور پہ مشغول عبادت رہنا یہ سب ہماری شریعت مین حجت و معمول بہ ہین

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا

اور اللہ چاہتا ہے کہ توبہ قبول کرے تمپر اور چاہتے ہین وہ جو پیچھا کرتے ہین خواہشون کا یہ کہ جھک پڑین جھکنا بہت

اور حق سبحانہ تعالی چاہتا ہے کہ اپنا غضب و عذاب تمسے ہٹائے اور توبہ قبول فرمائی اور جو حظ نفس طلب کرتے ہین یعنے یہود یا دوسرے کفار اسطرح کہ بہنون یا بیٹیون یا بعض محارم کا نکاح جائز کرتے ہین یہ چاہتے ہین کہ تم اللہ کے منع کیے ہوے لذتون کے طرف پورے طور پر جھک پڑو اور مبتلای عذاب ہو جاؤ

اللہ تعالی چاہتا ہے

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا

چاہتا ہے اللہ یہ کہ تخفیف فرمائے تمپر اور پیدا کیا گیا انسان کمزور

کہ تمھین وہ طریقے تبادے جس سے دنیاوی امور مین آسانی اور عذاب سے بچنے اور جنت حاصل کرنے کی مشقتون مین سہولت ہو اور اوسنے تو خود انسان کو ضعیف و کمزور پیدا کیا ہے - اور کہا گیا ہے - کہ آدمی نفسانی خواہشون اور شیطانی حملون کے روکنے اور عبادت کی محنت اوٹھانے مین کمزور ہے ف معلوم ہوا کہ ۱ے یہ شریعت اسلام دنیاوی رسوم سے آسان ہے اسلیے کہ کلمہ تخفیف مطلقاً ارشاد ہوا کوئی قید نہین ۲ے ہمسے اگلون کی سی سختیان اوٹھالے گئین ۳ے یہ ارشاد ہوا کہ انسان پیدا کیا گیا بصیغہ مجہول اشارہ کر رہا ہے کہ ہمین تو اوسے کمزور بنایا ہے پس وہ اصل خلقت مین واجب الرحم ہے ۴ے کلمہ ضعیف امید دلاتا ہے کہ رحمت اور عفو اوسکا ہمین گھیرے ہے اسلیے کہ کریم سے امید یہی ہے کہ کسی کمزور پر عتاب نہ ہو اور ایسا کمزور جسے خود کمزور بنایا ہو ربط جبکہ انسان شہوت فرج یعنے جماع اور شہوت بطن یعنی کھانے پینے پر زیادہ حریص تھا بعد ذکر محرمات مالی مسائل کی تعلیم شروع فرمائے حرام سے بچایا حلال کا طریقہ بتایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

اے ایمان والو نہ کھاؤ مال اپنے آپسمین ساتھ ناحق کے مگر یہ کہ ہو سوداگری

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا

رضامندی سے آپکے اور نہ مار ڈالو اپنی جانونکو بیشک اللہ ہے ساتھ تمہارے مہربان

ایک دوسریکا مال ظلم۔ فریب۔ بے ایمانی سے نکھاؤ ہان تجارت مین فائدے اوٹھانا دوسرون کے مال پر قبضہ کر لینا جائز ہی بشرطیکہ باہمی رضامندی سے ہو اور ایسا بھی نکرو کہ خودکشی کر لو یا کسی اور کو مار ڈالو اللہ تمپر مہربان ہی پس شرم ہی کہ تم خود اپنی جانونپر مہربانی نکرو یعنے اوسکے عذاب سے نہ بچاؤ یا اپنے بہائیون پر جو اوسی مہربان پروردگار کے منظور رحمت اور پیدا کیے ہوے ہین ترس نکھاؤ۔ یا اوسکے احکام پر عمل نکرکے دنیا مین بدنظمی۔ مظالم۔ مفاسد مین گرفتار آخرت مین سزاوار نار بنوف (باطل) ہر امر خلاف شرع۔ (تجارۃ) سوداگری اس سے اگر کنایہ مانا جاے اون مشاغل ور تدبیرون سے جو شرعاً جائز اور عقلاً وسیلہ منفعت ہون تو معنے وسیع اور مسائل کثیر نفس آیت سے نکل سکتے ہین ورنہ حاجت نہوگی کہ سوا بیع و شرا دوسرے کامون کے لیے علت مشترکہ نکالین اور قیاساً اونہین ثابت کرین (تراضی) باب تفاعل سے اسمین راضی ہوجانا۔ عام ہی کہ کسی قول یا تحریر کے ذریعے سے ہو یا کسی فعل سے پس بیع تعاطی کا جواز سمجھا گیا۔ اور جب ثمن یا مبیع مجہول رہے نہ رضا ثابت ہوگی نہ بیع صحیح اسلیے کہ محل رضا بائع کے حق مین ثمن ہی اور مشتری کے لیے مبیع اور یہ دونو یا ایک مجہول ہوئے تو رضا معتبر نہوگے۔ اور کسی امر مجہول پر رضا بھی رضای معتبر نہین مثلاً کہا جاے کہ جو قیمت اسکی زید دی یا اگر زید پسند کرے یہ سب امور غیر معتبر ہین بخلاف بیع خیار کے کہ اوسمین اظہار رضا موخر ہوتا ہی اور بیع فضولے کے جسمین رضای عاقدین بالفعل اور انکی تصدیق موخر ہوتی ہی۔ لیکن صرف رضا کافی نہین ہی بلکہ اور امور بھی مشروط ہین جنکی تفصیل صفحہ گذشتہ مین گزر گئی۔ پھر یہ رضا حکمی بھی ہوتی ہی جیسے ولی صغیر کی طرف سے اور حاکم مدیون کے طرف سے بیع کر سکتا ہی۔ اور قتل نفس بھی عام ہے خود آپ کو ہلاک کرے یا کسی دوسرے آدمی کو۔ اور یہ خودکشی خواہ بحالت غضب جاہلانہ ہو یا بجذب عشق خام۔ و جوش محبت باطلہ۔ و حال غالب۔ یا بغرض قبول توبہ یا کسی خیر کے گمان سے اَحمدؐ سے وہ خودکشی جسکا جواز بنی اسرائیل کی توبہ مین مفہوم ہوتا ہی اس آیت سے حرام ہو گئے لطیفہ ہر مقام پر (کم) کا ضمیر اسلیے لایا گیا کہ اتحاد پر دلالت کرے سعدی سے

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند	کہ در آفرینش زیک جوہر اند

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا

اور جو کرے ایسا تجاوز اور ظلم سے تو ہم ڈال دینگے اوسکو آگ میں اور ہو یہ اللہ پر آسان

اور جو شخص ایسی حرام خوری یا خون ناحق کا ارتکاب کرے بھول چوک سے نہین بلکہ دیدہ و دانستہ اور ظالمانہ طور پر تو اوسے دوزخ مین داخل کرینگے اور اللہ پر ایسا عذاب کرنا آسان ہی یعنی یہ نسمجھو کہ جب وہ رحیم ہی تو ایسی سختی کیونکر کریگا یا اور ظالم ہر چند فریب کار مکار قوی و خونخوار ہو مگر وہان کچھ پیش نہ جائیگی ف سہو و خطا مین امید عفو ہے سا حق سبحانہ تعالی کی صفات ایسی نہین ہین جیسے ہمارے تمہارے کہ اگر غضبناک ہین تو رحمت کا ذکر نہین اور مہربان ہین تو خفا ہونا مشکل ہے بلکہ تمام صفات متقابلہ ایک آن اور ایک حالت مین قائم ہین

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا

اگر بچو تم اون بڑے گناہون سے جس سے منع کیے گئے ہو تم اوتار دینگے ہم تمسے برائیان تمہاری اور داخل کرینگے تمکو مکان بزرگ مین

اگر تم کبیرہ گناہون سے بچوگے تو ہم تمہارے برائیان اور گناہ صغیرہ سے درگذر کرینگے اور مدخل کریم یعنی جنت مین داخل کرینگے کبائر جمع کبیرہ وہ گناہ جسکے کرنے والے کے حق مین وعید وارد ہو اور صغیرہ جو ایسا نہو۔ مفسرین نے کبیرہ کی تفصیل مین تقریر طویل اور اقوال متعدد نقل کیے ہین خلاصہ یہ ہی کہ بڑے بڑے اور کھلے کھلے گناہون سے بچتا رہے بھول چوک چھوٹی چھوٹی غفلتین حق سبحانہ تعالی محض اپنے فضل و کرم سے عفو فرمائیگا ف دوسرے مقام پر فرمایا اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ نیکیان یعنی نماز برائیان مٹا دیتی ہین اور حدیث مین وارد ہوا کہ ایک نماز دوسری نماز تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کفارۂ گناہ ہوجاتا ہی اور فرمایا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ فِيْ خَيْرٍ وَمَاتَ فِيْ خَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ جسنے ان پنجوقتہ نمازون پر محافظت کی اچھائی مین زندہ رہا اور اچھائی مین مرا اور اپنے گناہون سے ایسا پاک ہوگیا گویا ابھی اوسکی ماںنے اوسے جنا ہی۔ اور بعض احادیث مین وارد ہوا کہ جو شخص زنا مین گرفتار ہوکر پاک و صاف بچ آئے وہ زیر سایۂ عرش ہوگا منظہر نے کہا مجاہد نے کہا ام المومنین ام سلمہ نے آنحضرت سے کہا یا رسول اللہ مرد جہاد کرتے ہین اور ہم جہاد نہین کرسکتے مردون کو ہمارے دوچند میراث ملتی ہی اگر ہملوگ بھی مرد ہوتے تو ویسی ہی لڑتے اور میراث برابر پاتے اور اسباب نزول مین ہی کہ ایک عورت نے حضور سے کہا کہ ہمکو میراث آدھی ملتی ہی اور دو عورتون کی گواہی ایک مرد کی برابر ہی تو کیا ثواب عمل مین بھی ایسا ہی ہوگا معالم عورتون نے کہا کہ ہمکو میراث زیادہ ملنا چاہی کہ ہم ضعیف و محتاج زیادہ ہین۔ کہا سدی نے کہ جب مردون کے لیے دوچند میراث کا حکم ہوا تو بعض مرد کہنے لگے کہ ہمین اعمال ومراتب ہمارے آخرت مین بھی عورتون سے بڑے چڑھے رہینگے۔ ان تمام امور کے نسبت ارشاد ہوا

(حاشیہ: ای معنات ... اسم ... من ... از مراد ... ۱۲)

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ

اور نہ آرزو کرو اسکے کہ بزرگی دے اللہ ساتہ اوسکی تمہارے ایک کو دوسرے پر واسطے مردون کے حصہ ہے اوس سے کہ کمایا

وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝

اور واسطے عورتون کے حصہ ہے اوس سے کہ کمایا اور مانگو اللہ سے فضل اوسکے بیشک اللہ ہے ہر شے سے خبردار

یعنی اوس امر کی تمنا کرو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے مردونکو اونکے اعمال نیک و بد کا حصہ ملیگا عورتون کو اپنے برے یا بھلے کامون کا عوض ملیگا اللہ سے دعا کرو کہ وہ اپنے فضل و کرم سے تمہین بھی عطا فرمائے بیشک اللہ ہر شے سے خوب آگاہ ہے یہ آیت احکام سے متعلق نہین بلکہ صفائی باطن تحسین اخلاق۔ سکون نفس۔ رضا و تسلیم کی تعلیم ہے یعنے جن فضائل سے اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی غلام کو دوسرے غلامون پر بزرگی عطا کی ہو تو کیا ضرور ہے کہ تم اونہے فضل کی تمنا کرو اللہ تعالیٰ کے خزانہ کرم مین نہ کمی ہے نہ بخل اور ہزارون کرامتین ہین وہ مانگو اور اللہ نے مردون کے لیے خاص کر دیا ہے وہ ثواب و فضل جو وہ کمائین اور خاص کر دیا ہے عورتون کے لیے وہ شرف و ثواب جو وہ کمائین جب ایک کی کمائی اور ایک کی خصوصیت دوسرے کے لیے نہین ہے تو بیجا ہوس کرنے والا گو یا حضرت الوہیت کی تقسیم اور شاہنشاہی انعام پر حرف گیر یا بخل و حسد کرنے والا خواہان تغیر ہے اللہ تعالیٰ جب تمام مصلحتین جانتا ہے اور ہر شے کی حقیقت اور اوسکے استحقاق سے خبردار ہے جو جس قابل ہے اوسے وہی عطا ہوتا ہے پس ایسی تمنا کا ترک کرنا اولیٰ ہے واجب نہین۔ اگر تمنا بمعنے حسد لیا جاوے تو یہی نہی محرمہ ہوگی **ف** تقدیر الٰہی پر قانع۔ اور تقسیم ازل پر راضی اور ہمیشہ اوس کے فضل و کرم کے خواہان رہو اور اپنے بھائیون کو ایک بلند مرتبے پر دیکھہ کر خوش ہو رشک و حسرت کے قریب نجاؤ رابطہ شائبہ حسد کی ممانعت کے بعد باہمی اتحاد اور فوائد کا ذکر فرمایا کہ کیون ایسے خیال کرتے ہو تم ایک دوسرے کو وارث ہو

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

اور واسطے سبکے بنائی ہمنے وارث اوس مال مین کہ چھوڑا ماباپ نے اور رشتے والون نے اور واسطے جنہے عقد کیا

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدًا ۝

تمہارے ہاتہون نے پس دو تم حصہ اون کا بیشک اللہ ہے ہر شے پر گواہ

آیت مین اختلاف اور تاویلین ہین موالی وارث۔ عقدت ایمانکم سے وہ عہد جو حسب دستور زمانۂ جاہلیت مین ایک دوسرے سے حلف کرتے کہ تم جس سے لڑو ہم لڑین جس سے صلح کرو

ہم صلح کرین اور بوجہ اعانت واخوت کے باہم وارث ہوتے تھے وہ اخوت جو آنحضرت نے مدینے مین کرادی تھی تزویج یعنی زن وشوہر (تفسیر کبیر) جب کوئی ایسا آدمی جسکے نہ وارث ہو نہ وہ خود عربی ہو کسی آدمی کے ہاتہ پر مسلمان ہو اور یہ قرار پائے کہ مین کوئی خطا کرون تو اوسکی تاوان تیرے ذمی ہو جیسے دیت قتل خطا یا ارش جراحات وغیرہ اور مین مرون تو میرا وارث ہوگا پہر دوسرا شخص جسکے ہاتہ پر یہ مسلمان ہوا قبول کرلے (احمدی) اور فرائض شریفی مین یہ عہد دو مسلمانون مین بہی جائز ہی یہ ضرور نہین کہ کافر جب کسی کے ہاتہ پر مسلمان ہو تو یہ عہد کرے دونو صورتون مین اعلی یعنی جو دیت وتاوان وغیرہ ادا کرے وارث ہوگا ادنی یعنی عہد کرنے والا وارث نہوگا الحاصل ہر مرنے والے کے وارث بنادئے ہین جو ماباپ یا رشتہ دار چہوڑ مرین اوسکے حقدار اصحاب فرائض - یا عصبی - یا ذوی الارحام ہین بحسب تفصیل صفحہ (۳۵۱) اور جو ہم عہد چہوڑے وہ اوسکا دوسرا ہم عہد پائیگا - بس دیدو تم اونکے حصے اور اللہ ہر شی کے مصالح سے واقف ہے جا کو غیر کو وارث بنادے اور عزیز کو کفر یا غلامی وغیرہ کے وجہ سے محروم رکہے **اول** اگر عقدت ایمانکم سے ہم عہد یا بہائی چارہ مراد ہے تو آیت بالاتفاق منسوخ ہی آیات میراث سے **دوم** اگر زوج وزوجہ مراد ہو تو نہ آیت مین اختلاف ہی نہ حاجت لنسخ **سوم** اگر مولی الموالات مراد لیا جائے اور یہی مذہب ہی حضرت عمر وحضرت علی وحضرت ابن مسعود کا اور اسیکی طرف گئے ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب تو شافعیہ کے نزدیک منسوخ ہی (اولو الارحام بعضہم اولی ببعض) سے اسلیے کہ شعبی اور زید بن ثابت اور شافعی کے نزدیک مولی الموالات وارث نہین - اور اگر آیت منسوخ مانی جاسے تو مال بیت المال کا حق ہوگا - اور حنفیہ کہتے ہین کہ ازواج کا ذکر اقارب یعنے اصحاب فرائض مین گزر گیا اس تکرار اور اصحاب فرائض سے علیحدہ کرنے کی ضرورت نہ تہی جبکہ آیت ناسخہ امام شافعی کے نزدیک معمول بہ نہین اسلیے کہ وہ ذوی الارحام کو بہی وارث نہین تسلیم کرتے تو یہ قول مضطرب ومتردد ہوگا (احمدی) آیت مین عقد موالات کے منسوخ کرنے پر کوئی دلالت نہین اسلیے کہ ذوی الارحام کے نہونے پر مولی الموالات وارث ہوتا ہے بحسب تفصیل صفحہ (۳۵۰) پس درمیان میراث ذوی الارحام ومولی الموالات کے نہ تعارض ہی نہ نسخ ربط بعد تسکین واطمینان پہر تنبیہ کردے کہ اللہ کی تقسیم اور تقدیر مٹ نہین سکتی وہ مستحکم اور واجب العمل ہے جسطرح مردون کو میراث مین فضیلت دی اور امور مین بہی وہ افضل ہین اور اوسکی وجہ بہی

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا
مرد منتظم ہین عورتون پر اسلیے کہ بزرگی دی اللہ نے ایک کو اونکے ایک پر اور اسلیے کہ خرچ کئے مردون نے

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ
اپنے مال پس نیک عورتین فرمانبردار حفاظت کرنے والیان ہین پیٹھ پیچھے ساتہ حفاظت اللہ کے

معالم سعد بن ربیع نے اپنی زوجہ کو مارا اونکے باپ نے حضور مین نالش کی آپنے فرمایا کہ عوض اور قصاص لیا جاے مدعیہ پہرے تھے ناگاہ ارشاد ہوا کہ پہر دیہ جبرئیل جلیل آئے اور حکم احکم الحاکمین لائے یہ مرد عورتون کے منتظم اور ادب آموز اور نگران اور اونپر حاکم ہین (پہر ارشاد فرمایا اَرَدْنَا اَمْرًا وَّاَرَادَ اللّٰهُ اَمْرًا وَّالَّذِيْٓ اَرَادَ اللّٰهُ خَيْرٌ پہر قصاص کو منع کر دیا) اور یہ علو اسلیے عطا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مردون کو فضیلت دی ہی عورتون پر بسبب قبول شہادت و کمال عقل و قوت وغیرہ کے اور اسلیے کہ مرد اپنا مال یعنے مہر و نفقہ خرچ کرتے ہین **ف** وجہ اول نقلی ہی یعنے اللہ نے اونکو افضل بنایا وجہ دوم عقلی ہے اسلیے کہ جسکے ہاتہ مصارف ہوا گر وہ منتظم اور حاکم نہ بنایا جاے اور اوسکے راے کے اتباع نہو تو عقلاً کام نہ چلے پس نیک بختین اللہ تعالیٰ اور شوہر کے فرمانبردار اپنے شوہر ونکے پیچھے اونکے مال اور گہر اور اونکے حکم کی حفاظت کرتے ہین اپنی عزت و آبرو کی نگہبانی رکھتے ہین اللہ کی محافظت کے ساتہ **معالم** ساتہ اوس چیز کے کہ اللہ نے تعلیم و توفیق خیر سے اونکی محافظت فرمائی ہی **ف** ۱ مرد عورتون پر قوی اور آمر ہین پس یہ عذر بعضون کا کہ عورتین ہمارا کہنا نہین مانتین رسوم کفر و بدعت کئے جاتے ہین چند انکہ ہم بہی مجبور ہین۔ دلیل نامردی ہی ۲ یہ بہی معلوم ہوا کہ عورتین مردون کے اطاعت کے لیے ہین ۳ حفظ مال و حکم زوج کو نیکبختی اور اطاعت قرار دیا جس سے واضح ہی کہ غیر مطیع شریر و سرکش ہین ۴ شان نزول سے مفہوم ہوتا ہی کہ عورت کو مرد کے سختی پر بہی صبر کرنا چاہیے۔ مگر مردون کو بہی ایسی مار سے جسکا اثر ظاہر ہو اور ایسی سختی سے جو حد بدخلقی اور تندخوئی تک پونہچے منع فرمایا ہی **احادیث** فرمایا اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَتْ جب کوئی عورت پڑہے پنجوقتہ نماز اور با آبرو رہے اور شوہر کی اطاعت کرے داخل ہو جنت مین جس دروازہ سے چاہی (ترمذی) ایک عورت حضور کی خدمت مین آئی اور عرض کرنے لگی مین عورتون کی طرف سے

حضور مین حاضر ہوے ہون۔ اللہ نے مردون پر جہاد فرض کیا اگر مارے جائین تو زندہ ہین رب کے پاس اور فتح پائین تو غازی ہین اور ہمکو اسمین سے کوئی حصہ نہین ارشاد ہوا اسی سومنہ تو میرا پیغام عورتون کو پہنچا دے کہ تمہارے حق مین شوہر کی اطاعت اور اوسکی حق کا اقرار جہاد کے برابر ہے اور کم عورتین ہین جو ایسا کرتی ہین اور ایک حدیث مین وارد ہوا کہ اونٹ نے حضور کا سجدہ کیا خدام نے عرض کی یارسول اللہ ہمین بھی اجازت ملے فرمایا اگر کسی بشر کو سجدہ کا حکم ہوتا تو عورت کو مرد کے سجدہ کا حکم ہوتا ترمذی نے اَیُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ جو عورت مرے اور اوسکا شوہر اوس سے رضی تہا جنت مین داخل ہوے

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ
اور وہ عورت کہ ڈرو تم لڑائی سے اونکی پس نصیحت کرو تم اونکو اور جدا کر دو اونہین خوابگاہ مین اور مارو اونہین

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا
پس اگر اطاعت کرین تمہاری پس نہ ڈہونڈہو اونپر کوئی راہ بیشک اللہ ہے بلند بزرگ

اور جس عورت سے لڑائی۔ جہگڑے سرکشی کا خوف ہو اوسے اول زبان سے نصیحت کرو اسپر بہی نہ مانے تو خوابگاہ جدا کرو یعنی جماع وہمبستری سے دور رہے منظری ہین ہمکو بہیر کر سوئے احمدی ہین ہی کہ اپنے لحاف مین داخل نکرو جدا لیٹن الگ سو۔ مسئلہ ایک مرد کی دو بیبیان ہین ایک سے لڑائی ہوی تو یہ نہین ہوسکتا کہ اوسکی باری کے دن دوسری کے پاس جو مطیع ہین سوئے البتہ اسے بستر سے علیحدہ کرنیکا مختار ہے۔ اور اگر اسپر بہی باز نہ آئین تو اونہین مارو۔ چونکہ ضرب مجمل تہے یعنے کیفیت اور مقدار بیان نکی گئی تہی حدیث سے اوسکی تفسیر کی گئی کہ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وہ مار نہو جسکا اثر ظاہر ہو ف یہ مطلب نہین جب تک عورت کو نصیحت نکرے خوابگاہ سے دور نکرے اور جبتک دور نکرے مار پیٹ نہ کرے بلکہ تقدیر کلام یون ہے کہ جب لڑین تو اونہین فہمایش کرو اگر جرم خفیف اور فہمایش مفید نظر آئے اور اگر جرم سنگین یا فہمایش بیسود ہو یا فہمایش ہو چکی ہو تو خوابگاہ سے یا جماع سے دور کرو اور جس طور پر ہو فہمایش کرتے رہو۔ اور اس سے بہی زیادہ خطا ہو اور فہمایش سے محرومی اور الگ سلانا غیر موثر نظر آئے تو مارو مگر ایسی مار نہ ہو جو حد تعزیر اور ایذاے شدید تک پہنچے اسلیے کہ ایسی حالت مین طلاق دیسکتے ہو پس ہجران بدون فہمایش اور ضرب بدون ہجران ثابت ہی اور اسی لیے واو جمع داخل کیا گیا تا کہ جمع پر دلالت کرے کلمات تعقیب تاخیر مثل ثم و ف

وغیرہ بیان نہین کئے قیاس سے بیٹی اور شاگرد اور ہر متعلق کی فہمایش و تہدید اور کسیقدر ضرب نکل سکتی ہے اسلیے علت مشترکہ یعنے ادب آموزی یا آپ کو عار سے بچانا دونون مین ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَاۚ
اور اگر ڈرو تم پھوٹ پڑنے سے زن و شوہر مین تو مقرر کرو ایک پنچ لوگون سے مرد کے اور ایک پنچ جانب سے عورت کے

اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا۝
اگر چاہین سلے دونو اصلاح موافقت دیگا اللہ اون مین بیشک اللہ ہے دانا خبردار

اور اگر حکام کو خوف ہو کہ آپسمین انکے پھوٹ پڑیگی اور محبت و میل جول نہوگا تو ایک آدمی کو مرد کی جانب سے پنچ بناؤ اور ایک عورت کی طرف سے اگر یہ پنچ اصلاح چاہینگے یعنے بحسب واقعات اونہین یہ مناسب نظر آئے کہ باہمی اصلاح ہو جاے تو اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی بیشک اللہ ہر کام کی مصلحت سے خبردار و دانا ہی خفتم اور ابعثوا کے مخاطب خواہ حکام وقت ہین یعنی وہ اسطرح فیصلہ کرا دین۔ خواہ عزیز و اقارب یا ہمسایہ یا اصلاح پسند مسلمان ہین کہ اسطرح تصفیہ کرا دین خواہ مرد و عورت ہین۔ اور یہی مناسب تر ہی اسلیے کہ حکام خود ہی فیصلہ کرسکتے ہین پنچایت کے ضرورت نہین ہان اگر چاہین تو مقدمہ سپرد پنچایت کرسکتے ہین۔ اور عزیز و اقارب یا ہمسایہ وغیرہ کو یہ اختیار نہین کہ پنچایت قایم کردین ہان سمجھا سکتے ہین۔ اور فریقین مختار ہین کہ کسی شخص کو حکم بنا دین پس یہ خطاب زن و شوہر کی طرف اولی ہی۔ اور یہ قید کہ پنچ مرد و عورت کے اہل سے ہون ضروری نہین اسلیے کہ وہ زیادہ تر واقف ہوتے ہین اور اونکا اعتبار اونکا اثر زیادہ ہوگا پر یدا کا فاعل بہی خواہ پنچ خواہ حاکم خواہ ہر فریق ہی **حاصل** اگر تمکو خوف یعنے ظن ہو کہ آپسمین موافقت نہوگی مخالفت اور بے لطفی رہیگی تو پنچایت کرو اور ایک معتبر واقف کار ادہر کا ایک ودہر کا آدمی پنچ قرار پائے بوقت پنچایت اگر فیصل کرنے والے یا زن و شوہر اصلاح کے خواہان ہون تو اللہ تعالی اون دونون مین موافقت عطا کرنے والا ہی اور اللہ تعالے ہر امر کے انجام و آغاز اور دلون کے نیتون سے خبردار ہی **مسئلہ۱** آیت پنچایت کے حسن و جواز پر دلالت کرتی ہی **مسئلہ۲** حکم کے لیے ضرور ہے کہ عاقل۔ بالغ۔ مسلم۔ آزاد ہو۔ محدود فی القذف نہو۔ البتہ فاسق برضای فریقین حکم ہو سکتا ہی (ہدایہ) **مسئلہ۳** فریقین کو اختیار ہے کہ قبل صدور فیصلہ رجوع کرین اسلیے کہ پنچایت ایک امر اختیاری ہی جسطرح اونہین بنا سکتے ہین توڑ بہی سکتے ہین (ہدایہ) اور اسیکی طرف اشارہ ہی (ان یریدا اصلاحا) مین اسلیے کہ پنچ فیصلہ

کے لیے ہی اصلاح سے اوسے تعلق نہین مسئلہ ۴ پنج کو یہ حق نہین کہ بدون رضای مرد طلاق دلوا دے اسلیے کہ آیت مین کوئی ایسا حکم نہین ہی مسئلہ ۵ ایسے ہی حاکم بھی طلاق یا خلع پر مجبور نہین کر سکتا

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَ
اور بندگی کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو ساتھ اوسکے کسی شے کو اور ساتھ والدین کے (کرو) احسان اور قرابت والونسے اور

الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ
یتیمون سے اور مسکینون سے اور ایسے ہمسایون سے جو رشتہ دار ہون اور وہ ہمسایہ جو اجنبی ہو اور دوست ہمنشین

وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝
اور مسافر اور غلام سے بیشک اللہ نہین دوست رکھتا اوسے کہ ہو متکبر بڑائی کرنے والا

یعنے سب سے مقدم اور اہم اللہ کا حق ہی کہ اوسکی بندگی کرو اور دوسرے کو اوسکا ساجھی نہ قرار دو پھر ماں باپ کا حق ہی کہ اونکے ساتھ خدمت سے مال سے مدح وثنا سے ہر طرح احسان کرو پھر احسان کرو رشتہ دارون یتیمون مسکینون سے اور اوس ہمسائے سے جو رشتہ دار یا نہایت قریب بادنیبین قریب ہو پھر اوس ہمسایے سے جو مذہب یا نسب یا مکان مین بعید ہو اور اوس دوست سے جو ہمنشین ہو اور زوجہ بھی مراد ہی کہا صاحب مظہری نے کہ پیر بھائی بھی اس مین داخل ہی اور مسافر اور غلام وکنیز سے بیشک اللہ ایسے شخصون کو دوست نہین رکھتا جو اتراتا ہو بڑائی کرتا ہو ف ہمسایے کے تقدیم دوست پر ظاہر ہے اسلیے کہ دوست کا حق طبعی ہے اور ہمسایے کا حق تعبدی مگر جبکہ اس سے زوجہ مراد لیجاے تو یہ کہا جائیگا کہ حق زوجہ کا لزوماً والدین پر مقدم اور دیانۃً تمام اغیار سے مقدم ہے اور آخر مین اسلئے مذکور فرمایا کہ زوجہ خلقی طور پر منظور محبوب ہی اور اغیار مساکین فراموشی اور نا پرسانی مین رہتے ہین اسلیے اسکا ذکر موخر کر دیا مگر مرتبہ مقدم ہے ف ۱ عبادت کا حکم اور شرک کی ممانعت اسلیے فرمائی کہ تاکید و توضیح ہو جاے یعنی نہ صرف توحید پر اکتفا ہے نہ فقط عدم شرک پر بلکہ لازم ہی کہ شرک نکرو اور توحید کرو اور یہی مضمون ہی کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بطور نفی و اثبات ۲ اور دوسرے حقوق کا عطف بغرض اظہار کمال تاکید و اہتمام ہے ۳ ترتیب ذکر سے اشارہ فرمایا کہ توحید وحق اللہ تمام حقوق پر مقدم ہے یہ تمام عزیز وحقدار اگر اللہ کے حق کے مانع وخارج ہون تو خیر ورنہ کچھ ہستی وحقیقت نہین ہی ۴ ان حقوق کے تارک کو متکبر اور مغرور فرمایا اسلیے کہ بندگی نکرنا تو کھلی سرکشی ہی مگر والدین یا عزیز واقارب اور مساکین واحباب کے

حقوق ادا نکرنا بہی سرکشی اور غرور ہی اسلیے کہ گویا یہ شخص خیال نہین کرتا کہ مین بہی عاجز حاجتمند
ہو نیوالا ہون احادیث مسلم مین ہی کہ کہا معاذ بن جبل نے مین حضور کے پیچھے سواری پر بیٹھا تہا
اور میرے اور نبی محبوب کے درمیان مین سوای پالان کے اور حجاب نہ تہا دفعۃً ارشاد ہوا یا معاذ مینے
عرض کیا لبیک یارسول اللہ وسعدیک پہر تہوڑی دیر سواری چلی کہ ارشاد ہوا یا معاذ ۔ مین نے کہا
لبیک ۔ ارشاد ہوا تو جانتا ہو اللہ کا حق بندون پر کیا ہی مین نے عرض کی اللہ اور اللہ کا رسول خوب
جانتا ہی فرمایا حَقُّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا اللہ کا حق بندون پر یہ ہی
کہ اوسکی بندگی کرین اور اوسکے اوسکا شریک نکرین پہر تہوڑی دور چلے اور فرمایا یا معاذ مین نے
عرض کی لبیک یارسول اللہ فرمایا تو جانتا ہی کیا حق بندونکا ہی اللہ پر جب وہ ایسا کرین مین نے
عرض کی اللہ اور رسول اللہ کا دانا ہی فرمایا یہ حق ہے کہ اونپر اپنے کرم وفضل سے عذاب نکرے ۔
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا ذلیل وخوار ہوا حاضرین نے عرض کی کون شخص
فرمایا جسنے ما ۔ باپ یا ایک کو بڑہاپا پایا اور جنت مین داخل نہوا یعنی اونکی خدمت نکی اور اوسکے انعام
مین جنت کا مستحق نہوا ۔ اور فرمایا اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہی مسلم فرمایا
مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّبْسَطَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ جو خوش ہو اس بات سے کہ کشادہ ہو
اوسپر رزق اوسکا چاہیے کہ صلہ رحم کرے اور فرمایا مین اور یتیم کا کفالت کرنے والا جنت مین مثل دو
اونگلیون کے ملا ہونگا اور اشارہ کیا کلمے کے اور بیچ کی انگلی سے ۔ اور فرمایا اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَۃِ
وَالْمَسٰکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کوشش کرنے والا اپاہج اور مسکین کے لیے ایسا ہی جیسا کہ
اللہ کی راہ مین جہاد کرنے والا کہا حضرت عایشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ لَیُوَرِّثَنَّہٗ ہمیشہ جبرئیل مجہے ہمسایے
کے باب مین نصیحت کرتے ہین یہانتک کہ گمان ہوا کہ وہ باہم میراث قائم کردینگے ۔ اور ابوذر نے کہا
کہ میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ تو جب شوربہ پکا تو اوسمین پانی
زیادہ ڈال پہر دیکھہ کہ کوئی گہر تیرے ہمسایے مین ہی اوسے دے ۔ اور فرمایا کہ تم شریعت اور احسان کو
حقیر نجانو اپنے بہائی سے شگفتہ رو ملو لیجئے اسقدر نیکی بہی چہوڑ نہ دو مظہری جابر سے مروی ہی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسائے تین ہین تو ایک وہ ہمسایہ ہی جسکے تین حق ہین
ایک حق ہمسایگی کا حق قرابت حق اسلام ۔ اور ایک ہمسایہ کے لیے دو حق ہین ایک حق ہمسایگی و
حق قرابت یا اسلام اور تیسرا ایک ہی حق ہی لیے ہمسایگی کا اس سے معلوم ہوا کہ حق جوار کی رعایت

اللہ پر واجب نہین بلکہ اوسکے کرم اور فضل کا یہ انعام ہی ۱۲

کفار مین بہی ہوگی **بخاری** حضرت عائشہ سے مروی ہی کہ مین نے کہا یارسول اللہ میرے دو
ہمسایے ہین کسکے پاس تحفہ بہیجون فرمایا جسکا دروازہ نزدیک تر ہو **ادب مفرد** کسینے پوچہا
کہ ہمسایہ کون ہی کہا ہر طرف سے چالیس چالیس گہر۔ ابوموسی سے روایت ہی کہ فرمایا اَلْمُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل نیو کے ہی
ایک دوسرے کی مدد کرتا ہی اور انگشتان شریف ایک دوسرے مین داخل کرکے مثال کی صورت دکہادی
بخاری مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جو اللہ اور قیامت پر یقین لاتا ہی
اوسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے **معالم** فرمایا جو کہ اللہ اور قیامت پر ایمان لایا ہی اوسے
چاہیے کہ ہمسایے کے ساتہ احسان کرے۔ **بخاری و مسلم** کے روایتون کا خلاصہ یہ ہی کہ غلام
تمہارے بہائی ہین اللہ نے اونہین تمہارا زیر دست بنادیا جو کہاؤ اونہین کہلاؤ جو پہنو اونہین پہناؤ
زیادہ مشقت شاقہ نلو اور کوئی مشکل کام بہار سے بوجہ ہو تو خود بہی ہاتہ لگاؤ۔ اور فرمایا جب
تمہارا خادم کہانا پکا چکے تو چاہیے کہ ساتہ بٹہلا کر کہلاؤ **ترمذی** جب کوئی اپنے خادم کو مارتا ہو اور
خدا کو یاد کرے تو ہاتہ روک لے فرمایا اللہ تعالی قیامت مین ایسے مرد کی طرف نظر نہ کریگا جو
دامن کشان غرور مین چلتا ہو **ربط** تعلیم اخلاق حسنہ کے بعد بری عادتون سے ممانعت فرمائی

اِلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ
جو لوگ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیونکو بخل کا اور چہپاتے ہین اوسکو جو دیا اونہین اللہ نے فضل سے اپنے

وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝
اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے عذاب ذلت کا

اسباب یہ آیت یہود کی شان مین نازل ہوئی بعض یہود انصار کو منع کرتے کہ تم اسقدر خرچ
نکرو ایسا نہو کہ محتاج ہو جاؤ ارشاد ہوا کہ جو لوگ خود بخیل ہین اور دوسرون کو بخل کا حکم کرتے
ہین اور جو علوم اور اخبار اونکے پاس درباب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم وحقیت اسلام ہین اونہین
چہپاتے ہین تو وہ کافر ہین اور ہمنے کفار کے لیے ذلت کی مار رکہی ہی **ملخص** مذمت بخل کے مذمت تعلیم
بخل سے کسی مفید علم کے چہپانے کی قباحت بیان فرمائی اور ایسے لوگون کو ناشکرا قرار دیا اسلیے
کہ شکر نعمت یہ تہا اوسکے اپنے موقع پر کام مین لاتے پس اگر آیت شان نزول پر خاص رہے تو
کافر کے وہی معنی اصطلاحی لیے جائینگے اور جب عموماً خطاب ہوگا اور ہر مسلم کو مخاطب سمجہا جائیگا
تو کفر سے مراد ناشکری ہوگی **مسئلہ** ایسے علم کا جسمین عام آدمیون کا فائدہ ہو چہپانا جائز
نہین **مسئلہ** کسی علم کو اپنے محل اور وقت پر بیان کرنے کی لیے خاص کرنا چہپانا نہین ہے بلکہ

چھپانا یہ ہی کہ بوقت ضرورت ظاہر نکیا جاسے ترمذی لا یجتمع فی المؤمن البخل وسوء الخلق ایمان والون مین دو عادتین جمع نہون گی کہ بخیل بھی ہون اور بد خلق بھی ہون

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا
اور جو خرچ کرتے ہین مال اپنے آدمیونکے دکہانے کے واسطے اور نہ ایمان لائے ہین اللہ پر اور نہ

بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝
دن پر قیامت کے اور جو شخص کہ ہو شیطان اوسکا ہمنشین تو برا ہمنشین ہے

جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہین مگر آدمیون کے دکہانیکے لیے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہین کہ اوسکے رضا اور برکت کے خواہان ہون اور نہ قیامت کا یقین ہی کہ عذاب سے بچنے کے لیے مال دیا ہو بلکہ نفس خبیث اور شیطان لعین اونکا مشیر اور جلیس ہے اور جسکا نزدیکی اور ہمصحبت شیطان ہو تو بہت برا ساتھی ہے ف معلوم ہوا کہ ریا اور بخل دونون شیطانی کام ہین

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ
اور کیا تہا اونپر اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور خرچ کرتے جو دیا اونکو اللہ نے

اگر اللہ پر اور قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کا دیا ہوا مال خرچ کرتے اور اونکا کیا بگڑتا اور کیا مصیبت اونپر پڑتی

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝
اور ہے اللہ اونکے اعمال سی خبردار

اللہ تعالی اونکی حالت سے خبردار ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ
بیشک اللہ نہین ظلم کرتا برابر ذرے کے اور اگر ہو گی نیکی بڑہا دیگا اوسے اور دے گا

لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
پاس سے اپنے عوض بڑا

اللہ تعالی کسی پر ذرہ برابر ظلم نہین کرتا نیکونکی نیکی نہ مٹاے گا بلکہ اگر چھوٹی نیکی ہو گی تو اوسے بڑہا دیگا جیسا فرمایا کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا اور اس سے بہی زیادہ ہی اور اپنے فضل و کرم سے اوسے اجر عظیم عطا فرماے گا باقی رہے گناہگار اون کے حق مین چاہے عفو فرماے یا گرفت مظہری ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ وہ اجر عظیم جسکا اللہ سے امید وار ہو فرمایا کسکی مجال ہے کہ اسکا اندازہ کر سکے کہا ابن مسعود نے قیامت کے دن اولین و آخرین فراہم ہونگے اور پکارنے والا پکاریگا داد خواہ داد طلبی کرین اوسوقت اگر چھوٹے سے چھوٹا حق کسی کا باپ یا بیٹی یا بہائی یا بی بی پر ہوگا تو درگذر نکریگا اور خوش خوش اوسکا مطالبہ کریگا مدعا علیہ سے کہا جائیگا اسکا حق ادا کر وہ عرض کریگا ... فرشتون کو حکم ہوگا اسکی نیکیان دیکہو اور اوسمین سے دو ...

ف ریا ۵ مفعول لہ ہی ۱۲ ولا یؤمنون معطوف ہے ینفقون پر ۱۲ ومن یکن الشیطان ۵ کا ضمیر ہی پیہان ہو ۱۲ شیطان ذرہ ... دن ... ۱۲ ... علیما ۱۲

وہی لیکر اگر کسیکے ذرہ برابر بہی نیکی بچ رہیگی تو فرشتے عرض کرینگے ای رب اسکی نیکی صرف ذرہ برابر بچی ہے ارشاد ہوگا ہمارے بندے کی نیکی بڑہاؤ اور ہمارے فضل و رحمت سے جنت مین داخل کرو اور اگر فرشتے کہینگے ای رب نیکیان باقی نہین رہین اور مطالبہ باقی ہے حکم ہوگا مدعی کے گناہ لیکر مدعا علیہ کے حساب مین بڑہادو پہر اسکے لیے ایک دستاویز دوزخ کی لکھدو پہر ارشاد ہوا

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا

پہر کیا ہوگا جب لاوینگے ہم ہر گروہ سے گواہ اور لاوینگے تجھے اون سب پر گواہ

یعنے کیسا سخت اور مشکل وقت ہوگا جب کہ ہر امت کا پیغمبر اپنی امت کے اعمال پر گواہی دیگا اور بدکار انکار کرینگے اپنے پیغمبرون کو جہٹلا وینگے اور امت محمدیہ اونکے تصدیق کریگی اور آپ اے محمد رسول اللہ اپنے امت کے مزکی و مصدق ہوکر کل کے شاہد ہونگے اور آپہی کی گواہی پر حق انبیاء علیہم السلام فیصلہ ہوجائیگا کفار فی النار اور مطیع داخل بہشت ہونگے **بخاری** کہا ابن مسعود نے مجہسے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچہ قرآن مجہے سناؤ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو قرآن سناؤن حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوتا ہے فرمایا ہان ای ابن مسعود تو سنا پہر ابن مسعود سورۂ نساء پڑہنے لگے کہا کہ جب مین اس آیت تک پونہچا ارشاد ہوا بس بس مین نے دیکہا کہ حضور کی دونو آنکہین ڈہبڈہبا رہی تہین **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ ۱ عالم اور شیخ کو اپنے شاگرد سے وعظ و نصیحت سنا اور اوسے سنانا جائز ہے ۲ قرآن سنکر رونا مسنون ہی ۳ یہ بہی معلوم ہوا کہ قرآن اور ذکر کی نسبت انتہا کردینا جائز ہے

يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا

اوس دن تمنا کرینگے جو کافر ہوے اور نافرمانبرداری کی رسول کی کاشکے برابر کردی جاے ساتہ اونکے زمین اور نہ

يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا

چہپا سکینگے اللہ سے کوئی بات

اوس میدان مین کفار اور پیغمبر کے نافرمانبردار یہ تمنا کرینگے کہ کاش ہم زمین مین ملادیے جاتے ہم فنا ہوجاتے مگر اللہ سے کوئی بات چہپا نسکینگے اسلیے کہ اونکے ہاتہ پاؤں اور وہ وقت وہ محل ونیز گواہی دیگا۔ پہر وہان دنیا کی عدالتون کی طرح کوئی بات چہپا نہ سکینگے مفسرین فرماتے ہین کہ جب جانورون مین قصاص ہوگا اور ہر زبردست ظالم جانور مظلوم اور کمزور کا عوض دیگا بعد ازان فنا کردیے جائینگے تو کفار کہینگے کاشکے ہم بہی فنا ہوجاتے تاکہ اس عذاب دائم اور آتش جانسوز سے بچتے دوسرے مقام پہ فرمایا وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا اور کہا کافر کہینگے کاشکے ہم

ربع

خاک ہوجاتے **ف** آیت مین اشارہ ہی کہ کفار اور اہل بدعت قریب درجے مین ہونگے اور اپنی ست جاینگی تمنا کرین گے اسی لیے فرمایا (رسول کے نافرمانبردار)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ

اے ایمان والو نہ پاس جاؤ نماز کے اور حال یہ کہ تم نشے مین ہو یہانتک کہ سمجھ لو جو تم کہتے ہو

ای ایمان والو نشے کی حالت مین نماز نہ پڑھو جبتک تمکو ہوش نہ آئے اور تم اپنی بات نسمجھلو **احمدی** جب تک شراب حرام نہوئی تھی لوگ پیتے ایک جلسۂ دعوت مین بعضون نے شراب پی اور مغرب کا وقت آیا تو نماز مین قل یا ایہا الکافرون کے لا ہر جگہ سے چھوٹ گئی یہ آیت نازل ہوئی اکثرون نے بالکل احتراز کیا بعض اسطرح پیتے رہے کہ نماز تک نشہ اتر جاے مثلا بعد عشا یا فجر تفصیل اسکی صفحہ (۱۵۲) مین قابل دید ہی **قیاس** نشے مین اسلیئے نماز منع ہوئی کہ عقل وحواس باقی نہین رہتے اور نیند مین بھی ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا **بخاری** جب نماز مین نیند آنے لگے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ہو سکتا ہی کہ وہ دعا کا قصد کرے اور منہ سے کوسنا نکلے ۔ اور ترمذی ابوداؤد مین ہی کہ حضور قلب شرط ہی تا کہ لفظ سمجھے اور معنی پر غور کرے پس چاہیے کہ نماز نیند کی حالت مین حرام ہو **استحسان** نہین یہ قیاس مع الفارق اور دلیل فاسد ہی ۱ یہ کہ نیند امر طبعی وضروری ہی اور نشہ اختیاری ولغو ۲ نیند مباح بلکہ انعام حضرت اللہ ہے جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا یعنے تمہاری نیند کو تسکین وراحت بنا دیا ۔ اور نشہ حرام ۳ نیند موجب صحت اور نشہ مزیل عقل ۔ بہرکیف ایک کا قیاس دوسرے پر جائز نہین اسلیئے فرمایا ہمارے فقہا نے اگر کوئی رکوع وسجود مین سو جاے تو نہ وضو جایگا نہ نماز **زاہدی** یہ خطاب نشے والون سے نہین ہی بلکہ مفہوم آیت یہ ہی کہ ایسے وقت شراب نہ پیو کہ نشے مین نماز کا وقت آجائے بس یہ حرمت موقت ہے

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا

اور نہ ناپاک مگر گزرنے والا راہ کا یہانتک کہ نہالو

اور تم نجاست کے حالت مین نماز نہ پڑھو جبتک پاک نہولو مگر سفر مین ایسے مجبوری ہو تو خیر (حکم اسکا اگلی آیت مین آتا ہے) اور کہا بعض نے کہ نماز سے مراد مسجد ہی یعنے مسجد مین نہ بحالت نشے جاؤ نہ بحالت نجاست مگر راہ چلتے ہوے جا سکتے ہو اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک نجس کو مسجد سے بضرورت گزر جانا جائز ہے اور بلا ضرورت حرام اور ٹھہرنا جمہور علما کے نزدیک ممنوع ہی اور دلیل ہماری ابن ماجہ کی حدیث ہے

فَاِنِّیْ لَآ اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ اَوْ جُنُبٍ یعنی مسجد کو جنب اور حائض کے لیے حلال نہین کرتا باقی رہا یہ امر کہ صلوۃ سے نماز ہی مراد ہی یا جاے نماز اگر نماز مراد لیجاے تو وہی معنی جو بیان ہوے لینا چاہیے اور اسکو اختیار کیا امام زاہد اور مفسرین حنفیہ نے۔ اور اگر جا نماز مراد لیجاے تو چند امور لازم ہونگے ۱ جانماز سے مراد مسجد ہوگی ۲ نشے مین دخول مسجد عبادۃ حرام ہوگا اور نماز پڑہنا و لا الہ ۳ عابری سبیل مقید بضرورۃ ہوگا نہ مطلق اسلیے کہ مسجد نہ بازار ہی نہ دنیاوے کاموںکا محل نہ کسی مخلوق کا گھر پہر منع فرماکر استثنا کرنا کسی امر ضروری اور اہم کے خبر دیتا ہے اسی مقام سے مفہوم ہوا کہ راہ روی سے ضروری راہروی مراد ہی جو مقدمہ نماز یا نماز کے لیے ہو جیسے ڈول یا رستی یا پانی مسجد مین ہے اور دوسرے طریق سے نہین مل سکتا یا مسجد ہی مین انزال ہوجاے یا اپنے جنب ہونیکا علم ہو پس یہ اعتراض بیجا ہی کہ حنفیہ جو مطلق قرآن کو مقید نہین کرتے اسلیے کہ **اول** ہم تاویل اول ہی پر کفایت کرتے ہین **دوم** (عابری سبیل) کو قرینہ و مقام سے مقید کرتے ہین نہ کسی دوسری وجہ سے **سوم** قاعدہ یہ ہی کہ جہان مطلق قرآن احادیث مقیدہ کے مقابل ہوا ولاً مطابقت دیتے ہین اعتبارات یا معانی سے جیسے نکاح بی ولی کو باعتبار احکام حلال کیا پس نسب و عدت و میراث و طلاق و مہر ثابت ہوا اور باعتبار آخرت ناجائز قرار دیا پس گناہ لازم آیا اور جبکہ یہان اعتبارات مختلف نہ تھے معانی لفظ مین وہ تاویل جو موجب توافق ہو اختیار کی گئی۔ احادیث مین وارد ہوا کہ بعض اصحاب کے دروازے مسجد نبوی مین تھے اور جب وہ جنب ہوتے اور پانی نہ ملتا وقت پیش آتے تو یہ آیت نازل ہوئی **احکام** مسجد مین ناپاک کو جانا حرام ہی اور جنب عام ہی مرد ہو یا عورت۔ انزال ہوا ہو یا وطی یا حیض یا نفاس چونکہ آدمی ایسی حالت مین دور کردیا جاتا ہے اسے جنب کہتے ہین اسلیے کہ جنب کے معنے دور کے ہین

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ
اور اگر ہو تم بیمار یا مسافر یا آئی کوئی تم مین سے پائخانے سے یا چہوا ہو تم نے عورتونکو

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ
پس نہ پایا پانی تو قصد کرو مٹی پاک کا پس مسح کرو مونہو پر اپنے اور ہاتہون پر اپنے بیشک اللہ

كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝
ہے عفو و غفور

یعنی اگر تم بیمار یا مسافر ہو یا پخانے یا پیشاب سے آئے ہو یا عورتونسے جماع کیا ہو پہر پانی نہ پاؤ تو قصد کرو زمین پاک کا پہر مسح کرو اپنے منہ اور ہاتہ پر بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہی آیت مین کئی بحثین ہین بحث ا قید مسافر

ومعطوف علیہا او علی سفر سے النساء تک [illegible]

اتفاقی ہی نہ احترازی اسلیے کہ غالبًا ایسی مجبوری مسافر ہی کو ہوتی ہی پس ایسا شہری جو کسی
معقول وجہ سے پانی نہ پا سکے تیمم کر سکتا ہی **بحث ۲** لامستم سے مراد جماع ہی اور یہی مذہب ہے
ابو حنیفہ کا اور مروی ہی علی و عایشہ و ابن عباس - و ابو موسی و حسن و قتادہ و مجاہد سے
اور یہ تاویل ہر صورت مین کام دیتی ہی اور کہا شافعی نے کہ مراد اس سے لمس ہے اور یہ منقول ہی
ابن مسعود - اور عمر اور عمرو اور شعبی سے اور یہ تاویل مس صغیرہ اور محارم مین ٹھیک نہین جاتی
پس مضطر ہوتی ہین وہ کبھی مراد لین معنی حقیقی یعنے مس اور کہین معنی مجازی یعنے جماع - اور حنفی
ایک ہی تاویل پر مستقیم رہسکتی ہین پس عورت کو چھونے سے حنفیہ کے نزدیک وضو باقی ہی اور
شافعیہ کے نزدیک باطل - الیکن مباشرت فاحشہ یعنے دونو بدن بدون حجاب متصل ہو جاوین اور
مس فرجین واقع ہو حکمًا جماع مین داخل ہی **بحث ۳** لم تجدوا سے مراد حقیقت وجدان ہی یعنے
پانی کافی نہ ملے یا ملی اور اوسکے استعمال پر قدرت نہو مثلًا کسی دشمن کا ڈر ہو - کوئی قابض و مالک مانع ہو
قلت سے پیاسے مرنے کا خوف ہو - مرض یا شدت برد سے خوف ہو پیر اس نہ پانے کا علما نے اندازہ کیا
اور کہا کہ ایک میل دور ہو - اور عذر کا اندازہ یہ ہی کہ خواہ بیمار ہو جانیکا خوف ہو یا صحت مین دیر
یا مرض زیادہ ہونیکا خوف ہو یا قیمت پانی کی عام قیمت سے دوچند سہ چند ہو جاے یا پیاسے رہنے کا
احتمال ہو یا پانی ہی مگر ڈول رسی نہین یہ سب صورتین ایسی ہین کہ گویا پانی نہین ملا - اور (ماء) ہی
اشارہ ہی اسطرف کہ پانی بقدر کفایت ہو **بحث ۴** کہا امام شافعی نے کہ طیب سے مراد منبت ہی
یعنے ایسے زمین جو بونے اوگانے کے قابل ہو اور یہی روایت ہی ابن عباس سے اور جواب دیا گیا
کہ طیب بمعنی طاہر لینا اولی و انسب ہی اسلیے کہ مذکور مطہرات کا ہی پس جو شے کہ جنس زمین سے ہے
اوس پر تیمم جائز ہے اور امام شافعی صرف مٹی سے تیمم جائز رکھتے ہین - اور ابو یوسف نے ریگ اور
مٹی دونو سے جائز کیا ہی **مسئلہ** حنفیون کے نزدیک اگر بے نیت وضو کر لیا جاے تو ثواب نملیگا
مگر نماز ہو جائیگی اور شافعیون کے نزدیک وہ وضو نہوگا لیکن تیمم مین حنفیہ بہی قائل ہین کہ نیت
شرط ہی اسلیے کہ پانی آلہ تطہیر ہے طہارت حاصل ہوتی ہے نیت کی ضرورت نہین اور مٹی طہارت
کے لیے موضوع نہین بلکہ اوسمین ایک قسم کی تلویث ہی پس نیت ضرور ہی تاکہ بسبب رخصت شرعی ہماری
نیت سے آلہ تطہیر قرار پا جاے - اور اسی طرف اشارہ ہی کلمہ تیمموا مین اسلیے کہ معنے اسکے قصد کرو
اور وہ نیت ہی **بحث ۵** چونکہ تیمم خلیفہ اور قائم مقام وضو کا ہی لہذا ہاتھ اور منہ مین ہی مقدار
معتبر ہوگی جو وضو مین تھی اور اسی لیے جن چیزون سے تیمم ٹوٹتا ہی اونہین چیزون سے وضو بھی ٹوٹیگا

اور جس طرح ایک وضو کئے نمازوں کے لیے کافی ہے تیمم بھی کافی ہوگا اور جسطرح غسل مین پانی بہانا شرط نہین بلکہ کسی طرح ہو پانی بہ جاے تیمم مین بھی ضرب یعنی ہاتھ مٹی پر ملنا شرط نہوگا البتہ مسح یعنی منہ پر ملنا ضرور ہے اسلیے کہ مسح قائم مقام غسل ہے مسئلہ اگر خاک اوڑ کر منہ ہاتھ پر پڑجاے اور اوسپر مسح نکرے تو تیمم نہوگا اور اگر نیت کی اور ہاتھ پھیر لیا تیمم ہو گیا مسئلہ تیمم غسل اور وضو کا ایک ہی طرح پر ہوتا ہے اور ایک تیمم دونوں کی طرف سے کافی ہے کیفیت تیمم اسکے لیے علما نے عمدہ قاعدہ بنایا ہے کہ ایک بار مٹی پر دونو ہاتھ مارے اور منہ پر پھیرے پھر دونو ہاتھ مارے اور بائین ہاتھ کے تین انگلیان معہ نصف کف داہنے ہاتھ کی انگلیون کی ناخن سے کہنیون تک لیجاے مگر اوپر کی طرف پھر دو انگلیان یعنے انگوٹھا اور کلمے کی اونگلی مع نصف کف اندر کے طرف سے گٹے تک لاے پھر اسیطرح داہنے ہاتھ سے بائین پر مسح کرے پھر خاک پر ہاتھ مار کر اونگلیون مین خلال کر ڈالے مسئلہ یہ شبہ نہو کہ صرف اتنی ہی صورتون مین تیمم جائز ہے بلکہ ہر حدث مین تیمم ہے جو صورت مذکور ہوی وہ بعبارت النص ثابت ہے اور باقی قیاس یا حدیث واجماع سے ثابت ہے ربط تعلیم کے ضمن مین اون دشمنون سے خبردار کردیا جو خود ڈوبی اور ہمارے ڈبونے کی تدبیر مین لگے ہین

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ
کیا نہین دیکھا تونے طرف اون کے جو دیے گئے ایک حصہ کتاب سے خریدتے ہین گمراہی اور قصد کرتے ہین

اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا
یہ کہ بہکا دین راہ سے اور اللہ جانتا ہے تمہارے دشمنون کو اور کافی ہے اللہ حمایت کرنیوالا اور کافی ہے اللہ مددگار

کیا تونے اونہین نہین دیکھا جنکو ہمنے کتاب کا ایک حصہ دیا ہے یعنے پورے کتاب پر اونہین عمل نہین گویا بعض توریت وانجیل ونہین ملی ہے وہ گمراہی خریدتے ہین ہمارے رسول کی تکذیب پر آمادہ ہین اور دیدہ ودانستہ آپکو نادان بنا رہے ہین اور یہ بھی چاہتے ہین کہ تمکو بھی لے مسلمانو بہکا دین اللہ تمہارے دشمنون سے خوب آگاہ ہے پس تم بھی اون سے دشمنی سمجھکر ہشیار ہوجاؤ اور اون سے خلط ملط نرکھو باقی رہا دنیا کا معاملہ اللہ تمہارا ولی کافی ہے اور اوسکی مدد بس ہے یا ولی سے مراد اعانت آخرت ہے اور نصیر سے مراد نصرت دنیاوی ہے

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا
اور بعض اونمین جو یہودی ہین بدلڈالتے ہین کلمات کو جگہ سے اپنے اور کہتے ہین ہمنے سنا اور نمانا

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا
اور سن نہ سنے گئے اور رعایت کر ہمارے مروڑ کر اپنی زبانیں اور واسطے طعنہ کے دین میں اور اگر وہ کہتے

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ط وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ
سنا ہمنے اور اطاعت کی اور سن اور نظر کر ہمارے تئیں ہر آینہ ہوتا اچھا واسطے اونکے اور درست تر لیکن لعنت کی اونپر اللہ نے

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
بسبب اونکو کفر کے پس نہیں ایمان لاتے ہیں مگر تھوڑے

یہ یہود کے ہتھکنڈے بیان ہوتے ہین اول یہ کہ توریت کی عبارت اپنے جگہہ سے بدل دیتے ہیں اور (تحریف) کرتے ہین دوم یہ کہ شرارت سے کہتے ہین ہمنے اللہ کے احکام سنے اور دلمین کہتے ہین ہم اسکے خلاف کرینگے اور اے پیغمبر تو ہماری بات سن حالانکہ تو (غیر مستمع) ہے یعنے تیری بات قابل سماعت کے نہین۔ اور یہ بھی معنی ہین کہ آپ کسیکی بات نسنین اسمین ہجو اور دعا دو نو ہین۔ اور کہتے ہین (راعنا) یہ ذو معنی باتین زبان دبا دبا کر کہتی ہین تاکہ تم تعریف وثنا سمجھو اور وہ ہجو سمجھکر قہقہے اوڑائین اور اس طرح بن بتین پہ طعنے مارین۔ اور اگر اس بیہودگی کے جگہہ وہ کہتے ہمنے آپ کے حکم سنے اور ہم فرمانبردار بنگئے اور کہتے ملے پیغمبر آپ ہماری عرض سنیے ہماری حالت زار پر نظر لطف کیجیے تو اونکے حق مین اچھا ہوتا لیکن اللہ تعالی نے تو اونپر لعنت کی اپنی رحمت سے دور کر دیا اسلیے کہ اونہون نے ناشکری اور حق پوشی کے ابا ونہین توفیق خیر کہانسے نصیب ہو اسیوجہ سے وہ ایمان ہی نہین لاتے یا بہت کم ہین جو لعنت الہی سے بچے اور کفر سے محفوظ ہین اور ایمان لاتے ہین مظہر سے ابن اسحاق نے روایت کی ایک دن حضور نے اکابر یہود سے خطاب فرمایا جسمین کعب بن اسید اور ابن صوریا وغیرہ تھے تو فرمایا اے یہود اللہ سے ڈرو اور اسلام لاؤ واللہ تمکو معلوم ہی کہ مین حق پر آیا ہون بولے ہم ای محمد کچھ نہین جانتے اور اسپر اصرار کیا ارشاد ہوا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
اے وہ لوگ کہ دیے گئی کتاب ایمان لاؤ جو اوتارا ہمنے کہ تصدیق کرتا ہی واسطے اوسکے کہ ساتھ تمہارے ہی پہلے اس

نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ
کہ مٹا دین ہم منہ پس پھیر دین اوسے پیٹھ کی طرف یا لعنت کرین ہم جسطرح لعنت کی ہمنے ہفتے

[illegible] كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝
[illegible] حکم اللہ کا کیا ہوا

قرآن پر جلد ایمان لاؤ اس سے [illegible] صورتین بدل ڈالین اور پشت کی سر [illegible] کرین جسطرح ہفتے والونپر ہمنے پھٹکار کی

١٥ اسکا تعلق بحث صفحہ (٥٩) مین گذر چکا ہے ١٢
٥ قلیلا ۔ خواہ یہ مراد ہو کہ ایمان ہی نہین لاتے یا یہ کہ ہمیشہ تھوڑے ایمان لاتے ہین جو اونہین فائدہ نہین دے سکتا یا تھوڑے سے آدمی ایمان لاتے ہین ١٢

یعنے جو ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرتے تھے مندرجہ صفحہ (۴۱) اور اللہ کا حکم ایسا نہین کہ ٹل جائے اوسنے فرمایا او وہ ظہور مین آیا مظہری سے جب یہ آیت اوتری عبداللہ بن سلام سنتے ہی کانپ اوٹھے اور ہاتھ منہ پر رکھ لیا اور گھر بہی نہ گئے اور عرض کی یارسول اللہ مجھے یہ بہی امید نہ تھی کہ مین حضور تک صحیح وسالم پہونچون۔ اور جب حضرت عمر کے زمانے مین کعب احبار نے یہ آیت سنی کہنے لگے اے رب مین ایمان لایا اے رب مین مسلمان ہوا۔ اس آیت کے معنون مین اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اللہ تعالی نے دو امر فرمائے تھے یعنے مسخ یا لعنت پس لعنت ہوگئی اور دین و دنیا یہود کے برباد ہوے۔ اور کہا گیا کہ یہ تخویف تب ہو جب سب ایمان نہ لاتے اور جب بعض مسلمان ہوگئے غضب آلہی ان فرمانبرداروں کی برکت سے فرو ہوگیا بعضوں نے کہا کہ قیامت مین یہ سگ و خوک کے صورت پر اوٹھین گے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ
بیشک اللہ نہین بخشتا شرک کرنے کو ساتھ اپنے اور بخشتا ہو اوسے کہ سوائے اسکے ہی واسطے جسکے کہ چاہی اور جو

يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا
شرک کرتا ہی ساتھ اللہ کے بالتحقیق افترا کرتا ہے گناہ بڑا

بیشک اللہ مشرک کو نہین بخشتا اور اسکے سوائے دوسرے گناہ ہوں انکو چاہی تو بخشدے اور مشرک بڑا بہتان باندہتا ہی

مسلم جابر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ جو مرا اور اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کردانا جنت مین جائیگا (ف بعد سزاے عمل یا عفو و توبہ) ابو ذر سے مروی ہی کہ مین حضور مین آیا اور آپ سفید کپڑا اوڑہے ہوے آرام فرماتے تھے پہر آپ بیدار ہوے اور فرمایا جس بندے نے لا الہ الا اللہ کہا پہر مرگیا اسی توحید پر جنت مین داخل ہوا مین نے عرض کی وَإِنْ زَنَىٰ وَإِنْ سَرَقَ اگرچہ زنا اور چوری بھی کی ہو فرمایا اگرچہ چوری اور زنا بہی کیا ہو مین نے پہر یہی کہا اور یہی جواب پایا چوتہی بار بکمال التعجب پہر یہی سوال کیا ارشاد ہوا وَإِنْ زَنَىٰ وَإِنْ سَرَقَ عَلَىٰ رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ یعنے جنت مین جائیگا اگرچہ زنا اور چوری بہی کرے ابوذر کے ناک کے ٹوٹنے پر یہ کلمہ عرب مین توہین کا ہے یعنی گو ابوذر کے خلاف ہو یا اونکی اہین تذلیل ہو مگر وہ جنت مین ضرور جائیگا حضرت ابوذر جب یہ حدیث نقل کرتے تو اپنے پیشوا اپنے حبیب کا یہ پیارا خطاب یعنی علی رغم انف ابی ذر بہی بیان کر دیتے وہم جبکہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف ہو سکتے ہین تو کفر و کافر کی بخشش کیون ممنوع ہوگی اسلیے کہ ہر کافر مشرک نہین اللہ تعالی نے ہر مقام پر جو اوسکا ذکر کہا مگر مشرک کو لفظے علیحدہ کر دیا جواب ہر کافر مشرک اور ہر مشرک کافر ہی اسلیے کہ شرک یہ ہی کہ اللہ تعالی

کی ذات یا صفات مین کسیکو شریک گردانے یا یون کہے کہ اللہ تعالی معاذ اللہ عالم الغیب نہین بلکہ زید عالم الغیب ہے اور کفر یہ ہی کہ اوسکی ذات یا صفات یا احکام یا رسول سے انکار کرے یا بدون حجت شرعی کسے اور کتاب کو کتاب اللہ یا کسی غیر نبی کو نبی یقین کرکے اوسکے اتباع و تصدیق ہو جاے پس ہر مشرک کا کافر ہونا تو ظاہر ہے اور کافر اگر اللہ تعالی کی الوہیت یا ربوبیت یا علم و قدرت کا منکر ہے یا رسول یا کتاب یا ضروری احکام کو نہین مانتا بلکہ دوسرون کو معبود یا رسول قرار دیتا ہی تو حقیقت مین اوس ذات غیر کو جسے پروردگار قرار دیا اللہ ہونے مین شریک گردانا یا جس ذات کو اپنے قرار دیے ہوے پیغمبر یا کتاب کا بھیجنے والا سمجھتا ہی اوسے اس صفت خاصہ مین (کہ اللہ تعالی رسول اور کتاب کا بھیجنے والا ہے) شریک گردانا۔ اور یہ تمام باتین ہیچ جانتا ہے وہ ہر یونکی طرح کسیکو نہین مانتا تو اسنے اس پروردگار حق کو جسے مسلمان پروردگار کہتے ہین یا اس رسول و کتاب حق کو جسے مومنین رسول و کتاب مانے ہوے ہین کذب وافترا کے ساتھ شریک کرکے شرک صریح کیا پس یہ وہ جواب ہی جس سے یہود و نصارا اگرچہ عزیر و عیسے کو خدا کا بیٹا ہی نہ کہتے تو بھی مشرکین مین محسوب ہو جاتے اسلیے کہ وہ اوس اللہ اور اوس کتاب اور اوس پیغمبر کو جسے مسلمان حق کہ رہے ہین کذب و افترا و بطلان کے ساتھ شریک کرتے ہین باقی رہا یہ امر کہ اللہ تعالی نے اونہین مشرک نہین فرمایا یہ دنیا مین اہل کتاب ہونے کی تعظیم ہے تاکہ اوس گروہ سے جو بالکل منکر ہے اور اس گروہ سے جو کچھ مقر کچھ منکر ہے امتیاز رہے اور اسیطرح ہم اپنے جہال کو جنکے سر کاغذ۔ ابرک۔ بانس۔ اینٹ۔ چونے۔ لکڑی وغیرہ کی طرف جھکا کرتی ہین جنکے دل اور زبان اللہ تعالی کو چھوڑ کر دوسرون کو عالم الغیب یا قادر مطلق یا حاضر و ناظر مطلق یا نفع و ضرر کا مختار قرار دے رہے ہین گو کچھ نہین مگر قیامت کا دن اونکے لیے سخت خوفناک ہی وہان امید نہین کہ وہ پیغمبر برحق جسنے اپنی جان اپنی تمام سعی اللہ کے ایک کہنے اور کہلوانے پر فدا کی انکا شفیع و حامی ہو۔ پس یہ آیت عام ہی ہر کافر و مشرک کو مژدۂ عذاب الہی و غضب دائم سنا رہی ہی احمدی سے اس آیت سے رد مذہب خوارج ظاہر ہے اسلیے کہ وہ ہر گناہ کو شرک اور گناہگار کو خالد النار جانتے ہین حالانکہ حق سبحانہ تعالی نے شرک ایک گناہ خاص قرار دیا اور اوسی کو اپنی رحمت سے نا امید کیا ف۔ اس آیت سے وہ تمام آیتین مخصوص ہو گئین جنمین یہ ہی کہ اللہ تعالی جس گناہ کو چاہے معاف کردے اسطرح کہ وہان سواے شرک کے اور تمام گناہ مراد ہین سے یہ وہم باطل ہی کہ شرک بھی توبہ سے عفو ہوتا ہی اسلیے کہ توبہ سے ہر شے معاف ہوتی ہی

اور چاہے تو بلاتوبہ بھی عفو فرمائے مگر شرک و کفر بے توبہ عفو نہین ہو تا کوئی گناہ اور کوئی گناہگار سوائے کافر کے ایسا نہین جسکی مغفرت نہو سکے لہذا اہل سنت نے اوس شخص کے سوا جسکی نسبت معلوم ہوا کہ وہ کافر مرا تمام گناہگارون کے مذمت اور لعنت سے احتیاط اختیار کی ہی معالم چند یہود اپنے لڑکے لیکر حضور مین آئے اور کہا فرمایئے انپر کوئی گناہ ہی ارشاد ہوا نہین بولے ہم بھی تو ایسے ہی ہین جو دن کو کرتے ہین رات کو معاف ہو جاتا ہی اور رات کے گناہ دن کو عفو ہو جاتے ہین مظہری یہود و نصارا کہا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے محبوب اور فرزند ہین انکی تردید مین نازل ہوا

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُم ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا

کیا نہین دیکھا تونے اونکی طرف جو پاک بتاتے ہین جانکو اپنے بلکہ اللہ پاک کرتا ہے جسے چاہے اور نہ ظلم کیے جائینگے تاگا برابر

یعنے آپنے یہود و نصارا کو دیکھا جو آپکو بیگناہ اور اللہ کا دوست ظاہر کرتے ہین بلکہ اللہ مختار ہی جسے چاہے پاک کردے اور قیامت مین کسی پر ظلم نہو گا کوامر باختیار خدا ہی مگر اللہ تعالے کسیکی نیکی مٹا نہ دیگا

انظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا

دیکھہ کسطرح باندھتے ہین اللہ پر جھوٹھ اور کافی ہے بہتان گناہ کھلا ہوا

آپ ملاحظہ فرمایئے کہ کیسے کیسے غلط بہتان اللہ تعالی پر باندھتے ہین اگر کوئی گناہ اونکا نہوتا تو صرف یہی غلط بیانی کافی تھی پھر یہ لن ترانیان کہان رہین ف اسمین تنبیہ ہی اون کے لیے جو بے سند اور بے ثبوت کہتے ہین کہ فلان پیر اور فلان عمل ہمکو بخشوا لیگا اگر اس دعوی پر ایسی دلیل ہے جو شرع مین حجت ہو تو مضائقہ نہین ورنہ اس افترا و بہتان کے جوابدہ ہین البتہ وہ امور جو کسی عارف کو مشاہدے اور مراقبے سے معلوم ہون نہ حجت ہین نہ گناہ اگر کسینے مان لیا اوسکی سعادت ہی نمانا کوئی الزام نہین مشکوۃ فرمایا حسن بصری نے کہ علم دو ہین ایک دل مین ہی اور یہ علم نافع ہی اور دوسرا علم زبانپر ہے وہ اللہ کی حجت ہی واقدی بعد واقعہ احد کے کعب بن اشرف وغیرہ مکے مین آئے اور قریش سے ملے قریش نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین کہ وہ ہمسے اچھے ہین حالانکہ ہم حجاج اور کعبے کے مجاور و خادم ہین بتاؤ ہمارا دین اچھا ہی کہ اونکا یہود نے کہا نہین تم اونسے اچھے ہو اور دین تمہارا اون کے دین سے بہتر ہے اللہ تعالی نے انکی اس بے ایمانی اور تعصب کے تکذیب کی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ

کیا نہین دیکھا تونے طرف اونکے جو دیے گئے ایک حصہ کتاب سے ایمان لاتے ہین بت اور شیطان سرکش پر

وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا

اور کہتے ہین واسطے اونکے جو کافر ہوئے یہ زیادہ ہدایت پر ہین اون سے جو ایمان لائے ازروے راہ کے

لے حسب بیان مسلم اسکی جمع جبس وہ ہے جس میں خیر نہ ہو بیضاوی وغیرہ سے جبت بت کو بھی کہتے ہین سے ساحر مظہری طاغوت بت ہے یا شیطان مظہری بیل اسکی طواغیت لام کلمہ عین کلمہ ہو گیا واو الف ہو گیا پھر واو الف سے بدل گیا طاغوت ہوا بر وزن فعلوت

آپنے دیکھا اہل کتاب کو جو بت وشیطان سرکش پر ایمان لاتے ہین یعنے بت پرستون اور شیطانون کے بات مانتے اور اونسے دوستی اور موافقت کرتے ہین کفار قریش سے کہتے ہین یہ یعنی تم بت پرست ایمان والے محمدیون سے زیادہ تر راہ راست پر ہو ف اسمین یہود کے انصاف و دیانت داری کی قلعی کھولدی اسلیئے کہ گو مسلمان اون کے نزدیک بالکل سچے نہون تاہم توحید کے مقر کتب آسمانی کے معتقد انبیا کے قائل حشر ونشر کے مصدق اکثر اصول دین مین اونکے موافق ضرور تھے بخلاف بت پرست مشرکون کی جو کسی طرح کسی بات مین قابل تسلیم نہ تھے پس بت پرستون کو مسلمانون پر فوق وفضل دینا کیسی بے ایمانی تھی **جبت** بت - شیطان - **طاغوت** طغیان کرنیوالا - سرکش باغی - سخت کافر - اوریہان مراد سرداران قریش ہین جو بت پرست وشیطان پرست تھے

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

یہ وہ ہین کہ لعنت کی اونپر اللہ نے اور جو کہ لعنت کرے اوسپر اللہ پس نہ پائیگا تو واسطے اوسکے مددگار

یہی لوگ ہین جنہین اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا اور جسے اللہ رحمت سے دور کرے اوسکا کون مددگار رہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ذلت وخواری سے یہود نکالے اور مارے گئے کوئی اونکا دستگیر نہو سکا

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا

کیا واسطے اونکے ہے حصہ ملک سے پس اب نہ دینگے آدمیون کو کچھ

اے مسلمانو اونکی غراتون کی پروا نہ کرو کیا اللہ کے ملک مین یہود کا کوئی حق ہی کہ تمکو اسمین سے نہ دینگے یہود نے نبوت سے اسی لیے انکار کیا تھا کہ اونکی ریاست چلی جائیگی ارشاد ہوا ملک تمہارا نہین ہی کہ دوسرونکو نہ دو

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ

کیا حسد کرتے ہین آدمیونپر اوسپر جو دیا اونہین اللہ نے فضل سے اپنے پس بالتحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا

کتاب اور حکمت اور دیا ہمنے اونہین ملک بڑا

ناس ابن عباسؓ نے کہا کہ آنحضرت سے مراد ہی اسلیئے کہ آپ تنہا بمنزلہ جمیع خلق کے ہین - کہا گیا مراد آنحضرت اور آپکے اصحاب ہین - کہا قتادہ نے مراد ناس سے قوم عرب ہی - ارشاد ہوا کہ منکرین نبوت کیا حسد کرتے ہین آدمیونپر جو اونہین اپنے فضل وکرم سے اللہ تعالی نے عطا فرمایا ہمنے آل ابراہیم یعنے اسحق اور اسمعیل کی اولاد کو کتاب اور نبوت اور سلطنت وخلافت عطا فرمائی تو جسطرح اوس نعمت کو کسی حاسد کے حسد سے ضرر نہوا یہ نعمت جو اب پیغمبر آخر الزمان کو ملی ہے کسی کے مٹائے مٹ نہیگی یہ کم ہے تو آل ابراہیم کو یہ تمام دولتین دے چکے اب کسی کے رشک وحسد سے کیا ہوتا ہے

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝
پس بعض اونمیں وہ ہین جو ایمان لائے ساتھ پیغمبر کے اور بعض اونمین وہ ہی کہ رکا ایمان سے اور کافی ہے جہنم جلانے والے

بعض اہل کتاب وہ ہین جو ہمارے رسول پر ایمان لائے ہین اور بعض وہ ہین جو رُکے اور باز رہے اور ایمان نہ لائے اور دوزخ گنہگارون کے جلانے کے لیے کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ
بیشک جنھون نے کفر کیا ہماری آیتون سے داخل کرینگے ہم اونھیں آگ مین جب جل جائینگی کھالین اونکی

بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِـيْمًا ۝
بدل دینگے ہم کھال دوسری تاکہ چکھین وہ عذاب کو بیشک اللہ ہے غالب حکمت والا

یعنے کفار دوزخ مین داخل کیے جائینگے اور یہ نہوگا کہ اونکی کھال اونکا گوشت جل جائے اور پھر جلنے کی گنجایش باقی نرہے بلکہ کھال دوسری بدلدی جایا کریگی تاکہ عذاب کا مزا چکھین مظہری ایک ساعت مین ایکسو بار یا ایکسو بیس بار یا چھہزار بار یا ہردن مین ستر ہزار بار علی اختلاف الروایات کھال بدلے گی ابن کثیر ابن عمر نے کہا کہ کھالین کاغذ کیطرح سفید ہونگی الغرض ہمیشہ عذاب زہ رہیگا نہ آگ سرد ہوگی نہ آگ والے فنا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اور جو ایمان لائے اور کی نیکیان داخل کرینگے ہم اونھین باغون مین بہتے تلے اونکی نہرین

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝
ہمیشہ رہنے والے اوسمین دائم واسطے اونکے جنت مین جوڑے ہی پاک ہین اور داخل کرینگے ہم اونھین گنجان سایہ مین

مومنین نیکوکار کو اون جنتون مین داخل کرینگے جنکے تلے نہرین بہ رہی ہین ہمیشہ وہان رہینگے اور ایسے بیبیان ملینگے جو طاہر ہین ازواج جمع زوج مرد ہو یا عورت عورتونکے لیے مرد اور مردون کے واسطے دنیا کی عورتین اور حورین۔ طہارت سے مراد یہ ہے کہ اون کے اخلاق عادتین پاکیزہ ہونگے یا انزال و حیض و نفاس سے پاک ہین۔ اور گھنے سایہ سے مراد بہشت کی خیمے اور درخت ہین جہان نہ دہوپ نہ ایسی ٹھنڈک جو ناگوار گذرے مسلم جنتے درختون کے سایہ مین سو برس تک سوار چلے تو بھی طے نہون اسباب جب مکہ فتح ہوا آنحضرت نے عثمان بن طلحہ سے جو وہان کی کلید بردار تھی کنجی طلب کی طلحہ نے بعد عذر کنجی دی مگر یہ کہکر کہ اللہ کی امانت ہے حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ جسطرح حاجیونکا پانی پلانا میری ذمہ ہے کنجی بھی میرے حوالے کیجے آپنے دروازہ کھولا بعد فراغت یہ آیت پڑہتے ہوے عثمان کو کنجی حوالے کردے

ربع
[illegible]

آیت مین ادا کمال تاکید ہے | اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا | امانت کے لیے

بیشک اللہ حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ ادا کرو امانتین اوسکی اہل کی طرف | سے یا مرکم ۱۲ صیغہ

امر جیسا کہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاتا ہے سب گناہ اوسکے معاف ہوجاتے ہین مگر امانت کا مواخذہ باقی رہتا ہے۔ قیامت مین حکم ہوگا کہ جسکے پاس کسیکی امانت ہے وہ ادا کردے بندے عرض کرینگے اے رب دنیا تو چلی گئی کہان سے لاکر ادا کرین حکم ہوگا کہ اسے ہاویہ مین لیجاؤ امانت جیسے لی تہی ویسے ہی سامنے آجی گے یہ آدمی اوسے دیکھکر پیچھے دوڑیگا اور جب پائیگا تو گردن پر لادلیگا اور قصد کریگا کہ اب دوزخ سے نکلکر اوسکے اوپر دیدون دفعۃً پانون پھسلے گا اور امانت گر پڑیگی پہر دوڑکر اوٹھائیگا اور باہر لانیکا قصد کریگا پہر وہی معاملہ پیش آئیگا اور یونہین ہمیشہ ہوا کریگا اور عذاب دائم مین گرفتار رہیگا (ترغیب) **ف** امانت صرف مال ہی نہین بلکہ ہر حق امانت ہے جیسا کہ شان نزول سے ثابت ہوا اسلیے کہ کلید کعبہ مقصود نہ تہی بلکہ مقصود حق کلید برداری تہا۔ اور تمام احکام الٰہی امانت ہین جیسا کہ ابن مسعود سے منقول ہے کہ نماز اور وضو اور پورا تولنا امانت ہے اور جو مال رکھوایا جاے وہ سب سے بڑی امانت ہے (ترغیب) **لطیفہ** فرمایا حضرت صوفیہ نے کہ وجود ہمارا امانت و مستعار ہے تو جبتک ہم اسی مالک کے حکم کے موافق واپس نکرین اور آپ کو اس وجود ظلی سے علٰحدہ نکرلین خیانت کار ہین اور بعد فنا اگر شل کلید کعبہ حضرت الوہیت سے ہمین وجود باقی عطا ہو تو بعید از رحمت نہین اور یہ بہی سمجھا گیا کہ صرف مال و قوت جسمی و روحی اوسی طور پر ہونا چاہیے جیسا کہ حکم ہے ورنہ اداے امانت اوسکے اہل کی طرف نہوگی **نکتہ** جب کہ جان اور جسم اللہ کی امانت ہے تو کسی امانت دار موحد کو کب روا ہے کہ وہ سواے خداے کریم کے دوسری طرف ایک لحظہ متوجہ ہوا اور خیال غیر اوسکے دل مین جگہ پالے ورنہ خائن اور شرمسار ہوگا **احکام** فقہانے فرمایا کہ امانت اگر ضایع ہوجاے تو امین ضامن نہین اور خود ضایع کرے یا دوسرے مال مین خلط کردے یا بوقت طلب ادا مین توقف کرے تو ضامن ہوگیا امین نرہا اور اسی پر مسائل استعارہ کا قیاس کیا گیا

(حاشیہ: ۵ اذا — ان بما — تعمیرا نہین — بس حکم محلی — عدل سے — تمہرا نہین ۱۲ — بیمین — وہ جب — عدل لینا — بے شک — نے سن ہے — عدالت لینا ۱۲)

وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ

اور جب حکم کرو تم آدمیون مین یہ کہ حکم کرو تم ساتہ عدل کے بیشک اللہ کیا اچھی ہے وہ بات کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتہ اوسکے بیشک اللہ

جب تم آدمیون مین کوئی حکم کرو تو انصاف وعدل سے حکم کرو اللہ تکو جو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچہی نصیحت ہے اللہ تعالی تمہاری دعا

کَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝

ہے سننے والا دیکہنے والا

سنتا ہی اور حال دیکھتا ہی مسلم ابن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ بیشک
منصف اللہ کے پاس نور کے منبروں پر ہونگے رحمٰن بزرگ و برتر کے داہنی جانب ترمذی
اللہ کے نزدیک تمام آدمیوں سے محبوب اور مقرب تر امام عادل ہی اور معذب و مبغوض یا راندہ
درگاہ حاکم ظالم ہی مشارق حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو قیامت میں سایۂ رحمت الٰہی کی طرف کون لوگ سبقت کرنے والے ہونگے
اصحاب نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول جانتا ہی فرمایا وہ لوگ جو حق قبول کرتے ہیں اور سائل پر مال
خرچ کرتے ہیں اور آدمیونکے لیے وہی حکم کرتے ہیں جو اپنی ذات پر کرتے ہیں ابو داؤد اَفْضَلُ الْجِهَادِ
مَنْ قَالَ كَلِمَةَ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ بہترین جہاد یہ ہی کہ بادشاہ ظالم کے سامنے حق بات کہے
فرمایا جس امیر کے حق میں اللہ تعالیٰ خیر چاہتا ہی اوسکا وزیر سچا دیتا ہے کہ بھولے تو یاد دلائے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور صاحب حکم کی تم میں سے پھر اگر جھگڑو تم
فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ
کسی شے میں تو پھیر دو اسے طرف اللہ کے اور رسول کے اگر ہو تم ایمان لاتے اللہ پر اور دن قیامت پر

خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝	یعنی مومنوں پر واجب ہی کہ اللہ و رسول
بہتر ہے اور اچھی تاویل ہے	

کی فرمانبردار رہیں اور اپنے حاکموں کی بھی اطاعت کریں اللہ و رسول کے حکم میں تو دم مارنا جائز نہیں البتہ
اگر حاکم و رعایا میں کوئی بات ایسی پیش آئے کہ نزاع و اختلاف پیدا ہو تو آپس میں جھگڑ کر انتظام میں
فساد و نفاق قائم نکرو بلکہ اللہ یعنے قرآن کے طرف رجوع کرو اور رسول یعنے آپ زندہ ہوں تو آپ سے
استفسار کرو نہیں تو آپکی سنت اور آپکی قائم مقام علما سے استفسار کرو اگر تم اللہ پر اور قیامت پر
ایمان لائے ہوے ہو اور حکام دنیا بھی اسی لیے ہیں کہ احکام الٰہی کو نافذ کریں اور رعایا تمام اونکے ہدایت
اور انتظام سے اللہ تعالیٰ کے مطیع بنجائیں اور جانتے ہو کہ قیامت آنے والی ہی اور اس دن ہر امر کا
حساب ہوگا تو یہ اطاعت تمہارے حق میں خیر ہوگی اور جسقدر تدبیریں اور تاویلیں اپنے معاملے میں
کروگے اون سب سے یہی رجوع احسن اور اصلح ہوگی کہ کتاب و سنت پر عمل کرو ۔ واضح رہے یہ آیت اصل
سیاست و تمدن موجب امتیاز مومنین و مدار مصالح و معاش طرق عمل و انتظام ظاہر کمال
باطن و تہذیب اخلاق ہو صاحب تجربہ و ارباب فکر و نظر اسے خوب سمجھ سکتے ہیں اسمیں تعدد مسائل ہیں

مسئلہ اول اولوالامر کون ہیں **تفسیر کبیر** (علما ہیں) جیسا کہ آیہ کریمہ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ صفحہ (۲۰ ۱) سے ظاہر ہے اور جبکہ مدار کار انہیں کے فتوی پر ہے تو یہ حقیقۃً آمر ہیں اور سلطان بواسطہ تعمیل آمر حکمی ہے (عمال و احکام) عینہ سلاطین ہیں جیسا کہ شان نزول سے ظاہر ہے **اسباب** عبداللہ بن حذیفہ ایک لشکر کے امیر تھے کسی مقام پر آگ روشن کرائی اور کہا کہ تم اسمین کود و۔ اصحاب نے کہا ہم آگ سے بچنے کے لیے ایمان لائے ہیں اب آگ میں نجا ئینگے جب حضور میں یہ قضیہ پیش ہوا فرمایا اگر آگ مین گرتے تو کبھی نہ نکلتے (اسلیے کہ خودکشی حرام ہے) **درمنثور** خالد بن ولید ایک لشکر کے امیر تھے جس قوم پر بھیجے گئے تھے اوسے عمار بن یاسر نے جو انکی ساتھ تھے امن دی صبح کو خالد کا لشکر موقع پر پونہچا اور ایک آدمی گرفتار کیا عمار نے کہا مین نے اسے امن دی ہے اور یہ مومن ہے حضور مین قضیہ پیش ہوا اور دونون ہیں۔ دو بدل ہونے لگے خالد نے کہا یا رسول اللہ آپ پسند کرتے ہین کہ یہ غلام ایسی گفتگو کرے (حضرت عمار غلام آزاد کردہ ہاشم بن مغیرہ تھے) ارشاد ہوا اے خالد خاموش عمار کو برا نکہو جسنے عمار کو برا کہا مجھی برا کہا اور جسنے اوسے ناخوش کیا مجھے ناخوش کیا اور جسنے عمار پر لعنت کی اللہ اوسپر لعنت کریگا۔ پھر عمار کھڑے ہوے اور چلے خالد اونکے پیچھے ہوئے اور دامن پکڑ لیا اور عذرخواہی کرکے راضی کر لیا انہیں دونون قضیون مین حکم ہوا کہ اطاعت حاکم کی کرو مگر جبکہ صریح خلاف ہو تو اللہ و رسول کے طرف رجوع کرو جیسا کہ عمار اور اصحاب عبداللہ نے کیا **ف** مراد اولوالامر سے سلاطین مع خلفا ہین جیسا کہ کہا اکثر مفسرین و فقہا نے اور آیہ کریمہ سے بھی ظاہر ہے اسلیے کہ اصل امر اور قوت انہین سے ہے اور علما گو فتوی دین مگر وہ اصحاب ذکر ہین نہ ارباب حکم **مسئلہ دوم** اگر علما مراد ہون یا عمال و حکام مقرر کردہ سلاطین تو قید (منهم) مفید نہو گے اسلیے کہ علما تو مومنین سے ہوتی ہی ہین اور عمال و حکام کے لیے کوئی ذاتی حکم نہیں ہے وہ تابع احکام و قوانین سلطانی ہین اور اگر اولوالامر سے بادشاہ مراد لیا جاے تو یہ قید مفید ہوگی اسلیے کہ بادشاہ غیر مسلم کا فرنہ ایسا جلیل القدر ہو سکتا ہے جسکی اطاعت اللہ و رسول کے ساتھ بیان کیجا اور نہ یہ ... اختلاف خدا و رسول کی طرف رجوع کرو زیادہ نفع دیگی اسلیے کہ کفار خلاف ہے کے لیے ... ہین وہ نہین کیا پڑی ہے کہ کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے سے راضی ہون پس مراد امام مسلم ہے منظہر سے اور زوج بحق زوجہ۔ والد بحق ولد۔ مولی بحق عبد۔ مشائخ و فقہا بحق مرید و تلمیذ اس ... ہین **ف** اولوالامر سے عام مراد لیجاے یعنی ہر کام مین اوسکا حاکم و مختار اولوالامر ہے تو ان تمام صورتون کو بلا تکلف شامل ہے جیسا کہ مسلم اور بخاری نے

لہ ایسی ہی روایت کی بخاری نے اور کہا آیت اسی قصہ مین نازل ہوئی ... ع غاشیہ ... امتحان ۱۲

روایت کی کہ فرمایا اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ تم سب کے سب چرواہے ہو
اور تم سب اپنے اپنے رعیت کے حال سے پوچھے جاؤگے اور فرمایا کہ امام رعیت کا راعی ہے اور
زوج زوجہ کا اور مرد اپنے گھر والون کا اور عورت اپنے شوہر کے مال وعیال مین اور غلام اپنے
مولے کے مال مین راعی و ذمہ وار ہے۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ داروغہ اپنے ماتحتون مین
اور آقا اپنے نوکرون مین اور ہر شخص اپنے متعلقین کے حق مین آمر ہے اور ہمارے پرسش جو اونکے ذمے
لازم کی گئی بالضرورت چاہتی ہے کہ وہ لوگ اسکے مطیع ہون پس لیسے تمام صورتون مین بقدر
قوت و حیثیت اطاعت لازم ہونگے۔ لیکن سلطان فاسق یا اہل ضلال یا کافر اس آیت مین
داخل نہین اسلیے کہ منکم سے مراد مومنین خالص ہین نہ کفار و اہل ضلال جنکی غرض سلطنت سے
امر بالمعروف ونہی عن المنکر اونسے برعکس ہو جاتی ہے جب کفار کو مسلمان کے مال و جان پر
ولایت نہین یعنے نہ کافر ولی ہو سکتا ہے نہ شاہد تو اوسکے ایمان پر کسطرح ولایت ہوگی اور جسقدر
فاسق و اہل ضلال کفر سے قریب ہین اس عامہ ولایت کے حقوق سے دور البتہ اونکے احکام ضرورۃ
ومصلحۃً بحسب ظاہر واجب العمل سمجھے جائینگے تاکہ امن و راحت عام مین فتور نہ پڑے اور فتنہ برپا
نہو اور مسلمان ذلیل و مغلوب نہون۔ اور وہ احکام جو خلاف شرع نہین بوجہ عہد و اقرار اطاعت
کے واجب العمل ہونگے اور درصورت مخالفت صریح و بدعت شنیع کے بغاوت و فتنہ جو موجب
توہین اسلام و اذیب ضعفاء مومنین ہو جائز نہوگا بلکہ کسی قوت کافی کے امیدوار رہنا اور
ایسی بلا سے ہٹ جانا چاہیے اسلیے کہ اسلام مین نہ غدر ہے نہ عہد شکنی اور بے تمیزی و جہالت
و فتنہ پردازی جائز نہین ہماری یہ تقریر ایک بسط و طول چاہتی تھی مگر کیا فائدہ اصحاب
اور تابعین کے حالات اور اونکے سکوت اور مصلحت اندیشی پر نظر کرنے سے پورے طور پر ظاہر
ہو جاتا ہے کہ اسلام مین کہانتک فتنہ و فساد کی ممانعت و امن و امان کی رعایت کی گئی ہے
مشارق مسلم سے روایت ہے کہ فرمایا میرے بعد ایسے بادشاہ ہونگے کہ میری ہدایت پر نہ چلینگے اور
میری سنت نہ اختیار کرینگے اور اون مین ایسے مرد ہونگے جنکے دل شیطان کے دل ہون گے
انسان کے قالب مین یعنے نہایت شریر۔ ظالم۔ سرکش۔ نافرمان فاسق فاجر ہون گے
حذیفہ نے کہا یارسول اللہ اگر مین وہ دن پاؤن تو کیا کرون فرمایا اطاعت کر امیر کی اگرچہ
تجھے مارے یا لوٹ لے تب بھی حکم سن اور اطاعت کر مسئلہ رُدُّوہُ الی اللہ سے مراد کتاب اللہ
اور الی الرسول سے مراد ذات پاک بحالت حیات اور حدیث و سنت بعد وصال۔ اور مراد

تنازع سے اختلاف صریح ہی اسلیے کہ اختلاف کے تین درجے ہین ۱ امر مباح مین اختلاف پس سلطان اور مجتہد یا استاد یا شیخ یا والد یا زوج وغیرہ جب امر مباح کو لازم کردین وہ دو حال سے خالی نہین ۱ یہ کہ امر انتظامی ہوگا جیسے طریق جنگ یا تدبیر امر قواعد انتظامی اسکے لزوم مین کوئی کلام نہین ورنہ حکومتین باطل اور مصلحتین معطل اور نظم برہم اور امر مختل ہو جائینگی اور یہ لزوم اوس ذمہ وعہد پر مبتنی ہی جو حاکم ومحکوم مین ہوتا ہے ۲ یہ کہ عبادات اور عقائد مین ہو پس ایسا لزوم باطل ہوگا اسلیے کہ دین مین نئی بات پیدا کرنیکا کسیکو حق نہین اور بوقت اختلاف مامور کو حق رجوع حاصل ہی پس تعین عفو نجاست کا ایک درم سے اور آب کثیر کا دہ در دہ سے اور پانی نکلنے کا دو میل سے اور مسح سر اور تیمم کا ایک خاص طریق سے معتبر اور قابل العمل ہی اور اعتراض اسمین لغو اسلیے کہ یہ نہ عقائد سے ہی اور نہ نفس عبادت قرار دیگئی ہے ۲ امور مجتہد فیہ جسمین ہر مجتہد اپنے اپنے علم وفہم وسند واصل کے اعتبار سے اختلاف کرتا آیا ہی اسمین بھی مامور کو حق رجوع اور مجال عذر نہین اسلیے کہ فیصلہ قطعی اللہ اور اللہ کے رسول کا اسمین ممکن ہی نہین پس رجوع عبث ہی - اصحاب کبار باوجود اختلاف برابر اطاعت کرتے رہے اور وہم نہ مارا ۳ منصوص یعنی صاف صاف قرآن وحدیث مین تاویل باطل اور تفسیر لغو کرنا اسمین مقلد اور مامور کو حق رجوع ہی اسلیے کہ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ **مسئلہ چہارم** خلفا اور سلاطین یا امام مجتہد کا معصوم ہونا شرط نہین اسلیے کہ ۱ معصوم کے حکم کی مخالفت اللہ ورسول کی مخالفت ہی جواز رجوع جو معنی وارد ۲ ایسے سلاطین کا ملنا مشکل پس امر امامت جو اہم الواجبات اور اشد ضروریات سے ہی عصمت موہومہ پر موقوف کرنا کسی صاحب فہم کا کام نہین **مسئلہ پنجم** آیات سابقہ کے ربط سے واضح ہی کہ اداے امانت اور عادلانہ حکم اولوا الامر پر واجب ہی جیساکہ فرمایا حضرت علی نے کہ امام برحق وہ ہی جو امانت ادا کرے اور انصاف سے حکم کرے اور جب وہ ایسا کرے تو رعایا پر حق ہی کہ اوسکے بات سنین اور اطاعت کرین اور اسی بنا پر کہا شافعیہ نے کہ سلطان فاسق قابل اطاعت نہین اور اوسپر خروج کیا جاے اور وہ معزول کیا جاے - اور حنفیہ نے اس امر مین نہایت مصلحت اور حکمت سے نظر کے اور کہا **در مختار** فاسق کی اطاعت مکروہ ہی **شامی** یعنے جائز ہے اسلیے کہ کراہت مبطل صحت نہین اگر بچ سکے تو بچنا اولی ہے بشرطیکہ فتنہ عزل وانحراف اس فتنہ کراہت سے بڑھا ہوا نہو **احمدی** اگر ظالم قاضیون کے ذریعے سے انصاف کرسکے تو خیر ورنہ اطاعت بضرورت ومصلحت کیجائیگی جیسے حضرت امیر المومنین علی کے زمانے مین آپسے لڑنے والون کی اطاعت اور حجاج

مسئلہ ۱
اطاعت بین بعض امور خلاف شرع ہوتے ہین اور اکثر موافق ہی ہی اور ... سلطان ... نبیصور مسلمانون ... خون ... اور ... منظور ...

وغیرہ کے زمانے مین اونکی اطاعت **شامی** ایسی ہی جائز ہے اطاعت عورت اور نابالغ اور جبراً قبضہ کرلینے والون کے تاکہ فتنہ وخونریزی عام نہو **مسئلہ ششم** اطیعوا صیغہ امر ہے اس سے اولوالامر کی اطاعت کا وجوب ظاہر ہے۔ بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِی الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ جسنے امیر کی اطاعت کی اوسنے میری اطاعت کی اور جسنے امیر کی مخالفت کی اوسنے میری مخالفت کی۔ اور بخاری ومسلم نے عبادہ بن صامت سے نقل کی کہ ہمنے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسپر کہ آپکا حکم سنینگے اور اطاعت کرینگے تنگی ہو یا فراغت خوش معلوم ہو یا ناخوش اور اصحاب امر سے تنازع نکرینگے اور حق بولینگے جہان کہین ہون اور اللہ کے معاملے مین کسی ملامت کرنے والے کی پروا نکرینگے **ترمذی** آئی پر وزحجۃ الوداع خطبہ مین فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور پنجوقتہ نماز پڑھو اور رمضان کا روزہ رکھو اور مال کی زکوۃ نکالو اور امیر کے اطاعت کرو جنت مین چلے جاؤ **مسئلہ ہفتم** درصورت خلاف صریح کے واجب ہی کہ کتاب وسنت کی طرف رجوع کرے پس اگر حاکم خدا ترس ہے تو وہ تو اللہ ورسول کے فیصلے پر راضی ہوجائینگے اور اگر ظالم ہے تو مامور کے لیے تین درجے ہین فرمایا مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ وَاِلَّا فَبِلِسَانِہٖ وَاِلَّا فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ جوکوئی بری بات دیکھے تو اوسے ہاتھ سے یعنے بزور بدل دے اور اگر ایسا نہوسکے تو زبان سے فہمایش کردے اور ایسا نہوسکے تو دل مین برا جانے اور یہ ادنی درجہ ایمان کا ہی یعنے اگر دلسے بھی برا نجانا تو گویا ایمان ہی نہین جیساکہ آیۂ کریمہ مین فرمایا کہ ایساکرو اگر تم ایمان والے ہو پس جو ہوسکے کرے اور ایسا ہی مروی ہی کبار صحابہ سے منظر شہادت امام مظلوم لخت جگر بنی معصوم سید الشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ مین اور ہنگامہ شورش قتال مدینہ اور واقعہ عبداللہ بن زبیر وغیرہم مین اور اگر حاکم ومحکوم دونون نے رجوع کی تو یہ سنت ہے خلفای راشدین اور ائمہ مجتہدین اور کبار مومنین کے اسی لیے فرمایا کہ یہ رجوع بہتر ہی اس امر سے کہ باہم مباحثہ کرو اور تاویل وتقریر ہو **فـ** آیت سے متعدد امور معلوم ہوے ۱ اولوالامر کے فضیلت جبکہ اوسے اللہ نے اپنے اور اپنے پیغمبر کے ساتہ واجب الاطاعت قرار دیا ۲ معلوم ہوا کہ سلاطین اسی لیے ہین کہ امر بالمعروف نہے عن المنکر کرین ۳ نہ اونکی طاعت ضرورۃ واجب ہوتی دیانۃً نہوتی اور یہ موجب ثواب قرار نہ پاتی ۴ ارحق مین کسیکی مروت واطاعت نہین جبکہ سلطان کی اطاعت باطل کردی گئی ۵ جب کوئی باہمی تنازع پیدا ہو نزیادہ وتقریر

و تاویل کی ضرورت نہین کتاب و سنت کافی ہی اس سے زیادہ مناظرہ اور طول بحث کرنے والون کی نسبت اشارۃً ممانعت نکلتی ہی کہ ادہر ادہر نہ بھٹکو شاہراہ کتاب و سنت پر آؤ۔ آیہ کریمہ مین ایک ایسی تعلیم ہے جس سے امن کامل و شرف و اعتماد و اثق حاصل ہو اسلیے کہ جب مسلمان بحسب حکم خدا و رسول بچے امیر کے تابعدار رعایا حلال ہو نگے تو نہ کسی قانونی مخالفت اور حاکم کے نافرمانبرداری کے برے نتیجے دنیا مین دیکھین گے نہ دوسری قوم انکے ہوتے ہوے حکام و سلاطین کے نظرون مین وقعت پائے گی انکے اخلاق مین وسعت انکے احوال مین فراغت انکے وعدون میں اعتماد انکی خداپرستی مسلم اور ہر وقت خلاف جہت اللہ اور اللہ کے رسول کے طرف متوجہ ہو جانا مشہور ہو جائیگا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
کیا نہین دیکھا تو نے طرف اونکے جو گمان کرتی ہین کہ وہ ایمان لائی اوسپر کہ اوتارا گیا طرف تیرے اور وہ کہ اوتارا گیا تجھسے پہلے چاہتی ہین

اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
یہ کہ محاکمہ کرین طرف شیطان کے اور بالتحقیق حکم کیے گئی ہین یہ کہ کفر کرین ساتہ اوسکے اور چاہتا ہی شیطان یہ کہ

يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا
بہکائے اونہین بہکانا دور

کیا آپنے اونہین نہین دیکھا جو گمان کرتی ہین کہ ہم قران اور دوسرے آسمانی کتابو نپر ایمان لائے ہین پہر اپنے جہگڑون مین شیطان کو فیصلہ کرنے والا بناتے ہین اور حال یہ کہ اونہین حکم کیا گیا ہی کہ اوس سے انکار کرین اور شیطان چاہتا ہی کہ تمکو دور بہکائے **محاکمہ** دادخواہی **طاغوت** سرکش مراد اس سے کعب بن اشرف یہودی یا جہنیہ کا کاہن ہی۔ شان نزول مین اسکی مختلف روایتین ہین **معالم** بشر منافق اور کسی یہودی سے جہگڑا تہا یہودی نے کہا چلو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جو وہ فرمائین عمل کیا جائے اسلیے کہ اوسے یقین تہا کہ آپ نہ رشوت لیتے ہین نہ رعایت کرتے ہین۔ منافق بولا نہین بلکہ کعب بن اشرف کے پاس چلو یہودی نے کہا نہین حضرت ہی کو حکم گردانین اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا (یتحاکموا الی الطاغوت) ناچار منافق حضور کے پاس آیا حضور نے یہودی کے حق مین فیصلہ کر دیا جب وہان سے اوٹھے منافق نے کہا آؤ عمر کے پاس چلین پہر دونو حضرت عمر کے پاس آئے یہودی نے کہا مین اور یہ دونو حضور مین گئے تھے اور حضور نے فیصلہ کر دیا مگر یہ مسلمان اپنے پیغمبر کے فیصلے پر راضی نہین آپ کے پاس آیا ہے حضرت فاروق نے منافق سے کہا کیا ایسا ہی ہوا اوسنے کہا ہان آپنے فرمایا اچہا تم دونو ٹھہرو مین آتا ہون پہر گہر مین گئے اور تلوار اوٹہالی اور آتے ہی منافق کا سر ایک ہی وار مین اوڑا دیا اور کہا یونہین فیصلہ کیا جاتا ہی اوس شخص مین جو اللہ و اللہ کے رسول کے فیصلے پر

راضی نہو تو یہ آیت اوتری اور جبرئیل نے کہا کہ عمر نے حق و باطل مین فرق کردیا پس نام اونکا فاروق ہوگیا ف قرآن وحدیث چھوڑکر جو کوئی کسی دوسرے قانون کا فیصلہ طلب کرے وہ گمراہ ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا
اور جب کہا گیا اونسے آؤ طرف اوسکی کہ اوتارا اللہ نے طرف رسول کی دیکھا تونے منافقونکو کرتے ہین تجھسے پورا رکنا

یعنے جب منافقون سے کہا گیا کہ جو کتاب رسول پر اوتری ہے اوسکی فیصلے پر راضی ہوجائین تو آپنے دیکھہ لیا کہ منافقین روگردانی اور چشم پوشی کرنے لگے اور چاہا کہ آپ کے پاس نہ آنے دین

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
پیر کیا ہوگا جب پہنچے اونہین کوئی مصیبت بسبب اوس کام کہ آگے بہیجا ہاتہون نے اونکے پیر آئے تیرے پاس قسمین کہاتے ساتہ اللہ کے

جب وہ منافق شمشیر فاروقی سے فی النار ہوگیا تو اوسکے اولیا حضور مین آئے اور عرض کرنے لگے واللہ ثم باللہ یارسول اللہ

اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا
نہین چاہی ہمنے مگر نیکی اور موافقت

اوسکا تو خیال یہ تہا کہ شاید حضرت عمر باہمی نزاع دور کرادینگے اور کسی قسم کی بدگمانی و مخالفت ہماری دلون مین نہ تہی ارشاد ہوا اے حبیب ہمارے یہ تماشا ملاحظہ فرمائیے کہ پہلے آپ کے پاس آنے سے روک اور انکار اور آخرکار یہ باتین اور غلط اظہار

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ
یہی ہین وہ لوگ کہ جان لیا اللہ نے اوس چیز کو جو اونکے دلون مین ہے پس چشم پوشی کر اونسے اور نصیحت کر اونکو اور کہہ اونکے

اے حبیب یہ وہی گروہ ہے جنکے دلکے کفر اور نفاق کو اللہ نے جان لیا آپ انکی طرف نہ التفات فرمائین نہ انکو عذر

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا
اونکے جانون مین بات پہنچ جانے والی

سنین ہان نصیحت کیے جائین اور ایسی باتین کرین جو انکے دلون مین اترجائین اور اپنے نفاق سے نادم ہون معالم قول بلیغ سے مراد یہ ہی کہ اونکو قتل سے ڈرائے تاکہ توبہ کرین اور بعض آئمہ کہا بعض نے آیت منسوخ ہی جہاد کی آیتون سے ف اسکی ضرورت نہین اسلیے کہ منافقین پر کبہی جہاد واجب نہین ہوا امنافقین کی عادت سے یہ امر ہی کہ جب اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف اونہین بلائین چشم پوشی کرین ۲ جب بلایا گیا پائین تو جہوٹی قسمین کہائین ۳ ناصح اور واعظ کا منصب یہ ہی کہ ایسے لوگون سے نہ زیادہ تعرض کرے نہ بہت التفات مگر نصیحت اور فہمایش سے درگزر نکرین اسلیے کہ نصیحت کے دو فائدے ہین ۱ جیسے نصیحت کرین اوسکا فائدہ یعنی قبول ۲ نصیحت کرنے والے کا فائدہ یعنے ثواب و احسان

ع ۵ واذا
خط آیت
۵۷ حزب ۱۲
ع ۵ متعلق
بیعن ۱۲

پہلا ملے یا نہ ملے دوسرا تو کہین نہین جاتا پہر مسلمان کو ذکر خیر و دعوت حق و امر بالمعروف و نہی منکر سے سکوت کیونکر جائز ہوگا ؟ قول بلیغ سے معلوم ہوا کہ واعظ کے لیے ایسے عنوان اور ایسی تقریر کا اختیار کرنا اولی ہی جو سامعین کے حسب حال اور اونکے فہم کے موافق اور اون کے دلونپر زیادہ موثر ہو مگر نہ ایسے جو ہمارے زمانے کے حضرات نے اختیار کیے ہین یعنے روایات غلط احکام غلط یا اشعار اور قافیہ بندی

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ
اور نہین بہیجا ہمنے کوئی رسول مگر اسلیے کہ اطاعت کیا جاے حکم سے اللہ کے اور اگر وہ لوگ جبکہ ظلم کیا اپنی جانونپر اور آتے پاس تیرے

فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا
پہر استغفار کرتے اللہ سے اور استغفار کرتا واسطے اونکے رسول ہر آئینہ پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان

پیغمبر اسی لیے بہیجے کہ اونکی اطاعت کیجاے اللہ کے حکم سے اور اگر وہ مجرم بعد گناہ کے آپکے پاس آتے (یعنے سچے دل سے رسالت کی تصدیق اور اطاعت پر آمادگی کرین) اور اللہ سے اپنے گناہونکی بخشش مانگین اور پیغمبر بہی اونکے لیے سفارشی ہو (یہ اسلیے فرمایا کہ بلا واسطہ جناب رسالت وہان کوئی نہین جسکی نافرمانبرداری کے جسے جہٹلایا اوسکی رضا شرط ہی پہر سفارش خواہ یون ہو کہ آپ استغفار کرین خواہ یہ کہ مجرم آپکی تصدیق و اقرار اطاعت سے آپکو مستحق عنایت جناب رسالت بنایے) تو اللہ تعالی کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائینگے ف کئی باتین معلوم ہوئین ۱ یہ کہ پیغمبر واجب الاطاعت ہین ۲ ظالم و خاطی جب نادم ہو اور رسول کی اطاعت قبول کرے اور رسول سفارشی ہون تو اللہ تعالی قبول توبہ کے امید دلاتا ہی ۳ قبول توبہ مین توسط پیغمبر شرط ہے ۴ انبیا اور علما بلکہ قوم کے ہر سردار کی شان یہ ہی کہ مجرمون کے لیے سفارش کرین تا کہ مضمون تالیف قلوب اور خیر خواہی عام حاصل ہو در منثور ایک پانی کی نالی تہی جس سے زبیر اور ایک انصاری اپنے کہیت سینچتے تہے انصاری نے کہا تم پانی کہولدو کہ ہمارے درختون مین بہی آئے زبیر نے انکار کیا حضور مین قضیہ پیش ہوا فرمایا اے زبیر پہلے تم اپنے درخت سینچ لو پہر پانی کہولدو ۔ انصاری خفا ہوکر بولا یہ رعایت اسلیے ہی کہ زبیر آپ کی پہپہی کے بیٹے ہین حضور کے چہرۂ مبارک کا رنگ غضب سے بدل گیا اور کہا اے زبیر پانی روک لو یہان تک کہ دیوارون سے بہ کر نکلے ۔ پہر انصاری حکم پر راضی ہو گیا یہ آیت اوتری

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا
پس نہین قسم رب کے تیرے وہ نہ ایمان لائینگے یہانتک کہ حاکم بنائین تجہے اوس چیز مین کہ جہگڑے اسمین پہر نہ پائین

قسم ایمان والے نہونگے جب تک کہ آپکو اون جھگڑون مین حاکم نہ بنا لین پھر نہ پاوین اپنے دلون مین تنگی اوس سے جو حکم کیا تو نے اور مان لین پورا مان لینا

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

اونکے دلون مین کچھ کدورت نہ آئی اور آپکے حکم پر رضامندی سے ثابت ہو ان مین **ف** احکام شرعی سے دلمین تکدر ہے ایمانی کی نشانی ہے

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ

اور اگر ہم لکھدیتے اونپر کہ قتل کر ڈالو اپنی جانون کو یا نکل جاؤ گھرون سے اپنے نہ کرتے اوسے مگر کم لوگ اونمین سے

اگر ہم اونپر فرض کر دیتے کہ گوسالہ پرستون کی طرح آپکو ہلاک کر ڈالو یا بنی اسرائیل کی طرح گھرون سے نکل جاؤ تو اسکی تعمیل تھوڑی ہی آدمی کرتے مسئلہ منافقین مخاطب ہین کیبیر تمام آدمی مخاطب ہین مظہری صحابہ اسکے مخاطب نہین ہوسکتے اسلیے کہ خیر امت و خیر قرون ہین اور امت موسی علیہ السلام کی تعمیل کیا کرتے در منثور ہے آیت ثابت ابن قیس وغیرہ کی شان مین نازل ہوئے کہ یہ چند جان نثار ہمارے حکم ماننے پر تیار ہین **ف** اگر ہم قتل نفس ترک وطن یا اس کے مثل ورسخت احکام معین کرتے تو تعمیل بات ہوتی بڑی زیادتی اسلیے کہ اگلون پر بھی ایسے احکام ہو چکے ہین مگر ہمنے نرمی اور رحم فرمایا پھر تم اس آسانی مین ایسی مخالفت اور نفاق کر رہے ہو اون سختیون مین کیا ہوتا ہان کچھ باایمان ثابت قدم رہتے ۲ مخالفت رسول ورنفاق ایسے گناہ تھے کہ گوسالہ پرستی کی طرح انپر خودکشی لازم کیجاتی یا اہل تیہ کے مثل ترک وطن انکی سزا قرار پاتے مگر وہ لوگ تو ان مصائب کو بھی بھگت گئے اور تم اسمین بھی روپوشی کرتے اور تھوڑی ہی آدمی سزا قبول کر کے نجات پاتے ۳ یہ امر ہرگز نہین کہ اصحاب رسول اللہ ان پست ہمتیون کے مخاطب ہون اور کیونکر ہوسکتے تھے اسلیے کہ مہاجرین نے مکہ ایسا پیارا وطن چھوڑا اور بنی اسرائیل کی طرح نہین بلکہ مال عیال سب چھوڑ کر سایے کی طرح ہر مکان وزمان مین اپنے پیغمبر محبوب و نبی مقبول کے قدمون سے لگے رہے انصار نے جہاد مین کیسی جان نثاری کی اپنے ہم حلف اور مددگار یہود سے بگاڑ ہی اپنے نزدیک اپنا گلا خود کاٹ ڈالا یہ امر دوسرا ہے کہ اللہ تعالے نے اونہین محفوظ اور غالب رکھا اور یہ بہادر جان نثار اپنے پیغمبر اپنے سردار کے بعد بھی سرفروشی اور ترک دنیا مین اپنے آپ ہی نظیر رہے اور حضرت شیر خدا علی مرتضی نے تو شب ہجرت شریف اور روز احد و خندق و خیبر مین جو جوہر دکھائے وہ نہ دیدہ مین نہ شنیدہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) انکے قلیل کیا بلکہ سب کے سب تعمیل ارشاد مین کامل تھے پس ضرور ہے کہ یہ خطاب خواہ عوام مومنین کے لیے ہے

خواہ منافقین کے حق مین - خواہ اظہار نعمت وبیان احسان وترحم شاہنشاہی ہے جسکا شکر کرنا ہم سب پر واجب ہے خواہ اظہار غضب ہی کر لے وہ لوگ جو نفاق کرتے ہو اور ہمارے پیغمبر محبوب کے مخالفت پر کمر باندھے ہو ہمارے حبیب پاک کا صدقہ ہے کہ بچ گئے ورنہ تم پر وہی بلا آجاتی جو گوسالہ پرستون پر آئے تھے اور وہی عذاب نازل ہوتا جو اہل تیہ پر تھا اور وہی امتحان لیا جاتا جو مصر کے بنی اسرائیل سے لیا گیا - پھر تو تم مین سے بہت تھوڑے جانبر ہوتے در منثور جب یہ آیۂ کریمہ اوتری بعض انصار نے کہا بخدا اگر ایسا حکم ہوتا تو ہم حاضر تھے مگر اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہم پر احسان کیا معاف فرمایا حضور مین یہ خبر پہنچی تو فرمایا میری بعض امتیون مین ایمان پہاڑ کوہ سے زیادہ تر مستحکم ہوگیا ہے اور کہا عکرمہ نے کہ وہ قلیل فرمانبردار عمار بن یاسر و عبد اللہ بن مسعود ہین اور سفیان نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابن مسعود ان قلیل سے ہے کہا شریح بن عبید نے کہ حضور نے عبد اللہ بن رواحہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ بھی قلیل مین ہین کہا ابن زبیر نے کہ ابو بکر صدیق نے حضور سے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا حکم ہوتا تو بھی ہم بجا لاتے ارشاد ہوا تم سچے ہو معالم بعض یہود نے کہا اگر ہمکو حکم ہوتا تو ہم ایسا ہی کرتے ارشاد ہوا

وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ
اور اگر وہ کرتے وہ کام کہ نصیحت کیجاتی ہے ساتھ اوسکے البتہ ہوتا اچھا حق مین اونکے اور نہایت مضبوط اور اسوقت دیتے ہم

مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝
اونکو پاس سے اپنے ثواب بڑا اور دکھاتے ہم اونکو راہ کشادہ

اور اگر وہ لوگ کرتے وہ بات جسکے اونہین نصیحت کیجاتی ہے تو یہ اطاعت اونکے حق مین خیر ہوتی اور اونکا ایمان مستحکم تر ہو جاتا اور اسوقت بیشک ہم اونہین اپنے فضل وکرم سے دیتے اجر عظیم اور دکھاتے اونہین صراط مستقیم - یعنے یہ فرمانبرداری گو بظاہر تکلیف ومشقت ہو مگر اونہین بہت فائدہ ہوتا اور اونکا ایمان کامل ہو جاتا اور ہم ثواب عظیم عطا کرتے اور اپنے قبول اور محبت اور اطاعت کی راہین اونہین دکھاتے شان نزول صاحب معالم التنزیل فرماتے ہین کہ حضور سرور عالم نبی اکرم کے آزاد کردہ غلامون سے ایک ثوبان سوختہ جان دل وجان سے قربان ہر دم تشنہ دیدار شوق حضور سے بیقرار تھے - جب تک حضور مین رہتی جان مین جان اور طاقت جسم ناتوان مین رہتی وہ نور خدا اور چہرۂ دلربا نظر سے اوجھل ہوا پھر نہ دل پہلو مین نہ جان قابو مین - ایکدن حضور مین آئے مگر رنگ فق آہ سرد دل پر درد چہرہ متغیر حیران ومنتشر ارشاد ہوا اے ثوبان

تیرا کیا حال ہو یہ تغیر کیسا کیا بیماری ہے کیا ملال ہو عرض کی یا رسول اللہ نہ بیماری ہو نہ رنج ہان جب لقای مبارک سے دور اور دولت حضور سے مہجور ہو جاتا ہون جان مضطر اور وحشت دل یہ کہتی ہو کہ دنیا فانی او آخرت جاودانی ہو یہان تو جو گزرتی ہو گزر جاے گی وہان دیکھیے کیا پیش آتی ہو مانا کہ جنت ملی اور حور و قصور ہر قسم کے سامان عیش و سرور سب کچھ سہی مگر ہین کیا کہان غلام کہان مولی کہان ثوبان کہان حبیب حضرت رحمن دیدار کی کیا صورت ہو بلا نصیبون کو جنت مین بھی مصیبت ہو اور اگر شامت اعمال جہنم مین لیگئی تو قصہ تمام ہوا آتش سوزان اور کژدم و ثعبان ایک طرف حضور کی جدائی عذاب الیم وبلاے مقیم ہے یارسول اللہ اس بیدل بیقرار طالب دیدار پر کیا گزریگی اس سوختہ جان کی آہ وزاری اور عاشق صادق کی بیقراری پر جناب باری سے خطاب آیا وعدہ وصل فرمایا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

اور جسنے اطاعت کی اللہ کی اور رسول کی پس وہی ہین ساتھ اون کے کہ انعام کیا اللہ نے اونپر پیغمبرون سے

وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۭ ذٰلِكَ الْفَضْلُ

اور صدیقون سے اور شہیدون سے اور نیکون سے اور اچھے ہین یہ ہمراہی یہ فضل ہو

مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا

اللہ سے اور کافی ہے اللہ داتا

اور جسنے اللہ کی اطاعت کی اوا سے فرائض اور اجتناب کبائر سے اور رسول کے اطاعت کی اختیار سنت و ترک بدعت مین تو یہ لوگ اونکے ساتھ ہونگے جنپر نعمتین کین اللہ نے پیغمبرون سے اور اولیا سے اور شہیدون سے اور نیکون سے اور یہ رفقاے متبرک اور گروہ حق پژوہ رفاقت کے لیے بہت اچھا ہو آپکی رفاقت اللہ کا فضل ہو اور اللہ تمہارے دلون کے خلوص اور شوق اور محبت اچھی طرح جانتا ہو **مظہر** سے ایک مرد حضور مین آیا اور عرض کی آپ مجھے جان اور اولاد سے زیادہ پیارے ہین جب مین گھر مین ہوتا ہون تو حضور کو یاد کرکے بیقرار ہوجاتا ہون اور جب تک حضور کو دیکھ نہین لیتا صبر نہین آتا مگر جب یہ خیال آتا ہو کہ ایک دن مجھی بھی مرنا ہے اور حضور بھی انتقال فرماوینگے پھر یہ دیدۂ دیدار طلب وہ جمال جہان آرا کہان پاسکینگے آپ جنت مین انبیا کے ساتھ مراتب علی مین ہونگے اور مین جنت مین بھی گیا تو خوف ہو کہ آپ کو نہ دیکھ سکون حضور نے اس مضطر و رنجور کی بات کا کچھ جواب نہ دیا تھا تک کہ جبرئیل امین آئے اور یہ مژدۂ جان بخش لائے **اسباب نزول** حضور نے فرمایا انت مع

فی الجنۃ انشاء اللہ تعالیٰ اگر اللہ نے چاہا تو تم جنت میں ہمارے ساتھ ہوگے - اور حدیث میں آیا ہے المرء مع من احب آدمی اسکے ساتھ ہے جسے چاہے و فیہا صحی [illegible]
نی شاہ شناسد ونہ درویش + آنچہ بہ ناتوان نوازی [illegible] ما
طاعت اور عبادت میں فرق ہے اطاعت فرمانبرداری کرنا - عبادت اللہ کا ذکر [illegible]
کرنا یا وہ افعال مخصوص شرعی جو خاص ثواب کیلیے موضوع ہیں جیسے جہاد و صلہ رحم - حسن اخلاق
اطاعت ہے اور نماز - حج - صوم وغیرہ عبادت ہے - اسی لیے فرمایا کہ ہر امر اور ہر فعل میں اللہ اور رسول
کے تابع ہوگئے اور نفس کی فرمانبرداری اور خواہشوں کی اطاعت سے آزاد ہوئے [illegible]
یعنے اللہ کے ساتھ سچا معاملہ کرنے والا اور یہ گروہ اولیاء کرام ہے صالح نیک یعنے [illegible]
نیکی کرنے والے مرفقہ سے (علیا) سے غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] جنت
میں بموجب رفاقت ومصاحبت ہونگے اور وہ محبت ہے جو [illegible] مرتبہ محبوب
کے پہلو میں بٹھا دیتی ہے - نہ عمل کی حاجت ہے نہ لیاقت کی ضرورت [illegible] کی محبت [illegible]
جیسے کراماً کاتبین بھی نہیں جانتے اللہ جانے اور اللہ کا بندہ حافظ محرم راز دل شد [illegible]

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا
اے　ایمان　والو　لیلو　بچاؤ　اپنے　پھر نکلو　تھوڑی تھوڑی　یا نکلو　جمع ہو کر

اے ایمان والو اپنے ہتیار اور سامان لے لو اور بعزم جہاد نکلو پھر تمہیں اختیار ہے کہ تھوڑی
تھوڑے آدمی اور پر شبخون ماریں یا پورا لشکر حملہ آور ہو حذر آلہ حفاظت اور وہ تمام آلات
وسلاح جو بحسب ضرورت زمانہ اپنی محافظت اور دشمن کی مغلوبی کے لیے مطلوب ہوں جیسے تلوار
سپر بندوق توپ گولہ - بارود - جنگی جہاز - پس انکے فراہمی امام کے ذمہ واجب اور دوسرے
مسلمانوں پر مستحب ہے - اور اقتضاء تعلیم قواعد اسمیں داخل ہے ثبات جمع ثبہ گروہ قلیل
مسئلہ امام مختار ہے جسطرح چاہے دشمن سے لڑے رات کو دن کو ملکر جہیکر - دہوکے سے اعلان کرکے

وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ ۚ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ

اور بیشک تم میں سے وہ ہیں جو سستی کرتے ہیں پھر اگر پہنچے کوئی مصیبت کہے بیشک نعمت کی اللہ نے مجھ پر جبکہ نہ تھا

أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ

میں ساتھ اون کے موجود اور اگر پہنچے تم کو فضل اللہ سے کہیں گویا نہ تھی

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

تم میں اور اوس میں دوستی کاش میں ہوتا ساتھ اون کے پس پالیتا میں مقصود بڑا

اور تم میں وہ منافق بھی ہیں جو جہاد میں ڈھیل کرتے ہیں جیسے ابن ابی پھر اگر تم کو مصیبت پہنچی تو کہتے ہیں اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا کہ ہم مسلمانون کے ساتھ نہ تھے نہیں تو مارے جاتے اور اگر اللہ کا فضل مجاہدین کے شامل حال ہو فتح و غنیمت ہاتھ لگے جیسے بدر و خیبر میں تو اسطرح کہیں گویا آپس میں جان پہچان ہی نہ تھی۔ کہا کیجے ہم اون کے ساتھ ہوتے نہیں تو خوب مال مارتے

ربط منافقین کی بزدلی اور مکاری سے مطلع کر کے فرمایا

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ

پس چاہیے کہ لڑیں راہ میں اللہ کے جو بیچتے ہیں زندگی دنیاوی بعوض آخرت کے

وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

اور جو لڑے راہ میں اللہ کے پس مارا جاوے یا غالب ہو دینگے ہم ہر ایک کو ثواب بڑا

پیچھے منافقین باتیں بنایا کریں جو سچے بندے طالب آخرت مشتاق رحمت ہیں او نہیں چاہیے کہ ضرور لڑیں اور جو جہاد میں شہید ہو یا غازی و فتحیاب دونوں کو ثواب عطا ہوگا ف معلوم ہوا کہ ادائے احکام الٰہی میں ہر بشر خود آمادہ رہے کسی رفیق و معین پر مدار نہ کرے خصوصاً سست ضعیف الایمان پر۔ کلمہ (فروخت) سے امید لائے گئے کہ آخرت ہمارے ملک میں آجاے گی اسلیے کہ شرعاً بیع موضوع ہے کہ مبیع میں مشتری کے ملک آجائے اور ثمن میں بائع کے ہر چند یہ بیع مجازی اور عین نوازش و بندہ نوازی ہے ورنہ ہم غلامون کے پاس کیا ہے جو کچھ خریدیں جان اللہ کی مال اللہ کا۔ تاہم استعمال کلمہ بیع سے یون فرمایا کہ تمہاری جان ہمارے ملک میں آگئی اور آخرت یعنی جنت تمہاری ہے۔ مسلم ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جو اللہ کو رب جانے اور اسلام کو دین بنائے اور محمد کو پیغمبر برحق مانے اوسکے لیے جنت ضروری ہے اور دوسرا وہ امر ہے جس سے بندہ کو سو درجے عطا ہون ہر دو درجے میں زمین آسمان کا فرق۔ ابو سعید نے عرض کی

وہ کون عمل ہے فرمایا الجہاد فی سبیل اللہ اللہ کی راہ میں لڑنا ربط بعد بیان ثواب ایک قسم کی غیرت دلا

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَ
اور کیا ہے تمکو کہ نہ لڑو راہ مین اللہ کے اور کمزوروں کے مردون اور

النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ
عورتون اور بچون سے جو کہتے ہین اے رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ

الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا
ظالم ہین اہل اوسکے اور بنا واسطے ہمارے اپنی طرف سے حمایتی اور بنا واسطے ہمارے اپنے پاس سے مددگار

اے شیران اسلام وحامیان کرام تم کیون نہ لڑوگے اللہ کے لیے اور اپنے کمزور مردون اور عورتون اور بچون کے لیے جو کمال مصیبت اور مایوسی مین دعائین کرتے ہین اے پروردگار نکال اس بستی سے جسکے رہنے والے ظالم ہین اے رب اپنے پاس سے ہمارے لیے دستگیر حامی حمایتی بھیج ف مسلمانون کے بال بچے اور بعضے مفلس۔ بیمار۔ اسیر۔ مجبور۔ معذور مکے والون کے قابو مین تھے اور ہمیشہ تمنا کرتے کہ کوئی ہمین انکے ظلم اور طعن وتشنیع سے چھڑائے بحضور نبی کریم پہونچا سے ارشاد ہوا کہ اے بہادرو اب کس امر کے منتظر ہو کفار کو فنا کرڈالو دوستون کو دشمنون کے پنجے سے نکالو ف معلوم ہوا کہ واعظ اور حاکم کو اثر ڈالنے والی باتین کرنا چاہیے ربط چونکہ مسلمان و کافر لڑنے مرنے مین دونو یکسان نظر آتے تھے اور ہر جماعت حمایت دین ونصرت حق کے مدعی تھے فرق صریح بیان فرمایا

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
جو ایمان لائے لڑتے ہین راہ مین اللہ کے اور جو کافر ہوے لڑتے ہین راہ مین

الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا
شیطان کے پس لڑو تم دوستون سے شیطان کے بیشک داؤ شیطان کا ہے کمزور

یعنے مومن اللہ کی طرف سے لڑتے ہین اور کافر شیطان کی طرف سے پس تم شیطان والون سے لڑو اور خوب یاد رہے کہ شیطان کا داؤ تمہیر نہ چلیگا اسباب کہا ابن عباس نے کہ عبدالرحمن بن عوف وغیرہ اصحاب نے حضور میں شکایت کی کہ ہم بحالت کفر عزت وو قار مین بسر کرتے تھی اور اسلام مین ذلیل و خوار ہو فرمایا ہمکو عفو کا حکم ہے صبر کرو جب آپ مدینے مین آئے اور جہاد کا حکم ہوا تو پس وپیش کرنے والون کے جواب مین یہ آیت اتری

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ
کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگون کی کہ کہا گیا انکو روکو ہاتھ اپنے اور قائم کرو نماز اور دو زکوۃ پھر جب لکھا گیا

ع ۱۰

مسئلہ کفار کے ہاتھ سے مسلمانون کا چھڑانا

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً
اون پر لڑنا ناگاہ ایک گروہ اونمین سے ڈرتے تھے آدمیون سے مثل خوف خدا کے یا زیادہ ڈرنا

یعنے جنکو یہ حکم تھا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دین اور کفار سے نہ لڑین جب اونپر جہاد فرض کیا گیا تو بعض اون مین سے دشمنون سے ایسے ڈرنے لگے جیسے کوئی خدا سے ڈرے بلکہ اس سے زیادہ اور وہ تمنائین انتقام لینے اور دشمن کشی کے سب بھول گئے

وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ
اور بولے اے رب ہمارے کیون لکھا تونے ہمپر لڑنا کیون نہ چھوڑا تونے ہمکو موت نزدیک تک کہدے

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا
فائدہ دنیا کا قلیل ہے اور آخرت خیر ہے اوسکے لئے جو ڈرا اور نہ ظلم کیے جاؤگے بتے برابر

اے نبی کریم آپ اپنے خادمونکو سمجہادین کہ کس خیال مین ہین دنیا کی نفع فانی اور حقیر ہین اور آخرت پرہیزگارون کے لیے بہتر ہے تم اوسی کی فکر کرو اور اطمینان رہے کہ تمہی کے برابر نہ حق تلفی ہوگی نہ تمپر ظلم کیا جاے گا معالم جناب احمد مین منافقین کہتے تھے اگر یہ لوگ وہان نجاتے تو نہ مارے جاتے ارشاد ہوا

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ
جہان کہین ہوگے تم پالیگی تمکو موت اور اگرچہ ہوتم برجون مین جو سخت ہین

عبا تک حضرت خلیل جلیل نے ایک بار حضرت عزرائیل سے کہا کہ جب سخت وبا یا لڑائی ہو یا دو شخصون کی موت ایک ہی آن مین آئی ہو اور ایک مغرب مین ہو دوسرا مشرق مین تو تم کیا کرتے ہو کہا مین اللہ کے حکم سے ارواح کو طلب کرتا ہون وہ میرے دونوا ونگلیون مین آجاتے ہین اور تمام زمین میرے سامنے ایسی ہی جیسے ایک طشت جسے چاہتا ہون قبض کرتا ہون مظہر کے جب حضور اقدس مدینے مین آئے یہود و منافق کا یہ حال تھا کہ کوئی فراغت ہوتی تو کہتے یہ اللہ کا کرم ہے اور تنگی پیش آتی کہتے یہ آپ کی نحوست ہے ارشاد ہوا

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ
اور اگر پونہچے اونکو کوئی نیکی کہین یہ پاس سے ہے اللہ کے اور اگر پونہچے اونکو برائی کہین یہ

مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا
پاس سے تیرے ہے کہدے سب پاس سے اللہ کے ہو پس کیا ہو واسطے اس قوم کے نہین سمجہتے کوئی بات

سلمہ اذا ... نماز روزہ ... کہیے جہاد فرض ... خوف ... خدا ... منافقین ... جہاد مین ... اللہ کا اور جہاد مین خوف موت از جہاد جہاد و پس موت کا خوف اللہ کے خوف فالہم ... کیون ... کرے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] بغرض کمال [illegible] علیہ السلام حضرت [illegible] کہا [illegible]
اعمال کا نتیجہ ہے جیسا کہ قرآن مین [illegible] ارشاد ہوا [illegible] جو کچھ تمہین [illegible]
مین رکہنا بہی تو ہمارا ہی قول [illegible]
کر دے اور ذکر [illegible] اس لیے فرمایا کہ بنظر حقیقت اللہ کی طرف [illegible]
کرے اور [illegible] بظاہر [illegible] اپنے نفس کو ملزم بناتے ہین

فاصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک
جو پہنچا تجھے نیکی سے پس اللہ سے ہے اور جو پہنچا تجھے برائی سے پس تیرے نفس سے ہے

وارسلناک للناس رسولا وکفی باللہ شہیدا
اور بھیجا ہمنے تجھ کو واسطے آدمیونکے پیغمبر اور کافی ہے اللہ گواہ

خوبی اور بھلائی اللہ کے کرم اور فضل سے ہوتی ہے اور برائی نفس کے برے افعال سے اور آپ کو اے نبی کریم ہمنے اپنا رسول و پیغام رسان بناکر بھیجا ہے اور اللہ کی گواہی کافی ہے
ف آیۂ اولی مین بیان حقیقت امر تہا کہ خالق و فاعل وہی ہے اور اس آیت مین بیان اسباب توفیق و آثار شر ہین یعنے نیکیون کی توفیق اللہ دیتا ہے اور برائیان بندونکی کسب سے ہوتی ہین اگر بنظر حقیقت دیکہو تو پیغمبر پر الزام غلط ہے اور بنظر تعلیم و آداب بھی بہتان افترا ہے اور جب نبی کریم رسول و فرستادہ حضرت رحمن و رحیم ہین تو جو الزام آپ پر لگایا جائے وہ اللہ ہی کی طرف ہوا اور آپ کی نبوت کا اللہ گواہ ہے اوسکی گواہی کافی و وافی ہے

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلناک علیہم حفیظا
جسنے اطاعت کی پیغمبر کی بیشک اطاعت کی اللہ کی اور جسنے روگردانی کی تو نہین بہیجا ہمنے تجھکو اونپر نگہبان

یعنے آپ کے فرمانبردار ہمارے مطیع ہین اور جو روگردانی کرے تو آپ کی بلا سے آپ دلگیر نہ ہون اور آپ داروغہ اور نگہبان نہین ہین رہے پیغام رسانی اوسکی ثبوت کی بھی آپکو ضرورت نہین بلکہ اور انبیاء کے پیغام رسانی کے بھی آپ گواہ ہونگے اور آپ کیلیے اللہ کی گواہی [illegible]

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ
اور کہتے ہین فرمانبردار ہین پھر جب باہر نکلیے پاس سے تیرے بدل دیتا ہی ایک گروہ اونمین سے سوا اوس قول کی کہ کہتے تھے

وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا
اور اللہ لکھتا ہی جو بدلتے ہین پس روگردانی کر اون سے اور بھروسا کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ وکیل

منافق سامنے کہتے ہین کہ ہم مطیع ہین اور باہر نکلکر اور کچھ کہنے لگتے ہین اللہ تعالی اونکی باتین لکھ لیتا ہی اور آپ اون کے اس بیہودگی کی پروا نکرین اللہ پر بھروسا رکہین اللہ تعالی کارساز بکو بس ہے

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا
کیون نہین فکر کرتے قرآن مین اگر ہوتا پاس سے غیر خدا کے ہرآینہ پاتی وہ اوسمین اختلاف بہت

ف (۱) سیاق عبارت شاہد ہی کہ قرآن مین فکر وغور واجب ہی لیکن غور کے مرتبے مختلف ہین ۱ قرآن کو اللہ کا کلام اور واجب العمل اور حق جاننا یہ ہر بشر پر فرض ہے جو مانے مومن نجانے کافر ہے ۲ بقدر نماز یاد کر لینا ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے ۳ صحت الفاظ ومخارج جو آفات زبان وضغطہ نطق سی معذور نہین اونپر واجب ہی مگر جہان جہان اون کی زبان مادری اور خلقی لہجہ خلاف ہو وہ معاف ہی وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ ۴ فہم معانی - یہ عربی سمجھنے والون کے ذمے ہی ۵ استنباط مسائل یہ علمای کبار کا کام ہی ۶ فیضان الٰہی انوار قدس تلذذ ذوق - حلاوت ایمان - کمال معرفت غایت ایقان یہ علمای ربانی اور عشاق حقانی کا حصہ ہی (۲) آیت مین دو دعوے کئے گئے ہین ایک یہ کہ قرآن پر نظر کرنے والا راہ راست پا جاتا ہی ورنہ فائدۂ خطاب لیعنے (غور وتامل کرو) بیکار ہو جاتا دوسرے یہ کہ نہ کلام الٰہی مین اختلاف ہی نہ کلام بشر اس سے خالی ورنہ دلیل کافی اور مفید نہوتے پس پہلے دعوی مین یہ وہم ہوتا ہی کہ کفار کے علاوہ متعدد مذہب اسی قرآن سے حجت پکڑتے ہین اور آپسمین ایسے مختلف کہ ایک دوسرے کو حق مانہی نہین سکتی جواب اگر ہدایت سے یہ مراد ہی کہ کفر وشرک باطل انکار نبوت والوہیت زائل ہو حشر ونشر کا قائل ہو تو بفضلہ تعالی ہر قرآن ماننے والے کو آپ ایسا ہی پائینگے اور اگر ہدایت کامل صراط مستقیم مقصود ہے تو اس ہدایت کامل کے لیے غور کامل درکار ہی اور وہ یہ ہی ۱ قرآن کو امام اور اصل قرار دین جو ثابت ہو مذہب سمجھین یہ نہ ہو کہ قرآن کو اپنے مختار اور مذہب قرار دادہ کے موافق تاویل کر لین اس صورت مین قرآن تابع ہوا نہ امام ومتبوع ۲ قرآن اپنے محاورات وعربیت کے

قوت سے نسمجھین بلکہ حضور سرور عالم یعلمکم مالم تکونوا تعلمون جنپر قرآن اوترا اور وہ گروہ حق پر ہو وہ جسنے
بلا واسطہ حضور سے قرآن سنا اور آپکے سامنے اعمل کیا اس باب مین امام و مقتدا سمجھا جاوے
ایسے تاویلات اور ایسی تفسیر جو ان حضرات کے ارشاد کے مخالف ہو کبھی قابل قبول نہین اور الحمد للہ
یہ دونو وصف نہین پائے جاتے مگر اہل سنت و جماعت مین اسیوجہ سے ہدایت کامل اور طریق واصل
انہین عطا ہوے اور جو اختلاف انمین ہین وہ ایسے نہین جس سے زحمت ہو بلکہ رحمت ہی جہان
جہان اصحاب کے قول مختلف ہین مجتہدین و محدثین انکے اتباع کرتے ہین تو کسی نے کسی قول کو
ترجیح دی کسی نے کسی اجتہاد کو توی قرار دیا بہر حال وہ سب اوسے بحر ناپیدا کنار کے چہوٹی چہوٹی
نہرون سے سیراب ہین اسیلئے قرار پایا کہ مجتہد خطا کرے تو بھی ثواب پائے اور صواب مین تو ثواب
ضرور ہی اور دوسرا دعوی یعنے کلام خدا مین اختلاف نہوا اور کلام غیر خدا مین ضرور اختلاف ہوتا
کہ فرق ہو جاوے کلام اللہ اور کلام مخلوق مین کہا صاحب تفسیر کبیر نے اللہ تعالی نے قرآن کے
کلام الہی ثابت کرنے پر تین دلیلین وارد فرمائین ۱ یہ کہ اسکا مثال فصاحت مین محال ہی اور
یہ دعوی مسلم ہو گیا ۲ یہ کہ اسمین غیب کی خبرین ہین اور یہ درست و بجا ۳ یہ کہ اسمین اختلاف نہین
ف ۴ یہ کہ قرآن محو و اثبات سے محفوظ ہی چنانچہ آجتک اسکے خادم حضور تک سندین پونہچا سکتے
ہین اور ایک نقطہ زیر۔ زبر بدلنے پر کوئی قادر نہوا اور نہوگا۔ اور کون کتاب ہی جسکی سند اس
اہتمام اور صحت تام سے صاحب کتاب تک پونہچ سکتی ہے تاکہ یقین ہو کہ کسی اور کی تصنیف و
تحریف نہین اگر کوئی ایسی کتاب ملیگی تو قرآن کے طفیل مین اہل قرآن ہی کے پاس غیر کو نصیب نہین
۵ کتب آسمانی کا مصدق ہی اسمین بھی کسیکو مجال تکذیب نہوئی۔ اب رہا اختلاف اسکے تفصیل یہ ہی
کہ کل مضامین قرآنی چودہ قسم کے ہین ۱ قصص ماضیہ جیسے ذوالقرنین و اصحاب کہف و انبیا کے حالات
۲ اخبار آسمانی جیسے دوزخ جنت۔ ملائکہ کے خبرین ۳ پیشین گوئی جیسے قیامت کے حال یا یہود کے
بربادی وغیرہ ۴ نصایح ۵ فضائل ۶ رذائل ۷ تہذیب اخلاق ۸ اصول سیاست ۹
صفای باطن ۱۰ توحید و عظمت حضرت حق ۱۱ سوالون کے جواب ۱۲ احکام مسلمہ یعنے اصول دین
۱۳ احکام فروعی ۱۴ متشابہات جسکی مراد اللہ ہی کو معلوم ہے پہر جس سے اختلاف ہو وہ بھی
پانچ ہین ایک خود قرآن مین باہمی اختلاف دوسرے اوسکے تابعین یعنے احادیث و اقوال مجتہدین
سے اختلاف تیسرے اون کتابون سے اختلاف جنکا آسمانی ہونا واضح طور پر ایک بڑی جماعت
کے سامنے ثابت ہو چوتھے وہ مسلمات عقلی جو ہر دین اور عاقل کے نزدیک مسلم رہے ہین جیسے

کذب و ظلم کا قبح یا صدق و عدل کا حسن پانچوین عام اقوال یس ۱؎ عام خیالونسے مخالفت
کے لیے صرف قرآن ہی نہین ہر سچے بات وضع کی گئی ہی ورنہ عام خیال و رسوم اصل ہوجاتے
نہ یہ خود کوئی شے ہین نہ انکا اختلاف کوئی شے ہی ۲؎ فروعی مسائل انکا بہی مختلف ہونا مضر نہین
بلکہ کمال نظم و غایت رفق و رحم کی نشانی ہی ہر مذہب اور ہر دین اور ہر دانشمند منتظم عادل سلطنت
مین فروعی اختلاف ہوتے آئے ہین - حضرت آدم پر اپنا جز یعنے حوا اور اونکے اولاد پر جز و مادر و پدر
یعنے بہن حلال اور دوسرے پیغمبرونپر حرام ہوے - حضرت موسی کے قوم کی توبہ اولاً قتل نفس اور
آخر کار مجر و رحمت تہی - خود حضرت کلیم کے لیے پہلے تیس دن پہر چالیس قرار پائے - بہرکیف ایسی ہی
قرآن کے ناسخ منسوخ اختلاف مین داخل نہین ۳؎ اسرار مخفیہ جنہین ہم متشابہات کہتے ہین بظاہر
موافق نظر آئین یا مخالف اسمین داخل نہین اسلیے کہ جب ہم اچہی طرح سمجہہ ہی نسکین لو سپر مخالفت کا
حکم کیونکر دین - پس قسم ۱۳ و ۱۴ کا اختلاف غیر معتبر و غیر مضر ہے باقی رہے بارہ قسم کے مضمون
اور چار مختلف منہ یہ سب اڑہتالیس قسم ہوے انمین اگر کسی نے اختلاف ثابت کیا ہو تو
اوسکا نام بتاؤ اب اگر کسی کے منہ مین دانت ہین تو زبان کہولے - ہان احادیث اور اقوال
مجتہدین کا قرآن سے اختلاف اوسوقت قابل غور ہوگا جبکہ بحسب اصول محدثین و فقہا وہ
روایت یا اجتہاد باتفاق مقبول و مسلم ہو اور بحسب اصول اتفاق نہو سکے بفضلہ تعالی ایسا ہی
ممکن نہین اگر کچہ ہے تو خواہ اسلیے کہ ہمکو تاریخ معلوم نہین تاکہ ناسخ و منسوخ کہہ سکین یا وہ قول
خود مختلف اور مخدوش ہی تنبیہ اگر کوئی کہے کہ بعض مقام پر اختلاف بدون تاویل و نظر دقیق دفع
نہین ہوتا اور یہ نشان ہی ضعف دعوی کا تو جواب یہ ہی کہ اسلیے فرمایا افلا یتدبرن کیون انجام
بینی پر نظر نہین کرتے یعنے غور کامل کرین تو یہ عقدہ حل ہو ہدایت بہی ہو اختلاف بہی مٹی
توضیح حدیث بہی کلام غیر خدا ہی اور اسکی نسبت بہی اہل سنت کا یہی اعتقاد ہی ہان صحیح ہی
مگر حدیث وحی غیر متلو ہی لہذا حکم خدا کے حکم مین ہی بلکہ حدیث بلکہ اجتہاد و فقہا کا غیر مختلف
ہونا دلیل ہی کہ قرآن مین اختلاف نہین اسلیے کہ حدیث وحی غیر متلو مسلمہ ہی اور اجتہاد مظہر
معانی قرآن توجیہ وجہ یہ ہی کہ غیب کی خبر دینا پچہلی ہزارون برس کے واقعات بیان
کرنا نصیحت و احکام مین کلیات بنانا ممکن نہین کہ اسمین خطا نہو پس کلام صواب کلام
خطا کے خلاف ہوجائیگا اور جو ذات پاک ہر شے پر عالم ہر امر کے فائق ہر چیز پر قادر عیب
سے بری ہر عارض سے پاک ہی اوسمین سہو و خطا و جہل کی گنجائش نہین الحمد للہ کہ ان

دلائل خمسہ سے قرآن کا کلام الٰہی ہونا آفتاب روز سے ہزار درجہ بڑھکر روشن و مسلم ہوگیا اب انکار نکریگا مگر اندھا بدنصیب معالم آنحضرت جب کوئی لشکر بھیجتے تو منافق خبرین ڈھونڈھا کرتے ذرا کچھ معلوم ہوا اور شہرت کردی جس سے بعض انتظامی امور مین خلل پڑتا ارشاد ہوا

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ
جب آئی اونکے پاس کوئی خبر امن کی یا خوف کے مشہور کرین اوسے اور اگر رجوع کرتے اوسی طرف رسول کے

وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
اور طرف اختیار والون کی اونمین سے تو جانتے اوسے وہ جو تحقیق کرتے ہین واسطے اونمین سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تمپر

وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا
اور رحمت اوسکی بیشک پیروی کرتے تم شیطان کی مگر تھوڑے

جب منافقین کوئی بری یا بھلی خبر سنتے ہین اوسے مشہور کردیتے اور اگر پیغمبر یا اولوالامر سے بیان کرتے اور عوام مین ظاہر نکرتے تو معاملہ فہم عقل شناس مدبر مصلحت اندیش لوگ مناسب طور پر کارروائی کرتے اگر اللہ کا فضل اور اوسکی رحمت تمھارے حال پر نہوتی تو ایمان والون سے بہت آدمی شیطان کے پیرو ہوجاتے اور تھوڑے آدمی بچ رہتے مگر لطف الٰہی کارساز ہو دشمنون کے مکر شیطان کے فریب پیش نہین جاسکتے ہم سے مراد منافق امر خبر امن کامیابی و فتح خوف شکست اکادمی اولوالامر صاحب حکم کبار صحابہ جو حضور کے مشیر صاحب عقل و تدبیر تھے استنباط یعنے کام کی باتین چن لیتے کچھ ظاہر کرتے کچھ مخفی رکھتے علیکم سے مراد مومنین شیطان سے مراد منافق یا حیلہ شیطانی مسائل اخبار متعلقہ انتظام کا شائع کرنا بدون حکم صاحب امر کے جائز نہین ورنہ اوسکے برے اثرون کے جوابدہی اسی کے ذمے ہوئے اس قسم کے امور سلطان یا اوسکی معتمدون سے بیان کردینا چاہیے اور اگر باوجود اختیار سکوت کیا تو گویا اعانت و خدمت خلافت مین قصور کیا

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ
پس لڑ راہ مین اللہ کے نہ تکلیف دی جائیگی مگر ذات تیرے اور آمادہ کر ایمان والون کو

پس آپ جہاد کرین اور اپنے ہی نفس کو تکلیف دین دوسرے پر تکیہ نکرین اور مومنین کو برانگیختہ کرین منافقین کی سستی کی پروا نکرین ف آیت مین نہایت درجہ جہاد کی تاکید ہی اسلیے مجاز کا استعمال ہوا فرمایا (تو لڑ) حالانکہ تنہا قتال جائز نہین اور مطلب ہی کہ آپ تنہا اپنی جان کو مطیع حکم الٰہی کرکے توکلاً علی اللہ آمادہ ہوجائین اور مومنین کو رغبت دلائین مسئلہ امام کو چاہیے کہ خود بھی اپنی مستعدی ظاہر کرے اور رعایا کو ترغیب دے کہ آمادگی زیادہ ہو

لا تکلف نفی مجہول مفعول مالم یسم فاعلہ ضمیر حاضر ہے ونت ۱۲

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا

قریب ہی کہ اللہ بند کردے لڑائی اونکی جو کافر ہے اور اللہ سخت لڑائی اور سخت عذاب کرنیوالا ہے

امید ہی کہ اللہ کافرونکی لڑائی روک دے اور اللہ کی لڑائی اور اللہ کا عذاب سخت ہی اوسکی مخالفت سے ڈرو دشمنون کے ہتیارون سے نڈرو احد کے دن یہ اقرار ہوا تہا کہ اگلے سال بدر صغری پر مقابلہ ہوگا جب وہ زمانہ آیا ابو سفیان نے نعیم کو کچھ دیکر یہ سکہایا کہ مدینے مین بہاری جماعت کی خبر غلط مشہور کرکے مسلمانون کو ڈرادے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور کہا کہ اگر اس مرتبہ مقابلہ کو نکلے تو ایک نہ بچیگا عوام گہبرا گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وعدہ کیا ہی وہ پورا ہوگا اور دشمنون کو ایسا موقع نہ دیا جائیگا کہ وہ دلیر ہون حضرت خوش ہوئے اور فرمایا کوئی بہی نہ جائے تو مین تنہا جاؤنگا خدام ہمرکاب ہوئے کفار مقابل نہ آسکے پہ لشکر مظفر ومنصور واپس آیا ربط بعد بیان احکام جہاد وقتال حسن اخلاق ولطف واحسان کی طرف توجہ دلائی تاکہ اعتدال محبوب وتوسط محمود ہاتہ سے نہ جانے پائے فرمایا

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً

جو سفارش کرے سفارش اچہی ہوگا واسطے اوسکے حصہ اوسمین اور جو سفارش کرے سفارش بری

يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا

ہوگا اوسکے لیے ایک حصہ اوس سے اور ہے اللہ ہر شے پر نگہبان

جو سفارش نیک کرے اوسے اوس نیکی مین حصہ ہی اور جو بری سفارش کرے اوسے اوس برائی کا حصہ ملیگا اور اللہ ہر شے پر محافظ ہی شفاعۃ خواہش کرنا۔ کام دو طرح انجام پاتے ہین خود کردے یا کسی سے کرادے اور اسی کو شفاعت کہتے ہین (شفاعۃ حسنہ) وہ تدبیر وسعی جو حسب رضای رب ومفید عبد ہو ورنہ شفاعت سیئہ ہی پس۔ دعا۔ وعظ۔ تعلیم۔ نصیحت۔ توسط۔ معفت وکالت۔ دلالی۔ سفارش یہ سب شفاعت حسنہ ہین۔ اور چغلخوری۔ ہجو۔ بری صلاح دینا۔ گناہ مین مدد کرنا۔ کسیکی بدگوئی اور برائی بیجا سعی کرنا امر ناحق کی وکالت یہ شفاعت بری ہی اور ہر شفیع کے لیے دو قسم کی اجر ہین ۱ اجر سعی نیک ہو یا بد ۲ اجرا اثر یعنے جو نتیجہ اسکی کوشش سے مرتب ہو اور کلمہ نصیب وکفل اسلیے فرمایا کہ ایک جزا اوس نیکی یا بدی کے سفارش کرنے والے کو اور ایک جزا اوسے جس کے ذات سے وہ کام انجام پائے عطا ہوگا اور اسی سے سمجہا گیا کہ یہ شفیع اصل فاعل کے ثواب یا گناہ مین ساجہی نہین ہے اسکا حصہ الگ ہی بخاری مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ

اخیہ کان اللہ فی حاجتہ جو اپنے مسلمان بھائی کی کارسازی کرتا ہی اللہ اوسکی کارسازی
کرتا ہی ترغیب من مشی مع مظلوم حتی یثبت لہ حقہ ثبت اللہ قدمیہ
علی الصراط یوم تزول الاقدام جو کسی مظلوم کے ساتھہ ہولے یہانتک کہ اوسکا حق
ثابت ہوجاے اللہ تعالی اوسکے قدم پل صراط پر ثابت کردیگا جسدن قدم لڑکھڑائینگے
مسلم جو کسی مسلمانسے سختی دور کرے اللہ اوسکی سختی قیامت کے دن دور کریگا۔ جو کسی مسلمانکی
پردہ پوشی کرے اللہ تعالی قیامت مین اوسکی عیب پوشی فرماے۔ ترمذی ان اللہ فی عون
العبد ما کان العبد فی عون اخیہ اللہ بندے کی مدد کرتا رہتا ہی جب تک بندہ اپنے بھائی
مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہی ترغیب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے ایک
مخلوق پیدا کی ہی کہ آدمیون کی حاجتین برلایا کرین آدمی اونکی طرف اظہار حاجت وعجز کرین
یہ گروہ پناہ مین ہی عذاب سے فرمایا اللہ کے لیے کچھ بندے ہین جنہین نعمتین دیگئی ہین کہ
آدمیون کو نفع پونہچائین وہ نعمت اون مین قائم رہتی ہی جب تک خرچ کرتے جائین پہر جب
روک لیتے ہین اونسے وہ نعمت لیکر دوسری کی طرف پہیر دیتا ہی فرمایا قیامت مین اہل نار سے
ایک گروہ نکلیگا پہر گزرے گا ایک آدمی ایک آدمی کی طرف کہیگا اے شخص تو ہمکو نہین پہچانتا
وہ کہیگا تو کون ہی یہ کہیگا تو نے مجھسے وضو کا پانی مانگا تہا مین نے دیدیا پہر وہ اوسکی
شفاعت کریگا ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہیگا مجھے تو نے فلان فلان کام کے لیے
بہیجا تہا وہ مین نے کردیا پہر وہ اوسکی سفارش کریگا۔ ابن عباس ایک بار مسجد نبوی مین
معتکف ہوے کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ میرے ذمے فلان کا کچھ حق ہی جسے مین ادا نہین کرسکتا
آپ کہڑے ہوگئے کہ اوس سے سفارش فرمائین کسی نے کہا کیا آپ کو اعتکاف یاد نہین رہا
فرمایا یاد ہے مگر مین نے سنا ہی اس قبر شریف کے صاحب سے (یعنے آنحضرت سے اور آنکھونسے
آپکے آنسو جاری تہے اور چلے جاتے تھے) کہ فرمایا جو اپنے بھائی کے کارروائی کے لیے چلا
اور اوسمین کامیاب ہوا اوسے دس برس کے اعتکاف سے یہ افضل ہے اور جو ایک دن
اللہ کے لیے اعتکاف کرے اللہ تعالے اوس سے اور دوزخ کے درمیان
تین خندق کرتا ہے ہر ایک سے دوسرے تک نصف مشرق سی مغرب تک کا فرق ہی

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا
اور جب دعا دے جاؤ تم کسی دعا سے تو تم دعا دو اچھی اوس سے یا پہیر دو اوسکو بیشک اللہ ہرشے پر حساب کرنیوالا ہے

یعنے جب کوئی تمکو سلام کرے تو خواہ اوسیقدر جواب دو اور بہتر یہ ہی کہ اوس سے اچھا جواب دو
یعنے لفظ رحمۃ اللہ وبرکاتہ کا زائد کرو واللہ ہر شئے کا حساب کریگا ۔ واضح رہے کہ سلام کا ذکر
قرآن مین کئی جگہہ ہی اور یہان صرف مسئلہ جواب سلام مذکور ہوا مگر ہم یہین پوری تفصیل کیے
دیتے ہین کہ احکام دوسرے جگہہ سے جمع کرنا پڑین اول تحیہ یعنے دعا) یہ لفظ مجمل ہی تفسیر اسکی
آیات واحادیث مین موجود ہی فرمایا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنَ اللّٰهِ آپسمین سلام کرو
یہ دعا اللہ کی مقرر کی ہوئی ہی تَحِیَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلَامٌ دعا اونکی جسدن ملین سلام ہے
بخاری جب اللہ نے آدم کو بنایا فرمایا فرشتون سے سلام کرو جو جواب دین وہ تمہارے اور تمہارے
اولاد کی تحیت یعنی جواب سلام ہے حضرت آدم نے کہا السلام علیکم فرشتے بولے السلام علیک
معلوم ہوگیا کہ تحیہ سے مراد سلام ہی دوسری دعا نہین دوم (الفاظ سلام) ۱ (مسنون) سلام
یا السلام کا لفظ علیک یا علیکم کے ساتھ کہے ۲ (جائز) صرف اسلام یا تسلیم اسلیے کہ یہ لفظ قرآن
مین مذکور مگر آنحضرت اور اصحاب سے غیر ماثور ہین پس صرف سلام یا تسلیم کرنے والا ثواب سنت
سے محروم رہیگا ۳ (حرام) وہ لفظ جنمین تعظیم ممنوعہ نکلے جیسے بندگی ۴ بدعت یا مشابہت بکفار
پس جو لفظ بنفسہ گناہ کے معنون پر شامل نہین بدعت ضالہ ہین جیسے کورنش۔ مجرا۔ آداب
صبحک اللہ۔ مساک اللہ جیسا کہ ابوداؤد نے عمران بن حصین سے روایت کی اور جو الفاظ کفار
کے پیروی سے اختیار کیے جائین تو یہ گناہ بالاے گناہ ہے بدعت سیئہ و مشابہت دینیہ ترمذی نے
فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ وَلَا النَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ
الْیَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ بِالْاَکُفِّ ہم مین سے نہین ہی جو ہمارے غیر کی مشابہت
کرے یہود ونصارا کی مشابہت نکرو بیشک یہود کا سلام ہاتھ کے اشارے سے ہی مسئلہ
صرف ہاتھ کے اشارے پر کفایت کرنا یا اسے جز سلام یا موجب ثواب سمجھنا مشابہت کفار
اور بدعت ضالہ ہی مسئلہ لفظ اور اشارےکا جمع کرلینا جیسا کہ ہمارے بلاد مین معمول ہے
اگرچہ اولی نہو مگر جائز ہے خصوصاً جبکہ یہ اشارہ علامت تعظیم وتوقیر عرفاً قرار پاچکا ہے
مسئلہ جب بُعد یا کسی اور وجہ سے آواز سلام سمجھ مین نہ آسکے تو ہاتھ سے اعلام واعلان
مباح ہی ترمذی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِی الْمَسْجِدِ یَوْمًا وَ
عَقَبَهٗ مِنَ النِّسَاءِ فَاَلْوٰی بِیَدِهٖ آپ مسجد گئے اور آپکے پیچھے عورتین تہین تو آپنے ہاتھ سے
اشارہ کیا مسئلہ اسقدر جھکنا کہ قریب برکوع ہو جاوے جائز نہین مسئلہ بمعنی جہال سلام

چھوڑ کر اللہ اللہ یا داللہ کہتے ہین تو فی نفسہ یہ الفاظ محبوب و محمود ہین لیکن ترک سنت سے
عاصی و اختراع جدید سے بدعتی اور استعمال بے محل سے بے ادب ہوگا دیکھو کافر صرف اللہ
کہنے سے مومن اور محمد رسول اللہ سے جانور حلال نہین ہوتا (افضل السلام علیکم کے ساتھ و
رحمۃ اللہ کا لفظ بڑھانا جواب مین وبرکاتہ زیادہ کرنا جیسا کہ حدیث مین آیا کہ آپنے فرمایا
السلام علیک پر دس اور رحمۃ اللہ پر بیس اور برکاتہ پر تیس یعنے نیکیان ہوئین سوم (وقت
سلام) سلام جب ملاقات ہوئے جب جانے لگے ایسا ہی حدیث مین ہی چہارم (کون سلام پہلے
کرے) ہر چند سلام مین سبقت کرنا ہر شخص کو اچھا ہی مشکوٰۃ فرمایا جو سلام مین پیشدستی کرتا ہے وہ
کبر سے پاک ہی اور فرمایا اَوْلَى النَّاسِ مَنْ بَدَءَ بِالسَّلَامِ جو پہلے سلام کرے وہ بہتر ہی دمیونکا ہی
لیکن بخاری مین ہی کہ سوار پیدل پر اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر
سلام کرے اور چھوٹا بڑے پر سلام کرے مسئلہ اگر چھوٹا پیدل ہو اور بڑا سوار تو دونو مختار
ہین جو چاہے سبقت کرے اور آپسے چھوٹے پر سلام کرنا اور سبقت ثابت ہی قیاس قلیل و صغیر
سبقت کا حکم بوجہ تعظیم ہے پس شاگرد استاد پر اور مرید پیر پر اور بیٹا باپ پر اور ملازم آقا پر
پہلے سلام کرے مسئلہ جنپر پہلے سلام کرنا ہی اگر وہ سہواً یا عمداً پیشدستی نکرین تو دوسرے کو
ترک جائز نہوگا مجہم کے سلام کرے ہر مومن پر سلام کرنا چاہیے مسئلہ تَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى
مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ سلام کر پہچانے یا نہ پہچانے مالک طفیل کہتے ہین کہ ہم عبداللہ
بن عمر کے ساتھ صبح کو بازار جایا کرتے تو آپ ہر شخص کو سلام کرتے مسکین ہو یا تاجر اجنبی ہو یا
آشنا ایک دن مین آپکے ساتھ تھا مین نے کہا آپ بازار مین کیا کرتے ہین نہ کچھ خرید و فروخت ہی
نہ کہین بیٹھتے ہین آئیے یہین بیٹھکر باتین کرین ابن عمر نے فرمایا مین سلام کرنے کے لیے آیا کرتا
ہون مگر کفار اس عموم سے مستثنیٰ ہی جیسا کہ فرمایا مسلم یہود و نصاریٰ سے سلام مین پہل نکرو
اور جب اونمین سے کسیکو راہ مین پاؤ تو کنارہ کی طرف مجبور کرو اور آپنے کفار کے خطوط مین لکھا
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اس مسئلے مین گو بہت اختلاف ہی بعضون نے ممنوع اور
بعضون نے بضرورت جائز لکھا ہی اور بعضون نے کہا لفظ علیک کہو اور محمد نے ابن مسعود سے
آثار مین نقل کیا کہ ذمی کو جواب سلام دیا جائے مگر احکام مجبوری سے بدل جایا کرتے ہین مغلوبی
اور حاجت اور مجبوری کے زمانے مین اسکا ترک ابتدا ہو یا جواباً موجب فتنہ ہی پس مستحسن یہ ہوگا
کہ اونکے سلام کے لیے اور لفظ آداب مجرا وغیرہ اختیار کرے سعدی

گر آب چاہ نصرانی نہ پاک ست　چہ جہود مردہ بشوئی چہ پاک ست **ششم** (حکم سلام)
فقہا فرماتے ہین کہ ابتداءً سلام کرنا سنت موکدہ ہی اور جواب واجب - حدیث مین وارد ہوا
کہ جب آپ مدینے مین گئے تو پہلا حکم افشاء سلام کا دیا مگر یہ وجوب و سنیت کفایہ ہی یعنی ایک
نے بہی سلام کرلیا یا جواب دیدیا سب بری الذمہ ہوے ورنہ ذمہ وار ہین **مسئلہ** جو لفظ سلام
کرنے والا کہے وہی جواب مین کہنا جائز ہی جیسا کہ فرمایا اَوْ رُدُّوْهَا اور اوس پر زیادتی کرنا
افضل ہی جیسا کہ فرمایا بِاَحْسَنَ مِنْهَا **مسئلہ** سلام کرنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے
اور جواب دینے والا وبرکاتہ زیادہ کرے - اور اسکے سوا دوسرے لفظ احادیث سے ثابت
نہین ہوئی - مگر ابوداؤد مین (ومغفرتہ) کا بہی لفظ آیا ہی **لطیفہ** رحمۃ اللہ وبرکاتہ کا لفظ
قریب قریب اسی مقام کے قرآن مجید مین بہی مذکور ہے سورۂ ہود رکوع ۷ **لطیفہ** اشارۂ آیت
سے مفہوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی ہمکو دعا دے تو ہم بہی اوسے وہی دعا دین یا اوس سے اچھی اور اگر
ہمارے حق مین کوئی کلمۃ الخیر کہے تو ہم بہی اُسکا معاوضہ دین **ہفتم** (فضائل سلام) **مسلم** لَا
تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ
تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ جنت مین نہ جا سکوگے جب تک ایمان نلاؤ اور مومن نہوگے
جب تک باہم محبت نکرو کیا تمکو ایسی شے بتادون کہ جب اوسے کرو محبت آپسمین ہوجای
آپسمین سلام کا طریقہ شایع کرو - اور آنحضرت کا دوام اعلیٰ درجے کی فضیلت ہی **مسئلہ**
سلام مین تمسخر کرنا یا لفظ کو دلگی یا دشمنی سے بدلنا بہت بڑا گناہ ہے اور طریقہ کفار یہود

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ
اللہ نہین معبود مگر وہی البتہ جمع کریگا تمکو دن قیامت مین نہین شبہ اوسمین اور کون سچا زیادہ ہی
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا
اللہ سے بات مین

کوئی معبود نہین مگر اللہ قیامت آنے مین شک وشبہ نہین مین تم سب کو جمع کریگا جس کے اور اللہ کی بات سے کس کی
بات زیادہ سچی ہی (جسپر تم یقین لاؤگے) **مسلم** احد کے میدان سے منافقون کا گروہ
پہر او ومسلمان آپس مین اختلاف کرنے لگے بعضون نے کہا یہ ان سے لڑین بعضون
نے کہا نہ لڑین ارشاد ہوا اے ایمان والو

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ
پس کیا ہے تمکو منافقین (کے باب) مین دو گروہ ہوگئے اور اللہ نے اوندھا کردیا انکو بسبب اوس کے کہ کیا کیا چاہتے ہو تم

اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝

کہ رہنمائی کرو اوسکی جسے گمراہ کیا اللہ نے اور جو شخص کہ بہکا دے اوسے اللہ پس نہ پائیگا تو واسطے اوسکی راہ

ان منافقون کا ذکر چھوڑ دو تمکو کیا ہو گیا ہی کہ اونکی نسبت آپسمین مختلف ہو گئے اللہ نے اونہین اوندھا کر دیا اور یہ اونکی بداعمالی کی شامت سے ہی کیا تم چاہتے ہو کہ اونکو راہ پر لاؤ جسے اللہ تعالی توفیق خیر نہ دے اور گمراہ کرے اوسکے لیے کوئی راستہ ہدایت کا نپاؤگے **ف** اللہ کا گمراہ کرنا یہ ہی کہ توفیق خیر نہ دے تلاطم کفر و شیطنت مین دستگیری نفرمائے

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ

چاہتے ہین کاشکے کافر ہو جاؤ تم جسطرح کافر ہوے وہ پس ہو جاؤ تم سب برابر پس نہ بناؤ اونمین سے دوست

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

جب تک ہجرت نکرین راہ مین اللہ کے پس اگر روگردانی کرین پکڑو اونہین اور قتل کرو اونکو جہان پاؤ

وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

اونکو اور نہ بناؤ اونمین سے دوست اور نہ مددگار

یعنی منافق یا کفار تمکو اپنی طرح کافر بنانیکی آرزومند ہین تم اونہین دوست نہ بناؤ ہان ہجرت کرین اوسوقت دوست و حمایتی ہو سکتے ہین اور اگر ہجرت سے روپوشی کرین تو اونہین قتل و قید کرو جہان کہین پاؤ اور اونہین دوست و حمایتی نہ بناؤ **معالم** بعض عرب مدینے مین آئے اور مسلمان ہوئے پھر اس حیلے سے کہ مکے سے کچھ مال تجارت لائین چلے گئے اور وہان ٹھیرے پھر ملک شام کو گئے اصحاب اون کے معاملے مین مختلف ہوئے بعض نے کہا یہ منافق ہین بعضون نے کہا نہین مومن ہین **مظہر** بعض نے کہا کچھ لوگ مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اون کے حق مین ارشاد ہوا کہ منافق و مرتد چاہتے ہین کہ تمہین بہکائین تم نہ اون سے دوستی کرو کہ برا اثر پڑے نہ اونہین حمایتی بناؤ کہ وقت پر دھوکا ہو اور ہجرت نہ کرین تو جہاد کرو **ف** ۱ آیت ہجرت کی فرضیت پر گواہ ہے اسی لیے اونکا اسلام بے ہجرت غیر معتبر اور بصورت روگردانی حکم قتال مگر بعد فتح یہ فرضیت و حکم منسوخ ہوا لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت واجب نرہی ۲ احتیاط و امتحان کی تعلیم ہے کہ جب تک اچھی طرح مسلمان نہون اور اہل کفر سے ٹوٹ کر تم سے نملین اونپر اعتماد نکرو

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ

مگر جو ملتے ہین طرف ایسی قوم کے کہ تم مین اور اونمین عہد ہے یا آئے تمہارے پاس رک گئے سینے اونکے

اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ
کہ لڑین تمسے یا لڑین قوم سے اپنی اور اگر چاہتا اللہ غالب کردیتا اونکو تمپر پس لڑتے تمسے پس اگر

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَیْهِمْ سَبِیْلًا ۝
کنارے ہوجائین تمسے پہر نہ لڑین تم سے اور ڈالین طرف تمہارے صلح پس نہین کردائی اللہ نے واسطے تمہارے اونپر کوئی راہ

بلکہ قتل و قید اون کے لیے نہین ہی جو ایسی قوم سے ملین جنسے تمسے صلح ہو اور اونسے بہی نہ لڑے وجو تمہارے پاس اس حالت مین آئین کہ دل اون کے تمہاری لڑائی سے تنگ آگئے ہین بسبب عہد کے اور اپنی قوم یعنے کفار سے بہی لڑنا نہین چاہتے اگر اللہ چاہتا تو اون کے دل مین تمہارا رعب نہ رہتا وہ تمپر مسلط ہوجاتے اور لڑتے پس اگر کنارہ کش ہون اور تم پر سلامتی یعنی صلح پیش کرین اور تم سے نہ لڑین تو اللہ نے تمکو اونپر لڑنے کی کوئی وجہہ نہین بتائی یعنے تمہین اون سے لڑنا جائز نہین **مظہری** ہلال ابن عویمر اسلمی نے حضور سے صلح کرلی تہی اسطرح کہ نہ آپکی مدد کرینگے نہ آپ کے دشمن کی اور آپنے وعدہ کیا تہا کہ جو ہلال کی پناہ مین آئے اوسے بہی امن ہے پہر جب اسلام اطراف عرب مین پہیلا سراقہ مدلجی کو خبر ملی کہ آپ خالد بن ولید کو اوسکے قوم مین مدلج پر بہیجنے والے ہین حاضر ہوکر درخواست کی کہ آپ ہمسے نہ لڑین آپکی قوم مسلمان ہوگی تو ہم بہی مسلمان ہوجائینگے ورنہ بحالت مغلوبی آپ ہمکو نہین ڈرا سکتے آپنے خالد سے فرمایا کہ انسے صلح کرلو **معالم** ضحاک نے کہا یہ ہم عہد بنو بکر تہے کہا مقاتل نے خزاعہ تہی۔ بہرحال مطلب کہ جو خود آپسے صلح کرلین یا آپکی صلح والونسے صلح کرین آپ اونسے نلڑین **ف** ہم عہد اور ہم عہد کے ہم عہد سے جہاد نہین ہے **مسئلہ** اگر مرتد ایسی جگہہ بہاگ جائین جہان مسلمانونسے صلح ہو تو وہ مرتد بلحاظ اس عہد کے قتل کیا جائیگا (مظہری)

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى
پاؤگے تم دوسرون کو چاہتے ہین کہ امن مین رہین تمسے اور امن مین رہین قوم سے اپنے جب پہیرے جائین طرف

الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَیُلْقُوْۤا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَیَكُفُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ
فتنہ کے اوندہے گرین اوسمین پس اگر نہ کنارہ کش ہون تمسے اور ڈالین طرف تمہارے صلح اور روکین ہاتہ اپنے

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۝ع
تو پکڑو اونکو اور قتل کرو اونہین جہان پاؤ تم اونہین اور یہی ہین کہ کردالے ہمنے واسطے تمہارے اونپر حجت ظاہر

تم ایک اور قوم پاؤگے جو چاہتے ہین کہ تمسے بہی امن مین رہین اور اپنی قوم سے بہی امن مین رہین یعنے تمسے بظاہر محبت کرتے ہین کہ تم اونسے نلڑو اور اپنی قوم سے ایسی باتین کرتے ہین کہ وہ

ربط آیت ۹۰ سے ربط یہ ہے کہ ... اور القوا الیکم ... عطف ہے

ربط اسباب لکم شرط اور فما جعل جزا ہے ۱۲

بدظن ہنون مگر جب فتنے اور کفر کی طرف بلائے جائین اور مسلمانون سے قتال کا موقع پائین تو
اوسمین اوندھے منہ گرین ایسے لوگ اگر لڑائی سے بالکل کنارہ کش ہنون اور آپسے صلح نکرین اور
اپنے ہاتھ نروکین تو اونہین پکڑو اور مارڈالو جہان کہین پاؤ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اونپر حجت ظاہر
دی ہی اونپر جہاد بلاتردد کیجیے **ف** پہلی آیت مین سچی صلح کرنیوالون کا ذکر تھا اور اسمین جان
بچانے والے وقت کے منتظرون کا حکم ہی معلوم ہوا کہ صلح وعہد مین اپنے فوائد مقدم رکھے جائین
یہ نہین کہ دشمن وقت کا ٹھے اور ہمین احمق بنائے **معالم** عیاش بن ربیعہ مخزومی کی شان
مین یہ آیت اوتری جب حضور مکے مین تھے یہ مسلمان ہوے اور ڈرے کہ انکے گھر کے لوگ مطلع
ہنون مدینے مین بھاگ گئے انکی ماننے اپنے دو بیٹون سے کہا جنکا نام حارث وابوجہل تھا کہ خدا کی
قسم جب تک عیاش کو نہ لاوگے مجھے سائے مین بیٹھنا اور دانہ پانی حرام ہے یہ دونو مدینے گئے
دیکھا کہ عیاش ایک قلعے مین پناہ گزین ہے ماکی بیچینی بیان کی اور قسم کہائی کہ تم اوترآو ہم تمسے
مزاحم ہنونگے جب عیاش اوترے اور مدینے سے نکلے تو انکو باندہ لیا اور ہر شخص نے سو سو کوڑے
مارے پھر اونکی ماکے پاس لیگئے اوسنے کہا قسم ہے خدا کی جب تک تم اپنا دین جدید نچھوڑو گے تمکو
نکھولون گی اور مشکین بندہی ہوئی دہوپ مین ڈالدیا حارث نے آکر کہا اے عیاش جس دین پر
تم تھے اگر وہ اچھا تھا تو تمنے ہدایت کو چھوڑا اور اگر وہ ضلالت تھا تو تم اوسمین رہ چکے ہو عیاش
غضبناک ہوکر کہنے لگے واللہ بحالت رہائی تمکو جب دیکھونگا قتل کرڈالونگا پھر عیاش بعد ایک
زمانے کے مدینے مین آگئے اور حارث بھی مسلمان ہوکر مدینے مین آئے مگر عیاش کو اون کے
اسلام کی خبر نہوئی ایکدن عیاش چلے جاتے تھے اور حارث نظر پڑے چونکہ انکا دل اودسے جلا
تھا اور قسم کہا چکے تھے اور یہ معلوم نہ تھا کہ حارث ایمان لائے دفعۃً اونہین مارڈالا لوگون نے کہا
خرابی ہو تیرے لیے تونے مسلمان کو قتل کیا عیاش حضور مین حاضر ہوے اور عرض کی حضور کو میرا
اور حارث کا معاملہ معلوم ہے اور مین اون کے اسلام سے بیخبر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل فرمائی جسمین قتل مسلم کی قباحت اور عیاش کے من وجہ برارت اور اونکی خطا کا ثبوت تھا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ
اور نہین (جائز) کسے مومن کو کہ مارڈالے مومن کو مگر چوک کر اور جو قتل کرے کسی مومن کو چوک سے پس

رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ
آزاد کرنا گردن مومن کا ہی اور خون بہا سونپے گئے طرف اوسکے مستحق کے مگر یہ کہ صدقہ کردین

کسی ایمان والے کا یہ کام نہین کہ مومن کو مار ڈالے مگر خطا سے اور جو مومن کو خطا سے قتل کرے تو اللہ کا یہ حق ہے کہ جان کے بدلے دوسری جان یعنی غلام یا کنیز مومن آزاد کرے اور مقتول کے ورثا کی تشفی کے لیے خون بہا اونہین دی جاے مگر یہ کہ وہ وارث خون بہا معاف کردین تو صرف کفارہ رہجائیگا **خطا** بھول چوک۔ نادانستہ۔ مثلاً تیر شکار پر مارا آدمی کے لگا اسمین بد احتیاطی کا کفارہ ہے **دیت** خون بہا۔ وہ مال جو شرع مین کسی انسان کی جان یا زخم یا عضو کا عوض قرار پایا ہو۔ اصل اسکی سو اونٹ مگر قیمت مین سونیکی ہزار دینار یا چاند کے دس ہزار درہم۔ اور شافعیون کے نزدیک بارہ ہزار درم ہین۔ عورت کا خون بہا ہر حال مین آدہا ہے اور غلام و کنیز کا خون بہا اونکی قیمت۔ قرآن مین کلمہ دیت مجمل ہے نہ مقدار مذکور ہے نہ تفصیل احادیث مین جو تفسیر ثابت ہوئی اوسی پر مجتہدین نے عمل کیا اور تفصیل بھی احادیث سے ثابت ہے **عاقلہ** آدمی کے ہم پیشہ یا قوم۔ دیت عاقلہ پر اسطرح پھیلائی جاتی ہے کہ تین سال مین ادا کرین اور ایک آدمی کے ذمے چار درہم سالانہ سے زائد نہو **اہلہا** سے مراد مستحقان خون بہا ہین اور وہ مقتول کے وارث ہین جو میراث کی ترتیب سے مال لیتے ہین **احمدی** کہا شریک نے کہ خون بہا سے مقتول کا قرض اور وصیت نہ ادا کیجاے سب وارث لے لین۔ مگر یہ رای جمہور کے خلاف ہے خون بہا دوسرے ترکے کے ساتھ تقسیم ہوگے وا صحیح رہے کہ یہ شان نزول قتل خطا اسلیے ہے کہ عیاش نے حارث کو کافر واجب القتل سمجھکر مارا تھا مسلمان یہ سمجھے تھے اس قتل کے جواز اور عدم جواز مین وہی خطا ہوے

فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ

پس اگر ہو اوس قوم سے کہ دشمن ہے تمہارے اور وہ مومن ہے پس آزاد کرنا ہے گردن مومن کا

یعنے اگر مقتول مومن ہو اور اوسکی قوم مسلمانون کی دشمن یعنی حربی ہو اور اوسے مسلمان قتل کر ڈالے تو صرف کفارہ دینا ہوگا یعنے مومن بردہ آزاد کرے اسکی کئی صورتین ہین ۱ یہ کہ دو مسلمان دار الاسلام سے دار الحرب مین جائین ۲ دوسرے یہ کہ کوئی حربی مسلمان ہو کر دار الاسلام مین آئے۔ ان صورتون مین دیت اور کفارہ دونو ہین اسلیے کہ نہ یہ قوم دشمن سے ہین نہ آیت انکے حق مین ہے قوم دشمن سے وہی مسلمان ہو سکتا ہے جو بعد اسلام اونہین مین رہے پس وہ شخص جو دار حرب مین مسلمان ہوا اور وہین قتل کر ڈالا گیا اوسکے قتل مین کفارہ ہے اسلیے کہ نفس مومن کا قتل اگرچہ خطا ہو مگر موجب عصیان ہے اوسکے لیے غلام آزاد کر دینا کافی سمجھا گیا

رہی دیت اگر ورثہ اسکے کافر ہین تو مستحق ہو ہی نہین سکتے اور مسلم ہی ہون تو عاقلہ ذمہ دار نہین اسلیے کہ جہان عاقلہ کی حمایت اور حفظ نچل سکے وہان کے قصور مین وہ دیت کے ذمہ دار نہین ہین وہم جب دو مسلمان دار حرب مین گئے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دیت کیون لازم آئے جواب یہ دیت عاقلہ پر نہین اوسے قاتل پر ہے مقتول کے مسلمان وارث لین گے یا بیت المال اسلیے کر وہ قوم عدو سے نہ تھا ف ۱ یہ حکم قتل خطا مین ہے عمد مین نہین ۲ غلام یا کنیز غیر مومن کفارے مین جائز نہین

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ

اور اگر ہو ایسی قوم سے کہ تم مین اور ادن مین عہد ہے پس فدیہ حوالے کیا گیا طرف اوسکے اہل کے اور آزاد کرنا گردن مومن کا ہے

اور اگر وہ مقتول تمہارے ہم عہد مین سے ہو تو (فدیہ) یعنے خون بہا دیا جاے اوسکے وارثون کو اسلیے کہ لحاظ عہد واجب ہے اور جب تک اپنا اور اونکا خون برابر نسمجہین صلح و عہد کامل نہوگا اور ایک جان مسلمان آزاد کیجاے ف ہم عہد عام ہے کہ مستامن ہو یا ذمی - مگر جبکہ اوس ہم عہد کے ملک مین ایسا حادثہ ہو تو دیت قاتل کے ذمے ہے عاقلہ سے غرض نہین - رقبہ مطلق ہے پس برد کامل مراد ہوگا اور مجنون یا ام ولد یا مدبر یا ایسا غلام جس سے فائدہ نہ اوٹھا سکین جیسے اندہا - بہرا - گونگا - ہاتھ یا نو کٹا وغیرہ یہ جائز نہین

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

پس جو نہ پاوے (غلام) تو روزے دو مہینے کے پے درپے توبہ اللہ سے اور ہے اللہ دانا حکیم

یعنے جسکے پاس غلام نہو تو دو مہینے برابر روزے رکھے اور اللہ سے توبہ کرے مسئلہ عورتون کے لیے حیض و نفاس کے دن معاف ہین اگلے روزے دوسرے دنون مین رکہین مسئلہ ایام مرض وسفر اور دوسرے عذر اور عیدین وغیرہ معاف نہین روزے نئے سر سے رکھنا پڑینگے توبہ سے یہ فائدہ ہے کہ اگر کچہ قصور یا ترک احتیاط وغیرہ ہوا ہو تو معاف ہوجاے مظہری مقیس بن صابہ اور اوسکا بہائی ہشام مسلمان ہوا پہر ہشام کو کسینے مار ڈالا مقیس نے حضور مین شکایت کی آپ نے ایک مرد فہری بنی النجار مین بہیجا جہان ہشام مارے گئے تھے اور حکم دیا کہ اگر تمکو قاتل ہشام کا نشان معلوم ہے تو مقیس کے حوالے کرو وہ قصاص لے ورنہ دیت ادا کرو بنی نجار نے کہا ہم مطیع ہین مگر قاتل کو نہین جانتے خون بہا حاضر ہے مقیس اور مرد فہری دونو مال دیت لیکر واپس چلے راہ مین شیطان نے مقیس کو بہکایا اور دل مین خیال گزرا کہ اس فہری کو مار ڈالون گویا بہائی کا عوض لے لیا اور یہ مال مفت ہاتھ آیا مقیس نے اسی قیاس سے فہری کو قتل کر ڈالا اور

مکے چلا گیا یہ آیت اوتری۔ جب حضور اقدس نے مکہ فتح کیا تو منجملہ اون لوگون کے جنکو امن نہ تہی ایک
مقیس بہی تہا اور مسلمانون کی تلوارون سے اسطرح قتل کیا گیا کہ کعبے کے پردے پکڑے تہا

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ
اور جو مار ڈالے کسی مومن کو عمداً تو سزا اوسکی دوزخ ہی ہمیشہ رہے اوسمین اور غضبناک ہوا اللہ اوسپر اور لعنت کی اوسپر

وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا
اور مہیا کیا واسطے اوسکے عذاب بڑا

جسنے کسی مسلمان کو عمداً مارڈالا اوسکی سزا یہ ہی کہ رحمت سے دور غضب الٰہی مین گرفتار عذاب سخت اوسکے لیے تیار دوزخ مین مدتون رہی خالد ہمیشہ یہان مدت دراز مراد ہی دوام نہین احمد سے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کلمہ ابدا نہین فرمایا۔ اہل سنت کا یہ مذہب نہین کہ مرتکب کبیرہ ابدالآباد دوزخ مین رہے اسلیے کہ ثواب تصدیق و ایمان کی جزا نہین ہی مگر جنت اگرچہ بعد سزا ہو لعنت رحمت سے دور کرنا جب کفار کی طرف ہو تو مطلقاً رحمت سے دوری مراد ہوگی اور مسلمان کی نسبت رحمت خاص سے دوری ہوتی ہی

ف قرآن مین قتل کی دو صورتین مذکور ہوئین ۱ عمد ۲ خطا مگر فقہا نے عمد کے دو درجے کیے **اول** وہ قتل جسمین قتل کرنے والے نے ایسے کسی ہتیار سے مارا ہو جو غالباً قتل مین مستعمل ہوتے ہین جیسے تلوار بندوق۔ لٹہ۔ خنجر۔ تیر۔ برچہا وغیرہ اسے قتل عمد کہتے ہین دوم اگر ایسے آلات ہون جو غالباً قتل مین مستعمل نہین گو اوس سے آدمی مرسکے۔ جیسے پتلی لاٹھی۔ کوڑا۔ گھونسا ڈہیلا وغیرہ یہ **شبہہ عمد** ہی اور دونون کے حکم متفاوت ہین پہلے مین خون کا عوض خون دوسرے مین خون بہا اور کفارہ اسکی وجہ یہ ہی کہ دنیاوی سزا کا مدار ظاہر اور دلیل پر ہی اسلیے کہ حاکم غیب کی بات نہین جانتا پس جبکہ قتل بہی جان بوجہ کر ہوا اور ہتیار بہی قتل ہی کے تہے یقین ہوگیا کہ یہ قتل عمد ہی اوسکا حکم دیدیا۔ اور جب ہتیار قتل کے نہ تہے تو ہوسکتا ہی کہ قتل منظور نہو تعلیم یا زجر یا اذیت ہو اس شبہہ سے سزا مین تخفیف کردی گئی۔ اور عالم آخرت کا معاملہ ارادے اور نیت پر ہی اور اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطن سب جانتا ہی وہان اس دلیل ظاہر کی ضرورت نہین جب عمداً بارادہ قتل مارا عمد ہوا اگرچہ ڈہیلا اور کوڑا ہی ہو اور مستحق عذاب شدید ہوگیا اور اگر قتل کا قصد نہ تہا تو خطا ہے اگرچہ تلوار اور بندوق ہی کیون نہ ہو مثلاً بندوق خالی سمجہکر داغدے یا صرف دہمکانا منظور تہا اور چل گئی پس فقہا کے نزدیک ضرب مین عمد معتبر ہے اور عند اللہ نیت پر نظر ہے

مسئلہ قاتل کے حق مین احادیث و آیات سے ثابت ہوتا ہی کہ اوسکی توبہ مقبول نہوگی حالانکہ دوسری آیتون اور حدیثون سے ظاہر ہی کہ ہر گناہ سے توبہ مقبول ہوتی ہی اور جواب یہ ہی کہ

گناہ کی دو قسمین ہین ۱ حق اللہ جیسے شراب چوری۔ زنا وغیرہ اللہ تعالی غنی و رحیم ہے توبہ کی اور عفو فرمایا ۲ حق العبد اور اسمین دو جانب ہین ایک یہ کہ بندے کو تکلیف دی دوسرے یہ کہ اللہ کی نافرمانبرداری کی پس توبہ کرنے سے اللہ کا گناہ معاف ہو جائیگا حق العبد کو وہ عادل بندہ نواز خود نہین معاف فرماتا پس اس توبہ کرنے والے کو کچھ تخفیف ہو گی بالکل پاکدامنی نہین اور جبکہ قتل حق العباد مین سب سے بڑا ہوا گناہ تھا لہذا وارد ہوا کہ توبہ قبول نہو گی اور عجب نہین کہ اس غضب مین کہ مظلوم راضی نہین ہوتا اللہ تعالے اپنے گناہ سے درگزر نفرمائے بہرکیف توبہ قبول ہونے سے مراد حق اللہ ہے اور نہ قبول ہونے سے مراد حق العبد **قتل ناحق کی وعید**

مسلم مقداد نے عرض کی یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اگر مین کسی کافر سے لڑون اور وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے پھر مجھسے ڈر کر ایک درخت کے پیچھے جا چھپے اور کہے مین مسلمان ہوا اور ایک روایت مین ہی کہ مین اوسے مارنے جھکون کہ وہ لاالہ الا اللہ کہے تو کیا اوسے مار ڈالون فرمایا نہ مار کہا یارسول اللہ اوسنے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا فرمایا نہ مار اور اگر ماریگا تو تو اوسکی جگہہ ہو جائیگا (یعنے بحالت کفر) اور وہ تیری جگہہ ہو گا یعنی شہید **بخاری** قیامت مین سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہو گا **نسائی** فرمایا (عبادات مین) سب سے پہلے نماز اور (معاملات مین) سب سے پہلے خونکا حساب ہو گا **ابن ماجہ** فرمایا اللہ کے نزدیک تمام دنیا کا مٹ جانا ایک ناحق خون مومن سے آسان ہی **ترغیب** ابن عمر سے روایت ہی کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کا طواف کرتے اور فرماتے تو کیا اچھا ہی اور تیری خوشبو اچھی ہی تو بہت بڑا ہی اور تیری حرمت بڑی ہی وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَحُرْمَۃُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ حُرْمَتِکَ مَالِہٖ وَدَمِہٖ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قبضے مین محمد کی جان ہی کہ حرمت مال و حرمت نفس مومن کے اللہ کے حضور مین اے کعبہ معظم تیرے حرمت سے کہین زیادہ ہے

ترغیب جب مدینے مین کوئی مارا جاتا اور اوسکا قاتل معلوم نہوتا تو حضور اقدس منبر پر تشریف لیجاتے اور فرماتے اے آدمیو مین تم مین موجود ہون اور خون ناحق ہو رہے ہین اور قاتل کا پتا نہین اور اگر تمام آسمان والے اور زمین والے ایک آدمی کے قتل پر مجتمع ہو جائین البتہ اللہ اون سب کو گرفتار عذاب فرمائے مگر اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہی۔ فرمایا جس نے قتل مومن پر اعانت کی قیامت میں اسطرح آئیگا کہ اوسکی پیشانی پر لکھا ہو گا اٰیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اللہ کی رحمت سے ناامید ہوا **ترمذی** کسی نے ابن عباس سے پوچھا آیا قاتل کے لیے توبہ ہے تو آپنے تعجب کرکے فرمایا کیا کہا اوسنے پھر وہی عرض کی پھر فرمایا ہین کیا کہا اور فرمایا مین نے

ہاتھ کاٹنے والا مجرم ہے اور مومن سے بھی بہتر ہے

تمہارے پیغمبر سے سنا ہی قیامت مین مقتول اسطرح آئیگا کہ اوسکا سر اوسکے ہاتھہ مین لٹکا ہوگا اور دوسرے ہاتھہ سے قاتل کو پکڑے ہوگا اوسکی آنتین اور رگین خون کے فوارے بہا رہین ہونگے یہانتک کہ عرش رحمن کے حضور مین آئیگا اور حضرت رب العالمین سے فریاد کریگا اے ربا سنے مجھے قتل کیا ہی ارشاد ہوگا اے قاتل توخراب ہوگیا لیجاؤ اسے دوزخ مین۔ اور ابن مسعود سے مروی ہی کہ مقتول کہیگا اے رب اس سے پوچھہ مجھے کیون قتل کیا حضرت رب العالمین احکم الحاکمین فرماے گا بتاؤ کیون اسے مارا کہیگا اسلیے کہ مین غالب ہو جاؤن کہا جائیگا غلبہ تو اللہ ہی کے واسطے ہی۔ ابوسعید خدری سے مروی ہی کہ قیامت کے دن دوزخ سے آگ کی گردن نکلے گی اور کہے گی آج مین تین مجرمون کے لیے ہون ۱ ظالم سرکش ۲ مشرک مخلوق پرست ۳ قاتل ناحق۔ پھر انکو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدی گی بخاری جسنے کسی ذمی اور صلح والے کافر کو مارا وہ جنت کی بو نسونگھیگا اگرچہ جنت کی بو چالیس برس کے دور ستے پائی جاتی ہی مسلم جسنے ہمارے اوپر ہتیار اوٹھائے وہ ہم سے نہیا تنبیہ افسوس اوس بدنصیب قوم پر جنکی تلوارین انبیا کے متبرک خونون مین رنگین ہوئین۔ افسوس اوس قوم شقی پر جنہون نے اصحاب رسول اللہ کو رسول اللہ کے آستانۂ رحمت کے سامنے شہید کیا ہزار افسوس اوس خبیث قوم پر جنکے ٹوٹے ہوے ہاتھہ اور نامبارک تلوارین رسول اللہ کے لخت جگر نور نظر حضرت حسین مظلوم اور اون کے عیال و خدام کی خونریزی مین اوٹھین وہ قیامت مین کیا موںہہ دکھائینگے کسطرح رسول مقبول اور رب ذوالجلال کے سامنے آئین گے ع

فریاد زان زمان کہ جوانان اہل بیت	خونین کفن بعرصۂ محشر قدم زنند

معالم کہا ابن عباس نے آیت مرداس کے حق مین اوتری یہ مسلمان ہو گئے تھے اور فدک کے رہنے والے تھے حضور کا سریہ اودہر روانہ ہوا جسکے امیر غالب بن فضالہ تھے قوم بھاگے اور مرداس ٹھیرے رہے اسلیے کہ یہ مسلمان تھے جب سوار آتے دیکھے اس خیال سے کہ مبادا کسی اور کا لشکر ہو اپنی بکریان پہاڑ پر چڑھا لیگئے جب سوار قریب آئے اور نعرہاے تکبیر بلند ہوئی مرداس کلمہ گویان آگے بڑھے اور آتے ہی کہا السلام علیکم اسامہ بن زید نے یہ خیال کر کے کہ یہ سلام و اظہار اسلام ہمارے تلوارون کے خوف سے ہی اس قوم مین مومن کہان اونہین شہید کر ڈالا جب حضور مین یہ قصہ پر غصہ پیش ہوا آپ بہت ملول اور غضبناک ہوے اور بار بار فرماتے تھے تمنے اوسے مار ڈالا اسامہ یہ دیکھکر عرض کرنے لگے حضور میرے لیے استغفار کرین فرمایا و کیف

ماشیہ: ۱۲ جنوری ... کسیطرح ... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ محبوب رسول اللہ مشہور ... ۱۲

بلا الٰہ الا اللہ یعنے کیونکر مغفرت طلب کرون یا کیونکر قتل جائز ہو جائیگا کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے ہوتے ہوئے - اسامہ کہتے ہین حضور بار بار اسے فرماتے تھے یہانتک کہ مین نے دلمین کہا کاشکے آج سے مسلمان ہوا ہوتا تاکہ یہ گناہ بحالت کفر عفو ہو جاتا آخر کو حضور نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو پھر یہ آیت اوتری مظہری اسامہ نے کہا یا رسول اللہ ہمارے تلوار ونکی خوف سے ایسا ظاہر کیا مومن نہ تھا ارشاد ہوا افلا شققت قلبہ کیون نہ چیر کر دیکھ لیا تو نے اوسکا دل - ایک روایت مین آیا ہی کہ یہ قاتل مقداد تھے

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى
اے ایمان والو جب چلو تم راہ مین اللہ کے تو چاہیے کہ تحقیق کر لو اور نہ کہو واسطے اوسکے کہ ڈالے

إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ
طرف تمہارے سلام نہین ہی تو مومن ڈھونڈھتے ہو اسباب زندگی دنیاوی کا پس پاس اللہ کے غنیمتین بہت ہین

اے ایمان والو جب جہاد کے لیے نکلو تو خوب سمجھ بوجھ لیا کرو اور جو شخص تمپر سلام جو علامت اسلام ہی کرے اوسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین دنیا کا مال جو تمکو مطلوب ہی وہ اللہ کے پاس بہت ہی ف اسمین متعدد مسائل ہین ۱۔ یہ کہ ہر امر مین تحقیق اور خبرداری کرتے رہو ۲۔ زبانی ایمان مقبول ہی اگر بحالت خوف واکراہ کیون نہو ۳۔ اسمین استدلال ہی کہ مسائل مخفیہ مین اجتہاد کرو جیسا کہ فرمایا (فتبینوا) ۴۔ یہ کہ اللہ کے کامون مین دنیاوی غرضین پیش نظر نہ رکھو ۵۔ یہ کہ قاتل مرد اس معذب نہ ہوا ورنہ کوئی کلمۂ عتاب ضرور نازل ہوتا معلوم ہوا کہ نیت اونکی بخیر تھی لہذا تعلیما فرمایا ۶۔ سبیل اللہ کی قید احترازی نہین یہ حکم ہر جگہ ہے مقیم ہو یا مسافر مجاہد ہو یا تاجر ۷۔ یہ ارشاد کہ دنیا کا مال طلب کرتے ہو بحسب ظاہر تعجبا فرمایا کہ کیا تم دنیا طلب ہو جو اسقدر عجلت کرلی ہو ربط بعد نصیحت اداے شکر کے طرف متوجہ کیا اور اس عتاب آمیز خطاب کے بعد تسکین فرماتے

كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا
ایسی ہی تھی تم پہلے پس احسان کیا اللہ نے تمپر پس تحقیق کر لیا کرو بیشک اللہ ہی ساتھ اوسکے کہ کرتے ہو تم خبردار

یعنے اپنی حالت دیکھو تم بھی کسی زمانے مین کمزور یا جاہل یا کافر تھے اللہ نے تمپر احسان کیا اپنے پیغمبر کے فیض صحبت سے تمام خوبیان عطا فرمائین اب تم دوسرون کی نسبت بدگمان نہو جایا کرو جس اللہ نے تمکو گمراہی کے گڑھے سے نکالا اوج ایمان پر کرسی نشین کیا وہ دوسرونپر بھی رحمت وفضل کرسکتا ہی اور اسے ڈرنے والو تم ہمارے اس عتاب آمیز نصیحت سے گھبرانہ جانا اسکو معلوم ہی

جو تم کرتے ہو اس قتل وغارت مین تمہارے نیک نیتی اور بد نیتی کی خبر ہے پس تحقیق کو ترک نہ کرنا
جس سے معلوم ہو کہ کفر وفسق کے حکم لگانے مین بہت کچھ تحقیق وتفتیش چاہیے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي
نہین برابر ہونگے بیٹھنے والے ایمان والون سے بجز صاحب عذر اور جہاد کرنے والے

سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
راہ مین اللہ کے اپنے مالون اور جانون سے بزرگی دی اللہ نے مجاہدین کو مالون سے اپنے اور جانون سے اپنے

عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى
بیٹھنے والون پر مرتبے مین اور سبکو وعدہ دیا اللہ نے اچھا اور بڑا ہے اللہ نے مجاہدین کو

الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝
بیٹھنے والون پر ثواب بڑے مرتبے ہین اللہ کی طرف اور بخشش اور رحمت اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

اولی الضرر بدحال (قاموس) یہان وہ لوگ مراد ہین جو معذور ہون (خلقی طور پر) جیسے اندھے
اپاہج (یا عارضی) جیسے بیمار (یا طبعی) جیسے بڑھے وعدۂ حسنہ جنت ومغفرت درجات
جمع درجہ ۔ بہت مرتبے یا ثواب ابن کثیر جب آیت اتری ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ مین
نابینا کیونکر جہاد کرون نازل ہوا غیر اولی الضرر یعنی عذر والے پر الزام نہین حاصل گھر بیٹھنے والے
جو معذور نہون وہ اللہ کی راہ مین مال اور جان سے جہاد کرنے والون کے برابر نہین اللہ نے
مجاہدین کو قاعدین پر مرتبہ اور فوق دیا ہے اور وعدۂ مغفرت وعطای جنت دونو سے ہے مگر
مجاہدین کو قاعدین پر فضل وفوق دیا (اجر عظیم) مدارج عالی مغفرت ذنوب رحمت وسیعہ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے مظہرے پہلی دفعہ درجہ پھر درجات بصیغہ جمع فرمایا اسلیے کہ بیٹھ رہنے والے
دو قسم کے ہین ایک غیر معذور اونپر بدرجہا فضل ہے دوسرے معذور اونپر ایک ہی قسم کا فضل ہے
اسلیے کہ نیت اور آمادگی دونو مین ہے مگر ایک کسی وجہ سے معذور رہے اور دوسرے باز رہ گئے
لہذا اونکو انپر ایک قسم کا فضل ہے پہلا فضل دنیاوی ہے یعنے غنیمت ۔ ملک فتح ۔ ناموری اور
یہ قلیل وحقیر ہے دوسرا فضل اخروی ہے اور وہ عظیم ودائمی ہے جیسا کہ بخاری نے روایت کی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور نماز پڑھی

اور روزے رمضان کے رکھے اللہ پر حق ہی کہ اوسے جنت مین داخل کرے اللہ کی راہ مین جہاد کیا ہو یا گھر بیٹھا رہا ہو۔ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم یہ بشارت آدمیون کو دیدین فرمایا بیشک جنت مین سو درجے ہین کہ اللہ تعالی نے مجاہد کے لیے تیار کیے ہین ہر درجے مین زمین آسمان کا فاصلہ پھر تم جب اللہ سے سوال کرو تو جنت فردوس مانگا کرو بیشک وہ جنت متوسطہ ہی اور اعلی ہے اور اوسکے اوپر عرش ہی اور اوسی سے جنت کی نہرین نکلتے ہین ف آیت مین جہاد کی ترغیب اور مجاہدین کی فضیلت اور یہ کہ تخلیہ مین عبادت کرنے سے جمعہ و جماعات کی کوشش صرف اپنے ذات کی اصلاح سے عام ہدایت - تلذذ ذوق عبادت سے کاہش و انتشار اطاعت اولی ہی اور یہ مراد کہ ہر لڑنے والا نہ لڑنے والے سے افضل ہو ترجیح بلا مرجح ہی اسلیے کہ عام لفظون کو بلا ضرورت خاص کر لینا صحیح نہین پس (جہاد) عام ہی خدا کے لیے کسی قسم کی سعی و کوشش ہو اور قعود بمعنی خانہ نشینی بھی عام ہی کسی امر شرعی مین سستی ہو۔ کیا وجہ ہے کہ جہاد سے صرف قتال اور قعود سے صرف نہ لڑنا خاص ہو جاے البتہ بحسب شان نزول و اعانت دین و ہمرکابی رسول ایک خاص ضرورت مین جہاد کو اور مجاہدات پر فضل و فوق ہی ہمیشہ نہین اسیلیے آپنے کبھی جہاد کو کبھی نماز کو افضل الاعمال فرمایا - اور ظاہر ہے کہ جہاد نفس و قتال شیطان - فناے وجود نفی غیر - قطع شرکت اثبات توحید چند کفار کی سرکوبی سے کم نہین ہو سکتے - کہان شہید رضای یار کہان قتیل ضرب کفار - کہان طالب دوست کہان جویای اغیار - کہان احراق روح کہان قطع اخلاط ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایمہ مجتہدین و علمای محدثین و صوفیہ کاملین ایک ایک سپاہی سے حقیر و مورد الزام حضرت رب قدیر ہو سکین اللہ تعالی نے ترتیب قرآنی مین انبیا کے بعد اولیا یعنے صدیقین پھر شہید کا ذکر فرمایا - البتہ بوقت ضرورت جہاد سے اعراض نہ اسلام کی شان سے ہی نہ ایسی بزدلی گروہ اہل اللہ مین داخل ہو سکتی ہین - طلب علم سفر حج وعظ و احتساب تصنیف و تدریس - انتظام خلق اللہ تدبیر اتفاق و خیر خواہی عوام بھی جہاد ہی درمنثور جنگ بدر مین بعض ضعیف الایمان مسلمان بھی کفار کے خوف سے اونکے ساتھ ہو گئے مثل قیس بن فاکہ حارث بن زمعہ اور قیس بن ولید اور ابو العاص کے اور مسلمانون کی تلوارون سے مارے گئے اور ابن عباس نے کہا ان لوگون نے حضرت کے ساتھ ہجرت نکی تھی بدر مین کفار کے ساتھ آئی لڑتے نہ تھے فرشتون نے انہین قتل کیا اونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ

بیشک وہ کہ مارتے ہین اونہین فرشتے (اور وہ) ظلم کر رہے ہین اپنی جان پر کہتے ہین فرشتے کس بات مین تھی تم بولے تھے ہم کمزور

فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ
زمین مین کہا (فرشتون نے) کیا نہ تھی زمین اللہ کے کشادہ پس ہجرت کرتے اوسمین یہی لوگ ہین ٹھکانا انکا

جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۙ
دوزخ ہو اور برا بازگشت ہو

جنکو فرشتگان موت نے وفات دی اوس حال مین کہ وہ اپنی جانونپر بوجہ مخالفت رسول یا ترک ہجرت ومعیت کفار کے ظلم کرنے والے تھے اون سے فرشتون نے کہا کس خیال مین اور کس دین مین تم تھے وہ بولے ہم زمین مین کمزور اور عاجز تھے فرشتون نے کہا کیا ملک اللہ کا وسیع نہ تھا جہان تم ہجرت کرجاتے اور کہلکر توحید وتصدیق کرتے۔ یہی لوگ ہین جنکا ٹھکانا دوزخ ہی اور بری بازگشت ہی الملائکہ سے مراد عزرائیل علیہ السلام اور اونکی ساتھی فرشتے ضعیف سے عاجز جیسے بیمار۔ یا لڑکے یا اپاہج۔ اندہے وغیرہ احمدی سے یہ وعید شدید دلالت کرتی ہی کہ ترک ہجرت حرام ہے۔ اس بنا پر یہ حکم منسوخ ہوگا ف حکم ہجرت اسلیے تہا کہ کفار کی مزاحمت اور ایذا رسانی سے بچکر بفراغ خاطر اللہ اللہ کرسکین یا یہ کہ امام المسلمین سید المرسلین کی اعانت کرین جب تک حضور کا لشکر کافی اور کفار کی مزاحمت باقی تھی ہجرت باقی رہے اور جب اسلام غالب ولشکر کثیر ہوگیا حکم بہی ملتوی ہوا جیسا کہ فرمایا لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت واجب نہین ہے یعنی ضرورت نہین ہی پس جب اور جہان وجوہ وجوب ہجرت پائی جائین یہی آیت اور یہی حکم نافذ ہے اور جہان ضرورت نہو یہ حکم اوسے شامل نہین

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا
مگر کمزور مردون اور عورتون اور بچون سے کہ نہین کرسکتے تدبیر اور نہ

یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۙ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا
پاتے ہین راہ پس یہ گروہ ہین امید ہی کہ اللہ معاف کرے اسلئے اور ہی اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا

مگر کمزور مرد اور عورتین اور بچے کہ نہ کوئی تدبیر کرسکتے ہین اور نہ خود راہ پاسکتے ہین ہجرت سے معاف کیئے گئے ہین امید کیجاتی ہی کہ اللہ تعالی اون کی خطا معاف فرمائے اور اللہ تعالے معاف فرمانے والا بخشنے والا ہی ف ہجرت واجب سب پر ہی مگر معذور سے درگزر کیجائیگی بخاری مین روایت ہی کہ آپ عشا کی نماز مین ان کمزور مجبور مسلمانون کی خلاصی کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے

وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ
اور جو گھر چھوڑے راہ مین اللہ کے پائیگا زمین مین جگہ بہت اور کشادگی

ذٰلک ۱۲ الذی ایسے لوگ ... جھاں ... جاکر ... ۱۲ ... ظالم ... استثنا منقطع ... گروہ ... نہین ہین ... ف استطیعون ... صفت مستضعفین ... محل خبر ... ۱۲

یعنی اللہ تعالی اوسکی مجبوری اور تنگی دور کر دیتا ہی جسطرح آنحضرت اور آپ کے اصحاب کو مدد ہوئی حبشی میں حضرت نجاشی نے بدل خدمتگزاری کے مدینے میں انصار جان نثار نے تو جان مال گھر بار سب تصدق کر دیا ف اس آیت میں بشارت ہی اون خدا پرستون کو جو اللہ کے لیے تمام تعلقات قطع کر دیتے ہین مثلاً حاجی۔ طالب علم۔ نمازی۔ صوفیہ صاف باطن وغیرہ انہین دنیا مین وسعت اور آخرت مین مغفرت ہی لطیفہ مراغم جا ہی رغم یعنے مخالفت قوم جہان اپنی قوم کے خلاف جا سکے وسعت کشادگی دو کلمے قریب المعنے خواہ بغرض تاکید و توضیح فرمائی خواہ یہ کہ دنیا مین اپنے مخالفین کے خلاف جا ہی وسیع پا ہی اور آخرت مین جنات فراخ و منازل رفیع۔ یا اپنی تمناؤن کے لیے رحمت الہی کو واسع و فراخ پانے درمنثور ضمرہؓ بن جندب نے جب یہ آیات سنے باوجود مرض و ناتوانی فرمانے لگے اے اللہ نہ میرے لیے کوئی حجت ہی نہ عذر پہر گھر والون سے کہا جسطرح ہو سکے بحضور شفیع المذنبین سید المرسلین مدینے میں لیچلو مکے سے نکلے اور حضور کی طرف منہ کیا تنعیم تک گئی تہی کہ دار نعیم کا سفر پیش آیا روح مشتاق مشرف بلقاے حق ہوے معالم بعض اصحاب سنکر افسوس کرنے لگے کہ اگر حضور تک آجاتے ہجرت کا ثواب پورا پاتے۔ مشرکین ہنسنے لگے کہ نہ اودہر کے ہوے نہ اودہر کے ارشاد ہوا

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ

اور جو نکلے گھر سے اپنے ہجرت کرنے والا طرف اللہ کے اور اوسکے رسول کے پہر پالی اوسنے موت بالتحقیق

جو کوئی اپنے گہر سے اور رسول کی طرف

وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

کہ ثابت ہوا ثواب اوسکا اللہ پر اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

بارادہ ہجرت اللہ چلے اور مرجاے تو

ثواب ہجرت اللہ کے پاس ثابت و محقق ہو گیا۔ اسلیے کہ یہ قصور بندے کی طرف سے نہین ہے ہجرت اصطلاح شرع مین یہ ہی کہ دار الحرب چھوڑ کر دار الاسلام مین قیام کرے تا کہ ادائے فرائض اسلام کا کوئی مزاحم نہو ف تمام سفر جو اللہ و رسول کی خوشنودی کے لئے کیے جائین مثل حج و طلب علم و تصوف و جہاد کے سب اسمین داخل ہین اور موت مین ہر ایسی مجبوری جو انسان کو حقیقۃً عاجز کر دے داخل ہی ظاہر آیت ثواب ہجرت و جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہی مگر مراد اس سے فرق ہے اون کامون مین جو اللہ کے لیے کیے جائین اور وہ ونین جو اپنی ذات کے لیے ہون اسطرح کہ اللہ کے کام مین ناکامی نہین اگر پورا کر سکے تو سبحان اللہ اور مر گئے اور کسی وجہ سے مجبور محض ہو گئے تو اللہ تعالے ویسا ہی ثواب عطا فرمائیگا جسقدر پورا کام کرنے مین عنایت ہوتا

نام میں کچھ ایسا اختلاف نہیں ہے بیس آیت ظاہر ہے نفس میں یا اور نص آیت ہے میں ہے

اسباب بعض اصحاب نے کہا ہم سفر کرتے ہین نماز کسطرح پڑھین ارشاد ہوا

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ
اور جب چلو تم زمین مین نہین تمپر گناہ یہ کہ قصر کرو نماز اگر

خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝
ڈرو تم کہ فتنے مین ڈالینگے تمکو وہ جو کافر ہوے بیشک کافر ہین واسطے تمہارے دشمن کھلے ہوے

جب تم سفر کرو تو کچھ مضائقہ نہین کہ نماز مین قصر کرو یعنے چار رکعت والے فرض دو پڑھو اگر ڈرو تم کہ تمکو کافر فتنے اور مصیبت مین ڈالینگے بیشک کافر تمہارے کھلے ہوے دشمن ہین اسمین بحثین ہین **اول** سفر۔ اور قصر دونو مجمل ہین مطلق نہین پس سفر حنفیہ کے نزدیک تین منزل سے کم نہین جو متوسط رفتار سے قطع ہو مگر دوسرے اماموں کا اختلاف ہی۔ اور قصر یہ ہے کہ چار رکعت والے فرض کو دو رکعت سے پڑھے نہ یہ کہ قرات اور رکوع و سجود مین مقدار واجب سے تخفیف کرے یا ہر نماز مین کمی کرے دو رکعت کے ہو یا تین **دوم** قصر واجب ہی یا مستحب۔ بعض کا قول ہی کہ قصر کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو مختار ہے اور سند اسکی حضرت عثمان اور حضرت عایشہ سے بیان کیجاتی ہی مگر حنفیہ ان دونو وجوہ کی تاویل معقول کے بعد اپنے دوسرے دلائل مقبول سے دعوے کرتے ہین کہ تارک قصر عاصی ہے اسلیے کہ حضرت عایشہ نے کہا نماز اصل مین دو ہی رکعت تھی حضر مین بڑہائے گئے اور سفر مین بحال رہے اور حضرت عمر سے منقول ہی کہ قصر اللہ کا صدقہ ہی اسے رد کرنا نافرمانبرداری ہی اور کلمہ (لاجناح) اسلیے فرمایا کہ نماز کم کرنے مین بظاہر گناہ نظر آتا تھا جیسا کہ طواف وسعی کے باب مین گزر گیا **سوم** سفر مطلق ہی یعنے کوئی سفر ہو نیک یا بد۔ قصر جائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک سفر معصیت جیسے بقصد زنا یا سرقہ یا بغاوت موجب تخفیف نہین ہمارے نزدیک حکم کے مرتب ہونی سے اور گناہ سے واسطہ نہین غصبی زمین پر نماز جائز مگر غاصب عاصی ہوگا ایسی ہی جہان پانی نہو اور کوئی شخص زنا کرے تو تیمم جائز اور خاک مطہر سمجھی جایگی زنا کا گناہ اوسکے تیمم کو باطل نہین کرسکتا **چہارم** خوف شرط ہی یا نہ اعلا متفق ہین کہ خوف شرط نہین یہ قید بحسب واقعہ وحالت موجودہ ہے اسلیے کہ غالبًا سفر محل خوف ہی خصوصًا حضور کے زمانے کا سفر جب مسلمان ایسے تھے جیسے (۳۲) دانتون مین ایک زبان۔ ف سبب حکم دو قسم کے ہوتے ہین ا علت حکم جب تک وہ رہین حکم رہے جیسے حرمت شراب جسکی علت نشہ ہی اگر نشہ [illegible] شراب [illegible] ہے [illegible] نشا [illegible] ابتدا مین اوسکے لحاظ و رعایت سے حکم دیا گیا اور [illegible]

ضرورت نرہے جیسے طواف بیت اللہ میں اکڑ کر چلنا اسلیے تھا کہ کفار ہنستے تھے کہ مسلمان کمزور ہیں اونہیں عظمت وہیبت دکھائی گئی پھر کافر نرہے مگر حکم باقی رہا ایسے ہی سفر میں قصر کی علت خوف ہوگی مگر اب حکم باقی ہے خوف ہو یا نہ ہو ؀ مدت قیام حنفیہ کے نزدیک پندرہ دن ہیں یعنی جہاں کہیں پندرہ دن رہنے کی نیت کر لی گئی آدمی مقیم ہو گیا اور بے نیت اگرچہ برسوں رہے مسافر ہی بعضوں کے نزدیک مدت پندرہ دن سے کم ہی۔ چونکہ یہ تمام اختلاف احادیث سے متعلق ہیں تفسیر میں انکی ضرورت نہ سمجھی گئی **احکام** ؀ جب آدمی تین منزل کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکلجاے افطار صوم جائز اور قصر نماز واجب ہوگیا ؀ جب تک کسی مقام پر پندرہ دن رہنے کی نیت نکرے گو برسوں رہے مگر مسافر ہے ؀ اپنے وطن میں جب قدم رکھیگا بدون نیت مقیم ہو جائیگا ؀ قضا نماز میں تبدیل نہیں ہو یعنے سفر کی قضا قیام میں قصر سے پڑھے اور قیام کی قضا سفر میں پوری پڑھی ؀ مقیم اور مسافر دونوں امام ہو سکتے ہیں مگر مقتدی اولی ہے ؀ امام مسافر ہو تو سلام پھیر مقتدی اپنی نمازیں پوری کر لیں اور امام مقیم ہو تو مسافر اسکے ساتھ پوری نماز پڑھیں ؀ سفر میں نفل و سنت اور وتر کسی میں قصر نہیں ہو ؀ ریل و ردودی جہاز کی تیز رفتاری مانع سفر نہیں اور انپر نماز بھی جائز ہے ؀ جہاز رواں پر رو بقبلہ نماز پڑھے اور جہاز پھرے تو نمازی بھی پھر جاے اور چلتی ہوئی ریل پر بھی ہمارے مولانا ابو الحسنات رحمۃ اللہ علیہ نے فتوی دیا ہی کہ نماز پڑھے بشرطیکہ قیام یا جانب قبلہ وغیرہ میں فتور نہو۔ **ابن کثیر** ؀ عام حدیبیہ میں جب اصحاب رسول اللہ مقام عسفان پر پہونچے نماز ظہر پڑھنے لگے قریش کی طرف سے خالد بن ولید امیر فوج سامنے پرے باندھے کھڑے تھے مسلمانوں کی مصروفی دیکھکر بعضوں نے کہا اگر ایسے وقت ہم جا پڑتے تو انہیں پا لیتے پھر بولے ابھی انکے لیے دوسرا وقت آتا ہی جسے یہ اہل وعیال سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں وہ اچھا موقع ہے حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو یوں تعلیم فرمایا

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ
اور جب ہو تو اونہیں (جب آپ وہیں موجود ہوں) پس قائم کرے تو ساتھ انکے نماز تو کھڑا ہو ایک گروہ اونسے (ٹکڑا فوج کا آپ کے ساتھ) ساتھ تمھارے اور

لْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ
لے لیں ہتیار اپنے پس جب سجدہ کریں ہو جائیں پیچھے تمھارے اور آئے گروہ

أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ
دوسرا جسنے نماز نہ پڑہی تہی (پھر پڑھیں ساتھ تیرے) تو اونہیں نماز پڑھا میں ایک نماز پڑھے اور اپنے ہتیار

؀ یہ امر استحبابی ہی اسلیے کہ سلاح شرط نماز نہیں ۱۲

ساتھ رکھے (اور دوسرا ٹکڑا فوج کا دشمن کے سامنے رہے) پھر جب سجدہ یعنے رکعت مع
سجدہ تمام کرلین تمسے الگ ہوجائین (یعنے دشمن کے مقابل جم جائین) اور جس فوج نے نماز
نہ پڑھی تھی وہ آئی اور ایک رکعت مع تشہد آپکے ساتھ پڑھی (اور امام سلام پھیرے مگر یہ لوگ
سلام نہ پھیرین اور سیدھے دشمن کے سامنے چلے جائین پھر پہلا گروہ آئے اور ایک رکعت
بدون قرأت پڑھے اور سلام پھیر کر دشمن کے سامنے چلا جائے اور وہ لوگ جنہون نے دوسری
رکعت امام کے ساتھ پڑھی تھی آئین اور ایک رکعت مع قرأت پڑھین اور سلام پھیرین **مسئلہ**
اگر امام مقیم ہو تو اول کے ساتھ دو رکعت اور دوسرون کے ساتھ دو رکعت پڑھے **مسئلہ** اگر مغرب
کی نماز ہو تو پہلے والے دو رکعت اور پچھلے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھین ابو یوسف اور حسن
اور ابراہیم بن اسمعیل بن علیہ نے ظاہر آیت سے تمسک کرکے کہا کہ نماز خوف حضرت ہی کے
دم تک تھی جیسا کہ وارد ہوا (اذا کنت) **مظہرے** جمہور کا قول ہے کہ نماز خوف اب بھی
باقی ہے اور خطاب خاص ارادہ معنے عام کو مانع نہین اور امراے مسلمین بھی تابع حضرت
سلطان المرسلین ہین اور یہ شرط بھی مثل خوف کے معتبر نہین **احکام** جب دشمن کے حملون کا
خوف ہو تو اسطرح پڑھے اور اگر خوف زیادہ ہو تو علیحدہ علیحدہ پڑھے سوار یا پیادہ اور رکوع وسجود
اشارے سے کافی ہے اور جانب قبلہ بھی شرط نہین اور لڑائی ہو رہی ہو تو نماز موقوف رکھین
ف آیت قواعد حرب اور خداپرستی کے لیے اعلی درجہ کی تعلیم ہے ۱ نماز کی یہ تاکید کہ مرتے دم تک
سربسجود رہو دم شمشیر بھی اللہ ہی کا دم بھرو ۲ جماعت کا وہ اہتمام کہ کسی حال مین معاف نہین
گو نماز علیحدہ علیحدہ ہوسکتی تھی مگر منظور نہوا اسی لیے فرمایا علماء نے کہ نماز بے جماعت ادا سے
قاصر ہے جو لوگ مسجد چھوڑے جماعت سے منہ چھپائے عورتون کی طرح گھر مین نماز پڑھکر آپ کو
جنتی سمجھ لیتے ہین وہ اس تاکید کو دیکھین اور شرمندہ ہون ۳ یہ آمد ورفت کیا ایسی ہے کہ
دشمن دیکھے اور ٹھیرا رہے یہ دلیرانہ آمد ورفت اور صف بندی نہایت چستی و دلیری سے
کارگزاری پھر رکوع وسجود کا عالم اللہ کی یاد مین نہ دشمن کے پروا نہ جان کا غم (ونصرت
بالرعب) کا پورا کرنے والا ہے ڈھیلے۔ کاہل سست ایسے نماز کسطرح نہین پڑھ سکتی ہین

وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ
اور چاہیے کہ لیلین بچاؤ اپنا — اور ہتیار اپنے — دوست رکھتے ہین — وہ جو کافر ہوے — اگر کسی طرح بیخبر ہو تم اپنے
أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً
ہتیارون سے — اور اپنے اسباب سے — تو جھک پڑین — تم پر — جھک پڑنا — ایک ساتھ

تمکو چاہیے کہ اپنے ہتیار اور سامان نماز مین بھی سات رکھو اسلیے کہ کافر چاہتے ہین کہ کہین تمکو بیخبر پائین تو دفعۃً تمپر آگرین۔ لہذا تم بھی ہوشیار رہو ف معلوم ہوا کہ عین عبادات مین بھی اسباب اور انتظام پر نظر رکھنا اولی ہے معالم جب لشکر اسلام بنی انمار پر گیا تمام قوم رعب وہیبت سے بہاگ گئے نمازی مطمئن ہوے ہتیار کہولے آنحضرت دفع ضرورت کے لیے صحرا کی طرف گئے اور ہتیار کہولڈالے ابر چہایا تہا آپ ایک درخت کے تلے اپنے جان نثارونسے علیحدہ رونق افروز ہوے حویرث جو اوس قوم کا ایک زور آور آدمی تہا یہ امر دیکھکر کہنے لگا کہ مین آپ کو مار نہ ڈالون تو مجھے اللہ تعالی ہلاک کرے آپ آرام فرماتے تھے جبہی وہ دشمن سر پر آگیا آپ بیدار ہوے بولا اے محمد تمکو مجھسے کون بچائیگا آپ نے کہا اے اللہ تو میرا محافظ ہے اوسنے تلوار اوٹہائی تہی کہ منہ کے بہل گر پڑا آپ نے اوٹہکر تلوار اوٹہالی اور فرمایا اب تجھے مجھسے کون بچائیگا گہبراکر بولا کوئی نہین ارشاد ہوا کلمہ پڑہ اور اپنی تلوار لے اوسنے کہا کلمہ نہ پڑہونگا مگر وعدہ کرتا ہون کہ نہ آپ سے لڑونگا نہ آپ کے دشمن کی مدد کرونگا آپ نے اوسکی جان بخشی فرمائی اور تعلیم کے لیے یہ آیۂ مبارک آئی

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَنْ
اور نہین گناہ تمپر اگر ہو تمکو تکلیف پانی سے یا ہو تم بیمار یہ کہ

تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا
کہولڈالو ہتیار اپنے اور لے لو بچاؤ اپنا بیشک اللہ نے تیار کیا ہے واسطے کافرونکے عذاب ذلت والا

تمپر الزام نہین جب ہو تکلیف منہ سے یا ہو تم بیمار اگر کہولڈالو ہتیار اپنے اور بچاؤ لیلو بیشک اللہ نے کافرون کے لیے عذاب ذلیل کنندہ مہیا کیا ہی یعنے ہتیار کہولڈالو مگر حفاظت کرلو اسطرح کہ قلعی مین ہو یا اپنے لشکر مین کہا بخاری نے کہ عبد الرحمن بن عوف زخمی تہے اونکے لیے تخفیف نازل ہوئی

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا
پہر جب ادا کرو تم نماز پس یاد کرو اللہ کو کہڑے اور بیٹھے اور لیٹے پہلو پر پس جب

اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا
مطمئن ہوجاؤ تم تو قائم کرو نماز بیشک نماز ہے مومنین پر لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی

جب تم نماز پڑہ چکو تو اللہ کو یاد کرتے رہو ہر حال مین کہڑے بیٹھے لیٹے اور جب تمکو اطمینان حاصل ہو تو نماز قائم کرو بیشک نماز ایمان والونپر فرض ہے وقت مقرر کیا گیا معالم جب

نماز خوف پڑھنے کے بعد بھی اللہ کو یاد کرتے رہو اور جب خوف جاتا رہے اور دل مطمئن ہو تو چار رکعتیں باطمینان ادا کرو اسلیے کہ وہ تخفیف خوف یا سفر کے رعایت سے تھی نہ دائمی **بیضاوی** (اذا قضیتم) سے مراد عزم نماز اور (ذکر) سے کنایہ نماز ہے یعنے بحالت خوف نماز پڑھنے لگو تو جسطرح پڑھسکو پڑھ لو اور جب اطمینان ہو جاے باقاعدہ نماز ادا کرو اسلیے کہ نماز کے وقت مقرر ہیں تقدیم و تاخیر جائز نہیں اسقدر رہے کہ بلا لحاظ شروط و ارکان پڑھو یا بے عاتے مگر پڑھ لو **ف** اگر خوف سے حالت مقابلہ و صف بندی مراد ہو تو یہ تقریر نہایت عمدہ ہے اور اگر خوف سے مراد جنگ و جدال ہو تو حنفیہ کا اسمین اختلاف ہو جسطرح نماز کے وقت مقرر ہیں ایسی ہی اسکے ارکان مخصوص ہیں نہ وقت ٹل سکتا ہو نہ ارکان بدل سکتے ہیں اور حالت عذر میں جو عفو ہے اوسکے علاوہ بھی لڑائی میں چلنا مارنا روکنا بہت ایسے امر ہیں جو نماز کو مانع ہیں **احمدی** آیت نماز فرض سے متعلق ہو یعنی جب بیماری میں نماز کا قصد کرو جسطرح پڑھ سکو پڑھ لو اور جب اچھی ہو جاؤ تو پورے ارکان ادا کرو یا یہ کہ بحالت جہاد جسطرح پڑھ سکو صحیح ہو تو کھڑے اور بیٹھے اور زخمی ہو تو لیٹے لیٹے اور صحیح و مطمئن ہو تو بعد کی پڑھ ہو۔ **الحاصل** ا۔ آیت میں کمال تاکید نماز کے ہو کہ کسی وقت معاف نہیں ۲۔ یہ کہ اللہ کا ذکر ہر حال میں کیا کرو کوئی حالت نہ مخصوص ہے نہ ممنوع البتہ نماز ایک امر مہتم بالشان ہو اسی بے پروائی سے نہ پڑھو بکمال اطمینان ادا کرو اور جب نماز کے لیے اوقات خاص معین ہیں تو باطمینان و احتیاط ادا کرنا ممکن ہو اور جبکہ ذکر ہر حال میں مقصود ہو تمکو وسعت دیگئی ۳۔ نماز افضل ہو مطلق ذکر سے اسی لیے نماز کے لیے اہتمام اور تعظیم و آداب معین فرمائے ۴۔ آیت دلالت کرتی ہے کہ جمع دو نمازوں میں جائز نہیں اسلیے کہ موقوت لفظ خاص ہے محتاج بیان نہیں یعنے ہر نماز کے لیے ایک خاص وقت ہو اور جمع چاہتی ہو شرکت کو پس خواہ احادیث جمع میں تاویل کیجائے کہ مثلاً ظہر آخر وقت میں اور عصر اول وقت میں پڑھے گئے جو بصورت جمع اور حقیقت میں اپنے اپنے وقتوں میں تھے خواہ قرآن میں تاویل کیجاے مگر موقت کے لیے مرتب لینا یعنے ظہر اول بعد اوسکے عصر سراسر زبردستی ہو اس بنا پر جائز ہو جاے گا کہ اور نمازیں بھی یونہیں پڑھ لیجائیں۔ البتہ حج میں چار نمازیں جمع کرنا ایک امر خاص ہے۔

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ

اور نہ سست ہو　طلب　قوم میں　اگر ہو تم　دردناک　پس بیشک وہ بھی دردناک ہیں جیسے کہ تم دردناک ہو

وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

اور امید وار ہو تم اللہ سے اوس چیز کے کہ نہیں امیدوار وہ اور ہے اللہ دانا اور حکیم

مناسبت بعد جنگ احد حسب منشاء اسلام کو حکم ہوا کہ کفار قریش کا تعاقب کرو اور عظمت اسلام و قوت ایمان دکھاؤ و انصار جان نثار و مہاجر جان و مال سے حاضر زخموں میں چور تھکے ماندے قتل خویش و احباب سے کمر شکستہ بھوکوں و بخور اللہ و رسول کے پکار سنتے ہی لبیک لبیک کہتے ہوئے گرتے پڑتے رکاب سعادت کے ہمراہ ہوئے اور تین منزل تک برابر پیچھا کیا اسے غزوۂ حمراء الاسد کہتے ہیں انہیں بہادروں کی تعریف اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ آہ کی تفسیر صفحہ (۳۲۲) میں گزر گئی بیان بندہ میں تسکین ارشاد ہوا کہ اے اللہ کے پہلوانو قوم کفار کے پیچھا کرنے میں سست و بیدل نہ ہو اگر چہ تم زخموں میں چور ہو تو وہ بھی تو تمہاری تلواروں اور نیزوں میں زخمی و خستہ ہیں مگر تمکو اللہ تعالے سے وہ امید ہی جو انکو نہیں تم مستحق بہشت سزاوار انعام منظور نظر خاص اللہ کے دوست رسول کے اصحاب۔ اونہیں یہ دولت کہاں نصیب دنیا میں تمہاری تلواریں اون کے سر پر اور مرے تو آتش دوزخ اور اللہ کا عذاب۔ اللہ تمہاری مجبوری تمہارے دلکے درد تمہارے ارادے جانتا ہو اور جو حکم دیتا ہو اوسمیں حکمتیں ہوتی ہیں **اطلاع** انا انزلنا سے علیک عظیما تک تمام آیتیں ایک قصہ اور پیچیدہ مسائل سے متعلق ہیں لہذا آخر میں تفصیل و توضیح کی گئی

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ

یعنے اوتاری تجہپر کتاب ساتھ حق کے تاکہ حکم کرے تو آدمیوں میں موافق اوس علم کے کہ سکہایا تجھ اللہ نے اور نہ ہو تو

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

خیانت کرنیوالوں کی طرف سے مدعی اور استغفار کر اللہ سے بیشک اللہ ہے غفور رحیم

یعنے یہ سچی کتاب اسلیے نازل فرمائی کہ آپ بحسب تعلیم الٰہی آدمیوں کا فیصلہ کیا کریں اور مجرمین خائن کے طرف سے مدعی نہ بنجائیں اور اللہ سے طلب مغفرت کریں اللہ غفور رحیم ہی **خائن** سے مراد مجرم کسی قسم کا گناہ کرے اسلیے کہ اللہ کا چور ہو گیا۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا

اور نہ جہگڑ اونکی طرف سے جو خیانت کرتے ہیں جانوں پر اپنی بیشک اللہ نہیں دوست رکھتا اوسکو جو خیانت کرنیوالا

أَثِيْمًا ۝ يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُوْنَ

گناہگار چھپتے ہیں آدمیوں سے اور نہیں چھپ سکتے اللہ سے اور وہ ساتھ اونکے ہے جب صلاح کرتے

ع ۱۵ ۱۲

منزل ۱۵ رکوع ۱۵ بعض علماء کے نزدیک

خیانت گناہ ہے اسلیے

وَمَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝

اوس بات کی کہ نہیں راضی ہی بات سے اور ہے اللہ ساتہ اوسکے کرتے ہین گہیرے ہوے

نفس سے مراد کہ ناحق اپنی جانی

جانکو بلا مین ڈالنا ہی خوان بڑا خیانت کرنیوالا یبیتون مصدر اسکا تبویت یعنی کرنا ما لا یرضی من القول ناپسندیدہ بات یعنی آپ ایسے لوگون کی طرف سے جھگڑا نکرین جو اپنی جانون کے چور ہین اور اللہ تو خیانت کار نافرمانبردار کو دوست نہین رکہتا مخلوق سے یہ نائن گناہ چہپاتے ہین اور اللہ سے نہین شرماتے (اگر اللہ سے شرم ہوتی تو ظاہر و باطن خبث و گناہ سے بچے رہتے اسلیے کہ) اللہ اونکے ساتہ ہی اوسوقت بہی ہی جب آپسمین چہپکر ایسے باتین گڑہ بیٹہتے ہین جو اللہ تعالی پسند نہین فرماتا اور اللہ تعالی اونکے اعمال کو اپنے علم ازلی سے گہیرے ہوے ہے

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ہان تم یہ ہو کہ جھگڑتے ہو اونکے طرف سے زندگی دنیاوی مین پہر کون جھگڑیگا اللہ سے اونکی طرف سے دن قیامت مین

یعنے دنیا مین تو تمنے ان کی طرف سے جھگڑا کر لیا قیامت مین کسکی مجال ہی کہ حق سبحانہ تعالی کی حضور مین انکی طرف سے

اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝

آیا کون ہوگا اونپر وکیل

ناجائز عذر پیش کرے اور انکا وکیل و کارساز بنے **شان نزول** (اسباب) مین ہی کہ قتادہ نے کہا میرے چچا رفاعہ کا غلہ اور ہتیار نقب لگا کر کوئی لیگیا مجہسے اونہون نے کہا مین نے تجسس کی کہا گیا کہ بشر و بشیر و مبشر ابیرق کے بیٹون نے چرایا ہی جب اون سے گفتگو ہوئی کہنے لگے کہ یہ کام لبید بن سہل کا ہی (یہ مومن و صالح تہے) لبید یہ سنکر تلوار کہینچکر آگئے کہا ثبوت لاؤ یا چور رکہنے کا مزا چکہو۔ قتادہ نے کہا ہمین تمسے کچہ واسطہ نہین ہی پہر حضور مین عرض کیا (اسیر) نامی جو بڑا باتونی تہا ابیرق کے بیٹون کی طرف سے گیا اور حضور سے ایسی باتین اور واویلا کی کہ آپنے قتادہ کو اولٹے الزام دیا کہ تم بے ثبوت کسیکو چور بتاتے ہو قتادہ نے اپنے چچا رفاعہ سے کہا وہ نہایت ملول و نادم ہوے کہ حضرت سے کیون کہکر ناخوشی مزاج نازک کا باعث ہوا اور کہا اللہ میرا مددگار ہی دیر نگزری تہی کہ یہ آیتین نازل ہوئین جسمین لبید کی برئت اور اسیر کی بیجا وکالت اور ابیرق کے بیٹون کی خیانت کا پردہ فاش ہوگیا۔ بشر پہر مشرکون مین جا ملا۔ در منثور مین ہی کہ طعمہ بن ابیرق نے اپنے چچا کی زرہ چرائی اور زید سمین یہودیکا نام لگایا حضور نے بعد گفت و شنود یہودی کو سزا دینے کا قصد کیا اور طعمہ کے قوم امیدوار تہی کہ حضور ہم مسلمانون کی رعایت فرمائینگے یہود گو سچا ہی کیون نہو ذلیل و خوار ہوگا

اللہ تعالیٰ نے یون قلعی کھولدی معالم مین ہی کہ طعمہ بن ابیرق نے یہ زرہ بہوسی کی تہیلی مین چہالی اور تہیلی مین چہپا کر دیا پہر زید سمین یا کے گھر کی طرف سے چلا راہ مین برابر بہوسی گرتے گئی دروازے پر تہیلی پہینک دی اور زرہ لیگیا صبح کو یہ قصہ مع ثبوت حسی حضورؐ مین پیش ہوا آپنے چاہا کہ زید کے ہاتھ کاٹے جائین یہ وحی نازل ہوئی۔ بہرکیف نہین واقعات مین یہ آیتین او تریا در انخان چند فوائد ہین ۱؎ پیغمبر اور اون کے نائب یعنی علما و سلاطین ایسلیے ہین در اصل قران اسی لیے دیا گیا ہی کہ یہ انصاف سے آدمیون کا فیصلہ کرین اور حکم قران کے خلاف نکرین۔ پس محض راے سے حکم کرنے والے مخالف و عاصی ہین اگر حکم اپنے فیصلے کسی اور قانون سے کرلین تو کیا معاذ اللہ قرآن منسوخ و معطل کر دیا ۲؎ مجرمین خائن کو مسلم و نیکبخت ہو (ان) مگر حاکم کو انصاف اور حق کی رعایت چاہیے اگر دانستہ مجرم کی طرفداری کی تو ظلم صریح و گناہ قبیح ہی اور اگر سہو سے رعایت کی تو بہی اچہا نکیا اسلیے کہ حاکم فیصلے کے پیشتر ہی در رعایت و مروت کے واسطے ۳؎ حکام کو چاہیے کہ قرآن کے موافق فیصلہ بہی کرین اور اسکے پہر دیانت۔ انصاف پر نازان نہون سہو و خطا کے مواخذہ سے ڈرتے رہین اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیا کرین ۴؎ تاکید آمیز فرمایا کہ ہرگز ہرگز مجرمین کی طرفداری نکرو ۵؎ اور اگر دنیا مین کوئی رعایت بھی حاکم کے رعایت سے بچالے تو کیا ہوگا میدان حشر مین خدا کے سامنے کسی کی مجال نہ ہوگی ۶؎ شان نزول سے واضح ہی کہ عدالت اسلام انصاف کے خواہان ہی اوسے نہ مومن کی رعایت ہی نہ کافر پر تعدی وہم حضورؐ سے یہ خطاب با عتاب اور اسطرح کہ طلب بخشش کرو ظاہر کرتا ہی کہ پیغمبرون سے بہی گناہ ہو جاتا ہی ورنہ استغفار کے کیا معنی جواب ۱؎ قرآن مین بہت مقام ہین کہ حضرت سے خطاب اور امت مقصود جیسے (لا تشرک وغیرہ) ۲؎ معالم مین ہی کہ استغفار پیغمبرون کا تین قسم پر ہی ۱؎ خطای قبل نبوت ۲؎ خطای امت ۳؎ اون مباح امور کے کرنے پر استغفار جو شرع مین حرام ہونگے ف اور بہی وجوہ ہین ۱؎ یہ جملہ علیحدہ ہی ۲؎ معطوف ہی لیحکم پر یعنے اسلیے قرآن بہیجا کہ اوسکے موافق معاملات کا فیصلہ فرمائے اور اللہ سے ڈر کر بنظر کمال تقوی و احتیاط ناکردہ گناہ سے استغفار کیا کیجیے ۳؎ یہ نسبی تو خطا کی پانچ قسمین ہین ۱؎ جس سے ممانعت وارد ہو گئی ۲؎ اجتہاد اور فہم مین غلطی ہوئی۔ پہلی خطا سے انبیا محفوظ ہین اور دوسری خطا مین وہ نہین فوراً اطلاع دیجاتی ہے تاکہ اوس سے باز آئین ۳؎ کمال احتیاط و نہایت سعی و حسن عبادت مین کچہ کمی۔ یہ گناہ

(حاشیہ: ۔۔۔ ہی ۔۔۔ ۔۔۔)

صدیقین کے ہین - انبیا اس سے بھی بری ہین کہ وہ خیالات اور خطرے او انسانی تقاضے
جنکے روکنے پر بشر قادر نہین رکھتا ہے کمال طلب غایت شوق مین ایسے مراتب علیا کے
درخواست جو منظور نہو یا کسی وقت عالم مجاز پر حقیقت کا ہو کہا او حضور سے تغافل ہی
یہ دو قسمین نہ معصیت کو مانع ہین نہ کوئی بشر اس سے بری - گو دوسرون کے لیے یہ بھی
جانب خیر و ثواب ہو مگر انبیا اتنے باتسے بھی ڈر کر بسبب علوی شان و کمال علم استغفار کرتے ہین
پس یہ استغفار و دلیل نبوت و کمال عصمت ہو نہ علامت خطا و معصیت قطع نظر اسکے ہر بندہ کی
شان یہ ہی کہ دعا کرتا رہے حاجت ہو یا نہ - توبہ و استغفار سے خاموش نہو خطا کرے یا نہ عبادت کرا
ہو حکم دیا جاے یا اختیار - بعد عتاب و خطاب تسکین و تشفی کے مضامین نازل فرماے

وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝
اور جو کرے برائی یا ظلم کرے جان پر اپنے پھر استغفار کرے اوسے پائیگا اللہ کو غفور رحیم
وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُۥ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن
اور جو کماوی گناہ نہین کماتا مگر اپنی جان پہ اور ہے اللہ علیم حکیم اور جو
يَكْسِبْ خَطِيٓـَٔةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِۦ بَرِيٓـًٔا فَقَدِ ٱحْتَمَلَ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝
کرے چھوٹی خطا یا گناہ پھر اتہام کرے ساتھ اوسکے بے گناہ کو بیشک لادلیا اوسنے بہتان اور گناہ کھلا ہوا

ع ۱۴

مظہری (سوء) گناہ (ظلم) شرک (خطیہ) صغیرہ (اثم) کبیرہ (بہتان) کذب - ترجمے
جو کوئی گناہ کرے یا اپنی جان پر ظلم یعنے شرک کرے پھر اللہ تعالی سے استغفار کرے تو اللہ کو
بخشنے والا مہربان پائیگا اور کوئی برائی کرتا ہے وہ اپنے ہی لیے کرتا ہے اوسکی برائی
اوسکے واسطے ہی - جو شخص کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ کرے اور ایسے شخص کی طرف منسوب کرے
جو بے خطا ہو اوس گناہ سے بری ہے تو اوسنے بہت بڑے جھوٹھ اور گناہ کا بوجھ سر پر لادلیا
ف حاصل آیت یہ ہو کہ کسی قسم کی خطا ہو خفیف یا ثقیل وبال اوسکا کرنے والے ہی پر ہی
کسیکا نام لگا دینا فائدہ نہین دیتا البتہ اس الزام اور بہتان کا گناہ اوسپر لادا جاتا ہے
تکرار مضامین بغرض تاکید ہی اور یہ کہ بہتان قریب کی مذمت اور اوسکی تحقیق پر توجہ دلانا ہی بعد اوسکے اصحاب کا ذکر ہے

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُۥ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ
اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تجپر اور رحمت اوسکی تو قصد کیا تھا ایک گروہ نے اونمین سے کہ بہکاوین تجھے
وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَىْءٍ ۚ وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ
اور نہ بہکا سکین گے مگر جانون کو اپنے اور نہ ضرر دیسکے تجھے کچھ اور اوتاری اللہ نے تجپر کتاب

ثلثۃ ارباع

وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝
اور حکمت اور سکھایا تجھے وہ کہ نہ تھا تو جانتا اور رہا ہے فضل اللہ کا تجھ پر بڑا

ادنی الزام کے ساتھ سے دبوئی شروع کردی کہ خاطر محبوب منتشر اور قلب خالف منشق ہو جاوے فرمایا اے نبی معصوم کہیں اللہ کا فضل آپ پر ہوتا تو وہ فریب کار خائن گروہ اپنی چرب زبانی سے آپکو بہکا ہی چکے تھے مگر اونکا بہکانا اونہیں کے لیے موجب ضلالت و باعث ہلاکت ہوا وہ آپکا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے آپ پر تو اللہ نے کتاب اور حکمت یعنی احکام ظاہر اور اسرار باطن یا طریق عبادات و اصول معاملات نازل فرمائی اور وہ علوم جو آپ جان نسکتے تھے سکھائے اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہی ربط چونکہ بڑے بڑے مفاسد اور مصالح اکثر باہمی مشوروں اور صلاح سے ہوا کرتے ہیں اسکے لیے ایک ضابطہ معین فرمایا

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ
نہیں بہتری بہت صلاح مشورونمیں اونکے مگر جو حکم کرے صدقے کا یا نیکی کا یا اصلاح کا

النَّاسِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
آدمیوں میں اور جو کرے یہ بطلب رضائے الٰہی تو دینگے ہم اوسے ثواب بڑا

نجوٰی صلاح و شورہ - ہمارے زمانے میں انجمن جماعت **معالم** کسی امر کی تدبیر و مشورے کے لیے کسی جماعت کا خاص ہو جانا نجوی ہی ارشاد ہوا کہ تم باہمی صلاح و مشورہ کرکے بہتری اور خیر پاؤ یہ خیر ہے ہاں بحسب رضائے الٰہی کچھ نیک کاموں میں مال خرچ کراؤ کسی نیک بات کی تدبیر کرو باہم آدمیوں سے فساد و فتنہ اور بری عادتیں دور کراؤ تو خیر ہی ہے اور ثواب عظیم ہی **ف** یہ آیت اصل ہی ہمارے زمانے کے انجمنوں اور جماعتوں کے جو اسکے خلاف ہیں وہ غلط و خلاف ہیں اور جو اسکے موافق وہ صائب و لائق سے فرمایا کسی مشورے میں خیر نہیں اس سے مطلق انجمنوں کی نفی ہوگئی اور یہی وجہ ہی کہ ہندوستان باوجود انجمنہای کثیرہ کچھ فائدہ نہیں اوٹھا سکتا سے صدقے کے لفظ سے وہ انجمنیں جو کسی کار خیر کے جاری کرنے میں مالی انتظام کرتے ہیں جیسے مدارس یتیم خانے وغیرہ - اور معروف میں وہ تمام اغراض داخل ہیں جو آدمیوں کو نفع رساں ہوں سے اور اصلاح میں اتفاق اور باہمی جھگڑے اور مخالفت اور خود غرضی ترک کرنا داخل ہے اور یہاں قریب قریب سب انجمنیں خیر ہوئی جاتی ہیں پھر ارشاد ہوا (بطلب رضائے الٰہی) اس سے تمام انجمنیں

خارج ہوگئین صرف وہ جو ہمہ جہت تابع اور خادم اصول شرعی ہین جنکی رائین احکام
محمدی کے حضور مین پست و ذلیل و خوار ہوگئین جسکے اراکین زر خریدہ غلامون کی طرح
اسلامی فرمانون کے آگے سر جھکائی ہین جنکی تمام کوششین تمام غرضین اسیقدر رہین کہ اللہ
اور اللہ کا رسول راضی ہو۔ دنیا مین امیدوار خیر و آخرت مین امیدوار ثواب عظیم ہین پس
مسئلہ آیۂ را سے ایسی منظوری جسپر شرع اقدس کا صاد نہو صلاح نہین فساد ہی اصلاح بین الناس
سے موالات کفار اور اتحاد منافقین خارج ہوگیا اسلیے کہ وہ فساد ہی اور موجب غضب
رب العباد ہی معروف سے ایسی تدبیرین اور انتظام جو بمشابہت و اتباع کفار ہون ناجائز
ہوگئین حاصل جب تک یہ ثابت نہ کرلیا جاے کہ تمام قواعد و اغراض انجمن بحسب شرع
محمدی و موجب رضای الٰہی ہین کسی طرح خیر و برکت حاصل نہین ہوسکتی الحمد للہ
کہ یہ جماعت اسلام اور مدرسہ رفاہ المسلمین جسکے صدقات تعلیم علم دین۔ اہتمام مساجد۔
وعظ۔ و تدبیر نماز بجماعت اور تالیف و طبع تفسیر ہذا ہین۔ جسکا امر بالمعروف یہ ہی کہ حقوق
اسلامی ادا کرو۔ فضول خرچی پابندی مراسم رسمی۔ کاہلی۔ اخلاق بد چھوڑو حلال
کمائی اور سچی چالاکی۔ تجارت پیشہ دری اختیار کرکے راستباز۔ معتمد حق پرست۔ تابع خدا
و رسول بنو۔ جسکی اصلاح باہمی۔ اخوت و اتفاق اسلامی ہی اور یہ کہ اپنے جھگڑے اور
دعوونکا بحسب احکام قرآن باخود ہا فیصلہ کرو بجمیع وجوہ تابع احکام الٰہی و مصداق آیہ کریمہ
پس یہ جماعت اپنے معبود سے دنیا مین کامیابی اور آخرت مین خوشنودی کی امیدوار ہی
اے ارحم الراحمین تو انپر رحم فرما تیرا فضل وسیع ہی ربط جب بشر منافق کا راز فاش ہوگیا
اور سمجھا کہ اب جانبری دشوار ہی مکے کی طرف بھاگ گیا اور مرتد ہوگیا ایک دن کسیکے گھر چوری
کرنے گیا سیند دیتا تھا کہ دیوار بیٹھ پڑی اور وہ دب کے مرگیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ
اور جو پھٹ کر چلے رسول سے بعد اوسکے کہ ظاہر ہوگئی اوسپر راہ رہت اور پیروی کرے سوای راہ
الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝
مومنین کے پھیر دینگے ہم جدھر اوسنے منہ کیا اور داخل کرینگے ہم اوسے دوزخ مین اور برے بازگشت ہی

یعنے جو لوگ ہمارے رسول محبوب اور پیغمبر برحق کے خلاف چلنا چاہین اور جان بوجھ کر
شاہ راہ سنت و صراط مستقیم شریعت کو چھوڑ کر ایسی نئی راہ نکالین جسپر اصحاب کرام

نہ چلتے ہون تو اونہین ہم اوسی طرف کردینگے جدہر اونکا منہ ہی اور دوزخ مین ڈالدینگے۔ آیت مین کئی مسئلے اور بحثین ہین مسئلہ[1] مخالفت رسول حرام[ف] ہی مسئلہ[۲] متابعت واجب[ب] مسئلہ[۳] جہل شرع مین عذر[ق] تہا مگر اب نہین رہا اسلیے کہ ہدایت عام ہوگئی مسئلہ[۴] خطای اجتہادی معاف ہی اسلیے کہ اوسکی غلطی عدم علم وخفای دلیل سے ہی نہ عمد وتساہل ترک دلیل سے مسئلہ[۵] جماعت مومنین کے مخالفت ممنوع[ع] ہی مسئلہ[۶] اجماع حجت[ف] ہے مسئلہ عرف وتعامل امت حجت ہی اسلیے کہ یہ ملحق باجماع ہی اور فرق یہ ہی کہ کسی آیت یا حدیث کے صریح یا اشارے وغیرہ سے ایک مراد پر اتفاق کا نام (اجماع) ہی اور ایسا فعل جو شرعی قاعدون سے ثابت ہو اور نصوص سے ممنوع بھی نہ نکلے اوسپر عموماً مومنین عمل کرنے لگین اور علما بھی نہ روکین وہ (تعامل) ہی اور شرع مین ویسا ہی حجت ہے جیسا کہ کسی قاعدی شرعی سے ثابت ہوتا مسئلہ[۸] یہ امت گمراہی پر مجتمع نہین ہوسکتی ورنہ انکی اتباع لازم نکیجاتی جیسا کہ فرمایا لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ مسئلہ[۹] تارک سنت ومخالف اجماع سے توفیق خیر سلب ہوجاتی ہی جیسا کہ فرمایا ہم اوسکا منہ پہیر دینگے جدہر وہ ہی پس توفیق اور بچانا کیسا مسئلہ[۱۰] منافق اور مرتکب کبیرہ کی طرح بدعتی بھی جہنمی ہی اسلیے کہ مخاطب آیت کی بدعتی بھی ہین مسئلہ[۱۱] تقلید مطلق واجب[ش] ہی مسئلہ[۱۲] تقلید خاص جائز ہی بحث تشقیق سے اعتقادی مخالفت اور دلی نفرت مراد ہی نہین تو اکثر مومنین سنت کے تارک اور مخالف کامون کے مرتکب ہو جاتے ہین پس [۱] جو شخص رسول کی مخالفت کا قصد کرے وہ اس وعید شدید مین داخل ہی [۲] ایسا قصد نکرے مگر ایسے طریقے نکالے جو سنت صریح کے خلاف اور اصحاب وتابعین کے ضد ہون وہ اگر ایک علیحدہ مذہب اور اصول بنالیگا تو اہل ہوے خارج دائرۂ اہل سنت ہی جیسے خوارج روافض نواصب وغیرہ اور اگر مجرد اپنے خواہش اور راے سے خلاف مشروع امور کو عبادت اور دین بنالے اور بحسب اصول فقہا اوسکے موافقت بھی نکر سکتا ہو تو وہ بدعتی ہی اسی لیے وہ نئے امور جو قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس شرعی سے ثابت ہو سکین بدعت نہونگے کیونکہ مومنین کے طریقے کی خلاف نہین اور وہ امور جو شرع مین صاف صاف منع کردیے گئے ہین۔ جیسے زنا۔ شراب خواری۔ ترک

ف کوہتین ترقی ... تقلید ہوئی ۱۲
ب اسلیے کہ اتباع
ق اسکی بحث آگی ہی ۱۲
ع اشارۃ النص ۱۲
ف عبارۃ النص ۱۲
ع ظاہر ہو کہ ... ۱۲
کہ موافقت کرے ۱۲
اور کلی اشارہ ہیں ۱۲
ف اجماع کی مخالفت سے
ش اشارۃ النص ۱۲
عبارۃ النص ۱۲

صوم وصلوۃ وغیرہ گناہ ہین بدعت نہین اسلیے کہ اوسنے مخالفت کی مگر تشقیق سے یعنے
ایک نئی راہ نکالنا اوسپر صادق نہین آیا - اور وہ امور جو دنیاوی کامون مین ایجاد کیے
جائین بدعت نہین اسلیے کہ طریق رسول وطریق مومنین سے مراد طرق دینی ہین نہ دنیاوی
اور اوسنے جو کیا وہ دنیاوی امور مین کیا پس بدعت نہون گے اسی لیے حضور نے
بدعت کی نسبت فرمایا مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ
جو ہمارے دین مین وہ نئی بات نکالے جو اوسمین سے نہ تھی تو وہ امر مردود ہے
بحث رسول سے ہمارے ہی حضور مراد ہین اسلیے کہ دوسرے پیغمبرون کے اتباع واجب
نہین صرف ایمان لازم ہی **بحث** ماتبین الخ سے عام ظہور مراد ہی یعنے علم ہو جاے پس
یہ آیت کفار پر حجت ہی اسلیے کہ نور ہدایت وافتاب رسالت ہر میدان اور گوشے مین
پرتوافگن ہو چکا ہی اگر چشم خفاش محروم رہے تو رہے اسی لیے فرمایا فقہانے کہ ابتدای اسلام
مین قتال سے پہلی دعوت واجب تھی یعنی یہ کہدینا کہ اسلام لاؤ نہین تو ذمی بنو سر جھکاؤ
نہین تو میدان مین آؤ - اور اب مستحب ہے اسلیے کہ ہر کہہ جان چکا ہی کہ صاحب ذکر رفیع وعلم وسیع
آگئی جہان حضور کے نقش قدم بنے ہون وہی راہ ہی باقی دام ہی چاہ ہی - اور یہ بیان منافقین
پر حجت ہی اسلیے کہ دلسے مخالفت کر رہی ہین اور مومنین مخلص سے الگ ہین - اور اہل ضلال پر
حجت ہی اور اہل بدعت پر حجت ہی **بحث** مومنین سے مراد غیر رسول ہی اگرچہ مومن اول
ومومن حق تو ذات پاک جناب رسالت ہی مگر یہ مغایرت عطف کی ذریعے سے سمجھے گئے اسلیے
کہ معطوف ومعطوف علیہ مین غیریت ہوتی ہی پھر یہ مومن اصحاب اور اون کے تابعین باحسان
اور ائمہ مجتہدین وصوفیہ کاملین ہین نہ ہم سے عوام کالانعام تاکہ اون کے راہ عین راہ رسول ٹھہر
قرار پائے **سوال** اگر مومنین کی راہ عین طریق رسول ہے تو اسکا ذکر فضول اور اگر غیر ہے
تو حکم اتباع غیر معقول اسلیے کہ دو متباین چیزون کے اجتماع مین منافرت ضرور ہی **جواب**
واجب مخالفت رسول موجب جہنم قرار پائے تو وہ مومن جنکے اتباع کا حکم ہے مخالف ہو ہی
نہین سکتی اور باوجود اتحاد طریق رسول وطریق مومنین فائدہ یہ ہی کہ اس سے معلوم ہو گیا کہ اصول
شرع کے چار ہین اور اکثر امور شرعی رسول کے موافق مگر رسول سے غیر ثابت ہین اسلیے کہ
ارشاد رسول خواہ قرآن سے ہو یا اپنے الہامی تعلیمات سے پس اول کتاب ہی اور دوم سنت
پھر اسکے علاوہ جو امر آپکے اصحاب اور اکمل مومنین مین شایع ہوا خواہ باجماع کل ہو یا جمہور

بعض پس اول اجماع ہی دوم قیاس - فرمایا ان چارون کے علاوہ ضلالت ہی پس اتباع
مومنین مین ہمارے لیے وسعت اور رحمت ہی ورنہ ضیق ہو جاتے امت خیر اور دین کامل
کی فضیلت اور ہمارے حضور کے جمیع انبیا مین تخصیص ظاہر کی اسلیے کہ گو ذات پاک جملہ انبیا قابل
تقلید و محل اطمینان و اعتماد معصوم از شر و فساد رہی ہے مگر اون کے تابعین پر ایسا اعتماد یہ
بھروسا کہ اونکی پیروی بہی دین ہو جاوے نہین ہوا مگر جب یہ امت سب سے بہتر اور یہ دین تمام
دینون سے کامل تہا آپکے ہر خادم کو بعض اعزاز نبوت سے سرفراز فرمایا یا یون کہو کہ اور امتونکے
مجموعی کی قابلیت ایک پیغمبر کے قابلیت کے ہم وزن نہ تھے مگر اس امت کے مجموعی کی قدر و قیمت
برابر ایک ایک پیغمبر کے سمجھے گئے فرمایا تمہارا مجموعہ ویسا ہی اعتماد کے قابل ہی اور اتباع کا سزاوار
ہے اور اوسکی قول و رائے و فعل پر ویسا ہی امن ہی جیسے کسی پیغمبر کے ذات معصوم پر یا یون کہو
کہ ہمارے حضور کے رحمت وسیع اور خلق کریم اور جود و سخا ممدوح حق ہے اور منطوق قرآن ہے
اور منجملہ اوسی سخاوت کرایک یہ امر تہا کہ وہ فضائل و اخلاق جو نبوت کے ساتھ خاص ہین ہمارے
حضور نے اپنی تعلیم یافتہ خادمون پر اسقدر تقسیم فرمائی کہ اوسکا مجموعہ چشمہ نبوت اور
ہدایت سمجھا گیا بہرکیف یہ وہ فضل ہی جو کسی امت کو نصیب نہین ہوا پھر اس فضیلت سے
آپ کے اصحاب علی الخصوص خلفاء راشدین مخصوص ہین جیسا کہ فرمایا ابن ماجہ عرباض بن
ساریہ سے مروی ہی کہ ایک دن حضور نے ہمکو ایسی نصیحت کی کہ دل لوزانی ہو گئے اور آنکھین
رونے لگین تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپنے تو ایسا وعظ کہا جیسے کوئی کسیکو رخصت کرتا ہی
تو آپ ہمسے کسی امر کا عہد لے لیجیے فرمایا عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ
عَبْدًا حَبَشِيًّا وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ
فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ تمپر لازم ہی ڈرنا اللہ سے اور حکم سننا اور اطاعت کرنا اگرچہ
غلام حبشی ہی ہو اور اب تم دیکھوگے میرے بعد بہت اختلاف سخت تو تمپر واجب ہی کہ میرے
سنت پر چلو اور میرے خلفای راشدین رہنما کی راہ پر چلو اور اون کے طریقے کو جڑہون سے
پکڑ لو اور بچو تم نئی باتون سے پس بیشک ہر بدعت گمراہی ہی - اور فرمایا اَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ
بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ - میرے اصحاب مثل تارون کے ہین جسکی پیروی کرو گے راہ راست
پاؤگے - اور ایسے ہی علمای راسخ و فقہاے محدث و مجتہدین مقتدا و صوفیہ حق نما کی نسبت ارشاد ہوا

مشارق حذیفہ سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور شر مین تھی اللہ نے یہ خیر اسلام عطا فرمائی آیا بعد اسکے پھر بھی شر ہی فرمایا ہان عرض کی پھر خیر ہوگی فرمایا ہان مگر کچھ دخان کیساتھ عرض کی وہ دخان کیا ہی فرمایا میری سنت و ہدایت کے خلاف مراسم اور عمل ہوگا تو نہین پہچانیگا اور نہ بھی پہچانیگا عرض کی پھر ایسی خیر کے بعد بھی شر ہے فرمایا ہان بلانے والے ہون گے دوزخ کے دروازے کی طرف جو اون کے بات سنیگا اوسے دوزخ مین پھینکدینگے مین نے عرض کی پھر آپ مجھکو کیا ارشاد فرماتے ہین اگر وہ وقت پاؤن فرمایا تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ مسلمانون کی جماعت اور امام کو مضبوط پکڑ مین نے کہا اگر جماعت اور امام نہو فرمایا گوشہ نشین ہوجا اور سب سے الگ ہو (متفق علیہ) و ہاہم بعض مسائل مین بعض مجتہد متفرد ہی لیس نہ اوسنے سبیل مومنین اختیار کی نہ اوسکے مقلدین نے جواب ایک تو ایسا مسئلہ ہی مشکل ہی جسمین مجتہد نے اپنے اگلون کے رائے سے بد دلی ہوا اور یہ بھی ممکن ہی کہ کہا جاے جسطرح اللہ تعالی نے بعض انبیا کو امت و گروہ فرمایا ممکن ہے کہ مجتہد بھی باعتبار قوت علم و فہم و تقوی کے ایک جماعت کے مقابل ہو معالم ایک بڈھا حضور مین آیا اور عرض کی یا رسول اللہ مین سراپا گناہ ہون مگر کبھی شرک نہین کیا اور نہ یہ جانتا ہون کہ بھاگ کر اللہ سی بچونگا اب مین نادم و تائب ہون تو میرا کیا حال ہوگا ارشاد ہوا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ
بیشک اللہ نہین بخشتا یہ کہ شرک کرے ساتہ اوسکو اور بخشدیتا ہی سوا اسکے جسے چاہے اور جسنے شرک کیا

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝
اللہ سے بیشک بہک گیا بہکنا بعید

یعنے اللہ تمام گناہ بخشدیتا ہی اور یہ بخشایش اوسیکے لیے ہی جسے چاہے مگر شرک نہین معاف فرماتا اور شرک تو دور بہک جاتا ہی راہ پر آ ہی نہین سکتا اسلیے کہ مشرک اللہ کو اللہ ہی نہین جانتا پھر ترحم اور مغفرت ہو تو کیونکر مظہری یہ مشرکین مکہ کی نسبت نازل ہوا جو کہتے سے تھے فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝
نہین پکارتے غیر کو اوسکے مگر مونث کو اور نہین پکارتے مگر شیطان سرکش کو

یعنے وہ خدا کے سوا جسے پکارتے ہین خواہ وہ چند مادائین ہین یا شیطان سرکش ہی مظہر ایک روایت مین ابن عباس سے (اناثا) کی جگہہ (اثنار) آیا ہی جسکے معنے ہین بتان بسیار مگر جب روایت متواتر (اناثا) جمع انثی یعنے مادہ - اور مادہ اسلیے فرمایا کہ قریش کی زبان مین بت مونث ہی وہ کہا کرتے تھے (ربۃ بنی فلان) ربۃ مونث رب - یا اسلیے کہ بت جماد اور میت ہین

اور جماد و میت اون کے زبا نمین مونث ہین کہا ضحاک نے وہ فرشتون کو اللہ کی بیٹیان
کہتے تھے اسی لیئے فرمایا کہ وہ ماد او نکو پکارتے ہین ف چونکہ مونث باتفاق ناقص وادنی
سمجھی جاتی ہی لہذا تحقیر او توہین فرمایا کہ ایسے احمق ہین کہ مونث یعنی ادنی و ناقص کو پکارتے ہین
اور شیطان کا پکارنا اسلیے فرمایا کہ اصل مین شیطان ہی بہکانے والا اور اونکا تعلیم گر ہے

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ — وقف لازم

لعنت کی اوسپر اللہ نے اور کہا (شیطان نے) البتہ لونگا مین بندو ن سے تیرے ایک حصہ مقرر اور بہکاؤنگا مین انہیں اور آرزو دینگا انکو

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ

اور حکم کرونگا مین او نکو پس البتہ پہاڑینگے کان جانورونکو اور حکم کرونگا مین او نکو پس بدل ڈالینگے خلقت خدا کو اور جو

يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا

بنالے شیطان کو دوست سوای اللہ کے بالتحقیق نقصان پایا نقصان ظاہر

اللہ تعالی نے شیطان پر لعنت کی ہی اور کہا شیطان نے (جب حضرت آدم کے سجدے اور اللہ کے
حکم کے انکار سے مردود و ملعون ہوا) کہ مین تیرے بندون سے ایک مقرر و معلوم حصہ لونگا
در منثور مین ہے کہ مراد اس سے یہ ہی کہ ہر ہزار آدمی سے نوسو ننانوے دوزخ کے لیے
ف یہ بہی ہوسکتا ہی کہ بندون کے ہر کام مین شیطان کا حصہ اسطرح ہی کہ اگر وہ گناہ ہے تو
سب شیطان کی رضا کے موافق ہے اور اگر خیر و شر سے ملا ہے تو بہی اوسکا حصہ ہے اور اگر محض
خیر ہے تو اعلی ثواب سے ادنی کیطرف لاتا یا نیت ریا و ناموری و خود غرضی کا ملا دینا یہ شیطان کا حصہ ہی
اور او نکو بہکاؤنگا اور اون کے دلون مین طرح طرح کی خواہشین ڈالونگا جیساکہ حدیث مین وارد ہوا
اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ (متفق علیہ) شیطان خون کی
طرح آدمی مین پہرتا ہی یعنی جسطرح رگ رگ مین خون پہرتا ہے اور تمام جسم مین اوسکا
اثر پہنچ جاتا ہی ایسی ہی شیطان کا تمام اعضا مین گزر اور اثر ہوتا ہے)
اور مین او نہین حکم دونگا کہ جانورون کے کان کاٹین - کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کفار عرب
اوس اونٹنی کے کان شق کر دیتے تھے جو پانچ بچے جنے اور اوسے اپنے نفس پر حرام کر لیتے اوسے
(بحیرا) کہتے جیسے ہمارے ملک مین سانڈ - اور کہا بعض نے کہ جانورون کے کان کاٹتے اور
اسے اپنے بتونکی قربانی اور تعظیم جانتے اور او نہین یہ بہی بتاؤنگا کہ اللہ کی خلقت کو بدل ڈالین
کہا مفسرین نے کہ مراد اس سے تبدیل احکام الٰہی ہی مثلاً حق سبحانہ تعالی عبادت و استعانت کا

مستحق ہی بخلاف اسکے پتھر اور چاند اور سورج - آگ - پانی - کی پرستش ہو مصیبت کے وقت مین زید و بکر پکارے جائین **فرمایا** حضرت استاذی و مولائی ابو الحسنات محمد عبد الحی رحمہ اللہ نے کہ یہ آیت بہت بڑی اصل ہی اون مسائل مین جو خلاف فطرت جاری کیے جائین - فرمایا کہ جو ایسے امور شرع مین ثابت ہو چکے مثلاً عورتون کے لیے بالی - یا کان چھدانا یا دوسرے زیور اور موباف وغیرہ اور مردون کے حق مین خط بنوانا - خضاب حنائی - وغیرہ بوجہ ثبوت شرعی جائز ہین اور علاوہ انکے کسیکو مثلہ کرنا - داڑھی منڈانا - مونچھین بڑھانا - مردون کو سر پر جوڑا باندھنا - عورتونکا لباس پہننا - زیور پہننا - عورتون کو مردون کی سی صورت بنانا - دوسرے بال لگانا - ایسے ہی مردون کا مردون سے اور عورتونکا عورتون سے ملوث ہونا یہ تمام امور تبدیل خلق اللہ مین داخل اور ممنوع ہین ف ۱ یہ امور تبدیل خلق اللہ ہین اور رسوم واہیہ اور شعار کفریہ باطلہ نکالنا - اور بدعات ایجاد تبدیل خلاق رسول اللہ ہے اللہ تعالے دونوسے بچائے ۲ آیت اون تمام امور کی حرمت پر دلالت کرتی ہی جو بقول شیطان مذکور ہوے **بخاری** لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مردون پر جو عورتون کی سی صورت بنائین اور اون عورتون پر جو مردون کی صورت بنائین **نسائی** قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ایک قوم ہوگی پچھلی زمانے مین کہ سیاہ خضاب کرینگے جیسے کبوتر کی پیٹ نہ سونگھینگے خوشبو جنت کی **مسلم** لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ فرمایا آپنے اللہ اوس عورت پر لعنت کرے جو کسیکے بال اپنے بالون مین لگائے **ترمذی و بخاری** ابن مسعود نے لعنت کی واشمہ (گدنا لگانے والے پر) اور متوشمہ (گدوانے والے) پر اور نامصہ (جو پیشانی یا ابرو کی بال نوچے کے نوچے) اور متفلجہ (جو کسی چیز سے دانت سفید کرلے) پر اور فرمایا یہ خلق اللہ کے بدلنے والیان ہین ایک عورت نے اسباب مین آپسے کچھ کہا تو فرمایا مین اوسپر لعنت کیون نکرون جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہی - اور فرمایا بائین ہاتھ سے نکھاؤ اسلیے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا پیتا ہی

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ

وعدہ دلاتا ہے اونکو اور آرزو مین دلاتا ہے اور نہین وعدہ کیا اونکو شیطان نے مگر فریب یہی ہین کہ ٹھکانا اونکا دوزخ ہے

وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ۝
اور نہ پائینگے دوزخ سے جائے گریز

اونہین شیطان امیدوار کرتا ہی اور ہر قسم کی تمنائین دلاتا ہی مگر وعدہ شیطان کا دہوکہا ہی اور ان لوگونکا ٹھکانا جہنم ہے اوس سے کہین بہاگ نجاسکین گے۔یعنی شیطان نے جو اون کے دلون مین خیالات ذاتی ہین اور لذات فانی پر فریفتہ کیا ہی اور امیدوار کیا ہی کہ تم چین مین رہو گے یہ سب غلط ہی

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
اور جو ایمان لائے اور کئے کام اچھے داخل کرینگے ہم اونکو جنت مین کہ جاری ہی تلے اونکے نہرین

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝
ہمیشہ رہین اوسمین دایما وعدہ اللہ کا سچا اور کون سچا ہے اللہ سے بات مین

ایماندار نیکوکار جنت مین داخل ہون گے اور ہمیشہ رہینگے اللہ کا وعدہ حق ہی اور اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہی در منثور عرب سمجہتے تہے کہ حشر ونشر حساب کتاب دوزخ وبہشت کچہ ہی نہو گا یہ سب وہم وخیال ہے اور یہود ونصارا کہتے تہے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اوس کے دوست ہین اور ہمین چند دن کے سوای آگ چہونہ جایگی ارشاد ہوا

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ
نہ تمنا تمہاری اور نہ تمنا اہل کتاب کے جو کریگا برائی عوض دیا جایگا ساتہ اوسکی اور نہ پائیگا واسطے اپنے

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝
سوائے اللہ کے دوست اور نہ مددگار

یعنے نہ عرب کے خیالون کے موافق ہونا ہی کہ حشر ونشر کچہ نہو اور نہ اہل کتاب کے دعوی صحیح ہین کہ وہی جنت کے مستحق ہون بلکہ بات یہ ہی کہ جو شخص برائی کریگا اوسکی سزا اوسے ضرور ملیگی اور اللہ کے سوا نہ کسیکو وہ اپنا دوست پائیگا نہ حمایتی

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ
اور جو کرے نیکیان مرد یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو وہی داخل ہونگے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝
جنت مین اور نہ ظلم کیے جاینگے کچہ

یعنے جو نیکیان کرے مرد ہو یا عورت مگر ایمان والا ہو جنت مین چلا جایگا اور کسی پر ذرا بہی ظلم نہو گا فائدہ ایمان بتاتی ہی کہ کسی نیکی کا مقبول ہونا اور جنت مین جانا ایمان بغیر نہین ممکن

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
اور کون اچہا ہی دینمین اوس سے کہ لگا دیا منہ اپنا واسطے اللہ کے اور وہ احسان والا ہو اور پیروی کی مذہب ابراہیم

لیس
اسم مخذون
یہا مرفوع
لیس الذین
بامانیکم
...

یعنے اوس شخص سے | حَنِیْفًا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ۝ | اسکا دین اچھا ہی جو اللہ
کا فرمانبردار بنگیا | حنیف کے اور بنا لیا اللہ نے ابراہیم کو دوست | اور وہ نیکیان کرتا ہی

اور ابراہیم کے مذہب کا پیرو ہوگیا جو حق کی طرف راغب ور باطل سے نافر تھی اور
اللہ نے تو ابراہیم کو اپنا خلیل بنا لیا ہی **ف** آیت مین اسلام کی فضیلت اور حضرت
ابراہیم کی امامت و خلت کا بیان ہی **مسلم** انس بن مالک نے کہا کہ ایک مرد نے
حضور کو کہا یا خیر البریہ (اے بہترین خلق) فرمایا ذٰلِكَ اِبْرٰهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یہ ابراہیم ہین

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ۝
اور اللہ ہی کا ہی جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی اور ہی اللہ ہر شئے کو گھیرے ہوے

تمام مخلوق اللہ کی مملوک ہی اور وہ ہر شئے کو گھیرے ہوے ہی یعنے علم اور قدرت سے
نہ احاطۂ ذاتی **مظہر** سے جاہلیت مین لڑکے کو وارث نہ بناتے جب تک بڑا نہو جاے
اور عورتون کو میراث نہ دیتے اسلام مین حضور سے عرض کیا گیا جو اُبا ارشاد ہوا

وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ ۙ وَمَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ
اور جواب مانگتے ہین تجھسے عورتونکے بابین کہدے اللہ جواب دیتا ہی تمکو انہین اور وہ حکم کہ پڑھا جاتا ہی تمپر کتاب مین

فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
حق مین اون یتیم عورتونکے کہ نہین دیتے تم اونہین جو لکھا اللہ نے اونکے لیے اور رغبت کرتے ہو کہ نکاح کرو اون سے

وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
اور کمزور بچون سے اور یہ کہ قائم ہو واسطے یتیمونکے انصاف سے اور جو کروگے تم

معالم پوچھتے ہین آپ سے | خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِیْمًا ۝ | عورتون کے باب مین
(انہین میراث دیجائی یا نہ) | نیکی پس بیشک اللہ ہے ساتھ اوسکے دانا | آپ کہدیجیے کہ فتوی دیتا ہی

تمکو اللہ اور وہ مضمون جو کتاب مین تمپر پڑھے جاتے ہین یتیم عورتون کے حق مین جنکو تم مہر
کم کردیتے ہو اور بوجہ حسن و جمال اون کے نکاح مین رغبت کرتے ہو یا جنکی میراث تم نہین دیتے
اور کمزور بچونکی نسبت جیسا کہ فرمایا وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ یتیمون کو اون کے مال دو

فی النساء ... فی شان النساء و ما ... او صولم مرفوع معطوف ... المستضعفین اور ... ان تقوموا معطوف ... فی یتٰمی النساء ... سبب ہوا سطہ حرف جر ... متعلق ہین فعل کے ... اور ما یتلٰی فی حق الیتامٰی ... والمستضعفین و فی ان ... تقوموا فتوی دیتا ہین ... اور ترغبون کے دو تاویلین ہین ... الی نکاحھن

عن نکاحھن ازالکن ذات ... سورۃ

اور اس قاعدے ہین کہ قائم ہو تم واسطے یتیمون کے انصاف سے - الحاصل اللہ اور یہ تمام آیتین اوسکی تمہاری سوال کا جواب دیتی ہین (اور تقریر جواب یہ مفہوم ہوتی ہے کہ عورتونکو اور بچونکو میراث دینا چاہیے اور اون کے حقوق مین بے انصافی جائز نہین ٹہیر فرمایا اور تم جو نیکی کرو گے اون کے حق کے ادا کرنے مین یا اپنی طرف سے احسان کرنے مین اللہ تعالے تمہاری اوس نیکی سے خبردار ہے **ف فتوی** جواب **استفتا** طلب جواب (ما یتلی علیکم) آیات قرآنی (ما کتب اللہ لھن) ٹہیرا میراث - حاصل یہ ہے کہ تمہارے سوال کا جواب قرآن مین موجود ہے **ابن کثیر** حضرت عایشہ نے کہا کہ یہ آیت جسکا اللہ تعالی نے حوالہ دیا ہے یہ ہے (ان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی) صفحہ (۳۴۰) مراد ہے **معالم** رافع بن خدیج یا سعد بن رافع نے ایک جوان عورت سے نکاح کیا تو اپنے بڈہی بی بی سے بے اعتنائی کرنے لگے حضور مین اسکی شکایت پیش ہوئی **ابن کثیر** حضرت ام المومنین سودہ بنت زمعہ جب بڈہی ہوگئین تو حضور اقدس نے چاہا کہ اونہین مشقت حقوق زوجیت سے آزاد کردین طلاق دیدین) آپنے سنا تو عرض کرنے لگین مجھے اسیقدر کافی ہے کہ قیامت مین آپکے ازواج کے ساتھ اوٹھائی جاؤن اپنی باری کی رات حضرت عایشہ کو ہبہ کردی یہ درخواست اون کی منظور ہوئی اللہ تعالی نے اس باب مین نازل فرمایا

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ
اور اگر کوئی عورت ڈرے شوہر سے اپنے جھگڑے یا بے پروائی کو تو نہین گناہ اونپر اگر

يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا
کرلین آپسمین صلح اور صلح خیر ہے اور حاضر ہے جانون کو حرص اور اگر نیکی کرو تم

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا
اور ڈرو تم پس بیشک اللہ ہے اوس کام سے کہ کرتے ہو خبردار

بعل شوہر نشوز ناسازگاری - لڑائی جھگڑا شح حرص طمع - اگر کوئی عورت ڈرے کہ میرا شوہر مجھسے بے اعتنائی کریگا - لڑیگا محبت اور سازگاری سے بسر نکرے گا - طلاق دیدیگا تو کچہ گناہ نہین کہ دونو ملکر کسی بات پر صلح کرلین اور صلح تو اچھی بات ہے اور ہر جان کو طمع اور حرص آگے موجود ہے جب بطور صلح کچہ فائدہ زوج کا ہوگا وہ راضی ہوجایگا اس مقام پر کئی بحثین ہین **بحث اول** جبکہ جھگڑے فساد کا بانی مرد تہا تو عورت پر گناہ کیسا جسکی نفی فرمائی (فلا جناح) اور مرد کے لیے باوجود بیجا باؤ ڈالنے کی بیقصوری کیسی جیساکہ

فرمایا (علیہما) عورت بیگناہ تو ہے مرد نہین ہو سکتا **جواب** ۱؎ چونکہ یہ صلح بھی متعلقات نکاح سے ہی اور اصل نکاح یہ ہی کہ مرد مال خرچ کرے اور عورت کے حقوق ثابت ہون اور اس صلح مین اسکے خلاف ہوتا ہی اور عورت ایک قسم کی رشوت دیتی ہی اس وہم کے دفع کرنے کو فرمایا کہ کوئی گناہ نہین ہی ۲؎ لاجناح سے حاصل معنی مقصود ہے یعنی (یجوزلہما) یہ معاملہ اور معاہدہ جائز ہی پس گناہ کا ذکر ہی نہین ۳؎ مرد کی تین حالتین ہین ایک یہ کہ عورت کو اپنی بدگمانی یا کسی اور طریقے سے صرف خوف پیدا ہو مرد نے کچھ کیا نہو جیسا کہ مفہوم ہوتا ہی کلمہ خافت بمعنی توقعت (مظہری) سے یعنی عورت کو کم توجہی اور لڑائی کا خوف پیدا ہوا اور اسکے ہونے کے منتظر ہوے۔ دوسرے یہ کہ نشوز و اعراض یعنی عزم طلاق و قلت محبت و رغبت ہی جیسا کہ شان نزول سے مفہوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے سودہ کے طلاق کا قصد کیا معاذ اللہ کوئی ظلم و زیادتی نتھی ان دونو صورتون مین نہ کوئی ممنوع فعل کا ارتکاب ہی نہ مرد جابر و عاصی تیسرے یہ کہ مرد کی طرف سے ظلم و تعدی اور ناجائز دباؤ ہوا تو وہ اپنے اس فعل کا جوابدہ ہی مگر آئندہ کے جو اصلاح کے گئے اوسکی خیریت مین کیا قصور ہے اور عورت نے جو حق اپنا چھوڑا اوس کے وہ مالک تھے بعد رضا اب ظلم کیا اور زن و شوہر مین باہم داد و ستد رشوت نہین ہی بلکہ باہمی احسان و ترک ممنوع پر ترغیب ہی اور اسی طرف میل کیا ہی صاحب تفسیر زاہدی نے اور صورت اسکی یہ ہی کہ عورت کو معلوم ہوا کہ اوسکا شوہر اوسکے بعض حقوق نہ ادا کریگا یہ طلاق دیگا تو اوسنے کہا کہ مین اپنے مہر یا نفقے سے کچھ کم کیے دیتی ہون یا اپنے باری سے دست بردار ہوتی ہون تو مجھے طلاق ندے یا مجھپر ظلم نکر تو یہ فیصلہ جائز اور اوس فساد اور عناد سے خیر ہی **مسئلہ** حقوق دو قسم کے ہین ۱؎ وہ جو موجود و ثابت ہو جیسے مہر ۲؎ وہ جو وقتاً فوقتاً پیدا ہوا کرے جیسے نفقہ یا حق ہم بستری پس صلح دونو حقوق سے جائز مگر شکل اول مین نقض صلح کا اختیار نہین یعنے جو چھوڑا وہ ساقط ہو گیا (والساقط لایعود) اور شکل دوم مین جب چاہی معاہدہ توڑ دے اسلیے کہ جس چیز پر صلح کیجاتی ہے وہ ابھی ثابت ہی نہین جو ساقط ہو۔ پس یہ عفو و درگزر ایک وعدہ محض ہے جسکا لزوم قضاءً نہین ہی **مسئلہ** بعد صلح زوج کو چاہیے کہ پھر اوسپر ظلم و تعدی نکرے اور کامل طور پر وفای عہد کیا جای جیسا کہ فرمایا (یصلحا صلحا) اچھی طرح صلح کی **مظہرے** ایسی ہی اگر مرد کو عورت کی لڑائی جھگڑے کا خوف ہو تو وہ بھی صلح کر سکتا ہی بدین طور کہ کچھ حقوق بڑھا دے یا کچھ مہر چھوڑ کر طلاق دیدے

مظہری و **احمدی** آیت شامل ہی ہر صلح کو جیسا کہ فرمایا (والصلح خیر) یعنے ہر صلح شر و فساد سے خیر ہے پھر صلح کی تین قسمین ہین ایک **اقراری** زید کہتا ہی کہ بکر میرا بھائی اور میراث مین شریک ہی مگر ایک ہزار پر دونو نے فیصلہ کر لیا یہ باتفاق جائز ہی دوسرے **سکوتی** زید نہ اقرار کرتا ہی نہ انکار۔ یا کہتا ہی مجھے اسکے دعوی کی حقیقت اور غیر حقیقت کا علم نہین تیسرے **انکاری** یعنے محض انکار ہو ان دونو صورتون مین امام شافعی صلح جائز نہین رکھتے اسلیے کہ دینے والے کو مال دینا گو حلال ہو مدعی پر حلال نہین۔ جیسا کہ فرمایا کُلُّ صُلۡحٍ جَائِزٌ فِیۡمَا بَیۡنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ اِلَّا صُلۡحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوۡ حَرَّمَ حَلَالًا ہر صلح مسلمانون مین جائز ہی مگر وہ صلح جسمین حرام کو حلال اور حلال کو حرام نکرلین۔ ہمارا جواب یہ ہی کہ آیت اور حدیث دونو مطلق صلح پر دال ہین باقی رہی حرمت سو وہ امر باطنی ہی قضاءً حکم نہین ہو سکتا ہے حدیث کا مطلب یہ ہی کہ حرام قطعی کو حلال کرے مثلاً یہ کہے کہ دس روپیہ ہمکو دیدو جسقدر آجتک ہم سے رشوت یا سود لیا وہ ہمنے چھوڑ دیا یا یون کہے کہ تو دوسری بی بی سے ہمبستر نہو پس یہ صورتین حدیث مین داخل ہین الحاصل جبکہ وہ شے جسپر صلح ہوئی حرام ہو اور حلال بنائی جائے یا حلال ہو اور حرام بنائی جائے صلح باطل ہوگی اور اگر دینے والا تا جائز اور لینے والا حلال کہتا ہو تو بظاہر نافذ و صحیح ہوگی اور باطن کا حال اللہ جانے (ماخوذ از ہدایہ) اور یہ ارشاد کہ ہر جان کے لیے طمع پیش نظر ہے معاملہ صلح کا موید و معین ہی یعنے نزاع و فساد تو مقتضای طمع ہی اور طمع ہر نفس کو لازم پس ضرور ہے کہ یہ شر صلحا دفع کر دیا جاوے اسلیے کہ صلح مین کئی فائدے ہین ۱ ثواب ۲ تخفیف زحمت ۳ قطع مادۂ خصومت و عناد ۴ مدعی اس خیال سے کہ گو پورا مدعا نملا مگر بلا درد سر ایک جز اوسکا ملگیا اور مدعی علیہ اس طور پر کہ گو کچھ دینا پڑا مگر مشقت اور دعوی کامل سے مخلصی ہوئی۔ اپنے اپنے زعم مین فائدہ پایا کرتے ہین تو چاہیے کہ وہ نفس جسے طمع لازم ہے اتنے فائدون کو ترک نکرے **ترمذی** ابو درداء سے روایت ہی کہ فرمایا مین تمکو اوس عمل سے خبر دون جو صوم و صلوۃ اور صدقہ سے بھی افضل ہی اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ فرمایا اِصۡلَاحُ ذَاتِ الۡبَیۡنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الۡبَیۡنِ ھِیَ الۡحَالِقَۃُ آپسمین صلح کرا دینا اسلیے کہ آپسکا فساد مونڈ ڈالنے والا ہی پھر فرمایا بال مونڈنے والا نہین بلکہ دین کا مونڈنے والا ہی **ترغیب** اَفۡضَلُ الصَّدَقَۃِ اِصۡلَاحُ ذَاتِ الۡبَیۡنِ آپسمین صلح کرا دینا بہترین صدقہ ہی۔ اور فرمایا جو صلح کرانے کے لیے کچھ جھوٹ بھی شریک کرے تو وہ کاذب نہین ہی۔ اور فرمایا جو صلح کراتا ہی آدمیون مین اللہ تعالی اوسکے کام مین اصلاح کر دیتا ہی

اور ہر کلمے کے عوض ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب عطا فرماتا ہی اور جب صلح کرا کے واپس آتا ہی تو مغفور واپس آتا ہو

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
اور نہ سکو گے تم کہ عدل کرو عورتوں مین اگرچہ حرص کرو تم پس نہ جھکو پورا جھکنا

فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
پھر چھوڑ دو اوسے معلق اور اگر صلح کرو تم اور ڈرو تم پس بیشک اللہ ہی غفور رحیم

تم عورتون مین پورا انصاف ہرگز نکر سکو گے اگرچہ اسکی خواہش بہی کرو (اسلیے کہ مال او روقت مین تقسیم فعل اختیاری ہی مگر محبت و رغبت امر اضطراری ہی جیسا کہ فرمایا سید المتقین امام العادلین خاتم النبیین نے اے اللہ یہ میری تقسیم ہی جسکا مین مالک ہون تو مجہ اوس امر مین مواخذہ نکر جسپر مجہی قابو نہین - پہر تمکو یہ جائز نہین کہ ایک ہی طرف جھک پڑو جہان تک ہو سکے انصاف پر کمر باندہے رہو اور ایسا نہو کہ ایک بی بی کو ادہڑ مین چہوڑ دو نہ اوسپر التفات کرو کہ بفراغت بسر کر سکے نہ طلاق دو کہ کہین اور تعلق پیدا کرے اور اگر جھگڑے لڑائی مٹا کر صلح رکھو اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تعالی تمہارے سہو و خطا اور مجبوریون کو معاف فرمائیگا ۞ **وہم** جبکہ دل کی محبت پر اختیار نہین تو حب کفر اور بغض اسلام پر سزا کسلیے ہی **جواب** انسان پر اسکا عذاب نہوگا کہ اوسنے دل نماز مین کیون نہ لگایا اللہ و رسول سے قلبی محبت کیون نرکہی مگر یہ امر پوچھا جائیگا کہ نماز وقت پر بشرائط شرعی کیون نہ پڑہی اللہ و رسول کی اطاعت اور ظاہر و باطن مین تعظیم کیون نہ کی - باقی رہی کفر کی محبت یہ اختیار مین نہو لیکن اوسے برا سمجھے جانا اوسکے خلاف کرنا تو اختیار مین ضرور ہی اور یہی ادنی درجہ ہے اوس اسلام کا جو جنت مین لیجائے **احکام عدل** یہ ہی کہ سب بیبیون کے پاس برابر شب باش ہو مگر جماع مین تقسیم نہین - اور نفقات مین مساوات کرے - سوائے امام ابو حنیفہ کے دوسرے مجتہدین کہتے ہین کہ اوس حدیث سے جو انس ابن مالک نے آنحضرت سے نقل کی کہ جب ایک بی بی ہوتی ہوئے دوسری سے نکاح کرو پس اگر باکرہ ہی تو اوس کے پاس سات شب رہو اور ثیبہ ہو تو اوس کے پاس تین شب رہو پہر ہمیشہ وہی برابر تقسیم رہے (مسلم) پس عدل یہی قرار پا گیا - اور حنفیہ اسکا جواب دو طرح سے دیتے ہین ۱ کلمۂ عدل خاص ہے معنے اسکے معلوم ہین چاہیے کہ مساوات ہر حال مین بقدر اختیار رہے اور کسی عورت کا جدیدہ و قدیمہ ہونا دوسرے کے حق کو ضرر نہین پونہچا سکتا ۲ کہا امام محمد بن حسن نے اپنی کتاب حجج مین کہ کہا ابو حنیفہ نے جو مرد ایک عورت ہوتی ہوے دوسری سے

نکاح کرے تو اوسے یہ حق نہین کہ نئی کے پاس زیادہ رہے اور کہا اہل مدینہ نے اگر وہ نئی باکرہ ہی
تو سات شب اور ثیبہ ہو تو تین شب رہے پھر تقسیم مساوی شروع کرے اور یہ حدیث نقل کی کہ
جب حضور نے ام سلمہ سے نکاح کیا فرمایا اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ
ثَلَّثْتُ وَدُرْتُ عَلَيْهِنَّ اگر سات رات تمہارے پاس رہونگا تو سب کے پاس سات سات
رات رہونگا اور اگر تم چاہو تو تین شب تمہارے پاس رہون پھر دوسری بیبیون کے پاس برابر
دورہ کرتا رہون کہا محمد نے کہ یہ حدیث یون نہین ہی بلکہ اوسقدر ہے کہ اگر تم چاہو تو سات شب
تمہارے پاس اور سات سات شب اورون کے پاس رہون اور آپ مساوات ہی اور آپ کسطرح
یہ فرماتے اسلیے کہ اگر ام سلمہ کا حق تھا کہ تین شب وہان رہین تو یہ فرمانا کہ سات رات تمہارے پاس
اور سات سات رات اورون کے پاس رہون اس حق کو زائل کرتا ہی بلکہ یہ فرماتے کہ تمہارے
پاس سات رات اور دوسرون کے پاس چار چار رات رہون تاکہ تین شب کی زیادتی پائی جائے
اور اگر اونکا حق نہ تھا تو آپ حقوق زوجات مین دست اندازی کیونکر فرماتے لیکن جبکہ روایت
وہ بھی آگئی تو اب ضرور ہے کہ معنے یہ سمجھے جائین اگر تم چاہو تو تمہارے پاس سات شب رہون
اور دوسریون کے پاس بھی سات سات شب رہون اور تم چاہو تو تمہارے پاس تین شب
رہون اور دوسریون پر بھی تین تین شب کا دورہ کرون تاکہ احادیث مین تطابق معانی
کلام مین صحت و متانت اور مقتضای کلمہ قرآن کے موافقت حاصل ہو اور سفر مین مرد
مختار ہے چاہے کسیکو ساتھ نہ لے اور چاہے تو بعض کو ہمراہ رکھے اور احمد اور شافعی کے نزدیک
کسی کے ساتھ سفر نہین کرسکتا خواہ سبکو ساتھ لے۔ خواہ سبکو چھوڑ دے۔ اور بعض کو ساتھ لے
تو سبکی رضا ہو یا قرعہ ڈالے۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک قرعہ شرط نہین اسلیے کہ قرعہ اثبات حق کیلیے
نہین بلکہ دل خوش کرنے کو ہے اور اسی بنا پر قرعہ آنحضرت کا تھا پس شرط نہو گا۔

کہ حضرت ام سلمہ بیبیون ۱۲

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝

اور اگر جدا ہو جائین بے پروا کریگا اللہ سبکو اپنی کشایش سے اور ہی اللہ وسعت دینے والا حکیم

اور صلح نکرو اور جدا ہو جاؤ گے تو اللہ تعالی دونو کا کارساز ہی وہ وسعت دینے والا دانا ہی رازہی یہ مطلب
نہین کہ بعد طلاق دونو تونگر یا مستحق فضل ہونگے اسلیے کہ طلاق عمدہ چیز نہین بلکہ دونو کو تسکین لائی
کہ ہم ایک کو دوسرے کی اعانت و مصاحبت سے بے پروا کردیگے ہم دوسرا مونس و سازگار عطا کرینگے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ

اور اللہ ہی کے لیے ہے جو ہے آسمانون مین اور جو ہی زمین مین اور تحقیق کہ نصیحت کی ہم نے اونہین

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا
جو دیی گئی کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے اور اگر کفر کرو گے

فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا
پس بیشک اللہ کے لیے ہی جو آسمانوں مین ہو اور جو زمین مین ہو اور ہے اللہ بے پروا حمد کیا گیا

زمین و آسمان اور اوسکی تمام چیزین اللہ کے مملوک و مخلوق ہین اور ہمنے نصیحت کی یہود و نصاریٰ کو اور تمکو
کہ اللہ سے ڈرو اور کفر کروگے تو اللہ سے بھاگ کر کہان جاؤگے اور اللہ تمہارے اسلام کفر سے بے پروا بذات خود محمود ہے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اِنْ يَّشَاْ
اور واسطے اللہ کے ہی جو آسمانوں مین ہو اور جو زمین مین ہو اور کافی ہے اللہ کارساز اگر چاہے

يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝
لیجاوے تمکو اے آدمیو اور لاوے دوسرونکو اور ہے اللہ اس پر قادر

یہ سب اللہ ہی کے ملک ہین اور وہی کارساز کافی ہے دوسرے کی کارسازی کی ضرورت
نہین اگر چاہے تو اے کافرو یا اے تمام آدمیو یا اے جن و انس تم سب کو مٹا وے اور فنا
کردے اور دوسری قوم تمہاری غیر یا تمہارے مثل پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ان سب باتون پر
قادر ہے - یہ بیان ہین ملک و قدرت و غنا کا یعنے نہ تمہاری حاجت ہے نہ دوسرونکے پیدا
کرنے مین مجبوری **مظہری** سے کہا ابوہریرہ نے جب یہ آیت اوتری حضور نے اپنا
دست مبارک سلمان فارسی کے پشت پر رکھا اور فرمایا وہ قوم جسے خدا لاتا اسکی
قوم ہے یعنی اہل فارس **ف** اس حدیث مین فارس کے اطاعت کی تعریف نکلتی
ہے اور ایسا ہی ہوا کہ بڑے بڑے خدا پرست صوفی محدث عالم - مجتہد فارس مین ہوئے -

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ
جو ہے کہ چاہتا ہے فائدہ دنیا کا پس پاس ہی اللہ کے فائدہ دنیا کا اور آخرت کا (دونو)

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝
اور ہے اللہ سننے والا دیکھنے والا

یعنے اگر دنیا کی طمع ہو تو اللہ سے طلب کرو اوسکے پاس دنیا بھی ہے اور آخرت بھی ہو جو مانگو سب مل سکتا ہے اور اللہ سمیع بصیر

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ
اے ایمان والو ہو جاؤ قائم عدل پر گواہ اللہ کے اگرچہ اپنی جانونپر بھی ہو

اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا
یا ماں باپ پر اور رشتہ والونپر اگر ہو امیر یا محتاج تو اللہ مناسب ہے ساتھ اونکے پس نہ

مشہود دلیا مشہود علیہ مفید گواہی

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

پس نہ پیروی کرو خواہش کی کہ عدول کرو اور اگر زبان دباؤ یا چشم پوشی کرو پس بیشک اللہ ہے جو تم کرتے ہو جانتا

اے ایمان والو قائم ہو جاؤ انصاف پر سوائے حق اور راست کے دوسرا کلمہ زبان سے نہ نکلے اور دوسرا خیال دل میں نہ آئے اور اللہ کے گواہ بنجاؤ حکم حق اور واقعات حقہ کے اظہار میں تم اللہ کی طرف سے شہادت دو اگرچہ یہ گواہی خود تمہارے جانوں کے مضر ہو مثلاً جب تم سے کوئی خطا ہو تو صاف صاف عدالت میں اقرار کر دو فریب و رچرب زبانی سے اوسے چھپاؤ نہیں اور اگرچہ تمہاری ما۔ باپ اور رشتہ داروں اور دوستوں کے خلاف ہو یعنے نہ اپنا نہ اپنے عزیز و اقارب کا نفع و نقصان ملحوظ رہے نہ کسیکی مروت باقی رہے آرہا یہ خوف کہ اسمین ضرر ہوگا دل سے نکال ڈالو سعدی راستی موجب رضای خدا ست ٭ کس نہ دیدم کہ گم شد از رہ راست نہ امیر کی رعایت کرو نہ محتاج پر ترس کہا و اللہ تعالی تمسے زیادہ اونپر مہربان اور اونکی مصلحت اندیشی کرنیوالا ہی پس چاہیے کہ نفسانی خواہشوں کی پیروی کرکے انصاف سے عدول کسی طرف میل اظہار حق سے اعراض نہ کرو اللہ تعالی تمہارے فعلوں سے خبردار ہے ف آیت مین کئی فائدے ہین ۱ حق گوئی کی کمال تاکید ۲ خودغرضی اور رعایت کی ممانعت ۳ اظہار حق مین مجبور و بیکس یا زبردست مالدار کسیکی رعایت جائز نہین اللہ تعالی دونو کا کارساز ہے جیسا کہ حدیث مین ارشاد ہوا اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ظالم کی مدد کسطرح کرین فرمایا اوسے ظلم سے روک دو ۴ یہ ارشاد کہ تم اللہ کے گواہ بنجاؤ ثابت کرتا ہی کہ جو امر گواہون سے ثابت ہو وہ قطعی ہی اوسکی مخالفت جائز نہین مسئلہ قاضی مدعی کو جبا دے اور مدعی علیہ جانتا ہی کہ اوسکا حق نہ تہا مگر اسلیے کہ نافرمانبرداری قاضی اسلام و تکذیب شہود لازم نہ آئے تعمیل واجب ہوگی اور درصورت مخالفت مدعا علیہ عاصی ہوگا اس اعتبار سے نہین کہ مدعی کا مال نہین دیا بلکہ اس اعتبار سے کہ قاضی اور شہود کی مخالفت کی ۵ ماباپ کی خدمت واطاعت سے گواہی مستثنی ہی وہ ناخوش ہون یا خوش۔ اسی لیے تصریح فرمادی ۶ کلمہ (لو) سے معلوم ہوگیا کہ اپنی ذات اور اقارب کے خلاف بیان مشکل ہی ہر ایک کا کام نہین لہذا اقرار اور والدین کے گواہی مضر مقبول اور مفید مردود گردانے گئے ۷ پورے طور پر مصداق اس آیت کے حضرات محدثین ہین کہ باب حدیث مین نہ ایک حرف بدلا نہ کسیکی ذرا رعایت کی اسی لیے اللہ کے گواہ بنگئے اون کی روایتون پر دین کا مدار ہوگیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي

اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور کتاب پر جو اوتاری اوسنے رسول پر اور اوس کتاب پر جو

أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

اوتارے پہلے سے اور جو انکار کریگا اللہ سے اور فرشتون سے اور اوسکی کتابون سے اور اوسکے رسولون سے اور دن قیامت سے پس تحقیق بہکا بہکنا دور

ای ایمان والو اچھی طرح ایمان لاؤ اللہ پر اور رسول پر اور قرآن پر اور اگلی کتابون پر اور جو اللہ سے اور فرشتون سے اور کتابون سے اور پیغمبرون سے اور قیامت کے آنے سے انکار کرے وہ بہت دور بہک گیا ف مراد حقیقت و کمال ایمان ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ

بیشک جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر بڑھ گئے کفر مین نہین ہے اللہ

لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا

کہ بخشے اونکو اور دکھائے اونہین راہ

معالم مراد اونسے یہود ہین اسلیے کہ وہ پہلے ایمان لائے حضرت موسی پر پھر کفر کیا گوسالہ پرستی سے پھر ایمان لائے توریت پر پھر کفر کیا حضرت عیسی سے پھر بڑھ گیا اونکا کفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے۔ اور کہا بعض نے مراد یہ ہے کہ کبھی ایمان لاتے کبھی کافر ہوتے ہین کسی طرف قرار نہین مگر آخر کار کفر مین غرق ہو جاتے ہین۔ اور مراد عدم مغفرت اور ہدایت سے خواہ یہ ہو کہ جب وہ ایسے حالت پر مرے تو نہ بخشش ہے نہ جنت کی طرف رہنمائی۔ یا ایسے لوگونکو نہ دنیا مین توفیق خیر ہے نہ آخرت مین عفو گناہ بہرحال ایک تاکید اور تغلیظ ہے نہ یہ کہ توبہ قبول نہ ہوگی۔ کہا بعض نے کفر مین بڑھنے سے مراد مرتد ہونا ہے

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن

خوشخبری سنا دیجیے منافقین کو کہ اونکے لیے عذاب دردناک ہے ایسے منافق کہ بناتے ہین کافرونکو دوست

دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

سوائے مومنین کے ڈھونڈھتے ہین نزدیک کفار کے عزت پس بیشک عزت واسطے اللہ کے ہے سب

یعنے اون منافقونکو عذاب کی بشارت سنا دیجیے جو کفار سے دوستی کرتے ہین اور جانتے ہین کہ اونکے ساتھ ہمین عزت ملیگی ف معلوم ہوا کہ کفار سے ملنا جلنا اور کفار کی صحبت اونکے لباس و اونکی روش اونکی ہمنشینی وغیرہ کو موجب فخر و عزت قرار دینا صفات نفاق و باعث عذاب سے ہے

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ

اور بتحقیق اوتارا ہمنے کتاب مین کہ بیشک جب سنو تم آیتین اللہ کی کہ کفر کیا جاتا ہے اور تمسخر کیا جاتا ہے

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ

اوس سے پس نہ بیٹھو ساتھ اون کے یہانتک کہ در آوین دوسری بات مین

اِنَّكُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡكٰفِرِيۡنَ فِىۡ جَهَنَّمَ جَمِيۡعَا ۙ

بیشک تم اوسوقت مثل انکے ہو جاؤگے بیشک اللہ جمع کرنیوالاہی منافقین کا اور کافرین کا دوزخ مین سبکو

منافق کفار کو دوست بناتے ہین حالانکہ آپ پراہی حبیب پاک قرآن مین نازل کیا گیا کہ جب تم اللہ کی آیتو نکی نسبت انکار یا تمسخر کرتے ہوے سنو تو ایسے بے ادب گروہ مین نہ بیٹھو جب تک یہ انکار اور استہزا چھوڑکر دوسری باتین نکرنے لگین اسلیے کہ اگر تم اون کے ساتھ بیٹھوگے تو صحبت کے اثر اور عذاب سماوی کے استحقاق مین تم بھی اونہین کے مثل ہو جاوگے اور اللہ تو منافقین اور کفار دونوکو دوزخ مین ایک جا کریگا ف ۱ قرآن سے تمسخر یا انکار یا توہین کفر ہے ۲ ایسی مجلس مین بیٹھنا حرام ہے ۳ فاسقون کی صحبت ایسی حالت مین کہ فسق مین مشغول ہون بکراہت جائز ہے (مظہری) ۴ دوسرے مسائل دین وامور دین کا اسی پر قیاس ہے یعنی اون سے توہین وانکار کفر وفسق ہے ۵ منافق اور کافر دونو جہنمی ہونگے

الَّذِيۡنَ يَتَرَبَّصُوۡنَ بِكُمۡ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَـكُمۡ فَتۡحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوۡۤا اَلَمۡ نَكُنۡ مَّعَكُمۡ ۖ

وہ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمہارے پس اگر ہو تمکو فتح اللہ سے کہین کیا نہ تھے ہم ساتھ تمہارے

وَاِنۡ كَانَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نَصِيۡبٌ ۙ قَالُوۡۤا اَلَمۡ نَسۡتَحۡوِذۡ عَلَيۡكُمۡ وَنَمۡنَعۡكُمۡ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ

اور اگر ہو واسطے کافرون کے کوئی حصہ کہین کیا نہ غالب آتے تھے ہم تمپر اور منع کرتے تھے تمکو ایمان والونسے

فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَلَنۡ يَّجۡعَلَ اللّٰهُ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ سَبِيۡلًا ۠

پس اللہ حکم کریگا تم مین بروز قیامت . اور ہرگز نکرے گا اللہ کافرون کے لیے ایمان والونپر راہ

ایسے کافر کہ انتظار کیا کرتے ہین مسلمانون کی نسبت پھر اگر مسلمانونکو اللہ کے فضل وکرم سے فتح نصیب ہوئی تو کہتے ہم بھی تو مسلمان اور ہر حال مین تمہارے شریک تھے اور اگر کہین کفار کا حصہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے تو منافق کہنے لگتے ہین دیکھو ہم تمکو منع کرتے تھے اور تمپر قوت رائے ودلائل سے غالب آجاتے تھے کہ تم ان لوگونکا ساتھ دو تمنے نہ مانا اللہ تعالی قیامت مین انکے نفاق اور دورولی کا پورا فیصلہ کردیگا منافق جہنم مین اور مخلص جنت مین جائینگے اور ایسا نہوگا کہ کافر تمپر غالب آجائین اللہ اونہین دنیا مین بھی خوار کریگا اور آخرت مین بھی فی النار احمد سے اگر یہ مراد لیجائے کہ دنیا مین بھی کفار کو مومنین پر غلبہ نہین ہے جیسا کہ ابن عباس سے منقول ہی تو اسمین متعدد مسئلے نکلتے ہین ۱ کافر کی گواہی مسلمان کی مضر جائز نہین ۲ کافر عورت نابالغہ کے نکاح کا ولی نہو سکیگا ۳ نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا

اسلیے کہ ان سب صورتون مین غلبہ اور ولایت ظاہر ہے اور استدلال بعض علما کا کہ غلام مسلم کافر کے ہاتھ نہ بک سکے یا کافر بعد غلبے کے بہی مسلمان کے مال کا مالک نہو سکے ضعیف ہی اسلیے کہ وہان غلبہ بوجہ کفر کے نہین بلکہ بوجہ خرید یا قبضے کے ہی عالمگیری اگر کافر مسلمان غلام کا مالک ہو تو وہ مجبور کیا جاوے کہ اوسے اپنے ملک سے بطور بیع یا ہبہ یا عتاق خارج کردے

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ

بیشک منافق مکر کرتے ہین اللہ سے اور اللہ داؤ کرتا ہی اونسے اور جب اوٹہتے ہین طرف نماز کے

قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا

اوٹہتے ہین سست دکہلاتے ہین آدمیون کو اور نہین ذکر کرتے اللہ کا مگر تہوڑا

بیشک منافق اللہ سے یعنے اللہ والون سے داؤ و مکر کرتے ہین کلمہ کہکر ہم نوالہ ہم پیالہ بنتے ہین وقت پر نکل جاتے ہین اللہ تعالی بہی اونہین دنیا مین مومنین کے شمشیر خون ریز سے پناہ دے ہوی ہی اور آخرت مین اسطرح الگ کردیگا جیسے دودہ سے مکہی پہر فرمایا معاملات اون کے خراب اور عبادت کا یہ حال کہ نماز جو بہترین عبادات ہی اوسمین سست و کاہل ہین اول تو پڑہتے ہی نہین اور پڑہی بہی تو آخر وقت نہ وضو پورا۔ نہ قراءت صحیح نہ تعدیل ارکان نہ حضور قلب نہ اطمینان اور یہ بہی دکہانے کے لیے کہ لوگ نمازی جانین اور اللہ کا ذکر کرتے ہی نہین اور کرتے بہی ہین تو بہت کم یعنے تعداد و ثواب مین ف اللہ کو دہوکا دینا یہ ہے کہ مومنین کو دہوکا دیتے ہین ہے نماز کا بالتخصیص ذکر اسلیے فرمایا کہ نماز ہی ایمان کا معیار ہی جیسا کہ فرمایا کہ نماز بہاری ہی مگر اونپر بہاری نہین جو یقین کرتے ہین کہ اللہ تعالی سے ملنا ہی وہان نماز کے انعام ملینگے اور اگر اسمین قصور کیا ہی تو دہکتی آگ تیار ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ عشا اور فجر کی نماز منافقین پر بہت بہاری ہی۔ بہر کیف نماز مین سستی علامت نفاق ہی سے ذکر قلیل سے خواہ یہ غرض ہی کہ کچہ کرتے ہی نہین کبہی کبہی قلیل بمعنے عدم کے آتا ہی خواہ یہ کہ ثواب اوسکا بہت کم ہی یا مقدار کم ہی اور اسسے مفہوم ہوتا ہی کہ مخلص نمازی کثیر الذکر ہین ابن کثیر کہا ابن عباس نے کہ مکروہ ہی کہ آدمی نماز کے لیے کسل و سستی سے اوٹہے بلکہ شگفتہ رو۔ نہایت راغب۔ خوش خوش حاضر ہو اسلیے کہ وہ دعا و سرگوشی کرتا ہی اپنے پروردگار سے اور حق سبحانہ تعالی اوسکی طرف اپنی وجہ سے متوجہ ہوتا ہے دعا قبول فرماتا ہی گناہ بخشدیتا ہی

مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا

یعنی منافق نہ ادہر کے ہین نہ ادہر کے ہین اور جسے اللہ بہکا دے تو اوسکے لیے راہ نہ پائیگا یعنی جسے اللہ تعالی توفیق سے محروم کردے اوسے ہدایت نصیب نہو گی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ

اے ایمان والو نہ بناؤ کافرون کو دوست سوای ایمان والون کے کیا چاہتے ہو

اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

کہ بناؤ تم واسطے اللہ کے اپنے اوپر دلیل ظاہر

اے مسلمانو کافرون کو دوست بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کی حجت اپنے اوپر قائم کرو اور تم کو جہنم سے بچنے کے لیے عذر باقی نرہے **ف** اسمین موالات کفار کی وعید سخت ہے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝

بیشک منافق نیچے کے درجے مین ہین آگ سے اور نہ پائیگا تو واسطے اونکے مددگار

منافق دوزخ کے تہ مین ہونگے اور کوئی اونہین وہانسے نکالنے والا نہین درمنثور ابن مسعود سے مروی ہے کہ لوہے کے صندوقوں مین مقفل کرکے تنگ تنورون مین دوزخ کی تہ مین ڈالدی جاینگے اور ان تنورونکو جب الحزن کہتے ہین انکے منہ پہر کبہی نہ کہولے جاینگے مظہری کہا کعب احبار نے کہ دوزخ مین ایک کنواں ہے جسے بند کیا گیا کبہی اسکا منہ نہین کہولا ہے اون دوزخ اوسکی سوزش سے پناہ مانگتی ہے یہی درک اسفل ہے منافق اسلیے سب سے زیادہ معذب ہین کہ کفار صرف انکار کرتے ہین اور یہ انکا تمسخر دونو کفار دنیا مین ہی مسلمانونکی تلوار ونکی جو رنگ بنے رہتے ہین اور وہ ہم نوالہ ہم پیالہ اسی لیے زیادہ عذاب کا

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

مگر جنہون نے توبہ اور نیک کام کیے اور مضبوط پکڑا اللہ کو اور خالص کیا دین اپنا واسطے اللہ کے پس وہی ساتہ ہین مومنین کے

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور اب دیگا اللہ مومنین کو ثواب بڑا

جنہون نے اس نفاق وکفر سے دنیا مین توبہ کی اور اچہے کام کیے خالص مسلمانون کے طریقے اختیار کیے اور دین مین میل نہ رکہا وہی لوگ مومنین خالص کے ساتہ ہونگے اور اللہ تعالی ایمان والون کو اس توبہ در ایمان کا ثواب عظیم عطا فرمائیگا **ف** آیت مین اشارہ ہے کہ سابق بالایمان بمنزلہ اصل و امام کے ہے اور لاحق اوسکا تابع اوسکا پیرو اسلیے صحابہ کے کسیکو نوکی نہین ہوسکتا

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

کیا کریگا اللہ عذاب کو تمہارے اگر شکر کرو تم اور ایمان لاؤ تم اور ہے اللہ قدردان خبردار

اللہ تعالی کو تمہارے عذاب سے کیا فائدہ ہے اگر تم اوسکی ربوبیت کی شکرگزاری کرو اور اوسکی الوہیت پر ایمان لاؤ اللہ تعالی تو تمہاری حرمت کا قدردان اور تمہاری عجز و مشقت اور خلوص سے خبردار ہے **ف** یہ بہت بڑا وعدہ ہے جسمین صاف ظاہر کردیا کہ ہم کو تمہیں عذاب کرنا منظور نہین خدا کو تم سمجہو اور ناشکری و انکار سے باز آؤ

پارہ ششم لا یحب اللہ سورۃ النساء

تمہید ہر چند ہر بری بات حق سبحانہ تعالیٰ کے حضور میں مبغوض و ناپسند ہے مگر جہر یعنے چلا کر بری بات زبان سے نکالنا زیادہ تر ناپسند ہے اسلیئے کہ آہستہ کلام کا اثر کلام کرنیوالی ہی پر تمام ہو جاتا ہے اور آواز بلند دوسرون کے دل اور اخلاق پر برا اثر ڈالتی ہے بعضے اوسکے اقتدا کرنے لگتے ہین بعضے بدگوئی اور غیبت پر آمادہ ہو جاتے ہین اور جس سے اوس بری بات کا تعلق ہے وہ غصے مین آکر کبھی جواب ترکی بترکی اور اکثر بقول ع کلوخ انداز را پاداش سنگست بہت کچھ زیادتی کر بیٹھتے ہین۔ اسی وجہ سے حدیث مین وارد ہوا کہ منافق کی پہچان یہ ہے کہ جب جھگڑے گالیان بکے۔ لہذا منافقین کے سزا اور علامتونکے بعد بصراحت ممانعت فرمائی

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

نہین پسند کرتا اللہ چلانا ساتھ بری بات کے مگر جو ظلم کیا گیا اور ہے اللہ سنتا جانتا

یعنے چلا کر بری بات کہنا اللہ کے نزدیک نہایت ناپسند ہی ہان جسپر ظلم کیا گیا اور اوس سے تحمل نہو سکا تو خیر معاف ہی حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہاری آہستہ بات بھی سنتا ہو اور نکہو تو تمام باتین جانتا ہے رہے مخلوق انکے سنانے سے فائدہ نہ یہ ضرر پر قادر ہین نہ نفع کے مالک **بالسوء من القول** گالی یا ہجو یا بددعا۔ اسکے لیے مظلوم کو رخصت ہی **مسلم المستبان ما قالا فعلی البادی مالم یعتد** دونو گالی دینے والے جو کچھ کہین اوسکا بار اوسپر ہے جسنے پہل کی جب تک یہ دوسرا حد سے نہ بڑھے اسلیئے کہ پہل کی بات ظلم ہے دوسرے کی بات اوسکا جواب اور اگر حد سے بڑھگئی تو یہ بھی ظلم ہے

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا

اگر ظاہر کرو کوئی نیکی یا چھپاؤ اوسے یا معاف کرو برائی پس بیشک اللہ ہے معاف کرنے والا قادر

اگر تم کسی نیک امر کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اوسکا اجر ملیگا اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے اور اگر کسی گناہ کو معاف کرو تو اللہ تعالیٰ بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہے جب تم اپنا حق بندون سے معاف کروگے اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کریگا بالکل ونہین پاک صاف کرو لیگا جب تم بندون سے عفو کرو اللہ تعالیٰ تمسے عفو فرمائیگا مظہر سے حضور سے پوچھا گیا اپنے خادم کے کتنی خطائین ایک دن مین معاف کیجائین فرمایا ستر بار یعنے بکثرت۔ حدیث مین وارد ہوا کہ نبی اسرائیل مین ایک تو انگر تھا مرا تو کوئی اوسکی نیکی نہ تھی مگر یہ کہ اپنے نوکرون سے کہدیتا کہ مفلس مقروضون سے

حاشیہ: ع الربع — ع الاسور — من القول — اور سن تنکلم — کے یعنے — بعض ۱۲ — مفعول ہیں ۱۲ — ۱۲ — است شنا منقطع — بعض دعرب من — بیقینی — نہیں یہ — حرم ۱۲ — اور لفظ لا یحب — مستثنیٰ — ہوتا تو لازم — آتا کہ وہ بلکہ — رکھتا ہے — حالانکہ ایسا — نہیں ہے — ع جزاء — مفعول ہے ۱۲

درگزر کرتے رہیں ارشاد ہوا کہ ہم اس سے زیادہ معاف اور درگزر کرنیکے سزاوار ہیں
ف آیت میں ایک اشارہ بعید اسطرف ہے کہ خیر اور ذکر میں جہر غیر محبوب نہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ
جو کفر کرتے ہیں اللہ اور پیغمبروں کے اور چاہتے ہیں کہ جدائی کریں اللہ میں اور اوسکے پیغمبروں میں

وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ
اور کہتے ہیں ایمان لائے ہم بعض پر اور کفر کرتے ہیں بعض سے اور چاہتے ہیں کہ اختیار کریں بیچ میں اسکے کوئی

سَبِيلًا أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا
راہ وہی کافر ہیں سچ سچ اور تیار کیا ہمنے کافروں کے لیے عذاب ذلیل کرنے والا

جولوگ اللہ اور اوسکے پیغمبروں سے انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور رسول میں تفرقہ ڈالدیں یعنی اللہ پر ایمان لائیں اور بعض یا کل پیغمبروں کو نمانیں جسطرح یہود۔ نصاریٰ جو بعض پیغمبروں کے منکر تھے یا بعض کفار جو الوہیت کے قائل اور رسالت کے منکر ہیں۔ یہ لوگ بیشک کافر ہیں اور ہم نے کفار کے واسطے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ
اور جو ایمان لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور نہ جدائی کی کسی میں اونمیں وہی ہیں کہ اب

يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا
دیگا اونہیں ثواب اونکے اور ہے اللہ غفور رحیم

جو اللہ پر اور سب پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں اور اللہ اور پیغمبر میں تفرقہ نہیں کرتے ہیں اسطرح کہ ایک پر ایمان لائیں اور دوسرے پر نہ لائیں اور نہ باہم پیغمبروں میں فرق کرتے ہیں کہ ایک کو مانیں دوسرے کو کاذب جانیں (اور وہ مسلمان ہیں جو تمام انبیا اور تمام کتابوں کے مقر ہیں) ان کو انکے ثواب عطا ہونگے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ف اس آیت سے بالکل صاف ہوگیا کہ انبیا میں تفرقہ نکرنے کے یہ معنی نہیں کہ سب مساوی القدر مساوی المراتب ہیں اسلیے کہ اللہ اور پیغمبروں میں بھی مساوات شرک ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ایک کو اپنے احاطہ یقین و تصدیق میں داخل اور دوسرے کو خارج کرے

يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ
سوال کرتے ہیں تجھسے کتاب والے یہ کہ اوتار لاوے اونپر کوئی کتاب آسمان سے پس تحقیق کہ سوال کیا موسیٰ سے

أَكْبَرَ مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ
بڑا اس سے پھر کہا دکھا ہمیں اللہ کو کھلا پس لے لیا اونہیں بجلی نے بسبب اونکے ظلم کے

ولہ حق حال موکد ہے ۱۲ ولہ نفقہ بیان ہے جزا محذوف ہے سے اولئک تفسیر ہے ۱۲ اولئک سیمھم لا انہم ۱۲ لہ جیسا کہ تورات ۱۲ ۱۲ تقاضا بیان سے سوال ہے ۱۲ ع ۱۲

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ
پھر بنا لیا گوسالہ بعد ازانکہ آگئین اونکے پاس دلیلین پھر معاف کیا ہمنے اس سے

وَاٰتَيْنَا مُوسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝
اور دی ہمنے موسی کو حجت ظاہر

یہود آپسی طرح طرح کی معجزے طلب کرتے اور اسلیے نہین کہ ایمان لائین بلکہ گستاخی سی عاجز کرنے کے لیے ارشاد ہوا کہ آپ ایسے کہتے ہین جسطرح توریت ایکبار آسمان سے اوترآئی آپ بھی ایک کتاب آسمان سی لا دیجیے (آپ اسطرف خیال نفرمایئے اسلیے کہ) موسی سے اس سے بھی بڑی بڑی باتین مانگ چکی ہین کہنے لگے اے موسی جب تک ہم آنکھون سے حق سبحانہ تعالی کو نہ دیکھ لین ایمان نہ لائینگے اور یہ واقعہ طور پر ہوا تہا جب موسی اپنی قوم کی ستر آدمے ہمراہ لے گئے اور انوار رحمانی نے اپنے کلیم موسیٰ کو گہیر کرچشم اغیار سے چہپا لیا اور حضرت ذوالجلال والاکرام اور اوسکے پیارے بندے مین باتین ہونے لگین ان ہمراہیون نے کہا نہین ہم آنکھ سے دیکھین تو مانین اس گستاخی پر ایک برق نور چمکی اور اون سب کو فنا کر ڈالا (صفحہ ۳۶) اور اس سے پہلے بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی شروع کردی تہی اور حضرت موسی طور پر گئے تھے جب آپ آئے تو حکم ہوا کہ یہ گوسالہ پرست اپنی جان کو ہلاک کرین تو خطا معاف ہو جب ستر ہزار قتل ہوگئے تو باقی ماندون کے خطائین عفو کردین (صفحہ ۳۴) اور ان تمام معجزون مین حضرت موسی کلیم اللہ کو ظاہر ظاہر حجتین ہمنے عطا کین۔ جب اسپر ایمان نہ لائے تو اب کیا ایمان لائینگے

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ
اور اوٹھایا ہمنے اونپر پہاڑ اونسے وعدہ لینے کے لیے اور کہا ہمنے اونسے داخل ہو دروازے مین سجدہ کرتے ہوئے اور

قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝
کہا ہمنے اونکو نہ حد سے بڑہو ہفتے کے دن مین اور لے لیا ہمنے اونسے عہد گاڑہا

اور ہمنے فرشتون کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے سرون پر پہاڑ کہڑا کردو تاکہ وہ توریت کے اطاعت کا عہد کرین (صفحہ ۴۱)۔ اور جب ہمنے تمہاری درخواست پر فرمایا کہ شہر مین جاؤ اور جو جی چاہے وہان کہاؤ مگر جب دروازے مین داخل ہو تو سجدہ کرو (صفحہ ۳۸) اور ہمنے حضرت داؤد کے زمانے مین فرمایا کہ ہفتے کے دن مچہلی کا شکار نکرو اور اسپر اونسے عہد بھی لے لیا (صفحہ ۴۲) مگر ہر مقام پر وہ بد عہدے اور خلاف ورزی کرتے رہے تو اب کیا امید رہے

رکوع ۲۲ آیات ۵۲ تا ۵۵ ... حضرت عیسی علیہ السلام کے ... تفصیل ... ایمان (صفحہ ...) ... لافضد بیشاقہم ... سجدا ... ۱۲

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَ

پہر بسبب اونکے توڑنے کے اپنے عہد کو اور اونکے کفر کے آیتوں سے اللہ کے اور اونکے مار ڈالنے کے پیغمبروں کو ناحق اور

قَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

اونکے کہنے کے کہ دل ہمارے غلاف میں ہیں (نہیں) بلکہ مہر کردی اللہ نے اونپر بسبب اونکے کفر کے پہر نہیں ایمان لاتے مگر کم

پہر عذاب نازل ہوا اور سزائیں ملیں اسلیے کہ اونہوں نے اللہ کے عہد توڑ دیے اور خلاف ورزیے کے اور اللہ کی آیتوں سے کفر کیا جہان جہان نبی کریم کے اوصاف اور آپکی تصدیق و اتباع کے احکام تھے اونہیں مٹا ڈالا یا تاویل کی بہر کیف نمانا - اور مثل حضرت زکریا و حضرت یحیی کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے اور اس بیہودہ گفتار سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑہے ہوے ہیں ہم محمدیوں کی بات کیونکر مانیں بلکہ اللہ تعالے نے اپنے غضب و بے التفاتی سے اون کے دلونپر مہر کردی پہر وہ ایمان ہی نہیں لاتے ہیں مگر کمتر یعنی بعض احکام و آیات کے ایمان سے کیا فائدہ اونہیں ہو سکتا ہے

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝

اور اونکے کفر سے اور اونکے کہنے سے مریم پر بہتان بڑا

یعنی عذاب بسبب انکار و کفر کے اور اسلیے اوتپر نازل ہوا کہ حضرت مریم پر جہوٹہا بہتان باندہا اور معاذ اللہ اونہیں زانیہ قرار دیا۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ

اور اونکے کہنے سے ہمنے قتل کیا مسیح عیسے بن مریم کو رسول اللہ کے اور نہیں قتل کیا اوسے

وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ

اور نہ سولی دیے اوسے لیکن شبہ ہوا اونکو اور بیشک جو مختلف ہو قتل میں عیسی کے البتہ شک میں ہیں اوس سے

مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ

نہیں واسطے اونکے اسکا علم مگر پیروی گمان کی اور نہیں قتل کیا اوسے یقینی طور پر بلکہ اوٹھا لیا اوسے اللہ نے طرف اپنی

وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

اور ہے اللہ غالب حکمت والا

اور اس کہنے سے عذاب نازل ہوا کہ ہم نے حضرت عیسی کو قتل کیا حالانکہ نہ قتل کر سکے نہ سولی دے سکے یہ ہوا کہ جنہے حضرت عیسی کی خبر بادشاہ ظالم کو دی تہی اوسے اللہ تعالی نے حضرت عیسی کی صورت پر کر دیا وہ لوگ اوسے عیسے سمجھے اور سولی دیدی پہر وہ اپنی اصلی صورت پر آ گیا یہود کو اس میں شبہہ پڑا اور تردد ہوا کہ آیا ہمنے قتل کیا یا نہیں تو یہ قول کہ حضرت عیسی کو قتل کیا

محض گمان پر ہے اور حق یہ ہے کہ نہ قتل کیا نہ سولی چڑہالی بلکہ اللہ تعالی نے اوسے اپنے حضور مین بلا لیا اور آسمان پر اوٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے (اسکا تفصیلی قصہ آئیگا)

وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

اور نہیں کوئی ... مگر ایمان لائیگا اوپر اوسکے مرنے سے پہلے اور دن قیامت کے ہونگے عیسی اونپر گواہ

کوئی اہل کتاب ... مگر یہ کہ حضرت عیسی پر ایمان لائیگا یعنے امام مہدی آخر الزمان کے وقت مین جب آپ نزول فرمائینگے اور بعد انتقال امام خلافت آپکے متعلق ہوگی پھر آپ دنیا سے رحلت کرینگے اس سے پہلے یہود اور نصاری یا مردود کو تہ در شمشیر یا مطیع و مومن بنائینگے اور قیامت کے دن اپنی امت کے گواہ ہونگے جیسے ہر پیغمبر اپنی امت پر شہادت دینگے

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ

پس بسبب ظلم ان لوگون کے کہ یہودی ہوئے حرام کین ہمنے اونپر پاکیزہ چیزین کہ حلال کی گئی تہین ونپر اور اونکے رکنے سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ وَّأَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ

راہ سے اللہ کے بہت ... لینے سے اور بیشک منع کیے تہے سود سے اور مال مردم خوری

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا

کے ناحق طور پر اور تیار کیا ہمنے کافرون کے لیے اونمین سے عذاب دردناک

ان تمام مظالم و معاصی مذکورہ کی وجہ سے ہمنے یہود پر وہ پاک چیزین حرام کردین جو اونپر حلال تہین (اسکی تفصیل سورۂ انعام مین آتی ہے) اور بسبب رکنے کے اللہ کی راہ سے (یعنے ترک ایمان و اتباع رسول اللہ) اور اسلیے کہ سود کہانے لگے جس سے اونہین منع کیا تہا اور آدمیون کا مال ناحق طور پر لینے لگے (کافر و مغضوب قرار پائے) اور ہمنے کفار کے لیے عذاب دردناک موجود کر رکہا ہے گو ان آیتون مین یہود کی قلعی کہولدی گئی اور اون کی بدافعالیان مذکور ہوئین مگر تم اے اہل قرآن و خدام نبی آخر الزمان ذرا سنبہل جاؤ اور دیکہو کہ آیا تم مین بہی خرابیان ہین یا نہ اگر ہین تو کیا عذر ہے کہ وہی عذاب نہ آجائے پس ڈرو اور رکانیں و ہوروؤ توبہ کرو باز آؤ اپنے پیغمبر اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ کا دامن مضبوط پکڑو آپکی سنت کے تابع بنجاؤ آپکے حکم کے مطیع رہو اللہ تعالے تمپر رحم فرمائے گا

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

مگر راسخ علم مین اونہین کی اور ایمان والے ایمان لاتے ہین اوسپر جو اوتارا گیا تجہپر

وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

اور جو اوتارا گیا تجہسے پہلے اور قائم کرنیوالے نماز کے اور دینے والے زکوۃ کے

وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا
اور ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر یہ ہین کہ اب دینگے ہم انہین ثواب بڑا

سبکا یہ حال نہین بلکہ وہ اہل کتاب جنکے دل مین علوم آسمانی کا نور در آیا اور دروازے توفیق کے جنپر کہل گئے جیسے عبداللہ بن سلام وکعب احبار وغیرہم اور مومنین مہاجر وانصار ایمان لاتے ہین تمام آسمانی کتابون پر اور نماز پڑہنے والے اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر یقین رکہنے والے ایمان لاتے ہین اور ان سب کو ہم دینگے ثواب عظیم

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
بیشک وحی بہیجی ہمنے طرف تیرے جسطرح وحی بہیجی ہمنے طرف نوح کے اور پیغمبرون کے بعد نوح کے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
اور وحی کی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسباط

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ
اور عیسے اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کے اور دی ہمنے داؤد کو زبور

اے نبی کریم آپ یہود کی بیتکی باتون پر خیال بہی نکرین آپ کا پیغمبر ہونا اور قرآن کا آنا کوئی نیا امر نہین جسپر وہم پیدا ہون اسیطرح سے نوح اور اون کے بعد ادریس وشعیب وصالح وہود وغیرہ اور ابراہیم اور یعقوب اور اون کی اولاد اور موسے وعیسے اور سلیمان وغیرہم پر وحی آیا کی اور داؤد کو اسی طرح زبور عنایت ہوئے

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۗ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ
اور بہیجے وہ پیغمبر کہ ذکر کیا ہمنے اونکا تجہسے پہلے سے اور وہ پیغمبر کہ نہین ذکر کیا ہمنے تجہسے اور کلام کیا اللہ نے موسیٰ سے حق کلام کرنیکا

یعنے بہت پیغمبر وہ بہیجے جنکا حال آپسے قرآن مین ظاہر کر دیا اور بہت پیغمبر وہ بہی ہین جنکا ذکر آپسے نہین کیا اور حضرت موسی سے اچہی طرح باتین کین پس جب حضرت کلیم کی بات اس قوم نے نہ سنی تو تم بہی ان کی بات نسنو عقیدہ پیغمبرون کی حد معین نہین اللہ جانے کسقدر ہین اسلیے فرض ہے کہ کہے مین سب پیغمبرون پر ایمان لایا اور جسقدر تعداد مین مشہور ہین انہین عقائد مین دخل نہین اور وجہہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مین صاف کہدیا کہ بعض پیغمبرونکا ذکر آپسے نہین کیا پس اگر یہ مراد ہی کہ خاص قرآن ہی مین ذکر نہین کیا تو حدیث مشہور یا متواتر چاہیئے جس سے ہمکو علم یقینی حاصل ہو اور وہ نہین ہے اور اگر یہ معنے ہین کہ آپسے بتایا ہے نہین تو

اب علم کا کوئی ذریعہ نرہا مسئلہ ایسا شخص جو آپسے سابق ہوا اور اوسکی کوئی ایسی بات جو شان نبوت کی منافی ہے معلوم ہو تو اوسکی طرف یہ گمان کرنا کہ شاید پیغمبر ہو موجب عصیان نہیں اسلیے کہ نہ پیغمبر معد ود ہین نہ مانع موجود مسئلہ ایسے شخص کو جسکے نبوت پر قطعی دلیل ہو پیغمبر مان لینا اور اوسپر ایمان لانا کفر ہے۔ اسلیے کہ اسمین اللہ پر افترا ہے مسئلہ ایسے شخص کو جسکے نبوت قطعی ہو یہ کہنا کہ پیغمبر نہین کفر نہین ہے اسلیے کہ تعداد انبیاء پر ایمان اجمالی شرط تہا وہ حاصل ہو گیا نہ تفصیل کا ہمکو علم ہے وہ تکلیف

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا
بہیجے پیغمبر خوشخبری سناتے اور ڈراتے تاکہ نہ رہے آدمیون کو اللہ پر حجت بعد پیغمبرون کے اور ہے اللہ غالب حکمت والا

جسطرح آپ بشیر و نذیر ہین سب پیغمبر فرمانبردارون کو بشارت سناتے اور نافرمانبردارون کو جہنم سے ڈراتے آئے ہین اور یہ اسلیے تہا کہ آدمیون کو مقام عذر باقی نرہے کہ ہمکو معلوم نہ تہا ہم جانتے تو کیون نہ مانتے اور اللہ غالب ہے سب کچہ کر سکتا ہے حکمت والا ہے جو کرتا ہے مصلحت سے کرتا ہے وہم ظاہر اسمجہا جاتا ہے کہ جسے پیغمبر یا اون کی طرف سے تعلیم نملی اوسپر بازپرس نہو حالانکہ امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ جو آدمی پہاڑکی چوٹی پر بالغ ہوا اوسپر بہی الزام و بازپرس ہے جواب ایسے آدمیو نپر صرف خالق اور ایک جاننا فرض ہے نہ دوسرے فروع احکام۔ اور بعد تعلیم پیغمبر تمام جزئیات ایمان کی بازپرس ہے مثلاً حشر و نشر و ثواب و عقاب و نبوت و کتاب وغیرہ وہم ظاہر ہے کہ آدمی اللہ پر حجت قائم نہین کر سکتا حالانکہ قرآن مین صاف فرمایا کہ پیغمبر نہوتے تو آدمیون کی حجت اللہ پر قائم ہوتے جواب حجت سے خواہ مراد عذر ہے اور یہہ غلام کو اپنے مولا سے جائز ہے۔ خواہ مراد دلیل و غلبہ ہے تو اسکا وہی جواب ہے جو ظلم کا یعنے جسطرح اللہ تعالی کے فعل ظلم نہین ہو سکتے تاہم وہ لفظ ظلم کی بار بار نفی فرماتا ہے ایسی ہی بندی حجت نہین لاسکتے لیکن لفظ حجت کی نفی فرماے

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۙ
لیکن اللہ گواہی دیتا ہے جو اوتارا طرف تیرے اوتارا اوسی علم سے اپنے اور فرشتے گواہی دیتے ہین اور کافی ہے اللہ گواہ

وہ انکار کرین یا اقرار البستہ حق سبحانہ تعالی خود شہادت دیتا ہے جو کچہ اوسنے آپ پر نازل فرمایا اپنے علم قدیم اور وسیع سے نازل فرمایا (اودہر اودہر کے باتین نہین) اور فرشتے بہی گواہی دیتے ہین اور اللہ کے گواہی کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ اِنَّ
بیشک جو کافر ہوے اور روکا راہ سے اللہ کے بیشک بہکے بہکنا دور بیشک

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا
جو کافر ہوئے اور ظلم کیا نہیں اللہ کہ بخشے اونہیں اور نہ دکھاے کہ اونکو راہ

اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا
مگر راہ دوزخ کی رہنے والے اوسمین ہمیشہ اور ہے یہ اللہ پر آسان

جو کافر ہوئے اور اللہ کی راہ سے لوگونکو باز رکھا دور بہک گئے اللہ اونہیں نہ بخشے گا نہ رہنمائی فرمائے گا یعنی توفیق خیر نہ دیگا ہان دوزخ کا راستہ کھلا ہوا ہی جسمین ہمیشہ رہینگے اور اللہ پر یہ کام بہت آسان ہو ظلم سے مراد شرک یا گناہ کبیرہ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ
اے آدمیو بیشک آگیا تمھارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے تمھارے رب کی طرف سے پس ایمان لاؤ اچھا ہو واسطے تمھارے

وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا
اور اگر کفر کروگے پس بیشک واسطے اللہ کے ہے وہ شئے کہ آسمانون مین ہے اور زمینو نمین اور ہے اللہ دانا وحکیم

اے لوگو یہ جلیل قدر رسول برحق تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس آگیا تمپر فرض ہے کہ ایمان لاؤ یہ ایمان خیر ہے تمھارے حق مین ورنہ اگر تم کفر کروگے تو یہ سمجھ رکھو کہ جو کچھ زمین وآسمان مین ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے نہ اوسکی بے رضا تمہین کچھ مل سکتا ہے نہ اوسکے تمھاری پروا ہے اور اللہ دانا وحکیم ہے اور حکیم ایسا نہین کرتا کہ عاصی ومطیع دونون کو برابر عوض دے۔

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ
اے اہل کتاب نہ غلو کرو اپنے دین مین اور نہ کہو اللہ پر مگر سچ

اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ
نہین ہین مسیح عیسے بن مریم مگر رسول اللہ کے اور کلمہ اوسکے کہ ڈالا اوسکو طرف مریم

وَرُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ
اور روح اللہ کی طرف سے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے پیغمبرونپر اور نہ کہو تین باز آؤ اچھا ہو واسطے تمھارے

اے کتاب والو اپنے دین مین غلو نکرو اور اللہ پر کوئی بات نکہو حق کے سوا اور حضرت عیسے جنکے نسبت تمنے طرح طرح کی باتین گڑھ لین ہین وہ مریم کی بیٹی ہین۔ اللہ کے رسول ہین۔ اللہ کے کلام ہین یعنی بمجرد کلمہ (کن) پیدا ہوگئے یا وہ کلمہ جو بواسطہ جبرئیل کے مریم پر ڈالا گیا اللہ کے زندہ کیے ہوئے اللہ کی بنائی روح ہین جو بدون واسطہ مرد کے مریم کے پیٹ مین مجسم ہوگئے تو تمپر فرض ہے

ف جز ا بیعنی آمنوا ایمانا خیرا لکم منعوبہ اے ف لا تغلوا نہی تحریمی اور غلو حد سے بڑھنا ف لا تقولوا بھا نہی تحریمی ۱۲ اور ایسے ہی ولا تقولوا اور انتھوا ... ف صفت ... ف ...

او خیر الکم یا کان الانتہاء خیرا لکم ۱۲

کہ اللہ پر اور اوسکی رسول یعنے محمد رسول اللہ پر یا عیسے پر (اسطرح کہ وہ اللہ کے رسول اور بندے ہین) ایمان لاؤ اور ہرگز یہ نکہو کہ تین خدا ہین باز آؤ یہ باز آنا اچھا ہی تمہارے حق ہین۔ یہ آیت نصاریٰ کے تردید اور تعلیم ہین نازل ہوئی ہی تثلیث جسطرح قرآن سے مردود ہی عقلاً بہی ممنوع ہے دعوی تثلیث خواہ اسلیے ہے کہ بدون ان کے خدائی کا قیام و قوام ممکن نہین یا بلاضرورت ہی۔ اگر بلاضرورت ہی تو اسکی لئی کوئی دلیل نقلی قطعی چاہیے حالانکہ عیسائی باخود باسمین متردد و مختلف ہین اور اہل توریت اسکے مخالف پس ایسا جواز ثابت نہین ہوسکتا اور عقائد مین کوئی ظنی مشتبہ وجہ مفید نہین۔ اور اگر ضرورت ہی تو لازم آیگا کہ ہر جزو بجاے خود عاجز تہا ضرور ہوا کہ مافوق ان کے کوئی ذات قادر مطلق (جسے ہم مسلمان اللہ الصمد کہتے ہین) مان لے جاے۔ اور یہ تمام فساد مٹ جاے **ف** معلوم ہوا کہ دین مین بیجا تعصب غلو۔ حرام ہی اگرچہ بظاہر دین کیلیے مفید و مقوی نظر آئے پس وہ لوگ جو بعض فضائل مین حد سے گزر جاتے ہین اور اپنے زعم مین موجب زیادتی شوق و خوف و آماد گی عوام و فضل و عظمت اسلام سمجھتے ہین نصرانیون کے طرح غلطی پر ہین

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

نہین اللہ مگر معبود واحد پاک ہی وہ یہ کہ ہو اسطے اوسکے لڑکا اوسکی لیے ہی جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے اور کافی ہی اللہ کارساز

نہین ہی اللہ مگر معبود واحد ہی ہے ہم اوسکی پاکی بیان کرتے ہین وہ پاک اور بری ہے اس بات سے کہ اوسکا لڑکا ہو مملوک اوسی کے ہین جو کچہ آسمانون اور زمین مین ہین اور اللہ تمام امور کا کارساز کافی ہی اوسے دوسرے کی کیا حاجت **دلیل** مالک و مملوک مین مباینت شرط ہی اور ولد و والدین مجانست لازم پس مملوک ولد نہین ہوسکتا اور ہر موجود اللہ تعالیٰ کا مملوک ہی پس کوئی موجود اوسکا ولد نہین ہوسکتا الحمد علیہ ہی لیئے نہین معالم گروہ نصارے نجران (جنکا ذکر صفحہ گذشتہ مین گذر گیا) منجملہ اور امور کے یہ بہی کہتا تہا کہ آپ حضرت عیسی کو خدا کا بندہ کہتے ہین جو اونکے شان کے خلاف ہی ارشاد ہوا

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ

نہ انکار کریگا مسیح اس سے کہ ہو غلام اللہ کا اور نہ فرشتے مقرب اور جو انکار کریگا

نہ عیسے اور نہ نزدیک کوئی انکار نہین کر سکتے

عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا

بندگی سے اوسکی اور بڑائی کریگا پس جمع کریگا ان کو طرف اپنی سب کو

حاضر رہنے والے فرشتے کہ وہ اللہ کے غلام ہون

اور جو کوئی انکار کریگا قیامت کے میدان مین ننگے سر ننگے پانو عاجز و مطیع تمام مخلوق کے ساتہ حضور شاہنشاہی مین حاضر کیا جائیگا اور کسطرح وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ

ربط — حضرت عیسی بندہ ہونیسے انکار کرینگے لا ربط انکار نہ کریگا

ہر جان اسطرح حاضر ہوگی کہ ایک فرشتہ نامۂ اعمال لیے ہوے دوسرا اوسے کھینچے لاتا ہو ایسے شاہنشاہ قادر کی غلامی سے کیسے انکار و تکبر ہو سکتا ہو **مظہری استنکاف** نفرت و غرور کے ساتھ انکار کرنا **استکبار** بڑائی **بحث** اہل سنت کے نزدیک انبیای بشر تمام ملائکہ سے افضل ہین اور آیت مین ذکر ملائکہ کا بعد حضرت عیسے کے اونکے افضلیت پر دلالت کرتا ہی یعنے عیسے تو کیا فرشتے جو اونسے اشرف ہین اللہ کی عبودیت کے مقر ہین **جواب** چونکہ حضرت عیسے بے باپ پیدا ہوے نصارا اونہین خدا کا بیٹا سمجھنے لگے حق تعالی نے فرمایا کہ ملائکہ جو اس صفت اور نورانیت اور لطافت اور قرب مین اونسے بڑہے ہوے ہین وہ بہی مقر ہین - اور اسمین شبہہ نہین کہ جنس ملک کو جنس بشر پر ان صفات بالا مین فوق ظاہر ہے اور مقام بیان فضل مدارج کے لیے نہین بلکہ اون صفات مین فضل مقصود ہے جس سے عوام کو ہیبت اور الوہیت کا دہوکہا ہوا اور دوسرا فائدہ یہ ہی کہ کلمۂ مسیح سے عیسائیون کا رد اور کلمۂ ملائکہ سے قریش کا رد جو فرشتون کو اللہ کی بیٹیان کہتے تھے ہوگیا یا یون کہو کہ حضرت عیسے کے ذکر سے تمام اون لوگون کا رد ہوگیا جو کسی بشر کو الوہیت کے درجے تک پہنچا دین یا محسوسات کو معبود جانین اور لفظ ملک سے اون سب کا رد منظور رہے جو غیر محسوس اور لطیف اشیا کو ایسا سمجہین - مباحث اسکی کتب تفاسیر مین نہایت طویل ہین یہ مقام اونکا متحمل نہین

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ
پس لیکن جو ایمان لائے اور کام کیے نیک پس پورے دیگا اونہین ثواب انکا اور زیادہ دیگا اونہین اللہ

فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّلَا
فضل سے اپنے اور لیکن جنہنے انکار کیا اور بڑائی کی پس عذاب کریگا اونہین عذاب دردناک اور نہ

یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا
پاوینگے واسطے اپنے سوائے اللہ کے دوست اور نہ مددگار

جب تمام مخلوق میدان حشر مین بحضور رب العالمین شاہنشاہ آسمان و زمین حاضر ہونگی تو اون غلامونکو جو ایمان لائے تھے اپنے غلامی اور اوسکی شاہنشاہی کے دل سے مقر تھے اور اطاعت کے طور پر اچھی کام کیا کرتے تھے تفضلات شاہانہ سے اون کے انعام پورے پورے دیے جائین گے اور اپنے لطف و کرم سے بہت کچہ زیادہ کر دیا جائیگا اور وہ نعمتین عطا ہون گی جو کسی کے دل ور وہم مین بہی نگذرے ہون اور وہ بد نصیب ناپاک گروہ جنہنے قبول اطاعت سے انکار اور اقرار عبودیت سے تکبر و سرکشی کے برق غضب اور آتش عذاب سے جلا کر خاک سیاہ کر دیے جائینگے وہ سخت عذاب ہوگا جس سے نہ کوئی بچانے والا نظر آئیگا نہ کوئی حمایتی - بہلا ایسے غالب جبار قہار کے حضور مین کون

عذر و انکار کر سکیگا ف اس رد مین ایک لطف یہ ہی کہ کنایۃً بتادیا کہ حضرت عیسےٰ ہون یا کوئی اور صاحب عظمت اللہ کی غلامی ہی فخر و سعادت ہی اسلیے کہ اوسکے غلامونکے لیے مدارج اعلیٰ موعود ہین اور اوسکے غلامی سے عار کی کمال منقصت اور توہین کا باعث آتش جہنم اور اوسکی سخت عذاب موجود ہین ربط بعد ان تمام دلائل و وجوہ کی پھر شان ربوبیت نی جوش مارا اور رحمت نے جلوہ فرمایا اپنی غلامونکی طرف خطاب ہی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا

اے آدمیو | بالتحقیق آگئے تمہارے پاس دلیل | رب سے تمہارے | اور اوتارا ہمنے طرف تمہارے | نور ظاہر

اے آدمیو تمہارے پاس برہان قاطع اور نور ساطع آگیا جو سمجھی ہو اوسکے لیے دلیل و حجت ہے سنو جو بھی تو نور و ہدایت ہی ہمارے نبی محبوب ہمارا پیغمبر مقبول جسکے معجزے برہان مسلم جسکی ذات فخر آدم و عالم جو تمام پیغمبرون مین اقرب و اعظم تمہارے سمجھانے اور راہ راست دکھانے کو ہمارے حضور سے آیا اور ہمنے اوسی کی ساتھ وہ نور جسنے اندھون کو بینا اور بہرون کو شنوا کردیا وہ نور جسنے زمین کو عرش کی شعاعون سے بھردیا نازل ہوا یعنے قرآن مجید و فرقان حمید اب کیا انتظار ہے اللہ والے بنجاؤ اہل قرآن و محمدی کہلاؤ دنیا مین زمین کے مالک بنو آخرت مین جنت کی جاگیر دائمی پاؤ

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ

پس جو | ایمان لائے | اللہ پر اور چنگل مارا ساتھ اوسکے | اب داخل کریگا اونکو | رحمت مین اپنی طرفسے اور فضل مین

جو لوگ ہمارے برہان اور ہمارے نور یعنے

وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

اور دکھائیگا اونہین طرف اپنی راہ سیدھی

یعنے نبی آخر الزمان قرآن کی ہدایت سے

اللہ پر ایمان لائے اور اوسے مضبوط پکڑ لیا پھر نہ جنبش ہوئی ہمیشہ اوسی پر ثابت قدم رہے اونہین اللہ تعالیٰ اپنے رحمت و فضل (یعنے مقام قرب و رضا و جنت) مین داخل کریگا اور دنیا مین راہ راست کی توفیق دیتا رہیگا یا آخرت مین پل صراط پر رہنمائی ہوگی **منظری** کہا ابن عم نے یا رسول اللہ کلالہ کی میراث کیونکر تقسیم ہو ارشاد ہوا (اسکے علاوہ اور وجوہ بھی تفسیر احمدی مین ہین

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ

پوچھتے ہین آپسے | کہدیجیے اللہ فتوی دیتا ہی تمکو کلالہ مین | اگر مرد مرجائے | اور نہین ہی اوسکے | اولاد | اور ہی اوسکے

یعنے مرد مرجائے تو بہن کو آدھا ملیگا

أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ

بہن تو بہن کو | آدھا ہے | جو چھوڑا

اور کوئی اولاد نہو اوس مال سے

جو بعد تجہیز و تکفین و ادائے دین و وصیت کے بچا ہو

یعنے وہ مرد بھی اپنے بہن کا وارث ہو گا اگر عورت کے کوئی اولاد نہو

وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ
اور وہ وارث ہوگا اوسکا اگر نہ ہو عورت کی اولاد

مگر یہ وراثت بطور عصوبت کے ہے ورنہ کوئی مقدار مذکور ہوتے

اگر کسیکی دو بہنیں ہیں اور بے اولاد مرا تو ایک سے زائد

فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ
پس اگر ہون دو تو اونکو دو ثلث ہیں اوس سے کہ چھوڑا

بہنون کو دو تہائیان ملینگی اسی پر بیٹیون کا قیاس کیا گیا ہے اسلیئے کہ جب دو بہنیں دو ثلث کی مستحق ہیں تو دو بیٹیاں بدرجہ اولی دو ثلث پائینگے بخلاف ابن عباس کے کہ وہ آدھا ہی دلاتے ہیں۔ اور دو سے زیادہ بہنون کا قیاس بیٹیوں پر ہے اسلیئے کہ جب دو سے زائد بیٹیون کے لیے دو ہی ثلث ہیں تو بہنون کے بدرجہ اولی اسی پر کفایت ہوگے

وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ
اور اگر ہون بھائی بہن مرد اور عورتیں پس واسطے مرد کے مثل ہے حصے کا دو عورتون کے

اگر بھائی اور بہنیں ملے جلے ہون تو مرد کو عورتون کا دونا ملیگا **احمد** اگر کتب سے ثابت ہے کہ یہان (ولد) سے بیٹے ابن ہے اور اس تقدیر پر ظاہر ہے کہ بھائی بہن بیٹی کے ہوتے ہوئے وارث نہیں۔ اور اگر کسب سے بیٹا وعام مراد لیجائے یعنی لڑکی یا لڑکا تو یہ کہنا چاہیے کہ لڑکے کے ہوتے ہوئے بہن نصف یا دو ثلث کے وارث نہیں بلکہ بیٹی یا بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اور بھائی کل مال نہیں پاسکتا بلکہ نصف یا ایک ثلث یا اس سے کم پاسکتا **الحاصل** آیت مین پانچ مسئلے ہیں ۱ یہ کہ ایک بہن کو آدھا ۲ ایک سے زیادہ بہنیں دو ثلث پائینگی ۳ بہنیں اصحاب فرض ہیں اسی لیے انکے حصے معین ہیں ۴ بھائی بہن کا عصبہ بنفسہ ہوتا ہے اور باقی سب مال لے لیتا ہے ۵ اگر بھائی بہن ہون تو بطور عصوبت مرد عورت کا دونا لے **دلالۃ النص** جبکہ دو بہنون کو دو تہائیاں ملتی ہیں تو دو بیٹیاں بدرجہ اولی دو تہائیونکی مستحق ہونگی اور جبکہ دو سے زیادہ بیٹیاں دو ہی ثلث پاتی ہیں تو دو سے زائد بہنیں بھی بدرجہ اولے دو ثلث سے زیادہ نہ پاسکیں گے۔ **تنبیہ** یہ آیت آیات آخر لن تنا صفحہ (۳۵۵) سے متعلق ہے

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے تاکہ (مبادا) بہک جاؤ تم اور اللہ ہر شئے سے خبردار ہے

ع ۶

اللہ تعالی اپنے احکام تم سے بیان کرتا ہے تاکہ بوجہ جہل کے تم بہک نہ جاؤ اور اللہ تعالی کو ہر شئے کا علم ہے **ف** معلوم ہوا کہ جہل موجب ضلالت اور علم چراغ ہدایت ہے

سُورَۃُ المَائِدَۃ — مدنیۃ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے بڑا مہربان رحمت کرنے والا

نام اسکا سورۂ مائدہ ہی اسلیے کہ آسمان سے مائدہ یعنی خوان اترنیکا اسمین ذکر ہے **زاہدی** یہ سورت مدنی ہی اسمین ایک سو بیس آیتین ہین در منثور حجۃ الوداع مین آپ اپنی اونٹنی (عضباء) نامی پر سوار تھی کہ یہ سورت نازل ہوئی بار وحی سے اونٹنی کے بازو ٹوٹنے لگے بعض روایت مین ہی کہ اونٹنی بیٹھ گئی۔ **ابن کثیر** جبیر نے عایشۂ صدیقہ سے روایت کی کہ سورۂ مائدہ اون صورتون سے ہی جو آخر مین نازل ہوئین جو اسمین حلال پاؤ اوسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ حرام جانو (اسلیے کہ احتمال نسخ اسمین ضعیف ہے) **معالم** اس مین اٹھارہ حکم وہ ہین جو دوسری سورتون مین نہین

عقد گرہ۔ قرآن مین معنون مین وارد ہین

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوۡفُواْ بِٱلۡعُقُودِۚ
اے ایمان والو پوری کرو عہد

عقد و عہد دونو ایکہی فرمایا (اوفوا العہدی) اور اصطلاح مین (عقد) وہ جسمین ملازمہ ہو مثلاً عقد نکاح۔ عقد بیع دونو طرف ایک ایک امر لازم ہوتا ہی اسلیے اسمین ایجاب و قبول دونو کی ضرورت ہی (عہد یا وعدہ) وہ جسمین صرف التزام ہو اسمین قبول کی ضرورت نہین کہا مفسرین نے یہان عام مراد ہی اور اسکی چار صورتین ہین **حق اللہ** ۱ جو اللہ تعالیٰ نے بندونپر واجب اور بندون نے قبول کیا جیسے ایمان ربوبیت والوہیت جو روز ازل مین مسلم ہوگیا یا احکام و نواہی جو تصدیق کے ضمن مین مان لی گئی ۲ جو بندہ خود اپنے ذمے لازم کرلے جیسے نذر یا نفل بعد شروع کے **حق العبد** ۳ باہمی کوئی معاملہ جسمین ایجاب و قبول ہو جیسے عقد بیع و عقد نکاح و عقد اجارہ وغیرہ ۴ ایک شخص دوسرے کا کوئی حق اپنے ذمے کرلے جیسے وصیت یا ہبہ وغیرہ۔ پس یہان کلمۂ عقود سبکو شامل اور سبکا وفا کرنا واجب ہے وہم حنفیہ وعدے کو لازم نہین کہتے **جواب** اسلیے کہ اوسمین نہ طرف ثانی کو قبول کی تکلیف دیجاتی ہی نہ وہ مدعی قرار پاتا ہی اور مدار قضا کا دعوی پر ہی پس قضاءً مختار ہی اور دیانۃً ملزم **ف** عقد لغۃً ایجاب و قبول ہے مگر یہ امر مسلم ہی کہ ہر ایجاب و قبول لازم نہین ہوتا لہذا اس امر کا بیان کہ کون کون ایجاب و قبول اس عقد مین داخل ہین اور کون کون خارج۔ شارع کی طرف سے ہے اور کلمۂ عقود مجمل۔ اسی لیے فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ
شَرْطٍ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ جسنے کوئی ایسی شرط کی جسکا جواز قرآن مین نہین تو وہ
جائز نہین اگرچہ سو بار شرط کرے شرط اللہ کے زیادہ تر مستحق اور محکم ہی پس تمام وہ
عہد جو ظاہرا یا اشارۃً شرعی مخالفت پر مبتنی ہون وہ واجب الوفا نہونگے مسائل
۱ عدت مین نکاح ۲ بے گواہ کے نکاح ۳ بیع فاسد ۴ اجارۂ فاسدہ ۵ شرط ربا اور رشوت
و قمار و معاوضۂ زنا ۶ معاملات مجنون و نابالغ و غلام ۷ حدود شرعی سے عفو یہ سب
شرطین ناجائز ہین تفصیل اسکی کتب مین موجود ہی وہم حنفیہ اکثر ناجائز عقود کو بھی لازم
کہتے ہین جیسے کوئی نذر کرے کہ عید کو روزہ رکھونگا یا بوقت طلوع یا غروب آفتاب نماز
پڑھونگا۔ تو یہ نذر لازم ہو جائیگی حالانکہ عیدین کے روزے اور ایسے وقتون مین نماز کی
ممانعت ہی **جواب** نذر جائز مگر یہ قید کہ عید مین روزہ رکھون یا مکروہ وقت مین نماز پڑھون
ساقط ہو جائے گی پس عقد صحیح اور شرط مخالفت باطل ہوگی **ربط** چونکہ عمدہ عقود و اعظم
عہود سے اللہ کے حقوق ہین اور اون حقوق مین وہ حق جسپر انسان کے زیست و عیش
کا مدار ہے نہایت اہم تھا فرمایا کہ منجملہ تمام عہد و پیمان کے ایک یہ ہی کہ

أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ
حلال کیے گئے تمپر حیوان چارپائے مگر وہ کہ پڑھے جاتے ہین تمپر نہ ہو حلال جاننے والے شکار کے جبکہ تم احرام باندھے ہو بیشک اللہ حکم دیتا ہے جو چاہتا ہے

حلال جسمین اجازت شرعی پائی جائے **مباح** جسکے منع سے شرع خاموش ہو پس حلال کو حرام
کہنا کفر اور مباح کو حرام کہنا شرع پر افترا ہو۔ پہر حلال یا مباح کے یہ معنی نہین کہ ہر قسم کے
منافع جائز ہو جائین بلکہ بعضون مین کہانا۔ بعضون پر سواری۔ بعضون سے اور فوائد
جائز کیے گئے ہین اور بیان اسکا شارع یا تعارف سے ظاہر ہی **بہیمہ** حیوان لایعقل
انعام چارپایہ **ما یتلی** قرآن اور یہان یہ آیت آئندہ وحرمت علیکم الخ مقصود ہی
صید وہ جانور جو پالو نہو **حرم** بضمتین جو احرام باندھے عام از ینکہ احرام حج کا
ہو یا عمرہ کا اور داخل میقات ہو یا خارج میقات پس حرمت مذکورہ احرام سے
متعلق ہی حرم سے نہین۔ آیت مین کئی تاویلین ہین **تاویل اول** انعام کہنے وہی
جانور مراد ہین جنکا ذکر سورۂ انعام مین آئیگا یعنے حلال ہین تمپر اونٹ۔ گائے۔

بکری۔ بھیڑ۔ مگر اون صورتون مین حرام ہین جو آگے بیان ہوتی ہین اور ہر قسم کے شکار احرام مین حرام ہین **تاویل دوم** انعام سے سب جانور چارپائے مراد لیے جائین جیسا کہ منشا ہی عموم لفظ کا اور اسی کو بعض مفسرین نے اختیار بھی کیا تو اسکے تین صورتین ہین **اول** اوس قسم کی حرمت بیان کی گئی ہی جو کلیۃً فائدون سے روکدے اور جانورون مین ایسی حرمت جسمین کوئی نفع جائز نہو ۱ حشرات الارض مین تو وہ لفظ انعام مین داخل ہی نہین ۲ خنزیر مین ۳ مردار مین تھے۔ یہ دونو علیحدہ کردیے گئے پھر مردار تین قسم کے تھے ۱ وہ جو خود مرجائے اوسے میتہ کی لفظ سے خارج کردیا ۲ جو مارا جائے مگر ذبح شرعی نہو اوسے موقوذہ اور نطیحہ وغیرہ مین ذکر فرمایا ۳ وہ جو ذبح شرعی ہو مگر ایک حالت خاص مین یہ ذبح ذبح نہ سمجھی جائے اوسے احرام مین ذکر فرمایا دوم ما تتلی سے قرآن اور اوسکے متعلقات یعنی احادیث مفسرہ اور وہ قیاس و اجماع جو قرآن سے ماخوذ ہو سب مراد ہی اس صورت مین سب جانور حلال مگر وہ جو قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے حرام نکلین حرام ہونگے جیسے بالو گدہا۔ یا لومڑی وغیرہ اور اسی تاویل کی طرف میل کیا امام فخر الدین رازی نے تفسیر (قل لا اجد فیما اوحی) واقعہ سورۂ انعام مین **سوم** ہر جانور سوا مردار و خنزیر کے حلال ہی اور شکار مطلقاً بحالت احرام حرام ہی باحادیث سوا اور جانورون کی تخصیص کیجاتی تنبیہ تاویل اول تکلف سے خالی ہی اور صورت سوم مخالف اصول حنفی۔ اور صورت اول صورت دوم سے اولی ہی **مسئلہ** زمین حرم یعنے بیت اللہ کے گرداگرد اسکے گہانس اور درخت اور شکار سب محترم ہین دست اندازی جائز نہین **مسئلہ** بحالت احرام حرم مین ہو یا کہین اور مگر نہ شکار کیلیے نہ کسیکو بتائے نہ شکاری کی مدد کرے نہ ذبح کرے ہان ۱ موذی جانور کا قتل ۲ پالو جانور کا ذبح کرنا جائز ہے ۳ دریائی جانور کا شکار حلال ہے **مسئلہ** حیوانات دو قسم کے ہین **بحری** جو پانی مین پیدا ہون انمین سے سوا مچھلی کے سب حرام **بری** جو خشکی مین پیدا ہون یہ تین طرح کے ہین ۱ حشرات الارض یعنے کیڑے مکوڑے خواہ زمین پر رینگین یا پرون سے اوڑین جیسے نیولا گلہری۔ گرگٹ۔ بوٹ۔ مکھی وغیرہ۔ یہ سب کے سب حرام ہین مگر ٹیڑی ۲ پرندان مین

لفظ الیہا ہین جس سے معلوم ہوا کہ سوا اسکے دریا کے اور نہین ۱۲

شکاری اور پنجے سے کھانے والے حرام باقی غالباً حلال ہین (ذہین سے کسیکا ذکر آیت مین نہین
۱؎ چرند یعنے چارپائے انمین سے شکاری جانور اور پالو گدہا۔ بجو۔ لومڑی وغیرہ حرام اور باقی غالباً
حلال ہین (جانورون کی حلت و حرمت کا کوئی کلیہ قاعدہ نہین ہے)

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَائِدَ
اے ایمان والو نہ حلال جانو شعائر کو اللہ کے اور نہ ماہ حرام کو اور نہ ہدی کو اور نہ قلائد کو

وَلَا آمِّینَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا
اور نہ قصد کرنے والونکو بیت حرام کے ڈھونڈھتے ہین فضل رب سے اپنے اور خوشنودی

شعائر مناسک وارکان حج (معالم) یعنی جو تمیز منع ہو گئے اونہین جائز نکرو شہر حرام ذی قعدہ
ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب۔ (ابن کثیر) ہدی مکے کی قربانی اونٹ ہو یا گائے یا بکری (ہدایہ)
قلائد جمع قلادہ وہ چیز جو قربانی کے گلے مین لٹکادین تاکہ معلوم ہو کہ ہدی ہے (ہدایہ) آمین
زائر قصد کرنے والے حاصل اے ایمان والو نہ جائز کرلو اللہ کی منع کی ہوئی چیزون کو
اور شعائر حج کو اسطرح کہ حرم مکہ مین یا حالت احرام مین حد سے زیادتی کرو یا یہ کہ ماہ حرام
کو حلال سمجھکر اونمین لڑو یا ہدی اور قلائد پر دست اندازی کرو اور جو لوگ زیارت کعبہ کو
آئین اونہین ایذا دو اور یہ ممانعت اسلیئے ہے کہ ارباب ہدی و قلائد و زائرین بیت اللہ اللہ کا
فضل اور اوسکی خوشنودی کے جو یا ہین اس حالت مین وہ ترحم اور تعظیم کے قابل ہین
ابن کثیر کہا ربیعہ نے فضل سے مراد نفع تجارت ہے ف مکے کی ہمسائگی ہر عاصی و مطیع
کے لیے موجب امن ہے۔ مجرم کو بحالت عبادت سزا نہ دیجائے مگر جبکہ حرج عظیم ہو
منسوخ یہ آیت منسوخ ہے اسلیئے کہ شہر حرام اور حرم دونو جگہ جہاد جائز ہے اور
تفسیر کبیر مین بھی بعض کا یہی قول ہے ف ہمارے معانی مذکورہ کی رو سے منسوخیت کی ضرورت نہین

وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا
اور جب حلال ہو جاؤ تم پھر شکار کھیلو

یعنے جب تم احرام سے فارغ ہو تو تمکو اختیار رہے کہ شکار کرو ف یہ امر اباحت کے لیے ہے وجوب نہین معالم حطم موسوم
بہ شریح مدینے مین آیا اور کہا آپ کیا تعلیم فرماتے ہین فرمایا توحید و احکام آلہی بولا مین اپنے
ساتھیون سے صلاح کرلون شاید وہ بھی ایمان لائین اور چلا گیا حضور نے اوسکے آنے سے
پہلے ہی فرمایا تہا کہ ایک آدمی قوم ربیعہ کا آئیگا اور شیطان کی زبان مین باتین کریگا
اور جب دربار سے باہر گیا فرمایا آیا کافر گیا فریب کار غیر مسلم شریح مدینے سے نکلا تو کچھ

مویشی ہنکائے اصحاب نے پیچھا کیا ہاتھ نہ لگا دوسرے سال راہ حج مین ایک قافلہ مین ملا صحابہ نے
کہا یا رسول یہ شریح ہی اور چاہا کہ انتقام لین آپنے فرمایا ہدی اُسکے ساتھ ہے صحابہ نے
کہا ایام جاہلیت مین ہم یہ کام کرتے تھے اب اسلام مین اسکی عظمت کیون ہے ارشاد ہوا

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا م
اور نہ برانگیختہ کرے تمکو دشمنی کسی قوم کی کہ روکا تمکو مسجد حرام سے یہ کہ حد سے زیادہ بڑھو

یعنی کسی کی دشمنی ور مسجد حرام سے روکنا (جیسا کہ حدیبیہ مین ہوا) اس امر پر آمادہ نکرے
کہ تم زیادتی کرو حلال حرام نہ دیکھو **ف** معلوم ہوا کہ دین کا جوش کسی غصے اور ضد مین عبث ہی
یہ حرارت صرف احکام خدا اور رسول پر اور اتباع اصحاب مقبول پر ہونا چاہیے ورنہ بجای
ثواب کے گناہ ہوگا **مسئلہ** جب چند آدمیون مین خصومت ہوتی ہی تو اکثر آدمی محض
قرابت یا دین یا محبت کے لحاظ سے دوسرے فریق کے دشمن بن بیٹھتے ہین اور حق و ناحق
نہین دیکھتے آیت سے ایسی طرفداری ناجائز قرار پا گئی

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص
اور مدد کرو نیکی اور تقوی پر اور نہ مدد کرو گناہ و ظلم پر

نیک کامون مین ایک دوسری کی مدد کیا کرو اور گناہ و ظلم مین شریک نہو اور اللہ سے ڈرو کہ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ سخت ہے عذاب کا

وہ بڑا عذاب کرنے والا ہی ابن کثیر فرمایا اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ نیکی پر رہبری کرنیوالا
ایسا ہی کہ گویا خود اوسنے کیا اور فرمایا مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُعِيْنَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ
فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ جو کسی ظالم کے ساتھ اوسکی مدد کرنے کے لئے چلے اور یہ جانتا ہو کہ وہ ظالم
ہی تو اسلام کی اطاعت سے نکل گیا **مسئلہ** دیدہ و دانستہ جھوٹے دعوی کے پیروی اور وکالت
گواہی سفارش کرنا ظلم ہی **مسئلہ** عورت کی ایسے امور مین طرفداری جو اوسے بمقابلہ شوہر منع تھی جائز
نہین اگرچہ اوسکے بیٹی اور بہن بھی ہو **مسئلہ** کسی شخص کو ایسی صلاح یا ترغیب دینا کہ وہ والدین کے
خلاف کرے جائز نہین اگرچہ اوسمین کوئی دنیاوی مصلحت بھی ہو **مسئلہ** آقا یا کسی امیر
حاکم کے ہان مین ہان ملانا جبکہ وہ ناحق پر ہو ظلم ہی **مسئلہ** ایسے انجمنون مین شریک
و معین ہونا جو خلاف شرع امور پھیلانا چاہین جائز نہین **مسئلہ** ایسی کتابون کا تصنیف
یا شایع کرانا یا چھاپنا چھپوانا جنمین کفر و الحاد یا مخالف شرع امور مندرج ہون۔ جائز نہین

یہ تمام امور ممنوع مگر مراتب بیش و کم ہین مسئلہ کسی مظلوم کی اعانت - کار خیر کرنے والی انجمن کے شراکت - مظلوم گرفتار بلا کی وکالت اوسکی سچی گواہی اور معقول تدبیر - طلبہ و عابدین - وحجاج و واعظین کے کفالت - کتب دینیہ و مضامین نصایح و مفید عام کی اشاعت - یہ سب امور اطاعت ہین اور مراتب ثواب مختلف ف یہ آیت اصل ہو اتفاق باہمی و اعانت کے اور اصل ہو بری جمعیت سے دور رہنے کی

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ
حرام کردیا گیا تمپر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا جائے غیر اللہ اوسپر

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ
اور گلا گھونٹا اور چوٹ سے مرا ہوا اور ڈھکیلا ہوا اور سینگ مارا ہوا اور جسے کھایا درندنے مگر جسے ذبح کرلیا تمنے

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ
اور جو ذبح کیا جائے پتھروں پر اور یہ کہ بانٹ لو پانسوں سے یہ گناہ ہے

حرام کردی گئے تمپر مردار جانور (جو بدون ذبح اپنی موت سے مرجائے) ۱ اور خون (جو رگون سے بہی جانور حلال گوشت ہو یا حرام گوشت ذبح کیا جائے یا نہ) ۲ اور گوشت سور کا (بجمیع اجزائہ یعنے کہال بال ہڈی وغیرہ) ۳ اور وہ جانور جسپر یہ کہا جائے کہ فلان کے واسطے ذبح ہوگا یا فلان کی نذر ہے اور یہ کہنا خواہ ذبح کے وقت ہو یا قبل ذبح اور وہ جانور جسکے ذبح کے وقت سوائے خدا کے کوئی نام ملالیا جائے تفصیل اسکی صفحہ (۱۰۹) مین گزر گئی ہدایہ اگر یون کہے بسم اللہ و محمد رسول اللہ ذبیحہ حرام ہے - ذبح کے وقت کچھ نکلا اگر بھول گیا تو معاف ورنہ حرام ہے - اگر قبل یا بعد ذبح کے کوئی اور لفظ کہا تو مضائقہ نہین یہ اوس صورت مین ہے کہ نذر غیر اللہ نہو) مثلاً یون کہے لے اللہ یہ میری نذر قبول فرما - ذبیحہ کتابی کا حلال ہے اور ذبیحہ کافر غیر کتابی کا حرام ہے ۵ اور گلا گھونٹا ہوا جانور ۶ و جسے ضرب سے مار ڈالین کبیر غُلّے کا مارا حرام ہے فرمایا ہمارے مولانا ابوالحسنات رحمہ اللہ نے گولی کا مارا ہوا حرام ہے ۷ اور وہ جانور جو آپسمین سینگون سے لڑکر ہلاک ہو ۹ و جسے درندے نے مار ڈالا ہو البتہ اگر زندہ ملگیا اور ذبح کیا گیا یا وہ گلا گھونٹا اور ڈھکیلا اور گرا ہوا اور سینگون سے مارا ہوا اور درندیکا زخمی زندہ ملا اور ذبح کیا گیا تو حلال ہے ۱۰ وہ جانور حرام ہے جو تہنپر چڑہایا جائے کبیر نصب وہ پتہر ہین جو کعبے کے گرداگرد قائم کیے گئے تھے بتون کے لیے مین قربانیان

کرتے اور اون تیرون پر گوشت و خون ڈالتے - یا وہ جو ازلام سے تقسیم کیا جاوے معالم ازلام
زلم کی جمع ہے زلم اوس تیر کو کہتے ہین جسمین تیر نہون کعبے کے خدام کے پاس سات تیر تھے ایک پر
لکہا تہا (نعم) دوسرے پر (لا) تیسرے پر (منکم) چوتھے پر (من غیرکم) پانچوین پر (ملصق)
چھٹے پر (العقل) ساتوان خالی تہا اوسے (عقل) کہتے جب کسی کو مہم پیش آتے سو درم لیکر
ہبل بت کے پاس آتا اور وہ تیر پھینکے جاتی جو نکلتا اوسکے موافق عمل درآمد ہوتا فرمایا اسطرح
کا بانٹا ہوا قمار اور حرام ہے جانور ہو یا کوئی اور شے حسینی کفار اونٹ کے ٹکڑے پانسون تقسیم کرتے تھے
ربط بعد تعلیم اخلاق محمود اپنے غلامون کو انعام خاص و اعزاز دائمی سے یاد فرمایا

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ
آج مایوس ہوگئے کافر تمہارے دین سے پس نہ ڈرو تم اونسے اور ڈرو مجھسے

آج سے کفار کو یہ امید نہ رہی کہ مسلمان مغلوب ہون یا اپنا دین چھوڑ کر کافر ہوجائین - یہ خبر
غیب کی ہے یعنی اونہین ایسا سمجھنا چاہیے بیان واقعہ نہین اسلیے کہ عموماً نا امیدی کا ثبوت
مشکل ہے - پھر وہ قاعدہ تعلیم کیا کہ یہ مایوسی اونکی دائمی رہے اور فرمایا اونسے تم نڈر رہو اونہین
اپنے احکام کا مطیع اپنے تلوارون کا مغلوب سمجھو اسلیے کہ تم اللہ کے لشکر ہو تمہارا حکم وہی ہے
جو آسمانی قانون ہے کسکی مجال ہے جو تمسے آنکھ ملائے تمہارا کہنا نہ مانے مگر ہم سے ڈرا کرو
ہمارے لاابالی شان ہمارے بے نیاز سرکار مین خائف لرزان و ترسان ہر دم سربسجود ذاکر
مطیع گناہون سے نادم و تائب رہو ف اولاً اخلاق حمیدہ کی تعلیم کے پھر یہ وعدہ کہ
کفار مایوس ہوگئے پھر یہ تاکید کہ ہمین سے ڈر و بتا رہی ہے کہ اگر تم ۱ صدق مقال ۲ اکل حلال
۳ غضب کو ناچیز جاننے والے بلکہ ہمیشہ عدل و انصاف سے بحسب قواعد محمدی کام کرنے
والے ۴ نیک کامون مین معین برو تسے بری ۵ غیر خدا کی تعلیم سے دور رہے ۶ اور
کفار کو ہیچ جانکر اونسے امید و بیم نرکھے اور ہر حال اور ہر وقت مین اللہ تعالی سے ڈرتے رہے تو ان
انعامات کے مستحق رہوگے اور اللہ کی زمین تمہارے لیے ہے اور وہ نعمت عطا کی جاتی ہے جو کسیکو نملی تھی

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
آج کامل کردیا گیا واسطے تمہارے دین تمہارا اور پورا کردی مینے تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مینے واسطے تمہارے اسلام کو دین

ابن کثیر صحیح یہ ہے کہ یہ آیت بروز جمعہ حجۃ الوداع کے عرفہ مین نازل ہوئے - حضرت عمر سے یہودنے
کہا آپ یہ آیت پڑھتے ہین اگر ہم مین ایسی آیت اوترتی تو ہم اوس دنکو عید بنالیتے آپنے فرمایا ہم جانتے ہین

یہ بروز عرفہ و جمعہ اوتری تھی۔ اور ابن عباس سے ایسا ہی سوال کیا گیا تو آپنے فرمایا یہ
دو عیدون مین اتری ایک عید جمعہ دوسری عید عرفہ در منثور جب یہ آیت اوتری تو حضرت عمر
روئے حضور نے فرمایا اے عمر کیون روئے عرض کی یا رسول اللہ آجتک ہمارے دین مین ترقیان
اور زیادتیان تھین آج کامل ہو گیا اور کمال کے بعد زوال ہی ہوتا ہے۔ اور حضرت ابو بکر
سے مروی ہے کہ آپ روئے اور کہا کہ آیت خبر دیتی ہے فراق محبوب و ہجران مطلوب سے اسلیے کہ
بعد تکمیل حضور اقدس کی ضرورت ہی کیا رہی چنانچہ اکاسی دن کے بعد آپنے انتقال فرمایا
کبیر کمال سے تکمیل احکام مراد ہے یا یہ کہ جو بیشی و کمی ہونا تھی منسوخ کرنا تھا وہ ہو گیا پھر کہا
کہ یہ اور اگلی آیت دونو اعتقاد رفض کے برہمزن ہین اسلیے کہ اونکی مایوسیان روز افزون اور
خوف سے حالت دگرگون ہے اکمال و اتمام کیسا سراپا نقصان (اخراج ربع قرآن) یہ کس مصیبت کا
سامان ہے اگر بار اول حضرت علی کی خلافت ضروری ہوتی تو بیشک کوئی اوسے نہ روک سکتا
(اونکے اعتقاد پر معاذ اللہ یہ بشارات قرآنی خیالی پلاؤ یا شیخ چلی کی کہانی ہے) صاحب
فتح البیان فرماتے ہین کہ یہ آیت اہل الرای و تقلید کی تردید مین دلیل قاہر و حجت ظاہر ہے
اگر انکے رائے دین سے ہے تو کیا وہ کم مانا جائیگا جسے پورا کرتی ہین اور صرف خیال ہے تو دین
متین مین اسکا ذکر ہی کیا جواب رائے کی تین قسمین ہین ۱۔ رای مجتہدین جو نصوص سے
مستنبط اور طریق صحابہ پر مبتنی ہے وہ مظہر و مفسر نصوص ہے اور یہی رای علمای حنفیہ کے
اخذ و اقتباس مین مخصوص ہے ۲۔ مجرد رای اگر قرآن و سنت کے موافق و مؤید ہو جائے تو
اسی چمن کے گیاہ اور اسی مجلس کے پا انداز قابل قدر و قیمت ہے اور اگر مخالف ہو تو باتفاق
مردود ہے ف اکمال دین سے اتمام قرآن و اتمام زمانہ رسالت مراد ہے یعنے تعلیم آسمانی و
ارشاد زبانی تمام ہوا آیندہ تمکو کسی امر مین دوسرون کی حاجت نہین اور ہماری نعمتین یعنے
وعدہای رحمت یا فیضان صحبت حضرت نبوت و استفادہ انوار قرآنی پوری ہو گئین اور
آیندہ کے لیے تمکو طرق قیاس و قواعد اخذ و اقتباس بتا دیے گئے اور دین اسلام اس
پچھلی امت کے لیے پسند کیا گیا شعر نہ کوئی اور اب نبی ہو گا + نہ یہ دین ملتوی کبھی ہو گا
باقی تفسیر کمال دین و اتمام نعمت طویل ہے اہل ذوق خود سمجھتے ہین مختصر یہ ہے کہ ہمارے دین مین
کسی قسم کا نقص عقلی نقلی ۔ کسی مسئلے کی ضرورت کسی ترمیم و تنسیخ کی گنجایش نہین ہے تمام دلایت
اسرار باطن انوار فیوض علوم احکام فنون سیاست و انتظام ۔ تہذیب اخلاق حسن معاشرت

اصلاح معاد کسی امر مین تم کسی کے حاجتمند نہین رہے افسوس ہی کہ بعد اس بشارت کامل اور علوم شامل کے ہم دوسری بازارونمین گداگری کریں اور غیر مکتبونکی شاگردی ہین

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

پہر جو بیقرار ہوا بہوکہ مین نہ جہکنے والا واسطے گناہ کے تو بیشک اللہ غفور رحیم ہی

یہ آیت متعلق ہی حرمت علیکم سے یعنی یہ سب چیزین حرام لیکن البتہ جو شخص رہے بہوکہ سے قریب مرگ ہو اور سمجھے کہ نہ کہائیگا تو مرہی جائیگا اور کسی لذت یا سرکشی یا گناہ کی وجہ سے نہو تو اوسے کہا لینا ان حرام چیزون سے جائز ہی اللہ بخشنے والا مہربان ہو (اسکی تفصیل صفحہ (۱۱۰) مین گذرگئی مخمصہ بہوکہ متجانف جنف سے ہی یعنے میل کرنا اور جہکنا۔ اسے مناسبت سے جنف کو گناہ کہتے ہین در منثور جب کتونکے قتل کا حکم دیا گیا تو بعض نے کہا اب حلال ہمارے لیے کیا ہی کہا عدی بن حاتم اور زید بن جبل نے یارسول اللہ ہم کتونسے شکار کرلیتے ہین اور بغیر مذبوح حرام کیا ہی تو شاد ہوا

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ

پوچہتے ہین آپسے کیا حلال ہوا اونکو کہہ دیجیے حلال ہوئی واسطے تمہارے پاک چیزین اور جو سکہاؤ تم پہاڑ نیوالون کو

مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ

سکہانے ہوئے سکہلاتے ہو تم اونکو جو سکہایا تمکو اللہ نے پس کہاؤ اوس سے کہ روکین تمہارے لیے اور

اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

پڑہا کرو نام اللہ کا اوسپر اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ جلد کرنے والا ہے حساب کا

طیبات جمع طیب یعنی پاک وپاکیزہ ضد خبیث اسمین مختلف کلام ہین کہا گیا جو شے بالذت اور پاک ہو جسے طبع سلیم قبول کرے مگر یہ کوئی تقریر چل نہین سکتی عام رای اور عام طبیعتین اتنا اعتماد نہین رکہتین کہ مسئلہ حلت وحرمت اون کے اختیار مین دیا جاوے (طیبات) مجمل ہی اسلیے کہ پاک بہت قسمین ہین بعض چیزین طبعی ہین نہایت ولفریب بعض مزے مین نہایت عمدہ بعض کا اثر عمدہ پس اجمال ہوا اور مراد شارع کی بیان پر قرار پائی جو جو قرآن وحدیث اور اجماع وقیاس سے خبیث وحرام قرار پا گیا اوسکے علاوہ سب طیب ہی اسلیے کہ اصل اموال مین حلت ہی جوارح جمع جارحہ زخم دینے والی۔ مراد شکاری جانور مکلبین کلب سے ہی چونکہ کتا نہایت تعلیم یافتہ باادب جانور ہوتا ہی لہذا یہ لفظ اس سے نکالا معنے اسکے اور یافتہ حال آیت یہ پوچہتے ہین کہ اونپر کیا حلال ہی فرما دیجیے آپ اے نبی کریم کہ پاک چیزین جنکی

برائی شرع مین ثابت نہوئی ہو کہاؤ اور تمکو یہ بھی اجازت ہی کہ جس شکاری پھاڑنے والے
جانور کو تعلیم کرو اور وہ آداب معینہ شرعی (جنکا ذکر آتا ہے) جو تمہین اللہ تعالی نے اپنے
پیغمبر کے ذریعے سے سکہائی اور طریق شکار جو بواسطہ عقل سلیم اللہ نے تمہین تلقین فرمائی
اونکو سکہاؤ پھر اونہین کسی شکار پر چھوڑ و اور وہ تمہارے لیے اوسے شکار کرین خود نکھانے
لگین اوسے تم کہاؤ مگر جانور چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو
اللہ تعالی بہت جلد حساب کر لیتا ہی اسلیے کہ اسمین بظاہر تمپر کوئی گرفت نہین کر سکتا نہ حلال
وحرام کا فرق کہل سکتا ہی جنگلی جانور مین سبکا حق ہی جو مدعی ہو گا تو ایسا نہو کہ تم نڈر
اور بد احتیاط ہو جاؤ اللہ تعالی کو ہر شے کی خبر ہر امر چھپے اور کہلے پر نظر ہی وہ سبکا حساب
ایک دم مین کر لے گا **احکام** ہدائی مین لکھا ہی کہ ذبح کی دو قسمین ہین **اختیاری** یعنے کسے
کاٹنے والی تیز آلے سے بسم اللہ کہکر ذبح کرنا **اضطراری** کسی عنوان سے بزخم تیغ و تیر
و نیزہ یا بذریعہ حیوان شکاری اوسے قتل کرنا یہ ذبح تب کافی ہی جبکہ پہلی صورت متعذر
ہو پھر اسکی دو صورتین ہین (۱) کسی آلے سے ذبح کرنا مثلاً تیر۔ تلوار وغیرہ اسمین شرط یہ
ہی کہ ۱ ذابح مسلم یا کتابی ہو ۲ نہ محرم ہو نہ حرم مین ۳ اللہ کا نام اوسپر کہہ لیا ہو ۴
وہ آلہ برندہ ہو ورنہ اگر صرف چوٹ سے ہلاک کرنے والا ہو فرمایا مولانا و استاذنا ابو الحسنات
رحمہ اللہ نے کہ گولی کا شکار حلال نہین (۲) اگر کسی شکاری جانور کے ذریعے سے شکار
کیا جائے تو ضرور ہی کہ ۱ وہ جانور درندون سے ہو جیسے کتا۔ چیتا۔ باز۔ بہری۔ وغیرہ
جیسا فرمایا (من الجوارح) ۲ وہ جانور سکھایا ہوا ہو تاکہ اوسکا فعل شکاری کا فعل سمجھا
جائے جیسا کہ فرمایا (مکلبین) چارپایون کی تعلیم یہ ہی کہ شکار پکڑے اور خود نکھائے
اور اسکا تجربہ تین بار کافی ہی بعد تین بار کے وہ جانور تعلیم یافتہ کہلائے گا۔ اور پرندونکی
تعلیم یہ ہے کہ جب بلاؤ آجائین۔ یہ جانور جب بسم اللہ کہکر چھوڑے جائین اور شکار کرین
اگر شکار مر جائے تو حلال ہے اور زندہ رہے تو ذبح کیا جائے۔ اور اگر چارپائے نے
کچھ شکار سے کہا لیا تو وہ حرام ہو گیا اسلیے کہ فرمایا (امسکن علیکم) تمہارے لیے پکڑین
مگر پرندار جانور مین یہ قید معتبر نہین **مسئلہ** خنزیر کو تعلیم کرکے اوس سے شکار
کرانا جائز نہین اسلیے کہ وہ ممنوع النفع ہی ۳ وہ جانور مسلم یا کتابی کا ہو ۴ جبکہ وہ
شکار پر چھوڑین بسم اللہ کہہ لین جیسا کہ فرمایا (واذکروا اسم اللہ علیہ)

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ ۪ وَطَعَامُکُمْ
آج حلال کی گئین تمپر پاک چیزین اور کہانا اونکا جنکو کتاب ملی حلال ہے تمپر اور کہانا تمہارا

حِلٌّ لَّہُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ
حلال ہے اونپر اور محصنہ ایمان والیون سے اور محصنہ اونسے کہ دی گئی کتاب

مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْہُنَّ اُجُوْرَہُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ
تمسے پہلے جب دیدو تم اونہین مہر اونکے روکنے والے نہ زنا کرنے والے اور نہ لینے والے

اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَہُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۠
چہپے یار اور جو انکار کرے ایمان سے بالتحقیق ضایع ہوے کام اوسکے اور وہ آخرت مین نقصان پانیوالونسے ہے

ع ۵

آج یعنی آپکی نبوت کے زمانے سے تمپر پاک چیزین (جو پیغمبر فرمائی) اور اہل کتاب کا ذبیحہ اور اون کے محصنہ عورتین تمپر حلال ہین اور تمہارا ذبیحہ بھی اونپر حلال ہے اور اون کی عورتون سے نکاح کی یہ صورت ہے کہ اون کے مہر ادا کرو اور نکاح مین لانیکا قصد ہو علم کہلا زنا اور چوری چہپے آشنائی نہو اور جو ایمان کو جہٹلائیگا اوسکی کمائی اکارت اور آخرت مین عذاب و نقصان ہے۔ آیت مین متعدد مسائل ہین مسئلہ (الیوم) سے وقت و یوم نزول مراد نہین اسلیے کہ آپنے خیبر مین یہودیہ کی دعوت قبول فرمائی اور وہ بکری جو اوسنے پکائی تھی اور اوسمین زہر ملایا تہا نوش فرمائی مسئلہ طیبات سے وہ چیزین مراد ہین جسے شریعت پاک قرار دے عقل و طبیعت کو اسمین دخل نہین مسئلہ طعام اہل کتاب سے کیا مراد ہے کبیر سے ذبیحہ سے روٹی سے ہر کہانے کی چیز۔ اور اول ہے اولی ہے اسلیے کہ دوسری چیزین تو اس سے قبل بھی حلال تہین اور کتابی کی کوئی تخصیص بھی نہین مسئلہ ہمارا کہانا اونپر حلال ہے یعنے ہم اونہین دین تو یہ جائز ہے مضائقہ نہین پس یہ حکم مومنین کے لیے ہے مخالفین پر نہین مگر ذبیحہ صدقات واجبہ اونہین نہ دیجائین (شامی) مسئلہ (محصنات) سے خواہ مراد پاکدامن ہے خواہ آزاد۔ دونون صورتون مین شرط افضلیت ہے نہ شرط جواز مسئلہ اذا شرط جواز کے لیے نہین ہے کہ اگر مہر دو تو نکاح جائز ہو بلکہ تاکید آ فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ کیون نہ تمپر حلال ہون تم تو حقیقۃً یا حکماً مہر اپنے ذمے کر چکے ہو مسئلہ محصنین حال ہے یعنے نکاح اسلیے ہو کہ اونہین نکاح مین محبوس و محفوظ کرو زنا منظور نہو سفاح زنا علانیہ متخذی اخدان چہپی آشنائی متخذی یعنی متخذین بنانے والے

حاشیہ: ۱ یہ آیت عرفہ کے روز بعد عصر حجۃ الوداع سنہ ۱۰ میں نازل ہوئی ۱۲

اخذ یا رمخفی کفر بالایمان اللہ سے یا پیغمبر سے یا ضروریات دین سے منکر ہونا۔ اور مراد ہم
حبط عمل نیکیان یا دنیا کی کمائی ضایع ہوجانا پس مرتد کے تمام اعمال ضایع اور مال
و اولاد و ازواج ملک و تعلق سے علیحدہ ہوجاتی ہین بحث اول اہل کتاب کی عورتین
اور اونکا ذبیحہ حلال ہو یا نہ۔ اسمین اقوال مختلف ہین ابن کثیر کہا ابن عمر نے کتابیہ
سے نکاح جائز نہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ اور شرک کیا ہو کہ عیسیٰ پرست ہوجاَین حالانکہ
مشرکات سے نکاح منع ہو بمقابلہ آیت کے دوسری آیتین جنمین اہل کتاب سے میل جول کی ممانعت ہے
پیش کرتے ہین معالم اور کہا ابن عباس نے کہ نہین جائز اسلیے کہ اونسے حکم قتال کا ہو مگر
یہ کہ جزیہ گزار ہون احمدی فرمایا حضرت علی نے کہ نصارای بنی تغلب اس حکم لینے جواز ہیچ
مین داخل نہین اسلیے کہ اونمین سوای شراب پینے کے نصرانیت کی بو نہین۔ اور کہا بعض نے
کہ کتابیہ حربیہ حرام ہو اور ذمیہ حلال حاصل بعض اصحاب نے علت پر نظر کی اور دوسرے
احکام کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ جو وجہ نفرت و حرمت مشرکات مین ہو وہی نصرانیہ و یہودیہ
مین ہو اسلیے کہ مفہوم و مصداق شرک انمین بدرجہ اتم موجود ہے اور قرآن ایک جگہ
نہین بہت مقام پر نہایت خوفناک لفظون سے ممانعت کرتا ہو کہ انسے دور رہو میل
جول نکرو سے حقیقۃً نصرانی اور یہودی ہونا چاہیے نہ یہ کہ نام اہل کتاب اور کام کفار جیسا کہ فرمایا حضرت علی
نے کہ بنو تغلب صرف شراب پینے کے عیسائی ہین۔ باین وجوہ انکا ذبیحہ اور انکی عورتین
ترک کے سزاوار ہین۔ اور جمہور نے عموم حکم قرآن کی پابندی کرکے حکم جواز دیا ف
احتیاط یہ ہو کہ اعتقادا جائز سمجھتا رہے اور عملاً مرتکب نہو اسلیے کہ علۃ شرک حقیقۃ
موجود ہو اور پابندی کتب آسمانی خصوصاً ہمارے زمانے مین بالکل مفقود اور اسمین شک
نہین کہ موالات انکے حرام ہو پس جو شے مفضی الی الحرام ہو وہ بھی حرام ہوگے اور جب
جمع ہوجائین حرام و حلال تو حرام غالب ہو پس جو وجہ حضرت علی نے ایک قبیلہ کی نسبت
مین تجویز فرمائی تھی اب وہ عالمگیر ہے شامی کتابیہ سے نکاح مکروہ ہو حربیہ ہو یا ذمیہ
اور کہا کہ کراہت تحریمی مستفاد ہوتی ہو فتح القدیر یَجُوْزُ تَزَوُّجُ الْکِتَابِیَّاتِ وَالْاَوْلٰی
اَنْ لَا یَفْعَلَ وَلَا یَاْکُلَ ذَبِیْحَتَھُمْ اِلَّا لِلضَّرُوْرَۃِ وَتُکْرَہُ الْکِتَابِیَّۃُ الْحَرْبِیَّۃُ
اِجْمَاعًا لِاَنْفِتَاحِ بَابِ الْفِتْنَۃِ مِنْ اِمْکَانِ التَّعَلُّقِ الْمُسْتَدْعِیْ لِلْمُقَامِ مَعَھَا
فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَتَعْرِیْضِ الْوَلَدِ عَلَی التَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِ اَھْلِ الْکُفْرِ وَعَلَی الرِّقِّ بِاَنْ

تُسْبٰی وَهِیَ حُبْلٰی فَیُوْلَدُ سَاقِیْقًا وَاِنْ کَانَ مُسْلِمًا جائز ہی نکاح کتابیہ کا اور بہتر یہ ہے کہ
نہ کیا جائے اور نہ کہایا جاوے اونکا ذبح کیا ہوا اگر بضرورت اور مکروہ ہی نکاح کتابیہ حربیہ سے
بالاتفاق اسلیے کہ دروازہ فتنے کا کھل جائیگا ممکن ہی کہ یہ تعلق زوجیت مرد کو دار الحرب
مین رہنے کا موجب ہو۔ اور اسمین اولاد کو جو اوس سے ہوگی اخلاق کفر کے سکھانا ہین
اور یہ بھی ہی کہ عورت حاملہ ہو اور غازیان نصرت شعار اوسے گرفتار کرلیجائین اور لونڈی
بنالین اور بچہ غلام بنے اگرچہ دین اسلام مین رہیگا اسلیے کہ لڑکا باپ سے جو مسلمان ہو
اوسیکا تابع ہوتا ہی دین مین اور حمل ماں کا تابع ہوتا ہی آزادی اور غلامی مین۔ اور شامی نے
مبسوط سے نقل کیا ہی کہ واجب ہی کہ ذبیحہ اہل کتاب کا نکھایا جاوے جبکہ وہ مسیح کو معبود جانتے
ہون یا عزیز کو ابن اللہ جانتے ہون اور نہ نکاح کیا جائے اونکی عورتون سے اور اسی پر
فتوی نقل کیا جاتا ہی **الحاصل** جواز قرآنی کراہت کی نفی نہین کرتا اور مصلحت شرعی
اس زمانہ کے اہل کتاب سے خلط ملط کا فتوی نہین دیتے لہذا نہ ایسا حکم دیا جاتا نہ عمل کیا جاتا
بحث دوم باعتبار نکاح آدمی چار قسم کے ہین ۱ مشرک مرد عورت یہ قطعاً حرام ہوئے
فرمایا لا تنکحوا المشرکات۔ لا تنکحوا المشرکین صفحہ (۱۶۰) ۲ مسلمان مرد عورت
انکی تقسیم آخر پارہ لن تنالوا سے ابتدای والمحصنٰت تک فرماکر کہا احل لکم ما وراء ذلکم
انکے علاوہ باہم مرد و عورت مسلمان نکاح کرین ۳ لونڈی غلام پس مشرک حرام اور مومن ماں کی
تفصیل سے حلال ہین ۴ اہل کتاب مرد عورت لونڈی غلام۔ انمین دو مذہب ہین **اول**
یہ کہ یہ بھی آیہ مشرکین و مشرکات مین داخل ہوکر حرام ہوگئی اور صرف عورتین اس آیت سے
مخصوص ہوگئین مگر ہر جگہ اور ہر حکم مین مشرکین کا علیحدہ رکھنا اور اس حکم مین
ملادینا دعوی بلادلیل اور ادعای نامقبول ہی **دوم** یہ کہ اہل کتاب مشرکین مین داخل ہین
نہ کسی اور مقام سے انکی حلت پر اشارہ نکلتا ہی اسلیے کہ احل لکم ما وراء ذلکم
باعتبار ضمائر و باعتبار تقسیم کسی طرح کفار کو شامل نہین ہی پس مرد حرمت اصلی پر باقی رہے
اور اونکی عورتین اس آیت سے حلال ہوگئین اور یہ نکہا جاوے کہ جب عورتین حلال ہوئین
تو مرد بھی اون کے تابع ہین جسطرح ہر مقام پر عورتون کی حلت مذکور ہوتی ہی اور مرد تبعاً داخل
رہتے ہین اسلیے کہ یہ قاعدہ مسلمانون مین تھا اور کفار مین اسکے خلاف ہی دیکھو مشرکین اور
مشرکات دونون کا ذکر فرمایا ایک پر کفایت ہوتی تو تکرار کسلیے لائی جاتی اگر یہ آیت

بیان نعماء الٰہیہ وکرامات اسلامیہ مین ہی اور یہ کیا کرامت تھی کہ مرد کافر عورت مومن پر
مسلط ہوے۔ یہ کہ مرد کتابی حدیث اور اجماع سے داخل نہین فرمایا مجوس کے ساتھ وہی معاملہ
کرو جو اہل کتاب کے ساتھ کرتے ہو مگر اونکی عورتون سے نکاح نہ کرو اور اون کا ذبیحہ نہ کھاؤ
(ابن کثیر) معلوم ہوگیا کہ اہل کتاب سے یہی معاملہ ہی مردونکا ذکر نہین۔ اور اتفاق اسلیے کہ
کسی سے نہین سناگیا کہ وہ قائل ہو کہ نصرانی مرد حلال ہین۔ عام اصول مجبور کرتے ہین کہ یہان
مرد مراد نہون اسلیے کہ ایک مقام پر فرمایا کہ ہم کفار کو مومنین پر غلبہ نہ دینگے اور خود ہی فرمایا کہ
مرد عورتون پر منتظم اور زبردست ہین اور حدیث مین وارد ہوا کہ اطاعت شوہر کی عورت پر
واجب ہی پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ مومنہ کافر کے ماتحت اور مطیع کردی جائے اور وہ جہان چاہے
لیجائے جسطرح چاہے رکھے مال حلال یا حرام جو چاہے کھلائے جبکہ لونڈی غلام مسلم کا کافر کے
ملک مین دینا یا باقی رکھنا منع کیا گیا تو یہ کیونکر ہوسکتا تہا بہرحال یہان یہی مراد ہی کہ اہل کتاب
کی عورتین تمپر حلال ہین اون کے مردونکا ذکر نہین پس وہ جیسے تھے ویسے ہی حرام رہے
ہان اصول حنفیہ پر یہ اعتراض ہوسکتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے محصنہ عورتین
حلال کین پس غیر محصنہ یعنے لونڈیان حلال نہونگی اسلیے کہ مفہوم مخالف بمنزلہ سکوت کے ہی
اور یہان سکوت دلیل سقوط ہی جواب ہم مانتے ہین کہ احصان شرط ولازم ہی مگر احصان
کے معنی حرہ کے نہین بلکہ عفت وپاکدامنی مراد ہی اور یہ بہی مراد نہین کہ ہمیشہ سے پاکدامن ہو
بلکہ بوقت نکاح پاکدامن بننا چاہیے اور عزم زنا سے توبہ کرے غرض یہ ہی کہ اون سے نکاح کرو
جو زنا سے بری یا تائب ہونا چاہین نہ اوسلیے کہ نکاح مین بہی متعہ کی طرح زنا ہی مقصود و
منظور ہو۔ اور ظاہر ہی کہ جب مشرک لونڈیان مشرک آزاد کے تابع اور مسلمان لونڈیان
مسلمان آزاد کے تابع قرار پائین تو کیا سبب ہی کہ اہل کتاب کی لونڈیان اون کے آزادون
کے تابع نہون یہ ترجیح بلامرجح ہی ربط بعد ذکر حقوق مشترکہ یعنے شروط بحق عبد و شروط
بحق اللہ اور ذکر مطعومات ومناکحات ضرور ہوا کہ اصل مقصود وعلت آفرنیش اور راس العبادات
یعنی نماز کی طرف توجہ دلائی جائے ایسا نہو کہ عبد ضعیف انہین مباحث مین منہمک
مشغول ہوکر اللہ کا ذکر بہول بیٹھے تو فرمایا کہ ہمارے تمام معاہدون سے بڑہکر ایک یہ عہد ہی کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

اے ایمان والو جب اوٹھو تم نماز کی طرف تو دھولو منہ اپنے اور ہاتھ اپنے

اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ

کہنیون تک اور مسح کرو سر پر اپنے اور دہو پانون کو ٹخنون تک اور اگر ہو تم جنب تو پاک ہو جاؤ

اے ایمان والو جب قصد کرو نماز کا تو دہو لو اپنے منہ اور ہاتہ کہنیون تک اور مسح کرو سر پر اور دہو لو پانو ٹخنون تک (یعنے وضو کر لو) اور اگر نہانے کی ضرورت ہو تو پاک ہو جاؤ یعنے غسل کر لو آیت مین مسائل اور مباحث ہین **بحث** قیام بمعنے قصد ہی یعنے جب تم ارادہ کرو نماز کا - کہا بعض نے جب سو کر اوٹہو اور یہ تاویل ضعیف ہی **مسئلہ** جب تک نماز کا قصد نہو وضو کرنا واجب نہین **مسئلہ** ہر نماز کے لیے وضوے جدید مستحب ہی (احمدی) **بحث** ظاہر آیت یہ ہی کہ جب عزم نماز کا کرو وضو ضرور کرو بیوضو ہو یا باوضو اور اسیطرف میل کیا داؤد ظاہری نے (کبیر) **جواب** فعل پیغمبر اور اجماع امت نے قیام کو مقید کر دیا یعنے (اذا قمتم فان کنتم محدثین) یعنے جب تم قصد کرو اور بے وضو ہو (احمدی) اور ممکن ہی کہ لفظ غسل سے یہ قید مستنبط ہو اسلیے کہ غسل کی غرض حصول طہارت ہی اور طاہر کے لیے حکم حصول طہارت بیسود پس یون سمجہا جائیگا کہ جب تم طاہر یعنے باوضو نہو اور نماز کا قصد کرو وضو کر لو **مسئلہ** کہنیان ہاتہ مین داخل ہین یعنے ہاتہ کہنیون سمیت دہوؤ **بحث** مسح مجمل ہے یعنے معلوم نہین کتنے سر پر مسح کیا جائے اور آنحضرت سے یہی ثابت ہوا کہ آپنے کبہی تمام سر پر اور کبہی چوتہائی سر پر مسح کیا پس معلوم ہوا کہ چوتہائی سر سے کم کافی نہین اور یہ مقدار فرض ہے اور تمام سر کا مسح سنت ہی اور کہا شافعی نے کہ دو تین بال چہو لینا ہی کافی ہے اور کہا مالک نے کہ تمام سر کا مسح فرض ہی **بحث** اسکی فقہ مین ہی **مسئلہ** ٹخنے پانون مین داخل ہین وضو کے یہی چار فرض ہین **شعر**

ہی وضو مسح ربع سر کرنا + خوب منہ ہاتہ پانو تر کرنا +

اور کہا امام شافعی نے ترتیب بہی فرض ہی اور کہا امام مالک نے موالات بہی فرض ہے اور جواب اسکا اپنے محل پر دلائل معقول موجود ہی **بحث** ارجلکم بالنصب اور بالجر دونون مروی ہی اور اسلیے کہا اہل تشیع نے کہ پانون کا مسح چاہیے اور روایت جر پر عمل کیا اور جواب روایت نصب کا یہ دیا کہ یہ نصب بنزع خافض ہے اور یہ کہ جب دو عضو غسل کے لیے رکہی گئے تو مقتضائے تقسیم یہ تہا کہ مسح کے لیے بہی دو ہی عضو ہون اور مناسبت ہی پانون کو سر سے اسلیے کہ دو جانب ہین اور منہ کو ہاتہ سے اسلیے کہ متوسط ہین **جواب** ہم عمل کرتے ہین روایت متواتر پر

اور وہ بالنصب ہے یعنی اذجل اور تاویل کرتے ہین روایت جر کی سلہ اسلیے کہ وہ مشہور ہے
متواتر سے گھٹی ہوے سے وعید پیغمبر کہ فرمایا وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ جو وضو مین
بے احتیاطی کرتے ہین اور ایڑیان خشک چھوڑ دیتے ہین انہین ایڑیون ہی آگ دیجائیگی
اور خشک وتر رہنا غسل کی شان ہے مسح سے متعلق نہین سلہ فعل پیغمبر کبھی آپ سے
مسح منقول وثابت نہین ہوا۔ اور اگر دونون روایتون پر عمل کرین تو کہہ سکتے ہین کہ غسل
مطلق ہے پس ہمیشہ پانؤ دہو اور مسح مقید ہے حدیث مشہور سے فرمایا کہ جب موزے پہنے ہو
تو مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک رات دن مسح جائز ہے پس ایک حالت مین جو اکثر ہے
عمل کیا گیا روایت متواتر پر اور دوسری حالت مین جو کمتر ہے عمل کیا گیا روایت مشہور
پر اور مسح کافی سمجھا گیا۔ اور پانون اور سر کے مناسبت بے سرو پا ہے بلکہ نکتہ یہ ہے کہ پانون
اکثر نجاستون مین گزرتا ہے اور ہاتھ آلۂ تطہیر ہے اور منہ محل ذکر ہے پس ان تینونکا دہونا
اولی ہے بخلاف سر کے کہ اوسکے دہونے مین ضرر شدید وتکلیف مزید تھی اسی لیے مسح پر
کفایت فرمائی الحاصل پانونکا مسح جب ہی کہ موزے پہنے ہو اور تمام اہل سنت کا
اسی پر اجماع ہے جو اسکا منکر ہے وہ اہل سنت نہین اور غسل مین تمام بدن ایک بار
دہونا۔ ناک اور منہ مین پانی ڈالنا۔ فرض اور تین بار دہونا اور وضو کر لینا سنت ہے
غسل مین نہ نیت ہے نہ بدن ملنا۔ اور نہ مہندی کا رنگ اور تیل کی دہنیت غسل کے مانع
ہوتی ہے جنب اوسے کہتے ہین جسے جماع کے وجہ سے نہانے کی ضرورت ہو مگر یہان
عام ہے محتلم ہو یا جنب یا عورت حائضہ یا نفاس سے فارغ ہوئی ہو موطا محمد
عایشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ مین ایک سفر مین آنحضرت کے ساتھ تھی بمقام ذات الجیش
یا بیدا میری حمائل ٹوٹ کر گر پڑی حضور نے اوسکی تلاش مین توقف فرمایا لوگون نے
ابوبکر صدیق سے کہا دیکھا آپکے صاحبزادی نے کیا کیا رسول اللہ کو روک لیا
اب نہ پانی ہمراہ ہے نہ یہان ملتا ہے ابو بکر آئے اور حضور کو میرے زانو پر سر رکھے ہوے
سوتا پایا تاہم زبان سے ملامت کی اور میری کمر مین ٹھوکے دیے ۔ پھر حضور نے
صبح تک آرام فرمایا اور یہ آیہ تیمم تخفیفا وتشریفا نازل ہوئی

سلہ پس اولی ہی یہ کہ قوی سے تعمیل اور ضعیف کی تاویل کیجائے ۱۲
سلہ یعنی حالت غسل
سلہ یعنی مسح موزہ

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ
اور اگر ہو تم بیمار یا مسافر یا آئے کوئی تم مین سے پاخانے سے یا جماع کیا تم نے

النِّسَاۤءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۤءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
عورتون سے پس نہ پاؤ تم پانی پس قصد کرو زمین پاک کا پس ملو منہ اپنے اور ہاتھ اپنے

مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ
مٹی سے نہین چاہتا اللہ کہ ڈالے تمپر تنگی مگر چاہتا ہی کہ پاک کرے تمکو اور پوری کرے

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
نعمت اپنی تمپر تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ

یعنی اگر تم بیمار یا مسافر ہو یا پاخانہ پیشاب کیا ہو یا عورتون سے صحبت کی ہی پھر نہ پاؤ پانی یا قوت اوسکے استعمال کے پس تیمم کرو زمین پاک پر پھر ملو اپنے منہ اور ہاتھو نپر نہین چاہتا اللہ کہ تنگی مین ڈالے تمکو بلکہ چاہتا ہی کہ پاک کرے اور تمپر نعمتین اپنی پوری کردے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ (تفسیر اسکی صفحہ ۳۹۲ و المحصنت مین ہے) **ف** ۱ جو کہے کہ شرع مین تنگی و تکلیف ہی کاذب و قابل تعزیر ہی اسلیے کہ کلام الٰہی سے مقابلہ کیا ۲ لیطہرکم صیغہ مبالغہ یعنے خوب طاہر کردی یعنے جسم و لباس و طعام و افعال و اخلاق و قلوب و نیات وغیرہ کی طہارت تاکہ قابل انعام الٰہی و انوار سبحانی ہو جائین اسلیے حضرات صوفیہ نے طہارت ظاہر و باطن عبادت جلی و خفی کو موجب طہارت روح و تنویر قلب و صفائے باطن قرار دیا ہی ۳ ممکن ہے کہ اتمام نعمت سے مراد نماز لیجائے اسلیے کہ نماز سعادت دنیا و دین کے حصول کی کنجی ہی **لطیفہ** یہ مبارک وعدہ مسئلہ تیمم کے ضمن مین بتا رہا ہی کہ فرمانبردار خاکسار کے لئے مراتب اعلیٰ ہین **فضل طہارت** یہ باب بہت وسیع ہی مگر مختصر اذکر ہوتا ہی **ابو داود** لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ جسکا وضو نہین اوسکی نماز جائز نہین **مسلم** ابو حازم نے کہا مین ابو ہریرہ کے پیچھے تھا وہ نماز کا وضو کر رہی تھے ہاتھ بغل تک دہوئی مین نے کہا یہ کیسا وضو ہی فرمایا میرے خلیل میرے محبوب رسول مقبول نے فرمایا کہ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ مِنْ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ جہانتک وضو کا پانی پونہچتا ہی وہانتک نمازی کو زیور عطا ہوگا **ترغیب** کہا ابو داود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت مین سب سے پہلے مجھے سجدہ کا حکم ہوگا اور سب سے پہلے مین سر اوٹھاؤنگا تو اپنے آگے اور پیچھے داہنے بائین سے اپنی امت کو اوس عام مجمع مین پہچان لونگا کسی نے عرض کی حضور کیونکر اس ازدہام مین پہچانینگے فرمایا اونکے ہاتھ پاؤن اور پیشانی آثار وضو سے نورانی ہونگے اور نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اور آگے آگے ننھے ننھے بچے دوڑتے چلینگے **بخاری**

قیامت میں میری امت غرًا محجّل ہوگی یعنی ہاتھ پانو پیشانی درخشان و نورانی ہوگی
ترمذی جب مسلمان منہ دھوتا ہی سب گناہ منہ کے دھل جاتی ہین اور جب ہاتھ دھوتا ہی
سب قصور معاف ہو جاتے ہین اور جب پانو دھوتا ہی سب خطائین پامال ہو جاتی ہین
یہانتک کہ بالکل پاک صاف نکل آتا ہی ترغیب امام احمد نے حضرت عثمان رض سے روایت
کی کہ آپنے وضو کیا اور ہنسے اور کہا تم کیون نہین پوچھتے کہ مجھے کسنے ہنسایا حاضرین بولے
امیر المومنین فرمائین کہ اونہین کسنے ہنسایا کہا اسیطرح حضور سرور عالم نے وضو کیا اور ہم
لوگون سے کہا کہ کیون نہین پوچھتے مجھے کسنے ہنسایا اصحاب نے عرض کی تو فرمایا جب بندہ
منہ دھوتا ہی اللہ اسکے منہ کے سب گناہ معاف کر دیتا ہی پھر ہاتھ اور پانو مین یونہی معافی
ہوتی ہی۔ انس نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وضو سے گناہ
معاف ہو جاتے ہین اور نماز نفل بچ رہتی ہی۔ اور فرمایا اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ
یعنی وضو آدھا ایمان ہی۔ کہا بعض مشایخ نے کہ جیسے گناہ سے بچنا ہو باوضو رہے انسان
بحالت وضو نیکی زیادہ کرتا ہی اور خبث سے زیادہ بچتا ہے

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
اور یاد کرو نعمت اللہ کی تمپر اور عہد اوسکا وہ کہ عہد لیا تمسے ساتھ اوسکے جب کہا تمنے سنا ہمنے اور مانا ہمنے

ہماری نعمتین جو تمپر ہین یاد کرو اور ہمارے عہد و پیمان بھی یاد رکھو (جسے تم منظور کر چکے ہو کہ خلاف ورزی نہو) اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ دلون کے بات جانتا ہی کہا بعض مفسرین نے کہ عہد سے عہد روز ازل مراد ہے اور کہا بعض نے وہ عہد مراد ہین جو اصحاب نے پیغمبر سے کئے لیلۃ بیعت رضوان و بیعت عقبہ وغیرہ جسمین بہمہ وجوہ اطاعت کا وعدہ تھا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ خبردار ہے بھید دلونکے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ
اے ایمان والو ہو جاؤ قائم واسطے اللہ کے گواہ ساتھ انصاف کے اور نہ برانگیختہ کرے تمکو دشمنی قوم کی

عَلٰٓي اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اس بات پر کہ نہ عدل کرو عدل کرو وہی عدل نزدیک ہی تقوی سے اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ خبردار ہی جو کرتے ہو

اسکی تفسیر صفحہ ۱۰۱ و المحصنت اور صفحہ ۱۹۸ لا یحب اللہ مین گزر گئی حاصل یہ اللہ کے واسطے
خالص و مخلص ہو کر کمر باندھ لو قائم ہو جاؤ سچے حق پر گواہ رہو احکام حقہ کے مظہر ہو اور [illegible]

مثبت منکرین حق کی مکذب بنجاؤ (یہی شان ہو ایمہ مجتہدین کی) اور اسمین اشارہ ہو کہ ظاہر شریعت سے باطن تقوی سے آراستہ رکھو حسن اخلاق و وقار شرعی اعتماد دینی پیدا کرو تاکہ سچی گواہ سمجھے جاؤ ایسا نہو کہ کسی قوم کی دشمنی تمکو بے انصافی یا حد سے تجاوز کرنے پر آمادہ کر دے تو خدا پرستی کی جگہ نفس پرستی ہو جائے یہ انصاف بالکل تقوی سے ملا ہوا ہو منصف ہوے اور متقی ہو گئے اور تقوی اصل کرامت و تاج شرافت ہی ظاہر باطن دونو پاک رکھو اسلیئے کہ اللہ تمہارے افعال سے خوب آگاہ ہو ف یہ امر کہ آدمی خدا پرستی میں حد سے نہ بڑھے تب ہی حاصل ہوتا ہو کہ بالکل اپنے عقل و پسند خاطر کو بالائے طاق رکھکر پابند شریعت ہو

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وعدہ کیا اللہ نے اونسے جو ایمان لائے اور کیے کام نیک واسطے اونکے مغفرت ہے اور اجر بڑا ہی اور جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

اور جھٹلایا ہماری نشانیونکو وہی صاحب دوزخ کے ہین

اللہ تعالی نے مومنان نیکوکار کو امیدوار بخشش و ثواب عظیم فرمایا ہی اور منکرین و غاشعار اور کافرین منکر کے لیے دوزخ تیار کی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ

اے ایمان والو یاد کرو نعمت اللہ کی جو تمپر ہے جب قصد کیا ایک قوم نے کہ بڑھائی تمہاری طرف

اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

ہاتھ اپنے تو روک لیے ہاتھ اونکے تمسے (اللہ نے) اور ڈرو اللہ سے اور اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین ایمان والے

اے ایمان والو اللہ کی نعمت یاد کرو اور وہ وقت نہ بھولو جب قوم کفار نے قصد کیا تھا کہ تمپر ہاتھ بڑھائیں اللہ تعالی نے اون کے ہاتھ روک دیے اور تم اللہ کے حفظ مین رہے اللہ سے ڈرو اور ایمان والے اللہ ہی پر بھروسا رکھتے ہین اسکی شان نزول مین مختلف وجوہ منقول ہین معالم آنحضرت نے ایک مختصر لشکر بنی عامر کی ہدایت کے لیے بھیجا اوسمین سب آدمی شہید ہوگئے صرف دو صحابی بچے ہوے مدینے چلے آتے تھے کہ راہ مین دو آدمی بنی سلیم کے ملے یہ سمجھی کہ بنی عامر کے لوگ ہین دشمن سمجھکر قتل کر ڈالا بنی سلیم مین اور مسلمانون مین صلح تھی اونکی قوم حضور مین آئی آپنے برعایت عہد خونبہا دینے کا اقرار کرلیا اور چند اصحاب کے ساتھ یہود بنی نضیر مین گئے اور کعب بن اشرف وغیرہ سے کہا کہ مال دیت (خونبہا) مین شریک ہون اسلیے کہ عرب کا یہ دستور تھا کہ ایسے تاوانون مین ہم پیشہ ہم عہد شریک و کفیل ہوتے تھے یہود نے کہا

آپ ٹھہرین ہم کھانا پکاتے ہین نوش فرمائین اور مال بھی حاضر کیا جائیگا یہ کہکر پوشیدہ صلاح کی
ایک بھاری سل اوپر سے پھینک کر کام تمام کیجیے آپ شہید ہو جائین کفر و اسلام کا جھگڑا ہی
چک جاوے ادہر جبرئیل بحکم رب جلیل آئے اور وحی لائے کہ آپ پوشیدہ دولتسرا کو چلے جاین
دشمن موقع نہ پائین حضور اُٹھے اور علی سے کہا ہم جاتے ہین جو ملے اوسے پوشیدہ مطلع کرد
اور مدینے آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحفظ کا احسان آیۂ کریمہ مین ظاہر فرمایا بعضون نے
کہا حضور ایک لڑائی مین گئے اور بضرورت جنگل مین تنہا آرام فرماتے تھے ایک کافر
نے آپکی تلوار اوٹھالی اور کہا آپ کو مجھسے کون بچائیگا آپنی آنکھ کھولے تو دشمن سر پر اور
تلوار برہنہ دیکھے فرمایا اللہ، نام پاک کی برکت سے تلوار اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور معاملہ
برعکس ہو گیا۔ اس حفاظت کا ذکر ہے مگر یہ دونو واقعے اور دوسری واقعات بھی جو مذکور
ہین اس آیت کے نزول سے بہت سابق ہین سبب نزول نہین ہوسکتی واللہ اعلم کبیر
تم اے مسلمانو ابتدائی اسلام مین مغلوب اور کمزور تھے اللہ نے کفار کے ہاتھ تمسے روکے
ہر چند وہ تمہارے درپے تھے مگر کچھ نہ کر سکے ف اشارہ ہے کہ آدمی ہمیشہ عمدہ حالت مین اپنا عجز و ضعف یاد رکھے
اور اللہ کا شکر کرتا رہے اور تغیر حالت یا ادعای باطل سے ڈرے ایسا نہو خود سری تمکو ہلاک کر ڈالے رابطہ یہود کے
شرارتین یاد دلا کر اپنے حبیب پاک کو مطمئن کر دیا کہ انکا تو یہی شیوۂ قدیم ہے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ
اور بتحقیق لے لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور مقرر کیے ہمنے اونمین بارہ سردار

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ مطیع و منقاد رہین اور بارہ سردار اونکی ہدایت انتظام
کے لیے مقرر کیے ابن کثیر بنی اسرائیل بارہ قبیلے تھے ہر قبیلہ حضرت یعقوب کے ایک بیٹے
کے اولاد مین تھا معالم اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو امیدوار کیا تھا کہ اونکو ملک شام عطا ہوگا
جب فرعونی غرق ہوئے حکم ہوا کہ ملک شام پر جا کر قبضہ کرو اس لشکر مین ہر قبیلے کا ایک گروہ
ہر گروہ پر اوسی قبیلے کا ایک شخص نقیب یعنی محافظ و کفیل و سردار تھا ابن کثیر ہمارے
حضور نے جب لیلۃ العقبیٰ مین انصار سے بیعت لی تو اونمین بارہ سردار منتخب کر دیے قبیلہ
اوس سے تین ۱ اسید بن حضیر ۲ سعد بن خیثمہ ۳ رفاعہ بن عبد المنذر اور نو قبیلہ خزرج
سے تھے ۴ ابو امامہ سعد بن زرارہ ۵ سعد بن ربیع ۶ براء بن معرور ۷ عبادہ بن صامت
۸ سعد بن عبادہ ۹ عبد اللہ بن عمرو بن حرام ۱۰ منذر بن عمرو بن خنیس ۱۱ عبد اللہ بن رواحہ

ع ۱۵ ۷ مین التفات ۱۳

۱۲ رافع بن مالک رضی اللہ عنہم۔ اور یہ بھی حضور سے بروایت صحیح منقول ہو کہ بارہ سردار قریش سے ہونگے چار یہی خلفای راشدین اور پانچوین عمر بن عبدالعزیز حضرت فاروق کے نواسے چھٹے امام مہدی آخر الزمان ع باتفاق ہین باقی رہے چھ اللہ جانے یہ کون ہین ہو گئے یا ہونگے۔ اور یہ گمان محض غلط ہو کہ بارہ امام ۱ حضرت علی ۲ حضرت حسن ۳ حضرت حسین ۴ حضرت زین العابدین ۵ امام محمد باقر ۶ امام جعفر صادق ۷ امام موسی کاظم ۸ امام علی رضا ۹ امام محمد تقی ۱۰ امام علی نقی ۱۱ امام حسن عسکری علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام ۱۲ امام محمد ابو القاسم مہدی جو روافض کے نزدیک غار ربین دشمنونکے خوف سی روپوش اور ہمارے نزدیک اصلاب طاہرہ آل نبوت ہین انا فاضۂ تجلیات قدم سے خودی فراموش ہین اور غرض اس بہتان سی یہ ہو کہ خلفائے ثلثہ معزول و خارج سمجھے جائین ع گوشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد۔ مدعی خود جانتا ہو کہ نقبای بنی اسرائیل و جگر گوشگان نبی جلیل کا مقابلہ کیسا غلط ہو اونین اکثر عہد شکن مورد طعن یہ سب کے سب سید السادات پیشوائے امت مقبول رحمن اور انتظام و خلافت اقتدار ظاہر و مکنت و قوت کو چاہتا ہی نہ مسکنت و مظلومی و مجبوری کو اور یہ حضرات تارک الدنیا گوشہ نشین مشغول حق بی تعلق مطلق تھے۔ کہا ابن کثیر نے کہ بعض یہود جب مسلمان ہوے اور شیعان جاہل سے ملے یہ فقرے چھوڑ دیے جو آجتک ون کے دلون مین چھپے ہوے ہین ف آیۂ کریمہ سے ظاہر ہو کہ اصلاح و انتظام عوام کے لیے کچھ لائق آدمی منتخب کرنا سنت انبیای سابق و طریقۂ رسول کریم ہی

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ
اور فرمایا اللہ نے مین ساتھ تمہارے ہون اگر قائم کروگے تم نماز اور دوگے تم زکوۃ اور ایمان لاؤگے میرے پیغمبرونپر

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ
اور توقیر کروگے تم اونکی اور قرض دوگے تم اللہ کو قرض اچھا البتہ اوتارونگے ہم تمسی برائیان تمہاری اور داخل کرینگے ہم

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ
ایسے باغونمین کہ جاری ہین تلے اونکے نہرین پس جسنے کفر کیا بعد اسکے تم مین سے پس بیشک بہولا سیدھی راہ

حق سبحانہ تعالی نے بنی اسرائیل کو یون اطمینان دلایا کہ ہم تمہارے ساتھ ہین گھبراؤ نہین اور اگر تم نماز پڑھتے رہے اور زکوۃ دی اور جو پیغمبر آئین اونپر ایمان لائے اور اونکی عزت و نصرت کرتے رہے اور قرض حسنہ (یعنی نفقات عزیز و اقارب و اعانت مومنین) دیتے رہے تو ہم خطائین معاف کردینگے اور دنیا مین حکومت شام اور آخرت مین روضۂ دار السلام عطا کرینگے

سیکر ... ...
اور ... ...

اور جسنے ناشکری اور انکار کیا وہ راہ ہی بھول گیا دوسری بات تو نکا کیا ذکر قرض حسنہ سے اس موقع پر زکوٰۃ مراد نہین ورنہ تکرار لازم آئیگی **ف** یہ انعام اطاعت پر موقوف ہے

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
پس بسبب ونکے توڑ ڈالنے انکے اپنے وعدہ کو لعنت کی ہمنے اونپر اور کردئیے دل ونکے سخت بدلتے ہین کلمونکو

مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا
جگہہ سے اپنے اور بھولی بڑا حصہ اوسکا کہ نصیحت کی گئی تہی ساتہہ اوسکے اور تو ہمیشہ خبردار ہوتا رہتا ہی خیانت کرنیوالونپر اونمین سے مگر

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
تہوڑے اونسے پس معاف کر اونسے اور درگزر کر بیشک اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنے والون کو

اسلیے کہ اہل کتاب نے عہد توڑ ڈالے ہمنے اونپر لعنت کی اور دل سیاہ و سخت کردیے وہ کتاب اللہ کے کلمات کے معانے یا مقام یا لفظ بدل ڈالتے ہین اور جو اونہین تعلیم کیئے گئے تھے جو اونکے دینی سعادت و اخروی نجات کی تدبیر کافی تہی اوسکا بڑا حصہ یا اوسکے اصول بھول گئے اب جو یاد ہی وہ قلیل و فرع ہی فائدہ کیا دے اور آپ ای نبی کریم اون کے ان غلط کاریون اور خیانتونپر کتاب اور وحی کے ذریعے سے مطلع ہوتی رہتی ہین اون کے فریب آپ سے نہین چل سکتے ہان تہوڑے وہ سعادتمند بہی ہین جو سچے دل سے وعدونپر ثابت نصیحت پر محافظ ہین پس آپ کے سزاوار یہ ہی کہ آپ معاف فرمائین اور درگزر کرین اللہ تعالیٰ احسان کرنیوالون کو محبوب بنالیتا ہی **میثاق** یعنے توریت کے احکام - یا وہ عہد جو قوم جبارین کے جہاد کے لیے کیا گیا تہا - یا عہد ایمان حضرت خاتم المرسلین **لعنت** سے خواہ عذاب دنیاوی اور مسخ اور فقر اور انتزاع سلطنت یا جزیہ مراد ہی یہ دونون بلائین مسلمانونپر بہی ہین یہ عہد رسول اللہ سے غافل ہوے اپر غیر قوم کی سلطنت ہوی جزیہ (ٹکس) باندہا گیا مسخ معنوی مین (جسکی تفصیل ہمارے رسالہ تدبیر ترقی مین ہے) گرفتار ہین **تحریف** عام ہی یعنی کمی کرین تاویلین بیجا کرین جسطرح اہل ضلال نے قران کو اپنی خواہش و خیال کے موافق بنالیا یا ان نئی روشنی والون کو حرفون کی سیاہی کے سوا نور علم نظر ہی نہین آتا ذُکِّرُوْا سے احکام و نصایح مراد ہین اور یہ امر ہمارے زمانے کے دو قومونپر صادق آتا ہی ۱ وہ نئی روشنی والے جو تمام کام عقل سے لینا چاہتے ہین ۲ بدعتی جو بالکل سنت بھول گئے جو راہ بتائی گئی تہی اوس سے واسطہ ہی نہین **ف** معلوم ہوا کہ جو بلائین بنی اسرائیل پر

آئی تہین نقض عہد کے باعث تہین ۱۲ ... قلوبہم قاسیۃ ... فاعف امر استحبابی ہی اسلیے کہ عفو بعد ... لازم نہین ۱۲

سك فبما ما زائدہ ... سكه جعلنا ... اول قلوب ثانی قاسیۃ ۱۲ سكه یحرفون حال ہے فاعل نقضہم کے ۱۲ سكه ونسوا خواہ عطف ہی یحرفون پر خواہ عطف ہی جعلنا پر

آئین اونکی بدعہدی اور بدچلنی کی وجہ سے اور ہم مسلمان جس مصیبت مین گرفتار ہین او نہین عہدشکنی اور فراموشکاری کی شامت سے پس وفای عہد مقدم ترین امور ہے ۱ ایک گناہ دوسرے گناہ کا سبب بنجاتا ہی جسطرح فرمایا کہ عہدشکنی تحریف وسہو وغیرہ کی وجہ سے ہوگی ہے ۲ دو کلمے فرمائے معاف فرمای یعنی اتفاقی اور سہو یا اضطرار کی خطا ہے ۳ درگزا اور چشم پوشی کیجیے یعنی الکثر اور عمداً اور اختیار کے قصور سے تا کہ اوسکا انتقام وہان لیا جاے ۴ علما وامرا کو اخلاق وسیع رکہنا چاہیے **بحث** کہا اکثر مفسرین نے حکم عفو وصفح منسوخ ہی آیت قتال سے راقم کے نزدیک اور ایسی تمام آیتین منسوخ نہین ۱ اسلیے کہ جنگ وقتال سرکش سے ہی ذمی وہم عہد سے نہین پس عفو وصفح باقی ہی ۲ یہ سورت متاخر ہی اسکا نسخ آیات قتال سے جو دوسرے سال سے اوترنے لگین کیونکر ہوسکتا ہی ۳ یہ وعدہ کہ ہم دوست رکہین گے عفو مین آپ محسن ہوجائینگے نسخ کا مقتضی نہین

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۝

اور اونسے جو کہتے ہین ہم نصارا ہین ہے لیا ہمنے عہد اونکا پہر بہلا دیا بڑا حصہ اوسکا کہ نصیحت کی گئی ساتہ اوسکے

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

پہر ڈالدی ہمنے اونمین عداوت اور بغض روز قیامت تک اور اب بتادیگا اونہین اللہ

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

جو وہ تہے کرتے

صرف یہود نہین نصارا سے بہی ہمنے وعدہ لیا کہ انجیل اور ہر پیغمبر جلیل کے تابع رہین نبی آخرزمان پر ایمان لائین مگر وہ بہی بڑا حصہ کتاب کا بہول گئے اور توحید اور انبیا کے تصدیق جو اصل اصول ہی اونمین نرہی ہمنے اونکے قومون مین باہمی عداوت ڈالدی جو قیامت تک رہیگی اور بہت جلد دنیا مین مسلمانون کی شمشیر خونریز سے یا خود حضرت عیسی کے خنجر تیز سے اونکی سزا ہوئی جاتی ہی یا آخرت مین بتادیا جائیگا کہ تین خدا کہنے اور نبی عربی سے الگ رہنے کا یہ پہل ہی **ف** عداوت کی تفصیل مین مفسرین کے قول مختلف ہین بہتر یہ ہی کہ عداوت مذہبی مراد لیجاے اسلیے کہ نصارا مین سخت خونریزیان مذہبی مخالفت مین ہوئین اور آجتک مذہباً ایک دوسرے کے دشمن جانی ہین یا یہ مراد ہی کہ یہود و نصارا مین عداوت پیدا کردی کہ آپسمین لڑ بہڑ کر ہلاک ہوجائین اور یہ عداوت عام ہی دنیاوی ہو یا مذہبی یہود و نصاری آپسمین موافق نہین وہم مسلمانون مین بہی آپسمین یا دوسرے مذہب والونکو الٰہی ہی عداوت ہی جواب آیت مین یہ تخصیص نہین کہ نصاری کے سوا کسی مین دشمنی نہوگی

۵۲ الی یوم القیمۃ کنایہ ہے دوام بقا سے یعنی حقیقۃً مراد نہین ۱۲

ہان انکے دشمنی بطور عذاب الٰہی ہی زاہدی یہ کہنا صحیح نہین کہ جب نصاری مین عداوت
قیامت تک مذکور ہوئے تو ضرور ہی کہ وہ بہی قیامت تک باقی رہین حالانکہ اخبار صحیحہ مین
وارد ہو گیا کہ امام آخر زمان کے عہد مین یہود و نصاری سب نیست و نابود کردی جائینگے
اسلیے کہ مراد قیامت سے دوام بقا ہی یعنے جبتک نصاری ہین عداوت بہی رہیگی
جسطرح فرمایا کہ شیطان پر قیامت تک لعنت ہی تو کیا بعد حشر وہ لعنت سے علیحدہ
ہو جائیگا بلکہ مراد یہ ہی کہ جب تک اوسکا وجود ہی لعنت ہی **تنبیہ** مسلمانونکے باہمی
عداوت و نفاق بہی بوجہہ عہد شکنی و بے پروائی معاہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ
اے کتاب والو بیشک آگیا تمہارے پاس پیغمبر ہمارا ظاہر کرتا ہی تمپر بہت کچہ جو تہی تم چہپاتے

الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
کتاب سے اور معاف کرتا ہی بہت بیشک آگیا تمہارے پاس اللہ سے نور اور کتاب ظاہر

ای اصحاب توریت و ای اصحاب انجیل تمہارے پاس رسول جلیل آگیا ایسا مہربان و رحمت مجسم
صاحب علم اتم ہے کہ جو ضروری مسائل تمنے چہپا ڈالے تھے وہ ظاہر کرتا ہی جیسے مسئلہ رجم
و فضائل نبی عربی اور بہت باتون سے چشم پوشی فرماتا ہی (اگر اخفا نکرے تو عفو و ترحم
ظاہر نہو اگر اظہار نفرمائے تو علم وسیع و تعلیم اغیب مخفی رہے جو ضروری تھے بیان کیئے
باقی یونہی چہوڑ دیے اور کہدیا کہ ہمین وہ بہی معلوم ہین مگر زیادہ فضیحت کرنا منظور نہین)
بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
کتاب روشن یعنے کلام اللہ آگیا اس پیغمبر کے اخلاق وسیع دیکہو اور کتاب کے
مضامین رفیع سمجہو جہل و حسد چہوڑو اسلیے کہ اب بات یون ٹہیری ہے کہ

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ
دکہائیگا اسکے ذریعے اللہ اوسے کہ پیروی کرے اسکی خوشنودی کی راہ جنت کی اور نکالیگا انہین تاریکی سے

إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
طرف نور کے حکم سے اپنے اور ہدایت کریگا انہین طرف راہ راست کے

اللہ تعالی اپنی رضا کے طلبگارون کو اوس پیغمبر کے تعلیم اور ایمان کی
وجہسے جنت کے راہ دکہاتا ہی اور اپنے توفیق اور حکم سے کفر کے اندہیری سے نکالکر اسلام
کی کشادہ راہ پر لاتا ہی تو ای اہل کتاب اگر طالب نجات و خواہان نور ہو اس رسول برحق کی

طرف جھکو مطیع بناؤ ف آپکے بیان اور عفو دونوکو کثیر فرمانا حضور ہی کے اوصاف کا ہی ورنہ اللہ تعالی نے متاع دنیا کو قلیل قرار دیا اہل دنیا کا کیا ذکر معلوم ہوا کہ بمقابل وسعت علم و شرف ذات نبوی علیہ السلام تمام کائنات اندک و قلیل ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ
بیشک کافر ہوے جنھوں نے کہا بیشک اللہ وہی مسیح بن مریم ہے کہدے بھر کون اختیار رکھتا ہے اللہ پر

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ
کچھ بہی اگر چاہے کہ ہلاک کرے مسیح بن مریم کو اور ماکو اوسکی اور جو کچھ زمین پر ہے سبکا سب

مسیح کو خدا کہنے والے بیشک کافر ہین آپ اونسے پوچھیے تو کہ اگر اللہ تعالی عیسے اور اونکے ماں مریم کو بلکہ تمام دنیا کے آدمیوں کو نیست و نابود کرڈالے تو کوئی اوسکا ہاتھ پکڑنے والا اگر ہی تو بتاؤ نہین ہی تو سر ندامت جھکاؤ مالک و مملوک خالق و مخلوق عبد و معبود کی برابری کیسی ف آیت مین نصاری کے تردید صراحۃ ہی اور تمام مشرکین کا رد ضمناً اور دلیل وہ جسکا نہ جواب ہوا ہی نہ ہوسکتا ہی معالم فرقہائے نصرانیہ سے ایک فرقہ یعقوبیہ ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسی خدا ہین

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝
اور اللہ کے لیے ہی سلطنت آسمانونکی اور زمین کی اور جو اونمین ہی پیدا کرتا ہی جو چاہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

زمین و آسمان کی سلطنت تو اللہ ہی کے لیے ہی بہر کیا اوسکے بندے خدا بن بیٹھین گے جسے چاہے اور جو چاہے پیدا کرے کیا اوسکے مخلوق اوسکی خدائی مین ساجھا لگائینگی وہ سب قدرت رکھتا ہی یہ مجبور و عاجز ہمسر ہوسکتے ہین ف یہ آیت قدرت و سلطنت الٰہیہ مین نہایت مفصل و مفسر ہی فرمایا زمین والون کو ہلاک کرسکتی ہی اور بنا بہی سکتے ہین پہر اور تصریح کی کہ زمین و آسمان سب اوسیکا ہی ـ پہر یہ وہم دفع کیا کہ آسمان و زمین مین جو ہی وہ بہی اوسیکا ہی اور مالک ہی نہین خالق بہی وہی ہی اور اسیقدر نہین بلکہ جو چاہی عدم سے وجود مین لائے ـ اوسکے علاوہ اور بہی ہر قسم کی قدرت حاصل ہی مسئلہ ظاہر ہوگیا کہ اللہ تعالی معدومات پر قادر ہی جسطرح موجودات پر مگر معدوم سے مراد یہ ہی جو علم ازلی سے متعلق اور ہمارے علم سے مخفی ہوا ابن کثیر ابن عباس سے مروی ہی کہ چند یہود حضور مین آئے اور کچھ باتین ہوئین آپنے فرمایا اسلام لاؤ عذاب الٰہی سے ڈرو

بولے ہمین دوزخ سے نہ ڈرائیے ہم تو اللہ کے فرزند اور دوست ہین ارشاد ہوا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ
اور کہا یہود اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور حبیب اوسکے کہدیجئے پھر کیون عذاب کرتا ہے تمہیر

بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
بسبب تمہارے گناہونکے بلکہ تم آدمی ہو اوس خیر سے کہ پیدا کیا ہی بخشتا ہی جسے چاہے اور عذاب کرتا ہی

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
جسے چاہے اور واسطے اللہ کے ملک ہی آسمانون کا اور زمین کا اور جو اونمین ہی اور اوسکی طرف بازگشت ہی

ابن کثیر فرزند بمعنی محبوب و مقرب ہی اسلیے کہ اہل کتاب لوہیت مین شریک نہین بنتے تھے یا یہ کہ یہ بھی حضرت عزیر و حضرت عیسی کے ہم قوم تھے تو جب اونہین فرزند قرار دیا خود بھی اس حکم مین آگئے حاصل آپ اونسے کہدیجئے کہ تمہارا زعم صحیح ہوتا تو اللہ تعالی تمپر عذاب کیون کرتا اس مقام پر تین سوال ہین اول کیا باپ بیٹے کو اور دوست دوست کو ایذا نہین دیتا اور ایسا ہوتا تو انبیا و صلحا خصوصًا ہمارے حضور اور آپ کے اہل بیت مبتلای مصائب نہوتے جواب بدسلوکی خبث ہی جو نہ اللہ تعالی کے لائق نہ حضرت عیسے و عزیر پر صادق ہی اور مصائب صلحای عباد بصورت عذاب تنفر و عناد نہ تھی بلکہ امتحان اور ابتلا تھا جسکا نتیجہ علوی مراتب کمال تقرب ہی دوم وہ نہین تسلیم کرتے کہ ہمپر عذاب ہوگا جواب دنیاوی عذاب سے تو انکار ہی نہین ہو سکتا۔ سور بندر ہو جانا۔ تیہ مین چالیس برس قید رہنا بخت نصر کا غلبہ اور قسم قسم کی آفتین۔ رہا عذاب آخرت اسقدر تو وہ خود مقر ہین کہ چالیس دن دوزخ مین رہکر نجات ہوگی یہی مقدار حجت دعوی کو کافی ہی اور جو ہونے والی ہی وہ دیکھ لینگے سوم مسلمان بھی تو آپ کو امت مرحومہ۔ خیر الامم۔ اولیاء اللہ قرار دیتے ہین جواب ایک تو ہم مدعی نہین امیدوار ہین اور اوسکے فضل وسیع سے امید ممنوع نہین دوسرے ہمارے لیے وہ رد یعنی عذاب نہ منقول ہی نہ موعود۔ پھر فرمایا تم تو آدمی ہو جو باتین اورون مین ہین تم مین ہین وہ مالک ہی جسے چاہی عذاب کرے جسے چاہے بخشے **ف** معلوم ہوا کہ اللہ پر کسیکا حق نہین مختار ہے

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا
ای کتاب والو بیشک آگیا تمہارے پاس بھیجا ہوا ہمارا بیان کرتا ہے تمہارے بند ہوجانے کے پیغمبرونسے ایسا نہو کہ کہو تم

ع ۵ ۔ ب ۶ ۔ فترہ ۔ اور وہ زمانہ جو دو پیغمبرون کے درمیان ہو

مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
نہین آیا ہمارے پاس کوئی خوشی سنانے والا ڈرانے والا پس تحقیق آگیا تمہارے پاس بشیر و نذیر اور اللہ ہر شے پر قدرت والا ہے

اے کتاب والو ہمارا فرستادہ تمہارے پاس آگیا اور ایسی حالت مین کہ وحی کا آنا بند ہو چکا تھا انبیا موجود نہ تھے تاکہ تم یہ کہو کہ ہمین سمجھانے بجھانے والا اطاعت کرنے کے انعام و نافرمانی کی سزا بتانے والا نملا۔ ابتو تمہارے پاس سراج منیر نبی البشیر و نذیر صاحب معجزات و شمشیر آگیا اللہ جو چاہے کرے چاہے برابر پیغمبر بھیجے یا نہ بھیجے پھر منکر و متعجب کیون ہو ربط تردید و تہدید کے بعد حضرت موسیٰ کے قصون کی طرف توجہ دلائی کہ ابتو نادم ہون اور جو نسمجھے تھے سمجھین فرمایا

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ
اور جب کہا موسیٰ نے قوم سے اپنی اے قوم یاد کرو نعمتین اللہ کی تمپر جبکہ بنائے تم مین

اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۝
پیغمبر اور بنایا تمکو بادشاہ اور دیا تمکو وہ جو نہ دیا تھا کسی کو تمام عالم سے

حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ تم اللہ کی نعمتین یاد کرو اور اوسکا شکر کرو اور وہ نعمتین یہ ہین کہ تم مین سے بعض کو پیغمبر بنایا بعض کو بادشاہت و اقتدار ظاہری اور اعزاز باطنی و نمود دیکر علاوہ انکے بہت نعمتین وہ دین جو کسیکو نملی تھین جیسے من و سلوی۔ سایہ ابر ستون نور چشمہ آب وغیرہ

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
اے قوم داخل ہو زمین پاک مین جو لکھدی اللہ نے واسطے تمہارے اور نہ پھرو اپنی پشتون پر

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ۝
پس پھر وگے نقصان پانیوالے

ارض مقدس کہا مجاہد نے طور ہے اور اوسکا گرد اگرد۔ کہا ضحاک نے ایلیا ہے۔ کہا عکرمہ اور سدی نے ملک ریحا ہے۔ کہا کلبی نے دمشق اور فلسطین اور ایک حصہ اردن کا ہے۔ کہا قتادہ نے زمین شام ہے کہا ثعلبی نے کہ ابراہیم علیہ السلام کوہ لبنان پر چڑہے تو اونہیں حکم ہوا دیکھو جہان تک تمہاری نظر پہونچے گی وہ ارض مقدس ہے اور تمہاری اولاد کی میراث ہے کتب اللہ یعنی اللہ تعالی نے تقدیر مین لکھدیا معالم اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ کو امیدوار فرمایا تہا کہ تمکو ملک شام عنایت ہوگا اور وہان کنعانی قابض تھے جب فرعونی غرق اور قبطی مغلوب ہوگئے ارشاد ہوا کہ اریحا کے طرف جاؤ قوم عمالقہ کو کہ شوکت کو نیچا دکہاؤ اوسوقت ملک شام مین ہزار بستیان اور ہر بستی مین ہزار باغ تھے وہ سرزمین اللہ کی نعمتون سے آباد تھی بنی اسرائیل بارہ قبیلے ہر قبیلے پر ایک نقیب یعنی سردار چنا لکر کے

حاشیہ: لیکم رسولنا۔ مفسرین نے بیان کیا ہے۔ ارض مقدس۔ عطا کرنے والا۔ حضرت موسیٰ کی قوم۔ بادشاہ۔ ہر خاندان ہے آزاد اپنی ذات کا مالک ہوتا ہے لیکن ان تفاسیر کو قدرت نہین بنی اسرائیل مین سب پیغمبر ... بادشاہ ... باعتبار بعض ...

جمعیت سے روانہ ہوئے جب دشمن کے قریب آئی حکم ہوا کہ یہ سردار بخستہ کار جائیں مخالف
کے حرکات وسکنات پر نظر ڈالیں احوال پوست کندہ جناب کلیم علیہ التحیہ والتسلیم میں پیش کریں
یہ بارہون سردار چلے اور جبارین کے ملک مین داخل ہوئے۔ یہ وہی قوم تھی جنمین کا ایک
عوجی بن عنق مشہور ہی جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہی کہ ۳۳۳۳ گز قد تھا یہی عوجی راہ سے
ان سردارون کو دامن مین ڈالکر اپنی بی بی کے پاس لیگیا اور زمین مین ڈالدیا کہا کہ یہی
لوگ ہماری لڑائی کو آئے ہین اور چاہا کہ پانون سے رگڑ دے عورت بولی نہین نہین چھوڑ دو
ہماری قوت وہیبت کا ذکر کرینگے قوم ڈرکر بھاگ جائیگی منقول ہو کہ انکے ایک انار کے پوست
مین پانچ آدمی سما جاتے اور ایک انگور پانچ مرد نہ اوٹھا سکتے جب یہ لوگ چھوٹ کر پھرے تو
راہ مین صلاح کی کہ اگر فوج مین یہ راز فاش ہوا سب بھاگ جائینگے بہتر یہ ہو کہ راز چھپائین
حضرت موسی کی خدمت مین عرض کرین وہ جو مناسب جانین مگر لشکر مین آکر ہی یہ قرار بھول گئے جو دیکھا تھا
عموماً مشہور کردیا صرف یوشع بن نون اور کالب بن یوحنا وعدے پر ثابت رہے بنی اسرائیل سنتے ہی گھبرا گئے اور کہنے لگے

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ
کہا اے موسی بیشک وہان قوم سرکش ہی اور ہم نہ داخل ہونگے اوسمین جبتک وہ نکل جائین اوس سے پس اگر

يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا
وہ نکل جائین اوس سے تو ہم در آنے والے ہین کہا دو مردون نے اونمین سے جو ڈرتے تھے نعمت کی تھی اللہ نے اونپر

ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا
داخل ہو اونپر دروازہ سے پھر جب داخل ہوگئے تم پس بیشک تم غالب ہونیوالے ہو اور اللہ پر پس بھروسا کرو

رجلان یوشع وکالب (ابن کثیر) (معالم) یعنی بنی اسرائیل کو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
اگر ہو تم ایمان والے

دو آدمی عمالقہ کے ایمان لائے تھے دو آدمیون نے جنپر اللہ کا انعام تھا

سمجھایا کہ ای لوگو دروازے سے دشمن پر در آؤ جب تم نے قدم رکھا اللہ تمکو غالب کردیگا اور اللہ پر بھروسا
کرو اگر تم ایمان والے ہو اسلیے کہ اللہ کا وعدہ پیغمبر کا ارشاد اوسپر اعتماد نہو تو ایمان کہان کا

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ
بولے اے موسی ہم نہ جائینگے اوسمین کبھی جب تک وہ اوسمین ہین پس جا تو اور رب تیرا

بنی اسرائیل نے کچھ نہ سنا اور اے نبی اللہ آپ اور آپ کا

فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝
پس تم دونون لڑو ہم تو یہین بیٹھے رہتے ہین

صاف صاف انکار کردیا کہ رب دونو جاکر لڑین ہم تو

یہین بیٹھے رہینگے نکتہ ہمارے حضور نے بدر کے لڑائی کے لیے اپنے اصحاب سے شورہ کیا حالانکہ کفار کے فوج کثیر سامان عمدہ اور یہان اللہ کا نام محض بے سامانی تھی تاہم سبنے عرض کی جو حکم ہو حاضر ہین حضرت مقداد نے کہا یا رسول اللہ ہم وہ نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ تم جاؤ اور تمہارا خدا ہمتو جان نثار اطاعت پر ہر دم تیار ہین ؎

من نہ آنم کہ سر از بندہ فا بر دارم ✤ گرچہ سازند جدا چون قلمم از بند از بند

حضرت نے یہ سنکر دعای خیر دی۔ یہ شان تھی انصار و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَاَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ

عرض کی ای رب مین نہین مالک مگر اپنی جان کا اور اپنے بہائیکا پس جدائی کر دی ہم مین اور قوم نافرمان دار ہین

حضرت موسی نے عرض کی ای پروردگار میرا اختیار تو اپنی ہی ذات پر ہی یا اپنی بھائی ہارون پر کہ وہ اللہ کے پیغمبر موسی کے معین و برادر تھے اونہین مخالفت سی کیا سروکار اور یہ قوم فرمانبردار ہین اور ہم مین علحدگی کر دی ایسا ہو انکے ساتھ ہم بہی مخالفت ارشاد و ترک جہاد مین گرفتار عذاب آلہی سزاوار ہو جائین ف معلوم ہوا نا فرمانبرداروں سے دوری حضرت موسی کی سنت ہی

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ‌ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ

کہا پس بیشک منع کئے گئے اونپر چالیس برس سر گردان رہین گے زمین مین پس نہ افسوس کر قوم فاسق پر

حضرت عزیز جبار خدای قہار کا فرمان آگیا کہ ای کلیم جلیل اب یہ قوم نا فرمانبردار ہمارے غضب مین گرفتار ہو گئے ہمنے انپر حرام کر دیا کہ چالیس برس تک اس میدان سے نہ نکل سکین مین مین سرگردان پہرین مگر تم انپر افسوس نکرنا یہ ہمارے حکم سے نکل گئے تیہ میدان کہا ثعلبی نے لشکر حضرت موسی کا چہ لاکہ تہا اور چہ فرسخ کے عرض و طول مین خیمہ زن تہا جب قدرتی قید انکے لیے نازل ہوئی ہمیشہ چلتے اور اوس میدان سے نہ نکلتے مگر حضرت موسے و ہارون اور اونکے خالص اصحاب مثل یوشع بن نون کے بہی اپنے گناہگار قوم کے ساتھ رہتے اور اون بلا رسیدوں کے دستگیری فرماتے تاکہ اللہ تعالی ان کے برکت سے اونپر ترحم فرمائے اور ایسا ہی ہوا متعدد نعمتین اونہین تیہ مین عطا ہوئین۔ من و سلوا۔ رات کو ستون نور جس سے چراغ کی ضرورت نہ ہتی۔ دن کو سایہ ابر تاکہ چہت اور سایہ بان کی حاجت نہو پیاس مین وہ پتہر سے قدرتی چشمے جاری تھے۔ جو لڑکا پیدا ہوتا لباس اوسکے بدن پر ہوتا اور جسقدر بڑہتا جاتا لباس مین وسعت مناسب پاتا۔ لیکن وہ عذر کرنے والے

گستاخ سب کے سب اسی تیہ مین رفتہ رفتہ ہلاک ہوے کوئی ایسا آدمی جو بوقت جس بیس برس سے زیادہ عمر کا تہا زندہ نرہا اور کسیکو ارض مقدس مین جانا نصیب نہو صرف حضرت یوشع و کالب اور ان موجودہ مجرمون کے اولاد جو اوس میدان مین پیدا ہوے اوس شہر پر فتحیاب ہوے۔ کہا گیا کہ اسی تیہ مین ہارون اور موسی نے انتقال فرمایا اور یوشع بن نون خلیفہ وجانشین ہوے اور نوجوان بنی اسرائیل کے ساتہ جبارین عمالقہ کو شکست دی ملک شام قبضے مین لائے اور کہا گیا کہ نہین خود حضرت کلیم نے بعد اختتام مدت چہل سالہ جہاد کیا اور عوجی کو آپ کے عصای مبارک نے جہنم رسید کیا واللہ اعلم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ
اور پڑہ اونپر خبر دو بیٹون آدم کے سچ سچ جب کی دونون نے قربانی پس قبول کی گئی ایک سے اون دو کی اور نہ

يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝
قبول کی گئی دوسرے سے کہا البتہ مار ڈالونگا مین تجہ کہا نہین قبول کرتا اللہ مگر پرہیزگارون سے

وقف لازم

اے نبی کریم آپ سنا دیجیے اونکو سچی خبر حضرت آدم کے دو بیٹون کے جنکا نام ہابیل و قابیل تہا جب دونون نے قربانی کی اور ہابیل کی قربانی مقبول اور قابیل کی قربانی مردود کی گئی تو قابیل نے کہا کہ مین تجہے مار ڈالونگا کہا ہابیل نے کہ اللہ تو پرہیزگارونہی کی نذر قبول فرماتا ہی عرائس جب آدم زمین پر آئے اور اونکی اولاد ہونے لگی ہر بطن مین ایک لڑکی ایک لڑکا جڑوان پیدا ہوتا اوسوقت بہائی بہن کا نکاح درست کردیا گیا تہا صرف فرق یہ تہا کہ اپنی اوس بہن کے ساتہ جو توام پیدا ہوئی ہی نکاح نکرتے قابیل کے ساتہ اقلیما پیدا ہوے یہ نہایت حسین تہی اور ہابیل انکے توام لیودا یہ لیسی تہی جب جوان ہوے قابیل کا نکاح لیودا سے اور ہابیل کا نکاح اقلیما سے ٹہرا قابیل نے کہا میری بہن اقلیما حسین وہ دکہر کو ملے یہ کیونکر ہوسکتا ہی حضرت آدم نے فہمایش کی اور آخرکار یہ فرمایا کہ تم دونو قربانی کرو جسکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کا مستحق ہوگا قابیل کسان تہا ایک گوندہ غلے کے نذر اللہ کے اور دلمین کہا نذر مقبول ہو یا نہ مین اقلیما کو نچھوڑونگا ہابیل بکریان چراتے تہے وہ بکری ہی لائے اور دلمین ٹہرائی کہ جو رضای پروردگار ہو اوسے پر قائم و صابر ہونگا آسمان سے ایک آگ اوتری اور ہابیل کے قربانی کو جلادیا (اگلے زمانے مین یہی طریقہ قبولیت کا تہا) اور قابیل کا غلہ یونہین رہگیا قابیل اور بہی غضبناک ہوا دلمین ٹہا

حسد اور کینہ مخفی رکھا جب آدم علیہ السلام مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لے گئے ایک دن قابیل آیا ہابیل بکریاں چرا رہے تھے کہا میں تجھے قتل کرونگا ہابیل نے کہا کیوں بولا اسلیے کہ اللہ نے تیری نیاز قبول کرلی اور میری خوبصورت بہن تجھے ملی ہابیل نے کہا اللہ تعالے ڈرنے والوں سے مقبول و منظور فرماتا ہے

لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

اور اگر بڑھائیگا تو یا تھہ اپنا کہ مار ڈالے مجھے نہیں ہوں بڑھانیوالا ہاتھہ اپنا طرف تیرے تاکہ قتل کروں تجھے میں ڈرتا ہوں اللہ سے کہ پروردگار ہے عالم کا

ہابیل نے کہا تو چاہے دست اندازی کرے مگر میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں میں تجھپر ہاتھہ نہ بڑھاؤنگا

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ

میں چاہتا ہوں کہ پھیرے تو ساتھہ میرے گناہ اور اپنے گناہ کے پس ہوجاے صاحب نار کا اور یہ بدلا ہے ظالموں کا

ہابیل نے سمجھایا کہ اگر تو مجھے قتل کریگا تو میرے گناہ بھی تجھپر لادی جاینگے اور تیرے گناہ تو تجھپر ثابت ہیں اس صورت میں تو جہنمی ہوجائیگا اور میں تو یہی چاہتا ہوں کہ میرے گناہ تجھپر چلے جائیں

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ

پھر رغبت دلائی اوسی نفس نے اوسکے مارڈالنے کی اپنے بھائی کو پس مارڈالا اوسکو پھر ہوگیا نقصان پانے والوں سے

یعنی قابیل کے جی نے قابیل سے کہا کہ اسے مار ڈال تو اوسنے مار ڈالا اور خاسر وخائب ہوگیا ع الیس ایک دن قابیل نے ہابیل کو سوتے پاکر اوسکا سر پتھر پر رکھکر دوسرے پتھر سے کچل دیا پھر متردد ہوا کہ کیا کرے اور کسطرح انکی لاش کو مخفی کرے

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ

پھر بھیجا اللہ نے کوا کریدتا تھا زمین کہ دکھاوے اوسے کیونکہ ڈھانکتا ہے لاش بھائی کی اپنے

قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ

کہا افسوس نہو سکا مجھسے یہ کہ ہو جاؤں مثل اس کوے کے پھر چھپاؤں لاش اپنے

أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ

بھائی کی پس ہوگیا شرمندونسے

اللہ تعالی نے دو کوے بھیجے ایک دوسرے سے لڑا اور اوسے مار ڈالا پھر چونچ سے زمین کریدی اور دوسرے کوے کو اوسمیں ڈالدیا قابیل نے دیکھا اور کہا افسوس میں اس کوے کے برابر بھی عقل نہیں رکھتا (اور اوسے دفن کردیا) ع الیس ہابیل کے قتل سے سات دن تک زمین میں زلزلہ رہا پھر زمین نے اونکا خون پی لیا اور اللہ تعالی نے قابیل سے خطاب

فرمایا کہ تیرا بہائی ہابیل کہان ہی وہ بولا مین کیا جانون ارشاد ہوا اوسکا خون مجھے زمین سے پکار رہا ہی تونے اوسے کیون قتل کیا قابیل نے کہا اگر مین نے مارا ہی تو خون کہان ہی اوسدن سے اللہ تعالی نے زمین پر حرام کردیا کہ خون پی نہ جائے (یعنے نشان اوسکا باقی رہتا ہی)- ابن عباس سے مروی ہی کہ بعد قتل ہابیل کے درخت بہی کانٹے دار ہوگئے اور کہانے بدمزہ ہوگئے اور پہل تلخ ہوے اور پانی کہاری ہوگیا اور زمین غبار آلود ہوئی آدم نے کہا بیشک زمین پر کوئی بڑا حادثہ ہوا جب ہند مین آئی تو ہابیل کو مقتول پایا اور نہایت غمناک رہے- ادہر قابیل اپنی بہن اقلیما کو لیکر عدن کی طرف چلا گیا وہان شیطان آیا اور کہا تیرا بہائی آتش پرست تہا تب تو آگ نے اوسکی قربانی قبول کی پہر تو اپنی بہی آگ کی پرستش شروع کی اور اوس کی اولاد مین فتنے اور فساد اور گناہ پہیلے

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ
اسی سبب سے لکھدیا ہمنے بنی اسرائیل پر بیشک جسنے مارڈالی ایکجان بدون عوض جان کے یا

فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا
فساد کے زمین مین گویا مارڈالا سب آدمیون کو اور جسنے زندہ کیا جان کو گویا زندہ کرلیا سب آدمیونکو

انہین ظالمانہ حرکات کی سزا مین ہمنے بنی اسرائیل پر لکہدیا کہ جسنے کسی کو قتل کیا اور یہ قتل کسی خون کا عوض یا فساد و بغاوت کی سزا نہ تہا تو گویا اوسنے تمام آدمیون کو قتل کیا اور جسنے ایک کو زندہ کیا اوسنے گویا تمام عالم کو زندہ کیا کبیر بنی اسرائیل سے اس خطاب کی تخصیص اسلیے فرمائی کہ اونہون نے بہت پیغمبر شہید کیے- جو حقیقۃً ایک عالم کے برابر بلکہ اوس سے بڑہکر تہے آیت مین کئی امر مین اول ایک کا قتل تمام عالم کا قتل کیونکر ہوسکتا ہی جواب کہا گیا ۱ باعتبار عذاب ہی- اسلیے کہ ایک کی سزا بہی جہنم اور سبکی سزا بہی جہنم ہی- لیکن یہ تاویل ضعیف ہی اسلیے کہ ہر کافر جہنمی ہی مگر مراتب عذاب متفاوت ہین مساوی نہین ۲ باعتبار سزاے دنیاوی اسلیے کہ ایک کا قاتل ہو یا سو کا سزا اوسکی قتل ہی ۳ باعتبار جرأت- جسنے ایک خون ناحق کیا اوسے باک نرہا سا ہاتہ چہوٹ گیا- ۴ باعتبار اشاعت یعنی طریقہ قتل شائع کردیا ۵ باعتبار جنسیت یعنی سب آدمی برابر ہین بہرکیف یہ تاکید و زجر ہی اسی لیے فرمایا (کانما) گویا ایسا کیا حقیقۃً نہین ابن کثیر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی قتل نہین ہوتا مگر قابیل کے ذمے

لطیفہ ابن آدم کے قتل مین زمین پر پہر بوسے اثر پڑے مگر ابن رسول اللہ کے قتل سے انسانو نہین

ذمے ایک حصہ اوسکے گناہ کا لکھا جاتا ہے اسلیے کہ اوسی نے پہلے پہل طریقہ قتل جارے کیا-
عبداللہ بن عمر نے فرمایا مین جانتا ہون کہ قابیل پر دوزخ کا آدھا عذاب ہوگا- اور آدھا دوسرونپر
اور یہ بھی کہا کہ بڑا اشقی آدمیون مین قابیل ہے جسنے اپنے بھائی کو قتل کیا- کوئی خون ناحق
نہین ہوتا جسکے گناہ کا حصہ اوسے نہ پہنچے دوم زندہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ قاتل سے
قصاص معاف کرے یا کسی ڈوبتے کو نکالے جلتے ہوے کو بچالے بھوکے کو کھانا کھلائے
کہا مجاہد نے جسنے کسیکو قتل نہین کیا گویا زندہ کیا اور شر سے تمام آدمیون کو محفوظ رکھا
سوم قتل مین یہ فرمایا کہ ناحق طور پر نہو اور زندہ رکھنے مین یہ قید نہ بڑہائے کہ کسی احسانکا
معاوضہ نہو اسلیے کہ قتل بحق گناہ ہی نہین اور نیکی اگرچہ ادای حق واجب مین بھی ہو مگر
نیکی ہے چہارم قابیل کو اس گناہ کی جرات- عورت کی خواہش اور حسد نے دلائے
اور یہ مادہ خبیث ہر بشر مین موجود ہے اور ہابیل کو اس مقام اعلی پر صبر و عفو و رضا نے
پہونچایا اور یہی تفسیر اس آیت کی قول رسول کریم ہے مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا
كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ
سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ
أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا جسنے اچھی راہ نکالی اور اوسپر عمل کیا اوسی اوسکا ثواب بھی ملیگا اور جو اور
اوسے کریگا اوسکا بھی ثواب ملیگا مگر اونکے ثواب سے نہین بلکہ اللہ کے فضل سے اونکی نیکی کم نہوگی
اور جسنے بری راہ نکالی اوسپر عمل کیا اسکا گناہ اسپر ہے اور جو وہ کام کریگا اسکا گناہ بھی پائیگا اوسکا گناہ کم نہوگا

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝
اور بیشک آچکے اونکے پاس پیغمبر ہمارے ساتھ معجزونکے پھر بیشک بہت اونمین سے بعد اوسکے زمین مین فضول کار ہین

اور آدمیونکے پاس یا بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغامبر سان کہلی کہلی دلیلین ظاہر معجزے لیکر آئے
اوسپر بھی بہت ایسے تھے کہ زمین مین اسراف یعنے حد معین سے تجاوز اور گناہ بیجا کیا کیے

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا
نہین بدلا اونکا جو لڑتے ہین اللہ سے اور رسول اوسکے اور کوشش کرتے ہین زمین مین فساد کرتے ہوے مگر یہ کہ مارڈالے جائین
أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ
یا سولی دیے جائین یا کاٹے جائین ہاتھ اونکے اور پاؤن اونکے جانب خلاف سے یا نکالدیے جائین زمین سے
ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
یہ واسطے اونکے رسوائی ہے دنیا مین اور واسطے اونکے آخرت مین عذاب بڑا ہے

جو لوگ اللہ اور رسول سے لڑتے ہین اور زمین پر لوٹ مار سے فساد پھیلاتے ہین اونکی سزا
یہی ہی کہ اگر صرف قتل کیا ہی تو گردن ماری جاے اور اگر مال بھی لوٹا جانین بھی ضائع کین تو امام
چاہے قتل یا سولی پر کفایت کرے چاہی ہاتھ پانو کاٹ کر قتل کرے یا سولی چڑہائے ۔ اور اگر
صرف مال ہی لوٹا ہی تو داہنا ہاتھ بایان پانو کاٹا جائے اور اگر رہزنی کا قصد کیا اور آمادہ
ہوے مگر لوٹ مار کی نوبت نہین آئی تو (نفی) یعنی محبوس کیے جائین یہ رسوائی دنیا کی ہے
اور آخرت کا عذاب عظیم علاوہ بران ۔ اسمین کئی بحثین ہین **اول** محاربون سے باتفاق
راہزن مراد ہین (اسلیے لڑنے والا خواہ حربی ہی خواہ باغی انپر نہ امام کے حکومت باقی ہے
نہ بعد مغلوبی کوئی سزا معین و ماثور اب سواے راہزن کے ۔ علانیہ ۔ لڑائی کا اطلاق کسی پر
نہین ہو سکتا **دوم** اللہ اور رسول سے لڑنا رعایاے امام سے لڑنا ہی اسلیے کہ یہ لوگ مطیع
و مددگار اللہ اور رسول کے ہین **سوم** سزا کی تقسیم اسلیے ہی کہ جب جرم رہزنی کے مراتب
مختلف تھے اور سزائین بھی متفاوت مذکور ہوئین تو ضرور ہوا کہ بقدر جرم سزا تقسیم کیجائے
اور کہا صاحب تفسیر احمدی نے کہ اسی تفصیل سے جبرئیل حکم سزا لائے تھے **چہارم** قطع کے
کیفیت مجمل تہی تو نصوص سرقہ سے جو اُسکے مناسب ہی تفسیر کی گئی **پنجم** جب لوٹ مار دونو
ہو تو امام کو اختیار اسلیے دیا گیا کہ باعتبار مال لینے کے قطع اور باعتبار قتل کے قتل دو قصور
اور دو سزائین لیکن جب کہ سولی اور قتل کا مآل ایک ہی اور قطع قتل مین مُداخل لہذا اختیار
دیا گیا چاہے دونون خطاؤنکی سزا کی صورت قائم کرے یا ایک ہی مین دونونکی غرض نکالے
ششم (نفی) مٹانا ۔ کہا شافعیہ نے کہ امام اونکی تجسس و تعاقب کرتا رہی کہ وہ ایک جگہ
نہ ٹھہر سکے اور جب گرفتار ہون سزا پائین کہا حنفیہ نے زندیکا زمین سے اخراج متعذر اور دوسرے
شہر مین نکالدینا یا اضرار ہی یا ضرر اسلیے کہ اگر کسی اسلامی شہر مین جائیگا تو وہان ضرر رسانی ہوگی
اور یہ حرام ہی اور اگر دار الحرب مین گیا اور مرتد ہو گئے تو گناہ اور کفار کے معین ہوے تو اپنا ضرر
پس ضرور ہے کہ نفی سے حبس و قید مراد ہو اور اس راے کے تحسین صاحب تفسیر کبیر نے بھی کی
ابن ماجہ فرمایا مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا جسنے ہمپر ہتیار اوٹھائے وہ ہمسے نہین
اور فرمایا مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ جو اپنے مال کے بچانے مین مارا گیا وہ شہید ہی معالم
اسکی شان نزول مختلف مذکور ہوے ہین کہا ضحاک نے کہ اہل کتاب کی شان مین وارد ہوے
اونکی ایک قوم مین اور مسلمانون مین صلح تہی پہر وہ عہد شکنی کر کے راہزنی کرنے لگے

کہا کلبی نے ہلال بن عویمر کے حق مین وارد ہوئے اسکو ابو بردہ بہی کہتے ہین آنحضرت سے اور
اونسے وعدہ تہا کہ نہ آپکی مدد کریگا نہ آپکے دشمن کے ساتہہ ہوکر آپسے لڑیگا اور جو ہلال کی قوم کا
حضور مین جائے اوسے امن ملے پہر ایک گروہ بنی کنانہ کا بغرض قبول اسلام جاتا تہا اونکا
گذر بعض بنی اسلم پر ہوا جو ہلال کی قوم سے تہے اوسوقت ہلال موجود نہ تہا یہ بنی اسلم بنی کنانہ پر
حملہ آور ہوئے اور اونہین قتل کیا اون کے اسباب چہین لیے - اونکے فیصلے کے لیے یہ حکم نازل
ہوا - سعید بن جبیر نے کہا کہ عرینہ اور عکل کے لوگون مین یہ آیت اوتری یہ لوگ حضور مین آگئے
اور بظاہر ایمان لائے پہر کچہہ بیمار ہوگئے تو آپنے حکم دیا کہ شتران صدقہ کے قریب رہین اور اونکا
دودہ اور پیشاب پئین چنانچہ اسے علاج سے اونکو شفا ہوئی پہر وہ مرتد ہوگئے اور چرواہونکو
قتل کر ڈالا اور صدقے کے اونٹ ہنکالے چلے اونکے تعاقب مین شیران اسلام بہیجے گئے اور
مجرم گرفتار شدہ حضور مین لائے گئے اور بحکم حضرت رسالت اونکے ہاتہہ اور پاؤن کاٹے گئے
اور آنکہون مین گرم سلائی پہیری گئی اور دہوپ مین ڈالدیے گئے یہانتک کہ جہنم رسید ہوئے
ف یہ تشدد اسلیے تہا کہ اونسے نہایت قبیح حرکت ہوئی اور چرواہون کو نہایت بیدردی
سے قتل کیا تہا - پہر مثلہ یعنے ناک کان کاٹنا صورت بگاڑ ڈالنا ہمیشہ کے لیے منسوخ ہوگیا

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

مگر جسنے توبہ کی پہلی اس سے کہ قابو پاؤ تم اونپر پس جان لو بیشک اللہ غفور رحیم ہے

یعنی چور رہزن پکڑ لیے جانیسے پہلے تائب ہوئے اونپر حد دنیاوی اور عذاب اخروی نہین ہے
اسلیے کہ اللہ غفور رحیم ہے **احمدی** حد یعنی اللہ کا حق ساقط ہوجائیگا اب مدعیونکو اختیار ہی
کہ خون یا مال کا دعوی پیش کرین اور خون کے عوض مین خواہ خون لین خواہ معاف کرین
خواہ مال پر صلح کرلین - اور مال کے عوض مال پاسکتے ہین ہاتہہ پاؤن نہ کاٹے جائینگے - نہ حبس
ہوگا - نہ سولی - اسلیے کہ یہ سب اللہ کے حق تہے اوسنے معاف فرمائیے بندون کے حق باقی
رہے اور یہی ذکر کیا صاحب تفسیر کبیر نے امام شافعی کے مذہب سے اور یہی ذکر کیا گیا
ہدایہ مین **اختلاف** کہا امام شافعی نے کہ اگر بعد گرفتاری کے بہی توبہ کرے تو ممکن ہے
کہ حد ساقط ہوجاے اسلیے کہ ماعز نے وسط رجم مین توبہ کی پہر یہ قصہ حضور مین پیش ہوا تو فرمایا
کیون نہ تمنے اوسے چہوڑ دیا **جواب** ماعز کا زنا اونکے اقرار سے ثابت تہا اور مقر مختار ہے
جب چاہے انکار کرجائے وہ انکار معتبر ہے اسلیے کہ اوسی نے ثابت کیا تہا وہی ساقط کرتا ہے

یا معلوم نہین اوسکی دو باتون سے کون سچ ہی پس شبہہ ہو گیا اور حدود الٰہی کے ساقط کرنے کے لیے اسیقدر شبہہ کافی ہی (ہدایہ) ف اسمین کئی صورتین ہین ۱ پکڑ جانے سے پہلے توبہ کی تو حد ساقط خطا معاف ہو صرف بندون کا حق باقی رہیگا ۲ پکڑ جانے کے بعد توبہ کی تو حد جاری ہوگی اور اللہ اپنا حق اخروی معاف فرمادیگا ۳ توبہ نہ کی تو یہان سزا وہان عذاب ہی ۴ یہ تخفیف یعنی توبہ کرنیسے معافی صرف قطاع الطریق مین مذکور ہی دوسرے حدود مین نہین رابطہ کفار و فساق کو ذکر کے بعد دل نرم کرنیوالی اور شوق اندرونی کو جوش مین لانیوالی ہدایتین شروع فرماتے ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو طرف اللہ کے وسیلہ اور جہاد کرو راہ مین اوسکی تاکہ تم فلاح پاؤ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اوسکی رضا و قرب کے لیے اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کو وسیلہ گردانو اور اوسکی راہ مین کوشش و قتال کرتے رہو تاکہ تمکو فلاح و رستگاری حاصل ہو کہا مفسرین نے وسیلہ تقرب و اعمال صالحہ ہین اور جہاد سے مراد قتال۔ اور فلاح جنت و مغفرت ف اس آیت سے حضرات صوفیہ نے تمسک کیا ہی کہ وسیلے سے شیخ کامل جو معلم علوم آسمانی و مدرس حکمت روحانی ہو مراد ہی اسلیے کہ گو اللہ کا نام پاک بنفسہ موجب فلاح و صلاح ہی مگر تعلیم و صحبت کامل کو بڑا دخل ہی مولانا قال را بگذار مرد حال شو + پیش صاحب دولتی پامال شو + گر تو سنگ صخرہ و مرمر شوی + چون بصاحب دل رسی گوہر شوی + اور یہ امر باتفاق مسلم ہے کہ جو فائدہ صحبت سے ہوتا ہی درس و وعظ سے ممکن نہین۔ یہی قرآن یہی سنت ہی مگر صحابہ فیض صحبت حضور سے سراپا نور بنگئے اور ہم دور افتادہ اگرچہ ہون بھی تو ذرے اوسی نور کے وہ حبابی وجود جو ہوا سے خودی سے تہی اور وہ قطرات قلوب جو جوش خودرفتگی سے بہ ہین جذبات قدم اور فیضان اتم نے اونہین صرف طاہر نہین بلکہ مطہر بنادیا ہی ھُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ کتاب علم صامت ہی اور وہ کتاب ناطق۔ یہ شریعت منقول ہی وہ سنت مقبول۔ یہان خبر ہے اور وہان نظر۔ اور عکس و اصل مین خلاف نظر آئے تو آئینے کا قصور ہے یا نگاہ کا فتور۔ چشم وحدت مین اس دوئی سے دور ہو اشارات قرآنی نے اون بدمستون کے سب نشےہرن کر دیے جو سمجھے ہین کہ زہد و تقوی اور ہی اور اہل محبت کا دوسرا طور اسلیے کہ فرمایا (اتقوا اللہ) اللہ سے ڈرو۔ خود بھی بچو منہیات و مشتبہات چھوڑ قرآن و حدیث کے پورے پورے تابع ہو جاؤ شیخ کامل و مرشد ہادی سے استفادہ اور سلوک کا ارادہ کرو اور بحسب تعلیم شیخ و اتباع تقوی مجاہدات و عبادات مین

مصروف رہو ہتیار درست ہر دم کمر باندھے چالاک وچست فوج نفس کا مقابلہ شیطان کافر سے مقابلہ کرو تاکہ بتخانہ شرک خفی و بت خودی معدوم ہو او سوقت کوئی حق نہیں صرف امیدوار رہو سکتے ہو کہ شاید کرشمہ لطف وشان عنایت دستگیری فرمائے منارۂ رضا کعبہ قرب سے نداے صلاح و فلاح آئے

ابن کثیر وسیلہ ایک درجۂ اعلی ہی جو سوای ہمارے حضور کے کسیکو عطا نہو گا عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب تم اذان سنو تو وہی لفظ کہو پہر مجھپر دس بار درود پڑہو پہر میرے لیے اللہ سے وسیلہ طلب کرو بیشک وسیلہ جنت مین ایک جگہ ہی جسے ایک ہی بندۂ خدا پائیگا اور امید ہی کہ وہ پانیوالا مین ہون تو جو کوئی میرے لیے وسیلہ مانگے گا مین اوس کا شفیع ہونگا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ
بیشک جو کافر ہوگئے اگر ہووا سطے اونکے جو ہی زمین مین سبکا سب اور اوتنا ہی ساتھ اوسکے تاکہ بدلا دین ساتھ اوسکے

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
عذاب سے روز قیامت کے نہ قبول کیا جائیگا اونسے اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہی

کفار کو اگر قیامت مین تمام دنیا کے مال کا دونا دیدیا جاسے تاکہ وہ مال دیکر قیامت کے عذاب سے رہائی حاصل کرین تو یہ تمام مال اونسے مقبول ہوگا اور عذاب دردناک ضرور کیا جائیگا

ف آیت مین کمال مبالغہ ہے کہ ہرگز کفار نجات نہین پاسکتے اسلیے کہ تمام دنیا کا دونا مال رہان ہاتہ آنا محال ہے اور دوزخ سے نکلنا اس فرض محال پر بھی غیر ممکن

يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ
چاہینگے کہ نکلین آگ سے اور نہین وہ نکلنے والے آگ سے اور واسطے اونکے عذاب دائمی ہی

جہنمی بہت کچھ چاہینگے کہ دوزخ سے چھٹکارا ہو مگر ایسا نہین ہوسکتا او نپر ہمیشہ کے لیے عذاب ہی

ابن کثیر فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دوزخی بلایا جائیگا اوس سے کہا جائیگا تیری خوابگاہ کیسی ہی کہیگا نہایت بری ارشاد ہوگا کہ زمین بہر سونا دیکر رہائی چاہتا ہی کہیگا ہان ارشاد ہوگا تو کاذب ہے ہمنے اس سے کم یعنے مقدار ذرہ کو تجہسے طلب کیا تو نے نہ دیا پہر دوزخ مین پہیر دیا جائیگا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ
اور چور مرد اور چور عورت پس کاٹو ہاتہ اونکے سزا ہی اوسکی کہ کمایا عبرت اللہ کیطرفسے

وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
اور اللہ غالب و حکیم ہے

اور چور مرد اور چور عورت جب چوری کرین تو کاٹو ہاتہ انکا سزا ہی اوسکی جو کیا اور عذاب و عبرت اللہ کیطرفسے اور اللہ غالب ہی اور حکمت والا ہی

تفصیل واضح رہے کہ سزائین دو قسم کی ہین ۱؎ قصاص جسمین بندیکا حق ہو جیسے جان کے عوض جان اسمین بندہ مدعی اور مختار ہے چاہے معاف کرے چاہے عوض لے ۲؎ حدود جسمین اللہ کا حق ہو اسمین نہ بیشی کمی ممکن ہے نہ عفو جائز اور ذرا سے شبہے مین سزا لے دنیاوی ساقط ہو جاتی ہے اور چوری کی سزا بھی حد ہے لہذا وہ صورتین جنمین شبہہ تہا فقہانے اول ہی سے خارج قرار دین پس (سرقہ) لغت مین غیر کا مال خفیۃ لے لینا ۱؎ سارق عاقل و بالغ ہو مجنون اور بچے پر حد نہین ۲؎ چھپکر مال لیا ہو غاصب یا اوچکے پر حد نہین ۳؎ مال مملوک ہونا کہ مال مباح کا شبہہ نرہے اسی لیے کفن[ف۱] وزد پر حد نہین ۴؎ مال غیر کا ہو اسی لیے ذو رحم اور شریک و زوجین پر حد نہین اسلیے کہ انکے مال باہم خلط رہا کرتے ہین ۵؎ مال محفوظ ہو یعنے حقیقۃ کوئی نگہبانی کرتا ہو یا حکماً جیسے صندوق مکان وغیرہ پس محافظ یا داروغہ وغیرہ خائن ہین سارق نہین ۶؎ حنفیہ کے نزدیک مال دس درم یعنے رتی کم بائیس ماشے چاندی سے کم نہو اور مالکیہ کے نزدیک تین درم اور شافعیہ کے نزدیک چوتہائی دینار یعنی چھ رتی ایک جو سونا ہونا ضرور ہے اسلیے کہ مطلقاً کسی شے کو لے لینا چوری نہین بلکہ ضرور ہے کہ مال قابل حفظ و منع و رغبت و طمع ہو اور اوسکا اندازہ آثار و مناسبات سے کیا گیا اور ہر مجتہد نے اپنے علم و فہم کی رو سے ایک حد قرار دی اور جب ان امور سے کچھ بھی کمی ہو تو وایسی مال مین مدعی کا دعوی قائم اور حق الشرع حد ساقط ہے پہر اگر ایسی چوری دو عادل گواہونکی گواہی یا چور کے اقرار سے ثابت ہو جائے تو داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹا جائے اور پہر ایسا کرے تو بایان پانو۔ اور پہر چوری کرے تو حنفیہ کے نزدیک قید شافعیہ کے نزدیک بایان ہاتھ پہر داہنا پانو کاٹا جائے **مسئلہ** اگر چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور جو مال چرایا تہا وہ موجود ہے مالک کو دلا یا جائے اور ضایع ہو گیا تو اب چور پر اسکا مطالبہ نرہا اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے یہ ہاتھ کاٹنا سزا ہے کافی اونکے جملہ کسب کی ہے اور سرقہ اور مال مسروق دونون اوسکے فعل ہین سرقہ فعل واحد ہے اوسکی دو سزائین نہین ہو سکتین۔ اس مقام پر کئی بحثین ہین اول سرقہ عام ہے پہر بعض صورتین کیون خاص کین **جواب** وہ پہلے ہی سے داخل نہین اسلیے کہ اونکے دخول مین شبہہ تہا اور حدود مین شبہات معتبر نہین دوم قطع ید مطلق ہے داہنے ہاتھ اور گٹے کی قید کہانسے بڑہائی گئی **جواب** (ید) مطلق ہے مگر ابن مسعود کی قرات مین اَیۡمَانَهُمَا بجاے اَیۡدِیَهُمَا کے آیا ہے یعنے کاٹو داہنے ہاتھ اونکے لہذا ہاتھ سے داہنا ہاتھ مراد لیا گیا اور محل قطع مجمل تہا اوسکا بیان حدیث سے ہوا اور یہ دونو امر متفق علیہ جمہور ہین

ف۱ اسلیے کہ کفن کا کوئی مالک نہین ۱۲

ف۲ جزء مصدر مفعول مطلق ہے

؎ قرآن مین صرف ہاتھ کاٹنا ہی دوسری بار بایان پاؤن کیون قطع ہوتا ہی جواب حدیث سے ؎ پہرداہنا پاؤن اور بایان ہاتھ حدیث سے کاٹنا چاہیے تہا اوسکا کوئی جواب قابل تسکین نظر مین نہین گزرا مسئلہ ایک شخص کئی بار چوری کرے جب گرفتار ہوگا ایک ہی بار ہاتھ کاٹا جائیگا اسلیے کہ قطع جمیع خطا کی جزا قرار پاچکا ہی (ہدایہ و نور الانوار) حدیث مین چور کی نسبت لعنت وارد ہوئی اور بخاری مین ہی لَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ یعنی چور چوری کے وقت با ایمان نہین ہوتا

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

پہر جو توبہ کرے بعد اپنے ظلم کے اور نیک چلن ہوجاوے تو بیشک اللہ توبہ قبول کرتا ہی اوسپر بیشک اللہ غفور رحیم ہے

ظلم سے مراد چوری اصلاح سے مراد ترک سرقہ و روش نیک - یعنی چوری یا قطع کے بعد توبہ کرے تو اللہ تعالی معاف فرمائیگا مسلم فرمایا حضرت عایشہ نے کہ ایک عورت کا ہاتھ کاٹا گیا پہر اوسنے توبہ کی اور نکاح کرلیا میرے پاس آتے مین اوسکی حاجتین حضور مین عرض کرتی

ف ۱ کبائر توبہ کرنے سے معاف ہوجاتے ہین ۲ اگر مجرم توبہ کرے تو اوسپر طعن منع ہے اسلیے کہ فرمایا (اصلح) اور صاحب صلاح کو مفسد و ظالم کہنا خطا ہی ۳ یہ ارشاد مطلق کہ توبہ اور اصلاح بعد قطع یا قبل قطع مقتضی ہی کہ حدود کفارۂ گناہ نہون ورنہ بعد قطع توبہ کے ضرورت ہی کیا تہی اور حدیث مذکور مین بہی توبہ بعد قطع ہی اور یہی مذہب ہی حنفیہ کا مسئلہ ہاتھ کٹنے سے پہلے توبہ کرے تو حد ساقط نہوگی اسلیے کہ راہزنون مین استثنا ہی حکم قطع سے اور یہان وعدہ عفو ہی اور یہ عفو عذاب آخرت سے متعلق ہی اور کوئی وجہ نہین کہ حد واجب ہونے کی بعد ساقط ہوجاے بخلاف راہزن کے کہ اوسکی مصلحت خاص ہمنے بیان کردی ہی اور کہا بعض نے اگر چور کافر ہی تو اسلام لانے سے حد ساقط ہوجائیگی اسلیے کہ اسلام اپنی پہلی خطاؤن کا مٹادینے والا ہی اور حضور نے خون ایام جاہلیت کے چھوڑدیے - مگر ایسا نہین ہی اسلیے اسلام اونہین خطاؤن کو معاف کرادیتا ہی جن سے دار القضا یا بندگان خدا کے حقوق متعلق نہون اور حضور کا ارشاد اس امر کے رہنمائی کرتا تہا کہ حکم قضا نہ اوس زمانے سے متعلق ہی جو ایام حکومت سے سابق ہوا ور نہ اوس مقام پرنافذ ہوگا جہان غیر اسلام کی حکومت ہو لپس چور اگر کافر حربی تہا تو اوسپر حد تہی ہی نہین معاف کیا ہوگے اور ذمی تہا تو بعد وجوب سقوط کے لیے کوئی دلیل چاہیے

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ

کیا نہیں جانا تو نے کہ بیشک اللہ اوسکے لیے ہے بادشاہت آسمان اور زمین کی عذاب کرے جسے چاہے اور بخشے جسکے حق میں

یعنے اگر چور کی توبہ قبول ہو لی تو کچھ بعید نہیں اللہ تو آسمان و زمین کا مالک ہے وہ مختار ہے جسے چاہے

يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

چاہے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے

اپنی نافرمانی ہدایت اور قصور خدمت سے عذاب میں مبتلا کرے اور جسے چاہے اپنے فضل و کرم سے مغفور کرے وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہر شئے پہ قادر ہے

يٰٓأَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ

اے رسول نہ محزون کریں تجھے جو جلدی کر رہے ہیں کفر میں اون لوگوں سے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ

کرکہتے ہیں ہم ایمان لائے منہ سے اپنے اور نہیں ایمان لائے دل اونکے اور اون سے جو یہودی ہیں بڑے سننے والے

لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَأْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ

جھوٹھ کے دوسری قوم کے کہ نہیں آئی پاس تیرے بدلدیتے ہیں باتین بعد اوسکے وضع کے

يَقُوْلُوْنَ إِنْ أُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَإِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ

کہتے ہین اگر دئیے جاؤ تم محمد (سے) تو لے تو اوسے اور اگر نہ دیا جاوے وہ تو بچو اوس سے

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ

اور جو شخص کہ چاہے اللہ تعالی بہکانا اوسکا تو نہ مالک ہوگا تو واسطے اوسکے اللہ سے کچھ

ای رسول مقبول جو لوگ کفر مین بڑہتے جاتے ہین منہ سے کہتے ہین ہم ایمان لائے مگر دل اونکی
ایمان والی نہین یعنے منافق ہین اور وہ لوگ جو یہودی ہین جنکی حالت یہ ہی کہ جہوٹھی باتین
کان لگا کر سنتے ہین یا جہوٹہ جہوٹہ خبرین مشہور کرنے کے لیے آپکی باتین سنتے ہین تاکہ
غلاف شہرت پہیلائین ناواقفون کو بہکائین اور اسلیے سنتے ہین کہ دوسری قومین جو آپ تک
نہین پونہچین اور مراد اسنے یہود خیبر ہین اونہین خبرین پونہچائین اون کے جاسوس و مخبر ہین
اور کلمات اللہ یعنی توریت مین تحریف و تغییر کیا کرتے ہین مطلب کی باتین لی ہین خلاف نفس
کے تاویل یا تبدیل کردی اور یہ تحریف کب کرتی ہین جبکہ اللہ تعالی نے اوسے اپنے محل پر
موضوع اور معین کردیا اور باتفاق انبیاے مرسل و علماے یہود مسلم و مقبول و معمول ہو گیا
اور آپسمین کہتے ہین اگر یہ رسول عربی اہین دے یعنی حکم ہین ہمارے موافقت کرے تو
مان لو اور اگر ہماری موافقت سے سکوت کرے یا مخالف حکم دے تو اوسکی بات نہ سنو اور
اوس سے بچتے رہو پس آپکو انکی باتین اور انکی مکاریان ملول و محزون نکرین اور آپ انکی
ہلاک و ضلالت پر رنجیدہ نہون بات یہ ہی کہ جسے اللہ تعالی نے اپنے ارادہ غالب اور علم ازلی
مین گمراہ قرار دیا ہی اور دروازے توفیق کے اوسپر بند کر لیے اوسکی رہنمائی اور اوسکے بچانی
پر آپکو کچہ اختیار نہوگا اللہ کے ارادے پر کسیکا زور نہین **ف** یہود سے مراد بنی قریظہ ہین
جو خیبر کے یہودیون کو حضرت کی خبرین پونہچاتے تھے اور جب آپکی مجلس شریف سے اوٹھتے
کہتے آج نبی عربی نے یہ یہ باتین کہین حالانکہ وہ آپنے نفرمایا ہوتا - لہذا فرمایا کہ سنتے ہین تاکہ
جہوٹہ بولین - اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ جہوٹھی باتین بگوش دل سنتے ہین **شان نزول**
معالم مین ہی کہ خیبر کے یہود مین ایک مرد و عورت نے زنا کیا مگر یہ دونو شریف قوم اور امیر تھے
علماے یہود کو منظور ہوا کہ یہ دونو سنگسار نہون آپسمین ٹھہری کہ نبی عربی کی کتاب مین رجم کا
حکم نہین ہی اگر اونکی طرف رجوع کرین تو صرف مار پڑیل جائیگی یہود بنی قریظہ کے پاس اون
مجرمون کو بہیجا اور کہلا بہیجا کہ اگر حضرت تمہارے موافق حکم دین تو ماننا نہین تو انکار و فرار کرنا
پہر ایک گروہ یہود کا حاضر خدمت ہوا اور زناے محصنہ کا حکم پونہچا فرمایا تم میرے حکم پر
راضی ہوگے - بولے ہان - معا جبرئیل آئے اور رجم کا حکم لائے یہود کو تردد و کلام ہوا کہ آپنے
بحسب اشارہ جبرئیل امین فرمایا تم مین ایک جوان بے ریش خوبصورت یک چشم فدک کا
رہنے والا مشہور یہ ابن صوریا ہی بولے ہان وہ بہت بڑا عالم ہی - فرمایا اچھا اوسے بلاؤ

جب آیا تو کہا اسکے فیصلے پر راضی ہو ہمارے تمہارے اختلاف مین جو انصاف کرے یہود خوش ہوے اور کہا بہتر حضور نے ابن صوریا سے کہا تجھے اوس معبود کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہین جسنے موسی پر توریت اوتاری تمہین مصر سے نجات دی دریا مین راہ بنا دی فرعونیونکو ہلاک کیا۔ جسنے تمپر تیہ مین سایہ ابر و غذا من و سلوی عطا کی اور وہ کتاب اوتاری جسمین حرام و حلال کے احکام ہین۔ کیا تم توریت مین زانی محصن کے لیے رجم کا حکم پاتے ہو۔ ابن صوریا نے کہدیا کہ بیشک آپ فرمائین کہ قرآن مین اسکی کیا تفصیل ہے فرمایا جب چار آدمی عادل گواہی دین کہ اسطرح دیکھا جیسے سرمہ دانی مین سلائی تب سنگسار کیا جائے ابن صوریا بولا بخدا توریت مین بھی ایسا ہی ہے۔ فرمایا اے ابن صوریا بتا کہ یہ حکم کیونکر چھپایا گیا بولا جب کوئی امیر زنا کرتا تو ہمارے علما درگزر کرتے غریب پر حکم دیتے پس شرفا مین بکثرت زنا ہونے لگا بادشاہ کا بھتیجا پکڑا گیا اور رجم سے محفوظ رہا پھر کسی ادنیٰ سردار نے زنا کیا بادشاہ نے چاہا کہ اوسپر حد جاری کرے اوسکی قوم کے لوگ بولے اگر شاہزادے پر حد قائم ہو تو اسپر بھی ہو پھر سبنے مشورہ کرکے یہ قرار دیا کہ رجم نکیا جائے بلکہ چالیس کوڑے مارین اور منہ کالا کرکے گدھے پر سوار کرین اور منہ دم کی طرف رکھین اور شہر مین پھرائین رجم کی جگہ اسی پر کفایت کرین۔ یہود ابن صوریا پر خفا ہوے کہ تونے تیری تعریف کی اور تونے پردہ کھولدیا وہ بولا مین ڈرا کہ مبادا مجپر ان قسمون سے کوئی بلا نہ آجائے۔ پھر حضور نے حکم دیا تو مسجد کے دروازے پر وہ دونون سنگسار کیے گئے اور کہا ای اللہ مین پہلا وہ ہون جسنے تیرے مٹے ہوے حکم کو جاری کیا۔ مسلم شریف مین یہ روایت یون ہے کہ یہود نے حکم رجم سے انکار کیا توریت منگائی گئی آیت رجم پر انگلی رکھکر ادہر اودہر سے پڑھنے لگے عبداللہ بن سلام نے کہا ہاتھ اوٹھاؤ ہاتھ اوٹھاتے ہی پردہ فاش ہوا آیہ رجم نکل آئی۔ اور حکم دیا گیا کہ دونو سنگسار کیے جائین کہا عبداللہ بن عمر نے مین نے دیکھا کہ جب عورت پر پتھر مارے جاتے تو مرد ہاتھون سے بچاتا تنبیہ اے اہل قرآن ای امت نبی آخر زمان ذرا دیکھو سوچو کہ یہی احکام ہین جنکے ترک و محو سے یہود عذاب و خواری کے سزاوار ٹھیرائے گئے افسوس کہ اسلامی حکومتین اللہ کے حدود یعنے رجم و جلد و قطع وغیرہ چھوڑ کر ادہر اودہر کے خرافات اختیار کرلین اور اوسپر یہ امید کہ ہم دنیا مین منصور اور آخرت مین مغفور رہون ع این خیالست و محالست و جنون ۔ بحث حنفیہ کہتے ہین کہ کافر محصن نہین ہوتا اوسپر کوڑے مارے جائینگے سنگساری نہوگی جیسے

غلام پر اور حدیث مین تصریح ہی کہ آپنے یہود کو سنگسار کیا جواب احصان صرف نکاح ہی کا نام نہین بلکہ پاکدامنی بھی شرط ہی پس حنفیہ نے اس نظر سے کہ کافر کی عفت مشتبہ ہو اور شبہات سے حدود قائم نہین ہوتے اوسے محصن قرار نہ دیا۔ اور ذمین ایک قسم کی لونڈیت ہی کہ اونہین غلامون کے ساتھ ملحق کردیا اور فیصلۂ مذکور اس مسئلے سے متعلق نہین اسلیے کہ یہود خیبر نہ ذمی تھے نہ ہمارے احکام اونپر نافذ اونہون نے خود آپ کو حکم بنایا اور خواہش کی کہ جو حکم زنائے محصنہ کا ہی وہ بعینہ ان مجرمون پر جاری کرین یہ نہ تہا کہ اولاً اونہین بحکم قرآن محصن قرار دین پھر حکم جاری کرین پس دونو مسئلے جدا ہوگئے ف یہ رجم بحکم توریت نہ تہا اسلیے کہ وہ منسوخ ہوچکی تھی بلکہ بحکم قرآن تہا

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ

یہ وہ ہین کہ نہین چاہا اللہ نے کہ پاک کرے دل اونکے واسطے اونکو دنیا مین رسوائی ہی

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

اور واسطے اونکے آخرت مین عذاب بڑا ہے

یہ وہی لوگ ہین کہ نہ چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ کفر و معاصی کی نجاست سے انکے دل پاک کرے اور توفیق توبہ عنایت کرے انکی سزا یہ ہی کہ دنیا مین رسوا و ذلیل ہون مسلمانونکی تلوارون قتل و اجزیہ سے اور آخرت مین بڑے عذاب مین گرفتار ہون

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِنْ

سننے والے جھوٹ کے کھانے والے حرام کے پس اگر آئین تیرے پاس پس حکم کیجیے اونمین یا روگردانی کیجیے اونسے اور اگر

تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

روگردانی کروگے اونسے تو وہ ضرر دینگے تجھے کچھ بہی اور اگر حکم کرے تو حکم کر اونمین انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہی انصاف والونکو

یعنے یہود جو جھوٹی باتین سنتے اور مال حرام کھاتے ہین آپکے پاس آئین تو آپ مختار ہین کہ اونکا فیصلہ کردین یا نہ اور اگر آپ اونکا فیصلہ نکرینگے اور وہ اس سے ناخوش ہون تو آپکا کچھ ضرر نہین ہے اور اگر آپ اونمین فیصلہ کرین تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ عادلون کو دوست رکھتا ہی **سحت** حرام کہا مفسرین نے کہ مراد اس سے رشوت ہی امرائے یہود مین رشوت بکثرت جاری تھے کہا بعض مفسرین نے کہ یہ آیت خاص ہی واقعۂ رجم مذکورہ سے اور کہا بعض نے کہ منسوخ ہی فاحکم بینہم الخ سے مگر یہ دونو وجہین ضعیف ہین اسلیے کہ آیات کا محل ورود میں خاص ہونا خلاف اصل ہی اور کوئی وجہ تخصیص قائم نہین اور سورۂ مائدہ متاخر ہی نہ اسکے احکام منسوخ ہین نہ نسخ کی کوئی ضرورت کفار حربی اگر ایسے فیصلے کی درخواست کرین تو آپ مختار ہین

التفات کرین یا سکوت اسلیے کہ وہ دار حرب مین ہمارے احکام نافذ ہین نہ ہمنے اونکے حفظ
وامن کا ذمہ لیا ہی مگر جب دو مسلمان یا ایک مسلمان اور ایک کافر یا دو ذمی یا ایک ذمی اور
مستامن باہم خصومت کرین تو امام پر فیصلہ کرنا واجب ہی اسلیے کہ امام اونکے حفظ و نظم کا ذمہ دار
ہی اور مستامن اگرچہ اس ذمہ داری سے خارج ہی مگر دوسرا یعنے ذمی یا مسلمان حقدار ہی
۔ اگر فیصلہ کیا جاسے تو انصاف سے ہو اور انصاف کتاب اللہ و سنت رسول ہی پس
مسلمان کو کسی حربی یا ذمی کا پنچ یا حاکم بنکر بھی خلاف قرآن حکم کرنا جائز نہین ہان وہ امور
جنکا ہمنے عہد کر لیا ہی مثلاً اون کے معاملات باہمی جو اون کے دین کے موافق ہون یا خمر
و خنزیر کی قیمت وغیرہ اسلیے کہ اسمین وہ لوگ اپنے طور پر حفظ وامن مین نہین رہ سکتے

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ
اور کیونکر حاکم بناتے ہین تجھکو اور پاس اونکے توریت ہی اوسمین حکم اللہ کا ہی پھر پیٹھ پھیرتے ہین بعد

ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
اسکے اور نہین وہ ایمان والے

یعنی جب کہ توریت جسمین اللہ کے احکام ہین اونکے
پاس موجود ہی اور وہ اوسے نہین مانتے اور اوس سے
پیٹھ پھیرے ہوے ہین تو وہ آپ کو دل سے حاکم کیون بنانے لگے وہ لوگ تو ایمان ہی نہین رکھتے
ف یہ ارشاد الٰہی تعجباً ہے کہ یہود کے پاس توریت موجود اور اوسے وہ غیر منسوخ بھی جانتے
ہین پھر نہین مانتے یہ مراد نہین کہ اوسمین احکام واجب العمل موجود ہین افسوس کہ ہمارے پاس قرآن ہو
اور ہمیشہ کے لیے واجب العمل پھر ہم ادہر اودہر بھٹکین اور مومن بھی ہین ربط اگلی آیتون مین یہود کی
فضیحت فرمائی پھر ترغیباً اونہین غیرت دلائی کہ کہان ہو خیال کدہر ہے دیکھو

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ
ہمنے اوتاری توریت اوسمین رہنمائی اور نور ہے حکم کرتے ہین ساتھ اوسکے پیغمبر جو

اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ
مطیع ہوگئے اوپر جو یہودی ہوے اور خدا پرست اور عالم ساتھ اوس چیز کے کہ یاد کرائے گئے کتاب اللہ سے

وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ
اور تھے اوسپر گواہ پس نہ ڈرو آدمیون سے اور ڈرو تم مجھسے اور نہ خریدو بعوض میری آیتون کے

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
قیمت تھوڑی اور جو نہ حکم کرے اوسپر کہ اوتارا اللہ نے پس وہی کافر ہین

۱۲ مستامن مخصوص نہین ہوتا ۱۲

اے یہود ہمنے توریت اوتاری ہی جسمین رہنمائی اور روشنی ہی کہ تاریکی جہل و کفر سے بچا کر رضا و قبول حق کی طرف ہدایت کرے انبیاے فرمانبردار اور گروہ خداپرست و علماے احبار اوسکے موافق یہود پر حکم کرتے آئے جو کچہ اللہ کی طرف سے اونہین یاد کرایا گیا اور سمجہایا گیا تہا اوسکے محافظ و خبردار تہے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرتے تمکو بہی چاہیے کہ لوگون کے کہنے سننے مین نہ آؤ بنی عربی پر ایمان لاؤ لوگون سے نڈرو اللہ سے ڈرو اور ہمارے احکام دنیا کے مال قلیل کے عوض مین ضایع و مخفی نکرو اسلموا فرمانبردار ہوگئے خواہ صفت ہو انبیا کی کہ وہ سب اللہ کے مطیع تہے اور بظاہر وہ پیغمبر مراد ہین جو توریت کے بعد اور انجیل سے پہلے آئے اور توریت کے تابع ہوکر اوسی کے موافق حکم کرتے رہے ربانی علماے انصار احبر علماے یہود بما استحفظ یعنی جسقدر اللہ تعالی نے اون علما کو علوم تورات عطا فرمائی تہی حاصل اے یہود ہمنے توریت نازل کی جو رہنما ہی نور ہے (افسوس کہ تم گمراہی و تاریکی مین رہو) پیغمبر اور مجتہد خداپرست علماے زبردست اوسی کے موافق یہود پر حکم کرتے آئے (اور تم اوسے چہوڑو حکم رجم مین پیغمبر آخر زمان سے پوچہو) جسقدر ہمنے علوم اونہین محفوظ کرادیے تہے وہ اوسکے محافظ رہے (تم تحریف و اخفا کرتے ہو) اب تمپر واجب و لازم ہی کہ اس خیال سے کہ مبادا امر حق کے اظہار اور ایمان و تصدیق نبی مختار سے ہماری ریاست چلی جاے ہمارا مال ہماری عزت مٹجائے) آدمیون سے نڈرو اور ہم سے ڈرو - اور ہماری آیتین ہمارے احکام کو عوضمین دنیا کے فوائد قلیل و مال ذلیل کے خریدار نہ بنو - اور خوب یاد رکہو کہ جو ہمارے اوتاری احکام کے موافق حکم نکریگا وہ کافر ہی - بحث اسیاق عبارت سے ظاہر ہی کہ توریت واجب العمل ہی منسوخ نہین اسلیے کہ فرمایا نور و ہدایت ہی اور انبیا حکم کرتے آئے ہین جواب ۱ فرمایا (للذین ہادوا) لام واسطے تخصیص کے ہی یعنے خاص یہود کے لیے یہ حکم تہے نصارا اور نہ مسلمان کوئی مخاطب نہین ۲ خبر ہے یعنے توریت کے یہ حالت تہی اور ایسا جاتا ہر مسلمان کا ایمان ہی حکم نہین ہی کہ عمل لازم ہو جیسا کہ اور انبیا کی نسبت فرمایا کہ ہادی و مبشر اور منذر اور واجب الاطاعت تہے ۳ تمام ادیان فَمَنِ ابْتَغٰی غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا سے منسوخ ہوچکے ہین اب دوسرا خیال صحیح نہین - اور غرض اسکے یہود کو رغبت و غیرت دلانا ہے بحث ۲ حق سبحانہ تعالی نے اون لوگون کی نسبت جو خلاف کتاب اللہ حکم کرین تین امر فرمائے ۱ ہم الکافرون ۲ الظالمون ۳ الفاسقون - مفسرین نے یہان

بہت کچھ تاویلین کین ہین اور صاف یہ ہی کہ اگر یہ سمجھکر قرآن کے خلاف حکم کیا جاتا ہی کہ اسکا حکم قرآن سے بہتر ہی تو کافر ہے اور اگر قرآن کو بہتر سمجھکر حکم دوسرا کرتا ہی لیکن قرآن کے خلاف ہے تو ظلم ہے یا نہ موافق ہی نہ مخالف تو فسق ہے اسلیے کہ نافرمانبرداری کے

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ

اور لکھا ہمنے اونپر اوسمین بیشک جان بمقابلہ جان کے ہی اور آنکھ بعوض آنکھ کے اور ناک بعوض ناک کے

وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ

اور کان بعوض کان کے دانت عوض دانت کے اور زخمونکا بدلا ہی پس جسنے تصدق کیا ساتہ اوسکے پس وہ کفارہ ہی

لَّهُ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○

واسطے اوسکے اور جو نہ حکم کرے اوسپر جو اوتارا اللہ نے پس وہ ظالم ہے

ہمنے تمپر لکھدیا کہ جو کوئی کسیکو مارڈالے اوسکی عوض مارا جائے اور جو کسیکا عضو ناقص کرے اوسکا وہی عضو تلف یا ناقص کیا جائے اور زخمون مین برابر کا بدلا ہی اور جسنے اپنا حق معاف کیا یہ اوسکے گناہونکا کفارہ ہوگیا یعنے مدعی کے گناہ اس عفو سے معاف ہوجا ئینگے یا مجرم کے سزا کا یہ کفارہ ہوگیا جیساکہ مشارق مین مروی ہے کہ فرمایا کسیکے بدن مین کوئی تکلیف پونہچے اور وہ معاف کردے تو اللہ تعالی اوسکے مراتب بلند اور گناہ عفو فرماتا ہے **بحث اول** یہ حکم خون اور زخم مین بنی اسرائیل کے لیے تہا اللہ تعالی نے اونہین یاد دلایا ہمپر لزوم نہین ہی **جواب** اصول مین یہ بات مقرر ہوچکی ہی کہ جب اللہ اور اللہ کا رسول اگلے کسی شریعت کا ذکر کرکے منع نفرمائے تو وہ ہمپر حجت ہی یعنے غرض تنبیہ ہے نہ قصہ خوانی **بحث دوم** النفس عام ہی اور بعض صورتین انمین سے مخصوص ہوگئین جیسے قتل بحق اور قتل خطا وغیرہ پس جائز ہوگی تخصیص اسکی۔ پہر حنفیہ نے اوس قاتل کو مخصوص کیا جو اپنی بیٹی یا غلام کو مارڈالے۔ غلام اسلیے کہ مولی ہی اوسکا مدعی اور خود ہی مدعا علیہ یہ نہین ہوسکتا۔ اور بیٹا اسلیے کہ فرمایا لَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ باپ بیٹے کے عوض مارا نجاے (رواہ الترمذی) اور قصاص کیا جبکہ مقتول مستامن ہوا اسلیے کہ وہ دائما محفوظ الدم نہین

اور امام شافعی نے خاص کیا کہ آزاد قتل غلام مین او مسلم قتل کافر مین مارا جاے مگر حکم غلام کا جواب صفحہ ۱۱۵ مین ہوچکی ہی اور کافر سے مراد حدیث مین کافر مستامن و حربی لیتے ہین ذمی نہین اسلیے کہ حدیث مین ذمی کی حفظ کا حکم نہین سے مع بعض الانف وغیرہ بہی عام ہین مگر بعض صورتین خاص ہوگئی ہین اسیلئے جبکہ مساوات ممکن نہو اسلیے کہ بعض زخم ایسے نہین جنکا اندازہ ہوسکے جیسے ہڈی ٹوٹ جاے یا پیٹ مین زخم ہو اب انہین برابری ممکن نہین بجای قصاص کے (ارش) یعنی تاوان مالی ہوگا تفصیل اسکی فقہ مین ہی ف سزای قتل یا زخم وغیرہ بدلدینا ظلم صریح یا فسق قبیح ہی اور در صورت انکار قدیم و تحسین جدید کفر ہی اور ای اسلام خوب سوچین

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ

اور پیچھے کردیا ہمنے قدم بقدم اونکے عیسے بن مریم کو سچا بتلاتے اوسے جو اونکے سامنے تھا توریت سے

وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ

اور دی ہمنے عیسے کو انجیل اوسمین ہدایت اور نور ہے سچا بتانے والا اوسکے جو سامنے اوسکے ہی توریت سے

بعد اون پیغمبرون کے جو توریت کے موافق حکم کرتے تھے حضرت عیسی کو اونکا مددگار کیا اور اوسی طریقے پر بہیجا

وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ

اور رہنمائی اور نصیحت ہے پرہیزگارونکو لیے

(یعنے حضرت عیسی بہی ہدایت حق مین اونکے معین اور راستی اور خدا پرستی مین اونکے مثل ونظیر تھے اور عیسی توریت کی تصدیق کرتے تھے یعنے اسے کلام الہی اور حق بتاتے تھے (تصدیق کو عمل لازم نہین اسلیے کہ ہم بہی آیات منسوخہ پر ایمان لائے اور اونہین حق جانتے ہین عامل نہین) اور حضرت عیسی کو ہمنے انجیل عطا فرمائی جسمین ہدایت ہی (یعنی بنی اسرائیل کی گمراہی اور توحید خالص کے احکام ہین) اور نور یعنی تاریکی اوہام وکفر سے نکالنے کے لیے چراغ روشن ہی اور انجیل بہی توریت کی تصدیق کرنے والی ہی اسلیے کہ کلمات الہی کسی زبان اور لغت اور کسی حیثیت سے ہون اونکی شان یہ ہی کہ باہم مصدق و موافق ہون مخالف و متناقض نہین ہوسکتے اور اللہ سے ڈرنے والون کے لیے نصیحت ہی اور یہی شان ہی تمام کتب حقہ کے سوال ہدایت کو دو بار کیون فرمایا جواب اول سے مراد وہ رہنمائی ہی جو خاص یہود سے متعلق اور بنی اسرائیل پر نافذ تہی کہ توریت کی مخالفت نکرو حضرت عیسے کی تصدیق کرو افراط و تفریط چھوڑو اللہ کے نسخ اور جدید احکام مین دم نہ مارو دوم سے مراد عام رہنمائی ہی کہ نہ صرف یہود و نصاری بلکہ تمام جن وانس یعنی عرب اور

رسول امی کی تشریف آوری کی منتظر رہو اور پھر ایمان لاؤ آپ جو فرماویں بجا لاؤ۔ ربط
یہود کے بعد نصارا کی طرف خطاب ہوا کہ وہ بھی سنبھلیں اپنی غلطیوں پر نظر ڈالیں

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
اور چاہیے کہ حکم کریں اہل انجیل ساتھ اوسکے کہ اوتارا اللہ نے انجیل میں اور جو نہ حکم کرے اوس پر کہ اوتارا اللہ نے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
وہی حکم سے نکل جانیوالے ہیں

نصارا پر بھی لازم ہے کہ انجیل کے موافق حکم کریں نہیں تو گناہگار ہونگے نافرمادار ہو جائینگے۔ ف: خواہ یہ خبر ہے
یعنے توریت پر یہود کو اور انجیل پر نصاری کو اپنے اپنے وقت میں عمل کرنا لازم تھا۔ خواہ
یہ مطلب ہے کہ اوسمیں توحید ہے عزیر پرستی عیسے پرستی چھوڑیں اوسمیں نبی عربی کے فضائل ہیں کفر و
انکار سے باز آئیں۔ پھر جب اصول دین یعنی توحید و رسالت مان چکے تو رہا ہی کیا فروعات خود بخود
مسلم ہو جائینگے اور اسی توریت و انجیل کو شاہد اسلام و گواہ نبی جلیل پائینگے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ
اور اوتاری ہمنے طرف تیرے کتاب ساتھ حق سچا بتانے والی اوسے جو سامنے اوسکے ہے کتاب سے نگہبان اوس پر

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ
پس حکم کر اونمیں موافق اوسکے کہ اوتارا اللہ نے اور نہ پیروی کر خواہشوں کی اونکی اوس سے کہ آ گیا تیرے پاس حق

اور آپکی بھی سچی کتاب یعنی قرآن ہمنے اوتارا جو تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور
اونکا محافظ و امین ہے یعنے اگر کچھ بیشی و کمی اون کتابوں میں ہو تو قرآن بتا دیگا کہ تحریف
ہوئی ہے اسلیے کہ اصول جملہ کتب آسمانی متحد ہیں۔ یا یہ کہ اون سب کتابوں کے اصول مطالب
و احکام اسمیں محفوظ ہیں۔ آپ کفار پر آسمانی احکام اور فرقانی نظام سے حکم کیجیے اونکی
کہی سنی میں نہ آئیے اور جو حق آپکے پاس آ گیا اوسے چھوڑ کر اونکی خواہشوں کی طرف میلان کیجیے
مہیمن کہا ابن کثیر نے کہ کہا ابن عباس نے کہ مہیمن کے معنے گواہ۔ حاکم۔ امانت دار۔
اور ایسا ہی مروی ہے جمہور اصحاب و مفسرین سے۔ کہا علی نے قرآن تمام آسمانی کتابوں پر ہیمن ہے
ناسخ جو لوگ آیت گذشتہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں وہ اسی آیت کو ناسخ سمجھے ہیں۔ اور جو اوسکو

منسوخ نہیں کہتے اونکی نزدیک معنی یہ ہین کہ اگر آپ کفار کی نسبت حکم کیجیے تو قرآن کے موافق حکم کیجیے۔ اور آیت میں کوئی ایسا قرینہ نہیں جس سے معلوم ہو کہ آپ ضرور اون کے فیصلے کیا کرین اسلیے کہ اگر حکم ضروری ہوجاتا تو لازم آتا کہ بدون درخواست مدعی حکام دست اندازی کیا کرین حالانکہ ایسا نہیں پس کوئی ضرورت نرہی کہ اسے ناسخ اوسے منسوخ بنائین **فف** آیت مین قرآن کی فضیلت تمام کتب آسمانی پر ثابت ہوا اسلیے کہ اسے محافظ۔ امین۔ شاہد۔ امانت دار تمام کتابونکا قرار دیا پس قرآن جامع و شامل ہے اور ہدایت مین کامل **سوال** مسلمان پنچ ہو یا قاضی کفار کے معاملات کسطرح کرے **جواب** احکام کی کئی قسمین ہین **اول** دیانات جیسے نماز روزہ وغیرہ نہ کفار اسکی مخاطب ہین نہ ہم دست اندازی کرنیکے مجاز ہین **دوم** معاملات پس وہ خواہ انتظامی ہین جیسے راہزنی۔ چوری وغیرہ۔ خواہ مشترک ہین یعنی جسکا اثر مسلمانونپر پہنچ سکے جیسے سود خواہ ہمارے اور اون کے دونون کے نزدیک ممنوع ہین جیسے زنا۔ غصب وغیرہ انہین کتاب وسنت کے موافق حکم کیا جائیگا۔ اور اگر اون کے خاص معاملات ہین جیسے میراث۔ نکاح۔ خمر و خنزیر کی بیع۔ انہین ہمکو دست اندازی نہین **البتہ** اگر دونو ملکر ہمارے پاس رجوع کرین تو ہم بحسب شرع فیصلہ کردینگے اسلیے کہ اون دونون نے خود اپنا فیصلہ ہمارے شرع پر محول کردیا ہماری طرف سے سبقت نہین اور اگر کسی مسلم پر نقصان یا حق کا دعوی کیا جائے جیسے زید نصرانی مسلمان ہوگیا اور وہ بعوض خمر یا خنزیر قرضدار تہا یا بعد اسلام کسیکے شراب پہینکدی۔ خنزیر مارڈالا تو معاوضات بہی بحسب معاہدہ امن وحفظ دلائے جائینگے اسلیے کہ جب قتل کفار جو ہمپر مباح بلکہ موجب ثواب تہا عہدہ ذمہ سے محفوظ اور قابل القصاص قرار پایا تو مال اونکا بدرجۂ اولی قابل العوض ہوگا (از ہدایہ)

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن
واسطے ہر ایک کے بنایا ہمنے تم مین سے گہاٹ اور رستہ اور اگر چاہتا اللہ البتہ بناتا تمکو گروہ واحد لیکن

لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ
تاکہ آزمائے تمکو اوسمین کہ دیا تمکو پس آگے بڑہجاؤ نیکیونمین طرف اللہ کے ہے رجوع تمہارا سب پس حکم کریگا جسمین تھے تم اختلاف کرتے

ہر ایک کے لیے ہمنے ایک طریق ایک راہ بتادی ہے اور اللہ چاہتا تو سبکو ایک امت بنادیتا ایک مذہب اور دین تعلیم فرماتا لیکن منظور یہ تہا تمکو آزمائے کہ تم مختلف احکام مین اطاعت کرتے ہو یا نہ پس اے مسلمانو تم اسلام اور اتباع احکام مین دوسرون سے بڑہجانے کی کوشش کرو

اور تم سب اللہ کے حضور مین جاؤگے وہان تمہارے اختلافات کا فیصلہ ہو جائیگا ف کئی
سوال ہین سوال ۱ ہر ایک کے لیے ایک راہ ہو تو کتابی و غیر کتابی کا فرق کیون ہے
۲ جب تک وہ اوس راہ کو نچھوڑے کافر و گمراہ کیون کہا جائے ۳ تمام مذاہب تبع اسلام
کیون ہون اسلیے کہ یہ صورت اتحاد کی ہے جواب ۱ ہر ایک سے مراد خواہ ہر بشر ہے اور غلط
خواہ ہر قبیلہ و بلد ہو یہ بھی خلاف۔ خواہ ہر قرن و زمانہ ہو یہ بھی لغو بلکہ پیشوای قوم یعنے پیغمبر
مرسل مراد ہو یعنی ہر پیغمبر کے لیے ایک شرع عنایت ہوے اور بیشک وہ حق پر تھے لیکن اوسکے
ماننا وہ کتابی مشہور ہوے جیسے یہود و نصاریٰ جنہون نے نمانا وہ مشرک ہوا جیسے نوح کے امت یا ہنود
و آتش پرست جنکے انبیا اور کتابون کا ثبوت نہین ہوا یہ معنی یہ ہوے کہ ہر پیغمبر کے
لیے ہمنے ایک شریعت معین فرمائی جو لوگ اون کے زمانے مین تھے یا جبتک وہ نکا دین منسوخ
نہین ہوا اونپر ایمان واجب تعمیل لازم تھی جب دوسرا پیغمبر صاحب شریعت آیا اون سب کے
تصدیق باقی رہی اور اطاعت ساقط ہوگی پس اے یہود و نصاریٰ تم اس پیغمبر کی شریعت پر
چلو نہین تو گمراہ ہوگے ۲ اگر (لکل) سے قوم یا مذہب بھی مراد لین تو یہ ہوگا کہ اونکو لیے
شریعت ضرور تھی بعضون نے مانا وہ مومن ہوے بعضون نے نمانا وہ کافر ہوے پہر بضرورت
اونکے لیے دوسری شریعت بدلی گئی کہ وہ مرض جو ان منکرین مین پیدا ہوگئے ہین رفع ہون
پس مجوس و ہنود و مشرکین عرب نے پہلے ہی سے کسی شرع کو نمانا تہا اور اہل کتاب نے کچھ
مانا مگر کچھ اختیار کیا اور کچھ چھوڑا جیسا کہ فرمایا کہ بعض کتاب پر ایمان لاتے ہین اور بعض سے
انحراف ہے پس ان دو قدیم و جدید مریضون کے لیے دوسرا حکیم دوسرے نسخے جو مناسب و مصلح
تھے تجویز کیے گئے جو اس دار الشفا مین آیا صحیح و سلامت رہا جسنے تردد کیا فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا مین گرفتار ہوا سوال ۳ اتحاد دین بظاہر نہایت اچھا نظر آتا تہا
اختلاف مین کیا امتحان اور کیا فائدہ تہا جواب جب ایک ہی دین ہوتا تو رسوم قدیمہ اور
عادات طبیعہ کی طرح عادت اور مطبوع ہو جاتا لوگ ارادۃً و عبادۃً ایمان نہ لاتے بلکہ رسماً
و عادۃً اور جبکہ ایک دین سے دوسرے دین مین آتے ہین ۔ یہ کہ عادت قدیم کے خلاف
ہوتا تہا اور وہ امر جو اپنے بزرگون کی طرف منسوب چلا آتا تہا مٹتا تہا محض بندگی
اور غلامی کا امتحان لیا گیا اور جبکہ منظور یہ تہا کہ مختلف علوم اور فنون کا اظہار اور اللہ کے
قدرتمین اور اسرار کا رواج و اشتہار ہو شرایع کے تبدیل لازم ہوے تاکہ بحسب احوال و وقت

ومصالح کام لیا جائے ف اور اس مصلحت کا نمونہ ہمارے حضور کے اصحاب کی اختلاف مین موجود ہی اسی لیے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہی بیشک اختلاف مذاہب پر بڑے بڑے مصلحتین متبنی ہین ورنہ دین مین ضیق و حرج اور بعض وقتون مین نقص و مغلوبی ظاہر ہوتی اسکی تفصیل کمال تفقہ و علم مصالح و علل احکام سے متعلق ہی یہ مقام اوسکے ذکر کا نہین سوال سوم (خیرات) سے اسلام ہی مراد لینے کی کیا وجہ ہر خیر مراد ہوسکتی ہی جواب ۱ کوئی نیکی نیکی ہی نہین ہی جبتک اسلام نہو ۲ خیرات مین لام خواہ عہد کا ہی تو اسلام قطعًا مراد ہی۔ خواہ استغراق کا تو بھی اسلام مراد ہو اسلیے کہ جامع خیرات اسلام ہے جیساکہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اور کمال دین یہی ہی کہ جامع خیرات و حسنات ہو ۳ خیرات جمع ہے اور اللہ تعالی نے حسنات کو نماز سے تعبیر فرمایا پس اسلام جو مصحح نماز اور جامع نماز و جملہ فرائض ہے بدرجہ اولی جامع حسنات و خیرات ہوگا سوال چہارم ینبئکم سے کیا مراد ہی صرف اطلاع یا سزا۔ اگر اطلاع مراد ہی تو قیامت مین حق و باطل کے علم سے فائدہ کیا اور اگر سزا مراد ہی تو مسلمانون کو اس خطاب سے کیا تعلق اسلیے کہ یہ اختلاف تو غیر مومنین مین ہوا ہی جواب ۱ خطاب عام ہی یعنے اے اختلاف کرنے والو ۲ اگر خاص ہے تو تسکین کے لیے ہی کہ تم اون کی سزائین آنکھون سے دیکھہ لوگے۔ اور اطلاع سے مراد سزا ہی نہ خبر یعنے اے اختلاف کرنے والو تمکو اختلاف کا مزا چکھا دیا جائیگا ۳ ممکن ہے کہ اہل ضلال کے طرف اشارہ ہو یعنے اسے ہوا پرستو اہل سنت سے اختلاف کرنے والو اپنا کیا آپ دیکھ لوگے۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ
اور حکم کر اونمین ساتھ اوسکے کہ اوتارا اللہ نے اور نہ پیروی کر خواہشونکی اونکی اور بچ اونسے یہ کہ

اور اونمین قرآن کے موافق فیصلہ کیجیے اونکی خواہشون کی رعایت و پیروی | يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ
بہکاوین تجھے بعض سے اوسکے کہ اوتاری اللہ نے طرف تیرے

نکیجیے اونسے بچیے ایسا نہو کہ آپکو بعض احکام قرآن سے بہکاوین ف اس مقام پر تین قصے ہین ۱ واقعہ رجم اوسکا ذکر ہوگیا ۲ معالم مین ہی کہ یہود بنو قریظہ نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم اور یہود بنی نضیر ایک دین ایک نسب مگر وہ زبردست ہین ہم مین سے کسیکو مار ڈالین تو صرف ساٹھہ وسق تمر دیدین اور ہم اون مین سے کسیکو قتل کرین تو ایک سو چالیس وسق تمر ہی لین اور عورت کے عوض مرد کو اور ایک مرد کے عوض دو مرد ونکو اور غلام

ربع ۳ احزب ۱۲ مفرداتہ ۲ مصارف ان ذرائع من الشیطان ان یوسیلنا حسنات ۱۲ اشرف محمد ۱۲

وسق ایک پیمانہ ہے ساٹھہ صاع کا اور صاع ہمارے سیر سے دوسیر تین پاؤ سے کچھ زیادہ کا ہوتا ہے

کے عوض آزاد کو قتل کرتے ہین ایسے ہی ہمارے زخمونکا عوض نصف رکھا ہی تو آپ فیصلہ کر دین ۳ اسباب النزول مین ہی کہ چند اشراف یہود آپکی خدمت مین آئے اور کہا ہمارے قوم مین خصومت ہی آپ ہمارے موافق فیصلہ کر دین اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم ایمان بھی لائینگے اور معین بھی رہینگے اور آپ جانتے ہین کہ ہماری تصدیق سے بڑا اثر پڑیگا آپنے انکار کیا پس واقعہ رجم و قصاص کو آیہ اول یا ایہا الرسول لایحزنک سے متعلق کیا ہی اور اس تیسری درخواست کو اس آیت کے نزول کا باعث بیان کیا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ قصہ رجم آیہ یا ایہا الرسول لایحزنک سے متعلق ہی اور قصہ قصاص و قتل النفس بالنفس الخ سے متعلق ہی۔ اور یہ درخواست اس آیت سے متعلق ہی۔ اور یہی سبب ہی کہ اللہ تعالی نے مکرر ذکر فرمایا ابھی اس سے پہلے فرمایا (فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم) اور پھر بعینہ یہان بھی فرمایا پس خواہ اول واقعہ رجم یا قصاص سے متعلق ہی اور دوسرا درخواست رعایت سے یا ایک بار عموماً بطور تعلیم فرمایا اور دوسری بار اس واقعہ خاص میں احتیاطاً ارشاد کیا بہر کیف اگر یہ تکرار دو حادثون سے متعلق ہو یا نہ مزید تاکید اور کمال اہتمام شان پر دلالت کرتی ہی کہ ۱ حاکم کو رعایت یا رشوت سے فیصلہ کرنا قطعاً حرام ہی کسیطرح ادہر توجہ کرنا نچاہیے ۲ کتاب و سنت کے علاوہ حکم کرنا اور عقلی قانون گڑھ لینا قطعاً ظلم اور حرام ہی ۳ کلمہ احذر سے سمجھا گیا کہ قاضی یا امام یا پنچ اونکو خوشامد کو رعایت طلب بے ایمانون سے بچتی ہی رہنا اور کمال احتیاط رکھنا چاہیے مبادا کسی وقت کسی تقریر سے فریب مین آجائے جسطرح عورت اجنبیہ سے خلوت حرام کر دی گئی اور مسئلہ کہ قاضی قبول دعوت و ہدیہ مین احتیاط اور دونون فریقونمین التفات و کلام وغیرہ مین مساوات کرے یہین سے مستنبط ہوتا ہی ۴ بیجا سفارش کرنے والے مفسد و عاصی ہین اسلیے کہ حذر و حب یقین ہوتا مگر مفسد و فاسق سے ۵ شان نزول سے سمجھا گیا کہ خلاف حکم نہ صرف دنیاوی غرضونکے لیے حرام ہی بلکہ کسی دینی فائدے یا کسی دیندار کی عظمت کے لیے بھی خلاف حکم جائز نہین اسلیے کہ اسلام کی خوبی راستی و حق سے ہی ظلم و فساد کسی طرح اسے سرسبز نہین کر سکتے ہین

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۗ وَاِنَّ كَثِيْرًا
پھر اگر منہ پھیرین تو جان لے نہین چاہتا اللہ مگر یہ کہ پکڑے اونکو بسبب بعض گناہون کے انکے اور بیشک بہت

پس اگر یہود آپکے سچے حکم سے	مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۵	روگردانی کرین تو بات یہی ہی
کہ اللہ تعالی نے ارادہ کر لیا ہی	آدمی نافرمانبردار ہین	کہ اونہین بعض گناہونکی سزا

حاشیہ: ۵۰ حرام یا آنحضرت کے فیصلہ ... ۵۲ ظلم ... ۵۳ احتیاط ... [illegible]

دیجاے اور بیشک وہ فاسق ہین ع ظالم ناس سے مراد یہود ف فیصلہ قرآنیسے روگردانی ہو جسپہ عذاب دنیاوی و عقاب اخروی ہی اسلیے کہ فرمایا اونکے بعض گناہونکے سزا دیجاے بعض آخرت کیلیے اوٹھا رہینگے پس وہ قوم جو عقلی قانون پر نازان اور طبعی دستور العمل پر حکمران ہین اور اسلام کا دم بھرتے ہین اپنے لیے کوئی جاے پناہ اور اللہ سے بچانے والا ڈھونڈھ رکھین

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝
ایا کیا حکم جاہلیت کا ڈھونڈھتے ہین اور کون اچھا ہی اللہ سے حکم مین واسطے قوم یقین والے کے

ع ۷

کبیر جب حضورؐ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر مین حق فیصلہ کر دیا اور کہا سب برابر ہین بنو نضیر ناخوش ہوے اور بولے ہم اس حکم پر راضی نہین آپ ہمارے دشمن اور مخالف ہین ارشاد ہوا اے یہود کیا تم اوس زمانے کا سا حکم چاہتے ہو جب زمانہ بے انوار نبوت اندھیرا تہا ہر طرف سے ظلم و کذب نے حق کو گہیرا تہا اب سراج منیر حضرت بشیر و نذیر آگئے اور سوچو تو اللہ سے بہی کسیکا حکم اچھا ہی تمہاری لغویات نفسانی یا تعلیمات شیطانی اور یہ احکام ربانی ـ مگر یہ حسن و خوبی تو یقین والون کے لیے خاص ہی شعر وہ حسن ازل پردے مین مستور نہین ہی + دیکھے اوسے ہر آنکھ مین یہ نور نہین ہی + کہا ابن کثیرؒ نے رد ہی اوپر جو اللہ کے حکم سے نکل گئے اور اپنی اصطلاح اور راے سے قواعد مقرر کیے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت مین دستور تہا جسطرح تاتاریون نے چنگیز خانی قانون پر عمل کیا ہی یہ قانون متعدد قوانین سے بنایا گیا تہا یہود و نصارا و اسلام وغیرہ کا مجموعہ اور جا بجا ایجاد بندہ الحاصل ایک عجیب جہل مرکب ہی اوسکی اولاد مین وہی جاری ہی قرآن و حدیث پر اوسے مقدم کیا پس جسنے ایسا کیا وہ کافر ہی اور اوسپر جہاد واجب یہانتک کہ باز آوے اور قرآنکو امام بناوے ف بے شبہ اہل اسلام کو ایسا قانون بنانا جو کتاب و سنت کا حرف حرف تابع نہو پہر اوسے شائع و رائج کرنا اور کتاب و سنت کو چوم چاٹ کر طاق نسیان پر رکہدینا گواہ مقبول الشہادت ہی جو بحلف کہہ رہا ہی کہ یہ بے دین اپنی خرافات کو احکام آسمانی و ارشاد محبوب رحمانی سے مفید اور بہتر جانتا ہی اور یہ کفر ہی ـ پس اے گروہ اسلام ہوش مین آؤ اپنے اپنے دستور العمل خواہ خانگی ہون خواہ دینی ـ باہمی فیصلون کے ہون یا عدالتی احکام پہاڑ ڈالو اور اپنی شرمناک حرکت اور جاہلانہ جرأت پر اسقدر رو ؤ کہ تمہارے آنسو تمہاری دفتر ضلال اور رحمت حق نامۂ اعمال دہو ڈالین دیکھو تمہارا پروردگار رحمن رحیم اپنے محبوب تمہارے سردار کی زبان سے

ترجمہ پہر فرماتا ہی فَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ
تو کیا ایسے قرآن کے اوٹہانے والو کیا تم اس علم اور شرف کے بعد بہی جاہلیت کی باتین
پسند کروگے یہ تو شرم کی بات ہی ایسا تو نہونا چاہیے اور بتاؤ تو اللہ پاک سے کسکا حکم اچہا
ہی اللہ ورسول پر یقین لانے والو لطیفہ آیہ کریمہ مین یون نفرمایا کہ ایسا نکرو بلکہ بطور
استفہام ارشاد ہوا یہ نہی سے زیادہ موکد ہی یعنے اسلیے کہ ممانعت ایسے امر سے کی جاتی ہی
جسکے کیے جانیکا وہم وگمان بہی ہوسکے یہان تو ایسی حماقت کا وہم بہی تعجب انگیز تہا
ابن کثیر ابن عباس نے آنحضرت سے روایت کی کہ آپنے فرمایا اللہ کے نزدیک وہ شخص
نہایت ہی مبغوض ہی جو اسلام کی دولت پاکر جاہلیت کا طریقہ ڈہونڈہے ترغیب
جس قوم مین سودخواری شائع ہوگی اونمین قحط پڑیگا اور جس قوم مین رشوت جاری ہوگی اونپر
رعب ونامردی غالب ہوگی ثوبان سے روایت ہی کہ آنحضرت نے لعنت کی رشوت لینے والے
اور دینے والے پر اور جو درمیان مین پڑے - ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دس آدمیونکا بہی حاکم بنایا گیا پہر اونکی رعایت اور خوشی پر فیصلے
کیئے حق وناحق کی رعایت نرکہی قیامت مین اوسکی مشکین کسکر حضور مین لائینگے اگر اوس
نے رعایت مین بہی ظلم نہین کیا اور رشوت نہین لی مشکین کہولدی جائینگے اور اگر اللہ کی اوتارے
ہوے حکم کے سوا حکم کیا تہا اور رشوت لے رعایت بیجا کی تہی بایان ہاتہ داہنے کے ساتہ جکڑ
دیا جائیگا پہر جہنم مین پہینکدیا جائیگا جسکے تہ تک پانسو برس مین بہی نہ پونہچی گا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ (وقف لازم)
اے ایمان والو نہ بناؤ یہود اور نصاری کو دوست بعض اونکا دوست ہی

بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
بعض کا اور جو دوست بنے اونکا تم مین سے پس بیشک وہ اونہین مین سے ہی بیشک اللہ نہین راہ بتاتا قوم ظالم کو

ابن کثیر کہا عکرمہ نے کہ آیت ابو لبابہ بن منذر کے شان مین اوتری جب آپنے یہود
بنی قریظہ کو گہیر لیا اور بنو قریظہ نہایت عاجز ہوے اور یہ ٹہری کہ نہین لڑسکتے ہو تو
جو ہم حکم کرین اوسپر راضی ہوا اونہون نے ابو لبابہ بن منذر سے پوچہا کہ حضرت کے رائے
ہماری نسبت کیا ہے ابو لبابہ نے ہاتہ سے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ گلے کاٹے جائینگے
ارشاد ہوا اونسے دوستی نرکہو - کہا زہری نے جب بدر فتح ہوا مسلمانون نے یہود کو ڈرایا

کہ اسلام لاؤ نہیں تو یہی دن دیکھنا ہوگا یہود بولے قریش جنگ آزمودہ نہ تھے ہم سے مقابلہ ہوا تو حقیقت معلوم ہو جاویگی عبادہ بن صامت نے کہا یا رسول اللہ یہود میں بہت سے میرے یار دوست ہیں مگر میں اللہ اور اللہ کے رسول کی دوستی پر کفایت کرتا ہوں مجھے یہود سے کچھ غرض نہیں عبداللہ بن ابی منافق بولا میں تو ان سے نہیں بگاڑ سکتا اسلئے کہ نہیں معلوم کیسا وقت پڑے انجام بینی شرط ہے آپنے ارشاد فرمایا اے ابن ابی جو تو نے یہود کی دوستی کی عبادہ بن صامت سے روکی ہے وہ تجھی کو مبارک ہیں اوس نے کہا بہتر پھر یہ آیت اوتری اے ایمان والو یہود و نصارا کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو ان سے دوستی و موالات کریگا وہ اونہیں میں سے سمجھا جائیگا دنیا میں اونہیں کے ساتھ خوار و ذلیل آخرت میں فی النار ہوگا اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں بتاتا ف ۱ باعتبار اور کفار کے زیادہ تر یہود و نصاری کے میل جول سے ممانعت اسلیے فرمائے کہ یہ قومیں اہل کتاب ہیں مسلمانوں پر انکا اثر باعتبار دوسرے جاہل قوموں کے زیادہ پڑ سکتا ہے دینی امور ہوں یا دنیاوی ۲ موالات کے کئی درجے ہیں ادنی اوسکا حرام اور اعلی کفر ہے جیسا کہ فرمایا وہ اونہیں سے محسوب ہوگا ۳ موالات کرنے والوں سے توفیق اور فہم دین سلب کر لیے جائینگے اسی لیے فرمایا ہم آیندہ کو ہدایت بھی نفرمائینگے

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا

سو دیکھیگا تو اونہیں جنکے دلوں میں مرض ہے دوڑ دھوپ کرتے ہیں اونمیں کہتے ہیں ڈرتے ہیں ہم یہ کہ پہونچے ہمکو

دَآئِرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا

کوئی گردش پس قریب ہے اللہ کہ لائی فتح کو یا کوئی بات پاس سے اپنے پس ہو جاوین اوس پر جو چھپایا

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝

اپنی جانوں میں شرمندہ

جنکے دلوں میں مرض نفاق ہے اور گردش لیل و نہار سے ڈرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم انقلاب روزگار سے مبادا کوئی مصیبت پڑے لہذا یہود سے دوستی مصلحت ہے آپ اے رسول اللہ جلد دیکھ لینگے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دیگا یا ایسی بات کریگا کہ کفار مغلوب و خوار اور یہ اونکے دوست اونکے اعانت کے امیدوار اپنی مخفی تمناؤں میں مایوس اور اس خیال سے شرمسار ہونگے معالم فتح سے مراد فتح مکہ یا فتح خیبر و بلاد یہود یا غلبۂ تامہ ہے ف اسمیں پیشین گوئی ہے کہ مسلمان فتحیاب اور کفار و منافق نادم ہو جائینگے اور دیکھنے سے اگر یہ مراد ہے کہ حضور ہی کے حیات میں ہوگا تو بیشک ایسا ہی ہوا

اور یہود کن کن ذلتوں سے قتل و قید ہوئے وطن سے نکالدیے گئے اور اگر حضور کے خادم مراد ہین تو تمام جہان کو مطیع و منقاد ہوتے ہوئے دیکھ چکے ہین اور اب بھی انشاء اللہ امید وار ہین

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ
اور کہینگے ایمان والے کیا یہی ہین جنہون نے قسم کہائی ہی ساتھہ اللہ کی سخت قسم اپنی کہ وہ البتہ

لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ
ساتھہ تمہارے ہین مٹ گئی عمل اونکے پس ہو گئے نقصان پانے والے

اور منافقین کو تمام دیکھکر تعجب سے ایمان والے کہینگے کیا انہین لوگون نے اللہ کی قسمین کہائین تہین کہ ہم مسلمانون کے ساتھہ ہین حالانکہ ایسا نہ تہا اونکی نیکیان مٹ گئین اور پورا نقصان ہوا یعنی حقیقت مین وہ کافر ہین اور اونکی نیکی کوئی مقبول نہین ہے جو کیا تہا اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا مین شرمندہ و خوار اور آخرت مین فی النار ہوے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ
اے ایمان والو جو مرتد ہو جاے تم مین سے اپنے دین سے تو اب لائیگا اللہ ایسی قوم

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ
کہ دوست رکہتا ہے اونکو اور وہ دوست رکہتے ہین اللہ کو عاجز ہین مومنون سے غالب ہین کافرون پر جہاد کرتے ہین

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ
راہ مین اللہ کے اور نہین ڈرتے ملامت کرنے والے سے یہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہے اوسے جسے چاہے

وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
اور اللہ گنجائش والا خبردار ہے

ای ایمان والو اگر تم سے کوئی مرتد ہو گیا تو یہ نسمجہے کہ اللہ کا دین مٹ جائیگا بلکہ اللہ تعالی ایسے اپنے بندے حاضر و موجود کر دیگا جنکو اللہ پاک دوست رکہتا ہو اور وہ بہی جان و مال سے اپنے اللہ پر فدا ہین اوسکی غلامی سرمایہ حیات اوسکی اسیری عین نجات سمجہے ہین ایمان والونپر مہربان اون کے سامنے کمال محبت و ترحم سے عجز و فروتنی کرتے ہین۔ کفار پر تشدد و غلبہ کرنیوالے ہین دہمکا تم لے مرتدو بیخوف نہو جاؤ کہ ہم مرتد ہو کر اللہ کے ملک مین بے مزاحمت بسر کرینگے وہ

اور قوم مجرور موصوف ہے یحبہم و یحبونہ جملہ صفت ہی ۔۔۔ بعد صفت یجاہدون فاعل ۔۔۔ من اہل ۔۔۔ جملہ شرطیہ و ۔۔۔ اللہ تعالی ۔۔۔ کو معلوم ہو ۔۔۔ یقول الذین بغیر واو ۔۔۔ دونون صورت مین ۔۔۔ قرأت ۔۔۔ اور مصاحف اہل عراق ۔۔۔ مصاحف مدینہ و شام مین دال ۔۔۔ [illegible]

(جہاد کرینگے اللہ کی راہ مین اور کسیکی رعایت نصیحت افترا پردازی یقین اللہ کی راہ سے روک نہین سکتی
اور یہ اوصاف حمیدہ اللہ کے فضل ہین جسے وہ چاہے عطا کرے اور اللہ تعالی کے ملک
وقدرت مین بڑی وسعت ہے وہ سب باتون سے خبردار ہے مرتد وہ جو بعد اسلام کے کافر
ہوجاوے اذلہ جمع ذلیل مراد اس سے رحمت ونرم دلی وفروتنی ہے نہ خواری واقع ہوئے ہین
گیارہ گروہ تھے جو شامت اعمال سے مرتد ہو گئے تین گروہ حضور اقدس کے سامنے
مرتد ہوئے ۱ بنی مدلج جنکا سردار اسود عنسی ذوالحمار تھا یمن کے شہرون پر مسلط ہوگیا حضور والا
کے عاملون کو نکالدیا نبوت کا دعوی کیا کہانت وسحر سے جاہلون کو مسخر کرلیا اللہ تعالی نے
فیروز دیلمی کو اوس پر مسلط کردیا اور تھوڑے ہی دنون مین مارڈالا گیا یہ واقعہ حضور کی وفات شریف
سے کچھ پہلے ہوا اور آپنے فیروز کے فتحیابی اور ذوالحمار کے قتل و خرابی کی خوشخبری غیبی
الہام سے اپنے اصحاب کو سنادی پہر وفات کے کئی دن بعد تفصیلی خبر آئی ۲ مسلیمہ کذاب ہے
جسنے پیغمبری کا دعوی کیا اور حضور کو لکھا کہ ہم تم ملک عرب کا ملک بانٹ لین بعد وفات شریف
حضرت ابوبکر کا لشکر گیا اور وحشی کے تلوار سے وہ سگ خبیث جہنم رسید ہوا ۳ بنی اسد
طلیحہ بن خویلد کے قوم تھے یہ بھی نبوت کے مدعی ہوئے اور حضور کے حکم سے سیف اللہ خالد بن
ولید فوج جرار لیکر گئے اور اوس گروہ ناپاک کو بہگا دیا اور طلیحہ بعد انتقال حضور پھر اسلام لایا
اور سات گروہ حضرت ابوبکر کے خلافت مین مرتد ہوگئے ۱ عیینہ بن حصین کے قوم فزارہ
۲ غطفان قوم قرہ بن سلمہ ۳ بنو سلیم قوم فجاءہ ۴ بنی یربوع مالک بن نویرہ کے قوم
۵ کچھ بنی تمیم سجاح بنت منذر کے لوگ اس عورت نے بھی نبوت کا دعوی کیا اور بعد ازان
پھر نکاح مسیلمہ کذاب کے گھر بیٹھ گئے اور حملات فوج جرار خالد نامدار مین مسیلمہ کے ساتھ
اوسکا تار وپود درہم وبرہم ہوگیا ۶ کندہ اشعث بن قیس کا گروہ ۷ بنو بکر حطم بن زید
کے قوم بحرین مین یہ سب حضور کے انتقال کے بعد مرتد وباغی ہوگئے اور حضرت ابوبکر
جانشین پیغمبر کے تدبیر ودلاوری سے بہت ہی تھوڑے زمانے مین کل کے دن کی
طرح کہین پتا بھی نہ ملا اور جبلہ بن ایہم جو عرب متنصرہ کا بادشاہ تھا حضرت عمر فاروق کے
زمانے مین اس بات پر مرتد ہوگیا کہ ایک غریب کو مارا اور بارگاہ فاروقی سے حکم ہوا کہ بدلا
لیا جاوے یا مظلوم درگذر کرے جبلہ بادشاہت کے غرور مین انتقام وقصاص کے حکم
سے نہایت تاب وپیچ کہا کر جنگل بھاگ گیا اور لشکر روم کے ساتھ شام کے میدانون مین

حضرت سیف اللہ کے حملوں سے ہمیشہ ذلیل وخوار رہا ابن کثیر وہ مبارک قوم جسے اللہ تعالی نے اپنا محب اور محبوب فرمایا حضرت ابوموسی اشعری کی قوم ہی اور اسے مرفوعًا روایت کیا ہی کہا حسن بصری نے - قوم ابوبکر مراد ہی - ابن عباس نے کہا یہ قادسیہ کے لوگ ہین اور ایک روایت مین ہی کہا یمن کے لوگ ہین پھر کندہ کے آدمی کہا مجاہد نے سبا والے ہین بخاری نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ ابن عمر نے قسم کہا کر کہا یہ لوگ یمن وذی الیمن کبیر بعضون نے کہا مراد حضرت علی شیر خدا ہین - اور بعضون نے کہا ابوبکر صدیق یار غار مصطفے ہین - اسلیے کہ انہین کے ایام خلافت مین اطراف عرب واعراب مدینہ نے ادای زکوٰۃ واتباع اسلام سے انکار کیا اور بغاوت وفساد نے ایسا سر اوٹھا یا کہ مومنین مصطفے بھراسان تائید غیبی وفوج ملائک کے نگران تھے مدینہ منورہ پر شبخون کا خوف تھا باوجودیکہ کبار صحابہ کے نظر بن مصلحت وزمانہ سازی کی طرف جھکین بہادر طبیعتین سرد ست جنگ و قتال سے رکین مگر فدای پیغمبر حضرت ابوبکر نے تلوار میان سے نکال لی اور بنفس نفیس سرگرم قتال ہوے اور ایک شریر مرتد زندہ نچھوڑا اون بلا یونکا ہجوم مکڑی کے جالی کی طرح درہم وبرہم کردیا گیا قیاصرہ واکاسرہ کے ملکون مین قصر وکسر واقع ہوا مشرق سے مغرب تک کلمہ لا الہ الا اللہ شایع ہوا - اور یہ آیت مذہب روافض کے رد پر دلیل وندان شکن ہی اسلیے کہ اونکے نزدیک خلافت ابوبکر کا اقرار کفر وارتداد ہے کیونکہ وہ نص جلی یعنی امامت علی سے پھر گئے - پس اگر اونکا یہ دعوی صحیح ہوتا تو ضرور تھا کہ اللہ تعالی ایک زبردست قوم لاتا جو منکرین کو شکست دیتے اور ایسا نہوا بلکہ وہی تابعین ابوبکر صدیق تمام عالم پر فتحیاب ہوگئے انصاف یہ ہی کہ آیت عام ہی ہر ایسے مسلمانون کو جو اللہ کے لیے جہاد کرین کفر وارتداد کو مٹائین اللہ کے محبوبیت کی خوشخبری سناتی ہی اور ہر مرتد سرکش کو رسوا یے دنیا وعذاب آخرت سے ڈراتی ہی اور تعین وتخصیص جسقدر روایتون مین آگئی وہ عموم قرآنی کے مزاحم نہین ہی وہ تو مین یقینًا اور دوسرے ظنًا اس انعام عام کے امید وار ہین مگر جہانتک انصاف سے دیکھا جائے تو اول ورا ولی اس خلعت فاخرہ اور دولت ظاہرہ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق ہی ہین اور صاحب تفسیر کبیر نے تمام وجوہ اور جواب وسوال اسکے اس بسط وتفصیل سے لکھی ہین کہ کسی دانشمند منصف مزاج کو شک نہین رہسکتا کیونکہ قرآن کی پیشین گوئی ہی کہ ایسا ہوگا اور حرف بحرف مطابق ہوا

مرتدین اور باغیون کو ڈراتا ہی کہ تم سرکشی کروگے تو نیچا دکھایا جائیگا ۳ مومنین کے لیے بشارت ہی کہ تمہین نہ یہ بے دین حق سے پہر جانے والے کچہ ضرر پونہچا سکتے ہین نہ مقابلہ کرسکتے ہین تمہارے لیے ہمارے بیچارے بندونکی مددین موجود ہین ۴ جو لوگ دین کے مددگار فساد کے مٹانے والے ہین اونہین اللہ محبوب بنا لیتا ہی اور وہی اللہ کے جان نثار اوسکی محبت مین تمام دنیا سے بے خبر اوسی کے ذکر و فکر مین محو و سرشار ہین وہ اپنی بہائی مسلمانون کے ساتہہ نہایت نرمی اور محبت سے پیش آتے ہین باوجود قدرت و شوکت عاجزانہ سرجہکاتے ہین (جیساکہ واقدی نے روایت کی کہ جنگ یرموک مین جب لشکر اسلام بمقابلہ نصارای روم آیا اور ساٹھ ہزار عرب متنصرہ کی سرکوبی کو حضرت سیف اللہ قاتل کفار عبید خالد بن ولید نے ساٹھ پہلوان لشکر شکن منتخب فرمائے ایک ایک کو آواز دی سب کے بعد حاطب بن عمرو کو بلایا یہ اپنے بہائی سہیل سے مکدر تھے اونہین مقدم اور آپکو موخر پاکر غضبناک ہوے اور کہا اے خالد تم ہمیشہ سے بنی عامر کے بدخواہ ہو جسے مقدم کرنا چاہیے اوسے پیچھے کیا اور پیچھے والے کو مقدم حضرت امیر المومنین عمر نے تمکو معزول کیا اون کی رائے اسباب مین نہایت صواب پرتہی وہ جانتے ہین کہ اپنے فتوحات پہ تمکو بہت ناز ہی اگر خوف خدا نہوتا تو آج تمہاری گہوڑے کی باگ اپنے گہوڑیکی باگ سے ملاکر حملہ کرتا مسلمان دیکہہ لیتے کہ ہم مین سے کون بڑا بہادر ہے۔ پہلے تو سیف اللہ کو اس کلام سے غصہ آگیا اور فرمایا خدا کی قدرت تم ایسون کو بہی زبان کہولنے کا موقع ملا پہر سنبہلے اور فرمایا اے حاطب تمہارے بات میرے حق مین نصیحت اور امتحان ہی مین اللہ سے توفیق مانگتا ہون کہ میرے دل سے غیظ و غضب جاہلیت دور کردے اے حاطب خدا کی قسم اگر تم اپنے پانو خالد کے رخسار و نپر رکہو تو اوسے رنجیدہ نہ پاوگے) کفار پر شیر درندہ کی طرح غضبناک اور غالب ہین اللہ کی راہ مین جہاد کیا کرتے ہین سست و کاہل نہین ہوتے اللہ کے حکم و اطاعت مین چاہے کوئی اونہین ہنسے بیوقوف بنائے ملامت کرے مگر وہ پروا بہلی نہین کرتے اور یہ مرتبہ محبوبیت اور جوش محبت اور یہ اخلاق محمود اور یہ فتح موعود اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے کسیکا حق نہین اوسکی رحمت مین بڑی گنجایش ہی اوسکے علم مین ہر مصلحت حاضر ہے ۵ مرتدون پر جہاد کرنے والون کے فضیلت مذکور ہے ۶ یہ کہ دین اللہ کا ہمیشہ بارونق رہیگا

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

نہین دوست تمہارا مگر اللہ اور رسول اسکا اور وہ جو ایمان لائے جو کہ قائم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوۃ اور وہ رکوع کرنیوالے ہین

اے مسلمانو تمہارا دوست تو اللہ و رسول ہے اور وہ ایمان والے ہین جو نماز گزار ہین زکوۃ دیتے ہین رکوع مین رہتے ہین یا رکوع سے کہا گیا مطیع و عاجز خضوع ہے آیت کی شان نزول مختلف ہین کبیر جب عبادہ بن صامت نے کہا کہ مجھے یہود کی دوستی کی حاجت نہین رکھتا مجھے اللہ و رسول کی موالات بس ہے یہ مبارک جواب ملا معالم جب عبداللہ بن سلام ایمان لائے تو اونکی قوم نے اونہین چھوڑ دیا حضور مین شکایت کی کہ نہ قوم سے ملنا منظور ہے نہ اصحاب سے ممکن اون کے گھر دور ہین یہ آیت اوتری کہ ہم اور ہمارے ایمان لانے والے تیرے دوست ہین عبداللہ نے کہا رَضِينَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُؤْمِنِينَ ہم اللہ اور اللہ کے رسول اور مومنین سے راضی ہین در منثور جب یہ آیت اوتری تو حضور مکان سے نکلے اور مسجد مین آئے دیکھا اصحاب نماز مین ہین ایک سائل ملا آپنے فرمایا تجھے کسی نے کچھ دیا بولا نہین مگر اوس مرد نے جو رکوع مین ہے اور وہ علی تھے ف ۱ ایک مومن دوسرے مومن کا دلی دوست ہے ۲ مومن کی شان یہ ہے کہ نماز و زکوۃ مین آمادہ ہو

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

اور جو دوست رکھے اللہ کو اور اسکے رسول کو اور اونکو جو ایمان لائے پس بیشک لشکر اللہ کا وہی غالب ہے

ف ۱ والذین آمنو سے اگر حضرت علی مراد ہین جیسا کہ اوپر کی روایت مین گزرا تب بھی اہل سنت پر کوئی حملہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ ہمارا مذہب ہے کہ شیخین یعنے حضرت ابوبکر حضرت عمر کو افضل جانین اور ختنین یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی کی محبت دل مین رکھین ۲ اللہ والے ہمیشہ غالب رہینگے۔ کہا بعض نے حزب اللہ اولیاء اللہ ہین ۳ معلوم ہوا کہ باہم مسلمانون مین محبت و موالات رکھنا علامات دین و غلبہ سے ہے حاصل جو اللہ اور رسول و مومنین کو دوست رکھے وہ غالب ہی رہیگا اسلیے کہ ایسے لوگ اللہ کے لشکر ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

اے ایمان والو نہ بناؤ اونکو جنھون نے بنالیا دین کو تمہارے دل لگی اور کھیل اون مین سے کہ دی گئی کتاب پہلے سے تمہارے اور کافرون کو دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے

ف ۵ یعنی علم ہے ہم او کس شخص کو شامل ہے جو اللہ و رسول کو دوست رکھے اور جو اونکی محبت نہ رکھے ناری ہے اور فائدہ مین اللہ تعلیل ہے کبیر ۱۲ ف ۵ لا تتخذوا نبی کریم کی ۱۲ ف ۵ والکفار ... ابن مسعود ... روایت ہین ... ۱۲ ف ... الیاء ... ۱۲

اے ایمان والو جنہون نے تمہارے دین کو دلگی اور کہیل بنا رکہا ہی اور اہل کتاب سے ہین اور جو کافر مشرک ہین اونہین دوست نہ بناؤ اور اون کی دوستی ہین یا ہر امر مین اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم سچے اور خالص مومن ہو معالم رفاعہ بن یزید اور سوید بن حارث مسلمان ہوکر منافق ہوگے اون کے حق مین فرمایا کہ اسلام کو کہیل بنالیا ہی

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ

اور جب پکارو طرف نماز کے بنالین اوسے دل لگی اور کہیل یہ اسلیے ہے کہ وہ قوم نادان ہین

معالم جب نماز کے اذان کہی جاتی مسلمان کہڑے ہوجاتے اور یہود مضحکہ کرتے ابن کثیر مدینے مین ایک نصرانی تہا وہ جب سنتا اشہد ان محمد ارسول اللہ کہتا حرق الکذاب جہوٹہا جل جاوے۔ ایک رات اوسکے خادم کے ہاتہ سے آگ گر پڑی اور یہ سب سو رہے تہے وہ اور اوسکا گہر سب جلکر خاک سیاہ ہوگیا حاصل جب نماز کے لیے اذان ہوجائے تو اللہ کے پکارنے کو بگوش قبول قلب مطیع سنو ہنسی دل لگی مین نہ اوڑادو۔ اور ایسے لوگ جو اذان کو ہنسے اور کہیل سمجہتے ہین وہ محض بے سمجہ ہین ف بہتر یہ ہی کہ ہزو لعب کنایہ گردانا جائے فعل عبث۔ حقیر۔ غیر ضروری اور نادانی سے یعنی جو لوگ اذان کی تعمیل ضروری نہین جانتے اور اوسکی عظمت و قدر نہین کرتے وہ احمق ہین پس اگر حقیقت مین دلگی اور کہیل سمجہین تو لا یعقل بمعنے کفر و جہل ہوگا اسلیے کہ کافر سے زیادہ کوئی نادان نہین اور ایسا کرنے والا کافر ہوگا اور اگر صرف بے پروائی پائی جائی جیسا کہ ہمارے زمانے کے مسلمان خصوصاً رئیسان عالی شان سمجہے ہوے ہین کہ اذان سنکر مسجد مین جانا کوئی امر ضروری نہین تو لا یعقل بمعنے خفیف العقل نافہم کے ہے کہ خطاب حضرت شاہنشاہی سنے اور ہمہ تن قبول و سراپا سجود نہ بنے اذان اصل اسکی یہ ہی کہ جب آپ مدینے مین آئے اور باعلان نمازین ہونے لگین باہم شورہ ہوا کہ وقت پر کیونکر اطلاع دیجائے کسی نے کہا ناقوس بجائین جسطرح نصارا کا معمول ہی کسی نے کہا بوق یہود مناسب ہی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ حکم دیجیے کہ ایک شخص نماز کے لیے پکار دیا کرے (مسلم) پہر عبد اللہ بن زید نے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص سبز پوش ناقوس لیے ہی مین نے کہا اسے بیچے ہو بولا تم کیا کروگے مین نے کہا نماز کے لیے اس سے پکارینگے کہا مین تمہین اس سے اچہی تدبیر نہ بتادون مین نے کہا وہ کیا تدبیر ہی

کہا کہو اور کلمات اذان سنائے مین نے صبح کو حضور مین واقعہ عرض کیا آپنے فرمایا بلال کو سکہادو وہ بلند آواز ہین حضرت عمرؓ یہ سنکر نکلے اور کہا یا رسول اللہ مین نے بہی یہی خواب دیکہا ہی احکام اذان سنت نماز ہی پس سواے نماز پنجگانہ کے اذان مسنون[۱] نہین اور نماز کے اعلان کے لیے بہی سواے اذان کے دوسرا طریقہ مسنون[۲] نہین مسئلہ اجابت موذن واجب ہی اور اوسکی تفصیل یہ ہی[۱] اگر خارج مسجد ہی تو ہر کلمے کے جواب مین وہی کلمہ کہے اور حاضر ہو[۲] اگر مسجد مین ہی تو زبان سے جواب دے[۳] کہا طحاوی نے کہ زبان سے جواب دینا اذان کا مستحب ہے ترغیب عثمانؓ سے روایت ہی کہ فرمایا جو نماز کی اذان سنے اور مسجد سے نکل جاے اور کوئی ضرورت معقول نہو اور نہ اسلیے جاتا ہو کہ پہر آکر نماز مین شریک ہوگا تو وہ منافق ہی اور فرمایا اَلْجَفَاءُ کُلُّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِ یَّا یُنَادِیْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یُجِیْبُہٗ یہ پورا ظلم اور کفر و نفاق ہی کہ اللہ کی طرف سے پکارنے والے کو سنے کہ نماز کے لیے پکار رہا ہی پہر حاضر نہو[۱] اور ابن عباسؓ نے روایت کی کہ فرمایا جسنے اذان سنی اور حاضر نہوا اوسکی نماز ہی نہو گی مگر کوئی عذر ہو حکمت[۱] ندای عام و اطلاع خاص[۲] منکرین کے دلون مین رعب و ہیبت ڈالنا جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ شیطان اذان کی آواز سے بہاگتا ہی[۳] اللہ و رسول کی شہادت کا اظہار[۴] سوتون کو جگانا بہولون کو یاد دلانا اسلیے کہ پہلے موذن کہتا ہی اللہ اکبر تاکہ تمام تعلقات منقطع اور حقیر نظر آئین پہر اللہ کی توحید ہوتی ہی تاکہ ذوق عبادت پیدا ہو اور غیر کی عظمت باقی نرہے پہر حضرت نبوت کی گواہی دیجاتی ہی تاکہ وہ معاہدہ جو ہر مسلمان نے حضور کے اتباع و تصدیق کا کیا ہی یاد آجاے پہر صاف صاف کہدیا جاتا ہی کہ اب نماز کے لیے حاضر ہو مگر یونہین نہین بلکہ نجات و کامیابی کا خلعت تیار ہے آؤ لیجاؤ اور اوسپر بہی اگر کچہ سہو و تاریکی باقی ہی تو دوبارہ تکبیر اور شہادت سے مٹا دیجاتی ہی۔ اگر اور کچہ نہوتا تو صرف اذان اور نماز ہی ایک ایسی چیز ہی کہ تمام منصف عاقل اسلام کا کمال و فضل تسلیم کر لیتے۔ اسی لیے فرمایا کہ ایسی بابرکت طلبی اور ایسے محبوب عبادت سے تمسخر کرنے والے یا اوسی بے پروائی کی نظر سے دیکہنے والے جانور بیوقوف نافہم ہین مسئلہ جائز نہین کہ اذان روافض پہر اور نماز کی بے ترتیبی اور اوسپر تمسخر کیا جاے کچہ ہو مگر اذان اور اعلان نماز ضرور ہے پس نہی تمسخر کے سے بچنا لازم اور مقتضاے احتیاط ہی

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ
کہدیجیے اے کتاب والو نہین دشمنی رکھتے تم ہمسے مگر یہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اتارا گیا طرف ہمارے اور جو اوتارا گیا

مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝
پہلے سے اور بیشک اکثر اونکے نافرمان دار ہین

اے یہود و نصاریٰ تمہارے عداوت اور تمہارے عیب چننے ہمپر اسی لیے ہی کہ ہم اللہ پر اور اللہ کی کتابونپر جو ہمپر اور ہمسے پہلے اوتری ہین ایمان لائے اور بیشک ون کتابیون سی اکثر نافرمان دار ہین

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیْهِ
آپ کہدین کیا بتادون تمکو بدتر اس سے سزا دیے گئے پاس سے اللہ کے وہ جنہین لعنت کی اللہ نے اور غضبناک ہوا اوسپر

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ
اور بنادیے اونمین سے بندر اور سور اور بندۂ شیطان یہ بدتر جگہہ مین اور بہت بہکے ہوے سیدہے راستی سے

آپ کہدیجیے کہ اگر ایمان لانیکی وجہ سے تم ہماری عیب گیری اور عداوت پر آمادہ ہو تو خیر ہم جو کچھ ہون تم اپنی خبر لو ہم تمکو نہایت برے لوگ بتاتے ہین جو تم مین سے ہین وہ جنپر اللہ نے لعنت کی ۔ جو بندر اور سور بنگئے ۔ جو شیطان پرست ہوگئے ۔ یہ نہایت برے اور گمراہ ہین

ف یہ یہود کی شان مین ہی اصحاب سبت پر لعنت بھی ہوئی اور جوان اون کے بندر اور بڈہے سور بنگئے اور بعض نے کہا اصحاب مائدہ سور ہوگئے ۔ اور کہا گیا شیطان پرستون سے مراد گوسالہ پرست ہین کبیر اکثر مسلمان یہود کو عار دلاتے اور کہتے بندر اور سور کے بھائیو ابن کثیر ابن مسعود نے عرض کی یا رسول اللہ کیا سور اور بندر اونہین کے نسل سے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو مسخ نہین کیا کہ پہر اونکی نسل چلی ہو یہ اللہ کے مخلوق ہی جو پہلے سے تھے ۔ ابن عباس سے مروی ہی کہ سانپ مسخ شدہ جن ہین لطیفہ اللہ تعالیٰ نے ملعون اور سور اور بندر کے بعد شیطان پرست کا لفظ فرمایا یہ اشارہ ہی کہ کچھ ہو مگر غیر کے بندے نہو اسلیے کہ گناہ کے تین درجے ہین ۱ غلامی کا اقرار اور خدمت سے انکار ۲ غلامی و خدمت دونون سے انکار ۳ غیر کی بندگی کا اقرار ۔ یہ نہایت خبیث امر ہے

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ
اور جب آئین تمہارے پاس کہین ایمان لائے ہم اور بتحقیق کہ آئے ساتھ کفر کے اور وہ بیشک نکلے ساتھ کفر کے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ ۝
اور اللہ جانتا ہے جو تھے چھپاتے

اور جب منافقین و یہود آپکی حضور مین آتے ہین کہتے ہین ہم ایمان والے ہین اور حال یہ ہی کہ وہ کفر کے ساتھ آتے ہین

اور کفر ہی کی حالت مین باہر جاتی ہین اور اللہ خبردار ہے جو فریب دلمین چہپائے ہوئے ہین

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ
اور آپ دیکہتے ہین کہ بہت اونمین کے جلدی کرتے ہین گناہ مین اور زیادتی مین اور کہانے مین حرام کے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
بیشک برا ہے وہ کہ ہین کرتے

آپ اون کے بہت آدمیون کو دیکہین گے کہ وہ گناہ اور حدود اللہ سے بڑہ جاتے ہین اور حرام مال کہانے مین جلدی کرتے رہے ہین اور یہ فعل انکا نہایت برا ہے

ربط عوام اہل کتاب پر الزام کے بعد اون کے علما اور اکابر کے طرف التفات کیا اور اعراض وخاموشی کے نتیجون سے ڈرایا اور فرمایا

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ
کیون نہ منع کیا اونہین خداپرستون اور عالمون نے کلمات گناہ اور لقمہ حرام سے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝
البتہ برا ہے وہ کہ تھے کرتے

قول اثم جہوٹی اور ممنوع بات خواہ اللہ تعالی کے شان مین ہو جیسے اتہام شرک وکلمات کفر خواہ انبیا کے حق مین ہو جیسے عیسے اور سلیمان ونبی آخر زمان کا انکار یا علوم دین میں ہو جیسے قرآن سے انکار یا تاویل باطل۔ ویسے حدیثین گڑہنا۔ جہوٹے قصے بنانا۔ فیصلے اور فتوے غلط خصوصًا یہ افترا کہ قرآن کے دس پارے امام بیچارے خوف غاصبین سے غار مین لیے چلے گئے معاذ اللہ باوجود عصمت ومنصب امامت حق پوشی کا ناکردہ گناہ اونکے ذمے کیا جاتا ہے سحت رشوت۔ سود۔ غصب۔ خیانت۔ چوری۔ اجرت حرام۔ بیوع فاسدہ۔ قمار ودغا وفریب کی آمدنی غرض کہ ہر مال حرام۔ سحت ہے معالم ربانی علماے نصاری۔ اور احبار جمع حبر علماے یہود حاصل کیون نہین احبار ورہبانی لکنے باوجود تقدس وہمہ دانی اپنے مریدون کو کلمات خبیث اور مال حرام کہانے سے منع نکیا البتہ یہ برا کام تہا جو عوام یا علما یا دونون نے کیا۔ آیت مین تین امر بیان فرمائے اول علما کی سرزنش وتنبیہ کہ جس دین کے بدولت تم مخدوم عالم مرجع انام بنے ندرین کہاتے ہو مولانا کہلاتے ہو اوسی کے حفظ ونظم سے غافل کیا تمہین یہ بہی نہین معلوم کہ نہی عن المنکر سے چشم پوشی کرنیکا نتیجہ برا ہے ابن ماجہ ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ جب آدمی دوسرون کو گناہ کرتے ہوئے دیکہیں اور اونہین نہ روکین

تو اللہ تعالی اپنا عذاب عام کردیگا - اور کہا جریر ابن عبداللہ نے کہ مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم مین گناہ کیے جاتے ہون اور آدمی اوسکے روکنے پر قادر ہون اور نہ روکین تو اللہ تعالی اوس عذاب مین اونکو بہی گرفتار کردیتا ہی مرنے سے پہلے دوم یہ کہ یہود و نصاری پر عذاب کی بڑی وجہ حرامخوری اور کذب تہی اور یہی دو امر اصل خباثت ہین جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے معاذ صدق مقال اور اکل حلال اختیار کرو مستجاب الدعوات ہوجاؤگے سوم جب عوام گناہگار اور علما خاموش یا اون کے ہمزبان ہونگے تو دونو ایک رسی مین باندہے جاینگے علما کی خاموشی حق پوشی اور عوام کی گرمجوشی ایک درجے مین ہی لطیفہ صرف نام جیسے صوفی - عالم - درویش حاجی - حافظ کچہ کام نہین دیتا ورنہ اللہ تعالی یہود و نصاری کے علما کو باوجود کفران شریف لقبون سے یاد نفرماتا اولا علما پر اپنی قوم کی ہدایت ہی اور اسی کے ترک سے وہ ماخوذ ہین خواہ وہ التفات کرین یا نہ جیسا کہ فرمایا (لا ینہٰہم) نہ منع کیا اپنی قوم کو یہ ترتیب کہ ربانی کو احبار پر اور قول اثم کو حرامخوری پر مقدم کیا بتا رہی ہی کہ زیادہ تر وہ گناہ جو زبان سے تعلق رکہتے ہین درویشون کی ذات سے شائع ہونگے جیسے ہمارے زمانے مین مسئلہ حقہ توحید کو ناشائستہ لفظون مین ادا کرنا - اور ذوق وحال کو فعل و قال مین لانا - ادعای باطل - اور علوی مدارج شیوخ مین غلو یا ادہر اودہر کی بے تکی باتین خواب خیال سے استناد - طریقت کو غیر شریعت بتانا تقوی وطہارت کو غیر تصوف ومحبت جانتا - اور جو گناہ افعال سے متعلق ہین اونکا بڑا حصہ علما کے لیے ہی جیسے تارک صوم وصلوۃ داڑہی منڈی - رشوت خوار سودخوار فریب کار بی شرع جاکٹ پتلون یا ریشمی یا ازار دراز والون سے اخلاق مصافحہ ہاتہ ملانا اونکے تعریف اون سے آمد ورفت مروت یا کسی خفیہ مصلحت کی نظر سے نہی عن المنکر سے سکوت کچہ بعید نہین کہ قیامت مین علی رؤس الاشہاد پکار کر کہا جائے لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ اے درویشان باخبر واے علما صاحب نظر تمنے اپنے معتقدون اور خدمت کرنیوالون کو کیون نہ روکا کہ وہ جہوٹ نہ بولین رشوت نہ کہائین سود نہ لین لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ جو تم سب کرتے تہے یہ بہت برا تہا نہ جب عوام گمراہی مین پڑجائین اور کفر وبدعت رواج پائے تو نہ زبان دکہاوین خاموش رہے نہ عالم ہمہ دان حق پوش تسبیح وکتاب چہوڑ کر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرح

تازیانہ ہدایت و درۂ سیاست ہاتھہ مین لین اور کوچہ و بازار مین ہر غافل و بدمست کو ہوشیار کرتے رہین اور نہین اس کار خیر مین نہ کسی سے ڈرنا چاہیے نہ رسوائی و ملامت پر نظر نہ قوم کی ناخوشی اور اپنی مفلسی و بیکسی پر پیش و پس کرین اللہ کی رضا اور رسول کی اتباع پر بس کرین ابن ماجہ فرمایا لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَوَّامَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت کا قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر دیگا اوسے جو اوسکی مخالفت کرے۔ اور قرآن مین ہی لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ نہین پروا کرتے ملامت کرنیوالون کی بخاری فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص احکام الٰہی مین مداہنت کرے یعنے پروا نکرے مرتکب معاصی کو نروکے اور جو شخص گناہون مین مبتلا ہو ان دو لوگی ایسی مثل ہی کہ ایک گروہ نے کسی کشتی کی سواری کے لیے قرعہ ڈالا بعض کو اوپر کا درجہ ملا اور بعض کو نیچے کا درجہ ملا جو نیچے تھے وہ پانی لینے کے لیے اوپر جایا کرتے لوگون کو اس آمد و رفت مین اذیت ہوتی نیچے والون نے ایک بسولا لیکر کشتی مین چھید کیا کہ ادہر سے پانی لے لیا کرین اوپر والے آئے اور کہا یہ کیا کیا بولے تمکو ہماری آمد و رفت سے تکلیف تھی اور ہم بے پانی کے رہ نہین سکتے۔ پس اگر اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور کشتی مین سوراخ کرنے سے روکا تو خود بھی بچے اور اونہین بھی بچا لیا نہین تو یہ اور وہ دونو ہلاک ہوئے ترمذی فرمایا قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی البتہ حکم کرو تم اچھی باتونکا اور منع کرو تم بری باتونسے ورنہ اللہ تعالی تمپر عذاب بھیجیگا پھر تم دعائین مانگوگے اور قبول نہوگے

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۚ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ
اور کہا یہود نے ہاتھہ اللہ کے بستہ ہین باندھے گئے ہاتھہ اونکے اور لعنت کی گئی بسبب اوسکے کہا بلکہ

يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
دونو ہاتھہ اوسکے کھلے ہوئے ہین خرچ کرتا ہی جسطرح چاہے اور البتہ بڑہا دیگا بہتونکو اونمین سے جو اوتارا گیا طرف تیرے

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ
رب کے تیرے سرکشی اور کفر

وقف لازم

یہود کہتے ہین کہ اللہ تعالے کے ہاتھہ بند ہین خرچ نہین کرسکتا۔ باندھے گئے یہود کے ہاتھہ۔ اور وہ رحمت سے دور کیے گئے اپنی بدزبانی اور بیہودہ گوئی کی شامت سے۔ بلکہ دونو ہاتھہ اوسکے کھلے ہوئے ہین جسطرح چاہتا ہی خرچ کرتا ہی اور جو اللہ تعالی نے آپ پر اوتارا وہ اون کے کفر و سرکشی کو بڑہا دیگا یعنے اوسکے انکار اور مقابلے سے زیادہ سیاہ دل اور گنہگار ہوتے جائینگے

معالم یہود کو اللہ تعالی نے بہت فراغت عطا فرمائی تھی ملک آباد مال فراوان تہا جب ہمارے حضور بشیر ونذیر سے مخالفت وعداوت کرنے لگے اور آپکی تکذیب کی تنگدستی اور افلاس کے بلاؤنمین مبتلا ہوے فنحاص بن غازورا کہنے لگا اللہ کا ہاتہہ بستہ ہی یعنی دینے مین بخل کرتا ہی **ابن کثیر** کہا ابن عباس نے یہود کی یہ غرض نہ تہی کہ حقیقت مین ہاتہہ بندہے ہین بلکہ مراد یہ تہی کہ وہ بخل کرتا ہی اور محاورۂ عرب مین ہی بخل سے مراد لیتے ہین **کبیر** بعض نے کہا کہ یہود کہتے تھے کہ ہمپر اوتنی ہی دن عذاب ہوگا جتنے دن ہمنے گوسالہ پرستی کی ہی زیادہ عذاب کرنے کے لیے اللہ کا ہاتہہ بند ہی۔ جواباً ارشاد ہوا کہ یہ بری حالت تمہارے ہی لیے ہی یا جہنم مین تمہاری مشکین باندہی جائینگی اور رحمت الہی سے مایوس ومہجور رہونا اوسپر زائد **ف ۱** وہ زبان دراز کوتاہ عقل جو گستاخی سے خاص ذات پاک حضرت الوہیت کی نسبت کلمات واہی کہدیتے ہین یاد دوسرے پیرائو نمین - مثلاً آسمان مین چہید ہوگیا پانی رکتا ہی نہین - بعض کوتاہ نظر کہتی ہین اب اللہ تعالے کے پاس کیا ہی جو دیگا مراتب علی جسقدر رتھے وہ پانے والے پاگئے - معاذ اللہ یہ سب کلمات کفر ہین یہود اسی بلا سے گستاخی مین مبتلا ہو گئے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ اوسکے خزانے ہمیشہ معمور ہین اور فوارۂ کرم جوش زن جسقدر اوسنے ازل سے آجتک عطا فرمایا ہی ایسے ایسے کرور ہا حصے اپنی نعمتین جسے چاہے دیڈالے اوسے کیا پرواہی **ابن کثیر** فرمایا اللہ کے ہاتہہ پر ہین خرچ اوسے تنگ نہین کرتا دن رات خرچ کرنے والا ہی تمنے نہین دیکہا کہ جبسے آسمان زمین پیدا کیے کسقدر خرچ کیا اور جو اوسکے دست راست مین تہا وہ گہٹا نہین - اوسکا عرش پانی پر ہی - اور اوسکے دوسرے ہاتہہ مین فیض ہی جسکا مرتبہ بلند کرے چاہے جسے پست کرے **ف ۲** یہود تمسخر یا عداوت سے ایسا کہتے یا معاذ اللہ یہ سمجہکر کہتے تھے کہ جیسے مسلمان خدا سمجھے ہین وہ (خدا) نہین **سوال** قرآن مین صاف صاف وارد ہی ید اللہ - وجہ اللہ اور حدیث مین اصبع وغیرہ کا بہی لفظ آگیا ہی اب تاویل کی ضرورت ہی کیا ہی **جواب ۱** اجماع امت اور محکمات نصوص کی دلالت سے معلوم ہو چکا ہی کہ حق سبحانہ تعالی ایسی صفات اور مشابہات سے منزہ ہی لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ کوئی شے کسی امر مین اوسکے مثل نہین ہی **۲** اکثر منصوص وہ ہین جنکی نسبت بجز سکوت وتاویل کچہ نہین بن پڑتی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا (اللہ کے دونو ہاتہہ داہنے ہین) اب یہ مضمون بدون تاویل مفہوم نہین ہو سکتا **۳** یہ کہ قرآن مجید مین ہی متشابہات کا ہونا اور اوسمین زیادہ بحث نکرنا اور اوسکی مراد کو اللہ تعالی پر مفوض کرنا مذکور ہے لہذا علماے کبار نے اجماعاً واتفاقاً ان مقامات کے

مباحث سے محفوظ رکھا اور اسی پر کفایت کی کہ جو مراد اسکی اللہ کے نزدیک ہے وہ حق ہے

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ
اور ڈالدی درمیان اونکے عداوت اور بغض قیامت تک جب کبھی جلاتے ہین آگ واسطے لڑائی کے

اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ
بجھا دیتا ہی اوسکو اللہ اور چلتے ہین زمین مین فساد کرتے ہوے اور اللہ نہین دوست رکھتا مفسدین کو

یعنے درمیان یہود کے یا درمیان اہل کتاب کے عداوت اور بغض ڈالدیا قیامت تک جب کبھی یہود لڑائی کی آگ جلاتے ہین اور سامان جمع کرتے ہین اللہ تعالیٰ اوسے بجھا دیتا ہی اور انہین ناکامی و مایوسی ہوتی ہی اور یہ لوگ زمین مین فساد پھیلاتے ہوے پھرتے ہین اور اللہ مفسدونکو دوست نہین رکھتا تقریر عداوت کی صفحہ ۵۰۲ مین گذر گئی اور یہ امر کہ یہود ہمیشہ مجبور و شکست نصیب یا مسلمانونکی مخالفت و عدو تھے اور ہین مشاہدۃً ظاہر ہی در منثور راو شیخ سنہ ربیع سے نقل کی کہ علما نے فرمایا ہی کہ زمین پر کوئی قوم ایسی نہین جسنے سوائے کتاب آسمانی کے حکم کیا ہو اور باہمی عداوت اور بغض اونہین نہ پھیلا ہو **ف** کتاب آسمانی سے وہ کتاب مراد ہی جو اونکے پیغمبر پر آئی ہو مثلاً یہود کے لیے توریت اور نصاری کے لیے انجیل اور ہمارے واسطے قرآن لیکن بعد آنحضرت کے تمام عالم کے واسطے قرآن ہی پس یہ وہم غلط ہو گیا کہ یوروپ کے نصاری مین تمام عقلی قوانین معمول اور کتب آسمانی معزول ہین اور پھر بھی اتفاق بڑھتا جاتا ہے۔ اسلیے کہ یہ حکم مومنین کے لیے ہے کفار کو اس سے کیا واسطہ اون سے ایمان مطلوب ہی

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ
اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور ڈرتے ہر آئینہ اوتار دیتے ہم انسے برائیان انکی اور البتہ داخل کرتے ہم انکو باغون نعمت کے

یعنے ان تمام سرکشیون پر بھی یہود و نصارا ایمان لائین قرآن اور نبی آخر الزمان پر اور پرہیزگار بنجائین بیشک اون کے گناہ معاف کردین اور بیشک اونکو نعمت کے باغون مین جگہ دین **ف** نہ دروازۂ لطف و کرم مسدود ہی نہ کسی خاص قوم کی رعایت مقصود بلکہ فیض عام ہے آؤ اور لیجاؤ لطیفہ آمنوا مطلق اسلیے چھوڑا کہ اگر اولاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائین تو ھوا المقصود اور اگر اپنے ہی پیغمبر اور کتاب پر سچا اور پورا ایمان لائین تو اون کی ہدایت و عبارت سے بھی ادہر جھکنا پڑیگا ادہر سے چلین یا اودھر سے در دولت محمدی پر آنا ضرور ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ
اور اگر وہ قائم رکھتے توریت کو اور انجیل کو اور جو اوتارا گیا طرف اونکے ربسے اونکے تو بیشک کھاتے

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا یَعْمَلُوْنَ ۟
اوپر سے اپنے اور نیچے سے پاؤن کے اپنے اونمین سے ایک گروہ متوسط ہے اور بہت ہین اون سے کہ برا ہے جو کرتے ہین

(وما انزل الیہم) ابن کثیر کہا ابن عباس نے قرآن مراد ہے کبیر قرآن یا دوسری کتابین جو انبیا پر آئین جیسے دانیال پیغمبر وغیرہ کی کتابین (فوقہم) سے مراد برکات آسمانی اور مینہ وغیرہ (تحت ارجلہم) سے مراد زراعت و روئیدگی اور خزائن زمینے (مقتصد) متوسط میانہ رو یعنے وہ لوگ جو نہ معصیت مین غلو کرتے ہین نہ اطاعت مین حد سے بڑھتے ہین مراد اس سے عبداللہ بن سلام اور نجاشی وغیرہما جو ایمان لائے کہا گیا وہ لوگ جو باوجود یہودیت و نصرانیت حد سے متجاوز نہین ہوئے (ساء ما یعملون) کعب بن اشرف اور متعصبین اہل کتاب حاصل اگر یہود و نصارا توریت و انجیل اور قرآن یا اور دوسرے آسمانی کتابون پر عمل کرتے تو آسمانی برکتین اور زمینی نعمتین اونہین حاصل ہوتین اور اسطرح کہ کچہ بہی تکلیف و زحمت نہوتی گویا زیر قدم اور بالاے سر ہین اون مین بعضے میانہ رو ہین اور بعضے کفر و انکار مین حد سے بڑہے ہوئے ف اگر یہ خبر زمانہ گذشتہ سے متعلق کیجائے تو (ما انزل) سے دوسری کتابین آسمانی مراد ہونگی اور مطلب یہ ہوگا کہ اگر وہ ایسا کیا کرتے تو اونہین فراغت رہتی مگر اسکے ترک سے وہ خراب ہوے پس نہ اسی موجودہ زمانے سے تعلق ہے نہ ایمان بالقرآن سے بحث کیونکہ قبل تشریف آوری جناب سید الانبیا دوسری ہی کتابین کافی تہین دوم اگر یہ خبر بطور حکم ہے یعنی اب بہی ایسا کرین تو خواہ ۱ (ما انزل) سے قرآن مراد لیا جاے یعنے اس قرآن کبیر جو اونپر اوتارا گیا عمل کرتے تو فائدے مین رہتے ۲ اور عام کتب آسمانی مراد لین اور قرآن کو داخل سمجہین تب بہی یہی مطلب ہے ۳ اگر قرآن داخل نہ سمجہا جائے اسلیے کہ مخاطب وہ قوم ہے جو قرآن کو آسمانی کتاب نہین جانتے تو بہی ان کتابون مین آنحضرت کی خبر دیکھکر مومن و مسلم ہو جانا لازم ہوگا سوم یون کہا جاے کہ پہلی آیت مین اونکو بشارت اخروی دی تہی اور اسمین بشارت دنیاوی ہے جیسا کہ کہا صاحب تفسیر کبیر نے تو مطلب یہ ہوگا کہ ایمان لاؤ تو جنت اور اگر خالی کتب آسمانی پر عمل کرتے رہو تو بہی دولت و عزت تمہارے لیے ہے تب معلوم ہوا کہ جب قوم نے احکام علم حکمتو کی اقتدا کی اگر مومن ہے

تو دنیا و دین دونون نہین تو صرف دنیا مین ہر حال کامیاب ہوا تنبیہ ہمارے زمانے مین جسقدر ناکامیان ہمارے بہائیون مین ہین قرآن کو بالاے طاق رکھدینے سے اور جہانتک عیش و دولت ہمارے مخالفون مین ہے انہین متبرک اصول سے کچھ کچھ اخذ کرنے سے یہ آیت اور آیہ (ولو ان اہل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیہم برکات من السماء والارض اگر بستی کے لوگ ایمان لاتے اور ڈرتے توہم او نپر آسمان و زمین سے برکتین کھولدیتے) دنیا طلبونکے لیے بہی بشارت عظمی ہے

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
اے رسول پونہچا دے جو اوتارا گیا طرف تیرے طرفسے تیرے ربکی اور اگر نہ کیا تو نے تو نہ پونہچایا پیغام اللہ کا

اے پیغمبر جو آپ پر اللہ کی طرف سے اوتارا گیا ہے وہ اسرار تعلیم کردیجیے اور پیغام پونہچا دیجیے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا بالکل پیغام رسانی نکی (یعنی اگر بعض یا ضروری امر آپنے ظاہر نکیے تو گویا کچھ بہی نہ کیا اصحاب تفسیر نے آیت مین متعدد احتمال نقل کیے ہین کبیر اس پیغام رسانی سے ۱ مراد حکم رجم و قصاص مذکورۂ بالا ہے ۲ یہ کہ یہود دین کے عیب گیری اور تمسخر کرتے اور آپ اخلاق و مروت سے سکوت فرماتے ارشاد ہوا صاف صاف کہدو خاموش نہ ہو ۳ حکم جہاد کے اظہار مین یہ سختی کی گئی ہے ۴ حقوق مسلمین کے اظہار مین یہ حکم ہوا اسکے علاوہ اور بہی احتمال ذکر کیے ہین بہر کیف کچھ ہو مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کی یہ شان نہین کہ اللہ کے احکام کے ظاہر کرنے مین شرم یا خوف یا سستی کرے اور اگر ایسا کیا تو گویا اوسنے فرائض رسالت ادا ہی نکیے مسئلہ ضرورت کے وقت علما کی تبلیغ احکام الہی سے خاموشی دوسرے اعمال صالحہ کو ضایع کردیتی ہے اسلیے کہ پیغمبرونکا اہم اور اصل عمل ادائے رسالت ہے اور وہی نکیا گیا لطیفہ آیت آپکا خاتم الانبیا واکمل الانبیا ہونے پر دلالت کرتی ہے یعنی جبکہ آپکے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہین آسکتا اور آپکی تعلیم ناقص ہونا چاہیے یا بعض احکام نظاہر کرنا کیونکر جائز ہوگا اور اگر کوئی دقیقہ رہگیا تو خاتم الانبیا و اکمل الانبیا ہونے کی حیثیت سے گویا آپنے کچھ نکیا کیونکہ جب اتمام و تکمیل امر دین کے نہوئی نہ رسالت ختم ہوئی نہ دین کامل سوال ابن کثیر نے حضرت عایشہ سے روایت کی کہ اگر آپ کوئی خبر قرآن سے مخفی رکہتے تو یہ آیت مخفی کرتے اور کہا کہ جو کہے کہ رسول اللہ نے قرآن سے کچھ بہی چہپایا وہ کاذب ہے۔ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ مجھے حضور سے دو علم ملے ہین ایک وہ ہے جسے ظاہر کردون تو میرا گلا کٹ جائے اور اسے محققین نے اسرار روحانی و علوم ربانی قرار دیا ہے۔ اور دوسرے حدیث مین ہے کہ غیر اہل کو علم سکہانا گویا خنزیر کو موتی کی لڑیان پہنانا ہے اور یہ علم اجتہاد و اصول عقدو علائق

ونصوص وامتیاز علل واسباب کا ہی۔ پس یہ مطابقت اور قرآن کی متابعت کسطرح ہوگی
جواب آیت مین حکم ابلاغ واظہار حاجت وضرورت کے ساتھ مقید ہی چونکہ ضروریات دین
کے حاجت عام اور تعلیم اوسکے قابل فہم عوام تھے بلاتخصیص سکھایا گیا۔ اور علوم باطنہ وصول
اجتہاد ضرورت وفہم خواص سے متعلق تہی محل مناسب پر تعلیم ہوئی **بیان** اسقدر متیقن
اور مدلل ہی کہ یہ سب علوم ایک دوسرے کی شرح وتفسیر ہین نہ موجب مغایرت وتغیر اور
ہوسکتا ہی کہ بعض اسرار حضرت نبوی کے ساتھ ہی خاص ہون مگر نہ اونکا ذکر ہے کہ قابل
بحث ہون نہ وہ منجملہ (ما انزل الیک) سے ہین بلکہ وہ ذوق وعرفان وکیف ہی باب القا
وتخلیق سے نہ تعلیم وتقریر کی طریق سے **تنبیہ** بعض حضرات کا یہ زعم کہ تعلیم طریقت اور ہی
اور شریعت کا دوسرا طور وہ بشہادت قرآن وحدیث باطل اور مدعی جاہل قرار پایا اگر وہ
تعلیم پیغمبر ہے تو اخفا غلط اور تعلیم غیر پیغمبر ہے تو اجرا غلط بہرحال خود غلط املا غلط انشا غلط
مسئلہ تعلم علم دین سکہانا فرض کفایہ ہی یعنے اگر بعض علما نے اسے اختیار کرلیا تو خیر ورنہ سب
گناہگار ہین فرمایا بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً (رواہ بخاری) ایک حدیث بہی اگر مجہسے سیکہے ہو تو
دوسرون کو سنادو اور فرمایا نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ
غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ مدد کرے اللہ اوسکی جسنے سنی
میری بات پہر پونہچا دیا اوسے پس بہت اوٹہانے والے فقہ کے غیر فقیہ ہین یعنے اکثر وہ
جنہین اصل فقہ یعنی متن حدیث یاد ہی مگر فہم نہین اور بہت اوٹہانے والے فقہ کے ہین
اوسکی طرف جو اوس سے زیادہ فقیہ ودانا ہی **مسئلہ** علم دین کا چہپانا حرام ہے فرمایا
مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ جس سے کوئی مسئلہ علم دین کا
پونچہا جاے اور وہ چہپا ڈالے تو اوسکے منہ پر قیامت مین آگ کی لگام دیجائیگی **الحاصل**
بقدر ضرورت اور بوقت ضرورت اشاعت علم واجب اور چہپانا حرام اور اگر ضرورت نہ
ہو دوسرے لوگ اس کام کو کرتے ہون تو اشاعت سنت ومستحب اور ترک شامت ومحرومی ہی

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اور اللہ بچائیگا تجہے آدمیون سے اور اللہ نہین راہ بتاتا قوم کافر کو

اے حبیب پاک آپ اپنی فکر نکرین آپ کے تو محافظ ہم ہین آپکے ذمے صرف ادائے
رسالت وتعلیم وہدایت ہی مفسرین نے اس حفظ غیب کی نسبت کئی واقعے بیان فرمائے

اور مطلب یہ ہے کہ بس جو اور جہان ضرورت ہوگی اظہار وابلاغ واجب ہوگا دانا بینن ۱۲

جیسے ہم صفحہ ۴۹۹ مین ذکر کر چکے ہر حال مشرق سے مغرب تک دشمن انداز رسان اور تنہا ایک پیغمبر رحمن اور اس گروہ سے پیغام رسانی کفار کو زک دیدو ان حفظ الٰہی و اعانت غیبی کیونکر ممکن تھے لطیفہ آیت مین اشارہ ہی کہ علما۔ خدا پرست اللہ کے کام کو اپنے ذمے سمجھیں اپنی ضرورتین اوس کے فضل پر محول کردین

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا
کہدیجیے اے کتاب والے نہین ہو تم کسی شے پر یہانتک کہ قائم کرو تم توراۃ اور انجیل اور جو

أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ
اوتارے گئے طرف تمہارے ربکی طرف سے اور البتہ زیادہ کریگا بہتونکو ان مین سے جو اوتارا گیا طرف تمہارے

مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝
رب سے تمہارے سرکشی اور کفر پس نہ افسوس کر قوم کافر پر

اے کتاب والو جب تک توریت و انجیل اور قرآن پر عمل کرو اور اوس سے دلیل نہ لاؤ نہ تمہارے قول قابل اعتبار ہین نہ تمہارے فعل موجب افتخار تم کوئی چیز ہی نہین اور اسمین شک نہین کہ قرآن سے بہتون کو سرکشی اور کفر بڑھ جائیگا جسطرح یہود و نصاریٰ انکار سے مردود ہوئے اور روافض خوارج تاویل سے گمراہ رہے اور ہزار ہا اوس پر عمل چھوڑ کر ذلیل و تباہ ہین پس آپ حبیب پاک کفار پر افسوس نکرین کہ کیون نہین یہ ایمان لاتے یا کیون سزاوار عذاب ولعن بنے جاتے ہین (ما انزل) کی تفسیر اگلے ورق مین گزر گئی ف۔ کسی شخص کا فعل یا قول قابل اعتبار نہین ہو سکتا جب تک وہ آسمانی کتاب سے تمسک نکرے پس فلسفہ اور نیچر اور خیالی بلاؤ پکانے والے لاشئے قرار پائے ۔ نعمت الٰہی اگر بیقدری اور ناشکری کی نظر سے دیکھی جائے تو موجب عذاب ہو جاتی ہی جیسے قرآن پاک ۔ اللہ کے غضب مین آنے والے پر ترحم و تاسف اللہ والون سے ممنوع ہے ربط بعد بیان تفصیل کفر و ایمان ایک قطعی فیصلہ فرما دیا کہ بات یون ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ
بیشک جو ایمان لائے اور جو یہودی ہو اور صابی ہین اور نصاریٰ ہوئے جو ایمان لایا

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور کی نیکی تو نہ خوف ہو اوس پر اور نہ وہ رنج کرین

ان الذین آمنوا یہان مثل علم ہے مراد وہ لوگ جو آنحضرت پر ایمان لائے ۔ محمدی ہو یا یہودی یا نصرانی یا صابی جو ہو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور عذاب آخرت سے بیخوف اور دنیا میں بیغم ہوگیا **سوال** جب نجات کا مدار اللہ اور قیامت کے ایمان پر ہوگیا تو اسلام و قرآن کی ضرورت نرہی **جواب** یہ آیت صفحہ ۲۴ میں ہے اور بیان گزرا مذکور ہوئی تفسیر وہان ہے اور رد اوہام کی تقریر یہان سے ہو سکتا ہے کہ کہا جاے یہ خبر ہی یعنے یہود اپنے وقت میں اور نصرانی اپنے زمانے میں اور صابی اپنے وقت میں قبل از منسوخیت بشرط ایمان بیخوف تھے اور اب محمدی محفوظ و مامون ہیں سے امن باللہ کے اصطلاحی معنی شامل ہیں ایمان بجمیع ضروریات دین مثلاً تصدیق جملہ انبیا و کتب اور خاص تصدیق محمد رسول اللہ و قرآن مجید کو اسی لیے الذین آمنوا سے خاص اسی امت کے لوگ مراد ہوتے ہیں نہیں تو اللہ اور بعض پیغمبرون اور کتابون پر تو سب ہی ایمان لائے ہیں پس یہ معنی ہوگئے کہ چاہے آپکو محمدی کہو یا یہودی وغیرہ مگر جناب سرور کائنات اور قرآن پاک پر ایمان لائے بغیر امن و نجات نہیں سے اول زبانے ایمان مراد ہی دوم ایمان قلبی اور کامل اور ایمان کامل شامل ہے تصدیق رسالت کو

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ
بیشک لے لیا ہمنے عہد بنی اسرائیل کا اور بھیجے ہمنے طرف انکو پیغمبر جب لائے اونکے پاس

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝
رسول وہ کہ نہ چاہتے نفس اون کے پس ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہیں

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا
اور سمجھے یہ کہ نہ ہوگی آزمایش پس اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے پھر توجہ عطا کی اللہ نے اونپر پھر اندھے

وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور بہرے ہوگئے بہت اونمین سے اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتے ہیں

بیشک اللہ تعالے نے بنی اسرائیل سے اتباع توریت اور انبیا کے عہد اور پیغمبر آخر زمان کے ایمان کے وعدے لے لیے اور اونمین برابر پیغمبر بھیجے کہ اونمیں سنبھالین ضلالت و گمراہی سے نکالین مگر جب کوئی پیغمبر ایسے حکم لایا جو اون کی خواہشون کے خلاف تھا تو بعض پیغمبرون کے تکذیب کی اور اون کی بات نہ سنی اور بعضون کو قتل کر ڈالا اور سمجھے کہ یہ سرکشی موجب فتنہ و بلا نہوگی پس اندھے ہوگئے راہ حق دیکھنے

سنسکتے تھے اور بہرے ہوگئے دوسرون کی ہدایت پربھی کار بند نہوسکتے حق سبحانہ تعالیٰ نے پہر ترحم فرمایا اور اون کی توبہ قبول فرمائی اور حضرت عیسیٰ اونکی اصلاح کرنے والے آگئے مگر وہ لوگ پہر بہی اندہے اور بہرے ہوگئے یہود تو حضرت عیسیٰ ہی کی توہین اور تکذیب کرنے لگے رہے نصاریٰ وہ بہی حد سے بڑھ گئے اور یہ دونو حضور نبی عربی پیغمبر امی سے منکر ہوکر کہین کے نرہے اور یہ اندہا ہین اور بہرا پن اون مین سے بہتون مین ہوا اور اللہ تعالے اون کے اعمال دیکھتا ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي
اور بیشک کافر ہوگئے جنہون نے کہا بیشک اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے حالانکہ کہا مسیح نے اے بنی

إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ
اسرائیل بندگی کرو اللہ کی رب میرا اور رب تمہارا شان یہ کہ جسنے شرک کیا ساتھ اللہ کے بالتحقیق حرام کردی اللہ نے

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ
اوسپر جنت اور ٹھکانا اوسکا دوزخ ہے اور نہین واسطے ظالمون کے کوئی مددگار

کافر ہوئی جو کہتے ہین مسیح اللہ ہین حالانکہ مسیح نے خود کہا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو ہمارا اور تمہارا سبکا رب ہی (تو یہ لوگ مسیح کے بہی جہٹلانے والے ہوے) اور شان یہ ہی کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہی اللہ اوسپر جنت کو حرام اور دوزخ کو واجب کردیتا ہی اور ظالمون کا کوئی مددگار نہین ف جب خود مسیح اپنی بندگی اور اوسکی ربوبیت کے قائل ہین تو اونکے معتقدین کو بدرجہ اولیٰ موحد ہونا چاہیے ورنہ اون کی صورتین مسیحی ہین اور دل کافر صریحی

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ
اور بیشک کفر کیا جنہون نے کہا بیشک اللہ تیسرا ہے تین کا اور نہین کوئی معبود مگر معبود واحد

وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
اور اگر نہ باز آئے وہ اوس سے کہ کہتے ہین تو بیشک چہو جائیگا اونہین جو کافر ہوے اونمین سے عذاب دردناک

اور یہ امر تحقیقی ہی کہ جو کہتے ہین اللہ تین کا تیسرا ہی وہ کافر ہوگئے اور حال یہ ہو کہ کوئی
معبود موجود ہی نہین مگر وہ معبود جو اکلا اور واحد ہی اور اگر یہ لوگ اپنی اس بیہودہ گوئی
اور بہتان سے نہ باز آئے تو بیشک اون لوگون کو جو انمین سے بسبب ایسے اعتقاد کے
کافر ہوگئے عذاب دردناک پونہچیگا **ف** مضمون اول کی تاکید اور تفسیر فرمائی یا اونکے
اختلاف عقائد کا ذکر ہے کہ بعضون نے عیسی ہی کو خدائی دیدی اور بعضون نے انہین
تیسرے حصے کا شریک قرار دیا اور یہ سب باطل ہی کیونکہ بعضون نے کہا کہ عیسی اور مریم
اور اللہ۔ یہ اللہ ہین جیسے فرمایا ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اے عیسی کیا تجنے کہدیا تہا کہ مجھے اور میری ماکو دونو کو معبود بنالو اللہ کے سوا
اور اسکی رد مین فرمایا کہ کوئی معبود نہین مگر معبود واحد اور بعض کہتے ہین کہ باپ بیٹا
روح القدس یہ مجموع اللہ ہی جیسے آفتاب کہ ۱ قرص ہی ۲ شعاع ۳ حرارت اور پہر وہی
ایک آفتاب ہی۔ سنا گیا ہی کہ بازارون مین دعوی کیے جاتے ہین جسطرح مسلمان کہتے ہین
اللہ۔ قدرت۔ حیات۔ ارادہ۔ سمع۔ بصر۔ علم وغیرہ ایسی ہی ہم کہتے ہین حالانکہ
نہ مسلمان حیات وعلم وغیرہ کو خدا کہتے ہین نہ اونہین جزو ذات قرار دیتے ہین بلکہ
یہ سب اوسکی صفتین ہین مگر حادث وزائل نہین۔ پہر یہ زبردستی کہ جناب مسیح اور
اونکی والدہ بہی ایسی ہین باجماع اہل رائے ولغت لغو وغلط ہی کوئی ذات صفت
اور صفت ذات نہین ہوسکتی اگر یہ صفتین ہین تو اونکے معانی اور خواص کیا ہین اور
ذاتین ہین تو کسطرح عین خدا ہین۔ اہل قرآن کی توحید اور کلمہ تثلیث مین کیا مناسبت
معالم اللہ تعالی کو تیسرا یا چوتہا کہنا مگر نہ اس نیت سے کہ تین یا چار معبود ہین یہ
تیسرا یا چوتہا ہی ممنوع نہین جیسا کہ خود فرمایا کہ تم جو مشورہ کرتے ہو تو اللہ تین کا چوتہا اور دو کا
تیسرا ہوتا ہی یعنے موجود وحاضر اور حدیث مین وارد ہوا مَا ظَنُّكُمْ بِاثْنَيْنِ اَللّٰهُ
ثَالِثُهُمَا تمہارا گمان کیا ہی اون دو کے ساتہ جنکا تیسرا اللہ ہے یعنے غار مین آپ
اور ابوبکرؓ اور تیسرا اللہ تعالی تہا کیونکہ فرمایا اگر باز نہ آوگے تو اونکو جو نصاری مین سے
کافر ہوے عذاب پونہچیگا یہ اشارہ ہی کہ جو لوگ باز آئینگے اور توبہ کرینگے وہ محفوظ
ومامون رہینگے۔ اور ممکن ہی کہ بعض فرقے ان کے ایسے بہی ہون جو موحد ومنکر تثلیث
ہون اور وہ اگرچہ بوجہ انکار رسالت کافر ہون مگر وہ عذاب جو تثلیث کے ساتہ

یا اعتقاد تثلیث سے زیادہ تصریح اسلیے نہین کے جاسکتے نصاری منفرد

اعتقاد مین اور اونمین ... عزور ذات وصفت ... مریم بہی ہوسکتی ... بیان کیا گیا ... موجودہ ... کے خلاف ... اور الزام ... قائم ہوگا

مخصوص ہی اونپر ہوف یہ ارشاد کہ اگر باز نہ آئے تو عذاب ہوگا اس امر پر دال نہین کہ جو کہا تہا وہ موجب عذاب نہ تہا بلکہ اسطرف اشارہ ہی کہ آجتک جو کہا اور کیا برکت قدوم شی معصوم و رسول مخدوم نسیًا منسیًا کر دیا گیا آیندہ زبان روکو

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

کیون نہین توبہ کرتے طرف اللہ کے اور نہین بخشش کرتے اوس سے اور اللہ غفور رحیم ہے

ترجمہ و تفصیلًا فرمایا اے بندو کیون نہین اپنے اللہ پاک کی طرف رجوع کرتے اپنے گناہونکی معافی مانگتے وہ تو بخشنے والا مہربان ہی ف آیت سے معلوم ہوا کہ نصاری کی خرابی کے بڑے اسباب دو ہی تھے ۱ اعتقاد تثلیث ۲ انکار رسالت بخلاف یہود کے کہ اونمین قتل انبیا و نقض عہود اور دوسرے اور الزام بہی تھے ربط تردید اور امید کے بعد پہر فہمایش شروع کی اور حضرت عیسی و مریم کے حقیقت اور اون کی بشریت و عجز کے ظاہر وجوہ بیان فرمائے

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ

نہین مسیح بن مریم مگر پیغمبر بیشک گزر گئے پہلے سے اوسکے رسول اور ماں اوسکی صدیقہ

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

تہے دونو کہاتے کہانا ۔ دیکہہ کیونکر ہم بیان کرتے ہین طرف اونکے نشانیان پہر دیکہہ کدہر پہیرے جاتے ہین

نہین مسیح مگر پیغمبر ہین جسطرح اور انبیا مقبول و محبوب تھے یہ بہی تھے اور جسطرح اونکے ذات سے عجائب و غرائب امور ظاہر ہوتے انسے بہی ہوے حضرت آدم بے ماباپ کے پیدا ہوے ۔ حضرت موسی کا عصا اژدہا بنجاتا تہا حضرت سلیمان کے لیے تمام مخلوق مسخر پری و دیو جا نور ہوا سب مطیع تھے حضرت عیسی بہی بے باپ پیدا ہوے ۔ جسطرح دوسرے پیغمبر ایک معبود کی طرف خلق کو بلاتے تھے حضرت عیسی نے بہی توحید کی تعلیم کی اونہین تثلیث سے کیا واسطہ اور اونکی ماں مریم صدیقہ یعنے ولیہ ۔ مومنہ اللہ کے احکام کی تصدیق کرنیوالی تہین ۔ یہ دونو کہانا کہاتے تھے خدا ے غنی و قدیم کیونکر ہوگئے ۔ اے نبی محبوب اور اے حبیب مقبول آپ ملاحظہ تو فرمائین ہمنے اپنی توحید اور الوہیت کے کیسی کیسی کہلی دلیلین و نیز ظاہر کر دین اور جنہین وہ اپنے زعم باطل مین خدا سمجہے بیٹہے ہین اونکی بشریت اور حقیقت بیان کی اسکے بعد آپ اونہین دیکہین کہ کدہر بہکے جاتے ہین وہ کیا سمجہے ہین اور ہم کیا سمجہاتے ہین ف آیت مین نصاری کے حمق و تثلیث کو

ابطال پر بدیہی دلائل بیان فرماتے ہین اسلیے کہ حضرت اللہ قدیم کی شایان نہین کہ عناصر مخلوق کثافت
ودنائت سے مخلوط کو جزو ذات بنائی مخلوق عاجز ومضطر کے طرح سوئے پیئے کہائے

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا
کہدیجیے کیا بندگی کروگے غیر خدا کے جو نہ مالک ہے واسطے تمہارے نقصان اور نفع کا

وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اور اللہ وہی سنتا جانتا ہے

آپ اونہین سمجہا دیجیے کہ کیا تم ایسے شخص کی بندگی کروگے اللہ کو چھوڑکر جو تمہارا نہ نفع کرسکے نہ نقصان اور اللہ تو تمہارے کفریات سنتا ہے اور تمہارے ارادے جانتا ہے اوس سے بات بناکر اور راز چھپا کر بچ نہین سکتے

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ
کہدیجیے اے کتاب والو نہ غلو کرو دین مین اپنے ناحق اور نہ پیروی کرو خواہشونکی

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝
اوس قوم کے بہک گئے پہلے سے اور بہکایا بہتون کو اور بہکے سیدہی راہ سے

آپ سمجہا دین کہ اے کتاب والو تم اپنے اپنے دین مین ناحق غلو اور حد سے زیادتی نکرو اور وہ لوگ جو بہکے تے اور دوسرون کو بہکایا اور سیدہی راہ سے بہک گئے اون کی خواہشون کے متبع نہ بنو ف ۱ اسمین عام خطاب ہے یہودیون یا نصارا ۲ غلو یہود کا عزیر کو اللہ کا بیٹا کہنا حضرت عیسیٰ اور اونکی ماں پر اتہام ۳ غلوی نصاری عیسیٰ اور مریم کو خدائی مین شریک کرنا۔ اور دونو کا نبی آخر الزمان کے فضل اور نبوت سے منکر ہوجانا ہے جو قوم گمراہ ہوئی وہ سابقین ضالین ہین جو خود بہکے اور اپنے پچھلون کو بہکاتے ہین ۵ (سواء سبیل) سے مراد اسلام حاصل یہ ہے کہ انصاف کروگے تو یہ تمام فضول چھوٹ جائیگا۔ دل مین اسلام جگہہ پائیگا۔ اور وہ اگلے جنکی تم پیروی سے خراب ہوا اونکا بہی حال سنلو

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ
لعنت کی گئی جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے زبان پر داؤد اور عیسے بن

مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ
مریم کے یہ لعنت اسلیے تھی کہ نافرمانی کی اور حد سے بڑہنے والے تھے کہ نہ باز آتے تھے

بنی اسرائیل سے جو کافر ہو گئے اونپر لعنت کی گئی حضرت داؤد

عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ
گناہ سے کہ کیا اوسے بیشک برا ہے وہ کہ تھے کرتے

اور حضرت عیسی کی زبان سے اور یہ لعنت اسلیے تھی کہ وہ نافرمانی اور حد سے تجاوز کرتے تھے اور جو کام کرتے تھے وہ برے تھے ف ہفتے والوں پر داؤد کے لعنت کی اور مائدہ والون پر عیسی نے۔ معلوم ہوا کہ کل بنی اسرائیل ایسے نہ تھے بلکہ بعض کی یہ خطا تھی اور اونسے بہین کو فرمایا کہ قوم گمراہ کے تابع نہو

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ
تو دیکھتا ہے بہتونکو اونمیں سے دوست رکھتے اونہین جو کافر ہین البتہ برا ہے جو آگے بھیجا ہے واسطے اونکے جانون نے اونکے

اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ
یہ کہ غصے ہوا اللہ اونپر اور عذاب مین وہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہین اور اگر ہوتے کہ ایمان لاتے

بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا
اللہ پر اور پیغمبر پر اور اوسپر کہ اوتارا گیا طرف نبی کے نہ بناتے اونکو دوست لیکن بہت

یہ بہت سے منافقین کو دیکھتے ہین یا آپ یہود کو دیکھتے ہین

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝
اونمین سے نافرمانبردار ہین

ہین کہ کفار یہود سے دوستی رکھتے ہین کہ کفار قریش سے

میل جول رکھتے ہین یہ برا کام ہے جو اونکے ہاتون نے اون کے لیے آگے بھیجا اور اسکی وجہ سے اونپر اللہ غضبناک ہوگیا اور عذاب دائمی مین رہینگے اور اگر یہ جان بوجھ کے اللہ اور رسول پر اور جو رسول پر اوترا یعنی قرآن پر ایمان لاتے اور ان کفار کو دوست نہ بناتے اللہ رسول اور قرآن اونمیں ان باتون سے روکتا مگر اونمین تو بہت آدمی نافرمانبردار ہین

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ
البتہ پائیگا تو اونکو سخت تر آدمیونکا عداوت مین واسطے ایمان والون کے یہود کو اور اونہین جو مشرک ہین

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ
اور البتہ پائیگا تو نزدیک تر اونکا دوستی مین واسطے اونکے جو ایمان لائے جو کہتے ہین ہم نصاری ہین یہ

بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝
اسلیے ہے کہ وہ علما ہین اور خدا پرست ہین اور وہ بڑائی نہین کرتے

آپ اے رسول مقبول مسلمانونکا سب سے زیادہ دشمن یہود اور مشرکین کو پاینگے اور دوستی مین

ان سب سے زیادہ نصارا کو پاؤ گے اسلیے کہ نصاری میں [illegible]
مشرکین سے مراد کفار قریش ہیں اور نصاری سے مراد [illegible]
آتا ہے لیکن کوئی وجہ نہیں کہ ہم آیت کو چند آدمیوں کے ساتھ مخصوص کر دیں بلکہ [illegible]
ہمارے جانی دشمن اور نصاری ظاہری دوست ہیں اور وجہ ظاہر ہے کہ مشرک تو صریح [illegible]
موحدین ہیں جب ہم اونہیں دنیا میں بدتر از حیوان اور آخرت میں ہمسایہ شیطان کہیں
تو دوستی کی کیا صورت اور عداوت نہونے کی کیا وجہ اور یہود گو اہل کتاب ہونے میں نصاری کے
ہم پہلو ہی مگر یہود کو بیخ و بنیاد سے اسلام نے اوکھاڑ ڈالا نہ کہیں انکی حکومت چھوڑی نہ عزت
مدینے میں انکی کیا گت بنی خیبر میں کیسی مار پڑی ۲ مسلمانون نے انکو دو الزام دیے ایک تو
حضرت عیسی سے گستاخی کا جسمین بمقابلہ نصاری انکی بڑی توہین ہوئی اور انہین تمام دنیا کی
نظرون مین حقیر ہونا پڑا دوسرے بمقابلہ حضرت نبی امی انکار اور بدعہدی کا ۳ انکے تمہیلے تمام
عیوب بیان کیے - بالکل قلعی کھولدی - انکا حضرت موسی سے تمرد اور انبیا کا قتل ناحق - ذلت
کے عذاب - سور بندر بنجانے کی کیفیت - کفر قدیم و جدید چھپے ہوے عیب نہایت شرح و بسط سے
ظاہر کر دیے - ان تمام وجوہ سے اونہین جسقدر نصاری پر غیظ و غضب آتا ہی اوس سے کہین حصے
زیادہ مسلمانون پر ہے مشاہدہ اور تجربہ بھی ایسا ہی ہے جو گستاخیان اور بے ادبیان یہ گروہ بزرگان
اسلام سے کرتا ہی مشرکین کو بھی باوجود شرک ایسی جرات نہین ہوئی - ہان کہین کہین بوجہ
ضرورت و معاملات کچھ کچھ مراسم ظاہر ایسے پائے جائین تو وہ قابل اعتماد نہین نصاری
انکی وجہ اتحاد مخفی نہین اول یہ کہ گو مسلمانون نے نصاری کی تکفیر کی - اونکی سلطنت چھین لی
اون کے ملک سے اونکو نکال دیا اونکی عورتین تصرف مین لائے مردونکو غلام بنا لیا - تاہم یہود کے
تکذیب و افترا پردازی مین انکی پوری مدد کی اور صاف کہدیا کہ حضرت عیسی اللہ کے مقبول
اور پیغمبر اور صاحب دین حق تھے معاذ اللہ ساحر و کاذب نہ تھے وہ تمہارے ہاتھون مین مغلوب
و مقتول نہین ہوے اور اونکی والدہ ماجدہ اللہ کی ولیہ اور نہایت پاکدامن تھین - انجیل شریف
توریت ہی کی طرح کتاب آسمانی ہے پس یہ امر بالطبع موجب ہیجان مادہ اتحاد و انقطاع اسباب
عناد ہوا - گو ہم اونکی زیادہ گوئیون مین اون کے ہمزبان نہین ہوئے نہ ہم خدا کا بیٹا نہین کہتے ویے
تاہم یہود کی طرح اونکو [illegible] خاطی اور مفتری بھی نہین کہتے دوسرے نصاری کی خیر بھی
اسی مین تھی کہ وہ ہمارے دوست بنین اور فائدے حاصل کرین اسلیے کہ اللہ تعالی نے جب

یہود سے ملک چھینا اور تھوڑے سے دنون کے لیے نہیں بلکہ دائمی طور پر۔ نصاریٰ کو اونکا وارث بنایا اور اسلام کو
تو تمام عالم پر غالب ہر امر مین فائق فرمایا ہی تھا اگر بعد غلبۂ اسلام و اشاعت علوم اسلامیہ نصاریٰ کے
ہمارے و امن دولت مین نہ پہنچتے ہمارے شاگرد ہمارے گدا اگر خوشہ چین (جنکا اونکو بھی آج تک اقرار ہے)
نہ بنتے تو یہ کامیابیان و نعمتین کہانسے حاصل ہوتین اے گروہ نصاریٰ تمکو تمہاری ہی جان کی قسم سچ کہو کیا تمکو یہ علوم
وسیعہ یہ قوانین صحیحہ یہ امور انتظامی یہ قواعد حرب۔ یہ اخلاق انجیل شریف نے سکہائے ہین جسمین
سوائے مٹ جانے اور بےنفسی و مسکین بنجانے کے اور کچھ نہین گو انجیل شریف نہایت بابرکت کتاب ہے
مگر صرف انتظام جسم و تصفیۂ قلب و تنویر روح کے لیے (جس چراغ کو تمہاری تثلیث کے ہوا نے گل کر دیا)
اوسمین انتظام سیاست احکام حرب و ضرب کہان ہین۔ پہر کیا یہ امور سب تمہارے آبائی و خاندانی تھے۔ کیا تمنے
یہود یا آتش پرستون سے سیکھے تھے نہین نہین ہرگز نہین یہ سب ہمارے ہی احسانات ہین ورنہ تم جیسا
سعادتمند شاگرد شکر گزار ہے کہ دلمین نہ سہی زبانی طور پر ہمکو آج تک مانتے جاتے ہو الحاصل یہ تمام
احسانات ہمارے اونکو ہماری محبت پر ہمیشہ سے مجبور کرتے اسلئے ہرقل قیصر روم و مقوقس شاہ مصر
نے جیسے عذر اور تسلیم و قبول کے کلمات بجواب فرمان والا لکھے اوسکے خلاف خسرو پرویز نے
زبان درازی کی اور معاندانہ کی کہائی اوسکی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی **انصاف** جو آسایش اور
آزادی اور امن مال و جان و مذہب و بقائی رسم و رواج مسلمانان ایسے قوی اور کسیکی نسننے والی قوم کو
نصاریٰ کی ماتحتی مین ملا دوسرے کسی غیر مسلم کی حکومت مین ممکن نہین **لطیفہ** اللہ تعالیٰ نے اسی صلہ مین
تو اونکو سلطنت اور دولت عطا فرمائی ہے **لطیفہ** معلوم ہوا کہ علم و عبادت و حسن اخلاق ایسی چیزین ہین
کہ اگر ایمان کے ساتھ ہون تو خیر دنیا و دین اور بدون ایمان ہون تو بھی دنیا مین اپنا فائدہ دکھائینگی پس علم سے حق
و باطل کی تمیز عطا ہوتی ہے اسکے ذریعے سے انسان نفع و نقصان پہچان لیتا ہے اور عبادت دلکو نورانی اخلاق
کو عمدہ کر دیتی ہے ایسے ہی تکبر نکرنے والا نہ کسیکا دشمن ہوتا ہے نہ کوئی اوسکا اسلیے کہ وہ نہ دعوی کرتا ہے نہ مدعی ہے
اور معلوم ہوا کہ جہل و تکبر موجب تنفر و عداوت خلق ہے **عبرت** آیۂ سابقہ مین بہ تشدد تمام کفار کو موالات سے منع
فرمایا اسلیے کہ یہود و نصاریٰ کی محبت پر مسلمانونکو وہو کہا نہو اونکی محبت دلی ہو یا زبانی مگر مسلمانونکو جو اللہ سے
دل لگائے ہین یہ کبھی جائز نہوگا کہ اللہ کے دشمنون سے اتحاد بڑہائین محبت اضافی کی طرف اشارہ ہے
کہ حقیقۃً وہ تمہارے محب و خیر خواہ نہین بلکہ اپنے دوسرے ہمسایونکی باعتبار نسبت بہتر ہین پس یہ محبت اضافی کافی ہے
نہ اونکی عداوت کفر و تنفر انکار نبوت کے تلافی لہذا مسلمانون کو عموماً کفار کی محبت و موالات سے
منع فرمایا اور اسطرح کہ اگر اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہوئے ہو تو کفار کو دوست نہ بناؤ

ع مراد انجیل و [illegible]

وَإِذَا سَمِعُوا ۷

سنہ ہفتم الاحد باب حضور اقدس کے نبوت کو جب پانچ برس گزر گئے دو اہل مکہ مظالم اور مصائب اوٹھاتے اوٹھاتے اصحاب باصفا اور فدائیان مصطفےٰ تنگ آ گئے نہ جہاد کی اجازت تھی کہ دل کا بخار نکالیں نہ مقتضای بشریت یہ تحمل کہ جو پڑے بے تکلف اوٹھالیں حضور رؤف و رحیم نے فرمایا کہ ملک حبشہ مین جاؤ بندۂ خدا نجاشی (بادشاہ حبشہ) کو امن پسند پایا گیا ہے دو مرد مع چار عورتون کے چپکے چپکے سے نکلے اور دریا کی راہ سے حبشہ مین پہنچے پھر رفتہ رفتہ اسّی سے زائد مرد اور گیارہ عورتین جمع ہوگئین دہر کے والون نے دیکھا کہ مسلمان حبشی اپنے زور پکڑتے جاتے ہین ایک سفارت مع تحف و ہدایا روانہ کی تاکہ بادشاہ سے درخواست کرکے اپنے قوم کے لوگون کو جو وہان جا چھپے ہین واپس لے اس سفارت مین عمرو بن عاص وغیرہ فصیح و بلیغ لائق لائق آدمی تھے نجاشی کو اسطرف توجہ دلائی کہ یہ گروہ ایک نئے دین پر ہی جو نہ یہود کے موافق ہی نہ نصرانیت کے تابع حضرت عیسیٰ کی شان مین کلام کرتے ہین شیوخ مکہ و صناعید قریش مراسم قدیمانہ بلکہ نوازش شاہانہ سے امید وار ہین کہ یہ خود سرگروہ سرنہ اوٹھانے پائے ہمارے ہی ساتھ کے واپس بھیجدیا جاے - نجاشی نے فرمایا کہ مہاجرین پناہ گزین کو بلاؤ جعفر بن ابی طالب ابن عم رسول اکرم مع جماعت اصحاب دربار شاہی مین گئے اور سجدۂ تعظیمی نکیا صرف سلام پر کفایت فرمائی ارکان دولت نے کہا تعظیم شاہی مین قصور کیلیے کیا گیا سجدۂ تعظیمی مین سر نہ جھکا جعفر طیار برادر علی مرتضیٰ سیدا برار نے کہا ہمارے پیغمبر تمام عالم کے رہبر نے ہمین منع کردیا ہی کہ رب العالمین کے سوائے کسی اور مخلوق کے سامنے سر جھکائیں عبد و معبود کی تعظیم برابر بجا لائین اس کلمہ حق سے حاضرین پر ہیبت طاری ہوگئی نجاشی نے کہا اے جعفر تمہارا دین کیا ہی آپ بولے ہم بھی انہین قریشیون کے رسم پر تھے اللہ تعالیٰ نے ہم مین اپنا پیغمبر بھیجا جسنے ہمکو تمام دینون سے منع کرکے اسلام تعلیم فرمایا بُری باتون سے روکا اچھی باتون کا حکم دیا - نماز - روزہ - صلہ رحم - تہذیب اخلاق حسن معاشرت کی ہدایت فرمائی - اللہ کی کتاب سنائی - کفار نے جب بہت تکلیف دی خدا پرستی سے مانع ہوے حضور نبوی سے اجازت ملی کہ آپ کے حفظ و امن مین جائین - نجاشی نے کہا وہ کلام الٰہی جو یاد ہو پڑھو جعفر طیار نے بسم اللہ کرکے سورۂ مریم پڑھنا شروع کی جذبات

جعفری اور برکات آسمانی سے حاضرین کے دل پر اثر ڈالا بے اختیار رونے لگے حق سبحانہ تعالی نے اپنے اون ڈرنے والے مبارک بندون کی شان مین نازل فرمایا

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا
اور جب سنین وہ جو اوتارا گیا رسول پر دیکھی تو آنکھین اونکی بہتی ہین آنسو ون سے اسلیے

اور جب یہ لوگ قرآن سنتے ہین عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ کہ پہچان لیا حق تو امر حق کی معرفت اور اللہ کے خوف اور ذوق ہین اون کی آنکھون سے آنسو جاری ہوجاتے ہین

کہا مفسرین نے کہ یہ آیت آیہ گذشتہ (یعنی ختم لایحب اللہ) سے متعلق ہی یعنے نصاری اسلیے مسلمانون سے عداوت نہین رکہتے کہ بعض اون مین علما وخدا پرست متواضع و فروتن ہین اور کلام آلہی سنکر رونے لگتے ہین یہ اللہ والون کی عادتین او نہین اللہ کے نام لینے والون کے دشمن نہین ہونے دیتین ف اسی لیے کہا گیا کہ اس مدح و ثنا کی مصداق و مستحق عام نصرانی نہین بلکہ نجاشی اور اون کے قدم بقدم چلنے والے ہین روضۃ الاحباب جب جعفر نے قرآن پڑہا تو بادشاہ کے گرد گرد احبار اور راہب آسمانی کتابین کہولے ہوے بیٹھے تھے اور یہ دل کہینچنے والا کلام سن سن کر زار زار روتے تھے اور مصاحف اور داڑھیان آنسوؤن سے تر تہین نجاشی نے کہا خدا کی قسم یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت موسی پر نازل ہوا ایک فانوس سے ہی پہر سفیران قریش سے کہا واللہ مین انکو تمہارے حوالے نہ کرونگا اور نہ تم انپر قابو پا سکو گے عمرو بن عاص نے کہا یہ لوگ حضرت عیسی کے بہی مخالف ہین نجاشی نے پوچھا اے گروہ اسلام حضرت مسیح کے حق مین تمہارا کیا خیال ہی جعفر نے کہا وہی جو ارشاد ذوالجلال ہی وہ اللہ کے بندے اور پیغمبر ہین اللہ کے زندہ کیے ہوے اللہ کے حکم کلمۃ اللہ حضرت نجاشی نے ایک چھوٹی چھڑی اوٹھا کر کہا اے اصحاب انجیل اے رہبان و قسیس اس کلام پاک سے اور انجیل سے اس لکڑی کے برابر بہی فرق نہین پہر کہا اے گروہ نبی عربی خاصان حضرت رب آفرین و مرحبا اور اوس مبارک ذات پر ہزار مدح و ثنا جسکے پاس سے تم آئے اور یہ منبع نور یعنی کلام دلربا لائے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ رسول اللہ ہین یہ اونہین کے اوصاف جلیل انجیل مین تہے حضرت مسیح نے انہین کی بشارت دی ای اللہ والو جہان چاہو رہو واللہ اگر امور سلطنت متعلق نہوتی تو مین حاضر خدمت ہوتا

اور آپکی نعلین مبارک اوٹھاتا اور آپکو وضو کراتا۔ اللہ تعالی خود انکے خلوص کی تصدیق کرتا ہی

يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

کہتے ہین اے رب ہمارے ایمان لائے ہم پس لکھ لے ہمکو ساتھ گواہون کے اور کیا ہوگیا ہی ہمکو کہ نہ ایمان لاوین اللہ پر

وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور جو آیا ہمارے پاس امر حق سے اور نہ طمع کرین یہ کہ داخل کرے ہمکو رب ہمارا ساتھ قوم نیکوکار کے

وہ لوگ کہتے ہین ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمکو انہی توحید اور پیغمبر کی نبوت کے گواہون مین لکھ لے اور ہمکو کیا ہو گیا ہی کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لاوین اور جو امر حق یعنے قرآن مجید و نبی حمید آیا ہے اوسکی تصدیق نکرین اور اس امر کی طمع نرکہین کہ ہمارا رب ہمکو جنت مین داخل کرے۔ اے پروردگار تو ہمکو نیک لوگون کے ساتھ لکھ لے کہا مفسرین نے صالحین سے مراد امت محمدی ہی

فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ

پس دین اونکو اللہ نے بسبب اسکے کہ کہا جنتین جاری تلے اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے اونمین اور یہ

جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

مزدوری ہی نیکون کی اور جنہون نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتونکو وہی ہین صاحب دوزخ کے

اللہ تعالی اوس قول کی عوض مین اونہین جنت عطا کی جسکے تلے نہرین جاری ہین اور اونمین ہمیشہ رہینگے اور اچھے لوگونکا عوض یہی ہی اور جو کافر ہو گئے اور آیات قرآن یا پیغمبر کو جھٹلایا وہ دوزخ والے ہین

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا

اے ایمان والو نہ حرام بنا لو وہ پاک چیزین کہ حلال کین اللہ نے تمپر اور نہ حد سے بڑھو

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

بیشک اللہ نہین دوست رکھتا ہے بڑھنیوالونکو

تحریم حرام کرنا لغۃً کسی شے کو ممنوع کردینا۔ اور شرعاً حرام وہی ہے جو حلال جاننا کفر اور اختیار کرنا گناہ ہو طیب لذیذ و نفیس ہے (کبیر) انہی یہ ہی کہ جس پاک چیز پر شرع فتوے دے وہ حلال ہی اور دل قبول کرے وہ طیب **ف** پس طیب کے دو درجے ہوگئے **عام** یعنے ہر دلپسند پاک چیز حلال ہو یا نہ **خاص** جو جلی اور خفی شبہون سے پاک ہو اور دل گواہی دے کہ یہ حلال و طیب ہی **حاصل** یہ حلال چیزون کو حرام اعتقاد نکرو اور حد شرعی سے بڑھ نہ جاؤ۔ حلال چیزون کو اپنے حق مین مثل حرام کے متروک و مکروہ قرار نہ دو اور اون کے ترک کو طریقۂ اسلامی اور موجب رضائے الٰہی نہ بنا لو

(حاشیہ: لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ... نہ حرام بنا لو وہ پاک چیزین جو حلال کین ... ولا تعتدوا ... ۱۲)

غرائب حد سے زیادہ [illegible] استعمال مباح وحلال مین بھی اسراف [illegible]
آیت مین کئی بحثین ہین بحث اول لاتحرموا اگر ظاہر معنی پر ہو تو تعلق اسکا [illegible]
ہے پس شان نزول [illegible] ترک حلال کے حکم سے متعلق ہو اسلیے کہ اسکے نزول کا
سبب عزم [illegible] معالم مین کہا ایک دن حضور نے قیامت کا مذکور فرمایا
لوگون کو اوسکے ہولناک عذاب سے ڈرایا اصحاب روئے اور دس آدمی عثمان بن مظعون
کے گھر مین جمع ہوئے [illegible] عثمان بن مظعون ۲ ابو بکر ۳ علی ۴ ابن مسعود ۵ ابن عمر
۶ ابو ذر ۷ سالم [illegible] ۸ مقداد ۹ سلمان ۱۰ معقل - اور اللہ کے عذاب سے بچنے کی
فکرین کرنے لگے آخر کار یہ قرار پایا کہ بالکل دنیا چھوڑ دین درویشانہ لباس پہن لین اور
خصی بنجائین ہمیشہ روزے رکھین راتون کو نسوئین حیوانات ولذات ترک کردین گھر بار
چھوڑ کر سیاحت پر کمر باندھین حضور اقدس یہ خبر سنکر تشریف لائے تو وہ مجمع متفرق ہو چکا
تھا واپس گئے پھر یہ لوگ حضور مین حاضر ہوے آپ نے فرمایا ہمکو خبر ملی ہے کہ تمنے یہ تجویزین
کین ہین انھون نے عرض کی ہان یا رسول اللہ فرمایا مجھے ان امور کا حکم نہین ملا ہے پھر
فرمایا تمھاری جان کا تمپر حق ہے روزہ رکھو اور افطار بھی کرو شب کو جاگو بھی سوؤ بھی
مین قیام شب و درخواب استراحت دونو کرتا ہون گوشت گھی کھاتا ہون عورتون سے
ہمبستر ہوتا ہون جو میری سنت سے بے پروائی اور نفرت کرے مجھسے نہین پھر آپ نے
اصحاب کو مجتمع کیا اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا حال ہے اونکا جو عورتین حرام اور خواب خور
متروک ٹھیرالی ہین اللہ کی نعمتین چھوڑتی ہین ہمکو رہبانیت کا حکم نہین دیا گیا بیشک
ہمارے دین مین حلال لذات وشہوات کا چھوڑ دینا جائز نہین ہے میری امت کی
سیاحت روزہ ہے اور رہبانیت جہاد - اللہ کی بندگی کرو شرک سے بچو صوم وصلوۃ کے
پابند رہو استقامت ہاتھ سے ندو اگلی امتین سخت گیری سے ہلاک ہوئین انھون نے
اپنی جانون پر سختی کی اللہ تعالی نے اونکو سخت پکڑا پس آیت کا تعلق ان کے واقعے سے صحیح
نہوگا اسلیے کہ یہ حضرات حلال کو حرام اعتقاد کرنے والے نہ تھے البتہ عملاً لذات کو چھوڑ دینے کا
ارادہ کیا تھا اور اگر لاتحرموا کو اسے کنایہ سمجھا جاسے تب بھی مشکل ہے سلفا وخلفا اصحاب
وصوفیہ واتقیا ترک لذات واشد مجاہدات کرتے رہے جواب گو معنے ظاہر (یعنے اعتقاد
حرمت) بلاتکلف ہین مگر سیاق نظم اور یا ایہا الذین آمنوا سے خطاب نہین چاہتا کہ یہ

معنی ہون اسلیے کہ حلال کو حرام ... کا فر ہو ... اور ترک ... گناہ ہی ہم ... ہمیں ... نے
اسلیے یہ امر اجماعاً خلاف ہی بیان ہمنے ... ہیں ... کو ... لا تحرموا
علی انفسکم) اپنی جانون پر حلال کو حرام کی طرح ممنوع نہ ... جیسا ... نے
کیا تھا یا ترک سے ترک انکار و ترک رہبانیت مراد ہی ... دوسری امتون کے درویش
لذات کا چھوڑنا لازم فقر و خدا پرستی جانتے تھے اور اسے موجب رضا و طریق دین و شعار
سمجھتے تم ایسا نکرو اور دلیل اسکی یہ ہی کہ اے استعمال لذات باتفاق مباح و جائز ہی واجب
نہین اور ترک انکا اگر حرام کر دیا جائے تو اختیار کرنا واجب ہو جائیگا اور یہ مخالف نصوص
و اجماع امت ہی ۲ فقہا متفق ہین کہ حلال کو حرام کر لینا قسم ہی اور قسم مین مناسب یہ ہی کہ
اوسی کے موافق عمل کرے اور نہو سکے تو کفارہ دے مگر حدیث مین وارد ہوا کہ جو شخص قسم سے
ایسی چیز ترک کرے جسکا اختیار کرنا ترک سے اولی تھا تو قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے
وہ اچھائی ترک نکرے اور گناہ پر قسم کھانے مین تو توڑ ڈالنا واجب ہو جاتا ہی پس اگر ہر
مباح کا ترک گناہ ہوتا تو کوئی قسم دینا مین قابل ... پورا کرنیکی نہوتی اور یہ اتفاق باطل
ہی پس معلوم ہوا کہ عمداً اور حلفاً کسی فائدے یا محض اپنی خوشی سے حلال چیزون کو ترک
کرنا جائز ہے۔ طبعی نفرت ہو یا علاج وغیرہ کی ضرورت یا کسی ... وجہ سے آپ ضرور ہوا کہ
کھا جائے بطور رہبانیت و ثواب و طریق دین کسی حلال کو حرام کی طرح ترک نکرو اور
اوسے موجب وبال و ضلال حرام کی طرح نسمجھو اور اسی لیے کلمہ لا تحرموا اختیار فرمایا
یعنے مثل و مشابہ حرام کے قرار نہ دو۔ یا جسطرح ترک حرام سنت دین و شعار اسلام سے ہی
ترک حلال کو ایسا نسمجھو۔ یا راہبونکی طرح تارک و عاطل نہ بنجاؤ اسلیے کہ اسمین تو ہین احکام
شرعی و تشابہ و تقلید درویشان کفار و قطع نسل۔ در ہمی نظم سستی اسلام پستی شان
ترک اعانت ائمہ و خلفا۔ تقویت کفار ہی اور یہ ترک مشابہ وہم پہلو انکار ہے **بحث دوم**
ارباب اربعین و عباد گوشہ نشین اور اون کے دیکھا دیکھی عاملونکا لذات و حیوانات کا
ترک کر دینا عین رہبانیت ہی یہ اشیای متروکہ کا استعمال موجب نقصان و ضرر جانتے ہین
ترک کو باعث حصول برکات و اثر سمجھتے ہین **جواب** ایسا نہین اس نازک مقام پر
سمجھ بوجھکر قدم رکھنا چاہیے راہب یا دوسری قوم کے درویش یہ ترک دائمی اور مقصود
اور عبادت جانتے تھے اور ہمارے اکابر اور اصحاب ریاضت و مجاہدہ نے دوسری نظر سے

ادہر التفات فرمایا ہی کبھی اسلیے کہ کسب معاش وتلاش کا موقع نہ ملا جیسا کہ اصحاب صفہ
کے مشغولی اور مفلسی کبھی کسی علاج اور مصلحت کے طور پر تجربات مسلمہ اور قواعد کشفیہ سے ایسا
کیا گیا جیسا کہ وارد ہوا کہ جو نکاح نکرسکے روزے رکھے - یا فرمایا فَاِنَّہَا اَلْہَتْنِیْ اٰنِفًا
عَنْ صَلَاتِیْ اسنے تو مجھے میری نماز سے کہیل مین لگا دیا ذوق حضور و توجہ خاص کو بہلا دیا
تصریح اسکی مسلم مین حضرت عائشہ سے منقول ہی کہ آپنے خمیص (منقش لباس) مین نماز پڑہی
پہر خمیص اوتار ڈالی اور فرمایا اسے ابوجہم کو دیدو اور میرا انبجانیہ (یعنے موٹا سادہ کپڑا)
لاؤ معلوم ہوا زیب وزینت اللہ سے دور کردیتے ہے اور اسی پر لذائذ اور راحت کا
قیاس ہی جیسا کہ وارد ہوا کہ مال واموال زینت حیات دنیا ہین اور حیات دنیا لہو لعب
ہی یا فرمایا کہ یہ متاع غرور ہین یا فتنہ ہین - اور کبھی اس خوف سے کہ حساب کی زحمت
حلال وحرام کی تحقیقات سے نجات ملے - معاوضہ حسنات وتعجیل نعمات نہو جاے
ترک وزہد اختیار فرمایا جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین عمر وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین کا اختصار
واقتصار اور فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم محشر مین پہر ان نعمتون کا حساب ہوگا جو
دنیا مین عطا کی گئین اور خبر مین وارد ہوا کہ فقرا ے صالحین امرا ے صالحین سے پانسو برس
پہلے جنت مین جائینگے - کہا جابر نے کہ حضرت عمر نے میرے ہاتھ مین گوشت دیکھکر پوچھا یہ کیا ہی مین نے کہا
گوشت کو جی چاہا خرید لیا فرمایا جب جی چاہتا ہی گوشت خریدتے ہو کیا نہین ڈرتے کہ فرمایا
اَذْہَبْتُمْ طَیِّبَاتِکُمْ فِیْ حَیَاتِ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِہَا اور کبھی اس امید پر کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَرَکَ ثَوْبَ جَمَالٍ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ تَوَاضُعًا کَسَاہُ اللّٰہُ
حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ (رواہ ابوداؤد والترمذی) جسنے ہوتی ہوئی زینت کا کپڑا انبظر فروتنی
وکسر نفس چھوڑ دیا اللہ تعالی اوسے خلعت کرامت پہنائیگا - معلوم ہوا کہ بعض صورتون مین
یہی ترک موجب ثواب ورضا ہوجاتا ہی بعضون کی زبان پر جسکے نام کی وہ شیرینی چڑہ گئی
ہے کہ قند وشکر بد مزہ ہی بعضون کے خیال مین طلب وتمنای غیر وتلذذ بغیر محبوب

شرک وخطا ہی عظیم
غیر حق پر پڑے نہ اونکی نگاہ
بندگی اونکی زندگی ہوجاے

نہین مشتاق کہانے پینے کے
دل مین ہی لا الہ الا اللہ
ذکر حق اونکی جان - روح بدن

وان مزے اور ہی ہین جینے کے
زندگی اونکی بندگی ہوجاے
وان ہی کیا ذکر خفتن و خوردن

مسئلہ قطعی حلال کو حرام اور قطعی حرام کو حلال اعتقاد کرنا تکذیب نص و کفر ہے

سلہ ترجمہ یعنی مزہ دار چیزین دنیا ہی مین پاچکے ۱۲ سلہ دوسری روایتون مین لفظ تواضعاً نہین ۱۲

مسئلہ اختلاف فی حلال وحرام مین بحث وکلام اگر تقلید واجتہاد سے ہو تو جائز اور ہو وعناد سے ممنوع مسئلہ کسی حلال چیز کو حلال سمجھکر کسی مصلحت سے چھوڑ دینا جائز ہی مسئلہ کسی حلال کو مضر وموجب ہیجان مادۂ معاصی وغلبۂ شہوات جاننا جائز اور بعینہٖ اوسے موجب گناہ سمجھنا منع ہی

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ

اور کہاؤ تم اوسمین سے کہ دیا تمکو اللہ نے حلال پاک اور ڈرو اللہ سے وہ کہ تم ساتہ اوسکے ایمان لائی ہو

جو ہمنے تمکو حلال اور پاک دیا ہو وہ کہاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جسپر تم ایمان لائے ہو یعنے اوسکے احکام مین تجاوز نکرو نہ حلال کو حرام نہ حرام کو حلال بناؤ ربط زاہد ہی مین ہے کہ جب رہبانیت کی ممانعت نازل ہوئی اصحاب نے کہا ہمنے قسمین کہائی ہین اوسپر یہ ارشاد ہوا

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ

نہین مواخذہ کریگا تمپر اللہ ساتہ لغو کے قسمون مین تمہاری لیکن مواخذہ کرتا ہے تمپر اوسکا کہ باندہی تمنے قسمین

فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ

پس کفارہ اوسکا کہلانا دس مسکینونکا ہی اوسط اوسکا کہ کہلاؤ تم اپنے اہل کو یا کپڑا اونکا

أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ

یا آزاد کرنا گردنکا پس جسنے نہ پایا تو روزے تین دن کے (ہین) یہ کفارہ ہی قسمونکا تمہارے

إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

جب قسم کہاؤ تم اور حفاظت کرو اپنے قسمونکی ایسے ہی بیان کرتاہے اللہ تمپر آیتین اپنی تاکہ تم شکرگزاری کرو

اس آیت اور آیت صفحہ ۱۶۴ مین قسم کے متعلق احکام ہین تقسیم قسم جو قسم کہائے جائے وہ خواہ بلا قصد عادۃً بطور ہزل کے ہوتی ہی - اور شافعیہ اسے لغو او رعفو کہتے ہین مگر حنفیہ اسے بہی اقسام آیندہ مین سے جانتے ہین - خواہ عمداً اور قصداً ہوگے اور یہ دو قسم کے ہے - ایک وہ جسمین زمانۂ گذشتہ کے خبر دیجائے پس اگر صحیح ہے تو خیر اور غلط ہی اور آدمی جان بوجھکر جہوٹی بات قسماً بیان کرتاہے تو یہ غموس ہی گناہ باتفاق اور کفارے مین اختلاف ہی حنفیہ کے نزدیک غموس مین کفارہ نہین اور اگر سچ خیال کیا اور واقعہ غلط تہا تو یہ حنفیہ کے نزدیک

لغو ہی اور آیت مین [illegible] ذکر [illegible] اور اگر کسی [illegible] بالقصد
قسم کہائی اور پوری کی [illegible] کہتے ہین [illegible]
[illegible] ہی حاصل ارشاد [illegible] نہین کرتا [illegible]
عقد و عہد کیا اوسکا کفارہ [illegible] اوسط اطعام
یعنی [illegible] یا ایک غلام آزاد کیا جاوے اور اگر یہ
تینون باتین ممکن نہون تو تین [illegible] یہ تمہاری قسمون کا [illegible] جب تم
قسم کہا کر توڑ ڈالو - اور اپنی قسمون کی نگہداشت رکہو یعنے [illegible] قسم نہ کہایا کرو یا قسم کو پورا کیا کرو
توڑا کرو [illegible] اگر قسم توڑنا [illegible] کفارہ ادا کرو اللہ تعالی اپنے احکام اور آیتین یونہی
ظاہر فرماتا ہی تاکہ تم ان نعمتون اور حکمتون کا شکریہ ادا کرو کہ تھوڑی سی سزا مین عذاب دوزخ
سے بچنے کی تدبیر بتا دی - اگلی امتو پر کفارہ نہ تہا یہ تخفیف خاص اسی [illegible]
در منثور عبد اللہ بن رواحہ کے گہر مین بعض مہمان آئے اور آپ حضور مین حاضر تھے جب
گہر مین آئے دیکہا کہ مہمان اسوقت تک بھوکے ہین انکا انتظار کر رہے ہین آپنے اپنی بی بی
سے کہا مین تو یہ سب چیزین اپنے اوپر حرام کر چکا ہون میرا انتظار کیون کی بی بی بولین
مجہپر بہی حرام ہی مہمان نے بہی انکی ہمزبانی کی اب عبد اللہ متحیر ہوے اور مہمان کے کہلانے
کے لیے کہا بسم اللہ کہاؤ اور خود بہی شریک ہوے پہر حضور مین یہ ماجرا عرض کیا فرمایا تمنے
اچہا کیا اور یہ آیت نازل ہوئی کفارہ اسمین چار چیزین ذکر فرمائین تین مین اختیار ہے
اور ایک معین اور تفصیل یہ ہی کہ جب قسم ٹوٹ جاوے تو آدمی مختار ہو چاہے دس غریبون
کو کہانا کہلائے یا کپڑا دے یا غلام آزاد کرے اور یہ تینون امر نہو سکین تو تین روزے رکہے
احمدی عبد اللہ بن مسعود کی روایت مین (ثلثۃ ایام متتابعات) ہے اسی لیے یہ تین
روزے پے در پے رکہنا چاہیے مسئلہ چاہے ایک بار دس آدمیون کو کہانا کہلا دیے خواہ
متفرق پہر چاہے ایک ہی آدمی کو دس دن تک کہلایا کرے مسئلہ ہر آدمی کو صبح شام کہانا کہلانا
یا آدہا صاع گیہون یا ایک صاع جو یا اوسکی قیمت دینا چاہیے مسئلہ یہ ضرور نہین کہ مسکین کو
کہانیکا مالک کر دے بلکہ اباحت یعنی کہانیکی اجازت کافی ہی مسئلہ اگرچہ کہانا بیچ ڈالے تو سزاوار
یہ ہی کہ کہلانے والے کی ملک ہوا اسلیے کہ اباحت کافی تہی ملک شرط نہ تہی - اور اطعام یعنے
کہانا کہلانا عام ہی کہ بطور ملک ہو یا بطور اباحت مسئلہ کپڑا پہنا دینے مین شرط ہے

کو فقیر کو مالک بنادی مسئلہ غلام آزاد کرنے مین مومن یا کافر کی قید نہین اور شافعیہ کے نزدیک جو کفارۂ قتل مین فرمایا کہ غلام مومن ہو وہی قید یہان معتبر ہوگی۔ مگر حنفیہ کے نزدیک مطلق کو مقید پر محمول کرنا جائز نہین اور کفارۂ قتل سخت تر ہی کفارہ قسم سے پس مساوات بے محل ہی (از احمدی) مسئلہ امام شافعی کے نزدیک مالی کفارہ اگر حنث پر مقدم کردے تو بھی کافی ہوگا مثلاً کسی نے کہا مین گوشت نہ کھاؤنگا پھر دس آدمیون کو کھانا کھلادیا بعد ازان گوشت کھایا حنفیہ کے نزدیک دوسرا کفارہ دے اسلیے کہ وہ واجب نہ تھا اور شافعیہ کے نزدیک کافی ہی مسئلہ اگر ایسے امر پر قسم کھائے جسکا پورا نہ کرنا بہتر ہو مثلاً کہا کہ مین فلان عزیز پر احسان نکرونگا۔ کسیکو سبق نہ پڑھاؤنگا تو ضرور ہے کہ قسم توڑڈالے اور کفارہ دے اور اگر دونو امر برابر ہین تو مختار ہی مسئلہ وہ قسم جسمین کوئی امر خاص مشروط ہو مثلاً کہے اگر مین ایسا کرون تو میرا غلام آزاد یا بی بی کو طلاق ہے یا مجپر حج لازم ہے نہ اس حکم مین داخل ہی نہ کفارے سے بریت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ
اے ایمان والو نہین ہے شراب اور جوا اور تھہر اور پانسے مگر نجس

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ
کام سے شیطان کے پس بچو تم اوس سے تاکہ تم فلاح پاؤ نہین چاہتا شیطان مگر یہ کہ

يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ
ڈالدی تم مین دشمنی اور بغض شراب مین اور جوے مین اور روکے تمکو

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ○
ذکر سے اللہ کے اور نماز سے پس کیا تم باز آنے والے ہو

خمر و میسر کا ذکر صفحہ ۱۵۱ جلد اول مین اور انصاب و ازلام کا بیان صفحہ ۴۸۷ مین گزر گیا۔ حاصل ای ایمان والو۔ شراب۔ قمار۔ بت۔ پانسے یہ سب چھوڑ دو اسلیے کہ ناپاک و خبیث ہین اور شیطانی کام ہین اس اجتناب سے تمہین فلاح ملیگی اور شیطان تو یہی چاہتا ہی کہ تمہارے آپسمین شراب پلاکر جوا کھلاکر بغض و عداوت ڈالدی تو اے مومنین کیا اب بھی باز نہ آوگے یعنے ضرور اسے چھوڑوگے رجس نجس و قبیح اور یہان مطلق نجاست مراد ہی عام ازینکہ حکمی ہو جیسے قمار اور

بتون اور پانسون مین اسلیے کہ یہ چیزین بطور مواخذۂ اخروی نجس ہین خواہ حقیقی ہو
جیسے شراب مین اسلیے کہ اسمین مواخذۂ اخروی اور گندگی ظاہری دونون مین اجتناب
دور ہونا اسمین اشارہ ہی کہ کسی قسم کا فائدہ ان اشیا سے نہ اوٹھاؤ قریب نہ جاؤ آیت
مین پہلے وجہ تحریم خمر و قمار وغیرہ بیان فرمائی کہ نجس اور شیطانی کام ہی اسلیے کہ شیطان
ان امور سے بہت خوش ہوتا ہی جو انسان کو مغلوب و مجبور کردین اور نشہ سے عقل
زائل ہوتی ہی اور قمار سے مال تباہ ۲؎ موجب عداوت و بغض ہی یہ بھی شراب و قمار
مین ظاہر ہی ۳؎ اللہ کا ذکر اوسکی نماز سے بھی محرومی ہوتی ہی شراب مین بیہوشی سے - جوے مین
کمال محویت و مشغولیت سی پھر فوائد ترک ذکر کرکے جوش دلایا کہ کیا تم ایسے دولت نہ لوگے
یہ شامت چھوڑ دوگے مسئلہ شراب اور وہ نشے والی چیز جسکے ذات مین سیلان ہو
ناپاک ہی جیسے تاڑے وغیرہ مسئلہ شراب کا بیچنا یا کسی اور طرح اوس سے نفع اوٹھانا
حرام ہی مسئلہ جٹھی ڈالنا قمار ہی اور جو مال قمار سے ملے نہ وہ ملک مالک سی خارج ہوا
اور نہ قابض اوسکا مالک اوس سے کوئی نفع جائز نہین ابوداود اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ
وَثَمَنَهَا بیشک اللہ تعالی نے شراب اور اوسکی قیمت حرام کردی **ترغیب** يَبِيْتُ
قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى طُعْمٍ وَشُرْبٍ وَلَهْوٍ وَلَعِبٍ فَيُصْبِحُوْا قَدْ
مُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ وَلَيُصِيْبُهُمْ خَسْفٌ وَقَذْفٌ حَتّٰى يُصْبِحَ النَّاسُ
فَيَقُوْلُوْنَ خُسِفَ بِبَنِيْ فُلَانٍ وَخُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ فُلَانٍ وَلَتُرْسَلَنَّ عَلَيْهَا
حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ كَمَا اُرْسِلَتْ عَلٰى قَوْمِ لُوْطٍ عَلٰى قَبَائِلَ فِيْهَا وَعَلٰى دُوْرٍ
وَلَتُرْسَلَنَّ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ الْعَقِيْمُ الَّتِيْ هَلَكَتْ عَادًا عَلٰى قَبَائِلَ فِيْهَا وَعَلٰى دُوْرٍ
بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ وَاَكْلِهِمُ الرِّبٰوا وَ
قَطِيْعَتِهِمُ الرَّحِمَ ابوامامہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ایک گروہ اس امت کا کھانے پینے اور کھیلنے مین رات بسر کریگا اور صبح کو
سور اور بندر ہو جائیگا اور زمین دھس جائیگی آسمان سے پتھر برسین گے صبح کو لوگ
ذکر کرینگے کہ رات کو فلان قوم دھس گئی اور فلان گھر والے دھس گئے اور البتہ البتہ
آسمان سے پتھر برسین گے جیسا کہ حضرت لوط کی قوم پر برسے تھے اور اون کے گھرون پر
اور قبیلون پر اور پھر آئیگا اونپر وہ ہوا چلیگی جو عاد کے قبائل اور گھرونپر چلی تھی اور

یہ سب عذاب شراب پینے سے اور مردونکو ریشمی کپڑے پہننے سے اور گانے والیان بنانے سے اور سود کھانے سے اور صلۂ رحم قطع کرنے سے نازل ہونگے۔ اور ابوہریرہ سے مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ زَنٰی اَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْہُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَاْسِہٖ جسنے زنا کیا اور شراب پی نکال لیتا ہو اللہ تعالی اوس سے ایمان جسطرح آدمی اپنے سر سے کرتا نکال ڈالتا ہی۔ اور ابن عباس نے آنحضرت سے روایت کی کہ جو ایمان والا ہو اوسے چاہیے کہ اوس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہان شراب پی جاتی ہو۔ اور ابوموسی رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین آدمی جنت مین نجائینگے ۱ دائم الخمر ۲ قاطع رحم ۳ جادو کی تصدیق کرنے والا اور جو شراب خواری کی حالت مین مرگیا اوسے دوزخ مین نہر غوطہ کا بدبودار پانی پلایا جائیگا اور نہر غوطہ اوس پانی کا نام ہی جو زانیہ عورتونکی شرمگاہون سے جاری ہوگا جسکی بدبو سے تمام دوزخی اذیت مین ہونگے۔ فرمایا دائم الخمر اللہ سے اسطرح ملیگا جیسے بت پرست ابوموسی اشعری فرماتے ہین شراب پینا اور اس لونڈی کی پرستش کرنا برابر جانتا ہون اور آپنے اسی مفتاح کل شر و جماع الاثم اور ام الخبائث فرمایا یعنے ہر برائی کی کنجی اور گناہونکا مجموعہ۔ اور سب خباثت کی ماں سالم اپنے باپ عبداللہ سے روایت کرتے ہین کہ بعد وفات خواجۂ کائنات ابوبکر اور عمر اور بہت آدمی بیٹھے اور بڑے بڑے گناہونکا ذکر کرنے لگے تو اوسکی تحقیق کی لئے عبداللہ بن عمرو کے پاس مجھے بھیجا اونہون نے مجھسے کہا کہ اعظم کبائر شراب پینا ہی جب مین نے یہ مسئلہ آکر بیان کیا یہ مجمع ابن عمرو کے پاس گیا تو ابن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ نے بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے کسی شخص سے کہا کہ تو خواہ شراب پی یا خون ناحق کر یا زنا کر یا گوشت سور کا کھا نہین تو تجھے ہم قتل کرڈالینگے اوسنے شراب پینے کو اختیار کیا مگر جب شراب پیکر بیہوش ہوا تو پھر کسی بات سے پرواہ نکی

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ڈرو پس اگر منہ پھیروگی تم تو جان لو نہین ہے رسول پر ہمارے

الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

مگر پہنچا دینا رسانی ظاہر

اللہ اور رسول کی ہر حال مین اطاعت کرتے رہو تمہارے موافق حکم دین یا مخالف اور ہر وقت اونکی مخالفت سے بچتے رہو اور اگر تم پھر گئے اور روگردانی کی تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کا کچھ نقصان نہین اون کے ذمے صرف اسیقدر ہے کہ صاف صاف احکام بیان کردین **معالم** جب شراب حرام ہوگئی تو بعض اصحاب کو ڈر پیدا ہوا کہ جو لوگ شراب پیتے تھے اور حرام ہونے سے پہلے انتقال کر گئے اونکی نسبت کیا ہوگا کیونکہ یہ تردد اون اصحاب

کے لیے ہوا تہا جو بوقت نزول آیت حرمت حاضر نہ تھے اور بحسب عادت و جواز سابق شراب
سے بچنا لازم نہ جانتے تھے بہر حال جوابا ارشاد ہوا

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
نہین اونپر جو ایمان لائے اور کام کیے نیک گناہ اوسمین کہ کہایا جبکہ تقوی کیا اور ایمان لائے اور کی

الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۧ
نیکیان پہر پرہیزگاری کی اور ایمان لائے پہر تقوی کیا اور احسان کیا اور اللہ دوست رکہتا ہی نیکی کرنے والون کو

نیک کام کرنے والے مومنو نپر اوس حرام کہانے پینے مین کوئی الزام اور گناہ نہین (جو تحریم یا علم حرمت
سے پہلے کہایا پیا) جبکہ وہ اللہ سے ڈرے اور گناہون سے بچنے پر بقدر علم و اختیار کے عزم جزم کیا
اور اللہ کی حلال و حرام کی ہوئی چیزو نپر ایمان لائے ذرا عذر و تردد نکیا اور موافق قصد اور
اعتقاد کے نیک کام بہی کیے - پہر اللہ کے خوف اور کوشش و طلب علم کے قصور سے احتیاطاً تقوی
اور خوف اختیار کیا اور ایمان لائے کہ بیشک اوسکی مخالفت موجب وبال اور اطاعت سعادت حال
و مآل ہی پہر ان مجاہدات اور یقین سے کمال تقوی اور نور ایمان اونپر طاری ہو گیا اور احسان
(یعنے فنای محض اور بقاے دائم حضور محبوب بعد نفی ماسوی) اون سے واقع ہونے لگا اب
اونپر الزام اور گرفت کیسی سلسلۂ محبت متحرک اور کرشمۂ لطف جلوہ گر ہے حضرت رب العزت کو اپنے
مٹجانے والے غلامو نپر محبت کی نظر ہے تفسیر کبیر مین اس تکرار پر بہت کچھ بحث کی ہی تقوی
اول سے عمل تقوی - یا ترک معاصی یا ترک کفر مراد ہی اور تقوی دوم سے دوام اتقا یا ترک خمر و
میسر یا ترک محرمات دیگر یا ترک کبائر مقصود ہی اور تقوی سوم سے ترک مظالم عباد و اختیار احسان
یا ترک صغائر مراد ہی سہ یہ تکرار بغرض ترغیب و مبالغہ و تاکید ہی نکتہ یہ تکرار بتا رہی ہے کہ سچے طلب
اول عزم و جوش و محبت کی صورت مین ہوتی ہی پہر یہ عزائم اور جوش حالت دائم اور کیفیت
قائم بنجاتے ہین - پہر حسن قبول اور التفات محبوب اور طلب حقیقت اون عزائم اور حالات کو
مشاہدہ کرا دیتی ہی خیال اور فہم کے قالب مین روح معنی اور نور حق جلوہ گر ہوتا ہی اور یہی مقام
صدیقین اور کاملین کا ہی نہ وہان گناہ ہی نہ ثواب ہان عنایت ہی اور عتاب وہم طعموا لفظ خاص ہے
شراب اوسکا بیان نہین ہو سکتا اور صیغہ عام ہی وقت و فاعل خاص نہو گا و فعی شراب مفعول محذوف ہی بقاعدہ ذکر
نہ بیان اور وقت باعتبار صیغہ ماضی یعنی کہایا جبکہ پس خلاف لازم نہ آئیگا ربط جب ترک حلال سے روکا اور حرام چیزونکا
ذکر فرمایا تو محرمات خاص سے جو ہمیشہ حلال اور خاص وقت میں حرام ہو جاتی ہین منع فرمانا ضرور تہا لہذا ارشاد ہوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
اے ایمان والو بیشک آزمائیگا تمکو اللہ ساتھہ ایک شی کے شکار سے کہ پہنچتے ہین اوسکو ہاتھہ تمہارے اور نیزے تمہارے

لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ
تاکہ جان لے اللہ کون ڈرتا ہی ساتہہ غیب کے تو جسنے حد سے تجاوز کیا بعد اسکے پس واسطے اوسکے عذاب دردناک ہے

معالم وغیرہ مین ہی کہ جب حضور حدیبیہ مین گئے اور احرام باندہا جانور ہر جانب سے ان جان نثارون کے پاس آتے اور زبان حال وترانہ وجد سے معانی شوقیہ سناتے **شعر** ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف + بامید آنکہ روزی بشکار خواہی آمد + ارشاد ہوا اے وہ لوگو جو ہماری رضا اور لقا پر فریفتہ ومحو ہوگئی ہو شکار کے معاملے مین ہم تمہارا امتحان لینگے جنکو تمہارے ہاتہہ اور نیزے پونہچتے ہین چاہو نیزہ وشمشیر سے شکار کرو چاہو ہاتہون سے گرفتار اس آسان دلچسپ شکار مین تمہاری آزمایش ہوگی ہماری اطاعت زیادہ محبوب ہی یا شکار اور یہ امتحان اسلیے ہی کہ اللہ تعالی امتحان او اعلان کے طور پر جان لے کہ احکام غیب اور وعدہ ووعید مخفی وبعید پر کون ایمان لاتا ہی اور کون لذات موجودہ اور شہوات فانیہ کا مرید بنجاتا ہی مگر بعد اس حکم محکم کے جسنے حد سے تجاوز کیا اوسکے لیے دردناک مار ہی **ف** یہ چند آیتین ہین جنمین حرم اور احرام کے متعلق احکام مذکور فرمائے **لطائف** ۱؎ نہی کو بصورت امتحان فرمایا یعنی ہم تمکو آزماتے ہین یہ نہ کہا کہ منع فرماتے ہین اسلیے کہ امتحان مین کامیابی کے بعد انعام لازم ہی یعنے اگر ان امتحانون مین پورے نکلے تو قبول حج وعطاے سند مغفرت کے امیدوار رہو ۲؎ (شئی) کا کلمہ اسلیے فرمایا کہ (لیبلون) مین تاکید اور لام قسم ہی اس سے تشدد اور تخویف ظاہر تھی لہذا فرمایا وہ شے جس سے تمہارا امتحان ہوگا ایک شے حقیر و آسان ہی اور کل شکار نہین بلکہ بعض شکار سے تمکو دست کشی لازم ہوگی ۳؎ یہ ارشاد کہ تمہارے ہاتہہ اور ہتیار وہانتک پونہچتے ہین بتاتا ہی کہ قدرت ہوتے ہوے اطاعت اور ترک البتہ امر اہم ہی ۴؎ اور اسمین اشارہ ہی کہ بیضے مین بہی کفارہ ہی اسلیے کہ وہ بے تکلف دستیاب ہوسکتا ہی اور یہی مذہب ہی (ہدایہ) ۵؎ خوف بالغیب سے ظاہر ہوا کہ بعد رفع غیب خوف فائدہ نہ دیگا **تنبیہ** اللہ تعالی ہمیشہ سے ہر امر کا دانا ہی اوسے امتحان اور تجانچ کی کیا حاجت مگر اس قسم کے کلمات فرمانے کی کئی وجہین ہین ۱؎ تاکہ یہ نکہا جائے کہ جو ہونے والا تہا ہوا ۲؎ یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم جیسے ہین اللہ جانتا ہی اب کسی عمل کی ضرورت کیا ہی ۳؎ حکم محض نسمجہا جائے کہ جسے جو چاہا قرار دیا بلکہ تمام حجت کرکے خود دیکہو اور شرمندہ ہو ۴؎ تاکہ ملائکہ اور حاضرین میدان قیامت کو بہی اطاعت

ومخالفت کا علم ہو سکے - بہرکیف یہ آیتین حدوث علم باریتعالی کا وہم نہین پیدا کرتین مگر قلوب کج وراے فاسد اور خیال منکر کا فرجاحد مین

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ

اے ایمان والو نہ قتل کرو شکار کو حالانکہ تم احرام مین ہو اور جسنے قتل کیا اوسکو تم مین سے

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

عمدا پس بدلا مثل اوسکے ہو کہ قتل کیا جانورسے حکم کرین ساتھ اوسکے دو صاحب عدل تم مین سے

یعنی یون تو شکار حلال ہین مگر احرام کی حالت مین نہین اور جو قتل کرے تم مین سے کسی شکار کو عمداً تو بدلا اوسکا یہ ہی کہ صید مقتول کا مثل دے اور دو عادل واقف کار مسلمان فیصلہ کردین کہ حیوان مقتول کا یہ مثل ہی **ف** آیت مین مسائل کثیر ہین **اول** تکرار خطاب بصفت ایمان کمال تاکید وتعییر پر دلالت کرتا ہی **دوم** لاتقتلوا نہی تحریمی ہی اور لفظ قتل اشارہ کرتا ہی کہ اگر حیوان ذبح بھی کیا جاے تب بھی مردار ہو جائیگا مذبوح وحلال نہوگا (ابو سعود) اور یہ بھی اشارہ ہی (اشارۃ النص ہی ۱۲) کہ اگر محرم نہ خود ذبح کرے نہ اوسکا معین ہو اور دوسرے کا ذبح کیا ہوا کھاے تو کچھ الزام نہین جیسا کہ حدیث ابو قتادہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی **سوم** قتل سے عام معنی مراد ہین کسی آلے سے قتل کرے یا شکاری جانور چھوڑے یا کسی کو حکم دے یا شکاری کو بتاے یا اوسے شکار مین کچھ مدد دے جیسا کہ محمد نے موطا مین روایت کی کہ ابو قتادہ سفر حج مین حضور کے ہمرکاب تھے ایک حمار وحشی دیکھا اور گھوڑے پر سنبھل بیٹھے اپنے ساتھیون سے کوڑا اور نیزہ مانگا وہ لوگ احرام باندھے تھے کسی نے اونکی اعانت نکی کہ معین وشریک نہ سمجھے جائین ابو قتادہ احرام سے نہ تھے اونھون نے شکار کیا اور خود کھایا اور کھلایا جب حضور مین یہ واقعہ پیش ہوا آپنے بھی جائز رکھا **چہارم** امام شافعی کے نزدیک وحشی جانور حلال گوشت صید ہی اور حنفیون کے نزدیک عام ہی حلال ہو یا نہ پس حرام گوشت جانور کا شکار ہمارے نزدیک ممنوع اور اون کے نزدیک جائز ہوگا **ابو سعود** الصید مین لام عہد کا ہی وہ جانور جنکا قتل جائز ہی خارج رہینگے **ف** لفظ صید ہر اوس وحشی جانور کو

شامل ہی جسکے پکڑنے مین عادۃً کسی حیلے اور تدبیر کی ضرورت ہوا کرتی ہی بری ہو یا بحری چرند ہو یا پرند مگر بحری اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ سے اسمین داخل نہین اور فواسق یعنے بورا ہا کتا ۔ سانپ ۔ بچھو چیلہ ۔ مردار خوار کوا ۔ بھیڑیا جنکا استثنا حدیث مین ہی اور درندے وگزندے اور موذی جانور بھی لفظ صید سے خارج ہین اسلیے کہ صید وہ ہی جسکا شکار کیا جائے اور شکار کسی فائدے کے لیے ہوتا ہی پس جو جانور کسی فائدے کے لیے شکار کیے جائین وہ صید ہین اور جو محض بغرض دفع ضرر وایذا قتل کئے وہ صید نہین اس تقریر سے تمام وہ جانور جو[1] ایذا رسان ہین اور کیڑے مکوڑے اور وہ جانور جو مل جل جایا کرتے ہین[2] ور پالو جانور اور وہ جو حدیث مین مذکور ہین خارج رہینگے باقی جانورون کے قتل مین جزا ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی کتب فقہ سے **پنجم** حرم جمع محرم ہی یعنے احرام باندہے ہو **ششم** کہا داؤد ظاہری نے اگر یہ قتل خطأً ہو تو جزا عائد نہوگی اسلیے کہ قرآن مین کلمہ متعمد مذکور ہی اور جمہور فقہا کے نزدیک خطا و عمد دونو مین جزا ہی اسلیے کہ بد اعتبار مفہوم شرط ساقط اور کتاب بصورت خطا مین ساکت اور حدیث پیغمبر ناطق اور راے جمہور موافق اور قیاس بحکم علت مثبت مظہر ہی **ابو سعود** کہا زہری نے اگر احرام بھول گیا اور کسی جانور کو مار ڈالا تو کفارہ جزا ہی اور باوجود علم احرام وعلم حرمت قتل ایسا تمرد واقدام کیا تو بوجہ کمال شرارت وبیباکی کی کفارہ کافی نہوگا **ہفتم** فجزاء الخ یعنے اس تعدی اور قتل کی سزا مثل مقتول کے کفارہ دینا ہی اسکی دو صورتین ہین ۱؎ وہ حیوان مقتول ایسا ہی جسکا مثل صوری یعنی دوسرا حیوان اوسکا نظیر ممکن و دستیاب نہین تو باتفاق دو دانشمند عادل آدمی قیمت قرار دین اور وہی جزا قرار دیجاے دوسرے اوسکا مثل ہی اور دستیاب نہین ہوتا ہی تو امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک قیمت ہی واجب ہی اسلیے کہ ایکبار مثل کے معنی مثل صوری لینا دوسری بار مثل معنوی ٹھیرانا حقیقۃ ومجاز مین جمع کرنا ہی اور امام شافعی اور امام محمد کے نزدیک مثل صوری دیا جاے اسلیے کہ بقدر امکان رعایت اولی اقرب کی لازم ہے اور ہر مذہب پر شواہد و دلائل قائم ہین ایسا نہین جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر نے گمان کیا کہ قیمت واجب کرنے والے خلاف نص ظاہر کرتے ہین بلکہ ایک صورت مین اونہین بھی قیمت ہی کی طرف رجوع کرنا پڑتی ہی **ہشتم** یحکم الخ اس امر کا تصفیہ کہ یہ جانور اسکا مثل ہی یا نہ یا کسقدر قیمت اسکی ہونا چاہیے دو ایسے آدمیونکی رائے پر ہی جو ۱؎ عادل ہون ۲؎ صاحب تجربہ ہون اسلیے کہ حکم جاہل سے متعذر وغیر معتبر ہے **نہم** تقرر قیمت خواہ مقتل حیوان مین ہو اور وہان اوسکی قیمت کچھ نہو تو کسی اور قریب مقام پر جہان اوس جانور کی قیمت ہوسکے کیا جاے (شرح وقایہ)

[1] جیکو وہ ایذا رسانی کیوجہ سے قصد کرین
[2] ایسا ہی ... جانور
وحشی ہے مدا ون مین شکار کرنے کی ضرورت لہذا صید نہین ۱۲

هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ

ہدی بہیجنے والی کعبے کے (ہو) یا کفارہ کہلانا مسکینون کو　یا برابر اسکے　روزہ ی　تاکہ چکہیے عذاب کام کا اپنے

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○

معاف کیا اللہ نے اوس سے کہ ہو گیا اور جو دوبارہ کیسے پس عوض لیگا اللہ اوس سے　اور اللہ　غالب ہی　انتقام لینے والا

حیوان مقتول کی جزا مین کوئی جانور لازم ہو یا قیمت تو اوسمین اختیار ہی خواہ (ہدی) یعنے اونٹ یا گاے یا بکری خرید کر کعبہ شریف مین لیجا کر ذبح کرے۔ خواہ قیمت مسکینون کو کہلا دی یعنے ہر مسکین کو بقدر صدقہ فطر دیدے اس سے کم ندے یا اسکے برابر یعنے بعوض ہر مقدار صدقہ فطر کے ایک روزہ رکھے تاکہ اپنے کیے کا مزہ چکہے اللہ نے پچہلی غلطیان معاف فرمادین اور جسنے اب پہر ایسی حرکت دوبارہ کی لعد اسکے اوس سے دنیا مین کفارہ یا آخرت مین انتقام لیگا اللہ غالب ہی اور بدلا لینے والا ہی **مسئلہ** اگر ہدی خریدے تو اوسکا ذبح کرنا سواے مکے کے اور کہین جائز نہین **مسئلہ** اطعام اور روزے اور جگہہ بہی جائز ہین اسلیے کہ ہدی عبادت خاص ہی جو مکان معین یعنی (مکہ معظمہ) اور وقت معین یعنی (دسوین گیارہوین بارہوین) مین ہوتی ہے بخلاف کہانا کہلانے اور روزہ رکہنے کے جو کسی وقت اور مکان کے ساتہ مخصوص نہین **مسئلہ** اس ہدی مین چہوٹا جانور بہی جائز ہی اسلیے کہ صحابہ نے عناق و جفرہ وغیرہ بہی جائز رکہا ہے اسلیے کہ اگر قربانی نہو تو اطعام ہی ہو جائیگا

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ

حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور کہانا دریا کا فائدہ واسطے تمہارے اور مسافرون کے　اور حرام کیا گیا　شکار خشکی کا

مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○

جبتک تم محرم ہو　اور ڈرو اوس اللہ سے　کہ طرف اوسی کے جمع کیے جاؤگے

تمپر دریا کا شکار حلال کر دیا یہ اور دریا کا کہانا نفع ہی تمہارے لیے اور مسافرون کے لیے اسطرح کہ وہ ماہی خشک زادراہ بنائین یا کشتی کی سواری مین مچہلیان کہائین اور حرام کر دیا گیا تمپر شکار خشکی کا جب تک تم احرام مین ہو اور ڈرو اللہ سے جسکے حضور مین تم سب حاضر کیے جاؤگے **بحری** وہ جانور جو پانی ہی مین پیدا ہون **بحر** سے مراد ہر پانی ہی شیرین ہو یا تلخ نہر ہو یا تالاب یا دریا یا سمندر یا کنوان۔ (معالم) اور یہی قول صحیح ہے بخلاف بعض کے جو دریا سے خاص سمندر مراد لیتے ہین در منثور فرمایا ابوبکر صدیق نے صید سے زندہ مراد ہے اور طعام سے ماہی مردہ اور تحسین کے اس قول کی صاحب تفسیر کبیر نے **احمدی** صید بحری جانور ہی حلال ہو یا حرام اور طعام مچہلی ہی پس محرم کو ہر دریائی جانور کا شکار جائز اور مچہلی کا

کہانا حلال ہی شامی مگر مچھ۔ کچھوا۔ کیکڑا وغیرہ کا محرم کو شکار کرنا قرآن سے جائز ہی اور یہی صحیح ہی (ما دمتم حرما) خشکی کے شکار سے متعلق ہی یعنی خشکی کے شکار بحیر حالت حرام میں حرام ہین ہمیشہ نہین اور صید بحر سے اسکا تعلق نہین اسلیے کہ وہ ہر حال مین حلال ہین بحث صید البحر اور طعامہ یہ حکم عام ہین اور حنفیہ طافی مچھلی حلال نہین جانتے جواب مچھلی کی تین صورتین ہین ۱ زندہ ۲ وہ جو دریا باہر پھینکدی ۳ جو خود دریا مین مرکر اوپر آجائے اور تیرنے لگے اسے طافی کہتے ہین اور اسی مین حنفیہ کو کلام ہی اسلیے کہ صید البحر سے شکار کا جواز ثابت ہی اور (طعامہ) سے کہانا اور کلمہ طعام بنفسہ محرمات کو شامل نہین پس آیت سے استدلال صحیح نہوا باقی رہی حدیث وَالحِلُّ مَیْتَتُہٗ اور حلال ہی مردار دریا کا۔ طافی کو شامل نہین اسلیے کہ طافی وہ ہی جو اپنی موت سے دریا مین مرے پس وہ دریا کی ماری ہوئی نہین بلکہ دریا مین مری ہی البتہ وہ مردہ مچھلی جو پانی باہر پھینکدے یا پانی خشک ہوجائے اور مچھلی مری ہوئی اوسکے تلے سے نکل آئے یہ میتۃ بحر ہی اور حلال ہے زیلعی کی تخریج مین ابن عدی سے مروی ہی کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت سے روایت کی کُلُوْا مَا حَسَرَ عَنْہُ الْبَحْرُ وَمَا اَلْقَاہُ وَمَا وَجَدْتُمُوْہُ طَافِیًا فَوْقَ الْمَاءِ مَیِّتًا فَلَا تَاکُلُوْہُ کہاؤ جو مچھلی پانی ہٹنے یا خشک ہونے سے ظاہر ہویا جسے دریا باہر پھینکدے اور جسے تم طافی پاؤ پانی پر مردہ پس نکہاؤ اوسے حکمت دریائی شکار اسلیے حلال کردیے کہ دریائی مسافرونکو غالبًا اسکی اشد ضرورت تہی اور وہان دوسری چیز کہانے کی نہین مل سکتی۔ اور بری شکار مین اسکی ضرورت نہ تہی ہر قسم کے کہانے اور پالو جانورون کے گوشت موجود ہین ربط یہ احکام خاصہ بیان کرکے ان کی وجہ معقول ذکر فرمائی

جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّھْرَ الْحَرَامَ وَالْھَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِکَ
بنایا اللہ نے کعبے کو گہر حرمت والا سبب قیام آدمیونکا اور شہور حرام کو اور ہدی کو اور قلائد کو یہ اسلیے

لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ
کہ جانو تم بیشک اللہ جانتا ہے جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی اور بیشک اللہ ہر شئے پر خبردار ہے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
جان لو بیشک اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اور بیشک اللہ غفور رحیم ہی

کعبہ بمعنی ارتفاع یعنے اوٹھنے والا باعتبار علو ہی منزلت وجلالت قدر یا اسلیے کہ پہلے پہل دنیا مین یہی مکان بنا اور بلند ہوا شہر حرام ماہ ذی قعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب ہدی قربانی اونٹ۔ گائے۔ بکری۔ قلائد جمع قلادہ جو قربانی کے گلے مین شناخت کے لیے لٹکا دیتے ہین

یعنی خشکی کے شکار سے متعلق ہی
اور اسکا تعلق صید بحر سے نہیں
حرام جانتے ہیں
اور اسکے عطف
اوس سے
مفعول
اور مفعول لہ
لام کے ساتھ
اور اسکا مفعول
ذلک خبر مبتدا محذوف یعنی الامر ذلک یا مفعول ہی فعل محذوف کا
ذلک کا
اسم اشارہ
(انتہی)

حاصل اللہ تعالیٰ نے کعبہ شریف کو عزت اور احترام کا گھر بنایا کہ تمام سلاطین جبار اور فقراے خاکسار ایک حالت پر وہان جھکتے ہین بلکہ کہین ہون منہ اوسیکی طرف ہی اور کعبے اور ماہ حرام اور قربانی اور قلائد کو آدمیون کے قیام و انتظام کا ذریعہ قرار دیا تاکہ تم سب جان لو کہ اللہ تعالےٰ آسمانون اور زمین کے اسرار جانتا ہی تمہاری دین اور دنیا دونون کے مصالح اوسے معلوم ہین اور ہر شے پر قدرت و اختیار رکھتا ہی اور کعبے کی توہین کرنے والون پر سخت عذاب کریگا اور اوسکی تعظیم کرنے والون پر غفور و مہربان ہی **تفسیر** یہ آیت اون آیات سے ہی جنمین معاش و معاد دونو کی حکمتین اور اسرار مفوض فرمائے گئے ہین ہر مرد اپنے علم و ذوق کے موافق مستفیض ہوتا ہی ارشاد ہوا کہ مکہ معظمہ کو محترم بھی بنایا اور آدمیونکا قیام و انتظام اوس سے متعلق فرمایا اور اوسکے متعلقات یعنے ماہ حرام اور ہدی و قلائد مین بھی یہ فوائد عطا کئے اور یہ انعام عام اسلیے ہی کہ تم یقین کر لو کہ آسمانی اسرار اور زمینی تاثیرین سب اللہ کو معلوم اور وہ قادر ہی جسے چاہے جو کمال و فضل دے پس قیام و احترام بعض زمینی اور ظاہری ہین اور بعض آسمانی اور مخفی پھر بعضون کو ہمارے معاش سے تعلق ہی اور بعض کو معاد و آخرت سے علاقہ **فرمایا** اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (متفق علیہ) یہ شہر مکہ حرمت والا کر دیا اوسے اللہ نے جسدن آسمان اور زمین پیدا کیے پس وہ حرام ہی اللہ کی حرمت سے قیامت تک یعنی بندون نے حرام نہین کیا کہ جب چاہین حلال کر لین اور یہ وہ حکم نہین جو منسوخ ہو سکے اسمین جدال و قتال حرام ہی یہ دار الامن ہی گرداگرد کی زمین حرم ہی اوسکے جانور اوسکے درخت پر بھی دست اندازی ممنوع ہی آدمیون کا کیا ذکر۔ ان مہینون مین بھی لڑنا حرام ہے بفراغت تمام اپنے کاروبار کرو تجارت کے فائدے امن و انتظام کی راحت۔ تمام عالم کے آدمیونکا ایک جگہہ جماؤ۔ باہمی ملاقات ۔ اتفاق ۔ محبت ۔ شورہ ۔ استعانت جسقدر اصول انتظام ظاہر اور اعظم امور تمدن و سیاست ہین اس مقام اور اس زمانے مین نہایت عمدگی سے انجام پا سکتے ہین اور ایسے ہی قربانی مین فقرا کے لیے معاش اور ذخیرہ تاجرون کے منافع ہین اور قلائد بھی لوٹ مار کو منع کرتی ہین انسان سفر و تجارت اور میل جول اور معاملات مختلف سے تجربہ کار ہو جاتا ہی اور اہل مکہ اس سبب سے کہ ملک اونکا زراعت و تازگی نرکھتا تھا زیادہ تر محتاج تھے کہ دوسرے لوگون سے ملیں اور فائدے حاصل کریں اللہ تعالیٰ نے کعبے کی برکت سے تمام عالم کے دل مائل و متوجہ کر دیے اور جو فائدے تمام عالم کے سفر مین ہین وہ صرف ایک کعبے کے سفر مین عنایت کیے اسلیے کہ ہر ملک

اور ہر قوم اور ہر مذاق کے آدمیون سے یہان میل جول افادہ واستفادہ ہو سکتا ہی۔ ایسے ہی
ماہ حرام کو تمام زمین کے لیے آرام دہ اور وقت امن بنا دیا کہین ہو ماہ حرام مین جنگ وجدل
موقوف ہی۔ **بخاری** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ فرمایا کہ ایک لشکر کعبے پر چڑہائی کریگا اور سامنے
آکر دہنس جائیگا۔ اور فرمایا ذوسویقین حبشی کعبے کو خراب کر دیگا اور اینٹ اینٹ کہود ڈالیگا
اور یہ امر قریب قیامت ہونگے پہر تمام عالم خراب وفنا ہو جائیگا اس سے معلوم ہوا کہ یہ خانۂ متبرک
ہمارے امن وقیام کا باعث ہی **ترمذی** ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مکے کی طرف خطاب کر کے مَا اَطْیَبَکِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّکِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْکِ
مَا سَکَنْتُ غَیْرَکِ اے بیت اللہ میرے نزدیک تجہسے پسندیدہ اور محبوب دوسرا مقام نہین اور اگر
میری قوم مجہے تجہسے نہ نکالدیتی تو مین اور کسی جگہہ نہ رہتا اور فرمایا اِنَّکِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰہِ وَاَحَبُّ
اَرْضِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ تو اللہ کے نزدیک تمام زمین سے بہتر اور محبوب تر ہی **ابن ماجہ** لَا تَزَالُ
هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَیْرٍ مَّا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِیْمِهَا فَاِذَا ضَیَّعُوْا ذٰلِکَ هَلَکُوْا
یہ امت ہمیشہ خیر مین رہیگی جبتک کعبے کی حرمت تعظیم کرتی رہیگی جو حق اُسکی تعظیم کا ہی پہر جب
ضایع کرینگے یہ حرمت ہلاک ہو جائینگی۔ معلوم ہوا کہ باطنی طور پر مکہ معظمہ اور اسکی حرمت ہمارے
قیام وامن کا باعث ہی۔ اور جب حضور اقدس محبوب رب العالمین نے اوسے اپنا محبوب فرمایا
اور اپنا شوق ظاہر کیا تو اوسکی آسمانی برکات اور فیضان تجلیات کا کیا کہنا اوسکے علاوہ جو برکات
وفیضان روحی وجذبات عشقیہ وانوار محبت واسرار فنا وشرف قبول وتسکین ورضا قلوب
مومنین پر یہان وارد ہوتے ہین اور اون کے روحانی عالم کا انتظام اور اندرونی برکات کا
قیام اس متبرک مقام سے متعلق ہین طالب صادق کو اون کے سن لینے پر کفایت جایز نہین
بلکہ جائے اور آنکھ سے دیکہے اور حضرت جبروت وہیبت لاہوت وحضور ملکوت کے لیے سراپا
نگاہ وتمام بکا وآہ بنے لطیفہ جس برق ہستی سوز نے ایک چمک مین بیچارے طور کو سرمہ
اور مشتاق بیقرار کو بیہوش کر دیا تہا یہان برابر چمک ہے مگر حجاب رحمت وسحاب عنایت نے
اوسے موجب قیام وانتظام بنا دیا ہی کہ امیدوار مرادین پائین مشتاق لطف اوٹہائین فنا کے
جگہہ بقاے ابدی وحیات سرمدی پائین اور دلیل اسکی وہ حدیث ہی جسمین ارشاد ہوا کہ مسجد حرام
مین ایک رکعت مین ثواب لاکہہ رکعت کا ملتا ہی **احمد** ہی آیت مین ۔ یہ کہ کعبہ محترم ہی اور
گستاخیون اور بعض مباح امور سے ممنوع ہی موجب قیام وانتظام وفوائد مخصوص عموم ہے

سلہ شہور حرام ےلہ ہدی ۵ہ قلائد یہ سب امور مشروع ہیں اور تحقیر و توہین اور بعض افعال مباح سے تعظیماً ممنوع ےلہ اللہ تعالی ہر شے سے خبردار ہر امر پر توانا ہے ےلہ یہ نسمجہو کہ تشریع الٰہی صرف انتظام آخرت کے لیے ہے بلکہ دنیاوی مصالح اور ظاہری فوائد بہی اوس مین ملحوظ ہین ہے۔ نا فرمانون پر عذاب اور تابعدار پر مغفرت و رحمت ہوتے ہی

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ

نہین ہے رسول پر مگر پیغام رسانی اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چہپاتے ہو

پیغمبرون کے ذمے تو صرف یہی ہے کہ وہ امر و نہی سے تمکو مطلع کرین اور اللہ تمہارے کہلے ہوے باتین بہی جانتا ہے اور چہپی ہوئی بہی اسباب ایکبار حضور نے شراب حرام ہونیکا حکم بیان فرمایا ایک اعرابی کہڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین شراب کی تجارت کرتا تہا اور کچہ مال بہی جمع ہوا ہے اگر راہ خدا مین اوسے خرچ کرون توکچہ ثواب ملیگا فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ اللہ تو پاک ہی مال قبول فرماتا ہے پہر یہ آیت اوتری

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کہدیجیے نہین برابر نجس اور پاک اگرچہ پسند آئے تجہے کثرت نجس کی پس ڈرو اللہ سے

يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ع

اے عقل والو تاکہ تم نجات پاؤ

ع ۷ ۲

یعنی مال حرام گو بہت باعتبار ثواب و فوائد اور نفیس نظر آئے مگر حلال قلیل کے برابر نہین جیساکہ فرمایا مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ (مشکوۃ) جو اللہ کے تہوڑے رزق پر خوش رہتا ہے اللہ تعالی اوسکے قلیل عمل پر راضی ہوجاتا ہے پس اے عقل والو چاہیے کہ اللہ سے ڈرو اور حرام خوری سے بچو بخاری فرمایا قریب ہے کہ ایک زمانہ آئیگا کہ آدمی کچہ پروا نکریگا جو مال پایا یہ حرام ہے یا حلال۔ یعنی دونو برابر سمجہین گے۔ اور فرمایا جو آدمی اللہ کا مال ناحق کہاتا ہے اوسکے لیے قیامت مین آگ ہے ف چونکہ محبت مال کے آدمیون کے دلو مین بہری ہے۔ اور حرام و حلال کا امتیاز نہین کرتے اور نجس و طاہر کا فرق نہین سمجہتے فرمادیا کہ ہرگز دونو کو برابر نجانو اور حرام کی افزونی قابل اعتبار نہین احکام حرمت کی دو قسمین ہین اول حرام نجس جیسے شراب۔ خنزیر۔ مردار وغیرہ۔ انسے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہین دوم حرام طاہر پر اسکی دو صورتین ہین ۱ حرمت خلقی جیسے سنکہیا۔ ملی۔ پوست استخوان حیوان انسے کہانے کے سوا تمام فائدے جائز ہین ۲ حرمت عارضی اور یہ بہی

دو صورت پر ہین (حرام مملوک) جیسے بیوع فاسدہ و اجارات فاسدہ وغیرہ (حرام غیر مملوک)
جیسے سود۔ رشوت۔ غصب۔ چوری وغیرہ۔ پس مملوک حرام مین صرف اللہ کے مخالفت کا
الزام باقی رہتا ہی اور وہ دوسرے کے ملک مین بھی مستقل ہو سکتی ہین۔ اور اوسمین زکوۃ واجب ہی
اور علاج اوسکا یہ ہے کہ خیرات کر دے اور نادم ہو۔ اور غیر مملوک حرام مین حق اللہ و
حق العبد دونو ہین اور دوسرے کی ملک مین منتقل نہین ہو سکتا اور اوسمین زکوۃ بھی واجب نہین
اگر اوسکے مستحقین کو جانتا ہی تو اونہین دے اور اللہ سے توبہ کرے اور اگر اونکا پتا نہین تو اس
نیت سے کہ اسکا ثواب مالکونکو ملی خیرات کر دے اور توبہ کرے شاید رحم فرمایا جاے مسئلہ چوری
یا غصب یا رشوت یا سود کا مال اگرچہ درجہ بدرجہ کئی جگہہ بکا اور ملک قبضی بدلتی گئے تاہم مالک جب
دعوی کرے لے سکتا ہی اور خریدار نے جس سے لیا تھا اوس سے دعوی کرے مسئلہ مال
حرام کی تجارت سے جو نفع ہو وہ بھی حرام ہی مگر ملک مین آجائیگا مسئلہ حلال و حرام کو برابر جاننا
کفر اور حرامخوری فسق ہی مسئلہ مال حرام کو ذریعۂ اعانت دین سمجھنا غلط فہمی ہی اسلیے کہ گو وہ غیر شرعی
اور سامان درست ہو جاے مگر برکت اسلامی اور قبول الٰہی شامل نہو گی ف آیت مین خبیث
سے جمیع اقسام کے حرام مراد ہین سوای حرام طاہر کے اسلیے کہ وہ من وجہ حرام ہی معالم انس سے
مروی ہی کہ بعض نے حضور سے مختلف سوال کرنا شروع کیے کسی نے کہا میری اونٹنی گم گشتہ کہان ہی ایکنے
کہا فرمائیے میرا باپ کہان ہی یعنی دوزخ مین کہ جنت مین آپ غضبناک ہوے اور منبر پر چڑھے
اور فرمایا واللہ جو بات پوچھو گے جواب پاؤگے اور داہنے بائین دیکھتے اور اصحاب سر ڈہانکے ہوے
رو رہے تھے کہ عبداللہ نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی فرمایا (حذافہ) حضرت عمر غضب پیغمبر
دیکھکر کھڑے ہوے اور یون معذرت کرنے لگے رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ
رَّسُوْلًا وَّ نَبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ ہم راضی ہوے کہ اللہ ہمارا رب اور اسلام ہمارا دین
اور محمد ہمارے رسول و نبی ہین اور ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہین فتنہ و آزمائش سے پھر
حضور نے فرمایا نہ آج کی سی خیر نہ آج کی سی شر میں نے کبھی دیکھی دوزخ و جنت مجھے
دیوار کے اودہر دکھادی گئے پھر بغرض تادیب و تعلیم یہ آسمانی فرمان آیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا

اے ایمان والو نہ پوچھو بہت چیزین کہ اگر ظاہر ہو گئین تمپر بری لگین کی تمکو اور اگر پوچھوگے

عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

اونہین جبکہ اوتر رہا ہی قرآن ظاہر کردیجاینگی تمپر گذر کیا اللہ نے اونسے اور اللہ غفور بردبار ہے

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝

بیشک پوچھا ایک قوم نے پہلے تمسے پس ہو گئے ساتھ اوسکے کافر

یعنے تم بیفائدہ سوالات نکیا کرو اگر وہ تمپر ظاہر کردیجاینگی تو تمکو شاق گزرینگی اور تم زمانہ نزول قرآن مین سوال کروگے تو تمکو جواب ملیگا اللہ تعالی نے تو اون مشقتون سے تمکو معاف رکھا اور وہ بخشنے والا بردبار ہی تم اپنے ذمے درد سر کیون لیتے ہو اگلی قومون نے سوال کیے آخرکار عمل نہو سکا منکر ہو گئے احمدی جب حکم حج نازل ہوا سراقہ بن مالک نے کہا یارسول اللہ یہ حکم ایک اسی سال کے لیے ہی یا دائمی آپ نے اعراض فرمایا تین بار برابر سوال کیے ارشاد ہوا اگر مین ہان کہہ دیتا تو کیسے مشقت پڑجاتی ہر سال تم کبھی ادا نہ کرسکتے۔ اوسی کی تائید مین آیت اوتری بہرحال اسمین یہ بحث ہی کہ یہان سوال سے منع کیا اور دوسرے مقام پر فرمایا فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اگر تمکو معلوم نہو تو علما سے پوچھ لو اور جواب یہ ہی کہ بوقت ضرورت سوال کی اجازت ہی جیساکہ اسی آیت مین ثابت ہی اور بے ضرورت سوال کی ممانعت جیساکہ فرمایا اگر بیان ہوگا تو گران گزریگا اور یہ ارشاد کہ اگلی قومون نے سوال کئی اشارہ ہی قوم عیسے وصالح وغیرہ سے جنکی قصے انشاء اللہ آئینگے روایت صاحب معالم نے بعد ذکر سوال عبد اللہ بیان کیا کہ اون کی مان نے اون سے کہا اے عبد اللہ تو نے مجھے فضیحت کیا تھا اگر کوئی لغزش مجھسے ہوئی ہوتی بولے واللہ اگر حضور مجھے کسی غلام حبشی کا بیٹا کہدیتے تو اوسی کا بیٹا بنتا تا سبحان اللہ ایمان وتصدیق اسیکا نام ہے۔ بعض آدمی انکی نسب مین غبہ کرتے تھے اسلیے آپنے یہ سوال کیا تھا

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ

نہین بنایا اللہ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام مگر جن لوگون نے

كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

کفر کیا افترا کرتے ہین اللہ پر جھوٹھ اور اکثر اون کے بے عقل ہین

بحیرہ وسائبہ وغیرہ جو ایام جاہلیت مین جاری تھے اور یہ نادان انکو موجب رضا واطاعت

باریتعالی سمجھے تھے اونکی نسبت ارشاد ہوا کہ یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے نہین ہین کفار نے اللہ پر
جہوٹہا بہتان باندہا ہی اور اکثر اونمین بیوقوف ہین بحیرہ کان پہٹی اوٹنی۔ جب پانچوان بچہ
اوٹنی کے پیدا ہوتا اور نر ہوتا تو خیر مگر مادہ کا کان بت کے نام پر پہاڑ دیتے پہر مرد کے سوا
عورتین اوس کے گوشت و پوست۔ دودہ وغیرہ سے فائدہ نہ اوٹہا سکتین ہان جب وہ مرجاتا تو
مرد و عورت دونوں بانٹ کر کہا جاتے۔ بحیر بحر سے مشتق ہی معنے اسکے شگاف واسع (زاہدی)
سائبہ وہ جانور جو بطور نذر بتون کے نام چہوڑ دیتے اور اوس سے کوئی نفع جائز نجانتے جہان چاہے
چرے رہے کوئی مزاحم ومانع نہوتا جیسے ہمارے ہندوستان مین سانڈ۔ مگر مر جاے تو مرد و عورت
اوسے کہاتے۔ سائبہ وہ غلام آزاد کردہ جسپر کوئی حق ولا وغیرہ کا نرہے یا وہ پانی جو زمین پر بہی
(زاہدی) وصیلہ (ملی ہوئی) جب بکرے مادہ جنتی تو خود لیتی اور نر ہوتا تو اپنے معبودون کے
نام نذر کردیتی اور نر و مادہ دونو پیدا ہوتے تو ذبح نکرتے اور کہتی یہ وصیلہ یعنی اپنی بہن کے ساتھ
ملگیا ہی (احمدی وکبیر) اور معالم وزاہدی مین ہی کہ جب بکری کے ساتوان بچہ پیدا ہوتا نر ہوتا تو ذبح
کرکے کہا جاتے اور مادہ کو گلے مین چہوڑ دیتے اور نر و مادہ دونو پیدا ہوتے تو ذبح نکرتے اور
کہتے یہ اپنی بہن سے ملگیا۔ اور وصیلے کے فائدے زندگی مین خاص مردون کے لیے اور موت
کے بعد مرد و عورت دونو مین مشترک رہتے حام محافظ۔ جس نر اونٹ کے دس بچے پیدا ہوجاتے
اوسے سانڈ کی طرح آزاد کردیتے جسپر جا بامرد و عورت ملکر کوشش کرجاتے۔ کبیر عمرو بن لحی الخزاعی جو
مکے کا بادشاہ تہا ان تمام کفریات کا موجد ہوا اوسینے پہلے پہل دین اسمعیلی چہوڑا اور کفر کے
رسوم قریش مین داخل کیے۔ کہا ابن عباس نے کہ قرآن مین افترا پردازون سے مراد وہی
ہی اور اوسکی پیروی کرنے والے معالم ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مین نے عمرو
بن لحی کو خواب مین دیکہا کہ اوسکی چوٹی آگ مین کہینچی جاتی تہی اور دوزخ والی اوسکی
بدبو سے تکلیف مین تہی اور اوسی نے دین اسمعیل کو بدلا اور بحیرہ و سائبہ وغیرہ نکالے
اقتباس کوئی جانور یا کوئی اور چیز بہ نیت ثواب و تقرب و تعظیم کسی غیر خدا کے لیے
مخصوص اور دوسرون پر ممنوع کردینا۔ فعل کفر[1] اور گناہ کبیرہ[2] اور باطل ہی اور جانور چہوڑنا لا
لاطائل اور یہ عذر کہ حق سبحانہ تعالی نے بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے نام ذکر فرمائے دوسرون کا
تعلق اس سے نہین یا یہ حکم خاص حیوانات مین ہو لچر و پوچ ہی اسلیے کہ مفہوم لقب حجت نہین
(نور الانوار) اور کفر اسلیے ہی کہ خود فرمایا یہ کام کفار نے کیے۔ اور گناہ اسلیے کہ اللہ پر

اہتمام باندھتا ہی کہ یہ کام اوسکے رضا و ثواب کا ہی - اور عبث اسلیے کہ حق سبحانہ تعالی نے
انکار فرمایا کہ ہمنے ایسا نہین کیا اور حرام و حلال یا کسی امر کو موجب ثواب و وبال قرار دینا
سواے خدا کے دوسرے کا کام نہین لہذا وہ تعین و تخصیص باطل ہی اور جانور کا چھوڑنا اسلیے
جائز نہین کہ جانور فائدہ اوٹھانے کے لیے بنائے گئے ہین اونکی آزادی نہ اونہین فائدے
دیتی ہی نہ حکمت بالغۂ الٰہی کے موافق بخلاف انسان کے کہ وہ عبادت کے لیے مخلوق اپنی
اصلاح پر قادر ہی بحالت غلامی نہ عبادت کر سکتا ہی نہ ذاتی اصلاح پس اوسکا آزاد کرنا ثواب
عظیم اور جانور چھوڑنا محض عبث و مذموم ہی اکلیل چڑیا وغیرہ چھوڑنا ناجائز ہی ف
بشرطیکہ حلال گوشت ہو اور جو جانور کوئی نفع معمولی نہین دیسکتے اون کے چھوڑنے مین
نہ مخالفت نفس ہی نہ فعل عبث پس ایسی چیزین منذور اور وقف کی طرح نہ مالک کے
ملک سے خارج ہونگے اور نہ اونہین انکے حرام کرنے سے حرمت آئیگی اسلیے کہ نذر کفار یا نذر
غیر اللہ غیر مقبول ہی اور دل کے گڑہی ہوئی تخصیص و حرمت فضول تنبیہ یہ مسائل نفس آیت
سے نکالے گئے اور دوسرے نصوص قرآنی و قواعد شرعی کے ملانے سے متعدد مسائل
نکلتے ہین ۱ سانڈ ہو یا اور کوئی جانور جب غیر خدا کے لیے مخصوص و منذور کیا جاے تو وہ
جانور حرام اور یہ فعل شرک ہو اسلیے کہ اراقۃ الدم (یعنے خون گرانا) اوسی ذات کے لیے
سزاوار ہی جو رب روح و حیات و خالق احیاء و اموات و مالک جملہ موجودات ہی نہ غیر کو اس سے
کچھ فائدہ ہی نہ وہ اسکے مستحق پس ایسی تعظیم خاص اور عبادت مخصوص ہین دوسرے کو شریک
کر دینا شرک ہو گیا جیسا کہ تفسیر عزیزی مین ہی اور کہا صاحب تفسیر نیشاپوری نے اجمع العلماء
لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحھا التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ ذبیحۃ مرتد علماے
اتفاق کرلیا ہی کہ اگر کوئی مسلمان جانور ذبح کرنے مین غیر خدا کا تقرب قصد کرے تو وہ
مرتد اور ذبیحہ ذبیحۂ مرتد یعنے حرام ہو جائیگا پس صرف نامزد کر دینا یا اوسے معطل آزاد
چھوڑ دینا حرام - اور اسے قصد و نیت پر ذبح کرنا شرک ہی ۲ جو جانور غیر خدا کے نام سے
مشہور اور مخصوص کیے جائین اور اسی نیت پر ذبح ہون تو حلال نہونگے اسلیے کہ
بسم اللہ اوسکی خیال کی بنا پر بیسود اور نیت اوسکی بوجہ مخالفت شرعیہ مردود ہے
۳ اگر مالک وہ جانور اپنے ملک سے خارج کرکے کسی اور کو مالک بنا دے یا خود اپنی نیت
بدل ڈالے تو بسم اللہ کہکر ذبح کرنے سے حلال طیب ہو جائیگا اسلیے کہ یہ حرمت بوجہ ذبح

بغیر اللہ تھے اصلی نہ تھے کہ باقی رہجے سکے یا کسی دوست یا کسی بزرگ کی دعوت کے لیے
جانور کی تخصیص و پرورش کرنا ممنوع نہیں ہے اسلیے کہ اوسمین فربہی مقصود ہے نہ تعظیم و ثواب
اسی طرح سے کسی بزرگ کے فاتحے کے لیے کوئی چیز یا جانور علیحدہ کر لینا بشرطیکہ اوسکا
مباول ممنوع اور تعظیم ملحوظ اور تقرب منظور نہ ہو بلکہ محض فربہی اور خوبی کی نیت کیجاے تو مضائقہ
نہیں ہے لیکن جہال اور عوام کے افعال ایسے نازک ملاحظات پر جائز نہ کیے جائین اور خواص بوجہ
افشاے فتنہ و خلاف ظاہر کے باز آئین ۔ حضرات صوفیہ مین معمول ہے کہ خاص قسم کا کھانا
پکا کر اوسکا ثواب کسی بزرگ کی روح کو پونہچاتے ہین اور خاص خاص آدمیون کو کھلاتے ہین
میرے علم مین تو اسیقدر ہے کہ وہ اس طریقے کو ایک عمل موثر سمجھے ہوے ہین اور کھانیوالون مین
تقوی و طہارت کا لحاظ کیا گیا ہے جو قطعاً موجب قبول و سبب رضاے الٰہی اور منصوص ہے
نہ اس تخصیص کو موجب ثواب جانتے ہین نہ وہ کھانا عموماً حرام سمجھتے ہین نہ اون بزرگ کی
تعظیم و تقرب منظور ہے لہذا اسمین کوئی مضائقہ نہین بشرطیکہ فساد نیت عام عادت سے امن ہو واللہ اعلم

نظم

ہو نہ مقصود وقت ذبح اصلا ہے روا اگرچہ لفظ ہے محذور
نذر و تعظیم غیر ذات خدا نذر غیر خدا ہے جملہ حرام
نذر سے جب ہو فاتحہ منظور مال ہو یا ذبیحہ یا کہ طعام

سانڈ اور وہ جانور جو غیر خدا کے لیے خاص کیے جائین اور ایسے تمام مال مسلمانون پر
اسلیے حرام ہین کہ مالک کے ملک سے خارج نہین ہوے اسلیے نہین کہ اونمین حرمت
اصلی آگئی پس جب وہ مالک اپنی نیت سابقہ سے توبہ کرے یا ہم کسی جائز طور پر اوسکے
مالک ہو جائین اون سے انتفاع اور کھانا حلال ہو جائیگا ۔ ایسے چھوڑے ہوے جانور
اگر کسیکا نقصان کرین تو چھوڑنے والا مالک و قابض کی طرح جوابدہ قرار
دیا جائیگا اجنبی نہین بن سکتا اسلیے کہ اوسکی نیت مقبول نہین

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا
اور جب کہا جائے اونسے آؤ طرف اوسکے کہ اوتارا اللہ نے اور طرف رسول کے کہین کافی ہے ہمکو وہ کہ پایا ہمنے

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝
اوسپر باپ دادا کو اپنے اور کیا اگر ہون باپ اونکے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پاتے تو بھی

یعنے جب اونسے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب اور رسول کی اطاعت کرو کہتے ہین
ہمکو تو وہی رسوم کافی ہین جو ہمنے اپنے باپ دادا کو کرتے دیکھے (ارشاد ہوا) کیا یہ لوگ تب بھی

اونکی پیروی پر اڑے رہینگے جبکہ اونکے باپ دادے بے علم و ہدایت ہون اسکی تفسیر صفحہ (۱۰۴) مین گزر گئی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ
اے ایمان والو تمہارے ذمہ ہے جانین تمہاری نہ ضرر دیگا تمکو وہ کہ گمراہ ہوا جبکہ راہ پر آگئے تم

إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝
طرف اللہ کے ہے بازگشت تم سبکا پھر وہ بتا دیگا تمکو جو تھے تم کرتے

اے ایمان والو لازم پکڑو اپنی جانون کو یعنی اللہ کی مخالفت اور شیطان کی ضلالت سے اونہین بچاؤ تمکو کسی گمراہ کی گمراہی ضرر نہ دیگی جب تم راہ پر آگئے اور تم سب کا بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے وہ تمہارے برے بھلے اعمال سے تمکو مطلع کر دیگا یعنی جزا و سزا دیگا **ف** ۱ ہر شخص پر اپنی نجات کا اہتمام فرض عین کر دیا گیا ۲ یہ کہ کسی راہ یافتہ کو گمراہ ضرر نہین دیسکتا ۳ قیامت کی حاضری لازم اور اعمال سامنے آنے والے ہین **سبب نزول** تفسیر کبیر مین ہے کہ مومنین پر کفار کی خود رائی نہایت شاق تھی تو ارشاد ہوا تم اپنا کام کرو۔ یا جب ارشاد ہوا کہ تعالوا الی ما انزل الخ اور کفار نے کہا کہ ہم اپنی قدیم رسمون کو نہ چھوڑینگے ارشاد ہوا ہماری بلا سے قیامت مین اپنا کیا پالینگے معالم کہا ابوبکر صدیق نے اے لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو مگر اسکے محل کا لحاظ رکھو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب آدمی دوسرون کو گناہ کرتے دیکھین اور روک نہ دیتے تو اللہ تعالی اونپر اپنا عذاب نازل کریگا۔ اور برے لوگ تمپر مسلط کر دیے جائینگے جو تمکو سخت ایذا پہنچائین پھر تمہارے اچھے لوگ دعا کرینگے اور قبول نہو گی **الحاصل** تین مطلب ہین ۱ یہ کہ تم خود متقی نہو دوسرون کے گناہ تمپر نہ ڈالے جائینگے ۲ تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرکے اپنے ذمے پاک رکھو کوئی سنے یا نہ سنے ۳ جب تم اپنی حفاظت اور نگرانی کافی طور پر کروگے تو کسیکا بہکانا تمپر اثر نکریگا **وہم** آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجب نہین **جواب** امر بالمعروف و نہی عن المنکر اس حکم سے کہ تم اپنی محافظت کرو لازم ہوگیا اسلیے کہ نصیحت ہر مومن پر واجب ہے جسنے نصیحت ترک کی خود عاصی ہوا ۲ کلام کریم سے ظاہر ہے کہ گمراہ تمہین ضرر نہ دیگا ترک نصیحت مین سکوت اور بے پروائی ہماری ہمکو ضرر دیتی ہے نہ عاصی کا عصیان ۳ آیت مین یہ نہین ہے کہ تم کسیکو نصیحت نہ کرو اگر کچھ سمجھا جاتا ہے تو بطور مفہوم مخالف کے یعنی یہی جبر او غیرہ نے کیا کام اور حجت نہین خصوصاً جبکہ ظاہر نصوص وجوب امر بالمعروف و نہی عن المنکر مین موجود ہون **معالم** تمیم بن اوس و عدی اور بدیل مولی عمرو بن عاص تینو شام کی طرف چلے بدیل مومن تھا جو

اور تمیم وعدی اوسوقت تک نصرانی تھے راہ مین بدیل بیمار ہوے تو ایک کاغذ پر اپنے تمام
مال کی فہرست لکھی اور اسباب مین رکھدی اور ان دونو کو وصیت کی کہ یہ مال ہمارے
اہل وعیال کو دیدینا جب بدیل مرگئے اور یہ دونو پہرے تو اسباب کھولکر ایک برتن نقرئی جسپر
سنہرا کام بنا تہا تین سو مثقال کا وزنی نکال لیا اور باقی مال ونکے ورثا یعنے مطلب وعمر کو
حوالے کیا اونہون نے اسباب کہولا تو وہ فہرست پائی اور مقابلہ کیا یہ برتن نہ نکلا تو یہ تمیم اور عدی
کے پاس گئے اور کہا بدیل نے کچھ فروخت کیا تہا یہ بولے نہین۔ کہا کیا بہت دن بیمار رہے
اور مال خرچ کیا بولے نہین۔ کہا ہمکو ایک ظرف نقرئی جو فہرست مین مندرج ہی نہین
ملتا اونہون نے کہا ہمکو نہین معلوم حضور اقدس مین دعوی پیش کیا تو یہ آیت نازل ہوئی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ
اے ایمان والو گواہی تم مین جب آجاے کسیکو تم مین سے موت وقت وصیت کے

اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ
دو ہین صاحب عدل تم مین سے یا دو دوسرے تمہارے غیر سے اگر تم چلو زمین مین

فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا
پھر پہونچے تمکو مصیبت موت کی روکو ان دونو کو پیچھے نماز کے پھر قسم کہاتین دونو اللہ کی اگر شبہہ ہو تمکو نہین

نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ
خرید لینگے ہم ساتھ اس قسم کی قیمت اگرچہ ہو قریب والا اور نہ چھپا لینگے ہم گواہی اللہ کی ہم اوسوقت ہر آینہ گناہگارونسے ہونگے

ای ایمان والو جب کوئی مرنے لگے تو وصیت کرتے وقت دو عادل یعنے مسلم ومتشرع معتبر آدمی ہونگے
گواہی چاہیے یا دو غیرون مین سے ہون یعنے غیر مسلم یا فاسق۔ اگر تم سفر مین ہو اور موت آپہونچے
تو تم اون دو گواہونکو ٹھہراؤ نماز کے بعد اور لیسے قسم اللہ کی لو اگر تمکو شبہہ ہو کر شاید یہ لوگ مکرجاین
اور قسم یہ لو کہ کہین ہم اللہ کی قسم کے مقابل مین مال نلینگے یعنے کچھ لیکر قسم کے خلاف نکرینگے اگرچہ
وہ شخص ہمارا رشتے والا ہی ہو تو اوسکے رعایت ومروت نکرینگے اور ہم گواہی اللہ کی چھپاینگے ہی نہین

یعنے نہ دروغ بیانی کرینگے نہ حق کو چھپاوینگے اور اگر ایسا کرین تو ہم اسوقت گنہگار ہوجاوین اس تعلیم کے بعد حضور نے اون دونوسے بعد نماز عصر کے قسم لے یہ دونو قسم کہا کر اپنے گہر چلے گئے تہوڑے دن بعد وہی ظرف بیچتے ہوے گرفتار ہوے اور نئے سرسے حضور مین دعوی پیش ہوا عدی اور تمیم نے کہا ہمنے یہ برتن بدیل سے خریدا تہا مگر ہمارے پاس کوئی گواہ موجود نہ تہے اگر اوسوقت ہم اوسکا اقرار کرتے تو تم گواہ طلب کرتے اور گواہ نہوتے تو ہمکو دینا پڑتا اسلیے ہمنے انکار کیا کہ ہمکو نہین معلوم نازل ہوا

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ
پہر اگر مطلع ہوا سپر کہ وہ دونو مستحق ہوے گناہ کے پہر دو دیگر قائم ہون مقام اونکے اونہین سے کہ حقدار ہو

عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ اِنَّاۤ
انپر دو نزدیک والے پہر قسم کہاوین اللہ کی کہ گواہی ہماری سچی زیادہ ہے گواہی سے اونکی اور نہین زیادتی کی ہمنے ہم

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ
اوسوقت ظالمون سے ہونگے یہ قریب ہے کہ لاوین گواہی اوسکی طور پر یا ڈرین یہ کہ اولٹی پڑی گے

اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝
قسم بعد اونکے قسم کے اور ڈرو اللہ سے اور سنو اور اللہ نہین راہ دکہاتا قوم گنا ہگار کو

پہر اگر معلوم ہو کہ وہ دونو (جو قسم کہا کر بری ہوگئے تہے) مستحق ہوے کسی گناہ کے یعنے خیانت کا اونپر ثبوت ہو تو دو اور آدمی اونکی جگہہ قسم کہاوین جسطرح اونہون نے قسم کہالی تہی اور یہ وہ مدعیو نہین سے ہون جو قریب تر ہین پہر قسم کہاوین کہ قسم ہے اللہ کی ہماری گواہی یعنی قسم اونکی قسم سے زیادہ راست و درست ہے اور ہمنے اس قسم مین حد سے تجاوز نہین کیا ہے اگر ایسا کیا ہو تو ہم ظالم اور گنا ہگار ہون اس طور پر قسم کہانے مین امید ہے کہ گواہی سچی جیسے کہ چاہیے ادا ہو اور یہ خوف ہو کہ اگر ہم دروغ کرینگے تو ہم بہی اونہین کی طرح رسوا ہونگے اور اللہ سے ڈرو اوسکے احکام سنو اور اللہ نافرمانبردار و نکو راہ نہین دکہاتا۔ اس آیت کے بعد مدعیون سے قسم طلب کی گئی مطلب او رعمرو نے قسم کہا کر کہدیا کہ ہمکو ہرگز علم نہین کہ بدیل نے یہ ظرف بیچا۔ پہر وہ ظرف انہین دلوادیا۔ صاحب معالم نے کہا کہ جب تمیم داری مسلمان ہوے تو اپنے قصور کا اقرار کیا اور توبہ کی اور اسباب النزول مین ہے کہ بعد اسلام مدعی کے پاس آئے اور اوسکا حق دیا اور کہا میرے ساتھی کے پاس بہی اسیقدر مال تیرا ہے تب مدعی نے حضور مین انکر دعوی کیا اور قسم کہا کر اپنا حصہ لیا واضح رہے کہ آیت مین کئی اختلاف ہین اختلاف اول فرمایا اثنان ذوا عدل منکم دو گواہ تم مین سے یعنی مسلمان ہون او من غیر کم

یا غیر مسلم اس سے مفہوم ہوا اگر گواہی کافر کے معتبر ہو مگر جو اسطرف گئے ہین اونہون نے یہ قید
بڑہائی کہ خاص وصیت کے باب مین بحالت سفر و ضرورت نایابی مسلم بضرورت و مجبوری کفار
گواہ بنائے جائین اور ایسا ہی منقول ہی ابو موسیٰ اشعری سے **جواب** کفار کی گواہی خلاف
جمہور ہی ۱ یہ حکم منسوخ ہی۔ اور اسی طرف گئے امام بزدوی مگر اسکی تردید صاحب تفسیر کبیر نے
کردی کہ سورۂ مائدہ مین منسوخ کا ثبوت نادر ہی ۲ منکم سے مراد اقارب و رجال پہچان والے
لوگ اور غیرکم سے مراد اجنبی ہین۔ اسکی بھی تضعیف تفسیر کبیر مین ہی ۳ یہ کہ خطاب با ایمان ہیسو ہوا جاتا ہی گواہی کی ضرورت
اسکو ہی کافر ہو یا مومن مگر یہ کہا جاوی کہ ایمان کا التزام بضرورت کافر کو بھی گواہ بنا سکتی ہو اور قید سفر بھی عبث ہوئی جاتی ہے
اسلیے کہ اجنبی کی گواہی سفر و حضر ہر جگہ معتبر ہے۔ ہم کہہ سکتے ہین کہ فائدہ خطاب باقی ہی اسلیے کہ جزئیات کا اصل خطاب مومنین ہی
ہی گو کافر بھی آجاتے ہین اور ممکن ہی کہ قید سفر اتفاقی بحسب شان نزول ہو پس لفظ غیرکم کی تعیین مراد مین شبہہ ہوگا اور شک سے کچھ
ثابت نہین ہوتا خصوصاً کفار کا گواہ بنا لینا جو نصوص قطعیہ کے خلاف اور اجماعاً مردود ہی۔
اور (عذر ضرورت) مقبول نہین اسلیے کہ اگر ضرورت ہی تو مدعی کو ہی مدعا علیہ کو اونکے قول سے
ملزم کرنا اس ضرورت مین داخل نہین اور ظاہر ہی کہ حق مدعی محتمل ہی ہو یا نہو اور الزام مدعا علیہ
بشہادت مردودۂ کفار متیقن پس متردد سے متیقن کا مقابلہ قابل قبول نہین اور **جواب صحیح**
یہ ہی کہ ۱ یہ آیت مختلف اعتبارون سے ایک واقعہ خاص کا جواب ہی قواعد عامہ اسمین کم
ہین ۲ کچھ ہو مگر یہ شاہد جنکا مذکور ہی حقیقت مین شاہد نہین ہین بلکہ مدعا علیہ اور وصی اور
ذمہ دار ہین اور کفار سے اگر ممنوع ہی تو یہ امر کہ خلاف مسلم کے گواہی نسنی جاسے نہ یہ کہ وہ اپنے
نفس کی بریت پر بھی کچھ نہ بول سکین آیت مین یہ صورت ہی کہ جب تمکو وصی اور ذمہ دار بنانا ہو
تو بہتر ہی کہ دو عادل مسلم ہون اور یہ ممکن نہو تو دو کافر ہی سہی۔ موصی لہ مدعی ہوگا اور یہ گواہ مدعا علیہ
اسمین کوئی محذور لازم نہ آئیگا اور روکنے کی قید خواہ اتفاقی بحسب واقعہ ہی اسلیے کہ وہان عدی اور
تمیم دو ہی آدمی مدعا علیہ تھے خواہ بغرض مزید احتیاط فرمایا جیسا کہ بعد نماز کے قسم لینا
واطمینانا ہی۔ اور اطلاق شاہد کا خواہ اسلیے ہی کہ وہ حاضر و موجود ہوتے ہین یا اسلیے کہ
وہ از جانب وصی اوسکے ورثہ کے حق ثابت کرنے والے ہین اگرچہ ثبوت اوسکا اونہین کی
ذات پر ہو۔ اور مدعی کاذب کو روکتے ہین **اختلاف دوم** گواہ سے قسم لینا۔ جیسا کہ فرمایا
قسم کہائین کہ ہماری گواہی حق ہی **جواب** یہ بھی اتفاقاً مردود ہی گواہ پر قسم نہین ہی اور
آیت مین شہادت بمعنی قسم ہی لیعنے قسم کہائین کہ ہماری قسم اونکی قسم سے اولی اور احق ہے

اور دلیل یہ ہی کہ اولاً فرمایا اگر ثابت ہو کہ وہ دونو جو قسم کہا گئے تھے مستحق گناہ یعنی ملزم ومشغول الذمہ ہین پس یہ شان گواہ کی نہین اسلیئے کہ گواہ مشغول الذمہ نہین ہوتا بلکہ گواہ کا کذب بدون اقرار دشوار ہی اگرچہ مشاہدے اور دلیل سے شہادت کی تکذیب ہو جای مگر یہ امر کہ گواہ عمداً جہوٹہہ بولے نہین معلوم ہو سکتا جائز ہی اور نہین اسیقدر معلوم ہو پس معلوم ہوا کہ یہان مراد گواہ سے وصی اور مراد شہادت سے قسم ہی اختلاف سوم اس صورت مین قسم مدعی سے لی گئی جس سے سمجہا گیا کہ گاہ گاہ مدعی بہی قسم کہا سکتا ہی جواب ایسا نہین ہی بلکہ تمیم وعدی مدعی تہے کہ ہمنے یہ برتن خریدا اور اسکے مالک ہین اور مطلب عمرو مدعا علیہ انکار کرتے تہے لہذا اونسے قسم لی گئی مسئلہ وصیت کرتے وقت گواہ بنانا واجب نہین ہی مستحب ہے مسئلہ اوصیا مین نہ تعداد شرط ہی نہ قسم بلکہ یہ دونو امر اپنے اطمینان ومزید احتیاط کے ہین مسئلہ جب قاضی کو اوسکے فیصلے کے نسبت خبر کیجاے کہ اوسے مغالطہ دیا گیا تو از سر نو تحقیقات کر سکتا ہی مگر شرط یہ ہی کہ وجوہ ثبوت دوسرے ہون جیسے کہ اسی حادثے مین مال کا پکڑا جانا ایک ثبوت جدید تہا ف آیت پر غور کرنے سے ثابت ہی کہ یہ کسی حادثے کا جواب ہی اسی لیے شہادت وصیت مین قید وقت موت اور گواہین قید سفر قسم مین قید شک اور اوصیا مین دو کا عدد مذکور ہوا اور ایسے ہی دعوی خیانت مین دو مدعی ذکر فرمائے اور دوہی کی قسم لی گئی حالانکہ جائز ہی کہ مدعی اس سے کم یا زائد ہون اور جب یہ مدعا علیہ بنائے جاینگے تو اسکو بوقت انکار قسم کہانا ہوگی یہی خلاصہ ہی تفسیر احمدی کا

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

جسدن جمع کریگا اللہ پیغمبرونکو پس کہیگا کیا جواب دیے گئے تم کہینگے نہین علم ہمکو بیشک تو بڑا جاننے والا غیبونکا ہے

یاد کرو وہ دن جب اللہ تعالی انبیا کو جمع کریگا اور فرمایگا تمکو معلوم ہی تمہاری امت کیا جواب دیتی تہی عرض کرینگے اے پروردگار غیب کی باتین تو ہی جانے کبیر وہم کیا جاتا ہی کہ انبیا اپنی اپنی امت کے گواہ ہین پہر یہ لاعلمی کیسے اور عمدہ جواب یہہ ہی کہ انبیا عرض کرینگے الہی ہم تو ظاہر حال دیکہتے تہے وہ بہی جب تک وہ ہماری نظر کے سامنے رہے اور اونکا باطن اور غائب تجہی کو معلوم ہی اور ہمین جو معلوم تہا وہ واقعہ کے مطابق ہو یا نہ یہ تو تیرے ہی شان ہی کہ واقعات امور کو جانتا ہی اور یہ امر اوس گواہی کے اداکرنیکو منع نہین کرتا جسے وہ ادا کرینگے اور اسی کی تائید کرتا ہی علام الغیوب کہنا اور ایسا ہی وارد ہوا حدیث مین فرمایا کہ

گروہ میری امت کا حوض کوثر پر آئیگا فرشتے انہیں ہنکائینگے اور کہینگے آپ نہیں جانتے کہ بعد آپکے انہوں نے کیا کیا

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ
جب کہا اللہ نے اے عیسے بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری تجھپر اور والدہ پر تیری جبکہ مدد دی ہمنے تجھے

بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَٰبَ
روح قدس سے باتیں کرتا تو نے آدمیوں سے لڑکپن اور جوانی میں اور جب سکھا دی ہمنے تجھے کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَىٰةَ وَالْإِنجِيلَ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ
اور حکمت اور توراۃ اور انجیل اور جب بناتا تھا تو مٹی سے مثل صورت چڑیا کی

بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي
حکم سے میرے پھر پھونکتا تھا تو اوس میں پھر ہو جاتی تھی چڑیا حکم سے میرے اور اچھا کر دیتا تھا اندھے کو اور کوڑھی کو حکم سے میرے

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم
اور نکالتا تھا مردے کو حکم سے میرے اور جب روکدیا ہمنے بنی اسرائیل کو تجھسے جب لایا تو اونکے پاس

بِالْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ
کھلی نشانیاں تو کہا اونہوں نے جو کافر ہوئے اونمیں سے نہیں یہ مگر جادو کھلا ہوا

یاد کرو تم وہ قصہ جب اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو خطاب فرمایا کہ اے عیسے بن مریم ہمارے انعام جو تمپر اور تمہاری ماں پر کئے ہیں یاد کرو کہ تمکو روح پاک یا جبریل یا انجیل سے مدد دی اور لڑکپن میں تم سے باتیں کرا دیں اور جب بڑے ہوئے تب بھی ہدایت کی اور سکھا دیا تمکو لکھنا اور علوم نبوت اور توریت اور انجیل اور تمکو یہ قوت عطا کی کہ مٹی سے چڑیا کی صورت بنا کر اوس میں دم کر دیتے وہ زندہ چڑیا ہو جاتی اور مادرزاد اندھے کو اور کوڑہی کو اچھا کر دیتے اور جب تم بنی اسرائیل کے پاس ہماری کھلی کھلی نشانیاں لائے تو وہ جھٹلانے لگے اور جادوگر بتانے لگے اور قصد کیا کہ تمپر دست اندازی کریں مگر ہمنے اونکے ہاتھ روک دیے اور قتل و قید سے بچا کر آپکو آسمان پر بلا لیا (ان سبکی تفسیر صفحہ ۲۵۴ سے ۲۵۵ تک گزگئی) ف ہر جگہ باذنی کی قید بڑھا دی کہ یہ نسمجھو حضرت عیسی مستقل قادر تھے

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّۦنَ أَنْ ءَامِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوٓا ءَامَنَّا وَاشْهَدْ
اور جب وحی بھیجی ہمنے طرف حواریوں کے یہ کہ ایمان لاؤ میرا اور میرے رسول کا بولے ایمان لائے ہم اور گواہ رہ

بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ
تو کہ ہم مسلمان ہیں جب کہا حواریوں نے کہ اے عیسے بن مریم کیا قدرت رکھتا

وقف لازم

اور زندہ کرتا تھا

ع صفحہ

۱۹۵ میں اسکی تفسیر گذر گئی

سَ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ
رب تیرا کہ اوتارے ہمپر خوان آسمان سے کہا ڈرو اللہ سے اگر ہو تم مومن

اور جب ہمنے حواریون کے دل مین ڈال دیا کہ ہمپر اور ہمارے پیغمبر عیسےٰ پر ایمان لاؤ تو وہ کہنے لگے اے اللہ یا اے عیسےٰ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین ۹ جب حواریون نے کہا اے عیسےٰ کیا یہ ہوسکتا ہی کہ اللہ تعالیٰ ہمپر آسمان سے کہانیکا خوان اوتار اکرے تو آپنے ادب سکھایا اور فرمایا اللہ سے ڈرو ایسی بات زبان سے نہ نکالو اگر ایمان والے ہو کیبیر ایک روایت مین تستطیع پڑہتا ہے اور ربک منصوب یعنے تم اپنے رب سے دلوا سکتے ہو بہرحال اس کلمے مین ایک پیچ کی سے ادبی تھی لہذا تعلیماً ارشاد ہوا کہ اب ایسی جرأت کبھی نکرو

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ
بولے ہم چاہتے ہین ہم یہ کہ کہائین اوس سے اور مطمئن ہون دل ہمارے اور یقین کرلین ہم کہ سچ کہا تو نے اور ہوجائین ہم

عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝
اوسپر گواہ

حواریون نے عرض کی یا نبی اللہ ہم گستاخی اور شک سے یہ درخواست نہین کرتے بلکہ یہ چاہتے ہین کہ اوس آسمانی کہانے سے کہائین اور دل ہمارے مطمئن اور نورانی ہون اور ہمکو علم الیقین کمال ایمان اس امر کا ہوجاوے کہ آپ سچے پیغمبر ہین اور ہم اوس نعمت پر شکر گزار ہوجائینگے

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا
کہا عیسےٰ بن مریم نے اے رب ہمارے اوتار ہمپر خوان آسمان سے کہ ہو

عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝
عید ہمارے اگلون کو اور پچھلون کو اور نشانی تیری اور رزق دے ہمکو اور تو بہتر ہے رزق دینے والونکا

لنا سے غالباً وہ مراد ہین جو حاضر یا سابق ہون اور آخر سے آنے والے یا لاحق خیر الرازقین سے مراد یہ نہین کہ رازق حقیقے اور بھی ہین اسیطرح احسن الخالقین بھی آیا ہی پس مراد یہ ہی کہ اگر خالق ورازق فرض بھی کیے جائین تو تجھسے نہونگے یعنے تیرا مثل حقیقت مین کیسا فرض مین بھی ممکن نہین حضرت عیسےٰ نے دعا کی کہ اے رب ہمپر آسمان سے خوان نعمت اوتار کہ ہمارے زمانے کے لوگ اور آیندہ آنے والے سیر و فیضیاب ہون اور تیری قدرت وعطا کا عجیب اثر ظاہر ہو تو ہمکو رزق دے اے سب سے اچھے رزق دینے والے

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا
کہا اللہ نے میں اوتارنے والا ہون اوسکا تمپر پس جو کفر کریگا بعد اوترنے کے تم میں سے پس میں البتہ عذاب کرونگا وہ عذاب

ارشاد ہوا خوان آسمانی اوتارینگے مگر ہوشیار رہو اسکے بعد کفر کروگے تو سخت عذاب میں گرفتار ہوگے کہ ویسا

لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ
کہ نکیا ہو کسیکو عالم سے

وہ عذاب نہوا ہو خوان آسمانی علما اسکی تقریر مین مختلف ہین بعضون کو اسکے اوترنے اور نہ اوترنے مین کلام ہی اور بعضون نے اوسکی کیفیت میں اختلاف کیا بہرحیث عرائس التبیان سے مختصر ابیان ہوتا ہی حضرت عیسے نے بنی اسرائیل سے کہا تیس روزے رکھو پھر اللہ سے جو چاہو مانگو بعد اتمام صیام حضرت عیسے نے نہایت عجز سے دعا کی فرشتے خوان لیے اوترے عطیہ نے کہا آسمان سے مچھلی اوترے جسمین ہر شے کا مزا تہا قتادہ نے کہا جنت کے میوے تھے صبح و شام اوترتے عطا نے کہا سرخ خوان دو ابرو نمین نظر آیا اور اوترا حضرت عیسے روئے اور کہا اے اللہ مجھے شاکر بنا اور اسی رحمت۔ اور موجب عذاب بنا۔ بنی اسرائیل نے ایسی نعمت دیکھی جو کبھی نہ دیکھی تھی اور وہ خوشبو سونگھی جو نصیب نہوئی تھی حضرت عیسی نے فرمایا جو سب سے زیادہ صالح ہو وہ کھولے شمعون نے عرض کی آپ سے زیادہ کون ہی حضرت عیسے نے وضو کیا اور نماز بصد عجز و نیاز پڑہی اور بہت روئے بسم اللہ کہکر سرپوش کھولا اوسمین مچھلی بھونی ہوئی روغن سر سے جاری سرہانے نمک پاؤن کیطرف سرکہ گرداگرد ہر قسم کے ساگ اور پانچ روٹیان تہین ایک پر زیتون دوسرے پر شہد تیسرے پر گوشت بریان چوتھے پر مسکہ پانچوین پر پنیر شمعون بولے یا نبی اللہ یہ دنیا کا کھانا ہی کہ آخرت کا فرمایا نہ طعام دنیا ہے نہ رزق آخرت بلکہ اپنی قدرت کاملہ سے حق تعالی نے پیدا کردیا پھر آپ سے کہا گیا کہ آپ نوش فرمائین حضرت مسیح نے انکار کیا اور فاقہ کش بیمارون کو بلا کر کھلا دیا تیرہ سو آدمیون نے پیٹ بہر کر کھایا اور وہ مچھلی ویسی ہی رکہی تھی جس بیمار نے کھایا اچھا ہو گیا فقیر غنی ہو گئے یہ خوان چالیس دن تک ایک دن بیچ دیکر اوترتا اور خورد و نوش کے بعد اوٹھ جاتا پھر لوگون نے شک کیا کسیطے تمسخر کیا کسی نے ذخیرہ بندی بتائی بعضون نے اوسمین سے چوری کی عذاب الٰہی آگیا ایک دن میں تین سو آدمی سور ہوگئے اور تین دن میں مرگئے

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ
اور جب کہا اللہ نے اے عیسے بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا آدمیون کو بنالو مجھے اور ماں کو میری معبود

ربع ۷ ع

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ
سوا اللہ کے کہا پاک ہی تو نہین مجھے یہ قدرت کہ کہون مین وہ کہ نہین میرا حق اگر مین نے

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝
کہا تھا اوسکو پس بیشک جانتا ہوگا تو اوسکو تو جانتا ہی جو میرے جی مین ہی اور نہین جانتا مین جو تیرے نزدیک ہی بیشک تو ہی بڑا جاننے والا ہی غیبونکا

اور جب کہا اللہ تعالی نے اے عیسے تمنے آدمیو نسے کہدیا تھا کہ مجھے اور میری ماکو معبود بنالو اللہ کو چھوڑکر عرض کی عیسے نے اے اللہ تو پاک ہی مجھے یہ قوت اور مجال کہان تھی کہ وہ بات کہون جسکا مجھے حق نہین اور اگر مین نے کہا ہی تو تجھے خوب معلوم ہی تو ہماری جی کی چھپی باتین جانتا ہی اور ہم تیرے اسرار نہین جان سکتے تو تو غیبونکا جاننے والا ہی کبیر بعض نے کہا یہ کلام حضرت عیسے سے تب ہوا تھا جب آپ آسمانپر اوٹھا لیے گئے۔ بعض نے کہا قیامت مین ہوگا اور یہی مناسب تر ہی۔ ف (اول) ترتیب آیت یون ہی کہ پہلے عموماً انبیا سے مختصر سوال ہوا چونکہ عیسائیون نے قیامت ڈہار کہی ہی تین خدا بنا دیے اور اپنے اس اختراع مین ان حضرات کو بھی شریک سمجھے ہین کہ اونہین کی تعلیم ہی لہذا حضرت عیسی سے مفصل سوال فرمایا اور اپنی نعمتین یاد دلاکر از سر نو بندہ احسان بنایا پھر بکمال التعجب کہا اے عیسے ہمارے یہ احسان اور تمہاری قوم کے یہ بہتان کیا تمنے اونسے کہدیا تھا حضرت عیسے نے جواب مین [1] تقلید انبیا و برکت اتفاق کی رعایت کی اور اللہ کے علم پر محول کیا [2] منصب نبوت کا پورالحاظ یعنے مین تیرا فرستادہ ہون فرستادے کی یہ مجال نہین کہ دل سے گڑھکر کچھ کہے [3] ادب کہ عالم و دانا کا سوال گو بطور استفہام انکار کیون نہو مگر محض بے بنیاد گردانا بے ادبی ہی عرض کیا اور اگر مجھسے ایسی غلطی ہوگی ہی تو حضور جانتے ہین اس خوشامد اور مدح مین اظہار عجز و طلب عفو کا کنایہ ہی (دوم) معلوم ہوا کہ معاصی کرنا کیسا بلکہ اوسپر سکوت فی الجملہ موجب وبال ہے چونکہ حضرت عیسے سے منکرین توحید کے گوشمالی اور آپ کے مخلصین امت سے اونکی سرکوبی کافی نہوئی شبہہ رضا و قبول پایا گیا اسقدر بازپرس کا بار پڑا اسی لیے ہمارے حضور اقدس نے دعا کی اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنیے کہ جاہل پوجین اور ہمیشہ افعال مشابہ بشرک سے زبانی اور فعلی نفرت و بیزاری ظاہر کی اور اپنے غلامون کو حکم دیا کہ جب تم گناہ کا کام دیکھو ہاتھ سے زبان سے مٹاؤ اور نہو سکے تو دل مین برا جانو ایسا نہو کہ کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤ اور آپکی امت

آجتک بلکہ قیامت تک آنکھہ کان کھولے ہوے باغی سرکش اللہ کے چورون کی تاک مین لگی رہتی ہین ذرا آہٹ پائی اور چارون طرف سے ٹوٹ پڑے ایسا نہو کہ ہمپر بھی رضا وشراکت کا شبہہ ہو **وہ لوگ** جو بزرگون سے اعتقاد فاسد رکھتے ہین ان آیات کو بغور پڑہین اور سمجھین کہ نہ یہ بزرگ حضرت عیسیٰ سے زیادہ معصوم اور اللہ کے معتمد ہین اور نہ تم حضرت عیسی کے خاک پا کے برابر خیر تم جو چاہو کرو ان بیچارے بزرگون کو کیون اپنے ساتھہ سمیٹے ہو یہ حضرات اور نہین تو قبرین تمکو کوستے ضرور ہونگے **ای لوگو** ڈرو اوسدن سے کہ جب صفوف انبیا حاضر اور گروہ اولیا قائم تمام مخلوق موجود ملائکہ دست بستہ اپنے اپنے عہدون پر مستعد ایکجانب بہشت شگفتہ وخرم دوسری جانب دوزخ کے شعلے سر بفلک اوسکے چیخ الامان حضرت شاہنشاہ قہار غضب وجلال مین اگر فرماے کہ ای علی وای حسن وای فلان ولی وفلان شہید کیا تمنے میرے بندے میرے محبوب محمد مصطفےٰ کی امت سے کہدیا تہا کہ قرآن چھوڑ وسنت سے رشتہ تقلید توڑ وغلط اقوال شیطانی خواب بیجا رسوم کے زعم پر ہر مشکل وہر محفل مین ہمکو حاضر ناظر جانو منہ سے بندہ اور دلسے خدا مانو تو وہ بزرگ تو حضرت عیسی کی طرح پاک صاف جنت مین چلے جائینگے مگر تم کہان ہوگے تمین خدا کہنے والون سے کئی نمبر بڑہے ہوے **فاعتبروا یا اولی الابصار** حالانکہ بوجہ کمال ناراضی کے غایت انکار ہمارے حضور اور آپکی صلحاے امت اس بازپرس سے انشاءاللہ بری ہین اللہ تعالی اون کے دلون کو جانتا ہی کہ بحر توحید مین غرق اور عجز عبودیت سے فنا تہے (سوم) الہین سے خواہ یہ مراد ہی کہ خدا جانتے ہین یا شریک خدا یعنے تثلیث یا مثل خدا کے اونکی تعظیم کرتے ہین (چہارم) **مافی نفسک** اسمین مفسرین نے تاویلین کین کہ نفس سے اسرار وغیب ذات مراد ہی مگر حق یہ ہی کہ یہ متشابہ ہے جو مراد ہے وہی ہمارا اعتقاد ہے

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

مین نے نہین کہا اونسے مگر جو حکم کیا تونے مجہو اوسکا یہ کہ پرستش کرو اللہ کی کہ رب میرا ہی اور رب تمہارا اور مین تہا اونپر شاہد

مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

جبتک تہا مین اونمین جب وفات دی تونے مجھے تہا تو محافظ اونپر اور تو ہر شئے پر گواہ ہے

یہ بقیہ جواب حضرت عیسی ہی عرض کی - آلہی مین نے تو اونسے وہی کہا جو تونے مجھے حکم دیا یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو ہمارا تمہارا سبکا رب ہی - اور مین اونکی حالت اوسیوقت تک جانتا تہا

اونہین نصیحت کرتا تھا جب تک اونمین تھا پھر جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا تو پھر تو ہی نگہبان تھا مجھے کیا خبر اور تو سب کچھ جانتا ہے

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اگر تو اونپر عذاب کریگا تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر بخشیگا اونکو تو بیشک تو غالب حکمت والا ہے

سبحان اللہ کیون نہو آخر حضرت عیسیٰ پیغمبر (خدا) تھے اور کیسے پیغمبر قریب تر و مناسب تر سرور عالم افصح عرب و عجم سے کیسے معقول جواب عرض کیے ۔ اے پروردگار میہ نیاز مین نے تو کچھ نہین کیا تیرے حکم پہونچا دئے اور مجھے اونکے حالات بھی نہین معلوم (تاکہ اپنی بریت کا ثبوت اور مجرموں کی یعنی شکایت سے سکوت ہو) تو علیم و دانا ہے الٰہی اگر تو اونہین سزا دے تو تجھے اختیار ہی عذاب ہو کیسا غلام اور کیسے غلام نہ سہی جو اپنے عدم سے وجود مین لائے ہوے اور اگر فضل و کرم سے بخشدے تو اپنے ارادون کے پورا کرنے پر غالب ہے اور مصالح امور کا حکیم و دانا ہے ف ذکر عذاب اسلیے مقدم کیا کہ ابھی اپنی ہی پڑی ہی ہو مبادا مجرم کی زبانی کی سفارش سے دوسرا الزام قائم ہوجائے مگر لفظ (عبادک) رحم دلانے کے لیے عرض کیا بعدان تمام عذرون اور خوشامدون کے ٹوٹے ٹوٹے وبے زبان عرض کیا اور حضور بخشدین تو حضور مختار ہین چونکہ وہ مشرک و کافر تھے لہذا غفور رحیم جو صفات متعلق بمومنین ہین ذکر نفرماے بلکہ یون عرض کی کہ آپ عزیز و حکیم ہین جو چاہین کرین یہ غایت درجہ کی سفارش اور خوشامد اور فصاحت ہو مسلم کیا عبداللہ بن عمر نے کہ ہمارے حضور نے یہ آیت پڑہکر دونو ہاتھ اوٹھاے اور روے اور کہنے لگے اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ (ای اللہ میری امت کو بخشدے مین ہی کیونکر کہون کہ تو چاہے اونپر عذاب کرے مجھے اسکا تحمل کہان) اودہر رحمت نے جوش مارا ارشاد ہوا ای جبرئیل جاؤ اور محمد سے پوچھو کہ آپ کیون روتے ہین (اور تیرا رب تو زیادہ تر جانتا ہی) جبرئیل حاضر ہوے اور پوچھا آپنے کہا کہ امت گنہگار کا غم ہے اپنی نجات پر اونکی رہائی مقدم ہی پہر حکم ہوا اے جبرئیل جاؤ اور ہمارے محبوب سے کہدو مین تمکو تمہاری امت کے معاملے مین خوش کردونگا اور ناخوش نہونے دونگا ۔

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کہا اللہ نے آج نفع دیگا سچونکو سچ اونکا انکے لیے باغ ہین بہتی تلے اونکے نہرین

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

رہنے والے اونمین ہمیشہ راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوے اللہ سے یہ کامیابی بڑی ہے

ارشاد ہوگا اے عیسی آج وہ دن ہی کہ سچون کا سچ اونکو فائدہ دیگا اور وہ فائدہ یہ ہے کہ جنتون مین ہمیشہ رہینگی اللہ اون سے خوش وہ خدا سے خوش یہ رضا اللہ کی بہت بڑی کامیابی اور دولت ہی ف چونکہ عذر نہایت پسندیدہ تہا جواب بہی سنجیدہ ملا یہ نفرمایا کہ ہم کیا کرینگے ارشاد ہوا آج تو سچون کے لیے کامیابی ہوا ہی مسیح آپ سچے ہین جنت مین جائیے اور جو سچے ہونگے وہ آئینگے مشرک۔ کافر اللہ پر بہتان کرنے والے دروغگو ہین اونکا آپ ذکر ہی جانے دیجیے اور یہ ارشاد کہ صادقین ہمسے راضی ہین بغرض تسلی واطمینان ہی کہ تم جہوٹے گناہگارون کا خیال کرکے افسوس و رنج نکرو اسلیے کہ تم تو اللہ سے راضی ہو اور رضا کی یہ شان نہین کہ فعل محبوب سے اوسے ہرا نام تکدر پیدا ہو پہر فرمایا ہمارا خوش ہونا بندونسے اور بندونکا راضی ہونا ہمارے احکام سے بڑی کامیابی اسمین کنایہ ہی کہ مشرکین کفار کو دوزخمین ڈالنا ہمارا فیصلہ ہی اسباب مین دم نمارو راضی رہو

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

واسطے اللہ کے ہی سلطنت آسمانونکی اور زمین کی اور جو اونمین ہی اور وہ ہر شے پر قادر ہے

آسمان وزمین اور تمام موجودات اوسی کے مملوک ومخلوق ہین وہ ہر جگہہ حاضر وناظر ہے

سورۃ الانعام — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مکیۃ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ مہربان رحمت والے کے

زاہدی اسکا نام سورۂ انعام اور اسمین ایکسو پینسٹھ آیتین ہین۔ چہہ آیتون کے سوا سب مکی ہین معالم وکبیر وزاہدی وغیرہ متفق ہین کہ اسمین چہہ آیتین مدنی ہین اور کہا ابن حزم نے کہ نو آیتین مدنی ہین معالم جب یہ سورت اوتری تو اوسکے ساتہہ ستر ہزار فرشتے آئے اور دونو کنارے آسمان کے بہر لئے اور تسبیحان اللہ والحمد للہ کی آوازین بلند تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم اور سجدے مین گر پڑے کبیر حضور نے فرمایا کہ مجہپر کوئی سورت ایکبار نہین اوتری مگر سورۂ انعام اور کسی سورت پر شیاطین ایسے جمع نہین ہوئے جسقدر اسپر جمع ہوئے کہ کچہہ رخنہ اندازی کرین اور اللہ تعالی نے جبرئیل کے ساتہہ پچاس یا پچاس ہزار فرشتے بہیجے کہ اوسے ڈہانکے ہوئے لائے یہان تک کہ میرے سینے مین جمع کردیا اور بیشک اللہ نے ہمکو اور تمکو اسکی برکت سے وہ عزت دی کہ جسکے بعد پہر ذلت نہوگی معالم آپنے فرمایا جسنے سورۂ انعام پڑہی اوسپر یہ ستر ہزار فرشتے درود پڑہینگے اوس دن اور رات تفسیر حضرت علی سے مروی ہی کہ اس سورت کا نام توریت مین مرضیہ ہی زاہدی جب یہ سورت اوتری آپنے کاتبونکو بلایا

اور رات ہی رات نقل کرادی اور آپنے فرمایا کہ اس سورت کی تین پہلی آیتین (تکسبون تک) جو پڑہتا ہی اللہ تعالی اوسپر چالیس فرشتے موکل کرتا ہی کہ قیامت تک اوسکا ثواب لکہین اور ایک فرشتہ آسمان سے اوترتا ہی اوسکے پاس لوہے کا حربہ ہی جب شیطان اس بندے کے دل مین وسوسہ ڈالنا چاہتا ہی فرشتہ اوسی حربے سے وہ ضرب رسید کرتا ہی کہ اوسمین اور شیطان مین ستر پردے ہوجاتے ہین۔ اور جب قیامت ہوگی اللہ تعالی اسکے ... فرمائیگا چل میرے سایہ مین اور کہا میری جنت کے پہل اور پی پانی کوثر کا اور نہا سلسبیل مین تو میرا بندہ ہی مین تیرا رب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝

سب تعریف ہی واسطے اللہ کے جسنے بنائے آسمان اور زمین اور بنائی تاریکیان اور روشنی پہر جو کافر ہوے اپنے رب کے برابر کرتی ہین

یہ اللہ تعالی کی شان ہی کہ زمین و آسمان کو پیدا کیا اندہیرا اوجالا بنایا۔ جہانتک حمد وثنا تصور اور امکان مین ہو سب اوسکے لیے مخصوص ہے فاعل حقیقی وہی ہی ماوشما وسایل ومجاز پہر بہی کفار کے یہ حماقت اور شرارت ہے کہ اوسکے بنائے ہوئی چیزون کو اوسکی برابر اور شریک قرار دیتے ہین ف اسمین رد ہی آتش پرستون پر جو نور اور آگ سے پرستش کرتے ہین اسلیے کہ وہ بہی مخلوق ومملوک ہے پہر معبود کسطرح ہو ... اسطرح کہ خالق جملہ اشیاء اللہ ہی ... مشرکین پر جو اللہ کو دوسرون کے ساتہہ برابر کرتے ہین

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝

وہی ہی جسنے بنایا تمکو مٹی سے پہر مقرر کی مدت اور مدت نام رکہی ہوئی پاس اوسکے ہی پہر تم شک کرتے ہو

قضی حکم۔ خبر۔ کارسازی۔ اجل تاخیر۔ مدت۔ یعنی اللہ وہ ہی جسنے تمکو خاک سے پاک کیا مٹی سے بنایا تمہارے زندہ رہنے کے لیے ایک مدت قرار دی اور دوسری مدت اپنے پاس رکہی یعنی اوسکا علم کسیکو نہین دیا اور تم ان قدرتون کو دیکہکر بہی شک کرتے ہو کہ بعد مرنے کے کیونکر زندہ ہونگے ف ان دو مدتون کے بیان مین مفسرین کا اختلاف ہی معالم حسن اور قتادہ اور ضحاک کہتے ہین پہلے مدت پیدا ہونے سے مرنے تک دوسرے مرنے سے بعث وحشر تک۔ مگر متقی صالح صلہ رحم کرنے والے کی عمر زیادہ بہی کردی جاتی ہی دوسری مدت سے اور فاجر قاطع الرحم کی عمر کم بہی کردی جاتی ہی اور دوسرے بڑہادی جاتی ہی۔ کہا ابن عباس نے مدت اول سے نیند مراد ہی اور مدت دوم سے مدت عمر۔ کہا مجاہد نے پہلی عمر۔ دوسرے مدت آخرت۔ اور کہا گیا کہ دونون مدتین ایک ہین یعنی ہمنے انسان کے لیے مدت عمر معین کی جسکا علم ہمارے پاس ہے

وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَهْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ۝ وَمَا

اور وہی اللہ ہی آسمانون مین اور زمین مین جانتا ہی چھپا تمہارا اور کھلا تمہارا اور جانتا ہی جو کماتے ہو اور نہین

تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا کَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝ فَقَدْ کَذَّبُوْا

آتی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیون سے اونکے رب کی مگر ہوتے ہین اوس سے منہ پھیرنے والے پس بیشک جھٹلایا

بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

حق کو جب آیا اونکے پاس پس اب آجائیگی اونکے پاس خبر اوسکی کہ تھے اوس سے دل لگی کرتے

آسمانون اور زمینون مین وہی ایک اللہ ہی (ایسا نہین جیسا کہ مشرکون نے محلی محلی اور شہر شہر اور ایک ایک کام کا ایک معبود و مختار ٹھہرا رکھا ہی یا آسمانی رب اور زمینی رب اور سمجھتے ہین یا مجوسی ایک یزدان دوسرا اہرمن بنائے ہوے ہین) تمہاری چھپی کھلی باتین سب جانتا ہی اور تمہارے افعال سے بھی مطلع ہی شعر عیان در دقلب و جگر تجکو ہے سوا مجھسے میری خبر تجکو ہے تاہم جو نشانی حضرت الوہیت کی آتی ہی اوسے جھٹلاتے ہین شرارت سے بیہودہ باتین بناتے ہین۔ تو اب مسلمانونکی شمشیر خونریز یا فتنہ رستخیز سے اس تمسخر اور تمرد کا حال کھلا جاتا ہی ف ان آیتون مین دلائل توحید و براہین ربوبیت و خالقیت بیان فرماکر منکرین کو برابر الزام دیے آخر کار فرمایا نہین جانتے تو اب جان لوگے اور نہین مانتے تو مان لوگے گھبراؤ نہین ذرا اپنے اگلون کے واقعات آنکھ کھول کر دیکھو اگر کچھ نظر آیا تو خیر نہین تو اس اندھے پن کا علاج دوسرے طور پر کیا جائیگا

اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَکِّنْ لَّکُمْ

کیا نہین دیکھا کسقدر ہلاک کے ہمنے پہلے اونکے جماعتین جگہ دی ہمنے اونکو زمین مین اوسقدر کہ نہ جگہ دی ہمنے تمکو

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَکْنٰهُمْ

اور بھیجا ابر اونپر برسنے والا اور بنائین ہمنے نہرین جاری تلے اونکے پھر ہلاک کردالا ہمنے اونکو

بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ ۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝

بسبب اونکے گناہونکے اور پیدا کی ہمنے بعد اونکے جماعت دوسری

قرن زمانیکا ایک حصہ اسی برس یا ساٹھ برس یا چالیس برس یا تیس برس یا سو برس کا ہوتا ہی اور مجازاً اوس قوم و جماعت کو بھی کہتے ہین جو ایک زمانے مین ہون اور یہان اہل زمانہ مراد ہین تمکین جاے دادن۔ قدرت و قابو۔ سماء سے مراد ابر۔ اور مدرار بہت برسنے والا۔ اور باران۔ حاصل کیا تمنے نہین دیکھا کتنی قومین تمسے پہلے نیست و نابود کر دی گئین جنکو وہ قدرت دی تھی کہ تمکو نہین دی اونپر پانی برسایا نہرین جاری کین تا بفراغت

من زائدہ قبلہم ظرف من تبعیضیہ قرن موصوف مکنہم صفت حال سماء مدرارا مفعول ثانی

کہاتیں اور شگفتہ حال رہیں پھر جب وہ ہوں نے نافرمانبرداری کی گناہونکی شامت سے اون پر
عذاب آئے اور دوسرے لوگ اونکی جگہہ پیدا کردیئے۔ اگر تم بھی ایسے ہی گناہ کروگے ویسی سزا
پاؤگے قرون سابقہ سے مثل عاد۔ وشداد و فرعون ونمرود وقوم شعیب وصالح وغیرہ کے
مراد ہیں اور ہلاک سے مراد عذاب ہے ورنہ موت تو سبکے لیے ہی معالم نضر بن حرث وعبد اللہ بن
امیہ وغیرہ کہتے کہ اے محمد ہم تو ایمان تبھی لائینگے کہ کتاب اللہ کے پاس سے لاؤ اوسپر
چار فرشتے گواہ ہوں کہ آپ اللہ کی پیغمبر برحق اور اپنی دعوی میں صادق اسکا جواب تین طرح سے دیا گیا (اول)

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ[1] بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ[2] الَّذِينَ كَفَرُوا
اور اگر اوتارتے ہم تجپر کوئی کتاب کاغذ میں پھر ٹٹولتے اوسے اپنے ہاتھوں سے ہر آئینہ کہتے جو کافر ہوئے

إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ
نہیں یہ مگر جادو صریح

اگر ہم آپ پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کرتے اور یہ لوگ وہی ٹٹول کر جان لیتے تب بھی یہی کہتے کہ یہ بھی جادو اور نظر بندی ہے
ف اسمیں سے کفار کی تکذیب ہے کہ طلب معجزہ بھی حیلہ جوئی ہے[3] کمال حماقت کا ذکر کیا کہ آنکھ
نہیں ہے جو دیکھیں اور پڑہیں۔ کان نہیں ہیں کہ سنیں۔ عقل نہیں ہے کہ سمجھیں صرف اندہونکی طرح
ٹٹول ٹٹال کر کام نکال سکتے ہیں مگر اوسپر یقین وسعادت نہیں کہ مان لیں (دوم)

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ
اور بولے کیوں نہ اوتارا گیا اوسپر فرشتہ اور اگر اوتارتے ہم فرشتہ فیصل ہوجاتا امر پھر نہ مہلت دی جاتی

کہتے ہیں کہ محمد پر فرشتہ کیوں نہ اوتارا گیا جو نبوت کی تصدیق اور ہمارے دلونکی تسکین کردیتا
(فرمایا) اگر ہم فرشتہ بھیجدیتے تو کام تمام ہوجاتا جو انکار کرتا فورًا عذاب میں دھر لیا جاتا پھر
اونہیں مہلت نہ دیجاتی مراد قضاء امر سے قیامت ہے مفسرین فرماتے ہیں کہ اول عادت الٰہی یونہی
جاری ہے کہ جب کوئی بڑا معجزہ ظاہر ہو تو فورًا منکرین پر عذاب آجاوے دوسرے فرشتے آدمی دیکھہ نسکتے
ہیبت سے مرجاتے راقم کے نزدیک بات یہ ہے کہ ایمان وہی معتبر ہے جو غیب پر ہو اور ملائک عالم
آخرت وغیب سے ہیں انکے ظاہر ہونیکے بعد ایمان لانیکا موقع نرہتا اور دنیا کی مہلت اسی لیے
کہ سوچیں اور مانیں جب محل غور ونظر نرہتا دنیا نرہتی اور قیامت قائم ہوجاتی۔ اور معجزات عجائب
تو ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں تابوت سکینہ کو فرشتے لائے من وسلوی۔ مائدہ۔ غمام۔ ستون نور
نیل کا خشک ہونا۔ مردے زندہ ہونا۔ شق القمر وغیرہ یہ امور فرشتے کے آنے سے کم نتھے
اور یہ کہ آدمی فرشتونکو نہ دیکھہ سکتے کفار کے ساتھہ خاص نہیں بلکہ عام ہے وہم ملائکہ کا بھی آنا

[1] عطف ہی انزلنا ولمسوہ ١٢
[2] لقال جزا ہی لو کے ١٢
[3] یعنی ان کی ... بیان ہے ١٢

ثابت ہوا ہی جیسے ہاروت و ماروت کا قصہ اور یہ معجزات مذکورہ - علاوہ انکے اور بہت روایتین ہین جنہین ملائکہ کا آنا اور ظاہر بہی ہونا مفہوم ہوتا ہی جواب ایک تو بعض قصون کے ثبوت مین کلام ہی اور لنسہی تو یہ امر کہ فرشتے مشکل نظر آتے ہون اور دیکہنے والے اونہین فرشتہ سمجہتے ہون صراحۃً ثابت نہین دوسرے اگر فرشتے آئے اور دیکہے بہی گئے تو یہ متعلق بہ امر ثبوت و تعلیم نہ تہا تا کہ فیصلہ ہو جاتا - (سوم)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝
اور اگر بناتے ہم اوسے فرشتہ البتہ بناتے ہم اوسے مرد اور مشتبہ کرتے ہم اونپر جو مشتبہ کرتے ہین

اور اگر ہم ایسا کرتے کہ فرشتے کو رسول بنا کر بہیجدیتے تو بہی وہ فرشتہ کسی مرد کی صورت مین ہوتا اور جس امر مین اونہین اب تردد اور شبہ ہی تب بہی رہتا کہ شاید یہ فرشتہ ہو اور افعال عجیب اوسکے جیسے ترک خورد و خواب سحر پر محمول ہوتے (اور ایسا نہ ہوتا تو واللہ ثم باللہ ہمارے حضور کے اخلاق عظیم اور آپکا جمال نورانی ملائکہ کے اعجوبہ نمائیون سے ہزار ہا درجہ بڑہا ہوا تہا اور قرآن کے شیرین بیانی کلام الٰہی ہونے پر خود ہی ثبوت کافی تہی حاصل یہ کہ اگر فرشتہ پیغمبر بنایا جاتا تو دو حال سے خالی نہین یا اصلی صورت پر ہوتا اسے تم دیکہ نہ سکتے اسلیے کہ ملک عالم ملکوت و غیب سے ہی اور ہماری بینائی عالم ناسوت و شہود سے - اور اگر کسی دوسری شکل پر ہوتا تو آیا آدمی کی صورت ہوتی یا کسی حیوان کی - حیوان کی صورت نہ شایان رسالت ہی نہ قابل اعتماد و قعت اور آدمی کی صورت اوسے دہوکے مین ڈالتی کہ واقعہ کیا ہے پس حجاب نہ او ٹہا در و حجاب رخ یار تہے آپ ہم ؎ کہلی آنکہ تو کوئی پردا نہ دیکہا ؎ نکتہ مفہوم ہوتا ہی کہ مرد عورتون سے زیادہ حسین ہین اسلیے فرمایا کہ ملک رسول مرد کی صورت مین جو زیباترین صورہی آتا اور کیون نہو حسن معجزہ ہی حضرت یوسف کا اور خصیصہ ہی ہمارے حضور کا عورت پیغمبر نہین ہوتی ورنہ تخصیص رجل کی کیا تہی

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
اور بیشک مسخراپن کیا گیا پیغمبرون سے جو پہلے تہے آپسے پہر اوٹ پڑے اونپر جو تمسخر کرتے تہے اونمین سے وہ چیز کہ تہی ساتہ اوسکے

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝
ہنستے کہدیجیے چلو پہرو زمین مین پہر دیکہو کیا ہوا انجام جہٹلانے والونکا

حاق عود کرنا - لوٹنا - گہیر لینا - بیشک اس سے پہلے جو پیغمبر گذرے اونپر کفار مسخراپن کرتے رہے مگر اونکا تمسخر اونہین پر لوٹ پڑا اور ہلاک ہوگئے اون سے کہدیجیے ذرا گہر سے نکل کر

ملکون مین پہرین دیکہین کہ منکرین نوح کس بہنور مین ہین - اور فرعونی کس طوفان مین شداد کی جنت - نمرود کی آگ کہان ہے - صالح وشعیب کے جہٹلانے والون کا کہین نام ونشان ہی - یہود نے الزام مسیح مین کیا پایا - پچہلی والون کے کیا آگے آیا

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ

پوچہو ملک کسکے ہے جو آسمانون مین ہے اور زمین مین بتادے ملک اللہ کی ہے لکہی اپنی ذات پر رحمت البتہ جمع کر دیگا تمکو

اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

دن مین قیامت کے کہ نہین تردد اسمین جنہون نے نقصان مین ڈالا جانونکو اپنی پس وہ نہین ایمان لاتے

اے نبی کریم آپ ان منکرون سے پوچہیے کہ جو کچہ زمین وآسمان مین ہے یہ کسکا ہے اگر وہ جواب صحیح دین تو فہو المراد نہین تو آپ ہی انہین تعلیم کر دیجیے کہ سب اللہ کا ہے جسنے اپنی ذات پر رحمت لکہہ لی اور تمکو روز قیامت مین جمع کریگا جسکے آنے مین شک وشبہہ نہین جنہون نے اپنی ذات کو خسارے مین ڈالدیا ہے وہ ایمان نہین لاتے **ف** ۱ جبکہ اللہ سبکا مالک - رحیم ہے سب کو اوسکے سامنے حاضر ہونا ہے تو بیشک ایمان نہ لانا سخت نقصان ہے ۲ تعلیم سوال اسلیے تہا کہ منکرون کو الزام دیا جائے - تعلیم جواب اسلیے تہا کہ وہ ذلیل ہون یا مومنین ادب سیکہین وہم کتب وجوب کے لیے ہے اور اللہ پر کسی شے کا واجب ہونا خلاف اجماع اہل سنت **جواب** واجب کی دو قسمین ہین ۱ اضطراری جسمین دوسرا حقدار قرار پائے اور خود یا کسی دوسرے ذریعے سے مجبور کر سکے ۲ اختیاری جسمین نہ کسیکا حق ہو نکوئی جابر - پس وجوب اول ذات باریتعالے مین قطعًا ممتنع ہے اور شکل دوم مین بہی اس طور سے کہ اگر اوسکے خلاف کیا جائے تو ملامت وقبح لازم آئے اہل سنت تسلیم نہین کرتے بلکہ اس طریق پر کہ اوسکے ارادۂ ازل اور علم قدیم مین ایسا ہی کرنا قرار پایا ہے اور اوسنے ہمکو خبردار کردیا کہ ہم ایسا کرینگے - کوئی محذور لازم نہین آتا بیشک اللہ تعالی مشرک کو نہ بخشیگا مومن کو بہشت عطا فرمائیگا - قیامت ضرور قائم کریگا مثل اس کے جملہ اخبار نبوی ضرور ہونگے ایسے ہی اپنے مخلوق پر ضرور رحیم ہے - پس یہ معانی اگرچہ لزوم ووجوب کے لفظ مین ہون مگر اوسکی قدرت اور بے نیازی کے مزاحم نہین **معالم** ابوہریرہ سے آنحضرت سے روایت کی کہ جب اللہ تعالی خلقت کو بناچکا ایک کتبہ عرش پر لکہا اوسمین یہ ہے اِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے فرمایا کہ اللہ تعالی کے لیے سو رحمتین ہین ایک رحمت کا اثر یہ ہے کہ جن وانس حیوانات آپسمین محبت ہمدردی تعظیم اخلاق سازگاری رکہتے ہین

ع ۸ ۱۵ ربع ۳ منزل

مفسرین نے رحمت کی تشریح مین بہت گفتگو کی ناچیز کے نزدیک کوئی چیز ایسی نہین جو اوسکے کمال رحمت سے خالی ہو پس تعین وتخصیص بیسود ہی ہماری ہستی ہمارا بقا ہماری پرورش تمام اسباب دنیاوی ہون یا اخروی کتاب دینی کا بہیجنا بار بار تعلیم تمثیل تہدید سب رحمت ہی رحمت ہی

شکر فیض تو چمن چون کند اے بہار — گرچہ خار است و گر گل ہمہ پروردہ تست

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ

اور اوسی کے لیے ہے جو رہتا ہے رات اور دن مین اور وہی سنتا جانتا ہے کہہ کیا سوا اللہ کے بناؤن مین

وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ

دوست بنانے والا آسمانون اور زمین کا اور وہ کہلاتا ہے اور نہ کہلایا جاتا ہے کہہ مین حکم دیا گیا ہون

أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

یہ کہ ہون پہلا اوسکا کہ اسلام لایا اور نہ ہو جا تو مشرکون سے

اور جو کچھ رات دن مین ہی (یعنے جملہ موجودات) سب اللہ ہی کی ملک ہی وہی سنتا جانتا ہی کہدیجیے کیا مین سوای اللہ کے کسی اور کو دوست و حمایتی بناؤن اور اللہ تعالی زمین و آسمان کا ایجاد کرنے والا ہی اور سب کو کہلاتا ہی اور اوسے کوئی کہلا نہین سکتا کہدیجیے مجھے یہی حکم ہوا ہی کہ سب سے پہلے مطیع و منقاد بن جا کچہ تردد و توقف نکر اور ہرگز ہرگز تو مشرکون سے نہ ہو جا کبیر اطعام یعنے نفع رسانیدن ف بیان مراد پرورش و بقا ہی یعنے تمام عالم کا قوت و پرورش و بقا اوس ذات پاک سے متعلق ہی اور وہ اوس سے مستغنے

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ

کہدیجیے مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون اپنے رب کی عذاب سے اوس دن کے جو بڑا ہی جو شخص پہیر دیا جاوے اوس سے اوس دن پس تحقیق رحم کیا اوسپر

وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝

اور یہ کامیابی ظاہر ہی

آپ کہدین مجھے خوف ہی اگر اپنے رب کی نافرمانی کرونگا تو اوس دن مین جو سب دنون سے بڑا ہی عذاب نہ آجاے اور جس شخص سے عذاب پہیر دیا جاے اوسپر اللہ نے رحم کیا اور یہ یعنے عذاب سے بچنا بڑی کامیابی ہے

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ

اور اگر پہنچاوے تجھکو اللہ ضرر تو نہین کہولنے والا اوسکو مگر وہی اور اگر پونہچاوے تجھے خیر پس وہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝

ہر شے پر قادر ہے اور وہ غالب ہے اوپر اپنے بندون کے اور وہ حکیم خبردار ہے

اگر اللہ تعالیٰ ضرر پونہچائے تو کوئی اوسکا دفع کرنے والا نہین ہی مگر وہی اللہ اور اگر پونہچائے اللہ تجھے نیکی تو وہ ہر شے پر قدرت رکہتا ہی اور تمام بندون پر غالب و زبردست ہی اور حکمت والا خبردار ہی ف ۱ خیر و شر سب اوسی کی طرف سے ہی ۲ وہ اکیلا تمام بندونکا منتظم اور سب پر حکمران ہے اوسے کسی معین و شریک کی ضرورت نہین

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ۗ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا
کہدیجیے کون شے بڑی ہی گواہی مین کہی اللہ گواہ ہی درمیان میرے اور تمہارے اور وحی کیا گیا طرف میری

الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً
قرآن تاکہ ڈراؤن تمکو ساتھ اوسکے اور جسے پونہچے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ بیشک ساتھ اللہ کے معبود

اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ
دوسرے ہین کہدیجیے نہین گواہی دیتا مین کہدیجیے سوا اسکے نہین کہ وہ معبود اکیلا ہی اور بیشک مین بیزار ہون اوس سے کہ شریک کرتے ہو

معالم بعض اہل مکہ نے حضور سے کہا کوئی آپکی نبوت کا گواہ بہی ہی یہود و نصاریٰ سے ہمنے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ اون کے پاس کوئی ذکر و کلام آلہی نہین ارشاد ہوا اے محمد آپ اونسے کہدین اللہ کی گواہی سے کون گواہی بڑی ہی آپ کہدیجیے اللہ گواہ ہی ہمارے تمہارے درمیان مین کہ یہ قرآن میرے پاس بطور وحی کے بہیجا گیا ہی تاکہ مین تمکو اور اوسے جو اسے سنے ڈراؤن کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتہہ کوئی اور معبود ہی (اگر وہ کہین ہان تو) آپ کہدیجئے کہ مین تو اس بات کی گواہی نہین دیتا کہ اللہ کے ساتہہ اور بہی کوئی معبود ہو سوائے اسکے کوئی بات نہین ہے کہ وہی اللہ معبود واحد ہی اور مین اون سے بیزار اور بری ہون جنہین تم اللہ کے ساتہہ شریک ٹھہراتے ہو ف من بلغ عام ہی اور آپکی عموم رسالت پر شاہد

الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ
وہ کہ دی ہمنے انکو کتاب پہچانتے ہین اوسکو جسطرح پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو جنہون نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۠ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
خسارے مین ڈالا اپنی جانون کو پس نہین ایمان لاتے اور کون ظالم زیادہ اوس سے کہ باندہے

عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
اللہ پر جہوٹ یا جہٹلائے آیتین اوسکی شان یہ ہے کہ نہ فلاح پائینگے ظالم اور جسدن جمع کرینگے ہم

جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝
اون سبکو پہر کہینگے اون سے کہ شریک کئے تہے کہان ہین شریک تمہارے وہ کہ تہے تم دعوی کرتے

ربع

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ○

پھر نہ ہوگا عذر اونکا مگر یہ کہ کہینگے قسم اللہ کی اے رب ہمارے نہ تھے ہم شریک کرنے والے

اہل کتاب ہمارے رسول کو اسطرح پہچانتے ہین جیسے اپنے بیٹون کو جو اپنی جانونکو نقصانین ڈال چکے وہ ایمان نہین لاتے اور کون اوس سے ظالم زیادہ ہی جسنے اللہ پر افترا باندہا اوسکا شریک ٹھہرایا یا اوس کے آیتون کو جہوٹا کہا اور رسول اور کتاب پر ایمان نہ لایا وہ بڑا ظالم ہی اور بات یہ ہی کہ ظالم رستگار نہوگا جسدن ہم سب کو جمع کرکے مشرکون سے فرمائینگے تمہارے شرکا کہان ہین وہ جنکے سامنے تم سر جہکاتے جنکے بہروسے پر ہمارے نبی کو جہٹلاتے تھے تو سوائے اسکے اون سے کچہ نہ بن آئیگا کہ اے رب تیری قسم ہم تو کسی کو شریک نہین کرتے تھے معالم اس جواب کے بعد اون کے زبانون پر مہر کردی جائیگی اور ہاتھ پاؤن آنکھ کان سب گواہی دینگے اسکی تفصیل آئیگی جامع فتنہ سے مراد عذر یا محبت اصنام چونکہ مشرکین اس جہوٹھ سے اپنی نجات کا ارادہ کرینگے اسلیے اسے فتنہ فرمایا یا اسلیے کہ انتہائے محبت معبودان باطل کی یہ ہوگی کہ اونکے خلاف قسمین کہا ئینگے

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

دیکھہ کیونکر جہٹلایا اپنی جانونپر اور گم ہوا اونسے جو تھے افترا کرتے

اے حبیب کریم آپ دیکھین کہ کسطرح یہ مشرک آپکو جہٹلانے لگے اور جو بہتان وافترا بنایا وہ سب تہ و بالا ہوگیا نہ صنم پرستی کا اقرار رہے نہ اون بدمستیونپر اصرار

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ

اور بعض اون مین سے کان لگاتے ہین طرف تیری اور کردیے ہمنے دلونپر اونکے پردے یہ کہ سمجہیں اوسے اور

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ

کانون مین اونکے گرانی اور دیکھین سب نشانیان نہ ایمان لائین یہانتک کہ جب آئین تیرے پاس جہگڑین تجھسے

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○

کہین جو کافر ہوے نہین یہ مگر کہانیان اگلون کی

معالم ابوسفیان۔ اور ابوجہل اور ولید اور نضر اور عتبہ وغیرہ حضور کی خدمت مین آئے اور قرآن سنا اور نضر سے جو بڑا باتونی قصہ گو تہا کہا محمد کیا کہتے ہین اوسنے کہا مین نے تو اتنا ہی دیکھا کہ اون کی زبان چلتی ہی اور کچہ نہین سمجہ مین آیا ہان اگلون کی کہانیان جیسی

ع ۱۱
استثناء
منقطع ہے
ع اسکی تقریر

ضعوفی الاذ سنین
کہ از پی کسی
عن۱۱ کی تعریف صفحہ ... مین گذر چکی ہے

مین کہا کرتا ہون بیان کرتے ہین - ابوسفیان نے کہا مین بعض بعض بات کو سچا جانتا ہون
ابوجہل بولا ہمکو اسکے ماننے سے مرجانا آسان تر ہے ارشاد ہوا اونمین وہ ہین جو آپکی طرف
کان لگا کر سنتے ہین اور ہمنے اونکے دلونپر پردے ڈالدیے ہین سمجہہ بوجہہ نہین اور اونکے کانونمین
گرانی ہی اچہی طرح سن نہین سکتے اور وہ اگر تمام نشانیان دیکہہ لین تب بہی ایمان نہ لاوینگے یہ ہوگا
کہ جب حضور مین آئین جہگڑین اور کافر یعنے نضر کہے یہ تو اگلونکے قصے ہین اکنۃ جمع کنان یعنے
پردہ وقر گرانی گوش یعنے اونکا سننا آیۃ معجزہ **نکتہ** قرآن مجید کو صرف بطور قصہ
یالذت شعر وسخن سننا مشابہت ہی کفار سے بلکہ یہ ذکر ونور ومقصود ومحبوب ہے -

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

اور وہ منع کرتے ہین اوس سے اور دور رہتے ہین اوس سے اور نہین ہلاک کرتے مگر جانین اپنی اور نہین شعور کرتے

یعنے کفار قران یا پیغمبر سے دوسرون کو روکتے ہین اور خود دور رہتے ہین مگر اپنی ہی جان کو
ہلاک کرتے ہین کسیکا کچہہ نہین بگاڑتے اور اونہین اپنی اس ہلاکت وضلالت کی خبر نہین ہے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا

اور اگر آپ دیکہتے جب وہ ٹہرائے گئے آگ پر پہر بولے کاشکے ہم پہیرے جائین اور نہ جہٹلائین آیتون کو رب کے اپنے

وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا

اور ہوجائین ایمان والون سے بلکہ ظاہر ہوا اونکو وہ کہ تہے چہپاتے پہلے سے اور اگر پہیرے جاتے

لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

البتہ پہر کرتے وہ کہ منع کیے گئے اوس سے اور بیشک وہ جہوٹے ہین

ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تو نہایت خوش ہوتے

مین آپ یہ تماشا دیکہتے
اور تعجب کرتے جب

کفار کہ دوزخ پر ٹہرائے جاوینگے اور کہنے لگین گے کاشکے ہم دنیا مین پہر بہیجدیے جاتے اور وہان
کتاب ورسول کو نہ جہٹلاتے اور ایمان والے ہوجاتے - اونپر وہ اعمال اور اسرار جنہین دنیا مین
چہپاتے تہے ظاہر ہونگے اور اے حبیب کریم وہ کاذب ہین وہان سے لوٹنا کیسا اور بالفرض اگر
ایسا ہی ہوتا تو وہ لوگ پہر وہی کفر ومعصیت کرتے اور ممنوعات مین عود کرتے یہ جہوٹے ہین
بدا لہم سے اعمال مراد ہین یعنے جو اعمال چہپاتے تہے اوسدن اونکے سامنے آوینگے (درمنثور) **ف** ہر بشر
مین نور توفیق اور جلوہ حقانیت ضرور ہی مومنین کے دل سے صبح صادق کی طرح بلند ہو کر تمام جسم کو
نورانی کرتا ہی اور کافرون مین صبح کاذب کے مانند دلمین خطرہ آیا اور مٹ گیا اچہی بات ہر شخص کے
دلمین ضرور آتی ہی مگر غفلت یا شرارت یا تعصب سے [illegible] مخفی مہمل کر دیتا ہو تو یہ لوگ

مخفی اور حقیقت محجب قیامت مین اونپر کہل جائینگے

وَقَالُوٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِيْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى

اور کہا نہین یہ مگر زندگی ہماری دنیا وہی اور نہین ہم اوٹہائی جانیوالے اور اگر دیکھے تو جب ٹھہرائے گئے پاس

رَبِّهِمْ ۚ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ع

رب کے اپنے فرمایا کیا نہین ہی یہ سچ بولے ہان اور قسم ہی انپر رب کی فرمایا پس چکہو عذاب بسبب اوسکے کہ تم کفر کرتے

اور وہ لوگ کہ بعث و نشر کے منکر ہین کہتے ہین کوئی اور زندگی نہین ہی مگر یہی دنیا کی زندگی اور ہم پہر مبعوث یعنی زندہ نکیے جائینگے - اور اے رسول کریم کبہی آپ وہ تماشا دیکہین جب قیامت مین یہ منکر اپنے پروردگار کے حضور مین پیش کیے جائین گے اور حساب و مواخذے کے لیے فرشتے اونہین روکین گے پروردگار بواسطۂ ملائکہ فرمائے گا بتاؤ کیا یہ حشر و نشر سچ نہین ہی کہینگے ہم کو اللہ کی قسم یہ تو حق ہی اللہ تعالیٰ بواسطۂ ملائکہ حکم دیگا پس تم لوگ عذاب کا ذائقہ چکہو بسبب اوس گناہ کے کہ تم کفر و انکار کیا کرتے تھے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا

بیشک ٹوٹا پایا جنہون نے جہٹلایا ملاقات کو اللہ کی یہانتک کہ جب آگئی اونکے پاس قیامت دفعتہً بولے

يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝

اے افسوس اوسپر کہ کمی کی ہمنے اوسمین اور وہ اوٹہائے ہونگے بوجہ اپنے اپنی پیٹہونپر آگاہ ہو برا ہی وہ جو اوٹہاتے ہین

بیشک بڑا نقصان و خسران ہی اونکے لیے جو جہٹلاتے ہین کہ اللہ کے حضور مین جانا ہوگا جب دفعتہً قیامت آجائیگی تو کہنے لگین گے افسوس کہ ہمنے اطاعت مین کمی کی اور حال اونکا یہ ہوگا کہ اپنے اپنے پیٹہونپر اپنے گناہون کے بوجہ اوٹہائے ہونگے - جان رکہو کہ جو بوجہ وہ اوٹہاتے ہین وہ نہایت ہی برا ہی **لقاء** سے مراد حضوری ہی بغرض حساب اسلیے کہ دیدار حضرت پروردگار نصیب کفار نہین ہی **فرط** تبشدید کمی کے یعنی جو کرنا تہا وہ نکیا - حدیث مین وارد ہوا کہ لوگ اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے کہ دفعتہً قیامت قائم ہوجائیگی (اسکی تفصیل اپنے موقع پر آئیگی) **معالم** جب مومن قبر سے نکلیگا تو ایک صورت دلکش مشک بو ماہ رو اوسکے سامنے آئیگی اور کہیگی اے شخص تو مجھے جانتا ہی یہ کہیگا نہین وہ کہیگی مین تیری نیکی ہون مجہپر آج سوار ہو سلے مدتون دنیا مین مین نے تجہپر سواری کی ہی - اور کافر کے سامنے بری صورت گندہ والی بدبودار آئیگی اور کہیگی تو مجھے پہچانتا ہی یہ کہیگا نہ وہ بولے گی مین تیری برائی ہون دنیا مین

تونے مجبور مد تون سواری کی اب مین تجہپر سوار ہونگی اسلیے فرمایا هُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ وَرِثْشُو
آپنے فرمایا کہ جب دوزخی جنتون کے باغ اور نعمتین دیکھین گے افسوس وحسرت کرین گے

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○
اور نہین زندگی دنیاوی مگر کہیل کود اور البتہ دار آخرۃ اچھی واسطی اونکے کہ ڈرتے ہین کیا نہین جانتے

دنیا کی زندگی نہین مگر کہیل کود اور دار آخرت یعنے جنت اس کہیل کود سے زیادہ دلکش اور سرور افزا ہی اور اونکے لیے ہی جو تقوی کرتے ہین کیا تم اتنا بہی نہین سمجھتے لہو ولعب سے یہ غرض ہی کہ دنیا بہلا دینے والی اور بیخبر ناعاقبت اندیش بنانے والی محض بے بنیاد بیسود اور نافہمون کا مشغلہ ہی **ف** آیت مین اشارہ ہی لہو ولعب کی کراہت کی طرف

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بیشک جانتے ہین ہم شان یہ ہی کہ غمگین کرتا ہی تجہے جو کہتے ہین کفار پس بیشک وہ نہین جہٹلاتے تجہے مگر ظالم

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا
آیتون سے اللہ کی انکار کرتے ہین اور بتحقیق جہٹلائے گئے بہت رسول پہلے تجہسے پس صبر کیا اوپر کہ جہٹلائے گئے اور ستائے گئے

حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ○
یہانتک کہ آگئے اونکو مدد ہماری اور نہین کوئی بدلنے والا باتونکا اللہ کی اور بتحقیق آگئے تیرے پاس خبر رسولون کے

اے نبی کریم ہم جانتے ہین کہ آپکو کفار کی باتین مغموم ومحزون کرتی ہین پس بیشک وہ آپ کو نہین جہٹلاتے مگر یہ ظالم آیتون کو اللہ کی جہٹلاتے ہین اور ر(آپ پر کیا ہے) ایک جماعت پیغمبرونکی آپسے پہلے جہٹلائی گئی پہر اونہون نے اوس تکذیب ورتکلیف پر صبر کیا یہانتک کہ اللہ کی مدد آگئی اور مومنین کی تیغ رانی یا عذاب آسمانی نے اونہین نیست ونابود کر دیا اللہ والے مظفر وفتحیاب ہوے اور اللہ کے کلمات (یعنے احکام وفوائد اور وعدو نکا کوئی بدلدینے والا نہین پس جسطرح وہ ذلیل ومقہور ہوے آپ بہی مظفر ومنصور ہونگے) اور آپ کے پاس تو پیغمبرون کی خبر آگئی اوسی پر قیاس کرکے صابر ومنتظر رہیے ہجید جان بوجہکر شرارت سے انکار کرنا معالم ابوجہل اور اخنس سے ملاقات ہوئی اخنس نے کہا اے ابوجہل بتا تو کہ محمد سچے ہین یا دروغگو یہان کوئی اور سننے والا نہین۔ ابوجہل بولا واللہ محمد سچے ہین اور کبہی جہوٹھ نہین بولے مگر بات یہ ہی کہ جب ہر قسم کی سواری اور شرف اونہین مین ہو جائیگی تو دوسرے قریشون کے لیے کیا باقی رہجائیگا حق سبحانہ تعالی نے اپنے حبیب کو اس طرح مطمئن کیا

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا
اور اگر ہے گران تجپر روگردانی اونکی اپس اگر ڈھونڈھ سکے تو کوئی راہ زمین مین یا سیڑہی

فِي السَّمَاءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ
آسمان پر پہرے آئو اونکو بالکل کوئی نشانی اور اگر چاہتا اللہ البتہ جمع کر دیتا اونکو ہدایت پر پس نہ ہوجا تو نادانون سے

معالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر گھڑی یہی خیال تہا کہ کسی طرح یہ تمام بدنصیب میرے اللہ کے نام لینے والے ہوجائین بلا سے چہوٹین مراتب علیا پائین تو جب وہ کوئی معجزہ طلب کرتے آپکی ولمین آتا کہ یہ ظاہر ہو شاید وہ سوچین سمجہین حق سبحانہ تعالیٰ نے کمال محبت و ترحم سے ناصحانہ عتاب فرمایا اپنے حبیب کے دل مضطر کو دوسرے طور پر سمجہایا کہ اے نبی رحمت حریص ہدایت ہماری سرکار بے نیازی ہی ہمین کچہ پروا نہین شیطان ہو جا ہے پہر سر چڑہین ہماری نافرمانی گستاخی کی جاے لاکہون جہنمی ہون کرورون کو جنت مفت ملے ہان آپ اگر انہین دوزخ مین جلتے ہوے نہین دیکہہ سکتے ہمارے غیر کی تعظیم کذب وافترا کی تصدیق کی برداشت نہیں اونکی روگردانی گران ہے پس ہو سکے تو زمین مین کوئی سرنگ لگائیے آسمان پر سیڑہی لگا کر چڑہ جائیے سیاہ دل آنکہین کہولین وہ بات دکہلائیے۔ اور اگر ہم چاہتے تو سبکو راہ ہدایت پر جمع کر لیتے کسکی مجال تہی کہ ہمارے سجدے سے سرتابی اور حکم سے بغاوت کرتا اے حبیب کریم یہ سب ہماری ہی کارسازی ہے تم نادان نہ ہو ف سبحان اللہ کس مزے کا عتاب ہے کس معرفت کی جہالت ہے کیسا پیارا خطاب ہے

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○
نہین قبول کرتا مگر اونسے جو سنتے ہین اور مردے زندہ کریگا انہین اللہ پہر طرف اوسکے پہر ینگے

اللہ تعالیٰ تو اوسی کے بات قبول کرتا ہے جو اوسکا حکم سنتے ہین یعنے ہماری ہدایت ہماری رحمت فرمانبرداروں کے لیے ہے اور مردے (یعنے کفار جنہین حیات حیوانی ہے روح انسانی نہین یا جنکے بدن زندہ اور دل مردہ ہین) اونہین ہم قیامت مین جلائینگے) اوسوقت ہمارے طرف رجوع کرینگے یعنی جسطرح مردے بدون قیامت نہ زندہ ہونگے نہ ہمارے حضور مین حاضر ایسے ہی کفار دنیا مین ایمان نہ لائینگے جب مرینگے قیامت مین روح معرفت وحیات ایمانی اونہین عطا ہوگی وہان سب کچہ مان لینگے مگر بیہودہ یَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى قیامت کے دن آدمی سمجہ لیگا پہر کیا نفع دیگا اوسے سمجہنا

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
اور کہا کیون نہین اوتاری جاتی محمد پر کوئی نشانی ربسے او کہہ بیشک اللہ قادر ہے اسپر کہ اوتارے کوئی نشانی مگر اکثر کفار نہین جانتے

کفار کہتے ہین آپ پر کیون نہین کوئی نشانی اوتاری جاتی تاکہ نبوت پر دلیل ہو آپ کہدیجیے اللہ تعالی نشانی اوتارنے پر قادر ہے مگر اکثر لوگ نہین جانتے کہ نشانی اوترنے کے بعد ایمان نہ لانے مین کیسی بلا اونپر آئیگی وہ ہم اللہ تعالی یہان اور بھی کئی مقام پر فرماتا ہی کہ پیغمبر پر کوئی نشانی نازل نہین کی گئی جیساکہ اسیاق عبارت سے ظاہر ہی پہر مسلمانونکا یہ دعوے کہ صدہا معجزے آنحضرت سے ہوے خلاف قرآن ہی جواب یہ صاف نہین فرمایا کہ کوئی معجزہ نہین ہوا البتہ آیت سے مفہوم ہوتا ہی اور متعدد مقامونپر فرمایا کہ اللہ کی نشانی آئے اس سے پہلی آیت مین گزرچکا ہی کہ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ اس سے معلوم ہوگیا کہ اونکی درخواست کے موافق کبھی کبھی معجزے سے انکار ہوا ہی نہ یہ کہ معجزے ہوے ہی نہین پہر عبارۃ النص یعنے صریح اشارات خفیفہ سے رد نہین ہوسکتی ربط بعد فہمایش اپنی قدرت کاملہ کا ذکر فرمایا کہ ہم سب کچہ کرسکتے ہین اگر چاہین

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ

اور نہین کوئی چلنے والا زمین پر اور نہ اور پرندہ اڑتا اوڑے دونو بازوؤن سے اپنے مگر گروہ ہین مثل تمہارے نہین کمی کی ہمنے کتاب مین کچہ پہر طرف اپنے رب کے وہ جمع کیے جاینگے

کوئی ایسا جانور چرندیا پرند نہین مگر تمہاری طرح ایک جماعت ہی ہمنے کتاب لوح محفوظ مین کوئی بات چھوڑ نہین دی پہر یہ سب اپنے رب کی طرف جمع کئے جاینگے آیت مین کئی امر ہین اول کما بعض مفسرین نے کہا یہ اور طیر مین تمام حیوانات زمینی داخل ہین آسمانی مخلوق کے سوا۔ صاحب تفسیر کبیر نے اسمین بہت تکلف کیا مگر کچہ اسکی ضرورت نہین صاف صاف یہ ہی کہ آیت مین صرف اون حیوانات کا بیان ہی جو زمین مین پیدا ہون اور ہمکو نظر آئین نہ جن داخل ہین نہ ملائکہ شامل نہ دریائی مخلوق مذکور۔ اور اس تخصیص کا کہ صرف زمینی حیوان مذکور ہون ایک فائدہ بھی ہی وہ یہ ہی کہ کفار معجزے طلب کرتے اور آنحضرت چاہتے کہ اونکے درخواست کے موافق معجزے ظاہر ہون شاید ایمان لائین اور حق سبحانہ تعالی نے فہمایش کی کہ ایسے تمنا نہ کیجیے باقی رہے ہماری قدرت اور اعجوبہ نمائی زمینی جانورون مین دیکہہ لیجیے اسلیے کہ یہ تمہارے مثل ہین تم ہوا مین ایک آن نہین ٹھہر سکتے اور وہ پہرون ہوا مین قائم اور سطے مراحل و قطع منازل پر قادر مین تمکو پیٹ کے بل چلنے مین تکلف یا ہاتہ پانوؤن سے چلنا بہت اور وہ بالفراغت اسی کے عادی ہین چونکہ آدمی کو اپنی امثال اور ہمجنس مین عجوبہ چیز پر کمال حیرت ہوتی ہی لہذا اونہین کے ہمجنسون سے اونہین قائل کیا ورنہ آسمانی خلقت اور دریائی یا آبی

بیان تفسیر نیشاپوری

حیوانات کی نسبت کہہ سکتے تھے کہ اونمین جو ہو کچہ بعید نہین کہان خاکی کہان ناری افلاکی اور ظاہر ہی کہ جو عجیب و غریب حالات دریا کے دیکہتے ہین اور جو نیر نجات آسمانی اور طلسمات مخلوق ناری سنتے ہین اگر اوسکا عشر عشیر اپنے ہمجنس خاکی نزاد مین سنا یا دیکہا جائے تو حیرت سے شکل تصویر بن جائین اسلیے فرمایا (فی الارض) یعنے اسی زمین مین چلتے ہین جسمین تم چلتے ہو اور (یطیر بجناحیہ) اور اپنے بازوون سے اوڑتے ہین نہ کوئی کل ہی نہ تدبیر پس یہ کیسی قدرت نمائی ہی دوم مماثلت باعتبار نوعیت ہی یعنے جسطرح آدمی ایک قسم مین ہر جانور ایک قسم ہی یا جسطرح تم زندگی کرتے ہو اللہ کی پرورش کے ہر امر مین محتاج ہو یہ بہی ایسی ہی ہین قرآن مین متعدد مقامونپر وارد ہوا کہ تمام چیزین اللہ کی تسبیح کرتی ہین اور قیامت مین تم اور وہ سب حساب کے لیے جمع ہونگے جیسا کہ احادیث سے منقول ہی کہ زبردست جانور زیردست سے عوض لیگا اور بعد قصاص یہ سب خاک کردیے جائینگے اوسوقت کفار کہینگے کاشکے ہم بہی مٹی ہوجاتے اور دوزخ سے نجات پاتے سوم کتاب سے مراد لوح محفوظ ہی جسمین جو ہوا اور ہو گا سب لکہا ہی اور اگر قرآن مراد لیا جائے تو یہ مطلب ہو گا کہ کلیات و اصول ہر امر کی اسمین مذکور ہین اور جزئیات و شروح پیغمبر کے زبان اور مجتہدین کے بیان اور عقلا کے برہان پر ہین اکلیل کہا ابو شیخ نے کہ انس سے پوچہا گیا جانورون کی ارواح کون قبض کرتا ہی کہا کہ ملک الموت حسن بصری کو یہ خبر ملی تو کہا سچ ہی اور یہ آیت پڑہی (اسلیے کہ جب جانور ہمارے مثل ہین تو قبض روح مین مماثلت ہوگے)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور جو جہٹلاتے ہین ہمارے نشانیونکو بہرے اور گونگے ہین تاریکیون مین جسے چاہے اللہ بہکا دے اوسے اور جسے چاہے کردے اوسے راہ کشادہ پر

جو لوگ اللہ کی آیتونکی تکذیب کرتے ہین وہ بہرے ہین کچہ سنتے نہین گونگے ہین شہادت حق نہین دیتے کیونکہ اوکرین جہل و حماقت کے اندہیرون مین ہین اسلیے کیونکہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے راہ راست پر چلائے

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

کہدیجیے بتاؤ تم اگر آجائے تمپر عذاب اللہ کا یا آجائے قیامت کیا سوائے اللہ کے پکاروگے تم اگر ہو تم سچے

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝

بلکہ اوسی کو تم پکاروگے پہر کہولدیگا وہ کہ پکارتے ہو طرف اوسکی اگر چاہے اور بہولجاؤ گے وہ جو شریک کرتے ہو

بعد دلائل تو بہ دوسرے طرت طریقے سے قائل کیا اور اونہیں کے مونہ سے اونہیں الزام دیکر فرمایا
اے نبی کریم آپ مشرکین سے کہیے تم مجھے بتاؤ اگر عذاب اللہ تم پر آجائے یا قیامت قائم ہو تو
کیا سوا اللہ کے کسی اور کو پکارو گے (ایسا کرو) اگر ہو تم سچے بلکہ اوسے اللہ واحد وقادر کو
پکارو گے اور وہ باوجود تمہارے انکار و فرار کے بھی اگر چاہے تو اوس بلا کو دفع کردے
ایسی بلا جسکے لیے تم پکارتے ہو اور اپنے معبودان باطل کو بھلاتے ہو ف یہ امر کہ مصیبت مین
اللہ ہے کو پکارتے ہین خواہ باعتبار غالب فرمایا کہ اکثر یہی ہوتا ہو نہایت سختی کے وقت
پروردگار برحق کا خیال آتا ہو خواہ قیامت کے متعلق ہو کہ وہان کسی اور کو پکار ہی نسکو گے
اسلیے فرمایا اگر تم اپنی اس اعتقاد مین سچے ہوتے تو اونہین نچھوڑتے سے یہ کہ قبول دعا اللہ کے
مشیت و مصلحت پر ہی منحصر ہی نہین ہے قبول دعا کے لیے اسلام وغیرہ کی کچھ شرط نہین

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
اور بتحقیق بھیجا ہمنے طرف قومونکا پہلے تجسے پس پکڑا ہمنے اونکو تنگی میں اور مرضوں مین شاید وہ

يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ
گڑگڑائین اور کیون نہ جب آئے اونکو پاس لڑائی ہماری گڑگڑائے مگر سخت ہوگئے دل اونکے

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور اچھی دکھلائی اونکو شیطان نے وہ جو تھے کرتے

اور ہمنے تجسے پہلے لوگون پر رسول نبھیجے اور اون کو محتاجی
اور بیماریون مین مبتلا کیا تاکہ ایمان لائین اور کفر و انکار سے باز آئین اور حضور حق سبحانہ
تعالی مین عذر و عجز پیش کرین پس ایسا کیون نہوا کہ جب اونپر عذاب آیا وہ لوگ روتے
عذر کرتے خوشامد اور عاجزی سے گڑگڑاتے فضل و رحمت کے مستحق ہو جاتے مگر اون کے
دل سخت ہوگئے اور شیطان نے اون کے کام اون کی نظرون مین اچھے دکھا دیے ف
دنیا کی سختی اسلیے ہی کہ ڈرو اور سوچو رجوع کرو اور جب غفلت و بے پروائی ویسے ہی رہے
اور سنگ دلی و خودرائی تو رحمت کجا اور عنایت کیسے اور اس دولت سے حضرت یونس
کی قوم سرفراز ہوئی جب آثار عذاب نمایاں ہوئے ڈرے گڑگڑائے روئے چلائے
آخر کار رو دہو کر اپنے پروردگار کو راضی کر لیا عذاب ہٹ گیا اوسکا قصہ آئیگا
خودرائی و خود پسندی غضب و عذاب کی نشانی ہی

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا
پھر جب بھول گئے جو نصیحت کیگئی تھی کھولدیے ہمنے اوپر اونکے دروازے ہر چیز کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے

سلو اسکی کے بعد

بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اوسپر کہ دیے گئے پکڑ لیا ہمنے اونہیں دفعۃً پس ناگاہ وہ نا امید تھے پس کاٹی گئی جڑ قوم کی جسنے ظلم کیا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

اور سب تعریف ہی واسطے اللہ رب العالمین کے

پہر جب وہ ہمارے نصایح بالکل بہول گئے ہمنے اونپر دروازے کہولدیے ہر قسم کے دنیادی رزق ومال وسرور کے لذتیں عیش اونکے لیے ہوگئیں یہانتک کہ بہت خوش ہوے اور ہمارے دی ہوئی نعمتوں پر سرور وغرور پیدا ہوا دفعۃً ہمنے اونکو پکڑ لیا عذاب نازل ہوا یا موت آگئے پہر تو وہ نا امید وما یوس ہوگئے (امید تو ہوتی ہی مومن متوکل اللہ والے کو کافر منکر کسپر بہروسا کرے کس سے امید رکہے) پس اونکا پیچہا منقطع ہوگیا کوئی یار مددگار یادگار کفیل کارد ستگیر عذر پذیر نہ رہا اور تمام حمد وثنا کا استحقاق اللہ کے لیے ہی جسنے اپنے دشمنان منکر کو بہی سمجہایا سوچ سمجہ کے موقع دے ناشکر یوں پر نعمتیں دین کفر وبغاوت پر رحمتیں اور آخر کار اپنے عاجز مسکین کمزور مظلوم بندوں کی مدد فرمائے کفر کی ہستی دنیا سے مٹائے پس وہ ہر دوست ودشمن کا پروردگار ہر مخالف موافق کا کفیل کار ہی ف دنیا کی کامیابیاں اگر تقوی وتدین کے ساتہ ہوں تو یہ فضل رحمانی وبقیۂ انعام سلیمانی ہی جیسا کہ اصحاب باصفا پر ہوا اور اگر باوجود فسق وفجور راحت وسرور ہو تو چینٹی کے پر اور چراغ سحر کے روشنی ہی عذاب آیا سمجہو اور زندگی میں بچ گئے تو ملک الموت کب چہوڑتے ہیں جیسا کہ فرعون اور شداد کا ملک ومال آخر کار وبال ونکال ہوا تنگستہ ہم مسلمانوں کا افلاس روز افزوں یاس اسی لیے ہی کہ سب سے ٹوٹ کر ایک اللہ کو پکارین نئی روشنی والوں کا لا منہ کرکے محمد رسول اللہ کے سچے پیرو تابعدار بنجائیں اللہ کی طرف جہکیں روئیں گڑگڑائیں اے اللہ اپنی رحمت سے تو ہماری مجبوریاں دور کر مگر تقوی وتدین کے ساتہ اپنے رحمت کا صدقہ کہیں ہمارے تو خزون کے سنکر ہیں وہ دولت نہ دنیا کہ اوس قوم کے ساتہ جنکی رسائے وعیش کا پیالہ لبریز ہے ہم عارسے بچکر نار میں گریں ہمیں دنیادی تو دین کی ساتہ اور عقل ہو تو شرع متین کے ساتہ اور رکہ یہاں اور وہاں حضرت شفیع المذنبین کے ساتہ

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ

کہد بہیے تبا ؤ تم اگر چہین لے اللہ سماعت تمہاری اور ابصارت تمہارے اور مہر کردے دلونپر تمہارے کون معبود ہی

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ○

سوائے اللہ کے دیدے تمکو یہ دیکہو کیونکر پہیرتے ہیں ہم نشانیاں پہر بہی وہ پہرے جاسکتے ہیں

آپ منکرین سے کہیے کہ اچھا بتاؤ اگر اللہ تعالی تمہاری سماعت اور بینائی چھین لے پھر اللہ ہلاک کر دے اور تمہارے دلون پر مہر کر دے تا فہم محض نہ رہ جائے تو کون ایسا معبود قادر ہوا کہ قاہر ہی سوائے اوسکے جو یہ نعمتیں تمکو عطا کرے ای نبی کریم آپ دیکھیے کہ ہم آپکی امت کیلیے کیسے کیسے مثالیں بتاتے ہین پھر بھی وہ پھر جاتے ہین

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ○

کہدیجیے آیا دیکھا تمنے اگر آجائے تمپر عذاب اللہ کا دفعۃً یا کھلم کھلا کیا کوئی ہلاک ہوگا سوائے قوم ظالم کے

اگر اللہ کا عذاب دفعۃً اور کھلا ہوا آجائے جسطرح لوط اور شعیب اور صالح کے قوم پر تو کیا سوائے ظالمون کے اور بھی کوئی ہلاک ہوگا کیونکہ عام عذاب مین اگرچہ نیک آجائین مگر اونکی شرکت دنیا کے مصائب مین ہے آخرت کے اعتبار سے اونہین ہلاک و برباد نہین

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور نہین بھیجتے ہم پیغمبرون کو مگر خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پس جو ایمان لایا اور اصلاح کی پس نہین ڈر اونپر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ○

اور نہ وہ غمگین ہون اور جنہون نے جھٹلایا آیتون کو ہماری چھو جائیگا اونہین عذاب بسبب اوسکے کہ تھے نافرمانی کرتے

ہم پیغمبر اسلیے بھیجتے ہین کہ تابعدارون کو جنت کی خوشخبری سنائین باغیونکو دوزخ سے ڈرائین تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اوسکو نہ ڈر ہے نہ رنج اور جو ہماری آیتونکو جھٹلاتے ہین اونکو اونکی نافرمانی کی شامت سے عذاب نصیب ہوگا

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ

کہدیجیے نہین کہتا مین تمسے میرے پاس ہین خزانے اللہ کے اور نہ جانتا ہون مین غیب کو اور نہ کہتا ہون تمسے مین فرشتہ ہون نہین

أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ○

پیروی کرتا مگر اوسکی کہ وحی کیا گیا طرف میرے کہدیجیے کیا برابر ہو جائیگا اندھا اور آنکھ والا کیا نہین سوچتے

کیونکہ کفار کے طلب اور معجزات کی درخواست کا پہلا جواب یہ ہی کہ آپ اونسے کہدین کہ تم جو مال کثیر مجھسے مانگتے ہو، مین نے کبھی نہین کہا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین (جسے چاہون دون اور جو مانگو لیجاؤ) اور نہ مین غیب کی باتین جانتا ہون (جو پوچھو بتادون اور تمہارا یہ وہم کہ یہ پیغمبر تو ہماری طرح کھاتے پیتے چلتے پھرتے ہین) تو مین نے کبھی یہ نہین کہا کہ مین فرشتہ ہون بلکہ مین تو وحی آسمانی و احکام رحمانی کا مطیع و متبع ہون (پھر الزاما پوچھیے کہ کیا اندھے (یعنے کفار جنہین توحید حضرت الوہیت و انوار نبوت نہ نظر آئین) اور آنکھ والے (یعنے مومنین تیز بین اصحاب معرفت و یقین) برابر ہو سکتے کیا تم اتنا بھی نہین سوچتے ف اظہار معجزہ و علم غیب

کی تعلیم فرمائی کہ یہ نسمجھو کہ پیغمبر اللہ کے گہر کے مختار ہوا کرتے ہین اور اوسکے رازدان و محرم اسرار بلکہ بکمال عجز و غلامی اوسکے احکام کی اطاعت و اشاعت کرتے ہین - اور وہ کچہ انسانیت سے نکل نہین جاتے کہاتے پیتے تمہاری طرح مرتے جیتے ہین ہان وہ آنکھہ والے ہین اور منکر اندھے خزانی اور علم کی نفی بحسب زعم کفار ہی جو بشر کیا پتہرون کو بھی مستقل مختار سمجھتے تھے ورنہ نبوت کلید جواہر خزینۂ الٰہی ہی اور ولایت عقد اسرار نا متناہی ہی مگر اوسی کی عطا و عنایت سے جب اور جسقدر چاہے مرحمت فرمائے نہ دم مارنے کی مجال نہ اثبات حق کا خیال کوئی کیون نہو بندۂ ارشاد مطیع و منقاد جلال حق مین فنا و حقیر سراپا عجز سر بسر تقصیر ہی ع کہ باشاہ خویشتن نذار دکسے ؂

وہم اس بیان سے کہ نبی فرشتہ نہین مفہوم ہوتا ہی کہ فرشتہ آدمی سے اشرف و افضل ہی جواب ۱ یہ تقریر یا کفار کے فہم و زعم کے موافق تہی وہ ایسا ہی سمجھتے تھے اور مسجود ملائکہ آدم کی انسانیت ساجدین صنم کے حیوانیت پر قیاس کرتے تھے ۲ یا باعتبار اوصاف ملکی فرمایا کہ جو قوتین اور عجائب اونمین ہین وہ بشر مین یقینًا نہین ۳ ممکن ہی کہ یہ افضلیت باعتبار لطافت ہو اسلیے کہ ہر فرشتے کا لطیف و شریف ہونا یقینی ہی اور ہر بشر ایسا نہین بعض کفار لئیم ہین اور بعض مومن کریم ۴ ان سب کے قطع نظر اگر ملک کی فضیلت ثابت ہو گی تو اقتضاء النص سے اسلیے کہ جب تک ملک البشر سے افضل نہ مانا جائے یہ نفی مفید غرض و صحیح نہو گی اور بشر کی فضیلت عبارۃ النص سے ثابت ہی عمومًا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ ہمنے اولاد آدم کو کریم کیا - اور اشارۃ النص سے بالتخصیص فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ فرشتون نے آدم کو سجدہ کیا - پس عبارت و اشارت اقتضا سے قوی ہی وہم کہ جب آپ وحی کے پیرو تھے تو دوسرون کو قیاس و اجتہاد کا حق کہان سے ہوا دفع ۱ آپکو بوجہ نزول وحی قیاس کی ضرورت ہی نہ تہی ۲ وحی عام ہی لفظی ہو - یا الہام - اور اجتہاد بھی الہام کے تحت مین داخل ہی ف اشاعت دین کے لیے فریب و غلط بیانی یا امر حق کا اخفا جائز نہین ارشاد ہوا کہ تم ہمین نہ غیب دان نہ مختار کل نہ ملک سمجھو بلکہ ایک پیغمبر ہادی تابع احکام الٰہی ہون پس اسکو واعظ عالم درویش - بزرگ ظاہر کرنا - کسی عمل کے فضائل یا قبلۂ دل سے گڑہنے اگرچہ مقصود ہدایت عوام یا تبلیغ احکام ہو مگر جائز نہین دین راستبازی سے نہ جعل سازی سے

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

اور ڈرا قرآن سے انہین جو ڈرتے ہین کہ جمع کر کے جاینگے طرف اپنے رب کی نہین ہی اونکے لیے سوا اللہ کے حمایتی اور نہ سفارشی تاکہ وہ ڈرین

اے نبی کریم آپ ہمارے احکام سے اونہین ڈرائیے جو پروردگار کی حضوری اور محاسبہ ضروری سے خائف

ہین (اور ڈرتے ہین) کہ اونکے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی حمایتی ہو نہ سفارشی (لیس وہ غیر کی طرف نہ توجہ کرتے ہین نہ اونسے امید رکہتے ہین) امید ہی کہ وہ لوگ آپ کے ڈرانے سے ڈرین اور مخالفت ومعصیت سے بچین ف اسمین اشارہ ہی کہ اسعادتمند ڈرنے والے کامیاب ہوتے ہین اور اللہ اونکا حمایتی ہے قرآن کا وعظ سننا واجب ہی نکتہ یہ جواب کہ خطبہ جمعہ قایمقام وعظ قرآن ہوجاتا ہی میرے نزدیک کافی نہین اسلیے کہ خطبہ واجب مستقل ہی تداخل کی ضرورت نہین اور مراد انذر سے یہ ہی کہ تفصیل وتوضیح سے فہمایش کیجاے تاکہ اثر پڑے اور خطبہ غیر عرب کے لیے وعظ تو ہی مگر وعظ کافی نہین معالم بعض امراے مکہ حضور مین آئے تو دیکہا کہ فقراے اصحاب حاضر ہین اون کے ہمنشینی کو عار سمجہے اور عرض کی اگر آپ انہین اپنے قرب سے دور کرین تو ہم آئین ممکن ہے کہ نصیحت کا اثر پیدا ہو ایمان لائین فرمایا مین تو مومنین کو نہین نکالنے کا۔ بولے خیر یہ ہو کہ جب ہم آئین یہ اوٹہا دیے جائین آپکے پاس اطراف عرب کے گروہ آتے ہین ہمین ان فقراے مبتذل کے ساتہ دیکہکر کیا کہینگے ہمارا امتیاز ضرور ہے جب ہم اوٹہ جائین آپ اونہین بلائین جہان چاہین بٹہلائین آپ تو ہدایت پر حریص تہے آمادہ ہوگئے حضرت عمر نے بہی کہا یا رسول اللہ یہ بہی کر دیکہیے شاید کہ اللہ اونہین ہدایت فرمائے تو اونکے اسلام سے دین حق قوت پائے بحسب درخواست اشراف قریش یہ قرار پایا کہ معاہدہ لکہہ جائے حضرت علی بلائے گئے کاغذ آیا اور مساکین بے تسکین کنج غم مین دور بیٹہے بنظر حسرت دیکہہ رہے تہے کہ دفعتہً جبرئیل امین آئے اور خطاب باعتاب لائے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ

اور نہ نکالدو اونکو جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام طلب کرتے ہین رضا اللہ کی نہین تیرے

مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ

حساب سے اونکے کچہ اور نہ تمہارے حساب سے اونپر کچہ کہ نکالدو تم اونہین پس ہوجاؤگے ظالمین سے

آپ اون شکستہ دلون کو جو رات دن اللہ اللہ کیا کرتے ہین اللہ ہی کی رضا ولقا کے خواہان ہین نہ نکالین نہ آپ پر اونکا بار و مطالبہ ہی نہ آپکا بار اونپر تاکہ آپ اونہین نکالدین اگر آپنے ایسا کیا تو ظالم ہوجائیگا (بالغداة والعشی) سے مراد نماز صبح وشام ذکر ہی ف ذکر دوام ربط قلب یاد داشت تام مراد ہی (وجہہ) سے مراد رضا ولقا (حساب) یعنے ایک کا بار دوسرے پر نہین جو گران گزرے (ظالم) ظلم یہ ہے کہ کسی شے کو غیر محل پر استعمال کرے اور مجلس نبوت ومحفل ہدایت سے اللہ والون کی دوری اور خود سر مغرور مشرکون کی حضوری بیا موقع

وبے محل تھو لہذا ظلم کا کلمہ ارشاد ہوا ابو سعود ضمیر حسابہم کفار کے طرف عائد ہی یعنے آپ کفار کا اسقدر خیال ور اون کے ایمان نہ لانیکا اہتمام اور ملال کیون کرتے ہین نہ اون کے کفر کی ایسی پرسش نہ آپکی کوئی حاجت اون سے متعلق ہی پہر یہ نکال بہہال کسلیے ہی جیسے حکم آتا ہی کا کیسی تخصیص و توقیر کہانکی تحریر وہ دفتر ہے گا وخورو ہو گیاوہ مسکین بے تسکین بلائی گئے حضرت عمر نے اپنے مشورے سے عذر خواہی کی معالم جناب بن ارت اور سلمان سے روایت ہی کہ بعد حکم محکم ہم فقرا حضور مین جب چاہتے جاتے مگر حضور کو جب ضرورت ہوتی تشریف لیجاتی اللہ تعالی کو اونکے اسقدر دل شکستگی منظور نہوئی نازل فرمایا (واصبر نفسک (سورۂ کہف) آپ ہماری پکارنے والون کے ہمنشینی مین اپنے نفس کو روکین اونکے شوق بہرے دلون وبے اختیار تمناؤنکا بہی لحاظ رہے اوسدن سے جب تک ہم لوگ حاضر رہتے آپ نہ اوٹہتے ہمین قریب بٹہاتے یہانتک کہ ہمارے زانو زانوے مبارک سے ملجاتے یہ اللہ والے جنکے اللہ کو ایسے خاطر منظور تہی یہ اللہ والے جنکے لیے محبوب عالی قدر پر چشم نمائی ہوئی کون تھے۔ بلال۔ عمار۔ مقداد۔ سالم۔ ابن مسعود۔ فاقد۔ عمرو بن عبد عمرو۔ مرثد۔ صہیب وغیرہ تہی رضی اللہ عنہم (در منثور) **مسئلہ** مسجد یا مجلس ذکر یا درس دینی مین کسی سفید پوش امیر کی خاطر سے مسکین وفقیر کو اوٹہانا یا ہٹانا جائز نہین البتہ اگر اوسکا کوئی حق تلف نہو اور انصافاً گنجائش نہو تو اختیار ہی **مسئلہ** کسی شخص کو باعتبار علم وخداپرستی یا بضرورت شرعی معظم ومکرم بٹہانا کسی خاص جگہہ پر بٹہانا جائز ہے پس علما کو امام کے قریب کہڑا کرنا۔ نہایت مشتاق خداپرست یا اللہ سے ڈرنے والے کو مجلس وعظ مین قریب کرلینا اوسکی طرف بار بار التفات کرنا کسی عالم کی تخصیص وتعظیم ممنوع نہین ہی اسکے شواہد اور آثار کثیر ہین **مسئلہ** مسجد اور اوسکے اشیا پر جو اولاً قبضہ کرلے وہی زیادہ مستحق ہوگا ایسے ہی مجالس ذکر مین بہی چاہئے **مسئلہ** مستحب ہے کہ علما اپنے مستعد ذہین طلبہ سے اور مشائخ اپنے خداپرست معتقد مرید وشیخ رئیس عامہ مومنین سے ہمنشینی وکمال نوازش وعنایت مین مبالغہ کرتے رہین اگرچہ کچھ تکلیف بہی ہو اسلیے کہ تعلیم رسول کریم اسی عنوان پر ہوئی ہے

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ

اور ایسے ہی ہمنے آزمایا ایک کو دوسرے سے دوسرے کے ساتھ کہ کہین کیا یہی ہین کہ احسان کیا اللہ نے اونپر ہم مین سے

ای حبیب کریم ہم یونہین ایک لوگے ہین دنا دار مساکین کو	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ کیا نہین اللہ جانتا شکر کرنے والو کو	کی حالت سے دوسرے کا امتحان دیکہکر کہتے ہین یہی ہین عالم

در ویش کو مستغنی عالم ہو گئے ہیں۔ افسوس ہمسا کیوں امراکی شان تحمل۔ فراغت و تمول پر شکر کرنے والے ہیں انہیں پر فضل کیا ہے کیا اللہ شکر گزار و نکو حالات اور نیتوں سے آگاہ نہیں ہے۔ آگاہ ہو
آیت میں حسد کی ممانعت۔ شکر کی ترغیب۔ اختلاف احوال میں مصالح الٰہی پر رضا و تسلیم کی تعلیم ہے

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ
اور جب آئیں تیرے پاس وہ جو ایمان لائے آیتوں پر ہماری تو کہہ سلام ہو تم پر لکھی ہے رب نے تمہارے ذات پر اپنی

الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ
رحمت شان یہ ہے جسنے کی تم میں سے برائی نادانی سے پھر توبہ کی بعد اوسکے اور اصلاح کی پس بیشک

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝
اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ایسی ہی کھولتے ہیں ہم آیتیں اور تاکہ ظاہر ہو جائے راہ گنہگاروں کے

اور جب آپکے پاس ایمان دار آئیں تو آپ کہیں سلام ہو تم پر لکھی ہے رب نے اپنی ذات پر رحمت
اور جو کوئی نافہمی سے خطا و قصور کرے پھر توبہ کرے اور اصلاح پر کمر باندھے تو اللہ تعالے
معاف فرمائیگا وہ غفور رحیم ہے ہم ایسے احکام و آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ
گنہگاروں کی راہ ظاہر ہو جائے اور لوگ اوس سے بچ سکیں۔ اس آیت کے بعد اصحاب
آتے آپ کہتے سلام علیکم کتب ربکم علے نفسہ الرحمۃ **معالم** انہ من عمل الخ بقبول
عذر خواہی حضرت عمر نازل ہوئی ہے **مسئلہ** مومنین پر تقدیم سلام اور انہیں خوشخبری سنانا مستحب ہے

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ
کہہ دیجیے آپ میں منع کیا گیا ہوں کہ پرستش کروں اونکی جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے کہہ دیجیے نہ پیروی کرونگا میں خواہشوں کی تمہاری

قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ
تحقیق گمراہ ہو جاونگا میں اسوقت اور نہ ہونگا میں راہ پانے والوں سے کہہ دیجیے میں دلیل روشن پر ہوں اپنے رب کی اور جھٹلایا تم اوسکو

مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝
نہیں پاس میرے جو جلدی کرتے ہو تم اوسکی نہیں حکم مگر اللہ کے لیے بیان کرتا ہے حق اور وہ اچھا ہے فیصلہ کرنے والوں کا

(الذین تدعون من دون اللہ) یعنے بت وغیرہ (اہواء) یعنے تمہارے رسوم واہیہ وخیالات باطلہ
(بینۃ) اسلام و قرآن (ما تستعجلون) عذاب و قیامت (فیصلہ) سے مراد جزا و سزا **حاصل** آپ
منکرین سے کہدیں کہ مجھے ممانعت کردی گئی ہے کہ تمہارے معبودوں کی پرستش یا تمہارے
باتوں کی سماعت کروں اور اگر ایسا کروں تو میں گمراہ ہو گیا اور رسید ہی راہ نہ پایا اور میں تو حجت

ظاہر اور دلیل قاہر پر ہون جو اللہ کی طرف سے ہی اور تم اوسے جھٹلاتے ہو۔ اور بار بار کہتے ہو کہ اگر سچ ہی تو عذاب لاؤ پتھر برساؤ یہ میرے بس مین نہین ہی حکم کرنا تو اللہ ہی کے کام ہی جسپر چاہے عذاب لائے جب چاہے توقف فرمائے وہ اللہ حق بات بیان فرماتا ہی اور سب جھگڑے چکا دیگا اوسکا سا کوئی فیصلہ نہین کر سکتا اسلیے کہ وہ ضمائر سے آگاہ۔ غیب کا عالم واقعات خفیہ پر مطلع ہر قسم کے انعام وعذاب پر قادر ہے

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ

کہدے مجھے اگر ہوتا پاس میرے وہ کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اوسکے البتہ فیصلہ ہو جاتا امر میرے اور تمہارے درمیان اور اللہ زیادہ جانتا ہی ظالمون کو

آپ صاف کہدین کہ اگر عذاب میرے قبضۂ قدرت مین ہوتا جسکی تم عجلت کر رہے ہو تو میرا تمہارا جھگڑا کب کا چک جاتا یا مجھے معلوم ہوتا کہ کب آئیگا تب بھی گفتگو کم ہو جاتی ہر شخص وعدے کا انتظار کرتا ہے اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے کہ کون ظالم ہے

وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

اور پاس اوسکے ہین کنجیان غیب کی نہین جانتا اوسے مگر اللہ اور جانتا ہی جو خشکی مین ہی اور تری مین اور نہین گرتی ہی کوئی پتی

اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

مگر جانتا ہی اوسے اور نہین کوئی دانہ تاریکیون مین زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر کتاب روشن مین ہی

اور اللہ کے پاس غیب کی کنجیان ہین کوئی نہین جانتا مگر وہی اللہ اور وہ جانتا ہی جو خشکی اور تری مین ہی اور کوئی پتا درخت سے نہین گرتا مگر اللہ اوسے جان لیتا ہی اور کوئی دانہ زمین کی تاریکی مین نہین اور کوئی تر اور خشک نہین مگر کتاب روشن یعنے لوح محفوظ مین لکھا ہی **مفاتیح** جمع مفتاح استعارہ ہی خزانے سے یعنے خزانۂ غیب اوسی کے قابو مین ہین اسمین اشارہ ہی کہ بے اجازت باریابی محال اور چاہین تو کشود کار ممکن ہی بر و بحر سے مراد تمام عالم سفلی ہو یا علوی اسلیے کہ عقل تجویز نہین کر سکتے کہ جگہہ تر سے اور خشکی دونو سے خالی ہو جبہ دانہ **ظلمات الارض** یعنے زمین کے اندر مخفی کہا مفسرین نے کہ اس سے مراد صخرہ ہی جو ساتوین زمین کے تلے گاے کا قرارگاہ ہی **غیب** اسکے تعین مین اضطراب اور تقریر مین انتشار ہی اگر ملکوت کو عالم غیب کہین اسلیے کہ حواس بشری اور عقل انسانی اوسے نہین جان سکتی۔ اور جو چیزین حواس وقیاس سے مدرک ہو سکیں وہ نہین (عالم شہادت) کہین تو دو شبہے قوی وارد ہوتے ہین ۱ ملائکہ سے علم غیب کی نفی نہو گی اسلیے کہ وہ بعض ملکوت سے آگاہ بلکہ خود عین ملکوت ہین اور صفات الٰہی

لعل الاجر
جو اوسکے اور
معلوم نہین کہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ع ۵ اسکا ذکر سورۂ یونس مین آئیگا اسمین نو ہزار دریا مین اور شیطان اور اوسکی فوج اسکا مین رہتی ہی

وتخصیصات رحمانی کل مخلوق کو شامل ہین مثلاً قادر۔ رازق۔ خالق۔ رب کل مخلوق کی نسبت ہے
اور اگر ایسا نہوتا تو علم غیب کا دعوی شرک نہوتا گو غلط ہوا کرے۔ ۲۔ صفات باری تعالی مین
مجاز وحقیقت کو دخل ہو گا اسلیے کہ ملکوت کو جاننا صرف ہمارے اعتبار سے غیب دانی ہے
اور صفات قدیمہ عین حقیقت واصل وجود مین اونہین مجاز واضافت سے کیا علاقہ پس تحقیق
یہ ہے کہ جو امور ہمارے حواس وقیاس سے مدرک ہون (عالم شہادت) سے ہین اور جنکے علم و
ادراک کے لیے کوئی ذریعہ اور آلہ نہین بنایا گیا وہ (حقیقت غیب ہین) جیسے حضرت حق سبحانہ تعالی
کے اسرار ذات وکمال صفات یا کلام جسمین حرف وندا نہین اور دیدار جسکے لیے رنگ وجسم
وجہت نہین ہے۔ اور ماہیات اشیا وحقائق امور وعلم روح وقیامت اور خیالات واصوات اور
اعراض وافعال کے ہیئتین جو حضرت بصیر وعلیم کے حضور مین اپنے اپنی اصلی صورتون و ہیئتون
سے مشاہد اور مرئی ہین ورانکے علم وادراک کا کوئی ذریعہ نہ بشر کو ملا نہ ملک کو چونکہ انکو دریافت
کرنے کے لیے کوئی ذریعہ خلق نہین ہوا لہذا یہ حقیقت غیب ہین اور جنکے دریافت کے لیے
ذرائع ہین مگر عام طور پر نہین بعض بعض مخلوق کو عطا ہوے ہین جیسے عالم ملکوت اور اکثر
چھپی ہوئی باتین جو بشر کے حواس وقیاس سے باہر اور ملائکہ پر ظاہر ہین وہ (غیب اضافی
ہین اور ہمارے اعتبار سے (عالم غیب) شرح عقائد مین ہے کہ غیب ایک امر ہے جو سوا اللہ کے
بندی جانی نہین سکتے مگر اللہ کی تعلیم والہام سے بحث بخاری نے حضرت عمر سے روایت کی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ غیب کی کنجیان پانچ ہین ۱ کب
قیامت آئیگی ۲ ماں کے پیٹ مین کیا ہے ۳ کل کیا ہوگا ۴ کہان موت آئیگی ۵ پانی کب برسیگا
پس معلوم ہوا کہ تقریر بالا بے اصل ہے جواب مفہوم عدد حجت نہین یعنے یہ فرمانا کہ کنجیان غیب
کی پانچ ہین اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ اس سے زیادہ نہون ہان یہ پانچ بدرجہ اولی اور
قطعاً ثابت ہین (اصول) پس جبکہ حدیث مین کوئی حصر اور ماوراے خمس کے نفی نہین تو
ہماری تقریر جو جامع مانع اور تمام اوہام کے دافع ہے مخدوش نہوگی البتہ ان پانچ امرون کی
تخصیص کی وجہ اوسی آیت کے تحت مین آئیگی جہان ان پانچونکا مذکور ہے علم غیب کسی
چیز کو بدون استعمال آلہ ادراک یعنی حواس وقیاس جان لینا حق سبحانہ تعالی تمام اشیا کا
عالم اور آلات وذرائع سے بے پرواہ ہے لہذا عالم الغیوب ہے گو کہ علم غیب ہو یا حاضر اور
بشر یا ملک یا کوئی اور ہی بدون ذریعہ اور واسطے نہین جان سکتا لہذا عالم الغیب نہین ہو سکتا

حکم علم غیب مخصوص ذات باریتعالی ہی پس عالم غیب کا مدعی اور اوسکی تصدیق کرنیوالا مشرک ہے
تعلیم ہاں اللہ تعالی جسے چاہے کسی اسرار غیب پر مطلع فرمائے جیسا کہ مفتاح کی لفظ سے مفہوم
ہوتا ہے کہ بت وکشود ولو اختیاری ہین اور آیہ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (سورۂ جن) اللہ غیب کا عالم ہی مطلع نہین کرتا اپنے غیب پر
کسی کو مگر جس رسول کو چاہے ۔ اس سے ظاہر ہی کہ بعض انبیا پر علوم غیب کا کوئی حصہ منکشف
ہوجاتا ہی ۔ نبوت وولایت اور صلحا کے مکاشفات اور حضرت موسی سے کلام وغیرہ یہ سب خزانہ
غیب ہی **مسئلہ** ایسی چھپی بات جو حواس وقیام سے معلوم ہوسکے بیان کرنا اس طور پر کہ کسی
علم وتدبیر سے معلوم کی گئی ہی اور ہر قسم کے مخفی اسرار اسطرح بیان کرنا کہ فیضان تعلیم الٰہی ہے
نہ ممنوع ہی نہ گناہ غیب دانی وہ ہی جو چھپی بات بیان کرے اور کسی علم وذریعے کی طرف منسوب
نہ کرے **شرح عقائد** کوئی شخص چاند کا ہالہ دیکھکر کہے کہ پانی برسیگا اگر مدعی ہے کہ مجھے علم غیب ہے
کافر ہے اور اگر کہتا ہی کہ قرائن وقواعد سے یہ معلوم ہوا ہی مضائقہ نہین **علم الٰہی** تمام اشیا کو تفصیلاً
گھیرے ہی اجمال وذہول نہین کوئی ذرہ بے حکم ہل نہین سکتا ہر شے کی وجود سے علم اللہ کا سابق ہی
کوئی چیز کیون نہو صغیر کبیر ۔ عزیر وحقیر ۔ عرض جوہر ۔ داخل ادراک یا اوس سے بالاتر اپنے تمام
کیفیات وتغیرات سے اوسکی علم مین حاضر ہے در منثور کہا ابن عباس نے ہر درخت پر ایک
فرشتہ موکل ہی جو پتا گرتا ہی لکھ لیتا ہی اور کاغذ حضور مین پیش ہوتا ہی حالانکہ اللہ تعالی اوس سے
زیادہ عالم ہے ۔ ابو شیخ سے روایت ہی کہ عرش کے تلے ایک درخت ہی جسکی پتی مخلوق کی گنتی
کے برابر جسکی موت آئی ہی پتا گر پڑتا ہی اور روح نکال لیجاتی ہی اور کہا وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ
سے یہی مراد ہی تاریخ خطیب مین ہی کہ ہر پتی اور پھل پر لکھا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فلان
ابن فلان کے لیے ہی ۔ ابن جریر نے کہا کہ زمین پر کوئی چھوٹا پتا نہین جسپر ایک فرشتہ موکل
نہو یہ ہر دن اوسکے سبز اور خشک ہونے کے حالات عرض کیا کرتے ہین ۔ اور تعین ملائکہ کے
روایتین بہت ہین **بہرکیف** ہمارا علم بعد وجود معلوم قائم وبذریعہ الآت حاصل اور موانع وحجاب
سے معطل ہوجاتا ہی اور علم الٰہی نہ وجود معلوم پر موقوف نہ کسی ذریعے سے متعلق نہ کسی حجاب
سے محجوب ہوسکتا ہی **کتاب مبین** یعنی لوح المحفوظ الحبائک لوح بقدر مسافت صد سالہ ہی
ایک جانب یاقوت سرخ کا دوسرا زمرد سبز کا ایک روایت مین ہی کہ لوح نور کی ہی ایک وجہی
یاقوت کی دوسری زبرجد کی حق سبحانہ تعالی لوح پر تین سو ساٹھ بار نظر کرتا ہی اور موت وحیات

رزق وغیرہ جو چاہتا ہی حکم دیتا ہی جو ہوا ہی اور ہوگا سب وہین مکتوب ہی جب اللہ تعالی نے لوح کو
پیدا کیا ابھی اور مخلوق خلق نہوئے تہی قلم سے ارشاد ہوا لکھہ جو کچھہ میرے خلق مین قیامت
تک ہونے والا ہی قطرات آب اور نباتات اور افعال ہر چھوٹے اور بڑے خیر وشر وغیرہ قلم نے
بحکم الٰہی یہ سب لوح مین لکھا اللہ جو چاہے لوح سے محو کرے اور بڑہا دے پہر اوس کتاب نے دس ہزار
برس تک اللہ کی تسبیح وتقدیس کی اور حضرت اسرافیل کے ذریعے سے احکام جبریل کو اور
اون کی وساطت سے دوسرے فرشتون کو ملتی ہین

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ
اور وہ ایسا ہی کہ وفات دیتا ہی تمہین رات کو اور جانتا ہی جو کیا تمنے دنکو پہر زندہ کریگا تمکو اوسمین تا کہ پورا کری

أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾
مدت معینہ پہر طرف اوسکے بازگشت ہی تمہاری پہر بتائیگا تمکو جو تہے تم کرتے

وہ اللہ ایسا ہی کہ تمہین رات کو یعنے سوتے وقت وفات دیتا ہی یعنی تمہاری روح قبض کرلیتا ہی اور
جانتا ہی جو کچھہ تم دن کو کرتے ہو پہر تمکو قیامت مین زندہ کریگا تا کہ مدت معینہ تمہاری پوری
کرے اور بازگشت تمہارا اللہ ہی کی طرف ہی تمکو وہ تمہارے اعمال کے نیک یا بد نتیجے سے
آگاہ کردیگا (یتوفکم) روح نکلنے کی بحث خواب کے بیان مین آئیگی (لیل ونہار) بطور غالب
فرمایا ورنہ جب سوئیگا انتقال روح ہوجائیگا اور جب کام کریگا اللہ مطلع ہوگا (فیہ) سے مراد
یوم بعث یعنی قیامت ہے (اجل مسمی) اسکی بحث گزر گئی بعضون نے کہا موت سے قیامت تک
بعضون نے کہا عالم آخرت ف اسمین تنبیہ ہی کہ ایسے ہی بعد مرنے کے زندہ ہوجاؤگے جسطرح سوکر جاگتے ہو

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
اور وہ غالب ہی بندونپر اپنے اور بہیجتا ہی تمپر نگہبان یہانتک کہ جب آتی ایک کو تمسے موت

اللہ بندونپر غالب ہی اور ملائکہ نگہبان بہیجتا ہے

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾
وفات دیتے ہین اوسے بہیجے ہوے ہمارے اور وہ نہین کمی کرتے

تمہاری محافظت کے لیے پہر جب کسی کی موت آجاتی
ہی تو اوسے رسول یعنے ملائکہ موت وفات دیتے ہین اور وہ کسی حکم مین ستر مو کمی نہین کرتے
ملائکہ حفاظ الجا تک مین ہی کہ محافظ فرشتے ہمیشہ آدمی کے ساتھہ رہتے ہین سا کے پیٹ مین
بہی ایک فرشتہ محافظت کرتا ہی اعمال لکھنے کے لیے دو فرشتے موجود رہتے ہین ایک داہنی
جانب جو نیک باتین لکھہ لیتا ہی دوسرا بائین طرف جو برائیان لکھتا ہی حضرت عثمان نے حضور

ملائکہ حفاظ کے نسبت سوال کیا فرمایا دو کراماً کاتبین۔ وہ ہوتو پھر معین ہین بات کے محافظت کرتے ہین مگر جب یہ بندہ روح پر فتوح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہی تو اونکی مداخلت اوسمین نہین ہوتی ع کہ محرم با غیار نتوان گذاشت)۔ ایک اور ہی جو کسیوقت جدا ہی نہین ہوتا۔ ہر آدمی پر ۶۸ فرشتے معین ہین اگر آدمی دیکھ سکت تو دیکھتا کہ کتنی شیاطین اوسکے لیے منہ پھیلائے گوہ ودشت مین موجود ہین بلائین اورا وچا لین ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + ملائکہ موت (الجبائک) یہ خدمت حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد ہی۔ آپ حضرت آدم کے قالب کے لیے زمین سے مٹی بھی لے گئے تھے آپ بیٹھے ہوے ہین اور تمام دنیا گھٹنو نپر ہے اور لوح جسمین ہر شخص کی عمر لکھی ہے انکے سامنے ہو ایک جانب ملائکہ رحمت دوسری طرف فرشتگان عذاب کھڑے ہین آپ لوح برابر دیکھا کرتے ہین پلک نہین جھپکاتے جسکی عمر پوری ہوئی لوح سے دریافت ہوگیا اگر مومن صالح ہے تو رحمت کے فرشتونکو اور کافر ہے تو عذاب کے ملائکہ کو حکم دیا کہ معا روح نکال لین۔ حضرت سلیمان نے ملک الموت سے پوچھا کہ مجھے میری موت کے وقت سے مطلع کرنا کہا مجھے تمسے زیادہ علم نہین ایک کتاب ہی جسمین مرنے والے کا نام میرے سامنے آجاتا ہی۔ ایک روایت ہی کہ بجواب سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہا کہ تمام زمین میرے سامنے ایسے ہی جیسے طشت۔ یہ فرشتے ایک آن تقدیم و تاخیر نہین کرسکتے

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ۝

پھر پھیرے گئے طرف اللہ کے مالک اونکا سچا۔ آگاہ ہو اوسیکے لیے حکم ہے اور وہ بہت جلد باز ہے حساب کرنیوالونمین

معالم بعد قبض روح وہ فرشتے حضور حق سبحانہ تعالی مین واپس کیے جاتی ہین یا وہی روحین جو قبض کی گئین حضور مین پیش کی جاتی ہین جیساکہ احادیث مین مذکور ہی۔ یا روز حشر سب کے سب حاضر کیے جاینگی بہرحال۔ اللہ اونکا مالک ولی حق ہی اور خوب جان رکھو کہ حکم اوسی کے لیے ہی اور وہ تمہارے تمام افعال واقوال مین حساب کریگا تمام محاسبین سے جلد حساب کرلیتا ہی۔ تمام مخلوق کا قیامت مین حساب ہو جائیگا اور اسطرح کہ سہو ونسیان کو دخل نہو معالم یہ وہم نہ کیا جاے کہ قرآن مین جا بجا فرمایا ہی کہ کفار کا کوئی مولی نہین اور یہان عموماً فرمایا کہ ہم اون کے مولی ہین اسلیے کہ وہان مولی بمعنی ناصر ومعین ہی اور یہان بمعنی مالک پس اعانت اوسکی حق مومنین ہے اور ملک ربوبیت عام

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ

پوچھ کون نجات دیتا ہے تمکو تاریکیون سے خشکی اور تری کی کہ پکارتے ہو اوسے عاجزی سے اور چپکے چپکے اگر بچالے ہمکو اس بلا سے

لَنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِينَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝

البتہ ہو جائینگے ہم شکر کرنے والوں سے کہدیجیے اللہ بچاتا ہے تمکو اوس سے اور ہر سختی سے پھر بھی تم شرک کرتے ہو

آپ منکرین سے پوچھیے کہ بتاؤ تمکو زمین کے صحرا سے اور دریا کی مشکلون سے کون نجات دیتا ہے دریا اور اوسکی طغیانیان ہر وقت ڈبو دینے پر مستعد ہین جنگلی درندے اور زہریلے گزندے ہر آن تمہارے قتل پر آمادہ رہتے ہین جب کوئی سختی تمکو محسوس ہوتی ہے تو وہ کون ہے جسکے سامنے تم گڑگڑاتے اور وعدہ کرتے کہ اگر بچ گئے تو شکرگزاری کرینگے (وہ تو جواب نہیا دیگئے آپ ہی بتا دیجیے تو آپ کہدین اللہ تمکو بچاتا ہے ان بلاؤن سے اور انکے علاوہ اور مصیبتون سے بھی اور تم ایسے نالائق کہ شکر چھوڑکر شرک کرتے ہو **ف** (قل الخ) اس سوال سے مقصود ہے کہ کفار جواب سے عاجز دل مین قائل ہون یعنے ایسا کوئی ہے تو بتاؤ (تدعونه الخ) یہ بیان ہے کہ اگر کوئی نجات دینے والا ہوتا تو تم یہ درخواست اوس سے کرتے دوسری (قل اللہ) مین سوال کے ضمن مین جواب ہے کہ ایسا ہے مگر اوسپر کہ تم شکر چھوڑ شرک کرتے ہو۔ عبارۃً منکرین پر الزام ہے اور یہ کہ سوائے خدا کے کوئی بچانیوالا نہین اور اشارۃً تعلیم شکر و گریہ و بکا و نذر ہے یعنے جب مصیبت پڑے روؤ چلاؤ اللہ سے شکر و عبادت کے وعدے کرو نذر و نیاز کرو نجات پاؤ مسئلہ سوائے خدا کے کسی کو مشکلکشا کہنا شرک ہے

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ

کہ وہ قادر ہے اسپر کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر سے یا پاؤن کے تلے سے یا خلط کرے تمکو

شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ۝

گروہ گروہ اور چکھائے ایک کو تمہارے لڑائی دوسرے کی دیکھ کسطرح پھیرتے ہین نشانیان تاکہ وہ سمجھین

اور وہ اللہ تعالی قادر ہے اس امر پر کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر سے یعنے آسمان سے جیسے برق باران شدید۔ اولی یا پتھر جسطرح قوم لوط و اصحاب فیل پر آیا اور زیر قدم سے مراد زمینی عذاب جیسے درندے گزندے کا مسلط ہونا زمین مین قارون کی طرح دھنس جانا زلزلے وغیرہ یا تمکو باہم مخلوط کردے اور گروہ گروہ ہو جاؤ ایک دوسرے کے قتل پر آمادہ ہو۔ آپ دیکھین اے نبی کریم ہم کسطرح پھیر پھیر کر انہین سمجھاتے ہین شاید یہ لوگ سمجھین کبیر جبرئیل جب یہ آیت لائے تو حضور پر نہایت شاق گزرا اور فرمایا اگر ایسا ہوا تو میری امت کی بقا کیا ہوگی جبرئیل نے کہا مین بھی تو آپکی طرح ایک بندہ ناچار حضرت پروردگار ہون آپ دعا کرین مین آمین کے لیے حاضر ہون آپنے دعا فرمائی جبرئیل نے خبر دی کہ آپکی امت پر آسمان سے عذاب نہ آئیگا جیسا کہ

اور لوط کی قوم پر آیا تھا اور نہ زیر قدم سے عذاب پیدا ہوگا جیسا قارون پر ہوا مگر وہ باہم مختلف
اور گروہ گروہ ہو جائینگے بخاری آسمانی اور زمینی عذاب پر آپنے کہا اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ
اے اللہ میں تیرے وجہ کریم سے پناہ مانگتا ہون جب باہمی نزاع کو سنا تو کہا خیر یہ آسان ہی جامع
آپنے تین دعائین کین اسے یہ کہ میری امت اون عذابون سے ہلاک نہو جس سے اگلے گنہگار ہلاک ہوے
۲ اور یہ میری امت پر دوسرے قوم کے دشمن مسلط نہون یہ تو دعائین مقبول ہوئین ۳ عرض کیے
میری امت مین باہمی قتال نہو اس سے آپ منع کیے گئے ف شاید عدم غلبہ دشمن سے غلبہ
تمام وہ امی مراد ہو اونہین انشاء اللہ تفسیر نہ آئیگا کبیر کہا بعض نے کہ آیات پر نظر و استدلال نکرنا چاہیے
تاکہ باہمی مخالفت پیدا نہو۔ لیکن یہ اونکی نافہمی ہے اوسی کے بعد فرمایا لعلھم یفقھون شاید وہ
سوچین سمجھین صحابہ مین اختلاف کثیر تہا مگر مخالفت نہ تھی یہ ایک عذاب ہی جو ہماری بدکرداریون نے
ہمکو نفاق و شقاق پر مجبور کیے ہوے ہی **مخلص** یہی ہی جو اصحاب نے کیا یعنے بعد وفات شریف
سبنے حضرت ابوبکر کی اطاعت کرلی اور اسیطرح حضرت عثمان تک صحابہ قائم رہے گو
موافق ہو یا مخالف اور درمیان مین گو باہمی مخالفین نہ رک سکین اور بعضونے پیشقدمی
کردی تاہم قرون خیر تہا تہوڑے زمانے مین وہ آگ فرو ہوگئے پہر جب کام نالایقون کے
ہاتھون مین گیا اس سرکش خودسر گھوڑے کی باگ نہ رک سکی اختلاف روزافزون و میدان مسلمانونکے
لہو سے بحر خون رہا مذہبا متعدد فرقے ہوگئے خلافۃ نبی حکومتین بٹ گئین اسباب اس آیت کے بعد آپنے
فرمایا میرے بعد کافر نہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن ماری بعض نے تعجب کہا یہ کیونکر ہوگا ارشاد ہوا

وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۞ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۞

اور جھٹلایا اوسے قوم نے تیری اور وہ حق ہی کہدے مین نہین تمپر داروغہ اور واسطے ہر چیز کے ایک قرارگاہ ہی اور اب جان لوگے

جھٹلایا اسے تیری قوم نے حالانکہ وہ سچ ہی اور ہر چیز کے لیے ایک وقت معین ہی اب معلوم
ہو جائیگا ف شان نزول کی موافق تو قوم سے وہ شخص مراد ہے جسنے کہا کہ ہم کیونکر لڑینگے اور
حق سے مراد خبر نزاع باہمی۔ مگر سیاق قرآنی یہ چاہتا ہی کہ قوم سے مراد منکرین مکہ اور حق سے
مراد قرآن ہی اور خبر سے مراد خواہ عذاب دنیا ہی جسکا قرارگاہ حکم جہاد یا عذاب اخروی ہی جسکا
قرارگاہ بعد موت ہی اور جان لینے سے بھی یہ مراد ہی کہ بوقت جہاد یا بعد موت معلوم ہوگا

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۚ

اور جب دیکھے تو اونکو جو جھگڑتے ہین آیتون مین ہماری تو رو گردانی کر اونسے یہانتک کہ مشغول ہون دوسری بات مین

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور اگر بھلادے تجھے شیطان پس نہ بیٹھ بعد یاد کرنے کے ساتھ قوم ظالم کے

جب آپ دیکھین اونہین جو آیات قرآنی اور احکام اسلامی سے تمسخر کرتے ہین تو روگردانی
کیجیے اون کے ساتھ نہ بیٹھیے جب وہ دوسری باتون مین مشغول ہون اور وہ ذکر چھوڑ دین
اوسوقت اختیار ہی اور اگر یہ ممانعت شیطان دل سے بھلادے اور سہواً آپ وہان بیٹھے
رہین تو پھر جب یاد آئے معاً اوٹھہ کھڑے ہون اور وہان نشست نکرین اسلیے کہ وہ قوم ظالم ہے
خوض باتین کرنا اور کسی کام مین مشغول ہو جانا۔ مگر یہان باتفاق مفسرین خوض سے مراد تمسخر
وضحک ہے یعنے احکام الٰہی سے تمسخر کرین یا بیہودہ اور لغو باتون مین احکام دین کو بدون تعظیم
واہتمام ذکر کرین۔ اہل مکہ اکثر قرآن سے تمسخر کیا کرتے مومنین نے کہا ہمارے اور اون کے یکجائی
اچھی نہین یہ آیت اوتری اور ممانعت آگئی اعراض سے اگر سکوت اور درگذر مراد ہے
تو آیات قتال سے منسوخ اور اگر نفرت واجتناب مقصود ہو تو بعینہ واجب العمل ہے۔ ف بعض
مفسرین کے نزدیک کتاب وسنت مین تاویل وبحث ممنوع ہی مگر مطلقاً ایسا نہین اسلیے کہ
تاویل جو نظر اصحاب سے ماثور اور حکم تفقہ وتدبر سے مفہوم ہے البتہ وہ تاویل جو جاہل ناقابل
وفاسق متہم سے سرزد ہو یا ظاہر ومحکمات کے خلاف مذہب مختار ومجمع علیہ کے مخالف ہو
یا اول کی نفسانیت وخودغرضی اقرار یا قرائن قویہ سے ثابت ہو۔ یا بعض امور لہو ولغو کے
لئے تاویل کی جاسے خوض ممنوع اور نامشروع ہی اور اوس سے اجتناب وتنفر لازم مسئلہ
فقہاسے مثالہ خائض ومأول ناجائز ہین مسئلہ جہان قرآن یا اور مسائل دین سے تمسخر ہو
یا لہو ولعب اور تفریح کے طور پر آیات الٰہی اور عبارات فقہا کا استعمال کیا جائے یا اون سے
بی ادبی کیجاسے یا اوپر شاعرانہ قیاس ودلائل مرتب ہون وہان بیٹھنا اور اوس سے راضی
ہونا حرام ہی مسئلہ سہو ونسیان معاف ہی مگر جب یاد آئے یا کوئی اور مسئلہ بتائے فوراً
گھر دیر بیٹھنا واجب ہوگا اقتباس چونکہ ہر معصیت توہین وانکار شرع پر مبتنی ہی الزاماً ہولناک
لزوماً لہذا دوسرے مجالس فسق ولہو کا بھی اسی پر قیاس ہے در منثور عمر بن عبد العزیز
نے اوس روزہ دار کو جو مجمع خورد ونوش مین بیٹھا تھا مارا اور کہا فلا تقعد الخ

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

اور نہین اوپر جو ڈرتے ہین حساب سے انکے کچھ مگر نصیحت کرنا شاید وہ ڈرین

کبیر اصحاب نے کہا کفار مسجد کعبہ مین تمسخر و استہزا کرتے ہین ہم نماز و طواف کیونکر کرین ارشاد ہوا
جو لوگ ڈرتے ہین مخالفت سے بچتے ہین اونکے ذمے ان منکرین کا حساب اور عذاب کچھ نہین
ہان اسقدر ضرور ہے کہ نصیحت کردین شاید وہ بھی ڈرنے لگین اکلیل سورۂ نسا مین ہے
کہ تم اون کے ساتھ بیٹھو گے تو اون کے مثل ہو جاؤ گے اور یہان اجازت لیس ہے اجازت
منسوخ ہے اسلیے کہ سورۂ نسا موخر ہی لیکن اسکی ضرورت نہین اسلیے کہ وہ حکم مطلق ہے
اور یہ مقید یعنی اگر کسی ضرورت سے اوٹھ نسکو یا جانکو تو نفرت و اجتناب کے ساتھ
مسئلہ جہان گناہ و ثواب دونو مجتمع ہون وہان اعلے اور احتیاط پر نظر رکھنا چاہیے
مثلاً ایک مسجد مین لوگ دنیا کی باتین کر رہے ہین یا بیع و شرا مین مشغول ہین یا عیدگاہ
کے گرد میلے کا ہجوم ہی ارباب ملاہی و معاصی کی دہوم ہی یا امام محتاط و عالم سنن و
آداب نہین مگر جماعت کثیر و نمونہ شوکت اسلام و اتفاق مومنین احتیاط اسی مین ہے۔
کہ وہ جماعت ترک نکیجاے۔ یا کسی وعظ مین سامان جو حد اسراف تک
پونہچے مہیا ہی یا بعض امور اوسکے مکروہ و ممنوع ہین لیکن واعظ نہایت محتاط خدا پرست
عالم ہی تو برکت و استفاضہ نچھوڑنا چاہیے۔ ایسے ہی اگر کسی میلے یا مجمع مین منافع تجارت
کی امید ہی اور ہمارے ہونے سے رونق کافی و اعانت معتبر نہین اور ہم اوسکے تمام ممنوعات
سے بچکر بیع مبرور سے فائدہ اوٹھا سکتے ہین تو کچھ مضائقہ نہین لیکن جبکہ ضرر اسکا قوی اثر
اوسکا متعدی یا موجب اہانت اسلام ہو مثلاً ناچ راگ کی صحبت ہی یا احکام الٰہی و ائمہ
دین پر استہزا ہو رہا ہی یا امام مسجد سنتون کا تارک ضروریات سے ناواقف بد اعتقاد مطعون
آدمی ہی ایسی صورت مین ترک اولی بلکہ لازم ہوگا مسئلہ اگر یہ شخص اون لوگون سے ہی
جنکا قول و فعل حجت ہوتا ہی تو زیادہ احتیاط کرے مسئلہ کچھ ہوا اہل بدعات و معاصی
کو نصیحت کرنا لازم ہی ورنہ فاعل و ساکت دونو ایک رسی مین باندھ دیے جاینگے جیسا کہ فرمایا تمیز اونکا مواخذہ
نہین مگر نصیحت کرنا لازم ہی مسئلہ جبکہ نصیحت مین احتمال ضرر ہو سکوت نفرت دلی کے ساتھ جائز ہی

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهِ
اور چھوڑ اونہین جنہون نے بنالیا دین اپنا کھیل کود اور دہوکے مین ڈالا اونکو حیات دنیا کی اور نصیحت کر ساتھ اسکے
أَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ
یہ کہ روکی جائیگی جان ساتھ اوسکے جو کیا نہین ہے اوسکے لیے سواے اللہ کے حمایتی اور نہ سفارشی

چھوڑ دو اونہین جو اپنے دین کو لہو و لعب بناتے ہین اور دنیا کی زندگی نے اونہین فریب مین ڈالدیا ہی اور اونہین نصیحت کیجیے ساتھ اسی بیان کے کہ دنیا جیا سے غرور دو فریب ہی ایسا نہو کہ جان بلا مین پہنسے جو افعال بد کئے ہین اون کی شامت سے دوزخ مین اسیر ہو اور اللہ کے سوا کوئی اوسکا معین و مددگار نہو گا ف ذر و الذین اگر یہ مراد ہی کہ اونسے کچہ تعرض نکرو تو آیۃ قتال سے منسوخ ہی اور اگر نفرت اور دوری مراد ہی یعنے اونکی صحبت اونسے میل جول اونپر ترس کہانا چھوڑ دو تو کوئی ضرورت نسخ کی نہین کیپہ لہو و لعب سے مراد تمسخر و استہزا ہے یا بت پرستی یا بحیرہ لانے اور خوشی اور ہمزورتا سے حلت حرمت ثابت کرنا یا کہیل کود کے لیے عیدین معین کرنا (جیساکہ سوائے اہل سنت اکثر مذاہب مین معمول ہی کہ صرف ہوا پرستی و بدمستی سے عید معین کرتے ہین کوئی عبادت مقصود نہین ہوتی جیسے نوروز ہولی ۔ وغیرہ) یا علم و تدین و حسن عمل کو وسیلہ حصول جاہ و منصب و رجوع خلق بنانا ف باپ دادا کی رسمین اور اپنے خوشی کے کام عین دین یا مثل دین ضروری بنا لینا لہو و لعب فی الدین ہی اصل یہ ہی کہ ہر دین اور خصوصًا اسلام اسی لیے ہی کہ انسان حوائج بشری و ضروریات انسانی سے مختصر یا متوسط طور پر فارغ ہو کر صرف اللہ ہی کو پکارے اوسی کی تعظیم و بندگی کرے اوسی سے دل لگائے سب چھوڑ کر اوسیکا ہو جائے مقصود و محبوب و معبود بلکہ موجود غیر خدا نرہے اسطرح کہ جملہ خیر و شر جب اوسی کی طرف سے ہین تو کسی وجود فانے اور فاعل لایعنی کے ذکر و فکر و اعتبار سے ہمکو غرض قصداً و حقیقۃً نفی ماسوا کر ین اس طور پر اثبات توحید کر دیا کرین لیکن کمال تفضل و کرم سے ہمارے ضعف و پست ہمتیون کے موافق بہت کچھ رخصتین عطا فرمائے ہین جسکی انتہا اور تفصیل کتب مذہب مین موجود ہی ان دونو حدون سے ہمکو دوہرے کوئی بات اپنی خوشی یا فائدے کے دین مین داخل کر لینا گویا دین کو کہیل بنا لینا ہی غرتہم یعنے دنیا مین ایسا دل لگانا کہ آخرت بہولجائے یا معاذ اللہ موت و حشر و نشر کو لاشئی جانے (ذکر بہ) انہین امور سے نصیحت کیجیے کہ احکام الٰہی کو دل لگی نہ بناؤ ۔ دین کو دنیا کے لہو و لعب سے نملاؤ ۔ مرنے کو نہ بہلاؤ پہر یہ کہیے کہ ہر جان اپنے افعال کے سزا مین محبوس اور جنت سے محروم رکھی جائیگی مسئلہ فاسق فاجر بندہ درہم و دنیا کا ترک واجب ہی مسئلہ نصیحت لازم ہی مسئلہ دین کو ذریعہ تحصیل دنیا یا رسوم دنیاوی اور اپنے خواہشون کو دین بنا لینا

حرام ہوسکتا جو جو اسپر اہل بدعت نے ایجاد کیا اور انہیں نیکیاں قرار دیا یا منہ سے نہیں کہتے مگر اعتقاد اور اہتمام فرض سا واجب کیطرح کرتے ہیں اگر اونکا صحیح جواز اصول اسلامیہ سے نہ نکلے تو حکم آیت مین داخل ہین اور عذر الہام و خواب و مکاشفہ و رسم آبائی و ذوق قلبی و حصول برکات و اجابت دعا و معائنہ تاثیر و سنت شیخ و ارشاد کامل لغو و باطل

وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

عدل کسی چیز کا فدیہ یا بدلا ابسال ہلاکت عند الفراء گرو کرنا ہلاکی مین سونپنا حرام کر دینا قید کرنا
حمیم آب گرم کہا ابن عباس نے حمیم وہ آب گرم ہے جو جلا دے ۔ کہا ضحاک نے جب سے آسمان و زمین پیدا کی گئی اوسی دن سے آب حمیم اوٹایا جاتا ہے جو دوزخیونکو پلایا جائیگا اور اون کے سرونپر ڈالا جائیگا ۔ اور کہا گیا کہ آگ کے حوضون مین دوزخیون کے آنسو جمع کیے جاتے ہین وہی حمیم ہے کہ پھر اونکو پلائینگے حاصل قیامت مین مجرمین اپنی جان بچانے کے لیے ہر قسم کا پورا فدیہ اور بدلا دین تو بھی نلیا جائیگا وہی لوگ ہین جو اپنے شامت اعمال سے محبوس و جنت سے محروم ہین اور میدان حشر مین خوار و ذلیل اون کے لیے آب حمیم ہے اور عذاب الیم یہ سزا ہے کفر کی ف بدلے کا ذکر مبالغۃً فرمایا کہ جو تکو آنکھین ہون تو فکر کار کرو ایک تو سب کے سب قیامت مین تہیدست بیکس ہونگے اور بالفرض کچھ ہوتا بھی تو بیکار محض

قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا

آپ کفار سے کہدین کیا ہم اللہ کے سوا اوسے پکارین جو ہمارا نہ بھلا کر سکے نہ برا اور جیسے کافر ہین پھر ویسے ہی کافر ہو جائینگے اور کب جبکہ اللہ نے ہمکو راہ راست دکھا دی اور ہم ایسا کرین

تو ہماری مثال اوسکی ہی جسے شیطان گڑہے مین ڈالدے اور وہ متحیر ادہر اُدہر راہ ڈہونڈہتا پہرے۔ اور اوسکے دوست مددگار غمخوار اوسے بلائین کہ آ ہماری طرف چلا آیہ راہ بدی ہی یہ طریق ہمنے بطئے ہی دوسری جگہہ فرمایا وَمَن یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ كَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ مشرک باللہ گویا آسمان سے گر پڑا ف حیران کے کلمے سے سمجہا گیا کہ اہل باطل کو اطمینان وتسکین نصیب نہین ہوتے اور اسکے مراتب ہین ابتدائے حالت مین دل کفر ومعاصی اور تمام قبیح امور سے متنفر ہو کر صاف طور پر نہایت بلند آواز سے کہتا ہو اسے چہوڑ۔ درمیان کی حالت مین تردد اور چراغ سحر کے طرح بار بار اشتعال اوسمین ہوتا ہی اگر ہدایت نے دستگیری کی تو ہم گیا نہین تو حرص وہوا۔ فریب شیطان۔ ولولہ نفس کے سامنے بقول قائل کیا قدر مجہ ضعیف کی ہوگی زمانہ مین + سنتا ہی کون طوطی کی نقار خانہ مین + یہ بیچارہ تاریک مضمحل ساکت ہو جاتا ہی اور یہ مادہ ہدایت ونور معرفت ہی جو ہر بشر کو عطا ہوا ہی اور جسکی وجہ سے حجت الٰہی اور الزام شاہنشاہی اسپر قائم ہوگا۔ آخر کار دلکی اعوان وانصار اس کارزار مین کچہ ملکے کچہ کہیت رہی قانون شیطانی اور احکام نفسانی جاری ہو گئے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اب کوئی امید نرہی اور اسکے شواہد فرعونی حالات سے جو با وجود زعم خدائی بار بار موسی کی طرف جہکنے پر مائل تہا مگر ہامان اور اوسکا استاد شیطان غالب رہا اور قریش ویہود کے متردد خیالات سے ظاہر ہین اور اب بہی اکثر فاسق وعاصی متردد و مذبذب پائے جائینگے۔ مگر وسوسہ شیطانی اور شہادت قلب مین امتیاز دشوار ہی۔ اسکی شناخت مرد متقی وصالح وعالم کو ہو سکتی ہی ہان ۱ نیت خالص۔ طلب حق۔ ہمت صادق کرے ۲ کسی امر خاص کا جویا ہو صرف بطلب امر حق غور وفکر کرے ۳ ذہن تمام خیالات سے خالی کرے امید قوی ہے کہ نور فیضان ازلی جوہر دل مین امانت ہی جبکی اور فکر کی اندہیری رات کو نورانی کر دے دل کلمۃ الحق بول اوٹہے وسوسے اور شہادت قلب کی مثال بعینہ صبح صادق اور کاذب کی مثال ہی اوسکے ساتھہ ساتھہ تردد اور بزدلی کی سیاہی اپنا سیاہ داد کہاتی رہتی ہی اور اوسکی اطراف وجوانب نور عقل وآفتاب معرفت سے نورانی اور اسپر اطمینان وتسکین کی ضوفشانی ہوتی ہی۔ انہین مراحل کے لیے اولاً شیخ حکم ثانیاً شیخ علم کی ضرورت ہے

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَاَنْ

کہدے تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہو اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ ہم کو اطاعت کرین طرف پروردگار عالم کی اور

ف یعنی ... حلال وحرام ... سنے والا ... (margin notes partially cut off)

اونکی خواہش کے رد کرنے کے بعد آپ یہی کہدین کہ ہمکو تو ہمارے

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوْہُ ؕ وَھُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۝

قائم کرو نماز اور ڈرو اوس سے اور وہی وہ ہی جسکی طرف جمع کیے جاؤ گے

معبود کا یہی حکم ہی کہ بندہ فرمانبردار حضرت پروردگار بنجائین (اور حکم ہے) کہ نماز پڑہا کرو اور اللہ سے ڈرو (اور یقین رکھو) کہ اوسکے حضور مین سب کے سب جمع کیے جاؤ گے بھلائی برائی کا عوض پاؤ گے ف آیت خلاصۂ تعلیمات اسلامی ہی خدا فرمایا کہ اطاعت کرو اسلیے کہ اطاعت سے بندگی اور خدائی ظاہر ہوتی ہی بخلاف محبت یا خلوص وغیرہ کے کہ وہ صفت احباب مین بہی پائی جاتی ہی ۔ اور افعال قلبی مین بندگی ہی اصل ہے اور ایمان مقدم ہے نماز پڑہو اسلیے کہ افعال اعضا مین نماز افضل و جامع ہی اور تمام عبادتین اسکی جزا اور اسکے تابع ہے تقوی نکرنے والے امور مین اصل تقوی ہے اور اسکا تعلق دل اور اعضا دونو سے تہا اور تقوی زینۂ تقرب حق و قاطع وسوسۂ باطل ملاک حسنات تاج کرامات ہی ان سبکے بعد ذکر آخرت جس سے کام پڑتا ہی بغرض تکمیل مراتب ایمان و کمال خوف و غایت امید فرمایا ۔ اور بعد اتمام مدارج ایمان و اسلام وہ صفات جلیلہ مذکور فرمائے جنسے اعتقاد مستحکم قلب مستفیض لذت ذکر طاری کیفیت خوف غالب غیر کی نفی کلمۃ الحق قوی ہو

وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ قَوْلُہُ الْحَقُّ ؕ

اور وہی وہ ہی جسنے بنائے آسمان اور زمین ساتھ حق کے اور جسدن کہیگا کن پس ہوجائیگا ارشاد اوسکا حق ہی

وَلَہُ الْمُلْکُ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ؕ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

اور اوسی کے لیے ملک ہی جسدن پہونکا جائیگا صور مین دانا ہی غیب و حاضر کا اور وہی حکمت والا خبردار ہی

وہی ذات پاک ہی جسنے آسمان و زمین بنائی اور سرسری و اعتباری نہین بلکہ ایک کام کے لیے اور واقعی طور پر (اسمین رد ہی سوفسطائیہ کا جو کہتے ہین کہ عالم امر اعتقادی ہی جیسا خیال کرو ویسا ہی کوئی خاص حقیقت نہین اور رد ہی اونکا جو کہتے ہین کہ ہم عبث ہین نہ حساب ہی نہ کتاب) جسدن فرمائیگا (کہ کن ہوجا) پس تمام فناشدہ مخلوق دوبارہ موجود ہوجائیگی (اسمین رد ہے

ف۵ متعلق بجر محذوف ثابت اور یوم قول الحق [illegible] اشارہ [illegible] علماسے کلام

ف۴ وَالْحق [illegible] الحق خبر ہے [illegible] الملک مبتدا [illegible]

صور علیہ [illegible] موجود ہ [illegible] ۳ [illegible]

بیاد ون لکہا ہے [illegible] اوسکی [illegible]

تفسیر کبی [illegible]

[illegible] بہت [illegible]

بجائے زہ [illegible] کا [illegible] ۱۲ [illegible]

ف۳ بالحق [illegible] الحق [illegible]

اور بعض [illegible] بطور [illegible]

ف۱ اوراکی [illegible] حکایت ہی [illegible] ۱۲

منکرین قیامت وحیات ثانی [illegible] اوردشوار جانتے ہین
اسلیے کہ ہر ممکن سے [illegible] اور اثبات ہر
قدرت کاملہ [illegible] نکتہ کسی شے کے
بنانے والے پر [illegible] آسمانوں کا ذکر فرمایا جنکا نظیر
نہ وہم مین ہی [illegible] سے بنا ہوگا اسکے لیے حصر و
تخصیص کے طور پر فرمایا [illegible] کسی چیز سے بنایا ہوگا بے مادہ و اصل
کیونکر بن سکتا ہو فرمایا کن فیکون [illegible] جیسے والد بلا ک ولد بر قادر
نہین [illegible] اگر مٹایا تو [illegible] فرمایا مٹا دینگے
پھر بنا دینگے ہر طرح سے اپنی قدرت [illegible] وقت منکرین کو انکار کا مزا چکھائیگی
فرمایا اوسی کی بادشاہت ہو [illegible] ملک حقیقی و مجازی یا معنا و صورۃ
سب اوسی کے لیے ہوگی بخلاف دنیا کے [illegible] زید و بکر برائے نام سہی مالک تو بن بیٹھے ہین
اور رد ہی مشرکین کا جو اوسکے ساجھی ٹھہراتے ہین مخصوص آتش پرست جو یزدان کو خالق خیر
اور اہرمن کو خالق شر قرار دیتے ہین ۔ اور ثبوت ہی صور کا اور یہ کہ وہ ایک ظرف مجوف ہی
تا کہ نفخ صادق آئے ۔ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہی اسمین رد ہی بعض فلسفہ کا جو کہتے ہین
کہ اللہ تعالی کو جزئیات کا علم نہین اسلیے کہ ہر معلوم یا غائب ہی یا حاضر پس نہ جزئیات انسے
خارج ہین نہ علم الٰہی سے باہر ۔ وہ حکمت والا خبردار ہے ۔ اسمین رد ہی جو عالم کو فرضی و اعتباری
بتاتے ہین اسلیے کہ حکمت واقعیات سے ہی نہ اعتبارات سے ربط چونکہ قریش کہتے تھے کہ ہم
دین ابراہیم پر ہین اور یہ تمام کفریات عزی و لات اوسی طرف منسوب کرتے تھے حق سبحانہ تعالی
نے حضرت خلیل کا دین متین اور آپکا مناظرہ بیان فرمایا **قصۂ ولادت ابراہیم**
علیہ الصلوۃ والتسلیم روایتین اسکی مختلف اور تقریرین طویل تہین بقدر ضرورت
عرائس تیجا لسنے انتخاب کیا گیا ابراہیم حضرت نوح کی اولاد اور آپکی ایکہزار دوسو تریسٹھ برس بعد
پیدا ہوئے ۔ وطن آپکا خاص بابل یا اوسکے اطراف ۔ باپ کا نام آزر ملقب بہ تارخ
صنعت بت گری مین ایسا ہی استاد و مشہور تہا جیسا کہ ابراہیم بت شکنی مین ۔ بادشاہ وقت

نمرود جو خدا ہونیکا دعوی کرتا تھا عموماً اوس عہد مین شرک جہل بت پرستی شائع تھی۔ نمرود سے نجومیون نے بتادیا تھا کہ فلان شب ایک لڑکا حمل مادر مین آئیگا جو تیرے خدائی خاک مین ملائیگا اسنے تدبیر مین بڑا اہتمام کیا اور چاہا کہ وہ مولود مسعود مخلوق و موجود ہونے پائی چنانچہ حکم عام دیدیا کہ مردون سے شہر خالی ہوجائے کوئی عورت کے پاس نہ جانے پائے ادہر تو یہ سب انتظام ہوا مگر تقدیر عزیز و قدیر کون مٹا سکے نمرود کو ایک ضرورت پیش آئی مضطر ہوا آزر کو بڑا معتمد اور مصاحب خاص سمجھتا تھا بلاکر فرمایا خبردار گھر نہ جانا حکم شاہی کی تعمیل کرکے سیدہے چلے آنا آزر گیا اور حکم شاہی بجالایا بوقت واپسی تقدیر الٰہی نے عنان عزیمت پھیردی دلمین آیا ذرا گھر ہولون لڑکے بالون کی خبر لون۔ آنا تھا کہ بی بی پر نظر پڑی اور قابو نہ رہا ہم بستر ہوا اور حضرت ابراہیم رحم مادر مین آگئے۔ پھر نجومیون کے بتانے سے نمرود نے دائیان معین کین حاملہ عورتونپر قیامت اور بچونپر ہلاکت آئی حمل گرائے گئے مگر اپنے خلیل کا محافظ خدا تھا ادہر نظر بد آتی ہے ندہائی جب آپ پیدا ہوئے مان نے کسی غار مین چھپادیا غیب سے تربیت و محافظت کا سامان تھا آپ کے نمو نے ایک دن مین ایک مہینے کی ترقی کی کسی دن آپنے اوسی غار مین ماسے پوچھا تیرا رب کون ہے بولی تیرا باپ آزر فرمایا اوسکا رب بولی نمرود فرمایا اوسکا رب مان نے خفا ہوکر کہا چپ یعنی بے ادبی ہے۔ پھر اسیطرح باپ کو بھی معقول کیا جسکی خبر اللہ تعالی نے یون دی

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کیا بنائیگا تو بتونکو معبود بیشک دیکھتا ہون تجھے اور قوم کو تیرے گمراہی ظاہر مین

آپ یاد کیجیے اور سنائیے وہ قصہ کہ جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو تصویرونکو پوجے گا (ایسا ہی تو) مین تجھے اور تیری قوم کو صاف صاف گمراہی مین دیکھتا ہون اصنام جمع صنم یعنے بت و تصویر آزر معالم مین ہے کہ یہ لقب ہے اور نام تارخ ہے سلیمان تیمی نے کہا آزر یعنے عیب و کجی۔ کہا گیا بزبان عجمی یعنے پیر فرتوت۔ کہا سعید بن جبیر نے آزر نام ہے اونکے بت کا بہرکیف عجمی غیر منصرف ہے ف معلوم ہوا کہ خرد بزرگ کو سمجھائے اور اللہ کے معاملے مین دب بچانکرے

وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۝

اور ایسی ہی دکھلائے ہمنے ابراہیم کو عجائب آسمانون اور زمین کے اور تاکہ ہوجاوے وہ یقین والون سے

یعنی جسطرح ابراہیم کو بمقابلہ آزر کے دلائل القا فرمائے ایسے ہی آسمانون کے عجائبات اور زمین کے غرائب اونہین دکھائے (تاکہ اور زیادہ قوی دلائل سے مشرکین کو عاجز کرین) اور تاکہ خود

یقین والے ہوجائیں ملکوت سے مراد عالم جبروت و لاہوت بزیادت (ت) تا مقصد ہے یعنی عالم ملک
یقین سے مراد عین الیقین ہے ورنہ نفس یقین تو موجود ہی تھا معالم کہا سعید بن جبیر نے کہ
آپ پر عرش سے فرش تک سب کہل گیا تہا اور جنت میں اپنا مکان دیکھ لیا۔ لطیفہ ارباب
کشف و شہود نے مکاسب مشاغل و مجاہدات شاقہ اختیار فرمائی باوجود کمال طلب ذات و ترک
تعلقات عالم صفات جبروت میں سیران و طیران رہتے ہیں اور کشف تجلیات و ملاحظہ عجائبات پر
اونکی نظر خدا بین اور دل خدا پرست کو توجہ ہوتی ہے اسی لیے کہ آپنا آثار قدرت اور مرآت جبروت
میں عکس جمال محبوب اور تصویر لقا ہی مقصود ایک اور ہی حسن و ادا کہاتی ہے زیبائیش سادگی
تکلفات کے پردوں میں نظر آتی ہے نور عرفان اور کمال تعیین میں قوت و استحکام ذات بحت اور
صفات بے کیف کی حضوری کی صلاحیت تام پیدا ہوتی جاتی ہے ظاہر ہے کہ گوہر شاہوار ہمارے
ہاتھ میں رکہدیا جائے اور اوسکی قدر و قیمت بہی بتادیجائے مگر وہ قدر وہ وقعت وہ معرفت جو
کسی نظر باز جوہری کو ہے ممکن ہے نہیں اسکی طرف اشارہ ہے (لیکون من الموقنین) ابراہیم ہمارے پورے یقین والوں سے ہوجائیں

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى كَوْكَبًا ۚ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ۝
پہر جب چہا گئی اوسپر رات دیکہا تارا کہا یہ رب ہے میرا پہر جب چہپ گیا کہا نہیں دوست رکہتا میں چہپنے والوں کو

عرائس جب آپ کچھ ہوشیار ہوے غار سے نکلے بوقت شب زہرہ کو دیکہا کہا رب یہ ہے تہوڑی دیر بعد
وہ چہپ گیا کہا میں چہپنے والوں کو پسند نہیں کرتا لطیفہ رب محبوب ہونا چاہیے خالی عبادت طعام
بے نمک ہے یہی فرق بشر و ملک ہے لطیفہ نور توحید مخفی نہیں بے حجاب ہے حجاب میں آبہی گو کوئی چہپا کر
وہاں بی پردہ جمال آرائی ہے دیکہیے جیسے کچہ بینائی ہے کبیر ابراہیم پیغمبر تہے اونسے صورۃ یا ایک
ساعت کے لیے کلمہ شرک کا صادر ہونا محال ہے پس یہ معنی ظاہر کہ آپنے اعتقاداً ایسا کہا مقصود
نہیں اور بقرائن قرآنی و دلائل معقولہ درست نہیں ہوسکتے اسلیے کہ اس سے قبل آپ آزر کو زک دیچکے
تہے۔ غار سے نکلکر آفتاب بہی دیکہا جسطرح زمینی چیزوں کو فانی اور رب کا محتاج جانتے تہے
وہی قیاس جملہ محسوسات پر ایک ادنی آدمی کرسکتا ہے شبہ یہ کہ خلیل پروردگار محرم اسرار اور کب
جبکہ ملکوت کے سیر کے عرش سے فرش تک معاینہ فرما چکے۔ بات یہ ہے کہ قوم نجوم کی تعظیم کرتے
اور پوجتے آپنے اونکی ہستی اور حقیقت دکہانیکو ایسا فرمایا اور خود ہی رد کردیا کہ وہ قابل افعال
ہو کر اثر ہدایت قبول کریں انکی بے اختیاری اور نقصان دیکہیں اور قابل عبادت واحد قادر
کے طرف جہکیں جمہور مفسرین کا قول اسی کے مناسب ہے اور جسقدر شبہات اس تاویل کے

مخالف ہوسکتی ہین اون سبکو صاحب تفسیر کبیر نے نہایت پر زور تقریر سے رفع کردیا **ف** یہ تاویل مسلم و قول جمہور تمام خدشون سے دور ہی مگر ظاہر قرآن یہ بہی کفایت مضر نہین اسلیے کہ قصص نہ حدیث صحیح ہین نہ مجملات کی تفسیر انہین چہوڑکر دیکہیے قرآن بتارہا ہی کہ یہ پہلا ہی موقع تہا کہ خلیل جلیل نے رات کی اندہیری اور تارون کی روشنی دیکہی غلام گردش پر شاہی بارگاہ کا دہوکہا خصوصًا نو واردکے لیے عجب کا مقام نہین اور غول بیابان پر جویاے تجلی کو شمع طور کا گمان قابل الزام نہین خصوصًا جبکہ غایت شوق و کمال بے تابی سے بقول جامی بسکہ درجان فگار و چشم بیدارم توئی ❊ آنچہ پیدا میشود از دور پندارم توئی ❊ کا معاملہ ہو اور مراتب و مقامات مین تدریج و ترتیب قدیم عادت الٰہی ہی یہان کسطرح خلاف ہوتا حضرت کلیم باوجود صحبت دراز و معرفت قدیم کے نور کو نار سمجہے مسافر اور مشتاق منزل کو کچہ نظر آیا اور سمجہا کہ منزل مراد ہی منتظر نے ذرا آہٹ سنی دل پہڑک اوٹہا کہ وہ آئی دولت خداداد ہے دلیل کا جویا ہر نکتے پر حقیقت کا گمان کرتا پہر مدارج تحقیق طے کرتا ہوا کامیاب ہوتا ہی البتہ اگر ان تارون پر اعتماد و اطمینان ہوتا اسطرح کہ آپ تجسس و نظر ترک فرماتے اوسی پر اکتفا کرتے تو ضرور جاے گفتگو تہی یہان تو برابر نظر متصل جستجو تہی سعدی خورند از برے گلے خارہا ❊ برند از برای ولے بارہا ❊ اسمین بہی حضرت خلیل مستحق اجر و آفرین ہین اور پیشواے عارفان حق ہین نہ محل چنان و چنین

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝

پہر جب دیکہا چاند روشن کہا یہ رب میرا ہی پہر جب چہپ گیا کہا اگر نہ راہ دکہائے مجہو رب میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہ کی

پہر چاند نکلا اوسے دیکہکر کہا یہ رب ہی پہر جب وہ بہی چہپ گیا کہا اگر میرا رب مجہے ہدایت نکریگا تو مین راہ سے بہک جاؤنگا

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ

پہر جب دیکہا آفتاب چمکتا کہا یہ رب میرا ہی یہ بڑا ہی پہر جب چہپ گیا کہا اے قوم مین

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بری ہون اوس سے کہ تم شریک کرتے ہو مین نے کیا متوجہ منہ اپنا واسطے اوسکے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو

پہر جب آفتاب نکلا اور دیکہا وہ بہی ڈوب گیا کہا اے لوگو

حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝

طالب حق ہوکر اور نہین مین مشرکون سے

تو کہا یہ بڑا ہی یہ رب ہی پہر جب مین بیزار ہون اوس سے جو تم

معبود حقیقی کے ساتہ ملاتے ہو مین نے اپنا منہ اوس ذات کی طرف کرلیا جو آسمان و زمین کا خالق ہی حق کی طرف جہکا ہوا اور باطل سے رکا ہوا اور مین شرک نہین جب دلائل ختم ہوگئے تو صاف

فرمادیا ای لوگو مین تو نہین نہ پوجونگا اور مین اون سے بیزار ہون اور مین آسمان و زمین کے خالق کا فرمانبردار ہون لطیفہ شب وقت مجاہدہ ہی اور صبح وقت برکت و قبول نکتہ قرص آفتاب قمر سے بڑا ہی کلمہ (اکبر) سے مفہوم ہوا

وَحَاۤجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَاۤجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ

اور جھگڑے اوس سے قوم اوسکی کہا کیا جھگڑتے ہو مجھسے اللہ مین اور بیشک رہنمائی کی میری اور نہین ڈرتا مین اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہو ساتھ اوسکے

اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

مگر یہ کہ چاہے اللہ رب میرا کچھ چھپا لیا رب نے میرے ہر شئے کو علم سے کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم

اور ابراہیم سے اوسکے قوم نے جھگڑا کیا تو کہا تم مجھسے اللہ تعالی کے باب مین جھگڑتے ہو اور اوسنے مجھے توحید کی طرف رہنمائی فرمائی اور مین ونسے ڈرتا نہین جنہین تم میرے اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو مگر اللہ چاہے کوئی امر (کہ تمہارے بتون یا تارون کے ذریعے سے مجھے گزند پہنچے تو ہو سکتا ہی اسلیے کہ) میرے رب نے اپنے علم مین ہر شئے کو گہیر لیا ہی کیا تمہین اتنا بہی فہم نہین ہے

وَكَیْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ

اور کیونکر ڈرون مین اوس سے کہ شریک کرتے ہو تم اور تم نہین ڈرتے کہ تم شریک کرتے ہو ساتھ اللہ کے اوسکو کہ نہین اوتارا

بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ساتھ اوسکے تمپر حجت پس کون دو گروہ کا سزاوار زیادہ ہی امن کا اگر ہو تم جانتے

اور مین کیون ڈرنے لگا تہا حالانکہ تم تو ڈرتے نہین کہ اللہ کے ساتھ غیر کو شریک کیا ہی جسکے لیے اللہ نے کوئی دلیل نہین اوتاری پس کون گروہ موحدین و مشرکین سے سزاوار تر ہے کہ امن مین رہے اگر تم جانتے ہو یعنے جو گروہ بے حجت و دلیل کام کرتا ہی وہ سزاوار امن ہی یا وہ جو دلیل و حجت سے کام کرے اگر تم جانتے ہو تو جان لوگے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

جو ایمان لائے اور نہ خلط کیا ایمان اپنا شرک سے وہی ہین واسطے اونکے امن ہی اور وہ راہ پر ہین

وَتِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ

اور یہ دلیلین ہماری ہین کہ دین تہین ہمنی ابراہیم کو اوسکی قوم پر بلند کرتے ہین درجے جسکے ہم چاہین بیشک رب تیرا حکمت والا دانا ہی

جو لوگ ایمان لائے اور اپنا ایمان ظلم یعنی شرک سے نہین ملایا اونکے لیے امن اور ہدایت ہی
اور وہی راہ پر ہین ہمارے توحید اور الوہیت کے یہ دلایل ہین جو ہمنے ابراہیم کو عطا کئے
اون کے قوم کے مقابلے مین جسکے درجے ہم چاہتے ہین مرتفع کرتے ہین پروردگار عالم حکمت والا
دانا ہی بخاری جب یہ آیت نازل ہوئی اصحاب نے عرض کی یا رسول کون ہی جسنے ظلم یعنی
گناہ نہین کیا فرمایا ظلم سے مراد شرک ہی جیسا کہ وارد ہوا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ حجت
سے مراد یہ دلائل و نظائر ہین (رفع درجات) سے خواہ مراتب یقین یا منازل کمال یا توت
نبوت یا لذت حضور و قبول خاص یا خطاب خلت یا یہ کہ اونکی اولاد مین نبوت اور سلطنت
عطا فرمائی جس سے تا قیامت نام نیک و ثواب اونہین ملیگا اور موجب رفع درجات ہوگا
مسلم انس سے مروی ہی کہ ایک مرد حضور مین آیا اور کہنے لگا یا خیر البریہ فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہین

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ

اور بخشا ہمنے اوسے اسحق اور یعقوب سبکو راہ دکھائی ہمنے اور نوح کو راہ دکھائی ہمنے پہلے سے اور اولاد سے اوسکی

دَاوُۥدَ وَسُلَيْمٰنَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰى وَهٰرُونَ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

داؤد اور سلیمن اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون اور ایسے ہی انعام دیتے ہین

الْمُحْسِنِينَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِينَ ۝

نیکی کرنیوالون کو اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور الیاس سب تھے نیکون سے

وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِينَ ۝ وَمِنْ آبَائِهِمْ

اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط اور سبکو فضیلت دی ہمنے تمام عالم پر اور باپون سے اونکے

وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَإِخْوٰنِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ

اور اولاد سے اونکی اور بہائیون سے اونکے اور مقبول کیا ہمنے اور رہنمائی کی ہمنے طرف راہ کشادہ کے

یعنی ابراہیم کو اسحق اور یعقوب عطا فرمائی اور ہدایت کی اور نوح وغیرہ تمام انبیا کو ہدایت و مراتب
عطا کی اور اون کے آبا و اجداد اور اولاد اور بہائیون مین بہی بعضون کو ہدایت فرمائی
اور اونہین مقبول کیا اور راہ راست دکہائے ذریتہ سے مراد ذریت نوح علیہ السلام ہی
اسلیے کہ لوط اور ایوب ابراہیم کے اولاد سے نہ تھے اور نوح ان سب کے جد اعلی ہین ہدایت
اول یعنی نبوت ہی جو سزاوار شان انبیا ہی اور ثانی عام ہی یعنے معرفت و راہ راست
و طریق جنت و خوشنودی محسنین سے مراد جملہ حضرات مذکور نہ صرف ابراہیم (ومن آبائہم الخ)

سے خواہ یہ مراد ہی کہ ان حضرات کے اقارب سے اور بھی پیغمبر ہوئے جنکا ذکر بیان نہین ہوا
اور یہ تقریر تمام تاویلات سے پاک ہی خواہ یہ کہ ان کے اقارب سے بعضون کو ہدایت و ایمان
یا ولایت عطا ہوا۔ اسمین خلط ہوا جتبیٰ سے مراد قبول و رضا (علی العالمین) سے اگر وہی
لوگ مراد ہین جو اوس زمانے مین تھے تو کسی تاویل کی ضرورت نہین اور اگر تمام عالم مراد ہی
تو اور بھی صاف بے تکلف ہی اور معنی یہ ہوئے کُلًّا فَضَّلْنَا یعنے تمام گروہ انبیا کو ہمنے تمام
عالم پر جو پیغمبر نہین فضل عطا فرمایا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا اور اسمین بلا تکلف شرف
و فضل انبیا جمیع مخلوق اور فرشتو نپر ثابت و محقق ہی نکتہ آیت مین ہدایت۔ احسان
صلاح۔ فضل۔ اجتبیٰ کے ذکر مین اشارے ہین کہ بعض انبیا بعض صفات مین دوسرون سے
بڑہے ہوئے تھے اصل آیت شاہد ہی کہ واو ترتیب کے لیے نہین ہوتا بلکہ جمع کے لیے ہی
جیسا کہ مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا اور تسلیم کر لیا اسکو امام فخر الدین رازی نے ف[1] آیت
مین اشارہ ہی کہ تفاخر بالنسب اگر باعتبار کمال ہو تو اوس شخص کو زیبا ہی جو خود بھی کمال رکھتا ہو
اور اسی لیے ان کاملونکا ذکر ابراہیم علیہ السلام کے انعامات مین فرمایا[2] انبیا کے ساتھ نسبت
موجب فخر دنیا و فلاح عقبیٰ ہی بشرط ایمان[3] آیت دلالت کرتی ہی کہ ہمارے حضور کے بھائی جیسے
عبد اللہ بن عباس اور علی شیر خدا اور اعمام جیسے عباس و حمزہ وغیرہ اور ذریات جیسے حضرت
خاتون جنت و حسنین دوسرے اشراف سادات رضی اللہ عنہم اجمعین کمال قرب و ہدایت و اجتبا
سے سرفراز تھے اسلیے کہ جب انبیا کے اقارب مین یہ شرف ہی تو سید الانبیا کے اقارب مین بدرجہ
اولیٰ ہوگا اسی لیے فرمایا کُلُّ نَسَبٍ وَّ سَبَبٍ یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ ہر نسب و
سبب قیامت مین منقطع ہو جائینگے مگر میرا نسب اور سبب نسب وا دہال سبب ناتہال
(در منثور) اکلیل حجاج جو بادشاہ ظالم دشمن اہل بیت تہا اسنے یحیی بن یعمر کے پاس کہلا بھیجا
کہ مین نے سنا ہی تم کہتے ہو حسن حسین پیغمبر کے ذریت ہین یحیی نے کہا یہ تو قرآن مین ہے
حجاج نے کہا کہ ہمنے تمام قرآن پڑھا اوسمین کہین نہین یحیی نے کہا تو نے سورۂ انعام مین
مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عیسیٰ تک نہین پڑھا حالانکہ عیسیٰ بن مریم نوح اور ابراہیم کے نواسے ہین
اور دو بیان مین بہت پشتین گذرین اور یہ امام انام تو حضرت سے متصل تھے حجاج مان گیا۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ
یہ رہنمائی اللہ کی ہی رستا دکھاتا ہی اسکو جسے چاہے بندون سے اپنے اور اگر شرک کرتے وہ تو ضائع ہوتا

[1] اشارہ ہی طرف مذکور ہوا ہی سے کہ ۱۲ [2] مراد اس سے ... [3] ...

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ

اور بستے وہ کہ تھے کرتے یہ لوگ ہین کہ دی ہمنے انکو کتاب اور حکم اور نبوت

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ○

پس اگر کفر کرین اس جماعت سے یہ لوگ پس تحقیق مقرر کی ہے ہمنے ساتھ اوسکے وہ قوم کہ نہین اوس کے کفر کرنے والے

یہ اللہ تعالی کی ہدایت ہی جسے چاہے اپنے بندون سے اسطرف رہنمائی کرے اور اگر یہ لوگ جنکا ذکر ہوگیا شرک کرتے تو انکے سب اعمال باطل ہو جاتے (پس تمہارے اہل بکس شرک لادی ہین ہوگیا تمہارے اعمال غارت جا دینگے) یہ وہ حضرات ہین جنہین ہمنے کتاب اور حکمت یا خلافت اور نبوت عطا فرمائی تو اگر اسنے یہ لوگ یعنے منکرین مکہ و کفار اطراف انکار و کفر کرین اور انکی راہ پر نہ چلین (تو کیا حرج ہی اس نبوت اور ہدایت اور تعلیم کی تصدیق کے لیے) ہمنے مقرر کرلی ایک اور قوم جو اسنے کفر کرنے والے ہی نہین صحابہ مراد انصار و مہاجرین ہین جو حضرت پر ایمان لائے۔ کہا گیا ملائکہ مراد ہین جنہین مادہ کفر و معصیت نہین ہی۔ یا اللہ کی اور مخلوق مراد ہی یعنے اگر قریش یا تمام آدمی منکر ہو جائین تو ہو جائین ہماری عبادت کے لیے بہت مخلوق موجود ہی جنہین کفر کا مادہ ہی نہین ف شرک جملہ اعمال ضایع کر دیتا ہی اور خطاب انبیا کی طرف اسلیے ہی کہ عوام دیکھین کہ جب خواص پر یہ تشدد ہی تو ہم کس شمار و قطار مین ہین اور جان لین کہ تکلیفات شرعی کسی کو معاف نہین گو وہ نبی معصوم و ملک نورانی کیون نہو افسوس اوس قوم پر جو اعتقاد کر لیتے ہین کہ اولیاء اللہ اور فقرائے فانی جو چاہین کرین ان پر یہ گرفت نہین حالانکہ یہ حضرات اتباع شریعت کے بدولت حضرت ہوے اور ہمیشہ لرزان خائف مشتبہات و مباحات سے بچتے رہے سلا آنحضرت کے انکار کو تمام انبیا کا انکار فرمایا۔ ورنہ وہ ان تمام پیغمبرون کے منکر نہ تھے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

یہ وہ ہین کہ راہ دکھائی اونکو اللہ نے پس ونکی ہدایت کی پیروی کر کہہ نہین مانگتا ہین تمسے اس ہدایت پر کوئی مزدوری

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ○

نہین یہ ہدایت مگر نصیحت واسطے عالم والونکے

یہ گروہ انبیا کا جنکا ذکر ہوا وہی ہے جنہین اللہ تعالی نے ہدایت فرمائی اور راہ راست دکھائی تو آپ بھی اوس راہ پر جو اونہین دکھائی گئی چلین و راس رفتار مین اون کے قدم بقدم رہین اور کہدین کہ اے لوگو مین تمسے اس رہنمائی پر کوئی مزدوری نہین مانگتا (جسطرح اگلے پیغمبرون نے نہین مانگی) یہ تو آدمیون کی لیے نصیحت ہی اسمین دو بحثین ہین بحث اول آنحضرت مامور تھے کہ اگلی

پیغمبروں کے طریقے پر چلیں تو آپ نہ صاحب شریعت جدید ہوسکے نہ افضل انبیا - بلکہ تابع و مقلد ہیں
جواب ملہ نہ کسی پیغمبر کی یہ شان تھی نہ آپ کی کہ اگلے پیغمبروں کی شریعت بالکل چھوڑ دیں اسلیے
کہ اعتقادیات اور اخلاق سب کے ایکسان تھے تو جسطرح اور سب انبیا تابع نہ قرار پائے آپ بھی
نہو گے ۱۲ اقتدا خواہ کل احکام میں ہو گی خواہ بعض میں - کل میں ممکن نہیں اسلیے کہ شرائع
انبیا باہم مختلف تھے پس جمع اضداد محال ہے - اور بعض احکام میں تعین چاہیے اور تعین کوئی
مذکور نہیں پس ضرور ہے کہ اصول مراد لیے جائیں تاکہ فروع بھی ضمناً و تبعاً داخل رہیں - اور
اقتدا کے اصول سنت قدیم ہے کوئی حکم جدید نہیں ۱۲ اگر حکم اقتدا نہو تا تو لازم آتا کہ شرائع قدیم
بالکل مٹ جائیں اور تمام مخلوق وحشت میں پڑے اور اگلوں کی غلطی کا وہم ہو اور آپکی نبوت
ایک جدید امر قرار پائے اور یہ ہدایت نہوتی بلکہ اضلال ہے آپ خاتم اور متمم اور مکمل امر نبوت
تھے تو ضرور تھا کہ اون کے باقی ماندہ کام کو پورے کرتے تو یہ تکمیل ہے نقص نہیں ۵ جبکہ انبیاء
سابق اللہ کے بتائی ہوئی راہ پر چلے ہیں جیسا کہ فرمایا هَدَى اللّٰهُ تو یہ اقتدا باعتبار اتباع
الٰہی ہے نہ اتباع غیر حق یہ ہے کہ آپ اصول میں مثل تمام اور انبیا کے ایک ہی روش اور راستہ
پر تھے اور جو جو مراتب تکمیل و تعلیم دوسروں سے رہگئے آپنے پورے کردیے جیسا کہ فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یا حدیث میں آیا کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ
میں اسی لیے بھیجا گیا کہ اچھے اخلاق کامل کردوں - اور فروع بعض دین ابراہیم پر ہیں اسلیے
کہ آپکے جد امجد کی راہ ہے ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند ۔ اور بعض بحسب مصلحت جدید او مخصوص
تھے الحمد للہ کہ یہی اقتدا آپکی افضل و اکمل اور خاتم ہونے کے گواہ ٹھہرے اور ممکن ہے کہا جاوے کہ
آپ عدم طلب اجر میں اقتدا کریں اور قول بعض کا کہ اگلی شریعتیں ہمارے لیے حجت اور واجب العمل
ہیں جبتک کوئی ناسخ نہ پایا جائے - ہماری تقریر سے رد ہو گیا اسلیے کہ امر مبہم واجب العمل
نہیں ہوتا پس اصول باتفاق واجب العمل ہیں اور فروع بشرط تقریر و تصریح **بحث دوم**
ترک اجر تعلیم اسمیں کئی مسئلے ہیں **مسئلہ** ثواب تعلیم غیر دوسروں کے عمل اور تسلیم پر موقوف نہیں
بلکہ نفس تعلیم و ہدایت موجب ثواب ہے **مسئلہ** آپ کل عالم کے پیغمبر تھے جیسا کہ فرمایا لِلْعٰلَمِیْنَ
مسئلہ نصیحت صلاحیت اجر اور عوض دنیاوی کے نہیں رکھتے اسی لیے فرمایا کہ یہ تو نصیحت ہے
نصیحت کی مزدوری نہیں ہوتی **مسئلہ** معلم - ہادی - واعظ - شیخ - ناصح کو اس اعتبار
سے کہ ہم تعلیم کرتے ہیں کچھ طلب کرنا یا قرار دینا جائز نہیں نہ واجب - جائز اسلیے نہیں ہے

ف۱۵ یعنی تکمیل احکام تو آپ ہی اور دوسرے ... سے ... ہی ... ۱۲

کہ آپ کو اللہ تعالی نے منع فرمایا۔ اور بعد قرارداد واجب الادا اسلیے نہین کہ نصیحت صلاحیت اجر
و عوض کے نہین رکھتے مسئلہ ایسی لوگونکی خدمت مستحب ہے اسلیے کہ نفع بدون عوض احسان ہی
و ھل جزاء الاحسان الا الاحسان مسئلہ انکی توقیر و عظمت لازم۔ اسلیے کہ شکر نعمت واجب ہی
اور تعلیم عطاے نعمت ہی مسئلہ اگر بے طلب ایسے حضرات کو کچھ ملجاے تو لینا ممنوع نہین اسلیے
کہ سوال کی نفی ہی لینے کی نفی نہین البتہ استغنا اولی ہی مصلحت نصیحت بے غرض اور احسان
بلا عوض زیادہ تر موثر اور مکرم ہوتا ہی اور لینے دینے سے اعتبار و توقیر تشریف لیجاتی ہی معالم
مالک ابن صنیف نامی یہودی عالم آپ کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ مین تجھے اوس ذات کی
قسم دلاتا ہون جسنے موسی پر توریت اوتاری کیا توریت مین ہی کہ اللہ موٹے عالم کو
مبغوض رکھتا ہی۔ مالک موٹا تازہ تہا کہنے لگا کہ اللہ نے بشر پر کوئی چیز نہین اوتاری
سدی نے کہا کہ فنحاص نے یہ کہا تہا۔ بہرحال جواباً ارشاد ہوا

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ
اور نہ پہچانا اللہ کو حق پہچاننے کا اوسکے جب کہا نہین اوتارا اللہ نے کسی آدمی پر کچھ کہدیجیے کسنے اوتاری
الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا
وہ کتاب جسے لائے موسے نور اور ہدایت واسطے آدمیون کے کرتے ہو اوسکو ورق ورق دکہاتے ہو
وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ
اور چہپاتے ہو بہت اور سکہائے گئے تم وہ کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ دادا تمہارے کہدیجیے اللہ پہر چہوڑدے اونہین بحث مین کہیلتے ہوے

اللہ کی تعظیم نکی تمنے جیسا کرنا چاہیے تہا اور کہنے لگے اللہ نے کسی آدمی پر کچہ نہین اوتارا آپ
کہدین کہ وہ کتاب جو موسے لائی جسمین نور و ہدایت تہی کسنے اوتاری (یعنے موسی بہی بشر تھے
جب اونپر توریت کی اوترنیکا انکار کرو تو یہودیت گئے اور اقرار کرو تو بشر پر اوترنا ثابت
ہوا سعالم مین ہے کہ یہود نے مالک سے کہا تو نے یہ کیسی بات بے تکی کہدی تہی بولا مجھے
محمد رسول اللہ نے غصہ دلایا بے تحاشا میرے منہ سے نکل گیا وہ بولے تو غصے مین اللہ پر جہوٹہہ
بہی بولتا ہی پہر اوسے منصب (مقتدائیت) سے معزول کرکے کعب بن اشرف کو مقرر کیا) اور
وہ کتاب نور و ہدایت تہی آدمیون کے لیے جسے تم لوگ ورقون پر لکہکر کچہ ظاہر کرتے ہو اور
اکثر چہپاتے ہو اور تمہین وہ علوم بذریعہ توریت سکہائے گئے جو تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے
باپ دادے۔ (ای نبی کریم اسکے جواب مین آپہی کہدیجیے اللہ نے وہ کتاب جسمی پر اوتاری تہی)

پھر یہ جواب دیکر اونہین چھوڑ دیجیے اپنی بک بک مین لگے ہین (ما قدروا) سے تعظیم - یا وصف - یا معرفت مراد ہی - کہا ابو حنیفہ نے ہم اللہ کو پہچانتے ہین جیسا اوسنے اپنا وصف کیا ہی یعنے واحد صمد - قادر وغیرہ اور کہا ابن عباس نے قدر سے مراد ایمان ہی یعنے جب کتاب کا او ترنیکے منکر ہوے نبوت کے منکر ہوے جب نبوت کے منکر ہوے اللہ کا ایمان نہ رہا اسی لیے فرمایا (حق قدرہ) یعنے پورا ایمان نہ رہا اگرچہ توحید یا بعض صفات کا ہو پس معرفت الٰہی دو طرح پر ہی ۱ باعتبار خلق کہ اللہ کو احد صمد - قادر - خالق - مالک یقین کریں اور نبوت وکتاب پر بتمامہ ایمان لائین ۲ باعتبار خالق وہ غیر منتہی ہی ابتدا وانتہا کو محیط ہی وہان نہ ادراک کی دال گلتی ہی نہ عقل وقیاس کی چلتی ہے اسی کی نسبت کہا گیا مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ (تخفون کثیرا) سے خواہ یہ مراد ہی کہ بڑا حصہ کتاب کا چھپا ڈالا یا تا ویلات باطلہ سے امور حقہ کو مخفی کردیا یا یہ کہ وہ اعظم امور چھپا ڈالے جو لفظاً کم اور معنےً نہایت وسیع تھے جیسے خاتم النبیین کے فضائل اور اوصاف جو شیرازہ فخر ایمان اور خلاصہ نسخہ سعادت تھے (علمتم) سے مراد احکام رحمانی اور اخبار آسمانی ہین (آباءکم) مراد وہ بنی اسرائیل ہین جو بعد حضرت شریعت ابراہیمی تھے اور محض لاعلم ہوگئے تھے (ذرھم آہ) یہ منسوخ ہی آیت جہاد سے اسلیے کہ کافر پر جہاد اور عاصی پر احتساب واجب ہی

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى

اور یہ کتاب ہی کہ اوتارا ہمنے اوسے مبارک ہی سچا کرنیوالی ہی اوسے جو اوسکے سامنے ہی اور تاکہ ڈراوے تو مکے والونکو

وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

اور اوسی کے گرد اوسکی ہی اور جو ایمان لاتے ہین آخرت پر ایمان لاتے ہین اوسپر اور وہ نمازونپر اپنی محافظت کرتے ہین

اور یہ یعنی قرآن کتاب ہی جسے ہمنے اوتارا مبارک کثیر النفع - دائم الخیر ہے سچا کرتی ہی توریت وانجیل وغیرہ کو اسطرح کہ وہ آسمانی کتابین ہین یا اسطرح کہ اصول واعتقاد صفات الٰہی اور اخبار مین اونکے موافق ہی اور احکام مندرجہ کتب سابقہ کو بھی حق ومنجانب اللہ بناتی ہی گو اب منسوخ ہوجائین اور اسلیے اوتارا کہ ڈرائے تو اس سے مکے والونکو اور اوسکے گرداگرد کے آدمیونکو ڈرائے اور جو لوگ آخرت پر ایمان لاتے ہین اس کتاب یا پیغمبر پر بھی ایمان لاتے ہین اور اپنی نمازون کی محافظت کرتے ہین (ام القری آہ) یہ نام ہی مکے کا اسلیے کہ زمین مکے تلے سے پھیلائی گئی یہ قول ابن عباس کا ہی - اور کہا ابوبکر اصم نے یہ قبلہ تمام دنیا کا ہے پس یہ اصل اور تمام بستیان فرع ہین پس آپکی نبوت کی تخصیص مکے کے ساتھ ذکراً ظاہر ہے

اور کلمہ (من حولہا) سے واضح ہے کہ آپ تمام عالم کے پیغمبر تھے فرمایا بُعِثْتُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ یا سیاہ و سفید سبکا مین پیغمبر ہون۔ (من) کلمہ عام ہے سبکو شامل اور حول خاص ہے بمعنی گرداگرد اب کسی بیان کی حاجت نہین کہ کہان تک بلکہ شرقاً و غرباً و جنوباً و شمالاً منتہائی خلق کو شامل ہے وہم محاورات مین حول کا اطلاق قرب و جوار پر آتا ہے نہ کل پر دفع اسی لیے فرمایا کہ ام القری جب مکہ تمام بستیونکی اصل ہے تو گرداگرد اوسکا اون سبکو بدرجہ اولی شامل نکتہ ہم کہہ سکتے ہین کہ آپ پیغمبر ہین ما فوق و ماتحت مکہ کے بھی یعنی سموات و الارض مین آپکی نبوت اور سیادت مسلم ہے اسلیے کہ تخصیص (حول) کی اطراف اربعہ کو ساتھ لازم نہین بلکہ باعتبار مختلف ہر اسپی نخیبر صادق آسکتا ہے جو ایک جانب ہو ف اللہ تعالیٰ نے مومنون کے دو وصف بیان فرمائے ۱ ایمان بالآخرۃ ہے جو اصل ہے خوف و رجا کی ۲ محافظت نماز جو مدار ہے بقائے اسلام و ایمان کا اور مراد محافظت سے حفظ اوقات رعایت سنن و آداب و لحاظ ارکان واجبہ یا حفظ قلب خطرات غیر سے و حفظ جوارح ممنوعات و مفسدات صلوۃ سے اور اسلیے حدیث مین وارد ہوا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ نماز دین کا ستون ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ
اور کون ظالم زیادہ اوس سے جسنے باندھا اللہ پر جھوٹ یا کہا وحی آئی طرف میرے اور نہین وحی کیا گیا طرف اوسکے کچھ

آیت جھوٹونکی شان مین ہے کرے جیسے مشرک اور یہود | وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ اور جسنے کہا اوتارتا ہون مثل اوسکے کہ اوتارا اللہ نے | پہلا وہ جو اللہ پر افترا و نصاریٰ دوسرا وہ جو

دعویٰ کرے کہ مجھپر وحی آتی ہے اور نہ آتی ہو جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ جنہون نے دعوی نبوت کیا اور منہ کی کھائی۔ اور اسمین اشارہ ہے کہ اللہ پر افترا اور نبوت کا جھوٹا دعوی ظلم ہے اگر آپ معاذ اللہ ایسے ہوتے تو یہ تمام برکات کہانسی آتی تیسرے جو کہے کہ قرآن کا سا کلام بنائے دیتا ہون جیسا کہ بعض کفار مسخرا پن کرتے اور کہتے

وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ
اور اگر دیکھے تو جب ہون ظالم سختیون مین موت کے اور فرشتے کھولنے والے ہاتھ اپنے نکالو جانین اپنی

اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ
آج عوض دیے جاؤگے عذاب رسوائی کا بسبب اوسکے کہ تھے تم کہتے اللہ پر نا حق اور تھے تم

ای نبی کریم کبھی آپ دیکھیے جب جانکنی کی حالت مین ملائکہ | عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ آیتون سے اوسکے تکبر کرتے | ان جھوٹونکی موت آتی ہے اور عذاب کرتے سختیان اور طمانچہ

قہر سے انکو مارتے ہین اور کہتے ہین نکالو اپنی جان آج وہ دن ہی کہ تجھے ذلت کی مار پڑیگی اور حضرت شاہنشاہ برحق سے گستاخیون کی سزا ملی اوس ذات پاک پر افترا اوسکے احکام اور آیتون سے تکبر کرنیکا آج مزا چکھہ۔ در منثور مین ابن عباس سے مروی ہی کہ آپنے یہ آیت پڑہی اور فرمایا قسم بخدا کوئی نہین مرتا جبتک اپنا ٹہکانا دوزخ یا جنت سے نہین دیکھہ لیتا۔ پہر سورۂ مومن کی ذکر کی کہا اگر مرنے والا کافر ہوتا ہی تو ملک الموت و صفین ملائکہ عذاب کے اوتارتے ہین جو زمین کے کنارون کو بہر لیتے ہین اس مجرم کو حیرت ہو جاتی ہی تم جانتے ہو کہ وہ تمہین دیکھتا ہی مگر اوسکی ٹکٹکی اونہین فرشتون کی طرف لگی ہوگی ہی فرشتے اوسپر سختی کرتے ہین اگر تم اوسی آسمانی مین بہی دیکھتے ہو پہر اوسپر لعنت کرتے ہین اور کہتے ہین اے نفس خبیث نکل اور داخل ہو اوس عذاب اور بلا مین جو تیرے لیے مہیا ہی اور اسیطرح جہڑکتے رہتے ہین اور رگ رگ سے جان نکالتے ہین جب روح ہنڈلی تک آجاتی ہی اور یہ نہایت سخت وقت ہی تو ہر فرشتہ بچتا ہے اور کراہت کرتا ہی کہ اوسکے نجس روح کے قبض کا متولی ہو پہر خود حضرت ملک الموت اوسکی جان نکال لیتے ہین اور اوسے بدبودار کفن جہنم مین لپیٹتے ہین اور بدبو اوسکی پہیل جاتی ہی اور کہتے ہین ہی اللہ لعنت کر ایسی روح اور ایسے جسم پر جب فرشتے اوسے آسمان پر لیجاتے ہین تو دروازے بند ہو جاتے ہین پہر فرشتے اوسے آسمان سے چہوڑ دیتے ہین جب زمین کے قریب آجاتی ہی لیک کر گرز آہنی پر روک لیتے ہین اسیطرح تین بار بٹریان دیجاتی ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی وَمَنْ يُشْرِكْ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ شرک کرنے والا گویا گر پڑا آسمانسے پہر حضرت بادشاہ جبار کے سامنے پیش کی جاتی ہی خطاب ہوتا ہی نہ مرحبا ہو تجھے اے روح خبیث اور وہ جسم جس سے تو نکلے پہر ارشاد ہوتا ہی لیجاؤ اسے جہنم کی طرف اور اسے اسکا ٹہکانا اور وہ سب عذاب دکہا دو پہر حکم ہوتا ہی زمین پر لیجاؤ پہر اوسے زمین پر لاتے ہین اور جسم اور اوسکے کفن مین داخل کر دیتے ہین اور قبر مین دو فرشتے سیاہ رنگ کریہ آنکھون والے نہایت بد مزاج تند خو گرز آہنی اور زنجیر و طوق لیے ہوئے آکر کہتے ہین بیٹھ جا پوچھتے ہین تیرا رب کون ہی گہبرا کر کہتا ہی تم ہو پہر کوڑے پڑنے لگتے ہین اور وہ چلاتا ہی کہ سوائے جن و بشر نے سب سنتی ہین پہر فرمایا اونکا کوڑا اتنا بہاری ہوتا ہی کہ جن و انس ملکر نہ اوٹہا سکین پہر کہتے ہین تیرا نبی کون ہی کہتا ہی مین نے لوگون سے سنا تہا کہ محمد ہین وہ کہتے ہین تو تیرا کیا قول ہی کہتا ہی مین تو نہین جانتا اسوقت اسقدر پسینا نکلتا ہی کہ زمین نیچے کی

پہیلک جاتی ہی اور نہایت بدبو ہوتی ہی پہر اوسکی قبر اوسے دباتی ہی اور ہر کی پسلی اودہر ہو جاتی ہی پہر سانپ اور بچہو دوزخ کے اوسے کاٹا کرتے ہین (مختصر انتخاب کیا گیا)

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ
اور بیشک آے تم ہمارے پاس تنہا جسطرح پیدا کیا ہمنے تمکو پہلے بار اور چہوڑ دیا تمنے وہ جو دیا تہا ہمنے تمکو

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ
پیچہے پشتون کے اپنے اور نہین دیکہتے ہم ساتہ تمہارے سفارشی تمہارے وہ کہ گمان کرتے تہے تم وہ تم مین

شُرَكٰٓؤُا ۚ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ
شریک ہین البتہ کٹ گیا علاقہ تم مین اور کہو گیا تمسے وہ کہ تہے تم دعوے کرتے

بعد موت یا بروز قیامت ارشاد ہوگا (کبیر) اے کافرو تم ہمارے حضور مین اکیلے آے جیسا ہمنے تمکو دنیا مین اکیلا بہیجا تہا اور تم وہ مال و اولاد اور تمام جہگڑے جنکے لیے خدا کو بہلا یا تہا وہین چہوڑ آے آج تو ہم تمہارے ساتہ سفارشی حمایتی وہ معبود جنہین خدا کو چہوڑ کر پکارتے تہے نہین دیکہتے بیشک وہ تمام علاقی اور تعلقات منقطع ہوگئی اور جو تم دعوی کیا کرتے تہے وہ سب باطل و رغلط نکلے

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۚ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ
بیشک اللہ پہاڑنے والا دانے اور گٹہلی کا ہی نکالتا ہی زندہ مردے سے اور نکالنے والا مردے کا ہے

مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ
زندہ سے یہ تمہارا اللہ ہی پہر کہان بہکے جاتے ہو

فالق مراد اس سے خالق (درمنثور) حب دانہ نوی تخم یعنی گٹہلی مراد حب سے مقصود اور فرع ہی اور نوی سے ذریعہ اور اصل - یہ تمام امور فرع ہون یا اصل مقصود ہون یا وسائل کچہ ہون وہی موجود کرتا ہی حی زندہ یعنی درخت یا سبزہ یا حیوان یا شئے موجود میت سے مراد تخم - یا زمین خشک - یا بیضہ - یا نطفہ - یا شئے معدوم حاصل دانہ اور تخم کا پیدا کرنا مردے کو زندہ کرنا اور زندے کو مردہ موجود کو معدوم اور نیست کو ہست کرنا اوسیکا کام ہی اور تمہارا اللہ ایسا قدرت والا ہی اب تم کدہر بہکے جاتے ہو کس عاجز و ہیچ کو معبود بناتے ہو جو نہ خود موجود ہو سکے نہ دوسرے پر قادر

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ
پیدا کرنے والا صبح کا اور بنایا رات کو آرام اور آفتاب اور ماہتاب کو حساب یہ اندازہ ہی غالب دانا کا

معالم اہل کوفہ کی قرارت (جعل) ہی - اور ابراہیم نخعی کی قرأت مین (فلق) ہی - کبیر سوا ے

قرأت عاصم اور کسائی کے (جاعل) آیا ہی اصباح جمع صبح یا مراد ہر دن کے صبح یا باعتبار اختلاف مطالع صبح کو جمع فرمایا۔ یا اسلیے کہ صبح کاذب ہی اور صادق در منثور فالق الاصباح پیدا کرنیوالا رات دن کا کہا ابن عباس نے (اصباح) نور آفتاب حسبان مصدر ہے جیسے حساب شمار کرنا اللہ تعالی روشن کرنیوالا صبح کا ہی اور بنانے والا رات کا موجب تسکین وراحت اور چاند سورج کو حساب یعنی پیمانہ حساب روز و شب و ماہ و سال بنایا (چونکہ انکی رفتار ایک اندازہ معینہ سے بیش وکم نہین ہوتی) فرمایا یہ اندازہ کرنا ہے اوس ذات کا جو اپنے ارادون اور تمام عالم پر غالب ہی اور ہر چھپی کھلی امر کا جاننے والا۔ نہ اوسکے حکم مین مخالفت ممکن ہی نہ اوسکے علم و حساب مین نقصان و زیادت مسئلہ رات دن ایک ماہیت موجود اور وجود خارجی ہی محض ذہنی نہین یعنے یہ نہین کہ طلوع آفتاب دن اور غروب رات ہو اسلیے فرمایا کہ ہم پیدا کرنے والے ہین رات اور دن کے جسطرح تخم سے درخت اور درخت سے پھل پیدا ہوتا ہے مگر وہ ایک وجود غیر ہی الحبائک رات دن اللہ کے مخلوق ہین انکے خزانے پر فرشتہ مقرر ہے شراھیل نامی ایک فرشتہ آفتاب ڈوبتے وقت مغرب کی جانب سے رات کی تاریکی لٹکاتا ہی اور آفتاب کو حکم ہی کہ رات کو دیکھتے ہی ڈوب جائے اور رات فورا دنیا کو گھیر لی۔ صبح کو دوسرا فرشتہ ہراشیل نامی دن کی روشنی لٹکاتا ہی آفتاب کو حکم ہی کہ اوسی دیکھتی ہر فورا نکل پڑے اور رات کا فور اور تمام عالم پر نور ہو در منثور جب چاند سورج کا حساب پورا ہو جائیگا وہی آخر دن اور روز قیامت ہی

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

اور وہی وہ ہی جسنے بنائے واسطے تمہارے تارے تاکہ راہ پاؤ اوس سے تاریکیون مین خشکی اور تری کی بیشک ظاہر کردین ہمنے نشانیان قوم دانا کے لیے

وہی اللہ ہی جسنے تمہارے لیے تارے بنائے تاکہ تمکو خشکی اور تری کے اندھیرون مین راہ ملجائے ہمنے اپنی قدرت اور ربوبیت اور الوہیت کی نشانیان کھولدین ہین مگر اونکے لیے جو عقل سے کام لیتے ہین اسمین کئی بحثین ہین اول النجوم جمع نجم لغۃ ہر تارے کو کہتے ہین چاند سورج ہو یا اور تارہ مگر سیاق عطف و ذکر شمس و قمر چاہتا ہی کہ سوائے چاند سورج کے اور تارے مراد ہون دوم تہتدوا اپنی ظاہر اور لغوی معنی پر ہے یعنے راہ راست پا جانا اور تاویل و مجاز یعنے ہر مشکل مین راہ پائی ہر شے کا کشود کار جیسا کہ موضوع و نشا ہی علم نجوم کا۔ اسجگہ جائز نہین اسلیے کہ اہتدا لغۃ راہ پانا

لفظ خاص ہی محتمل بیان نہین ۱؎ قرینہ ذکر بر و بحر ارادہ مجاز سے باز رکھتا ہی ۲؎ احادیث و آثار
مانع وارد ہین جیسا کہ ابھی مذکور ہونگے سوم ظلمات اگر اپنے معنے لغوی پر ہی یعنی اندھیرا اور
نجوم عام ہی شمس و قمر ہو یا اور تارے تو روشن ہی کہ ہر مقام تر ہو یا خشک انہین سے روشن
ہوتا ہی اور اگر ظلمات استعارہ ہی طریق مشتبہ اور جو انب مجہول سے اسلیے کہ جہان راہ
اور اطراف کے لیے کوئی نشان نہین گویا وہ مقام تاریک ہی تو نجم سے سوائے شمس و قمر کے
اور تارے مراد ہین اور یہی تاویل صحیح تر ہی یس رات کو تارون کے ذریعے سے راہ نظر
آتی ہی اور جہان راہ اور سمت کے پہچاننے کی کوئی سبیل نہین تارے بتاتے ہین احکام
فوائد اور احکام متعلقہ نجوم و شمس و قمر تین درجہ پر ہین ۱؎ (فرض) یعنے اوسکا انکار کفر ہی
اسلیے کہ قرآن سے ثابت ہین جیسے زینت آسمانی - رجم شیطانی - عالم کی نورانیت - راہ
و جانب کی معرفت - حساب ایام حج و رمضان و افطار - ماہ و سال وغیرہ کا شمار ۲؎ (جائز)
وہ جو مشاہدے اور قواعد سے ثابت اور شرع اوسکی ممانعت سے ساکت ہو مثلاً علامات سے
جان لینا کہ پانی برسیگا یا نہ - یا یہ موسم بارش ہے یا فصل گرمی کے اسکے مثل بہت قواعد و
آثار متعلقہ علم نجوم ہین اور تارون کی نظیر بعینہ آگ - پانی وغیرہ کی نظیر ہے جسطرح یہ تمام
اشیا بعض تاثیرون کے آلے سمجھے گئے ہین اور خدا ہی کے حکم سے - ایسے ہی تارے اللہ نے
بعض تاثیرون کے لیے بنائی موطا مالک فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اَنْشَأَتْ
بَحْرِيَّةً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ جب اٹھے ابر دریا کی طرف سے پھر ملک شام کیطرف چلے
تو یہ چشمہ سیراب ہی - اس سے ظاہر ہی کہ حضور نے ابر دریائی کا شام کی طرف جانا علامت باران
قرار دیا در منثور فرمایا کہ آدمی نجوم سے اوسقدر پڑھے جس سے تری و خشکی کی راہ پا سکے پھر
چھوڑ دے - اور مجاہد سے ایک روایت مین یہ بھی منقول ہی کہ منازل قمر بھی سیکھے - کہا قتادہ نے
اگر کوئی غیب جانتا تو آدم علیہ السلام جانتے جنھین اللہ تعالی نے اپنے ید قدرت سے پیدا کیا
فرشتون نے سجدہ کیا - علم اسما تعلیم ہوا عقائد نسفے اگر کوئی کہے کہ بذریعہ ہالہ قمر سمجھے
معلوم ہوا کہ پانی برسیگا نہ مدعی غیب ہو نہ یہ کہنا عیب ۳؎ (حرام و کفر) اور وہ علم کہانت
اور فضولیات منجمین ہی در منثور خطیب سے مروی ہی کہ فرمایا حضرت علی نے کہ نجوم کی اصل یہ
ہے یوشع بن نون پیغمبر سے اونکی قوم نے کہا جب تک آپ ہمین ابتداء خلق اور موت و حیات
تعلیم نفرمائین ہم ایمان نلائینگے اللہ نے ایک ابر کو حکم بھیجا جسنے صاف پانی ایک پہاڑ پر چھ

کر دیا پہر چاند اور سورج اور تارون پر وحی کی کہ اس پانی مین چلین پہر یوشع کو حکم ہوا کہ قوم
لیکر پہاڑ پر آئین جب یہ پہاڑ پر آئے اور پانی پر ٹھہرے رفتار نجوم دیکھی اونہین ابتدا خلقت
اور موت وحیات کا حساب معلوم ہو گیا۔ یہ لوگ حضرت داؤد کے زمانے تک اسی حساب سے
امور مخفیہ دریافت کر لیتے پہر انکی کفر کی وجہ سے حضرت داؤد نے انپر جہاد کیا اونہون نے اپنی
قوم کے دو حصے کیے جنکی موت آگئی تہی اونہین گہر مین چہوڑا اور جنکی زندگی تہی اونہین
مقابلے مین لائے جو لڑائی ہوتی وہ صحیح وسالم رہتی فوج داؤدی کی صفائی ہو لی آپنے حق
سبحانہ تعالی سے دعا کی ارشاد ہوا کہ اونکو علم عطا ہوا ہے مرنے والے اونکے ساتھ نہین ہین جو
مارے جائین پہر حضرت داؤد نے دعا کی تو آفتاب رک گیا اور اونکا حساب غلط ہو گیا۔ فرمایا
حضرت علی نے تب سے نجوم مین نظر مکروہ ہو گی **بخاری** آپنے فرمایا کہ جو کہتے ہین اللہ کے
ہم پر فضل ورحمت سے پانی برسا یا وہ مومن ہین اور جو کہتے ہین کہ فلان نکہت سے پانی برسا وہ
تارون کے ایمان لانے والے منکر کافر ہین **مسلم** مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ
لَہٗ صَلٰوۃٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً جو کسی کاہن کے پاس آئے اور اوس سے کچہ پوچہے اوس کی چالیس
راتون کی نماز قبول نہو گی **مشکوۃ** ابن عباس نے آنحضرت سے روایت کی جسنے اوس مقدار
کے سوا جو اللہ نے ذکر فرمایا علم نجوم سیکہا اوسنے جادو کا ایک جز سیکہا کہا ربیع نے اللہ نے
تارون مین موت وحیات اور رزق نہین رکہا مگر لوگ اللہ پر افترا کرتے ہین **در منثور**
ابو نعیم اور طبرانی نے مروی کہ آپنے فرمایا جب میرے صحابہ کا ذکر آوے زبان درازی نکرو اور
مسئلہ قدر و نجوم کی بحث سے سکوت کرو اسلیے کہ یہ مسائل نازک فہم عوام سے باہر حکمت
دقیق پر مبنی ضرورت سے زائد ہین مسئلہ علم نجوم اسقدر پڑہنا کہ جانب قبلہ اور حساب ماہ و
سال اور دریا اور جنگلون کی راہ کا اندازہ ہو سکے اولی ہے اور اس سے زیادہ جبتک اخبار
غیب ورتاثیر مستقل اور گذشتہ وآیندہ کی خبرون سے متعلق نہو جائز ہے زیادہ اسکے ممنوع
اور اعتقاد اوسکا کفر۔ فقہ دنیا مین ہر شے ایک اثر رکہتی ہے قوی وجلی ہو جیسے آگ برف سنکہیا
یا ضعیف جیسے گرم سرد دوائین یا افیون۔ پہر جب یہ کہا جائے کہ آگ نے جلایا سنکہیا نے مارا
دوا نے گرمی یا سردی کی تو کوئی الزام نہین اور تارون کا نام لیا اور کفر کا فتوے موجود
بیشک اسمین ایک فرق لطیف ہے لیکن چشم کوتاہ بین اور دل کم معرفت عجائبات عالم اور تاثیرات
نجوم کو دیکہکر یہ تو سمجہتا ہے کہ یہ کارنمایان کسی زبردست حکمت والے کی ہین مگر اوسکے یہ مخلوق

سلطنت یوشع
رات دن ۱۲
ساعت اوسکے
اسلیے کہ قرآن
مین اشارہ ہے
اسلیے کہ آیت
ظاہری دلائل
قدرت مین
اور بعض آیات
فوائد نجوم مین
پہر عبارۃ النص
سے نظر ومعرفت
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آسمانی اور اجرام نورانی اپنے بلکہ تمام محسوسات سے لطیف و شریف نظر آتی ہین یہ سمجھتا ہو کہ
یہ تمام نیرنگیان اسی زمردین خیمے کے رہنے والونکی ہین اور دیکھتا بھی یہی ہو کہ انہین سے نور
وظلمت قسم قسم کی تاثیرین عیان ہین گو یہ گھڑی کسی اور کنجی کی کوک سے چلی مگر نظر ہین تو
یہی نورانی پرزے چلتے پہرتے دکھائی دیتے ہین اوسکے خیال انکی طرف ایسے ہو جاتے ہین
جو ربوبیت والوہیت کے سزاوار ہون چنانچہ ہزارون علم غیب کے مدعی لاکھون مستقل
تاثیر اور معبودیت کے قائل ہو گئے ایک بڑا گروہ حکما کا انہین نقطہ دائرہ انتظام و مدار عالم
سمجھ گیا غیرت توحید وجلال ربوبیت جوشزن ہوے انکی طرف آنکھ اوٹھانے والون کے
دشمن ہوے حکمت شرعی اور اقتدار نبوت نے اس خون فاسد کے اخراج کا قطعی حکم دیا اگرچہ
اور بہی چند قطرے اوسکے ساتھ نکل جائین۔ اور ایسا نہوتا تو جمال قدرت چھوڑکر عکس کے
فریفتہ ہو جاتے اونہین آفتاب حقیقت تک رسائی کہان تہی زمین کے کثیف ٹکڑے بھی
پرتو سے نورانی نظر آتے۔ بخلاف زمینی چیزون کے کہ نہ اونکی طرف ایسے اعتقاد ہین ورنہ وہ مستقل
اثر والے سمجھے گئے بلکہ اونہین کے عقلانے اونہین مجبور قرار دیدیا اب کوئی آگ پانی پوجے
تو پوجا کرے نظرین اونپر محققانہ ہین تاثیرین انکی معمولی اور توتین عین مجبوری سمجھے گئین
دربار شاہی گو عام ہو مگر باغیون کے لیے نہین اور مجاز گو جائز ہے مگر قرینہ چاہیے

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ
اور وہی وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو جان واحد سے پہر جاے قرار ہی اور امانت گاہ بیشک کہولدیا ہمنے آیتونکو قوم سمجھدار کیلیے

وہی اللہ ہی جسنے ایک جان یعنی آدم سے تم سب کو پیدا کیا پھر تمہارے لیے ایک قرار گاہ
(جہان عبادت اور کسب منافع کرو) اور امانت گاہ (جہان ایک ہی حالت پر رہو نقصان
وزیادت نہو) مقرر فرمایا یہ نشانیان ظاہر کر دی گئین جو سمجھدار ہین سمجھ لینگے کہ ایسا قادر مطلق
قابل پرستش ہی یا نقوش خود کشیدہ (مستقر و مستودع) دو نو لفظ مشترک معنوی ہین
یعنے اسلیے کہ معنی حقیقی مقصود نہین ورنہ مرادین متعدد ہین پس ہر شخص نے ایک اعتبار سے
بادل کیا معالم ابن مسعود نے کہا مستقر رحم مادر۔ مستودع صلب پدر۔ کہا مجاہد نے دنیا
مستقر ہے اور آخرت مستودع۔ حسن نے کہا مستقر قبر ہے اور دنیا مستودع۔

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَ[illegible]
وہی ہے جسنے اوتارا آسمان سے پانی پھر نکالے ہمنے اوس سے روئیدگی ہر شی [illegible]

مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ

اوس سے سبزی نکالتے ہین ہم اوس سے دانے تلے اوپر اور کھجور کے گابھے سے خوشے

دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ

ملے ہوئے اور باغ انگور اور زیتون اور انار کے یکسان اور مختلف

انظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

دیکھو طرف اوسکے پہل کے جب پہلے اور اوسکے پکنے کے بیشک اسمین نشانیان ہین اوس قوم کیلئے جو ایمان لاتے ہین

وہ ایسا رب قادر ہے جسنے آسمان سے پانی برسایا پہر اوس پانی سے درخت اوگائے پہر اونمین پتیان پیدا کین اور دانے پیدا کیے جو بہرے ہوسے تلے اوپر ہین اور خرمے کے درخت کے گابہون مین خوشے متصل اور گہنے پیدا کیے اور نکالے باغ انگور اور زیتون اور انار کے جنکے پہل بہی متحد بہی ہین اور مختلف بہی غور و نظر کرو پہلونکو جب پہل آئے اور پکنے لگے وحدت تخم نے جلوہ کثرت دکہایا اور جمال قدرت نے کیسے کیسے صورتین بدلین ذرات وجود نور افشانی ربوبیت سے کیسے گرم اوج ہین اور قطرات شہود فیضان غیب سے سراپا موج

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ ۖ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ

اور بنائے واسطے اللہ کے شریک جن حالانکہ پیدا کیا اونہین (اللہ نے) اور گڑ لئے اوسکیلیے بیٹے اور بیٹیان بے علم کے پاک ہے وہ اور برتر ہے اوس سے کہ بیان کرتے ہین وہ

اور ان مشرکین نے اللہ کے لیے شریک بنائے ہین جنون سے حالانکہ اللہ نے اونہین پیدا کیا اور اللہ کے لیے ولسے بیٹے بنائے ہین جیسے عیسائی عیسیٰ کو اور یہودی عزیز کو ابن اللہ کہتے ہین او ر بیٹیان بناتے ہین جیسے مشرکین فرشتون کو اللہ کی بیٹیان کہتے ہین اور انہین نے اس خرافات پر کوئی دلیل کوئی علم نہین پاک ہے وہ اور برتر ہے اون تمام اتہامات سے جو یہ لوگ لگاتے ہین یا پاک و برتر ہے اون تمام اوہام و عقول اور رسائیون سے جو کسی مخلوق سے ممکن ہون

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۖ

ایجاد کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کیونکر ہوگا اوسکے لیے لڑکا اور نہین ہے اوسکیلیے زوجہ اور پیدا کیا ہر شے کو

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

اور وہ ہر شے سے خبردار ہے

آسمان و زمین کا بنانے والا اوسکے لڑکا کیونکر ہوگا اوسکی بی بی نہین ہے اور ہر شے کو پیدا کیا اور ہر شے سے خبردار ہے

بیشک دلائل الوہیت اور ربوبیت کے بعد مشرکین کا رد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ خالق آسمان و زمین ہے تو ہم یہ دیکھکر یہ مخلوق ہو تو بیٹا بیٹی جو ہم جنس ہوتے ہین کہانسے آئینگے اور جب ایجاد بدیع قادر ہے تو

توالدو تناسل کیطرف جو عموماً ممکنات مین جا...

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

یہ اللہ رب تمھارا ہی نہین کوئی معبود مگر وہ

یہ قدرت والا اقدس تمھارا پروردگار

جو پیدا کرنے والا ہر شئے کا ہی پس...

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ...

نہین پاتین اوسے بینائیان اور...

اوسے بینائیان اور ادراک احا...
گھیرے ہوے اونکی اصل و حقیقت کا...
احاطہ کرنا ابصار جمع بصر۔ بینائی کو...
یہان تمام ہی بشر ہو یا ملک یا اور کوئی...
قدوس نہین لطیف نیکوکار اور نا...
اور تمام عوارض سے منزہ ہی نہ عرض...
محروم رہنے والے ہین کہ ظاہر آیت...
اور اک نہ سوجھا بیشک منتہا اور او...
نہین اور ثبوت وعدہ دیدار جسپر اوسے...
ہی ہم سب اہل سنت ایمان لائے ہین...
آنکھون سے مشرف بدیدار ہون...
حسن تو بسیار ٭ گل چین جمال تو ز...
سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا تم اپنے پرو...
رنگ و صورت۔ قرب و بعد۔ جہت...
عقل مین آئے یا نہ آئے جو ہاتھ پا...
لطیفہ آیت سے مفہوم ہوتا ہی کہ...
ہی ایسے ہی ہر وصف و عرض...
اور اک کے ساتھ اسم فرمایا کہ...

...ہی کیون توجہ ہوگی اور عملہ اوسکا کون ہو سکیگا کہ زوجہ نہ...

...كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيلٌ

...پیدا کرنیوالا ہر شئے کا پس بندگی کرو اوسکی اور وہ ہر شئے پر وکیل ہے

...ہے کوئی تعظیم و عبادت کے قابل نہین مگر وہی
...بندگی کرو اوسکی اور وہ ہر شئے پر وکیل و کارساز ہی

...یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

...پالیتا ہی بینائیون کو اور وہ ہے لطیف خبردار ہے

...ن کر سکتین وہ لطیف و نازک ہی وہ تمام بینائیونکو
...ہی اسلیے کہ وہ خبیر ہی ادراک دریافت کرنا
...وہ قوت جس سے رنگ و صورتین محسوس ہون
...سکی بصر قابل ادراک جمال قدیم و احاطہ حضرت
...اسلیے کہ آمیزش حدوث اور رنگ و جسم و صورت
...ہر کہا معتزلہ نے اور وہ جو دولت دیدار سے
...دیدار پروردگار ممکن نہین مگر اوسکا نہین کلمہ
...احاطہ اوسکا بصر کیا بصیرت سے بھی ممکن
...والون کے بقا کا دار مدار ہے خبر مشہور سید ابرار
...سکائے ہوے قائل ہین کہ قیامت مین انہین
...ہین تو کچھ نہ پوچھے داماں نگہ تنگ گل
...رو ٭ صحیحین مین روایت ہی کہ فرمایا
...کھون سے دیکھو گے البتہ کم و کیف
...ن وہ قادر ہے جو چاہے کرو کہا کہ ہمارے
...نا ہی کیا وہ آنکھ کو بینا نہین کر سکتا
...ح تمام اشیا کی حقیقت و ماہیت جانتا
...اور ہمارا ایسا صرف دیکھنا نہین بلکہ
...اللہ لطیف و خبردار ہے

قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ۚ ومن عمی فعلیہا ۚ وما انا علیکم بحفیظ

بیشک آ گئین تمہارے پاس بینائیان تمہارے رب کے پاس سے پس جو دیکھے پس اپنی واسطے اور جو اندھا ہوا پس اوسپر اور مین نہین ہون تمپر محافظ

بصائر دلائل - علامات - علم - عقل - معرفت کے دل مین - البصر عارف - مومن - جسکا پسند ہوا وغیرہ - ذمہ دار - حاصل

عمی جاہل - کافر - منکر رہا حفیظ نگہبان مشتبہ لیے آنکھین ہین اللہ نے تمکو قرآن اور معجزات

عقل اور تمام عجائبات قدرت اللہ کے پہچاننے یکساں بارے کرے وہ اپنی تمکو عطا فرمائین

تو جو ان آنکھون سے کام لے اور جمال حق کا دیکھتا ہی رہے تو اپنی ذات کے فائدے کے

لیے کرتا ہی اور جو اندھا رہی تو اوسکا ضرر اوسکی جان پر ہی اور مین بیان ہین ام علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ درسان ہون تمہارا

نگہبان نہین دوسرے مقام پر فرمایا بل الانسان سے ر ف آیت ۔ ان رد جبریونکا جو کہتے ہین

آدمی اپنے نفس پر خود بینا ہی اگرچہ عذر تراشے رخصت مان ارشاد ہے ہم نہین کر سکتے جیسے شجر و حجر ویسے ہی بشر وار زیتون سنتے ہین کہ جسنے بینائی دیدی کھو یا نہ

وکذلک نصرف الایت ولیقولوا درست ولنبینہ لقوم یعلمون ۝

اور ایسے ہی پہیرتے ہین ہم آیتین اور تاکہ کہین پڑھ لین تو نے اور تاکہ بیان کرین ہم اوسکو اور قوم کے لیے کہ جانتے ہین

تصرف پہیر نا مراد یہ ہی کہ لفظ و معانی و تر ۔ فیصنا نہیں وجوہ سے پڑھنا تفسیر آیت مین عبارتین امثال پہیر بدل کر سمجھاتے ہین کہ ایک

نسمجھین تو دوسرے سہی یہ اثر نکرے تو درستہ وغیرہ کہین پہر حجت قائم ہو اور منکر شقی

پیچیدہ ہین ابو سعود ایسے ہی پہیرتے ہین تاکہ ہو اور طرح کا یہ کام نہین علماء اہل کتاب یا جن

فصاحت و بلاغت قرآنی سے متحیر ہو کر کہدے او نہیت کے صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے

تعلیم یا سحر کے تاثیر سے یہ مضمون عالی یا بن اللہ ہم خود ین وہ ہم غرض قرآن ہدایت

اور جو علم و عقل رکھنے والے ہین اونپر اپنے اسباب وقع غرض تو محذوف ہے یعنی

ہے نہ ضلالت اور بیان دونو غرضین یہ لوگ منکر رست) اور عالم مومن کے

حجت لازم کرنا مگر اثر مختلف ہو جاہی محل لام عاقبت یعنے انجام اونکا یہ ہوگا اور

لیے اظہار حق ہوگا - یا کہو کہ یقولو اسماجہ ملتا ہر کر ان بے علم کا یہ کام نہین آپ بڑے

(لنبینہ) ہین لام کے ف یہ بہی ہوسکتا حضرت نبیت ہین

عالم تعلیم یا فتہ لا الہ الا ہو واعرض عن المشرکین ۝

اتبع ما اوحی الیک من ربک

پیروی کر اوسکی جو وحی کی گئی طرف تیری رب سے نہین سوا اوسکے معبود اور منہ پہیر مشرکین سے

[illegible] اللہ ما اشرکوا ۚ وما جعلنٰک علیہم حفیظا ۚ وما انت علیہم بوکیل ۝

[illegible] چاہتا اللہ نہ شرک کرتے اور نہیں بنایا ہمنے تجھے اونپر محافظ اور نہیں تو اونپر وکیل

[illegible] پرستی کی [illegible] اتباع اور تعمیل جیسے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی [illegible]

[illegible] اللہ تو [illegible] ورہمنے تجھے اونپر نگہبان نہیں بنایا اور نہ تو اونپر وکیل ہے

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم ۗ کذٰلک

اور نہ گالی دو اونکو [illegible] شرک) پکارتے ہین سوائے اللہ کے پس وہ گالی دینگے اللہ کو زیادتی سے بے علم ایسے ہی

[illegible] عملہم ص ثم الی ربہم مرجعہم فینبئہم بما کانوا یعملون ۝

[illegible] ہر گروہ کو کام اونکے پھر طرف اون کے رب کے مرجع اونکا ہے بتادیگا اونکو جو کچھ کرتے

[illegible] اونہیں جنہیں مشرکین پکارتے ہین کہ وہ برا کہین اللہ کو عداوت اور تجاوز [illegible]

ہمنے ہر گروہ پر اون کے اعمال یونہین اچھے کر دکھائے ہین (جیسے وہ لوگ [illegible]

شرک کو محبوب جانتے ہین) پھر اونکا پھرنا رب کی طرف ہے وہ اونکے کام کے [illegible] سے

اونکو مطلع کردیگا **معالم** جب ابوطالب بڈھے ہوے اور موت کا زمانہ قریب آیا [illegible] نے

کہا کہ ابوطالب محمد کے بڑے حامی اور محافظ تھے اگر ہم اون کے بعد محمد کو مار ڈالین تو لوگ یہی [illegible]

انکا چچا بچاتا تہا اوس کے مرتے ہی مار ڈالا پھر ابوسفیان اور ابوجہل وغیرہ ملکر [illegible]

گئے اور کہا [illegible] تم ہم مین بڑے بوڑھے اور سردار ہو اور محمد نے ہمکو سخت تکلیف

دی ہی ہمارے بتونکو برا کہتا ہے [illegible] ہم چاہتے ہین کہ تم اونکو بلاکر منع کرو کہ ہمارے معبودونکو

پھر انکو مین اپنے اللہ کو [illegible] بلایا اور درخواست قوم عرض کی آپنے

فرمایا اگر مین یہ بات تمہاری مان لون تو تم میری ایک بات مان لوگے [illegible] عرب

اور خراج عجم ملے ابوجہل نے کہا ہان بلکہ [illegible] فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ یہ سنکر

انکار کیا ابوطالب نے کہا اے بھتیجے کوئی اور [illegible] فرمایا اے چچا [illegible] ہین کہ اسکے سوا

کہون اگرچہ سورج لاکر میرے سامنے رکہدین تو [illegible] بولے یا تم ہمارے معبودون کے

برا کہنے سے باز آو نہین تو ہم تمہارے اللہ کو [illegible] کہینگے ارشاد ہوا یا رسول اللہ آپ

اونہین چھوڑ دیجئے ایسا نہو کہ وہ اللہ تعالی سے گستاخی کرین [illegible] کا سبب بنایا

[illegible] کیا اللہ ڈر گیا نہین [illegible] پھر حضور کی نظر [illegible] جیسے

ابوسفیان اور [illegible] اصحاب [illegible]

ورسول پر فدا ہوجانے والیان موجود تھین ۔ یہ سب ... حالت کی طرف ...
محبوب تھے عنایت الٰہی نے چاہا کہ زیادہ گستاخی کرکے ایکدم ... لیے جاتے ہین ا...
پیغمبرون کی امتون او آپ کے ہم نسب وہم وطن قوم میں کو ... زیر بے ...
ہو کہ کفار بدزبانی کرینگے وہان مسلمانون کو سکوت چاہیے اور ... جب دیکھا جائے
کوئی مفسدہ قوی ہونے والا ہو تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے سکوت اولی ہے اسلیے
کہ جو فساد موجود ہے اس سے عظیم پیدا ہونیکا خوف ہے **ف** ... اوس کے زمانے
مین ایسے مطاعن نکرنا چاہیے جس سے عموماً مسلمانون کی جان ... پڑے
یا جس سے کہنا ... اور زیادہ ایذا رسانی کرین ہان قوت واختیار ...
نہ یہ عادت موجود ہوگی نہ حکم باقی **معالم** قریش نے کہا آپ ہم سے حضرت موسیٰ ...
حضرت عیسیٰ کے معجزات بیان کرتے ہین آپ بھی ہمکو کوئی معجزہ دکھائین کہ ہم آپ پر ایمان
لائین فرمایا تم کیا چاہتے ہو بولے کوہ صفا سونیکا ہو جائے یا ہمارے بعض مردے
جی اوٹھین جنسے ہم آپ کا حال پوچھکر مسلمان ہون ۔ اور فرشتے دکھائیے کہ گواہی دین فرمایا
اگر ایسا ہو تو کیا ایمان لاؤگے بولے ہان واللہ ۔ اور مسلمانون نے بھی عرض کی
یا رسول اللہ ایسا ہی ہو آپ کھڑے ہوے اور دعا کرنے لگے کہ جبرئیل آئے اور کہا
آپ اگر ... چاہین کہ پہاڑ سونا ہوجائے ہو جائیگا پھر اگر ایمان نہ لائے تو عذاب
آجائیگا ... چاہین تو اونہین چھوڑ دون تاکہ سعادتمند توبہ کرین آپ نے
عرض کی ا... چھوڑ دے تاکہ توبہ کرنے والے توبہ کرلین پھر یہ آیت اوتری

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا
اور قسم کہائی ساتھ اللہ کے سخت قسمین اپنی اگر لائے اونکے پاس نشانی البتہ ایمان لاوینگے ساتھ اوسکے کہدے تحقیق نہین
الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
نشانیان مگر نزدیک اللہ کے اور کون جتا دیگا تمکو وہ جب آئے نہ ایمان لاوینگے

اسوقت وہ بڑی کہری قسمین کہا رہے ہین کہ نشانی دیکھے اور ایمان لائے ... کرائے
مومنین ... نہین یہ کیسے جتا دیا کہ جب معجزہ ظاہر ہو وہ ایمان ضرور لائینگے بلکہ نہ لائینگے
یا اے مشرکو تم کو کون جتا ئیگا جب معجزہ ظاہر ہو کہ یہ منجانب اللہ ہے تم ایمان نہ لاؤگے
... کفار کی دروغ بیانی ...

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ

اور ہم بدل دیتے ہین دل اون کا اور بینائیان اون کی جسطرح نہ ایمان لائے ساتھہ رسول کے پہلی مرتبہ اور چھوڑ دینگے ہم

فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○

اون کے طغیان مین وہ نہین بہکے ہوے

ہم اون کے دل اور آنکھین بدل دینگے حق کو باطل اور باطل کو حق دیکھین جسطرح اس معجزہ مطلوبہ سے پہلی معجزات متواتر دیکھے اور ایمان نہ لائے مثلاً معراج ۔ شق القمر وغیرہ مگر اونپر کچھہ اثر نہوا اور ہم اونہین طغیان وافترا مین بہکا ہوا چھوڑ دینگے ۔ یعنی ان معجزون سے اشقیاے ازلی کو کچھہ فائدہ نہوگا

خاتم الطبع

الحمد للہ کہ خلاصۃ التفاسیر کا ربع اول الم سے واذا سمعوا تک ماہ جمادی الآخر ۱۳۰۹ ہجری مین چھپکر تیار ہوگیا اور ربع ثانی زیر طبع ہی ۔ بعد ختم تفسیر فہرست جو ہر ایک قرآن مین مضامین نکالنے کے لیے بکار آمد ہوگی اور تفسیر ہذا کے خاص فوائد بھی بتلائے گئے جسکے ذریعے سے آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ مثلاً نماز کے احکام کہان کہان اور کس طریق سے ہین ۔ بوقت اختتام تفسیر کامل مرتب ہوکر چھپیگی یہ فہرست بجای خود ایک مستقل رسالہ ہوگا اور مقدمہ بھی ایک ایسی عنوان و ترتیب پر ہوگا جس سے قرآن سمجھنے کی استعداد اور تفسیر کا لطف حاصل ہو انشاء اللہ تعالی اوسکے معالعہ سے ناظرین کو وہ لطف حاصل ہوگا کہ وہ کہینگے سبھی آج قرآن پڑہا اور تفسیر سمجھی یہ بھی بجای خود ایک رسالہ ہوگا ۔ آب اون کتابون کے نام جنسے اسوقت تک مدد لی گئی تہی اجمالاً درج کرتا ہون

تفاسیر معالم التنزیل تفسیر مظہری در منثور تفسیر احمدی تفسیر زاہدی تفسیر کبیر تفسیر ابن کثیر تفسیر بیضاوی تفسیر جامع البیان تفسیر غرائب القرآن مشہور بہ تفسیر نیشاپوری تفسیر عزیزی سراج المنیر تفسیر اتقان تفسیر حسینی تفسیر ابو سعود تفسیر جلالین اکلیل لباب نزول ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب

متعلق حدیث بخاری شریف مسلم شریف ترمذی شریف ابن ماجہ مشارق الانوار مشکوۃ طحاوی موطا امام محمد موطا امام مالک تیسیر القاری ترغیب [illegible] انباء الملائک آثار امام محمد البدور السافرہ فی احوال الآخرہ شرح الصدور فی احوال [illegible]

متعلق فقہ شرح وقایہ عمدۃ الرعایہ ہدایہ عالمگیری نور الایضاح در مختار شامی حجج امام محمد نور الانوار مسلم الثبوت توضیح [illegible]

دیگر کتب روضۃ الاحباب واقدی شریف عرائس التیجان اسکے علاوہ اور بھی کتب لغت وغیرہ سے [illegible]

واضح رہے کہ حوالہ نہین نام بطور خلاصہ درج ہین مثلاً جامع البیان جامع او تفسیر کبیر سے کبیر [illegible]

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تاریخ طبع از نتیجۂ فکر ... و طبع ... جناب مولانا ... [illegible]

پس از حمد و ثنائے حق و نعت شاہ عدنانی ۔ کہ ان دونوں ... [illegible]

بحمد اللہ کہ کیا ہی چھپ گئی تحقیق [illegible] ۔ [illegible] تفسیر قرآنی [illegible]

مفسر مولوی [illegible] ۔ حدیث اور فقہ [illegible]

مثال بحر ہو ان اور انکا دل [illegible] ۔ قلم کرتا ہے اور انکا مثل [illegible] افشانی

نگارین صنعت شاطلکی کلک [illegible] ۔ [illegible] قرآنی

سخندانی سخن فہمی [illegible] ۔ [illegible]

ہر آیت کے [illegible] ۔ [illegible]

مگر [illegible] ۔ اسی تفسیر [illegible] مفسر کی [illegible]

دہان [illegible] قرآن و حدیث [illegible] ۔ [illegible] نعمانی

بتادی مذہب تحقیق حق [illegible] ۔ [illegible] کی جولانی

فصاحت اور بلاغت [illegible] تفسیر ۔ [illegible] فارسی عربی کی حاصل ہے زبانی

یہ ہے معجز نما اعجاز [illegible] بیانی میں ۔ اگرچہ ہے زیادہ حجم میں تفسیر حقانی

[illegible] ۔ ہے اولی [illegible] اصحاب علم اسکی ثناخوانی

اسمین شرح روایت اور [illegible] قرات ہے ۔ کہیں تفسیر [illegible] اوقاف اور کہیں ہے رسم عثمانی

[illegible] احقاق حق ہے اور کہیں ابطال باطل ہے ۔ کہیں ہے علم ایمانی [illegible] رد فن یونانی

سواد لفظ سے [illegible] جلوہ گر [illegible] ۔ عیان جس طرح مشکین گیسوؤں میں شکل نورانی

یہی تفسیر [illegible] امداد سے [illegible] ۔ جو اسلامی جماعت کے [illegible]

[illegible] اسمین شریک [illegible] ۔ [illegible] اسکا ملیگا تا لقاے عالم فانی

[illegible] ۔ [illegible] تقد اجر احسانی

[illegible] جاری کرنیوالو خیر جاری کے ۔ ثواب دائمی اسکا [illegible] اخوان ایمانی

[illegible] چندہ سے کرو اسکی مدد ایسی ۔ کہ ہو پوری یہ تفسیر کلام پاک ربانی

[illegible] دنیا کا یہ ہے سرمایۂ ایمان ۔ کرو تکمیل اسکے طبع کی تا [illegible]

[illegible] ۔ [illegible] فضل سبحانی

[illegible] ۔ کتاب [illegible] ایاتہ تاریخ قرآنی

شکریہ اعانت

عطیۂ نقد

جناب شاہ عبد اللطیف صاحب سو روپیہ

جناب وزیر اعظم بھوپال امتیاز علیخان بہادر حامی جماعت پانچسو روپیہ

جناب حاجی محمد شیخ بہادر صاحب مالک مطبع نولکشور دو سو روپیہ

جناب منشی اطہر علی صاحب کیل باعث اسلام و نشر تفسیر پچاس روپیہ

جناب شیخ اصغر علی صاحب حامی جماعت اسلام و تائید ظہر بیس روپیہ

جناب وارا شکوہ خان صاحب تعلقدار شیر پور بیس روپیہ

جناب سید حاجی محمد مصطفے علی صاحب خوشنویس کاتب تفسیر ہذا بیس روپیہ

جناب مولوی فتح محمد صاحب نائب منتظم مدرسہ و جماعت و مولف تفسیر ہذا بیس روپیہ

جنہوں نے کتابیں عنایت فرمائیں

جناب مولوی محمد خادم حسین صاحب ساکن فرنگی محل دو روپیہ

جناب مولوی عبد العلی صاحب مدراسی محافظ دستور العمل جماعت بیس روپیہ

جناب حافظ عبد الستار خان صاحب تاجر کتب و معین المساجد بیس روپیہ

جناب حافظ قطب الدین احمد صاحب مالک مطبع نامی و امین جماعت بیس روپیہ

جنہوں نے فروخت میں اعانت کی

جناب مولوی شاہ محمد بدر الدین صاحب خانقاہ پھلواری شریف

جناب مولوی محمد سلیمان صاحب خانقاہ پھلواری شریف

جناب مولوی محمد اشرف علی صاحب مدرس مدرسہ کانپور

جناب مولوی محمد امان اللہ صاحب معلم کلکتہ سابق مدرس مدرسہ

جناب محمد عابد الزمان خان صاحب الہ آباد

جناب مولوی سید علی صاحب مدرس اسکول لکھنؤ

جناب حضرات جماعت اسلام قصبہ اونام

جناب عبد الرحمن خان صاحب سب انسپکٹر ضلع بریلی

جناب میر علی حسین صاحب محکمہ زراعت و تجارت